انتقام عشق

تحریر : ماہین ملک

وہ بہت خوش تھی کیونکہ آنے والا کل اسکے لئے بہت سپیشل دن تھا اس کے موسٹ فیورٹ شخص کی برتھڈے تھی وہ شخص جس سے وہ بے انتہا محبت کرتی تھی وہ شخص جو اس سے اس روح زمین پر سب سے زیادہ محبت کرتا تھا.... بابا جان آپ کی سالگرہ کو میں بہت یادگار بنادوں گی اس نے خود سے عہد کیا تھا اور الارم سیٹ کر کے سو گئی تھی۔۔۔

اف آٹھ بج گئے آج بھی لیٹ یہ الارم کیوں نہیں بجا وہ ابھی انہی سوچوں میں تھی جب اسے یاد آیا کہ اسے یونی بھی جانا ہے نہیں نہیں آج تو سر وقار نے کلاس میں ہی نہیں آنے دینا وہ جلدی سے اٹھ کے واشروم میں گئ تھی اور پس پانچ میں تیار ہوئی تھی سمپل سے ڈریس میں سر پر سلیقے سے دوپٹہ اوڑھے آنکھوں میں کاجل لگائے چہرہ کسی بھی طرح کے میک اپ سے پاک تھا اسکا صاف شفاف چہرا اجاب

میں اور بھی بھلا لگتا تھا وہ ریڈی ہوئی تھی اور نیچے آئی تھی جہاں اسکے بابا جان اسکا ناشتے کی ٹیبل پر انتظار کر رہے تھے اور ملازمہ ناشتہ لگا رہی تھی

اسلام علیکم بابا جان...

اٹھ گی آپ...

بابا میں بہت لیٹ ہو گئی ہوں جوس کا سپ لیتے جلد بازی میں کہا تھا

بیٹا آپ روز ہی ایسا کرتے ہو۔۔۔ انکے چہرے پر خفگی اتری تھی

بابا رئیلی سوری مجھے جانا آپ ناشتہ کریں لنچ پر ملتے اللہ حافظ وہ انکا گال چومتے باہر کو بھاگی تھی

خیال رکھنا اپنا بابا کی جان

آپ ہیں نہ روز والا جواب آیا تھا درانی صاحب مسکرائے لگے تھے وہ اپنی سکوٹی نکالے یونی کے لئے نکل چکی تھی ....

ظہیر درانی کی صرف ایک ہی اولاد تھی وہ تھی حیام درانی... حیام انکی کل کائنات تھی حیام کی ماں روبینہ درانی حیام کی پیدائش کے وقت دنیا سے رخصت ہو گئ تھی اور اب انکا سب کچھ انکی بیٹی حیام تھی جسے وہ کسی صورت خود سے دور نہیں کرتے تھے سانے کی طرح ساتھ رہتے تھے اتنے تحفظ کی وجہ صرف محبت تھی یا کچھ اور یہ صرف درانی صاحب ہی جانتے تھے وہ بھوری آنکھوں والی حساس لڑکی محبت کرنے والی معصومیت جس کے چہرے پر ہمیشہ سے رقص کرتی تھی وہ حجاب کرنے والی اسکی معصوم

مسکراہٹ اور اسکے جان لیوا نقوش کسی کو بھی اسکا دیوانہ بنا سکتے تھے. اسکی بڑی بڑی ہر وقت کاجل سے لبریز رہنے والی آنکھیں کسی کا بھی دل پگھلا سکتی تھی وہ پھولوں کے مرجھا جانے سے اداس ہونے والی لڑکی تھی جس کی زندگی محض ایک بدلے کی نظر ہو گئی تھی

یہ سب کیا ہے یہ کام کیا ہے تم لوگوں نے یہ سب کرنے کے پیسے دیتا ہوں میں تم لوگوں کو...

ہم معافی چاہتے ہیں سر پر وہ...

وہ کیا ہاں مجھے یہ سارا کام آج کے دن میں مکمل چاہئے

پر سر آج کے دن میں یہ سب کیسے.... اس سے پہلے وہ اور کچھ بولتا ...

آؤٹ... روم میں غصے سے بھری آواز ابھری تھی

پر سر...

آئی سیڈ آؤٹ.... اسے باہر نکالو میرے آفس سے حمزہ.... اس نے اپنے سیکرٹری کو مخاطب کیا تھا اور تم سب منہ کیا دیکھ رہے ہو میرا دفعہ ہو جاؤ اور کام مکمل کرو وہ سب اسکے آفس سے جا چکے تھے وہ ابھی کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ اس نے فیصل کو آتے دیکھا...

اوہو آج لگتا پھر سے کسی کی شامت آئی نے فیصل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اب اتنا بھی کیا غصہ بھائی کہ آپ ورکرز کو کام سے ہی نکال دو جانتے بھی ہیں اس ہفتے آپ کتنے ورکرز کو نکال چکے ہو.....

ہو گیا یا اور کچھ بولنا۔۔ اسنے بہت روکھے انداز میں جواب دیا تھا۔ ....

بلکل وہ اریان ملک ہی نہیں جس پر کسی بات کا اثر ہو جائے....

اریان ملک ایک مشہور بزنس مین تھا جس نے اپنے ملک گروپ آف انڈسٹری کو اس بلندیوں تک پہنچانے کے لئے اپنے دن رات ایک کئے تھے اور یہ اسکی محنت کا ہی پھل تھا کہ آج وہ ایک مشہور بزنس ٹائیکون تھا اریان ملک بزنس ٹائیکون ہونے کے ساتھ ہی بہت سی لڑکیوں کا کرش بھی تھا اسکی نیلی آنکھیں اور ہلکی ہلکی بیرڈ اسکی پرسنیلٹی کو مزید حسین بنا دیتی تھی اسکے سلکی سیاہ بال بہت جچتے تھے اس پر... اسکی ایک مسکرایت جہاں لاکھوں لڑکیوں کے دلوں کو دھڑکانے کے لئے کافی تھی وہی اسکی ایک گھوری لوگوں کی روح فنا کرنے کے لئے بہت ہوتی تھی لڑکیاں اسکی نیلی آنکھوں اور مسکراہٹ پر مرتی تھی مگر وہ بندہ گرل الرجک تھا وہ لڑکیوں سے دور بھاگتا تھا اسکی عادت تھی وہ بازو فولڈ کر کے رکھتا تھا اریان ملک بہت امن پسند انسان تھا وہ اپنے دشمنوں کو بھی محبت کی مار مارتا تھا مگر وہ دشمن بھی اپنے معیار کے ہی رکھتا تھا اور جو اسکے معیار پر پورا نہیں اترتا تھا اسے زمین میں اتارنا وہ باخوبی جانتا تھا اسے کرپٹ لوگوں اور غلط کام والے بلکل پسند نہیں تھے جو کہ اسکے مطابق اس دنیا میں رہنے لائق بھی نہیں ہوتے تھے

یہ ملک گروپ آف انڈسٹریز یہ اریان ملک کی دن رات کی محنت ہے فیصل جو یہاں آج اس مقام تک ہے میں ایسے ہی کسی کو اپنی کمپنی کا نام خراب نہیں کرنے دے سکتا۔

بلکل بھائی میں سمجھتا ہوں آپ کی بات پر اتنا غصہ صحت کے لئے اچھا نہیں ہوتا۔...

میں کام کر لوں آپ اگر تمہارا بھاشن ختم ہو گیا ہو تو....

مگر وہ فیصل ہی نہیں جو چپ بیٹھ جاتا۔ کہنے کو دونوں بھائی تھے مگر زمین آسمان کا فرق تھا اریان ملک جتنا خاموش اور سادگی پسند تھا وہ اتنا ہی شوخ اور چنچل تھا وہ شاید ہی کبھی اپنی زندگی میں سیریس ہوا تھا

ویسے بھائی میں کچھ سوچ رہا تھا ....

کیا...؟ اسنے فیصل کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا ہر بار کی طرح اس بار بھی کوئی بے تکی بات ہی کرے گا ....

بھائی کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ آپ کی لائف میں جو آئے گئی مطلب میری بھابھی ان بیچاری کی تو پوری زندگی آپ کا غصہ برداشت کرتے ہی گزر جائے گئی۔....

ایسا کچھ نہیں ہو گا کیونکہ میں کبھی شادی ہی نہیں کروں گا فیصل کوئی اور سوال کرتا اسنے دوٹوک الفاظ میں جواب دیا تھا فصیل اریان کے جواب پر حیران تھا اور اگر آپ کو کبھی کسی سے محبت ہو گئ تو فیصل نے پھر سے سوال کیا تھا....

محبت..... اریان کو کچھ یاد آیا تھا

ہاں محبت"...

نہیں مجھے کبھی کسی سے محبت نہیں ہو گی فیصل کیوں کہ میرے مطابق محبت کا دوسرا نام حکومت ہے جس میں تم خود کسی دوسرے شخص کو اپنے اوپر حکومت کرنے کا حق دے دیتے ہو پھر یہ اس شخص کی مرضی کہ وہ تم سے محبت کرے یا تمہیں ذلیل کرے یا تمہیں اذیت دے یا اپنی قربت کے لئے پل پل ترسانے اور تڑپائے.... اور اریان ملک نے صرف حکومت کرنا سیکھا ہے کسی کی حکومت میں رہنا نہیں اور جہاں تک بات شادی کی ہے تو ایسی کوئی لڑکی نہیں جو میرے مزاج کی ہو جو میرے ساتھ کچھ دن بھی گزارا کر سکے اریان پر سکون سے لہجے میں بولتا فیصل کو لاجواب کر گیا تھا

بھائی یہ سب صرف آپ پر ہی سوٹ کرتا صرف اریان ملک پر ہم سادہ لوگ ہیں دل دیکھتے ہیں بندے کا!...

اور میں دل نہیں دماغ دیکھتا ہوں اس لئے فائدے میں رہتا ہوں...

وہ یہ کہہ کر ہنسا تھا

فیصل سمجھ گیا تھا اسکا اشارہ فیصل کے تازہ تازہ ہونے بریک آپ کی طرف تھا...

ہنس لیں بھائی جب آپ کو کسی سے محبت ہو گئی تب پوچھوں گا آپ سے فیصل منہ بناتے بولا تھا

یہ محبت کچھ نہیں ہوئی فیصل میری زندگی میں محبت کی کوئی جگہ نہیں ہے وہ مصروف سے انداز میں بولا تھا اب مجھے ڈسٹرب نہیں کرو مجھے بہت کام ہے آریان حمزہ کو آتے ہوئے دیکھ چکا تھا کیونکہ اریان ملک نے روم کے گلاس ڈور لگوائے تھے تا کہ وہ ہر ایمپلو نے پر نظر رکھ سکے

کم اِن اتنی دیر کہاں لگا دی تم نے

وہ۔۔۔میں

اوکے چھوڑو اس بات کو یہ لو یہ چیک اور قاسم کے گھر بھجوا دینا اوکے سر حمزہ کہہ کر روم سے باہر چلا گیا تھا فیصل کو اریان ملک کی یہی بات بہت پسند تھی وہ باہر سے چاہے جتنا مرضی غصہ کر لیتا پر اندر سے وہ بہت حساس طبیعت کا مالک تھا جو کسی کو بھی دکھ دینے کا یا برا کرنے کا نہیں سوچ سکتا تھا سوائے اک شخص کے۔۔۔۔جس سے اریان ملک بے پناہ نفرت کرتا تھا

وہ تینوں ابھی ابھی کلاس لے کر فری ہوئے تھی اور اپنے فری ٹائم میں وہ تینوں اکثر کینٹین میں ہی پائی جاتی تھی...

آج تم بال بال بچی ہو حیام سر وقار کی ڈانٹ سے یہ بولنے والی حورالعین تھی....

ہاں یار بس آخری پانچ منٹ میں پہنچ گئ وہ تو شکر ہے سر نہیں آئے تھے ابھی....

یار حیام ایک بات پوچھوں

حیام ابھی بات ہی کر رہی تھی کہ کب سے خاموش بیٹھی سارہ نے سوال کیا....

ہاں پوچھو حیام نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

تم سر پر یہ ڈوپٹہ کیوں اوڑھ کے رکھتی ہو ہر وقت نہیں میرا مطلب ہے کہ اتنی گرمی ہے اور تم پھر بھی.... سارہ نے ہمیشہ سے پوچھا جانے والا سوال پھر پوچھا تھا....

ہاں گرمی تو ہے پر قرآن میں عورت کو خود کو ڈھک کے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ روز آخرت میں میرے اللہ کے سامنے جانے سے شرمندہ ہوں اور ویسے بھی مجھے ڈوپٹہ اوڑھ کر رکھنا بہت پسند ہے میں خود کو محفوظ محسوس کرتی ہوں حیام نے ایسے جواب دیا تھا کہ سارہ کو اسکی کوئی بات بری نہ لگے اور وہ تھی بھی ایسی اس نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا تھا وہ بہت ہسمک لڑکی تھی ہر کسی سے پیار سے بات کرنے والی پر صرف لڑکیوں سے اسنے کبھی کسی لڑکے سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی مگر اس سے بات کرنے کے لئے کافی لڑکوں نے ٹرائے کیا تھا اور وہ سب کو بھائی بول کر انکی بولتی بند کرا دیتی تھی... اسکی اس حرکت پر سارہ اور حورالعین کا ہنس ہنس کر برا حال ہوتا تھا....

سارہ کا تعلق ایک اپر کلاس فیملی سے تھا جس نے ہر کام میں اپنی مرضی کرنی سیکھی تھی ڈوپٹہ کرنا اسے برا لگتا تھا اور وہ ہر حجاب کرنے والی لڑکی کو بہن جی بولا کرتی تھی حیام پہلے دن ہی اسے بہت معصوم اور پیاری لگی تھی جسکی وجہ سے اسکی حیام کے ساتھ کافی بنتی تھی مگر اسے کبھی کبھی حیام کے حجاب سے بھی کوفت محسوس ہونے لگتی تھی حورالعین کا تعلق بھی پڑھے لکھے خاندان سے تھا پر وہ بھی سارہ کی صحبت میں رہنے لگی تھی جس کی وجہ سے جو ڈوپٹہ اسکے سر پر ہوتا تھا وہ سرک کر اسکے کندھوں تک آ گیا تھا

حیام اسے سمجھاتی رہتی تھی پر زیادہ کچھ نہیں بولتی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ ہر کوئی اپنا اچھا برا خود سمجھ سکتا۔۔۔۔

اوکے میں چلتی ہوں حیام فوراً سے اٹھی تھی کیوں ابھی تو ایک لیکچر رہتا تھا سارہ نے اسے بتانا ضروری سمجھا...

ہاں بس بابا کے ساتھ لنچ کا پروگرام بنایا تھا اس لئے وہ بس یہاں سے جلدی جلدی نکلنا چاہتی تھی پر ہوا وہی تھا جس کا اسے ڈر تھا

اسلام علیکم حیام کیسی ہو.....

یہ نعمان تھا جو کب سے حیام کے پیچھے پڑا تھا وہ حیام سے دوستی کرنا چاہتا تھا پر حیام کافی مرتبہ اسے منع کر چکی تھی یہاں تک کے بے عزت بھی کر چکی تھی پر وہ پھر بھی ڈھیٹوں کی طرح اسکے سامنے آتا رہتا آج بھی وہی ہوا تھا

اوکے میں چلتی ہوں اللہ حافظ حیام اسکو مکمل اگنور کرتے وہاں سے جانے لگی تھی

نعمان کو یہ بات گوارہ نہیں ہوئی تھی اس لیے اسنے حیام کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا

اسکی اس حرکت پر حیام کا خون کھول اٹھا تھا اسنے زور سے تھپڑ نعمان کے منہ پر مارا تھا اور اپنا ہاتھ چھڑواتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی پیچھے حورالعین اور سارہ نعمان کی شکل پر اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہی تھی نعمان غصے سے تن فن کرتا ہوا گیا تھا۔

مجھے وہ آدمی ہر حال میں چاہئے جہاں سے بھی ڈھونڈ کے لاؤ آسمان کھا گیا اسے یا زمین نگل گئی آخر کر کیا رہے ہو تم اک کام دیا تھا وہ بھی نہیں ہوا تم سے اریان ملک کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا

سر میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں حمزہ نے کافی ادب سے جواب دیا تھا.....

کوشش نہیں حمزہ مجھے وہ شخص چاہیے تمہارے پاس صرف چار دن ہیں کہیں سے بھی ڈھونڈ کے لاؤ اسے جا سکتے ہو تم اب!...

حکم سناتے وہ منہ پر ہاتھ پھیرتے خود کو پر سکون کرنے لگا تھا

حمزہ جا چکا تھا اور آریان ملک سموکنگ کرنے میں مصروف تھا اسنے وہ فائل اٹھائی جس میں صرف ایک تصویر تھی اس تصویر میں نظر آتے شخص کو بہت نفرت سے دیکھا تھا اریان ملک نے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس آدھی چلی ہوئی سیگریٹ اس شخص کے چہرے پر رکھ دی تھی

ایسے ہی تڑپا تڑپا کے ماروں گا میں تمہیں یاد رکھنا جو تم نے میری ماں کے ساتھ کیا اسکا بدلہ تم ضرور چکاہ گئے آریان ملک تمہیں زندہ نہیں چھوڑے کا ایک بار پھر اسنے جیسے خود سے عہد کیا تھا اسے کچھ یاد آیا تھا وہ فورا اٹھا اور آفس سے نکلتا چلا گیا تھا

وہ اس وقت گفٹ شاپ میں موجود تھی...

میڈم یہ رہا آپکا گفٹ دکاندار نے ایک بوکس اسکے سامنے رکھا....

آپ کا بہت بہت شکریہ وہ کافی لیٹ ہو چکی تھی اسے اب جلدی سے گھر پہنچنا تھا۔..

اف حیام پھر سے لیٹ بابا لنچ پر ویٹ کر رہے ہوں گئے اسنے بوکس کو احتیاط سے سکوٹی پر رکھا پر یہ کیا اسکی سکوٹی کے سامنے اک کار پارک تھی اور وہ بھی غلط جگہ وہ وہاں رک کر انتظار نہیں کر سکتی تھی اس لئے سکوٹی نکالنے کی کوشش کرنے لگی حیام نے اپنی سکوٹی دیوار کے ساتھ پارک کی تھی جس کے سامنے کار پارک ہونے کی وجہ سے اسکی سکوٹی کار اور دیوار کے درمیان میں آگئی تھی اف کہاں پھس گئی اسے اب کار والے پر غصہ آنے لگا تھا تب ہی اسنے ایک گن مین کو کار کی طرف آتے دیکھا .....

یہ آپکی کار ہے حیام نے بہت تمیز سے پوچھا تھا

جی نہیں یہ میرے مالک کی کار ہے گارڈ نے نظریں جھکائے جواب دیا۔۔تو کیا آپکے مالک نے اپنی آنکھیں کرائے پر دی ہیں

اسے عموماً بہت کم غصہ آتا تھا مگر پہلے نعمان اور اب یہ کار والا وہ چڑ چڑی ہوئی تھی انہیں میری اتنی بڑی سکوٹی نظر نہیں آئی جو یہاں کار پارک کر دی...

گارڈ کچھ بولتا حیام نے زور سے سکوئی نکالی تھی اور کار پر سکریچ پڑ گیا

یہ کیا بد تمیزی ہے آپ نے میری کار خراب کر دی ہے

وہ بول رہا تھا اور حیام اسے بلکل اگنور کے اپنے کام میں مصروف تھی

تب ہی اسنے بازو سے دبوچ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا..... تم سمجھتی کیا ہو خود کو لڑکی تمہیں نظر... باقی کے الفاظ ادا ہونے سے قاصر تھے اتنی معصومیت اسنے پہلی بار دیکھی تھی اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں غصے کے انصر تھے

حیام کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔...

ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہا تھا حیام نے اسکے پاؤں پر زور سے اپنا سینڈل والا پاؤں مارا تھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ بھی لگائے کی نیلی آنکھوں والے بدتمیز آدمی...

حیام میڈم نے اسے کے پورے چہرے میں بس اسکی آنکھیں ہی غور سے دیکھیں تھی

اریان ملک نے اس عظیم نام پر اس چھوٹی سی لڑکی کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا

حیام کو وہ ایسے گھورتے ہوئے زہر لگا تھا

چلیں میں نے تو دے دیں اپنی آنکھیں کرائے پر آپ اپنی آنکھیں کیا گھر چھوڑ کے آئیں ہیں محترمہ!...

آپ نے کونسا صحیح جگہ اپنی سکوئی پارک کی ہے۔۔۔۔۔ روکھے انداز میں کہا تھا

حیام کو اسکی بات بری لگی تھی پر وہ غلط نہیں تھا مگر وہ یہاں رک کے اور اپنا وقت نہیں گواہ سکتی تھی

ٹھیک ہے ٹھیک نے میں آپ کو معاف کرتی ہوں حیام نے جیسے احسان کیا تھا وہ جلد سے جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی...

اریان ملک اسکی بات پر ہکا بکا اسے دیکھ رہا تھا وہ ابھی کچھ سمجھتا اور بولتا حیام وہاں سکوئی بھگا لے گئی تھی وہ ابھی اس لڑکی کو ہی سوچ رہا تھا جب اسکا کارڈ پاس آیا تھا سر ہمیں جانا ہے ...

ہووو چلو.... اسنے سر جھٹکا تھا اور کار میں بیٹھ گیا

وہ آتے جاتے راستوں کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا پر اسکی ساری سوچیں اس لڑکی کے گرد ہی منڈلا رہی تھی

تم لوگ یہی رکو وہ انہیں وہاں رکنے کا بولتے ہوئے خود قبرستان میں داخل ہو چکا تھا

نا جانے ماضی کی کتنی تلخ یادیں اسکے ذہن میں گردش کر رہی تھی سسکیاں وہ چیخیں اسے سنائی دے رہی تھی اسنے قبر پر ہاتھ رکھا تھا اسکا ضبط ٹوٹا تھا ایک آنسو اسکی آنکھ سے گرا دوسرا آنسو گرتا وہ وہاں سے اٹھا اور نکلتا چلا گیا اور آج پھر وہ ہمیشہ کیطرح بغیر کچھ بولے چلا گیا تھا

چھوڑو مجھے جانے دو مجھے یہاں سے کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا میرے گھر والے پریشان ہو رہے گئیں جانے دو مجھے خدا کا واسطہ تمہیں وہ کب سے گڑ گڑا رہی تھی انکے سامنے پر وہ سب ایسے کھڑے تھے جیسے بہرے ہوں

آخر اسے غصہ آیا اور وہ اٹھ کر ان گارڈز تک پہنچی چیخی تھی سنائی نہیں دیتا کیا تم لوگوں کو جانے دو مجھے یہاں سے...

وہ رو دی تھی...

خاموش ہو جاؤ لڑکی کب سے چیخ رہی ہو ان میں سے ایک گینڈا نما گارڈ اسے حوص بھری نظروں سے دیکھتا بولا تھا

مزید کوئی بات ہوتی انکا بوس اس کمرے میں داخل ہوا تھا...

لے آئے لڑکی کو!...

جی بوس وہ رہی لڑکی..... اسنے لڑکی کو سر سے پاؤں تک بہت دلچسپی سے دیکھا تھا

آنے والے وقت کا سوچ کے ہی اسکی روح فنا ہو رہی تھی

ٹھیک ہے اس تتلی کو ابھی کے لئے لے جاؤ میں بعد میں اس سے نپٹتا ہوں باقی لڑکیوں کے ساتھ اسے بھی بند کر دو ....

وہ جا چکا تھا۔۔

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا مجھے میرے گھر جانے دو وہ گڑ گڑا رہی تھی ان جانوروں کے سامنے مگر اسکی سننے والا یہاں کوئی نہیں تھا اور کچھ ہی لمحوں میں وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی تھی

حیام آگئی... درانی صاحب چوتھی دفعہ ملازم سے پوچھ رہے تھے۔ن نہیں صاحب جی... بی بی جی ابھی
تک نہیں آئی رات کے دس بج چکے تھے درانی صاحب کی پریشانی بڑھتی جارہی تھی اور حیام صبح سے گئی
ابھی تک گھر نہیں آئی تھی وہ غیر ذمہ دار بلکل نہیں تھی نہ ہی رات دیر تک گھر سے باہر رہتی
تھی... مگر آج معلوم نہیں ایسا کیا ہوا تھا کہ وہ ابھی تک گھر نہیں پہنچی تھی درانی صاحب اسکی تمام
دوستوں سے معلوم کر چکے تھے پر انہیں بھی حیام کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا

وہ گھر کے پچھلے دروازے سے اندر داخل ہوئی تھی ہاتھ میں تھامے سامان کو بہت احتیاط سے اسنے کچن میں چھپایا تھا اب اسکا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا پر ہوا وہی تھا جس سے وہ بچ رہی تھی

رک جائیں وہی پر... کہاں سے آرہی ہیں آپ اور اتنی دیر کہاں تھی؟ موبائل بھی آپکا آف ہے میں کس قدر پریشان تھا احساس بھی ہے آپکو!...

درانی صاحب غصے سے بولے جا رہے تھے مگر انہیں حیرانی ہوئی تھی کیونکہ حیام ابھی بھی ویسی ہی پوزیشن میں کھڑی تھی...

وہ خود چلتے حیام کے سامنے آئے تھے

میں آپ سے بات.... انکے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے حیام کے کپڑوں پر جگہ جگہ خون لگا دیکھ انکی دل مٹھی میں آیا تھا

بیٹا یہ خون یہ سب کیسے ہوا چوٹ لگی ہے آپکو بتائیں مجھے درانی صاحب واقع میں پریشان ہوئے تھے۔

بابا وہ میں گھر ہی آرہی تھی کہ راستے میں ایک ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس چھوٹی سی بچی کو بہت چوٹ لگی تھی اسکی ماما رو رہی تھی کوئی بھی انکی ہیلپ نہیں کر رہا تھا تو میں انہیں ہاسپٹل لے کے گئ تھی وہی یہ خون بھی لگ گیا اور دیر بھی ہو گئی میں آپ کو کال کرنے ہی والی تھی پر میرے موبائل کی چارجنگ نہیں تھی

سوری بابا آپ میری وجہ سے پریشان ہوئے اسکے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی درانی صاحب نے بے ساختہ اسے گلے لگایا تھا بیٹا آپ نے بہت اچھا کام کیا پر مجھے بہت فکر ہو رہی تھی آپ مجھ سے پرامس کریں آپ آئندہ ایسی لاپرواہی کبھی نہیں کریں گئ....

حیام نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا

درانی صاحب کو تسلی ہوئی تھی

اوکے آپ جائیں چینج کر کے آئیں میں کھانا لگاتا ہوں

وہ کچھ دیر پہلے ہی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی درانی صاحب سو چکے تھے اور وہ اپنے آج کے دن کے بارے میں سوچ رہی تھی.... آج کا دن بہت عجیب تھا وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اچانک اسے وہ نیلی آنکھوں والا یاد آیا تھا۔۔ حیام کا موڈ بگڑا تھا اللہ جی مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو مجھے معاف کر دیجئے گا حیام کو اسکی کار یاد آئی تھی پر اب شخص کو میرے سامنے مت لائیے گا آپکو پتہ نہ مجھ سے غلط بات برداشت نہیں ہوتی اس لیے مجھے غصہ آگیا تھا اسکے لئے سوری ہاں میں جانتی ہوں غلطی میری بھی لے پر اتنی سی صرف وہ اپنے ہاتھوں کو ساتھ ملائے ناپ کے بتا رہی تھی معصومیت اسکے ہر لفظ سے واضح تھی پر زیادہ غلطی اس بندے کی ہے اسے میری سکوٹی ہی ملی تھی پر خیر میں اسے معاف کرتی ہوں وہ بڑا بن دکھاتی اپنے دوست سے باتیں کرنے میں مصروف تھی مگر شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا

بعض اوقات ویسا کچھ نہیں ہوتا جیسا ہم سوچتے ہیں ہمیں کب کس سے کہاں اور کیسے ملنا ہے یہ سب تو وہ ذات طے کرتی ہے نہ کے ہمارے موڈ اور اب یہی بات بہت جلد حیام درانی کو بھی سمجھ آنے والی تھی وہ اپنی ہی دنیا میں گم تھی جب اسکی نظر موبائل پر پڑی تھی وہ تیزی سے روم سے باہر نکلی اور کچن کا رخ کیا تھا

رات کے اندھیرے میں وہ فٹ پاتھ پر بیٹھا نہ جانے کن سوچوں میں مگن تھا کہ اسے وقت کا بھی احساس نہیں رہا تھا شاید وہ آج کی رات بھی یونہی سڑک پر گزارنے والا تھا جیسے ہر رات گزارتا تھا وہ گھر میں کم ہی رہتا تھا.... اگر کوئی اس وقت اسے پہچان لیتا تو یقیناً صدمے سے بے ہوش ہو جاتا یہ وہی آریان ملک تھا جو خود کو ہر وقت اور حالات میں سنوار کے رکھنا جانتا تھا رات کے اس پہر ایسے حولیے میں وہ کوئی عاشق لگ رہا تھا جس سے شاید اسکی محبت روٹھ گئی تھی اسے اندھیرے سے محبت تھی کیونکہ اندھیرا ہی اسے ہر حال میں اپنا لیتا تھا مگر دن کے اجالوں کو وہی اریان ملک چاہئے تھا جس کی اپنی ایک الگ پہچان تھی اسے اگر اندھیروں کا اسیر کہا جاتا تو غلط نہیں ہوتا آج بھی وہ بیٹھا اپنے خالی ہاتھ دیکھ رہا تھا جیسے ان میں کچھ تلاش رہا ہو اسکے پاس سب ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں تھا تھا

اسنے کینڈلز چلائی اور کیک لے کر درانی صاحب کے روم میں داخل ہوئی تھی لائٹس آن کیے آہستہ سے انہیں برتھڈے وش کرے حیام نے انکی پیشانی پر بوسا دیا تھا

ہیپی برتھڈے بابا ....

شکریہ بابا کی جان... وہ جاگ رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے انکی بیٹی انکا برتھڈے کبھی نہیں بھول سکتی

...

انہوں نے اسے گلے لگایا تھا چلیں بابا کیک کٹ کریں

کیک کھلانے کے بعد حیام نے انکا تحفہ انکے سامنے رکھا تھا

یہ آپکے لئے اب اسے جلدی سے اوپن کریں اور بتائیں کیسا لگا آپکو میرا تحفہ....

درانی صاحب نے بہت اشتیاق سے اسے بوکس کو دیکھا تھا اسے کھولتے ہی درانی صاحب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی وہ بہت خوبصورت تھا ایک طرز کا شو پیس جس میں ایک شخص چھوٹی سی بچی کی انگلی پکڑے اسے چلنا سیکھا رہے تھے وہ لکڑی سے بنایا گیا تھا جس کے سائیڈز پر شیشے سے اسے کور کیا گیا تھا حیام نے خاص اپنی نگرانی میں اسے تیار کروایا تھا

یہ بہت عمدہ تحفہ ہے بہت خوبصورت درانی صاحب کے پاس الفاظ نہیں تھے

آپکو پسند آیا نہ ......

بہت زیادہ اچھا ہے حیام بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی وہ کافی دیر درانی صاحب کے پاس بیٹھی باتیں کرتی رہی تب درانی صاحب کی نظر گھڑی پر پڑی تھی

چلیں اب آپ سو جائیں صبح آپ نے یونی بھی جانا ....

حیام بھی اپنی جمائی روکتی انہیں شب بخیر کہتے اپنے کمرے کی طرف چلی چلی گئی تھی

وہ اس وقت میٹنگ میں تھا مگر آج اسکا دھیان کہیں اور ہی بھٹک رہا تھا وہ اپنے ورکرز کی باتیں نہیں سن رہا تھا اسنے کونسنٹریٹ کرنے کے لئے ایک لمحہ آنکھیں بند کیں مگر پھر سے وہی عکس اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا اسنے اپنا ماتھا مسلا تھا وہاں موجود سبھی اسے پریشانی سے دیکھ رہے تھے

کوئی پروبلم ہے بھائی... فیصل نے آہستگی سے پوچھا تھا

یہ میٹنگ تھوڑی دیر کے لئے پوسٹ پونڈ کر دو حمزہ وہ کہتے ہی وہاں سے نکل گیا تھا

وہ سب حیران تھے اریان میٹنگ بیچ میں چھوڑ کے کبھی نہیں جاتا تھا

آج دو دن گزر گئے تھے اور ایسا کوئی لمحہ نہیں تھا جب اس لڑکی کا عکس اسکی نظروں سے دور ہوا ہو...

یہ سب کیا ہو رہا میرے ساتھ کیوں اسکے بارے میں سوچ رہا ہوں کس کے بارے میں سوچ رہے ہیں آپ بھائی...؟

حمزہ اور فیصل اسکے آفس میں داخل ہوئے تھے اریان اسے بتانے کی غلطی کبھی نہیں کر سکتا تھا

کچھ نہیں بس ویسے ہی آریان واپس سے اپنی چیئر پر بیٹھتا بولا تھا تو بھائی آپ اتنا ہچکچا کیوں رہے ہیں فیصل اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا

حمزہ اپنی ہنسی چھپانے کے لئے رخ موڑ گیا تھا

بھائی اگر کوئی لڑکی کا مسئلہ ہے تو مجھے بتا سکتے ہیں آپ... میں اسے سیٹ کرانے میں آپکی پوری ہیلپ کروں گا میرے پاس بہت سی ٹپس ہیں... فیصل آنکھ مارتے بتیسی نکالے بولا تھا

اریان نے فائل سے نظریں ہٹائے اسے گھورا تھا

اپنی بے ہودہ ٹپس اپنے پاس رکھو فیصل اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے جا کے میٹنگ کی تیاری کرو

تم بھی جاؤ حمزہ جو منہ نیچے کیے ہنسی روک رہا تھا آریان کی بات پر آفس سے باہر چلا گیا تھا

ویسے بھائی نام تو بتا دیں بھابھی کا... فیصل دروازے میں ہی منہ دیئے زور سے بولا تھا اریان چیئر سے اٹھ کر اس تک پہنچتا وہ دم دبا کر بھاگا تھا

واپس چیئر پر بیٹھتے اسنے لمبی سانس کھینچی تھی یہ کیا جادو کر دیا تم نے لڑکی اب تو تم سے ملنا اور بھی ضروری ہو گیا وہ خیالوں میں ہی حیام سے مخاطب ہوا تھا اگر وہ چاہتا تو کچھ سکینڈز کے اندر حیام کی ساری انفارمیشن اسکے سامنے ہوتی مگر وہ ایسا نہیں چاہتا تھا شاید ایسا کرنے سے اسکی ایگو ہرٹ ہوتی تھی وہ کیوں کسی لڑکی کی انفارمیشن نکلواتا وہ تو اریان ملک تھا لاکھوں لڑکیوں کی دھڑکن انکا کرش... اس پر یہ سب سوٹ نہیں کرتا تھا

وہ ابھی اپنے آفس بیٹھا میٹنگ کی تیاری کر رہا تھا کہ اچانک اسکی نظر سامنے سے آتی زارا پر پڑی تھی
وہ آفس تک پہنچتی حمزہ اسکا بازو ٹکرایا تھا وہ نفرت سے منہ موڑتی اسے دو باتیں سناتی اندر آئی تھی

اسلام علیکم کیسے ہو مسٹر ہینڈسم....؟ زارا نے آنکھ ونک کیے سوال کیا تھا

میرے ورکرز سے تمیز سے پیش آنا آئندہ ورنہ یہاں قدم رکھنے کی سوچنا بھی مت!...

اریان بہت ضبط سے اسکی بے ہودہ حرکت برداشت کئے بولا تھا

سوچو گئی وہ بال جھٹکتی بولی تھی

ڈنر کرنے چلیں... اریان کے خاموش ہونے پر اسنے نئی فرمائش کی تھی

وہ ہنوز خاموش بیٹھے اپنے کام میں مصروف تھا

میں تم سے بات کر رہی ہوں اور تم مجھے نظر انداز کر رہے ہو وہ آگ بگولہ ہوتی بولی تھی...

وہ ہنوز ویسے ہی پر سکون بیٹھا رہا اگلے ہی لمحے زارا نے شو پیس کو ٹیبل سے اٹھا کے زمین پر پھینکا تھا

یہاں اریان ملک کی برداشت ختم ہوئی تھی....

یہ کیا بدتمیزی ہے زارا تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا میں تم سے بات کرنے میں یا کوئی بھی تعلق رکھنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں

مجھے تمہارا یہ خود کو نظر انداز کرنا نہیں پسند مجھ سے بات کیا کرو مجھے تمہاری یہ بے رخی بھی منظور بے بس مجھ سے منہ مت موزا کرو مسٹر ہینڈسم... زارا اسکی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بغیر اپنی ہی رو میں بولی جارہی تھی

سوری ٹو سے زارا عون ملک.. میں اتنا فارغ نہیں بیٹھا یہاں کہ تمہاری اِس وقتی بدلے کے لئے تمہیں اپنے ساتھ رکھوں...

میں تم جیسی لڑکی کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا زارا عون ملک اریان نے اسے خود سے دور پھینکا تھا دھکا لگنے کی وجہ سے زارا نیچے گری تھی اور اسکے ہاتھوں میں ٹوٹے ہوئے کانچ پیوست ہوئے تھے مگر یہاں کسے پرواہ تھی وہ پھر سے اریان کے قریب آئی تھی

دیکھنا تو مجھے ہی پڑے گا اریان... کیوں کہ تم صرف میرے ہو چاہے بدلہ بولو یاں کچھ اور تمہاری شادی صرف مجھ سے ہو گئی جسے سنانے کے لیے یہ سب بول رہی ہو تم وہ یہاں نہیں ہے زارا!...

اریان بہت سکون سے بولتا اسکے سکون کو آگ لگا گیا تھا

اور رہی بات شادی کرنے کی تو اریان ملک نے کسی کے حق پر ڈاکہ ڈالنا نہیں سیکھا اور ہاں مجھے تم جیسی لڑکیوں سے نفرت ہے جن کو خود کی حفاظت کرنی نہیں آتی وہ کوئی رشتہ خاک سنبھالے گئی اریان نے اسکے کپڑوں پر چوٹ کی تھی اپنی نہیں تو اپنے گھر والوں کی ہی عزت رکھ لو اور میرے خیال سے

تمہاری اتنی عزت افزائی بہت ہو گئی دفعہ ہو جاؤ میرے آفس سے اور آئندہ تم مجھے کبھی یہاں ایسے بے ہودہ کپڑوں میں نظر نہ آؤ ورنہ اپنے حشر کی ذمہ دار تم خود ہو گئی

میں تمہیں... زارا نے بولنے کے لئے لب واہی کئے تھے اسکا موبائل بجا تھا موبائل کو واپس بیگ میں رکھتے اریان کو دیکھا تھا جو اپنے کام میں مصروف تھا

تو تم بھی میری ایک بات کان کھول کے سن لو اریان ملک تم صرف میرے ہو صرف زارا عون کے اور اگر تم میرے نہ ہوئے تو میں تمہیں کسی اور کا بھی نہیں ہونے دوں گئی اور وہ اسکے آفس سے نکلتی چلی گئی تھی

ایڈیٹ...!وہ بڑبڑایا تھا

وہ کچھ دیر پہلے ہی سو کے اٹھی تھی باہر لاؤنج میں بیٹھی چینل سرچ کر رہی تھی جب اسنے درانی صاحب کو گھر میں داخل ہوتے دیکھا وہ بہت پریشان تھے انکی سانس پھولی ہوئی تھی...

بابا کیا ہوا آپ کو آپ اتنے ڈرے ہوئے کیوں ہیں حیام کو انکی فکر ہونے لگی تھی

نہی... نہیں تو... میں... تو... ڈرا ہوا نہیں ہوں وہ پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان بولے تھے

حیام کو انکی حالت دیکھتے مزید تشویش ہوئی تھی

بس کچھ طبیعت خراب لگ رہی تھی اور تو کوئی وجہ نہیں ہے

تو انھیں ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں....

نہیں بیٹا اسکی ضرورت نہیں ہے آرام کرو گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا درانی صاحب نے حیام کو تسلی دینا چاہی....

وہ روم میں جا چکے تھے پر وہ ابھی بھی سوچوں میں ڈوبی تھی... ایسی کیا بات ہوئی بابا کو اتنا پریشان میں نے کبھی نہیں دیکھا.... باقی کا سارا وقت حیام کا اسی سوچ میں گزر گیا....

آپ نے بابا کو نہیں بلایا کھانے کے لئے وہ شام کے کھانے کے لیے ڈائننگ ہال میں آئی تھی جہاں درانی صاحب کو نا پا کر اسنے ملازمہ سے سوال کیا تھا

جی بی بی جی بلایا تھا پر صاحب جی نے منع کر دیا اور یہ بھی کہا کہ وہ آرام کرنا چاہتے ہیں انہیں پریشان نہ کیا جائے

حیام جو انکے پاس جانے کا ارادہ رکھتی تھی

ملازمہ کی بات پر واپس بیٹھ گئی کھانا اسنے بھی دل رکھنے کو کھایا تھا اور اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

تم رومت میری بچی آنے دو اسے میں اسکے کان کھینچوں گئی ایسے کیسے وہ میری پوتی کو برا بھلا بول سکتا دادی نے اسے تسلی دی تھی اماں اسکی کوئی غلطی نہیں ہے یہ کیوں جاتی ہے بار بار جب اسے نہیں پسند اسکا وہاں جانا تو یہ کیوں تنگ کرتی ہے بچارے بچے کو.....

وہ آپکا بیچارا بچہ نہیں ہے بہت روڈ ہے وہ اور آپ اسکی ماں ہیں یا میری کب سے اسکی تعرفداری کیے جارہی ہیں....

اماں دیکھ رہی ہیں آپ کیسے زبان چلاتی ہے... یہ سب آپکا اور انکا کیا دھرا ہے آپکی دی ہوئی چھوٹ کا نتیجہ ہے سارا...

انکے لہجے میں بلا کا غصہ تھا...

اف بو بس کرو تم ماں بیٹی یہ گھر ہے جنگ کا میدان نہیں اماں نے سختی سے بولا تھا

پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی وہ تینوں خواتین بس نظریں جمائے سانس روکے آنے والے کا انتظار کر رہی تھی

اسلام علیکم کیسی ہیں آپ سب..؟

وہ اندر داخل ہوتا ادب سے بولا تھا

کالے چمکتے سلکی بال جن میں سے کچھ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے کھڑی ناک تیکھے نقوش فٹ جسم کالے ہی رنگ کے پینٹ کوٹ میں ملبوس وہ خوبرو نوجوان ہاں وہ نیلی آنکھوں والا انکا شہزادہ تھا انکا لخت جگر اریان ملک تھا اپنا سر جھکائے انکا پیار لیتے اریان نے دادو کا ہاتھ چوما تھا

میری جان میرا پوتا یہ آنکھیں ترس گئی تھی تجھے دیکھنے کے لئے انکی آنکھوں میں آنسو آئے تھے میرا اریان انہوں نے اسکی پیشانی چومی تھی روئیں نہیں دادو اب تو آگیا ہوں نہ......

کیسی ہیں آپ اریان نے ساتھ کھڑی چاچی کو دیکھ کے ادب سے سلام کیا تھا

میں ٹھیک ہوں میرے بچے تم بتاؤ کیسے ہو

اریان نے بس انہیں دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں تیرتی اداسی، صدیوں کا ٹھہرا ہوا غم اور نا جانے کتنا پرانا ایک بدلہ!.

صدیق ملک اور آسیہ بیگم کی صرف دو ہی اولادیں تھی بڑا بیٹا انور ملک اور چھوٹا بیٹا عون ملک... بڑے بیٹے ہونے کی وجہ سے انور ملک نے ہر چیز میں اپنی مرضی کی تھی اور ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس کو انہوں نے چاہا ہو اور وہ انہیں حاصل نہ ہوئی ہو اور انکی عادتیں بگاڑنے میں سب سے بڑا ہاتھ انکے والد صاحب صدیق ملک کا تھا جنہوں نے انور ملک کی ہر جائز ناجائز خواہش کو بھی پورا ملک انور ملک کا الٹ تھا وہ بہت شریف اور سمجھدار انسان تھا جسکی وجہ سے عون ملک کو حویلی میں زیادہ عزت دی جاتی تھی تمام ملازم بھی عون ملک کو چاہتے تھے بہت عزت کرتے تھے اور یہ بات انور ملک کو ہمیشہ کھٹکتی تھی مگر وہ بولتے کچھ نہیں تھا اور پھر ایک دن انور ملک ایک خوبصورت سی لڑکی سے نکاح کر کے اسے گھر لے آئے اور کہا یہ انکی بیوی ہے یہ بات ملک حویلی کے در و دیوار ہلا گئی تھی صدیق صاحب ناراض ہوئے تھے کیونکہ انکے ہاں بہو کی جگہ صرف خاندانی لڑکی کی ہی ہوتی تھی آسیہ بیگم نے کچھ بولنا ضروری نہیں

سمجھا کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ انور ہمیشہ کی طرح انکو بے عزت ہی کرے گا انور کی بیوی کے ساتھ انکا رویہ بہت مخلصانہ تھا جب ان کو پتہ چلا کہ انکی بہو امید سے ہے تو صدیق ملک کی بھی ساری ناراضگی ختم ہو گئی تھی پھر دن گزرتے گئے تھے اور پھر وہ دن بھی آگیا تھا فاطمہ کو بیٹا ہوا تھا جس کا نام اریان انور ملک رکھا گیا تھا سب بہت خوش تھے صرف خوش نہیں تھی تو فاطمہ اسے ڈر تھا کہ جیسا انور خود تھا وہ اریان کو بھی اپنے جیسا بنا دے گا مگر آنے والا کل کس نے دیکھا تھا انور ملک شادی کے بعد بھی نہیں بدلا تھا شراب پینا اسکا معمول تھا اور شراب پی کر وہ فاطمہ سے لڑائی کرتا تھا اور چھوٹی چھوٹی بات پر اسے مارتا پیٹتا تھا اب یہ معمول بن چکا تھا ایک دن اچانک صدیق صاحب ہارٹ اٹیک کی وجہ سے خالق حقیقی سے جا ملے اور اسکے بعد ملک حویلی سنسان ہو گئی انور نے عون کو اسکا حصہ دے کر اسے اور اسکی بیوی کو حویلی سے نکال دیا اور آسیہ بیگم بھی عون کے ہی ساتھ گئی تھی کیونکہ وہ انور ملک کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور اس طرح مزید دن گزرتے گئے اور پھر عون ملک اپنی بیوی اور ایک سال کی بیٹی کے ساتھ حویلی آئے تھے تاکہ صلح ہو سکے وہ اب مزید اپنے بھائی سے دور نہیں رہ سکتے تھے مگر جب وہ حویلی پہنچے تو سامنے کے منظر نے انکے دل دہلا دیئے تھے انور ملک جانوروں کی طرح فاطمہ بیگم کو پیٹ رہے تھے فاطمہ بیگم اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ آگے کرتی خود کو بچانے کی ناکام کوششیں کر رہی تھی عون صاحب کا خون کھول اٹھا تھا وہ تیزی سے سامنے آئے تھے

بھائی کیا ہو گیا کچھ تو خدا کا خوف کریں انسان ہیں وہ مگر انور ملک غصے میں پاگل ہوا تھا

چند سال کا اریان روتے ہوئے سب دیکھ رہا تھا سمیرا بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگا یا تھا....

تم ہوتے کون ہو اسکی تعرفداری کرنے والے کیا لگتے ہو اسکے ہاں .. تمہارا چکر چل رہا ہے نہ اس بدذات کے ساتھ انور کے منہ میں جو آرہا تھا وہ بولتے جا رہے تھے

عون ملک سکتے میں تھا یہ کیا بول رہے ہیں آپ بھائی ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں آپ... یہ میری بھابھی ہیں انہوں نے فاطمہ بیگم کیطرف دیکھا تھا جو زمین پر گری درد سے کراہ رہی تھی وہ تو اپنی تذلیل پر کچھ بولنے لائق ہی نہیں رہی تھی

بھابھی ہووووو ...

انور نے ہنکار بھرا تھا انور تو انکے رویے پر غش کھا کے رہ گئے تھے تو ٹھیک ہے اگر یہ آپکو اتنی ہی بری لگتی ہیں تو کیوں رکھا ہے آپ نے انہیں یہاں نہیں رہیں گئیں اب یہ... سمیرا اٹھاؤ بھابھی کو اب سے وہ ہمارے ساتھ گئیں...

کیوں کون ہوتے ہو تم اسکو ساتھ رکھنے والے ہاں یہ میری بیوی ہے کہیں نہیں جائے گی یہاں سے انور ملک ڈھارے تھے اریان نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا

پر میں لے کے جاؤ گا عون ملک انکے مقابل آتے ان سے اونچی آواز میں ڈھارے تھے انور ملک اپنے چھوٹے بھائی کی دلیری پر شوک ہوئے تھے اچھا تو ٹھیک ہے لے جاؤ اسے وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے

تھے وہاں موجود تمام لوگ حیران ہوئے تھے انور ملک کی بات پر مگر اگلے ہی لمحے وہاں موجود سب کے سر پر دھماکہ ہوا تھا...

میں انور ملک تمہیں طلاق دیتا ہوں.... طلاق دیتا ہوں.... طلاق دیتا ہوں

فاطمہ بیگم کے سر پر گویا پوری حویلی آن گری تھی اور وہ وہی بے ہوش ہوتی زمین پر ڈھے گئ تھی

پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی سمیرا بیگم ماضي واپس آئی تھیں

لگتا ہے بابا آ گئے زارا چہکتے ہوئے بولی تھی سمیرا بیگم بھی خیالوں کی دنیا سے باہر آئی تھی

کیسے ہو میرے شیر عون ملک ہال میں پہنچتے سیدھا اریان ملک کی طرف آئے تھے

بالکل ٹھیک چاچو جان اریان ان کے گلے لگا تھا

وہ سب اسکی آمد پر بے حد خوش تھے وہ اپنے چاچو چاچی سے بہت پیار کرتا تھا کیونکہ اسنے کبھی انکی محبت میں کوئی غرض نہیں دیکھا تھا یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اریان ملک اور اسکی ماں کو سنھبالا تھا

اریان انکا احسان مند تھا۔۔۔

وہکچھ سوچ رہا تھا جب سمیرا بیگم نے کھانے کے لئے بلایا تھا عون ملک اور سمیرا بیگم اریان سے بہت محبت کرتے تھے انہوں نے اریان کو ہمیشہ اپنا بیٹا مانا تھا اور اریان کے بعد انہیں کبھی بیٹے کی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی اریان بھی ان سب سے بہت پیار کرتا تھا مگر اسے ان سے دور جانا پڑا تھا وہ دور نہیں جانا چاہتا تھا مگر اس وقت حالات اور اسکے بدلے نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا تھا اسکے یہاں سے جانے

پر کوئی راضی نہیں تھا مگر اریان کے لئے ان سب کو منانا کوئی مشکل کام نہیں تھا سب کی رضامندی پر اران کراچی سے لاہور شفٹ ہو گیا تھا اسکے بعد کافی بار دادی نے اسے کہا کہ واپس آ جاؤ پر وہ اپنی ضد کا پکا تھا اور سال میں ایک دو بار ان سے ملنے چلا جاتا تھا آج بھی وہ پورے دو سال بعد یہاں آیا تھا

تو بیٹا تمہارا کیا خیال ہے شادی کے بارے میں دادو نے اریان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

مجھ سے بات کر رہی ہیں... وہ نا سمجھی سے بولا تھا

نہیں میں عون سے بات کر رہی ہوں اسکی دوسری شادی کے بارے میں سب دبی دبی ہنسی ہسے تھے اور عون ملک کا نوالہ انکے گلے میں اٹکا تھا

اماں جی آپ مجھے کیوں گھسیٹ رہی ہیں بیچ میں اب کی بار اریان بھی ہنسا تھا دادو اعیان کو ہنستے دیکھ اسکی نظر اتار رہی تھی وہ ہنستے ہوئے لگتا ہی اتنا پیارا تھا پر وہ الگ بات تھی وہ بہت کم ہنستا تھا

میں کچھ نہیں جانتی مجھے میری پوتی کے لئے انصاف چاہیئے تو میاں بتاؤ کب کا ارادہ ہے شادی کا!... دادی نے اس کو دیکھتے ہوئے بات کی تھی....

اور میری ماما کے انصاف کا کیا دادی...؟

اریان ملک کے الفاظ تھے یا چابک وہاں بیٹھے ہر شخص کے دل پر لگے تھے

خیر میرا فیصلہ آج بھی وہی ہے دادی میں نہیں کرنا چاہتا شادی آپ پلیز مجھے اس سب سے دور رکھیں اور زارا مجھ سے بہتر ڈیزرو کرتی ہے اور وہ یہ بھی جانتی ہے کہ وہ کون ہے عون صاحب اور سمیرا بیگم

پر سکون سے بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے جبکہ زارا کو اچھو کہ لگا تھا وہ کچھ بولے بغیر ہی وہاں سے چلی گئی تھی اس بات کو یہی ختم کر دیں تو ہی بہتر ہو گا وہ بھی اٹھتا جا چکا تھا

وہ رات کی اس وقت لان میں اکیلا بیٹھا نا جانے کن سوچوں میں تھا جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کیا وہاں کوئی اور نہیں سمیرا بیگم کھڑی تھی...

ارے چھوٹی ماما آپ کیا ہوا آپکو بھی نیند نہیں آرہی کیا..؟

اسنے مسکرا کے پوچھا تھا...

ہاں مجھے نیند نہیں آرہی... آپ کیوں جاگ رہے ہو میرے شہزادے کو بھی نیند نہیں آئی کیا...؟

سمیرا بیگم نے بہت لاڈ سے پوچھا تھا...

میں تو نا جانے کب سے نہیں سویا چھوٹی ماما اسکے ہونٹوں کو زخمی مسکراہٹ چھو گئی تھی

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھیں

جب اریان نے سوال کیا....

آپ مجھ سے ناراض ہیں کیا؟

کوئی ماں کبھی اپنے بچے سے ناراض ہو سکتی ہے بھلا انہوں نے بہت شفقت سے جواب دیا تھا

نہیں کھانے کے وقت جو بھی بات ہوئی مجھے لگا آپ اور چاچو ناراض ہو گے مجھ سے....

نہیں میرے پیارے بیٹے... کوئی ناراض نہیں ہے میں تو خوش ہوں کہ آپ نے جو بات آپ کے دل میں تھی وہ بول دی

وہ بس مسکرایا تھا

اریان...

جی..

بیٹا آپ سے یہ تو نہیں کہوں گئی کہ آپ سب بھول جاؤ پر بیٹا خود کو ایسے کب تک اکیلا رکھو گئے، میں اور آپ کے چاچو چاہتے ہیں آپ شادی کر لو ہم آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں وہ بہت امید سے بولی تھی

ہمم...

چھوٹی ماما آپکو پتہ میں نے اسے آخری بار یہی کراچی میں دیکھا تھا اسکے بعد میں نے اسے بہت ڈھونڈا تھا پر وہ مجھے کہیں نہیں ملا بس اتنا معلوم ہوا تھا کہ وہ لاہور میں دیکھا گیا اور میں وہاں پہنچ گیا اسے ڈھونڈنے اور کل تک اسے ڈھونڈ ہی رہا تھا پر آج صبح مجھے خبر ملی ہے کہ وہ لاہور میں ہی رہائش پذیر ہے یہ میری زندگی کا مقصد ہے چھوٹی ماما میں نے ماما سے وعدہ کیا تھا کہ میں انکے مجرم کو ضرور سزا دوں گا روز ان سے ملنے جاتا ہوں مگر بغیر کچھ بولے واپس آجاتا ہوں وہ بھی سوچتی ہوں گئی کہ کیسا بیٹا ہوں میں انکا اب تک انکا قاتل کھلے عام گھوم رہا ہے اور میں کچھ نہیں کر پایا یہ سب بولتے ہوئے کب اسکی

آنکھیں نم ہوئی تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا میں اپنے مقصد کے بہت قریب ہوں چھوٹی ماما اب پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور رہی بات شادی کی تو مجھے نفرت ہے اس لفظ سے بھی ماما آخر کیا ملا میری ماں کو شادی کر کے جب تک انکے ساتھ رہی انکی ماریں برداشت کرتی رہی اور جب انکے جینے کا وقت آیا زندگی نے ساری بازی ہی پلٹ کے رکھ دی میں شادی کے خلاف نہیں ہوں مگر میرا اس رشتے پر سے یقین اٹھ گیا مجھے یہ سب صرف وقت کا ضیاع لگتا ہے عون ملک جو سمیرا بیگم کو ڈھونڈتے باہر آئے تھے اریان کی آخری بات سنتے واپس جا چکے تھے

شادی وقت کا ضیاع نہیں ہے بیٹا یہ بہت پیارا تحفہ ہے آپ ابھی شادی کے لئے تیار نہیں ہیں کوئی بات نہیں مگر میں دعا کروں گئی کہ کوئی ایسی آئے آپکی زندگی میں جو آپکی سوچ کو بدل دے

یہ تو سراسر بددعا ہوئی ماما اریان نے دہائی دی تھی

سمیرا بیگم اسکے سر پر چت لگاتے مسکرائی تھی

شرارتی ....

وہ مسکرایا تھا

میں کل صبح چلا جاؤں گا

پر بیٹا اتنی جلدی...؟

جی چھوٹی ماما بہت کام ہیں مجھے وہاں....

آپ نے اپنے چاچو کو بتایا...؟

جی بتادیا تھا

اچھاٹھیک ہے چلیں اب آپ سو جائیں میں بھی سونے جارہی آریان ہاں میں سر ہلاتا اٹھا تھا

تم اپنی بربادی کے بہت قریب ہو... بس کچھ وقت اور پھر تم موت کے لئے ترسو گئے پر تمہیں موت بھی نصیب نہیں ہو گی وہ اپنے خیالوں میں اس سے مخاطب ہو تا کمرے کی طرف بڑھا تھا

وہ ابھی تک پریشان تھی کیونکہ کل رات سے اسکی اپنے بابا سے ملاقات نہیں ہوئی تھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ کیوں اسکے بابا اتنے پریشان ہیں تب ہی حورالعین نے اسے بلایا تھا اور وہ سوچوں سے باہر آئی تھی

کیا ہوا ہے تمہیں حیام میں صبح سے نوٹ کر رہی ہوں تم کچھ آپ سیٹ ہو..

نہیں تو مجھے کیا ہونا بس بابا کی طبیعت نہیں ٹھیک اس لیے پریشان ہوں

یہ سارہ کہاں گئی نظر نہیں آرہی کلاس سے تو ہمارے ساتھ آئی تھی نہ حیام نے سارہ کی غیر موجودگی پر پوچھا تھا...

ہاں تمہیں نہیں پتہ آج کالج میں ایک مشہور بزنس مین آیا ہے یار وہ اتنا پیارا کہ کیا بتاؤں یونی کی آدھی عوام تو اس ہیرو کو دیکھنے گئی ہے سارہ بھی وہی ہے وہ پرنسپل آفس میں ہے نیا ٹرسٹی بھی وہی ہے...

اوہ اچھا صحیح.. حیام نے بس اتنا ہی بولا تھا حورالعین کی باتیں اسکا موڈ اور بگاڑ گئی تھیں

یار حیام تم بہت بورنگ ہو۔۔۔وہ چڑ گئی تھی

حیام نے اسے گھورا تھا

تو اور کیا کروں میں بھی اسکی تعریوں کے پل باندھنے لگ جاؤں

اس کو سخت چڑ تھی ایسی لڑکیوں سے جو کوئی بھی خوبصورت لڑکا دیکھ لیتی تو انکے پیچھے پاگل ہو جاتی

پر یہاں تو اسکی اپنی فرینڈز ہی ایسی تھی وہ بس سرد آہ بھر کے رہ گئی تھی

اچھا سوری چلو کینٹین چلتے ہیں حورالعین اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے بولی تھی

نہیں یار مجھے آج گھر جلدی جانا بابا کی طبیعت بھی نہیں ٹھیک!...

اچھا ٹھیک ہے چلو میں بھی چلتی ہوں وہ دونوں باتیں کرتی کرتی پارکنگ تک آگئی تھی

حیام مجھے لگتا تمہیں اسے ایک بار دیکھنا چاہیے پھر تمہیں پتہ چلے گا وہ واقعی میں بہت حسین ہے بلکل خوابوں کے شہزادے جیسا ہائے اسکے مسلز میں تو دیوانی ہو گئی ہوں اس شہزادے کی حورالعین کو پھر سے دورا پڑا تھا اور وہ نانسٹاپ شروع ہو گئی تھی

بس بھی کرو عین حد ہی ہو گئی

حیام کو اب تپ چڑھی تھی

شہزادہ نہیں بندر کہو اور مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ان لوگوں کو صرف گرلز کالج اور یونی ہی ملتی ہے ٹرسٹی بننے کے لیے اپنا آپ شو اوف کرنے کے لئے آجاتے ہیں اور یہ جو تم مسلز کی بات کر رہی ہو نہ یہ کچھ نہیں ہوتا وہ بولنا شروع ہوتی تھی تو ریکارڈ توڑ کے بولتی تھی ابھی بھی حیام میڈم یہی کام کر رہی تھی

سارا دن کھاتے ہیں ایک جگہ پر پڑے رہتے ہیں چربی چڑھ جاتی ہے اور تم جیسی پاگل لڑکیاں ان کھا کھا کے موٹے ہوئے ویلے لوگوں پر مر مٹتی ہو وہ منہ بناتے بولے جا رہی تھی حیام ابھی کچھ اور بھی بول رہی تھی مگر عین کے چہرے کی اڑی رنگت دیکھ کے اسکو خاموش ہونا پڑا تھا

وہ ابھی پرنسپل آفس سے باہر نکلا تھا کہ لڑکیوں کا ریلا اس پر آن ٹوٹا تھا وہ لگ ہی اتنا دلکش رہا تھا وائیت پینٹ اور ہاف سلیوز شرٹ پہنے آنکھوں پر گلاسس لگائے وہ کوئی شہزادہ معلوم ہوا تھا گارڈز ان سب کو ہٹاتے اسکے گزرنے کی جگہ بنانے لگے وہ بامشکل اپنی کار تک پہنچا تھا مگر وہاں پہنچ کر اسکے سر پر آسمان گرا تھا کیونکہ جو تعریفیں وہ لڑکی اسکی کر رہی تھی وہ سب سن وہ شوکڈ تھا وہ اپنا نام پہلے ہی دوسری لڑکی کے منہ سے سن چکا تھا اس لئے اسے بلکل بھی غلط فہمی نہیں ہوئی تھی کہ یہ عظیم باتیں اسی کے لئے ہو رہی ہیں

میں موٹا ہوں یہ چربی چڑھ گئی ہے مجھے اسنے حیرت سے خود کو دیکھا تھا گارڈز اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہے تھے اریان ملک کی گھوری نے انکی مدد کی تھی

اب اسے اس لڑکی کا دماغ سیٹ کرنا تھا

کار کا دروازہ لاک کرتے اسنے اپنے قدم بڑھائے تھے

حیام کی اسکی طرف پیٹھ ہونے کی وجہ سے وہ اسے نہیں دیکھ سکی تھی مگر عین کو دیکھ کے اسے ضرور پتہ چل گیا تھا وہ اب بری طرح پھنسنے والی ہے حورالعین اسے پیچھے کی طرف اشارے کر رہی تھی حیام نے حورالعین کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا

جہاں اریان ملک عین اسکے سامنے کھڑا تھا

وہ چونکی تھی وہی اریان کو بھی ایک اور حیرت کا جھٹکا لگا تھا...

نیلی آنکھوں والے بدتمیز تم.... حیام اپنی ہی رو میں بول رہی تھی اریان نے آئی برو اٹھا کے اسے دیکھا تھا...

نہ... نہیں... میرا... مطلب تھا اسکو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے

جی محترمہ آپکا مطلب میں بہت اچھی طرح سمجھ گیا ہوں...

اس نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی زیادہ بولنا اچھا نہیں ہوتا حیام کو اس بات کا مفہوم آج اچھی طرح سمجھ آگیا تھا

میں معافی چاہتی ہوں آپ سے مسٹر نیلی آنکھوں والے وہ بات کو بڑھانا نہیں چاہتی تھی اس لیے بہت معصومیت سے معافی مانگی تھی اریان کو وہ بہت کیوٹ لگی تھی..

معافی تو مانگ لی اور جو نقصان کیا تھا آپ نے میرا وہ کون بھرے گا؟

اریان کو اپنی گاڑی یاد آئی تھی بقول آپ کے میں کوئی کام نہیں کرتا بس کھاتا ہوں تو کھانا خریدنے کے لئے پیسے لگتے ہیں اور آپکی وجہ سے میرا بہت نقصان ہوا تھا تو میرے پیسے بھی ضائع ہوئے تو اصولاً آپکو میرے نقصان کے پیسے دینے چاہئیں

حیام کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا وہ تعجب سے اسے دیکھ رہی تھی اتنا بڑا بزنس مین اس سے چند پیسوں کے لیے بحث کر رہا تھا جبکہ اریان ملک کو اپنا دل اسکی شیشے جیسی صاف معصومیت سے بھری آنکھوں میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا

ناجانے کیوں وہ لڑکی اسے اچھی لگی تھی وہ اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈنے لگا تھا

آج پھر اس کی نظر اسکے حجاب پر گئ تھی اسے حیام کا حجاب کرنا بے حد پسند تھا...

ابھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں حیام چھوٹی سی ناک سکیڑتی بولی تھی

اریان ملک نے نظر بھر کے اسے دیکھا تھا اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

ٹھیک ہے یہ میرا کارڈ رکھ لیں جب آپکے پاس پیسے ہوں میرے آفس آجایئے گا...

لوگ انہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے اریان نے اپنی کی گئ تعریف کا بدلہ بعد میں لینے کا سوچا تھا

حیام بھی جلدی سے کارڈ لیے وہاں سے نکل گئ تھی مگر اریان ملک کے دل کی دنیا میں وہ پہلا قدم رکھ گئ تھی

وہ نا جانے کب سے رولنگ چیئر کی پشت سے سر ٹکائے موندے بیٹھا تھا اسکی آنکھوں کے سامنے بار بار وہ منظر لہرا رہا تھا وہ لڑکی وہ الفاظ اسکے سینے پر تیز دھار چاقو کا کام کر رہے تھے تو آخر تمہیں مجھ سے نفرت ہو ہی گئی وہ اپنے خیالوں میں اس سے مخاطب تھا خیر یہ تو ہونا ہی تھا سرد آہ بھری تھی

اسنے موبائل اٹھائے اسکا واٹس ایپ دیکھا تھا جہاں ہمیشہ کی طرح وہ بلاک تھا کوئی نہیں اللہ نے چاہا تو میرا وقت بھی آئے گا اقر میں بھی بے نہیں ایسے ہی ترساؤں گا یاد رکھنا... اسکو مخاطب کرتے حمزہ آفس سے باہر نکل گیا تھا

آج اریان ملک کی خوشی کا کوئی ثانی نہیں تھا حمزہ نے جو خبر اسے سنائی تھی وہ اسکی زندگی کی تمام خوشیوں سے زیادہ بڑی تھی مگر ایسا صرف اریان ملک سوچتا تھا

اور ایک بات بھی پتہ چلی ہے؟

عون صاحب کو کال کرتے اریان کے ہاتھ رکے تھے

وہ کیا...؟

سر جس نے اسکی انفارمیشن دی ہے اسنے یہ بھی بتایا ہے کہ اسکی ایک بیٹی بھی ہے

حمزہ کے جملے پر وہ سکتے میں آیا تھا

مگر وہ تو مت گئی تھی اس رات... اس بھیانک ایکسیڈینٹ میں

وہ بچ گئی تھی اور اسکا علاج بہت خفیہ طریقے سے کیا گیا تھا جسکی وجہ سے یہ بات زیادہ پھیلی نہیں تھی

اوہ تم تو بہت شاطر نکلے ظہیر درانی... اسکا مطلب تمہیں تمہاری بیٹی بہت عزیز ہے

وہ اپنی ہی کسی سوچ میں ڈوبا مسکرایا تھا

بابا پلیز... جانے دیں نا تھوڑی دیر کی تو بات ہے

وہ کافی دیر سے انکی منتیں کر رہی تھی مگر درانی صاحب ٹس سے مس نہیں ہو رہے تھے

انکل پلیز آنے دیں نا حیام کو... میں خود چھوڑ جاؤں گی اسے

آج حورالعین کی منگنی تھی جسکے لئے حیام اسے یونی میں ہی منع کر چکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی درانی صاحب اسے کبھی اجازت نہیں دیں گئیں مگر حورالعین خود اسکے ساتھ آئی تھی تاکہ اپنی زمہ داری پر اسے اجازت دلا سکے

بابا مان جائیں نا.. اسنے رونی صورت بنائی تھی

اور درانی صاحب کو ماننا پڑا تھا

ٹھیک ہے جاؤ پر رات دیر تک باہر نہیں رہنا جلدی واپس آجانا

اوکے بابا جلدی آجاؤں گی... میں تیار ہو کے آتی ہوں

انکا گال چومتی حیام مسکراتی کمرے کی طرف بھاگی تھی

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے کمرے سے باہر آئی تھی بلیک کلر کے گھیرے دار فراک پہنے جس پر گولڈن کلر کی ہی لیس لگی تھی گولڈن کلر کا حجاب کیے ،ڈوپٹہ شانوں پر پھیلایا چہرے پر میک اپ کے نام پر صرف لپ گلوس اور کاجل لگایا پیروں میں کھوار پہنے وہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی

ماشاءاللہ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے اللہ ہر بُری نظر سے بچائے امین

آمین .. حورالعین نے بھی بیک وقت آمین کہا تھا اور وہ دونوں انہیں اللہ حافظ بولتی گھر سے باہر نکلی تھی

وہ تینوں ایک ہی گھر میں رہتے تھے وہ کوئی بہت بڑا گھر نہیں تھا انکی چھوٹی سی دنیا تھی جس کو بہت خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا کوئی میڈ نہیں تھی وہ سات کام بانٹ کے کرتے تھے جس میں اریان کے پاس صرف کھانے بنانے کا کام تھا وہ سب کچھ دیر پہلے ہی رات کا کھانا کھا کے بیٹھے تھے وہ اپنے موبائل میں مصروف تھا جب فیصل اسکے پاس آیا تھا

بھائی!...

ہمم اسنے دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی مگر فیصل کو خاموش پا کر نظریں اٹھائی تھیں

کوئی ٹینشن ہے فیصل...؟

بھائی.. وہ ہم وہاں گئے تھے سارا کام بھی۔ گیم سے ہو گیا تھا مگر پتہ نہیں کہاں سے وہ انسپکٹر بیچ میں کود پڑا اور۔۔۔ اسے چپ لگی تھی

اور کیا فیصل؟

بھائی وہ سب لے گیا اور میں کچھ !...

مجھے صرف اتنا گراو فیصل تمہاری پہچان سیو ہے... اریان اسکی بات کاٹتے غرایا تھا

جی بھائی وہ سیو ہے آپ فکر نہیں کریں

ہمم سہی !...

بھائی..؟

ہوو..

وہ بھائی مجھے پوچھنے تھا اس انسپکٹر کو ٹھوک دوں؟ سالا جب بھی آتا ہے دماغ کی دہی کرتا ہے... انتہائی اطمینان سے بولتے وہ صوفے پر بیٹھا تھا

کبھی کوئی سیدھی بات بھی منہ سے نکال لیا کرو فیصل۔۔۔ اریان نے اسے گھر کا تھا

ملی کو بلاؤ... وہ نمپٹ لگ گئی اس سے !...

بھائی وہ تو زندہ ہی اسے زمین میں گاڑ دے گئی اس آفت کو کیوں بلا رہے ہیں

فیصل میں اور کتنی بار کہوں کہ سوچ سمجھ کے منہ کھولا کرو۔۔۔

بھائی سچی وہ نفرت کرتی ہے اس سے...

میں نے جو بول دیا وہ کرو بس۔۔۔ اسے کال کر دینا اور مجھے بتاؤ وہ کہاں ہے..؟

عام سے لہجے میں سوال کیا تھا

وہ..وہ عاشق ہے سالا.. بیٹھا ہو گا کسی کونے میں!...

یہ کس ٹون میں بات کر رہے ہو تم... اریان نے اسے خطرناک تیوروں سے گھورا تھا

سوری بھائی میں تو بس...

میری نظروں کے سامنے سے گم ہو جاؤ فیصل

انتہائی ضبط سے کہا تھا

اس شخص سے بات کرنا اپنے سر میں درد پیدا کرنے کے مترادف تھا

اوکے بھائی گڈ نائٹ سیویٹ ڈریمز وڈمائی آگے سمجھ جائیں..

اور اسنے ڈور لگائی تھی... اریان کی تاسف نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا

منگنی کا فنکشن گھر کے لان میں ہی منعقد کیا گیا تھا مہمانوں کا آنا جانا لگا تھا حور العین اسے اپنے ساتھ لیے کمرے کی طرف آئی تھی جہاں بیوٹیشن اسکا انتظار کر رہی تھی

انکو خبر ملی تھی انکی صاحبزادی واپس آگئی ہے وہ کمرے میں آئی تھی جہاں عین مکمل تیار ہوئے بیٹھی سیلفیز بنا رہی تھی

ماشاءاللہ میری بیٹی اللہ نصیب اچھے کرے... سفیہ بیگم اداسی سے مسکراتے اسکا ماتھا چوم گئی تھی

حیام بیٹے عین کو چاہر لے آئیں لڑکے والے آگئے ہیں

حیام بھی سر اثبات میں ہلاتی اسے اپنے ساتھ لیے باہر آئی تھی جہاں عین کے کزنز کی موجودگی نے اسے اریٹیٹ کیا تھا مگر وہ انکا فیملی فنکشن تھا حیام چپ چاپ وہاں سے دور جا کھڑی ہوئی تھی اور کچھ ہی گھنٹے بعد منگنی کی رسم ادا ہوئی تھی سب خوش تھے حیام بھی اس مبارکباد دیتے سائیڈ پر جا بیٹھی تھی پیروں میں الگ درد ہو رہا تھا وہ ابھی اکے بیٹھی تھی جب اسنے کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کی تھی حیام نے گردن موڑ کے دیکھا تھا جہاں دو عورتیں بیٹھی اسے دیکھ کر باتیں کر رہی تھی وہ کچھ سمجھتی ان میں سے ایک اٹھتی اسکے پاس آبیٹھی تھی... حیام کنفیوز ہوئی تھی کیونکہ وہ اب باقاعدہ اسکا انٹرویو لے رہی تھی جس کے مختصر سے جواب دیتے وہ چہرا جھکا گئی تھی مگر عین کی موجودگی نے اسے جیسے سانس بخشی تھی وہ آنٹی بھی عین کی موجودگی پر وہاں سے اٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

وہ کھانا کھانے میں مصروف تھیں جب وہ چلتا انکی ٹیبل پر آبیٹھا تھا وہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا مگر وہ کسی سوچ کے تحت وہاں ابیٹھا تھا

عینی تم نے بتایا نہیں تمہاری اتنی پیاری فرینڈ بھی ہے

عین مسکرائی تھی جبکہ حیام نے چہرا اجھکا لیا تھا

آپ مجھ سے دوسری کریں گیں۔؟

میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی... حیام اسکا بڑھا ہاتھ اگنور کرے ی اٹھی تھی

عین مجھے لگتا اب مجھے چلنا چاہئیے۔۔۔

اوکے چلو مس چھوڑ دیتی ہوں

ارے نہیں تم بہت تھکی ہوئی ہو میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گئ

اچھا ٹھیک ہے میں ڈرائیور کو بولتی ہوں وہ تمہیں چھوڑ آئے گا

عین اسے کیے آگے بڑھتی حیام کا کلچ گرا تھا

وہ جھکتی اس سے پہلے ہی کسی نے اسکا کلچ اٹھا کے اسے دیا تھا وہ جا چکی تھی مگر اسکی نظروں نے دور تک اس لڑکی کا پیچھا کیا تھا

اسے وہاں سے نکلے کچھ ہی دیر گزری تھی تھکاوٹ کی وجہ سے حیام نے آنکھیں موندے سر سیٹ کی پشت سے ٹکرایا تھا کچھ ہی دیر گزری تھی اچانک گاڑی رکنے کی وجہ سے اسنے آنکھیں کھولے دیکھا تھا

کیا ہوا انکل...؟

بیٹا مجھے لگتا کار میں کچھ مسئلہ ہو گیا شاید انجن گرم ہو گیا آپ یہی بیٹھو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔ اسے وہی رہنے کی تلقین کرتے وہ گاڑی کے بونٹ کی طرف آئے تھے

چار دیواری میں اسکا دم گھٹتا تھا اسلئے آج کی رات بھی وہ سڑک پر بسر کرنے والا تھا مگر اج کچھ الگ تھا

خالی ذہن لیے ں ظلمتیں جوتوں پر ٹکائے وہ بے بسی کے عالم میں بیٹھا تھا

زندگی بھی کتنی عجیب ہے نا آج میرے پاس سب کچھ ہے مگر سکون نہیں ہے مجھ سے سب لے لیں اللہ

جی اور مجھے سکون دے دیں پلیز

نظریں خود بخود آسمان کی جانب اٹھی تھی وہ بول رہا تھا جیسے ابھی اسکی دعا سن لی جائے گئ ابھی کن فرما

دیا جائے گا اور اسکو سکون مل جائے... وہ خود میں ہ ء مگن بیٹھا تھا جب نسوانی چیخ اسکے کانوں میں پڑی

تھی... پل میں اسکی تمام حسیں الرٹ ہوئی تھیں

اریان اس طرف بھاگا تھا جہاں سے اب دو لڑکیوں کی آوازیں آرہی تھی وہ حیران ہوا تھا جب اسنے

حیام کو وہاں دیکھا تھا

یہ لڑکی یہاں بھی... اریان کو کچھ کھٹکا تھا

تب ہی ایک گنڈے نے گن نکالی تھی

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہاں کیا ہو رہا ہے اریان سب سوچیں بالائے طاق رکھتا تیر کی تیزی سے انکے

سامنے دیوار بنا تھا

نیلی آنکھوں والے تم یہاں.. وہ قدرے حیرت سے بولی تھی

چپ ہو جاؤ لڑکی... اریان نے اسے ڈپٹا تھا

یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

کرکٹ کھیل رہی ہوں آؤ تم بھی کھیل لو... وہ چڑ گئی تھی

نظر نہیں آرہا مصیبت میں ہوں!...

نہیں میں نے آنکھیں کروائے پر دی ہیں... اریان بھی اسی کے انداز میں بولا تھا

وہ لڑائی مزید چلتی پھر سے چیخ گونجی تھی اور وہ دوسری لڑکی انکے قبضے میں تھے

بچائیں مجھے... اریان کچھ کرتا وہ انکے ہاتھ پر کاٹتی اریان کے پیچھے جا چھپی تھیاب سچوئیشن یہ تھی کہ حیام اور وہ لڑکی اریان کے پیچھے چھپی کھڑی تھی اور اریان کے سامنے وہ چار گنڈے ہاتھ میں گنز لیے کھڑے تھے

ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر دو اور تم دونوں جا سکتے ہو

ان میں سے ایک گنڈے نے پیشکش دی تھی

نہیں بھائی مجھے بچالیں مجھے انکے ساتھ نہیں جانا یہ بُرے لوگ ہیں مجھے مارتے ہیں آخر وہ رونے لگی تھی

جہاں حیام کو افسوس ہوا تھا وہی اریان کی آنکھوں میں خان اترا تھا اپنی گن نکالتے وہ انکے سامنے آیا تھا

مگر اس سے پہلے بٹن پریس کرنا نہیں بھولا تھا

دیکھو جو کوئی بھی ہو تم.. ہٹ جاؤ ہمارے راستے سے یہی بہتر ہے

ان میں سے ایک گنڈہ اریان کے سامنے آیا تھا

انہیں گولی ماریں...، وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی

میں کیوں اپنی گولی ان جیسوں پر ویسٹ کروں ...

ذرا سی گردن موڑے اریان نے اسے حیرانی سے دیکھا تھا

حیام نے دوگنا زیادہ حیرانی سے سامنے کھڑے اس پاگل شخص کو دیکھا تھا جس کے سامنے موت کھڑی تھی اور وہ اپنا نفع نقصان سوچ رہا تھا

فضا میں گولی کی آواز گونجی تھی وہ لڑکی بے ہوش ہو چکی تھی جبکہ حیام کی دلخراش چیخ وہاں گونجی تھی

خوف کے مارے وہ رونے لگی تھی اریان کو اسکے آنسو تکلیف دے رہے تھے جس کو اسنے سامنے کھڑے گارڈز کے منہ پر مکا مارتے کم کیا تھا

باقی کے گارڈز آگے آتے اریان کے گارڈز وہاں پہنچ چکے تھے جنہوں نے ان سے ہتھیار چھینتے اپنی قید میں لیا تھا اریان کے اشارے کو سمجھتے وہ ان کو لیتے وہاں سے روانہ ہوئے تھے

تھے

فیصل حیرانی سے سب دیکھ رہا تھا اسکے لئے ایسی سچوایشن نئ نہیں تھی پر اریان کے ساتھ وہ لڑکیاں دیکھ کے چونکا تھا

فیصل انہیں ہوسپٹل لے کے جاؤ جلدی.... اریان نے بے ہوش ہوئی لڑکی کی طرف اشارہ کیا تھا

حیام ابھی بھی رو رہی تھی فیصل بغیر کچھ بولے اسے لے کے نکل چکا تھا ....

انکل...!اسے کچھ یاد آیا تھا

کون سے انکل...؟

وہ خون.... گو... گولی.. وہاتنی ڈر چکی تھی کہ سہی سے بات بھی نہیں کر پا رہی تھی

سب ٹھیک ہے.. ریلیکس میں ہوں یہاں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اریان نے اسے تسلی دی تھی

بتاؤ کیا ہوا تھا... اسکے خاموش ہونے پر پھر سے سوال کیا تھا

ہم گھر جا رہے تھے گاڑی خراب ہوئی تھی تو وہ دیکھنے کے لئے نکلے تھے تب ہی وہ لڑکی آئی ڈرائیور انکل نے اسکی مدد کرنی چاہی پر ان گنڈوں نے انہیں گولی مار دی...

واااات اب کہاں ہیں وہ...؟

اریان کو فکر لاحق ہوئی تھی

وہی کار کے پاس انہوں نے مجھے اور اس لڑکی کو کہا کہ ہم بھاگ جائیں

"حمزہ جلدی جاؤ چیک کرو...

حمزہ جو کچھ دوری پر نظریں جھکائے کھڑا تھا ایک دم الرٹ ہوا تھا اور حیام کی بتائی جگہ پر گیا تھا ابھی کچھ منٹ گزرے تھے جب حمزہ کی کال آئی تھی

سر یہ ٹھیک ہیں گولی بازو میں لگی ہے

شکر ہے اللہ کا تم انہیں ہوسپٹل لے کے جاؤ

اوکے سر تمہارے ڈرائیور اب ٹھیک ہیں چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں اریان اسے دیکھ رہا تھا وہ آج الگ لگ رہی تھی اور بہت پیاری بھی مگر اسکی وہ بھیگی آنکھیں اسکا دھیان بھٹکا رہی تھی اسکے چہرے پر سجی معصومیت اریان کو وہ کسی سلطنت کی شہزادی لگتی تھی رونا بند کرو لڑکی... وہ خود کو اسکے خیالوں نکالتا بولا تھا

اب وہ واپس نہیں آئیں گئیں بے فکر رہو... حیام نے اریان کی طرف دیکھا تھا

ویسے تم اتنی رات کو کہاں سے آرہی تھی...

وہ دونوں چلتے ہوئے اریان کی کار تک جا رہے تھے.... جب اسنے سوال کیا تھا

میری دوست کی منگنی تھی وہی گئی تھی

ہمممم اتنی رات کو اکیلے !...

اریان کے لہجے میں کچھ تھا جو حیام کو اچھا نہیں لگا تھا

وہ جواب دیتی اریان پھر سے بولا تھا...

میرا مطلب ہے اپنی ماما کے ساتھ جاتی یا بہن بھائی میں سے کسی کے ساتھ ایسے اکیلے باہر نکلو گئی تو انسانی بھیس میں یہ کتے نوچ لیں گئیں ... اس کے پتھریلے لہجے میں کہے وہ الفاظ حیام کو مزید خوفزدہ کر گئے تھے

میری مما نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی بہن بھائی نے صرف بابا ہیں انکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے اکیلی گئی تھی

اسنے بہت مشکل سے اپنی ہچکیوں کو روکا تھا

اریان کو اس سے ہمدردی ہوئی تھی

مطلب میرے جیسے اور بھی لوگ ہیں اس دنیا میں ....

کیا مطلب حیام نے اسکی طرف دیکھا تھا

کچھ نہیں یہ بتاؤ تمہاری شادی ہو گئی

حیام چلتی چلتی رکی تھی اور اسے دیکھنے لگی تھی

اریان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

آپ کو شادی شدہ لگتی ہوں حیام نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا اریان نے یہ سوال صرف اسکا دھیان بٹانے کے لئے پوچھا تھا

نہ جانے کیوں اسے حیام کے آنسو تکلیف دے رہے تھے وہ دونوں گاڑی تک پہنچ گئے تھے

وہ کار میں بیٹھنے سے ہچکچا رہی تھی اریان اسکی پریشانی سمجھ گیا تھا

تم مجھ پر یقین کر سکتی ہو... کار کا دروازے کھولے وہ نرمی سے بولا تھا

حیام خاموشی سے بیٹھ گئی تھی سارے راستے وہ دونوں خاموش رہے تھے اریان اسے گھر چھوڑ کے جا چکا تھا

ان کی جان ایک بار پھر سولی پر اٹکی تھی حیام موبائل بھی گھر بھول گئی تھی جسکی وجہ سے وہ حیام سے رابطہ نہیں کر سکتے تھے اور یہ بات انہیں مزید پریشان کر رہی تھی اچانک ہی انکے دماغ میں ایک سایہ لہرایا تھا کہیں اسے پتہ تو نہیں ....

درانی صاحب بس اتنا ہی سوچ سکے تھے انکی روح فنا ہو رہی تھی میرے مالک میری بیٹی کی حفاظت کرنا میرے اللہ وہ بہت معصوم ہے اسے ان درندوں سے بچا لینا انکی آنکھ سے آنسو گرا تھا وہ دعا کر رہے تھے کہ انہیں کار رکنے کی آواز آئی تھی وہ تیزی سے باہر آئے تھے اور حیام کو اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھ شکر ادا کر رہے تھے

مگر اگلے ہی لمحے وہ پھر پریشان ہوئے تھے حیام انکے گلے لگی زارو قطار رو رہی تھی

بیٹا کیا ہوا ہے آپ ایسے کیوں رو رہے ہو...

باب... بابا... مم.... میں... بہت... ڈر... بابا

اور وہ پھر سے رونے لگی تھی

درانی صاحب کوئی سوال کرتے وہ بے ہوش ہو چکی تھی

وہ جو سارے راستے خود پر بندھ باندھتے آئی تھی مہربان اور شفیق سائے میں پناہ ملتے ہی ضبط کھو بیٹھی تھی درانی صاحب کا دل دہلا تھا اپنی بیٹی کی حالت پر وہ اسے روم میں لے کے جاتے پہلے انہوں نے ڈاکٹر کو کال کی تھی

بھائی وہ کون تھی لڑکی اور یہ کون ہیں؟

فیصل کے سوالوں کا پٹارا پھر سے کھل چکا تھا

میں بھی یہی ہوں فیصل اس لڑکی کے جاگنے کا انتظار کر رہا ہوں جب اٹھے گئی تو خود پوچھ لینا... اریان اسکے سوالوں سے تنگ آتا رعب دار آواز میں بولا تھا

وہ تو میں ضرور پوچھوں گا آخر ان محترمہ کی وجہ سے میری نیند خراب ہوئی ہے

اس خوبصورت لڑکی کو نظروں میں رکھتے وہ محو کن ہوا تھا

یہ بات الگ تھی اگر اریان اسکے ارادوں کو جان جاتا تو فیصل شاہ جان سے جاتا

تم آج رات یہی رکو گئے فیصل !...

اریان نے گویا اسکے سر پر دھماکہ کیا تھا

بھائی مجھے نیند.. میں یہاں کیسے..؟ ہاتھ اٹھاتے وہ معصومیت سے بولا تھا

اٹس مائے آرڈر !...

وہ شاید کسی پریشانی کا شکار تھا فیصل مزید کچھ بولے بغیر صوفے پر ڈھب سا بیٹھا تھا

شی از آؤٹ آوف ڈینجر یس..

فکر کرنے کی بات نہیں ہے میں نے انہیں سکون کا انجیکشن دے دیا صبح تک بلکل ٹھیک ہو جائیں گئیں

پر ایسے اچانک ہوا کیا میری بیٹی کو.. وہ بے ہوش کیوں ہو گئی؟

شاید وہ کسی چیز سے ڈر گئی ہیں جس کی وجہ سے انکا دماغ خوف کے زیرِ اثر ہے پر آپ فکر نہیں کریں صبح تک انشاء اللہ سب بہتر ہو گا

درانی صاحب کو تسلی دیتے وہ باہر نکلے تھے درانی صاحب آنکھوں باہر تک چھوڑتے اپنی جان سے عزیز بیٹی کے پاس آئے تھے اور پھر ساری رات انکی اس پر آیت الکرسی کا ورد کرتے گزر گئی تھی

وہ نا جانے کب سے اسے یک ٹک دیکھے جا رہی تھی

وہ کون ہے؟ اسے معلوم نہیں تھا

معلوم تھا تو صرف اتنا کہ وہ ہوسپٹل میں تھی اور اسے وہاں وہی لڑکا اور لڑکی لائے تھے مگر سامنے سوئے شخص کو دیکھتے وہ الجھن کا شکار ہوئی تھی

یہ کون ہے؟ اگر یہ بھی ان میں سے ہی ہوا تو ...

نہیں اب میں وہاں واپس نہیں جاؤں گئ

پر یہ شکل سے تو بہت معصوم لگ رہا ہے وہ بغور اسکا جائزہ لیتی خود کے سوالوں کے جواب خود ہی دے رہی تھی

وہ پھر سے سوچنے پر مجبور ہوئی تھی

فیصل جو کب سے اسکی باتیں سن رہا تھا

چہرے پر سختی سجائے اٹھا تھا

اب اسکا ارادہ کیا تھا یہ اللہ ہی بہتر جانتا تھا

وہ جو اسے ہی دیکھے جا رہی تھی اسکے جاگنے پر مزید خود میں سمٹی تھی

اسکی خوف سے بھری گول بڑی بڑی آنکھیں فیصل کو اچھی لگ رہی تھیں

کون ہو تم اور میں کہاں ہوں؟

تم وہ خود پر چادر درست کرتے بولی تھی

تم اسکے ہی آدمی ہو نہ میں نہیں جاؤں گئی تمہارے ساتھ میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا.. کیوں پیچھے پڑ گئے ہو میرے....

وہ غصے اور دکھ کی ملی جلی کیفیت میں بولی تھی

مجھے چھوڑ دو ورنہ میں اپنی جان لے لوں گئی

فیصل جو کب سے آنکھوں میں شرارت لیے اسکی بہکی بہکی باتیں سن رہا تھا اسکے چھری اٹھانے پر تیزی سے اسکی طرف لپکا تھا اور چھری اسکے ہاتھ سے جھپٹی تھی

یہ کیا کر رہی ہو تم پاگل تو نہیں ہو گئی کہیں سر پر تو چوٹ نہیں لگ گئی جو ایسی عجیب باتیں کر رہی ہو

فیصل جو اتنی چپ کے بعد بولا تھا تو بولتا ہی چلا گیا تھا

وہ ابھی بھی اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

ایسے نہیں دیکھو لڑکی ورنہ پیار ہو جائے گا

اسنے نے پھر سے بے تکی بات کی تھی

اسنے حیرت سے اپنے سامنے کھڑے اس سر پھرے کو دیکھا تھا

یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں اور وہ کل رات والے بھائی کہاں ہیں جنہوں نے میری جان بچائی تھی

وہ اریان کا پوچھ رہی تھی فیصل کے دماغ کی گھنٹی بجی تھی

میں تمہیں سب بتاؤں گا پہلے مجھے بتاؤ تمہارا نام کیا ہے؟

فیصل نے بغور اسکا جائزہ لیا تھا

طوبیٰ نام ہے میرا!..

فیصل اسکی آواز پر سوچوں سے باہر نکلا تھا

اب بتائیں کہاں ہیں بھائی..؟ اسکے لہجے میں فکر تھی

کل رات سے یہاں میں پہرے دے رہا اور یہ میڈم احسان فراموش بندہ ایک شکریہ ہی بول دیتا ہے پر نہیں... وہ ٹیڑھے منہ بناتا بڑبڑایا تھا جو طوبیٰ نہیں سن پائی تھی

بتائیں وہ ٹھیک تو ہیں نہ...؟

اسے اپنے ہی خیالوں میں دیکھ کے وہ پھر سے بولی تھی

فیصل کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی وہ اب اسے تنگ کر کے اپنا بدلہ لینا چاہتا تھا

اوہ تو تم ان کی بات کر رہی ہو قدرے دھمی آواز میں کہتے وہ مسکین شکل بنا گیا تھا

اب میں کیا بتاؤں...

پلیز بتائیں وہ ٹھیک ہیں نا

وہ کل جب تمہیں بچا رہے تھے تو انہیں کافی چوٹ لگ گئی... وہ بہت سیریس ہیں

اسنے جھوٹے آنسو تک صاف کر لیے تھے

طوبیٰ اسکی ایکٹنگ کو سچ مانتے رونے میں مصروف ہوئی تھی

تو اسکا مطلب وہ میری وجہ سے اس حال میں ہیں... وہ روتے ہوئے بولی تھی

ہاں میرے بھائی آج تمہاری وجہ سے اس حال میں ہیں ...

وہ رونے مءں مصروف تھی جب اسنے فیصل کے پیچھے اریان ملک کو پوری شان بان سے کھڑے دیکھا تھا اسکی آنکھیں چمک اٹھی تھیں جو کہ اریان سے مخفی نہیں رہی تھیں

ساتھ سامنے کھڑے بندے پر۔ غصہ بھی آیا تھا وہ اسے کب سے بیوقوف بنا رہا تھا اور وہ بن رہی تھی

فیصل مزید کچھ بولتا کسی نے اسکی گردن دبوچی تھی

بھ.. بھائی آپ یہاں... وہ بڑبڑایا تھا

ہاں تو کیا بول رہے تھے تم میری حالت سیریس ہے

ارے نہیں بھائی میں تو بس... اسنے تھوک نگلا تھا

فیصل کی حالت پتلی ہو رہی تھی

اور طوبیٰ اسکی درگت بنتے دیکھ بچوں جیسے خوش ہو رہی تھی

تم سے تو میں بعد مءں نمپٹتا ہوں اسکی گردن چھوڑتے اریان سامنے کھڑی اس چھوٹی سی لڑکی کی طرف آیا تھا جو عمر میں اٹھارہ سال کی تھی مگر شکل و صورت سے وہ کوئی چھوٹی سی معصوم سی بچی لگتی تھی اسکے چہرے پر جمی معصومیت اور چھوٹے چھوٹے نین نقوش اسکو حسین ترین بتاتے تھے

کیسی ہو؟ نرم لہجے میں استفار کیا تھا

میں ٹھیک ہوں بھائی.. سوری آپ کو میری وجہ سے چوٹ لگ گئی.. نا کل وہ بُرے لوگ مجھے پکڑتے اور ناہی آپ کو مجھے بچانا پڑتا اور پھر آپ کو یہ چوٹ بھی نا لگتی

اریان سمیت فیصل بھی حیرانی سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو بولنا شروع کرتی تھی تو پھر بولتی جاتی تھی اریان کو بے ساختہ فیصل کا خیال آیا تھا وہ بلکل اسکی ہی کاپی تھی

بھائی بھی بول رہی ہو اور سوری بھی. اریان نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا

یہ معمولی سی چوٹ ہے جلدی ٹھیک ہو جائے گئ آپ فکر نہیں کرو گڑیا...

وہ مسکرائی تھی...

اسکی مسکراہٹ اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھی فیصل کی نظر تو جیسے اسکے ڈمپل پر ہی رک گئی تھی

تو یہ محترمہ بھی اپنے بھائی کی طرح ڈمپل رکھتی ہے

افففف.. یہ میں کیا کر رہا ہوں... نظروں کا زاویہ بدلتے فیصل نے نظریں بامشکل اسکے چہرے سے ہٹائے خود کو ملامت کی تھی

اریان اسکی ہچکچاہٹ سمجھ رہا تھا مگر خاموش تھا

گڑیا مجھے اپنے بابا کا نمبر دیں اور گھر کا ایڈریس بھی بتائیں.. آپ کے بابا کو بتاؤں کہ انکی بیٹی یہاں ہے وہ پریشان ہو رہیں گئیں

اریان کے سوال پر اسکی ہونٹ سکڑے تھے... ہنسی پل میں غائب ہوئی تھی

آپ انہیں کال کریں گئیں... وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولی تھی ارگرد سوچوں کا جال بچھا تھا

ہاں... اسنے ایک لفظی جواب دیا تھا

پر میرے پاس جنت کا نمبر نہیں ہے کیونکہ بابا تو جنت میں ہیں

اریان نے فیصل کی طرف دیکھا تھا

ماما..؟

وہ بھی بابا کے ساتھ ہیں... فیصل کے سوال پر اسکی آنکھیں جھلملائی تھیں

کوئی تو ہو گا نا گڑیا جس کو ہم کال کر سکیں...

دادا جی!...

ہاں کہاں ہیں دادا جی.. بتاؤ فیصل ابھی انہیں آپ کے پاس لے آئے گا

اریان جھٹ سے بولا تھا

و..وہ...بب.. بھی..چ..چلے گئے

اور وہ زاروقطار رودی تھی

اریان کو بے ساختہ اپنا بچپن یاد آیا تھا

مار ڈالا انھوں نے میرے دادا جی کو

اریان اور فیصل چونکے تھے

کس نے مار ڈالا آپ کے دادا کو ...

وہی جو کل رات ...

اریان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی

کچھ کہے بغیر ہی وہ وہاں سے اٹھتا ہوسپٹل کے باہر آرکا تھا

لمبے لمبے سانس لیتا وہ خود کو کمپوز کر رہا تھا طوبیٰ کی تکلیف اسے شدت سے محسوس ہو رہی تھی

گڑیا کا خیال رکھنا فیصل...

اپنے پیچھے اسکی موجودگی محسوس کرتے وہ ضبط آمیز لہجے میں بولا تھا

اور فیصل کھڑا بس اسے دیکھتا رہ گیا تھا

وہ کچھ دیر پہلے ہی سو کے اٹھی تھی کل رات کی ساری کہانی وہ لفظ بہ لفظ درانی صاحب کو سنا چکی تھی جس کے بعد انکا دل دہلا تھا

کیا ہوتا اگر وہ لڑکا کل صحیح وقت پر نا آتا کیا ہوتا انکی بیٹی اور اس لڑکی کا.. شکر ہے اللہ کا وہ لڑکا فرشتہ بن کر آیا تھا کل رات...

درانی صاحب بول رہے تھے اور حیام شکریہ ادا کے لفظ پر ہی اٹکی تھی

میں نے تو نیلی آنکھوں والے کا شکریہ ادا ہی نہیں کیا وہ کیا شوچ رہا ہو گا میرے بارے میں ... کتنی احسان فراموش لڑکی ہوں میں

مگر میں یہ سب کیوں سوچ رہی ہوں.. اسنے خود سے ہی سوال کیا تھا

افففف... حیام نے سر تھاما تھا

کیا ہوا بیٹا آپ کے سر میں درد ہے

نہیں بابا میں بلکل ٹھیک ہوں... آپ چلیں میں فریش ہو کے آتی ہوں پھر اکٹھے ناشتہ کریں گیں...وہ لاڈ سے کہتی انکے گرد باہیں پھیلا گئ تھی

درانی صاحب مسکرائے تھے کتنی خوبصورت سی تھی انکی دنیا.. اگر انکی بیٹی پاس تھی تو... مگر ایک کالا سایہ تھا جو ابھی بھی انکی زندگیوں میں موجود تھا

وہ سوچتے کمرے سے باہر نکل گئے تھے اور حیام بھی سوچوں کو جھٹکتی واشروم میں بند ہوئی تھی

پہنچ گئی... ویلڈن!..

ابھی کہاں ہو تم؟

ٹھیک ہے نظر رکھو اس پر مگر دھیان رہے تم اسکی نظروں میں نا آؤ

فون پاس پڑے ٹیبل پر رکھتا وہ انکے قریب آیا تھا

وہ کب سے سامنے بیٹھا انہیں مار کھاتے دیکھ رہا تھا اور وہ چاروں مار کھاتے آدھ موئے ہو گئے تھے

بس کرو.. اریان کے کہنے پر اسکے گارڈز پیچھے ہٹے تھے

وہ گئی سے اٹھتا انکے قریب پہنچے گھٹنے کے بل بیٹھا تھا

اب بتاؤ کس کے آدمی ہو تم؟

بالوں کو پکڑے چہرا اوپر کیے سوال کیا تھا

کیوں ملک صاحب اتنی جلدی بھول گئے اپنی بربادی کو... وہ تمسخر بھرے لہجے میں بولا تھا

اریان طنزیہ ہنسا تھا

بھولتا تو میں کسی کو بھی نہیں ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم سب اسی کے پالتو کتے ہو

ہاہاہا واہ ملک صاحب تمہاری یاداشت تو بہت تیز ہے پر لگتا ہے تمہارے خاندان کی پرانی عادت ہے

دوسروں کے کسم میں ٹانگ اڑانے کی مگر اس بار تیرا وہ حال ہو گا کہ تیری آنے والی سات نسلیں بھی

یاد رکھیں گئیں

اسنے دھمکی دی تھی

میرا حساب بعد میں کرنا ابھی اپنے کیے کی سزا تو بھگت لو

اریان کا پرسکون ہکہ اور شعلے برساتی جگائیں انہیں خوفزدہ کر گئی تھیں

ہمیں چھوڑ دے ملک اور وہ لڑکی بھی ہمارے حوالے کر دے

کیا ہے نا وہ ہمارے بوس کو بہت پسند آگئی ہے اب وہ ہے بھی اتنی پیاری...

اریان نے جوتے کی نوک اس قدر زور سے اسکے ناک پر ماری تھی کہ اسکی ناک کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی

وہ درد سے بلبلا اٹھا تھا

اگر اب ایک لفظ بھی اپنے گندی زبان سے نکالا تو میں تیری زبان کاٹ دوں گا.

اسکے وجود کو ٹھوکر مارتے وہ اٹھا تھا کہ وہ پھر سے بولا تھا

اتنی پسند آگئی ہے کیا وہ ملک.... درد کے باوجود بھی وہ زہر اگلنے سے باز نہیں آیا تھا

ٹیبل سے چاقو اٹھاتے اریان اسکے پاس آیا تھا اور اپنے کہے کے مطابق اسکی زبان کاٹ دی تھی۔۔۔

وہ درد سے کراہ اٹھا تھا اوندھے منہ زمین پر پڑے وہ تڑپ رہا تھا مگر مقابل کو سکون ملا تھا اسکے منہ سے نکلتا خون فرش کو سرخ کرنے کا باعث بن رہا تھا

اب جب اپنے بوس کے پاس واپس جانا تو اسے ضرور بتا دینا کہ اریان ملک نے دوسرا موقع دینا نہیں سیکھا اپنی خیر منالے اس بار بار اسکی بہن کی ہے

ایک ایک کو زندگی زمین میں گاڑ دوں گا جس نے میری بہن کی طرف دیکھنے کا سوچا بھی تو.. خطرناک لہجے میں بولتے وہ بازو فولڈ کرتا گارڈز کو حکم سناتے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

یار کہا تو ہے تھوڑی دیر تک آتا ہوں ابھی کسی ضروری کام میں پھنسا ہوا ہوں .. کال رکھو اور اب مجھے تمہاری کال نا آئے

اسکی آواز خاصی اونچی تھی

طوبیٰ اپنی جگہ مزید سمٹ گئی تھی

فیصل نے اسکی طرف دیکھا تھا جو نظریں جھکائیں نا جانے کیا سوچ رہی تھی

کیا سوچ رہی ہو لڑکی .. ؟

اسنے آنکھیں اٹھائے دیکھا تھا آنکھوں میں تیری نمی فیصل سے چھپی نہیں رہہ تھی وہ اٹھتا اسکے پاس آیا تھا

کیوں رو رہی ہو ... درد ہو رہا ہے سر میں یا کہیں اور ؟

نہی ۔۔ نہیں ... وہ اٹکی تھی

تو پھر کیوں رو رہی ہو ؟

وہ بیزار ہوا تھا

مجھے رونے والی لڑکیاں بلکل نہیں پسند ...

اسکی بات پر طوبیٰ نے جھٹ سے آنسو صاف کیے تھے

وہ میں آپ پر بوجھ بن گئی ہوں نا ... وہ پھر سے رونے لگی تھی

اٹھو... فیصل نے اسکا بازو تھاما تھا

چلو میرے ساتھ تمہیں وہی چھوڑ کے آؤں ...

کک.. کہاں..؟

کام کی ٹینشن اور دوسرا طوبیٰ کا رونا اسے مزید طیش دلا گیا تھا

جہاں سے آئی ہو وہی اور کہاں!...

نہیں.. نہیں میں کہیں نہیں جاؤں گئی... سر نفی میں ہلاتے رونے میں شدت آئی۔ تھی

اگلے ہی لمحے وہ بے ہوش ہوتی فیصل کی باہوں میں جھول گئی تھی

اسے نرمی سے تھامتے بیڈ پر لٹایا تھا اور چپ چاپ فیصل ڈاکٹر کو بلانے باہر نکل گیا تھا

شاید میں کچھ زیادہ ہی غصہ کر گیا وہ ہبروم کے باہر بیٹھے اپنے کیے پر نادم ہو رہا تھا جب اسکا فون بجا تھا

آفت پہنچ گئی!...

فون اٹھاتے وہ مخصوص لہجے میں بولا تھا

اوکے تو چیخ کیوں رہی ہو۔؟

وہی رکو بھیجتا ہوں ڈیٹیلز!...

احسان فراموش... بڑبڑاتے فیصل نے فون رکھا تھا مگر دوسری طرف جو کوئی بھی تھا اسکا موڈ خوشگوار کر گیا تھا میسج سینڈ کرتے وہ واپس سے کمرے کی طرف گیا تھا

کافی سوچنے کے بعد اسنے فیصلہ کیا تھا اب اسکا رخ باہر کی جانب تھا جب درانی صاحب کی پکار اسکے کانوں میں پڑی تھی

حیام کہاں جا رہی ہو آپ ؟

وہ جوان سے چھپ کے جا رہی تھی کہ بعد میں کال کر کے بتا دے گئی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا درانی صاحب لان میں بیٹھے تھے

بابا عین کی طرف جا رہی ہوں کچھ دیر تک آجاؤں گئی

اسنے بہانہ بنایا تھا

مگر بیٹا!...

کچھ نہیں ہوتا بابا !..

درانی صاحب لان عبور کرتے اسکے پس آرہے تھے

میرا آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے بیٹا آپ کو کچھ ہو گیا تو میں جی نہیں پاؤں گا

بابا پلیز ایسی باتیں تو نہیں کریں

وہ رو دینے کو تھی

اوکے اوکے مائی پرنسیس... اسکے رونے کے ڈر سے درانی صاحب اسکا ماتھا چومتے مسکرائے تھے

حیام بھی پھیکا سا مسکرائی تھی

یہ رکھ لیں اپنے پاس!...

حیام گن دیکھتے حیران ہوئی تھی

مگر بابا

کوئی بحث نہیں بیٹا... یہ لائیسنس ہے یہ بھی۔ سنبھال کے رکھیں

یقیناً انہیں کل کا واقع کافی حد تک خوفزدہ کر گیا تھا حیام بھی کچھ بولے بغیر گن بیگ میں رکھتی انہیں اللہ حافظ بولتی نکل گئی تھی اور پیچھے درانی صاحب اسکی خیر و عافیت کی دعائیں کرنے میں مصروف ہوئے تھے

چہرا ماسک میں چھپائے لمبے بالوں کو جوڑے میں قید کیے، جینز شرٹ میں ملبوس آنکھوں پر بڑے بڑے گوگلز لگائے وہ ہر ایک کی نظر کا مرکز بنی ہوئی تھی ایسا نہیں تھا وہ پہلی بار پاکستان آئی تھی مگر لوگوں کے دیکھنے کا انداز اسے کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا

میسج کی رنگ ٹون بجی تھی اور اسنے بائیک سٹارٹ کی تھی اور یہ جا وہ جا.... وہ لڑکی نہیں طوفان تھی... ہواؤں سے باتیں کرتی تھی پتھر جیسی سخت اور نڈر تھی وہ، ہمیشہ بلندیوں پر جانا سیکھا تھا اسنے...

اسکا تکیہ کلام تھا... جو چھوٹ گیا سو چھوٹ گیا اس گئی چیز کے لئے اپنی زندگی کو ریوائین کرتے رہنا یا اسے گھنگالتے رہنا یہ بیوقوفوں کی نشانی تھی اور وہ ایک انتہائی سمجھدار لڑکی تھی بقول اسکے استاد کے ....!

وہ تینوں اس وقت آفس میں موجود تھے پریشانی ہر ایک کے چہرے سے واضح تھی۔۔۔

پر بھائی میں کیسے... میرا مطلب ہے یہ ناممکن ہے

تو ٹھیک ہے تم نہیں کرسکتے تو حمزہ کے لے گا یہ کام... وہ ٹھوس لہجے میں بولا تھا

اب آپ تو ناراض ہی ہو گئے بھائی میں نے ایسا کچھ نہیں کہا... میں راضی ہوں اس نکاح کے لئے

وہ فٹ سے بولا تھا

حمزہ اور اریان اسکی تیزی پر ہنسے تھے

اریان اسکی نظروں میں طوبیٰ کے لئے پسندیدگی پہلے ہی دیکھ چکا تھا یہی سوچ کر اسنے فیصل اور طوبیٰ کے نکاح کا سوچا تھا کیونکہ اسکی سوچ کے مطابق جو حالت اسنے ان گنڈوں کی کروائی تھی انکا بوس اتنی جلدی انکا پیچھا نہیں چھوڑنے والا تھا وہ طوبیٰ کو مکمل تحفظ دینا چاہتا تھا جو وہ خود بھی کر سکتا تھا بھائی تھا اسکا مگر وہ ہر وقت اسکے ساتھ بھی نہیں رہ سکتا تھا ایسے میں ضروری تھا اسکے پاس ایسا کوئی ہوتا جس کے

ساتھ وہ کمفرٹیبل ہوتی اور اپنے ہمسفر سے بڑھ کر اریان کو کوئی بھی ایسا نہیں نظر آیا تھا جس کے ساتھ اسکی بہن سیف رہتی ....

انٹرکام بجا تھا اور اریان کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا

ہمم اوکے بھیج دیں اندر!...

بات ختم کرتے اسنے خود پر کمپوز کیا تھا

حمزہ جاؤ نکاح کی تیاریاں کرو اور فیصل تم بھی جاؤ

اریان کا انہیں یوں وہاں سے بھیجنا اچھا نہیں لگ رہا تھا مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ دونوں وہاں رہیں

حیران تو وہ دونوں بھی تھے

پر بھائی نکاح میں ابھی دیر ہے

اسکی بات پر اریان نے آئی برو اچکایا تھی

جس کا مطلب سمجھتے فیصل چپ چاپ آفس سے باہر نکل گیا تھا اور اسکے پیچھے حمزہ بھی چل دیا تھا

کم اِن... اسنے اجازت دی تھی

اریان کے اجازت دینے پر وہ کنفیوز سی آفس میں داخل ہوئی تھی

اسلام علیکم !...

حیام نے ہچکچاتے سلام کیا تھا وہ آج تک کبھی کسی نامحرم سے ایسے نہیں ملی تھی مگر آج ایسے حالات نہیں تھے اسے ملنا پڑا تھا کیونکہ وہ اسکا احسان نہیں رکھنا چاہتی تھی

وعلیکم السلام !..

سلام کا جواب دیتے اریان نے اسے بیٹھنے کی آفر کی تھی نظروں نے بغور اسکا جائزہ لیا تھا کل کی بانسبت وہ بہت ڈل لگ رہی تھی پنک کلر کے فراک میں ملبوس تھی مگر آنکھوں میں کاجل ویسے ہی تھا حجاب بھی سلیقے سے سیٹ کیا تھا

وہ بہت غور سے اسکا آفس دیکھ رہی تھی

آپکا آفس بہت پیارا ہے... اسنے دل سے تعریف کی تھی

شکریہ... وہ ذرا سا مسکرایا تھا

کیا لیں گئیں آپ.. چاہے یا کافی...؟

اریان ہنوز مصروف سا بولا تھا

نہیں میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گئی میں بس آپ کا شکریہ ادا کرنے آئی تھی

اریان اٹھتا فائلز ریک کی طرف آیا تھا

حیام بھی اپنی جگہ سے اٹھی تھی

شکر ہے تین دن بعد یاد تو آیا.. اسنے صرف سوچا تھا وہ بول بھی سکتا تھا جیسی اسکی عادت تھی مگر یہاں وہ پہلے سوچتا تھا اور پھر بولتا تھا شاہد وہ اسے اپنے لفظوں سے بھی تکلیف دینے کا روادار نہیں تھا

اچھا تو کریں شکریہ ادا... وہ فائلز نکالتے بولا تھا

جی !...

حیام پوری کی پوری اسکی طرف گھوم گئی تھی

جی کریں شکریہ ادامیں سن رہاہوں

حیام کو بلکل ہی پاگل لگا تھا مگر اسکی بات ماننے کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا گھر بھی جانا تھا

میں آپ کا شکریہ

ایک منٹ لڑکی ایسے شکریہ ادا کرتے ہیں... وہ کام میں مصروف بولا تھا

حیام کا اب اس پر غصہ آرہا تھا....

پہلی بات مسٹر نیلی آنکھوں والے میرا نام لڑکی نہیں حیام ہے اور ہمارے ہاں ایسے ہی شکریہ ادا کیا جاتا ہے

اچھا تو مس حیام اگر آپ نے میرا شکریہ ادا کرنا ہے تو میری زبان میں کریں

اریان چلتا اسکے قریب آیا تھا

مجھے نہیں آتا آپکی زبان میں شکریہ ادا کرنا.. حیام خوفزدہ ہوتی پیچھے کی طرف قدم لینے لگی تھی

تو میں سیکھا دیتا ہوں.... دلچسپ سے لہجے میں کہا تھا

دیوار سے لگی اسے ہی دیکھ رہی تھی مگر بات کو اگنور کیے حیام نے سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا

اس سے پہلے ہی اریان نے دونوں سائیڈ اپنے ہاتھ رکھے فرار کے راستے بند کیے تھے

اسکی گرم سانسیں کان اور کندھے پر محسوس کرتے حیام کی روح فنا ہوئی تھی آنکھوں مءں پانی بھرنے لگا تھا اریان اسے ڈرانا نہیں چاہتا تھا مگر خود حیران تھا

سوری میں مذاق کر رہا تھا

وہ پیچھے ہٹتا بولا تھا

مگر میرا اور آپ کا کوئی مذاق نہیں ہے سمجھے آپ ائندہ اپنی لمٹس میں رہیے گا.... اسکی بات ختم ہونے سے پہلے ہی وہ تیز لہجے میں بولی تھی

خاموش ہو جاؤ لڑکی میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کی وجہ سے تم ایسا بی ہیو کرو

آخر وہ آپ سے تم ہوئی تھی

وہ دوبارہ کام میں مصروف ہوا تھا کیونکہ جب تک وہ اسکے سامنے رہتی اسکے کئے ناممکن تھا کی وہ ہوش میں رہنا

یہ لیں آپ کی رقم اور جو میں نے آپ کا نقصان کیا.... پیکٹ اور ایک بوکس پر رکھتے وہ مڑی تھی

میرا نام مسٹر نیلی آنکھوں والا نہیں اریان ملک ہے

اسنے بتانا ضروری سمجھا تھا

تو میں کیا کروں اگر ہے تو... وہ دوٹوک لہجے میں بولی تھی

تو تم یہ کرو کہ جب دوبارہ میں تم سے ملوں تو مجھے میرے نام سے پکارنا

مگر میں آئندہ آپ سے ملنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی ...

اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی

ملنا تو اب پڑے گا مس حیام... اسکے لب مسکرائے تھے

نظروں نے تب تک حیام کا پیچھا کیا تھا جب تک وہ اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہوئی تھی

اپنے ٹارگٹ کو نظروں کے جال میں رکھتے اسنے سموک بوم پھینکا تھا

ایک دو اور تین .... وہ چار تھے اور اسنے ایک وقت میں دس لوگوں سے بھی مقابلہ کیا تھا اسکے لئے مشکل نہیں تھا

ان سے پیکٹ چھیپٹی وہ بھاگی تھی اور وہ چاروں اسکے پیچھے بھوکے کتوں کی طرح بھاگے تھے سب پلان کے مطابق ہو رہا تھا وہ اسوقت گھنے جنگل میں تھی وہ چاروں آنکھوں میں غصہ اور حوص لیے اسے دیکھ رہے تھے وہ تو عورت تھی انکی نظر پہلی نظر میں ہی پہچان گئی تھی

اس پر جھپٹتی ایک ساتھ دس مکے مارتے وہ اسے زمین بوس کر گئی تھی وہ جو اسے لڑکی سمجھ کے کمزور سمجھ رہے تھے انکے چودہ طبق روشن کر گئی تھی اب اسکے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ ان سے بھی لڑتی...

جینز کے نیچے سے چھپی ہوئی گن نکالتے اسنے فائر کیا تھا اور انہیں کوئی بھی موقع دیئے بغیر وہ انہیں ڈھیر کر گئی تھی خود کو شاباشی دیتے وہ مڑی تھی

مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اسکا حلق تک کڑوا ہوا تھا

آخر دو سال بعد تم آ گئی مگر افسوس ابھی بھی اسی راستے پر ہو

تمسخر اڑاتا لہجہ تھا

وہ جو اگنور کیے جا رہی تھی قدم رکے تھے

جو آج تک خود ایک مجرم کو میں پکڑ پایا وہ مجھے بتائے گا کہ کیں سہی راستے پر ہوں یا غلط.. اسی کے لہجے میں جواب دیا تھا

اگر تم چار لوگوں کو مار کر خود کو بہادر سمجھ رہی ہو تو اس غلط فہمی سے نکل آؤ

میں خود کو بہادر نہیں سمجھتی البتہ تم آج بھی بیوقوف ہی ہو افسوس... تمسخر اڑاتی آواز تھی

بھولو نہیں تم اس وقت ایک پولیس انسپکٹر کے سامنے کھڑی ہو

وہی انسپکٹر جو ایک لڑکی کے ہاتھوں بیوقوف بن گیا جسے وہ خود طعنے مار رہا ہے.... وہ طنزیہ ہنسی تھی

تم خود نہیں آئے میں تمہیں یہاں لائی ہوں مسٹر انسپکٹر... پتہ تو کرا لیتے کہ جو کل تمہیں آئی ہے وہ رئیل بھی ہے

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ ہنسی تھی

انسپکٹر نے بازو دبوچ سامنے کیا تھا

تو اب تمہاری یہ مجال تم مجھے دھوکہ دو گئی

اب تو یہ مجال کرلی... اسکے روبرو ہوتے وہ نڈر ہو کے بولی تھی

خیر تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے جس کی صحبت میں تم رہتی ہو وہ تمہیں یہی......

ایک لفظ اور نہیں ورنہ یہی تمہارا بھیجا اڑا دوں گئی.... اسکی گن پٹی پر گن رکھتے وہ غرائی تھی

تم دو ٹکے کے وردی والے سے تو وہ لاکھ گنا بہتر ہے اور یاد رکھنا جب تک ملائکہ صدیقی زندہ ہے تم اسکا بال باکا کرنا تو دور اسکے بارے میں کچھ غلط بول بھی نہیں سکتے

وہ اتنی بارعب آواز میں بولی تھی وہ حیران ہوا تھا اس لڑکی کی بہادری پر ...

اب میرے راستے میں تب آیا جب اس مجرم کو پکڑ لو یو بلڈی دو ٹکے کے وردی والے ... اسکا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا

تن فن کرتی بائیک سٹارٹ کرتی وہ وہاں سے نکل گئی تھی اور وہ آج بھی ہکا بکا بس کھڑا رہ گیا تھا

وہ لاکھ خود کو مضبوط بنا لیتا مفر اس لڑکی کے سامنے ہار جاتا تھا اسکی دہشت بھری آنکھیں، تیکھا لہجہ اسے ہرا جاتا تھا

وہ بہادر بے خوف ہر دن خطروں سے کھیلنے والا کبھی ہار نا ماننے والا اسکے سامنے جھک جاتا تھا... سرد آہ بھرتے وہ جیپ کی طرف آیا تھا

وہ ابھی کچن میں تھی جب اریان کو آتے دیکھ سر پر دوپٹہ لیا تھا

اسلام علیکم بھائی... کیسے ہیں اپ؟

وعلیکم السلام... میں تو ٹھیک ہوں مگر آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اور ملازمہ کہاں ہے؟

وہ برہم ہوا تھا

وہ بھائی میں بہت بور ہو رہی تھی اسلئے ملازمہ کو بھیج کر خود یہاں آگئی وہ معصومیت سے اپنی کاروائی بتا رہی تھی

اریان مسکرایا تھا

اچھا ابھی تم باہر آؤ مجھے کچھ بات کرنی ہے

طوبیٰ کو تجسس ہوا تھا وہ بھی ہاتھ صاف کرتی اسکے پیچھے چل دی تھی

لاونج میں داخل ہوتے اسکی نظر حمزہ اور فیصل پر رکی تھی اسے حیرانی ہوئی تھی مگر فیصل اور اپنی اخری ملاقات بھی یاد آئی تھی وہ منہ بناتی سلام کرتے اریان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی

مجھ پر کتنا یقین ہے آپ کو گڑیا؟

اریان نے بات کا آغاز کیا تھا

بہت زیادہ.... طوبیٰ نے بغیر کچھ سوچے مسکرا کر جواب دیا تھا

تو میں نے آپ کی آنے والی زندگی کو محفوظ کرنے کے لئے ایک فیصلہ کیا ہے مجھے یقین ہے اپ کو برا نہیں لگے گا... اریان کا انداز بہت سیریس تھا

طوبیٰ نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا

بیٹا میں چاہتا ہوں آپ کا نکاح فیصل کے ساتھ کر دیا جائے !......

آنکھوں میں حیرانی لیے طوبیٰ نے اسکی طرف دیکھا تھا

میں جانتا ہوں یہ سب اتنی جلدی بہت مشکل ہے مگر بیٹا میں آپ کو تحفظ دینا چاہتا ہوں اور ایک عورت کو اس کے شوہر سے بہتر تحفظ کوئی نہیں دے سکتا ....

طوبیٰ کا جھکا سر مزید جھک گیا تھا

اگر آپ کو کوئی پرابلم ہے تو آپ منع بھی کر سکتی ہیں کوئی زبردستی نہیں بچے

اریان کی بات پر طوبیٰ نے نظریں اٹھائی تھی۔اریان کو دیکھنے کے بعد فیصل کی طرف نظر اٹھی تھی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

پر بھائی یہ مجھے ڈراتے ہیں !...

طوبیٰ نے آخر اپنا ڈر ظاہر کیا تھا

کیا مطلب ..؟

اریان حیرت میں ڈوبا بولا تھا

حمزہ کو بلکل بھی تعجب نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ فیصل شاہ کو بہت اچھی طرح جانتا تھا جیسے وہ تھا اسنے طوبیٰ کو بھی نہیں چھوڑا ہو گا

فیصل کو اپنی موت نظر آرہی تھی اریان کے ہاتھوں... اسنے وہاں سے بھاگ جانا ہی بہتر سمجھا تھا
الٹا موبائل کان کے ساتھ لگائے وہ وہاں سے اٹھا تھا
اگر تم ذرا سا بھی اپنی جگہ سے ہلے تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا فیصل ۔۔۔ اریان کا لہجہ اسے وہاں سے ہلنے پر انکاری ہوا تھا
حمزہ کو اسکی حالت مزہ دے رہی تھی
آپ فکر نہیں کرو گڑیا اب یہ آپ کو نہیں ڈرائے گا اول تو رخصتی ابھی ہو گئی نہیں... وہ کچھ سوچتے بولا تھا
فیصل نے منہ بنایا تھا
اگر یہ مجھے ڈرائیں گئیں نہیں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے بھائی... وہ اتنی معصومیت سے بولی تھی کہ سامنے بیٹھے حمزہ کی نظروں کے سامنے کسی کا عکس لہرایا تھا وہ چپ چاپ وہاں سے اٹھتا باہر نکل گیا تھا
آپ بہت اچھے ہیں بھائی.... وہ مسکراتے اریان کے کندھے پر سر ٹکا گئی تھی
میری بہن مجھ سے بھی زیادہ اچھی ہے... اریان نے اسکی چھوٹی سی ناک دبائی تھی
فیصل کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا مگر وہ بدلہ لینا نہیں بھولا تھا یہ سوچے بغیر کہ اگر اریان کو خبر ہوئی تو وہ اسکا قیمہ کر دے گا

کچھ دیر بعد ہی گواہوں کی موجودگی میں ان دونوں کا نکاح ہو چکا تھا حمزہ نے انہیں ہمشہ خوش رہنے کی دعا دی تھی... آمنہ بیگم بھی اپنے بچے کے لئے بہت خوش تھیں یہ بات الگ تھی انہیں وہ چھوٹی سی پیاری لڑکی اپنی بہو کے روپ میں بہت پسند آئی تھی

وہ وہاں سے اٹھتی فیصل نے اسکا ہاتھ تھاما تھا

کہاں..؟ وہ ذرا رعب سے بولا تھا

مم.. میں کچن...

بھائی کے سامنے تو تم پٹر پٹر بولتی ہو اور یہاں تمہیں کیا ہو جاتا...

کیونکہ وہ میرے بھائی ہیں... دھیمے لہجے میں بتایا گیا تھا

تو میں تمہارا شوہر ہوں... وہ مزید قریب ہوا تھا

طوبیٰ کی بولتی یکدم بند ہوئی تھی

اگر آج کے بعد تم نے میری بھائی سے کوئی بھی شکایت کی تو میں تمہیں سزا دوں گا. رعب سے کہا تھا

اور وہ ٹھہری ازل کی معصوم رونی صورت بنائے اسے دیکھنے لگی تھی

فیصل اس سے لاسٹ کیلئے معافی مانگنا چاہتا تھا مگر طوبیٰ نے اریان کو شکایت کر کے اپنے پیروں پر خود ہی کھلاڑی ماری تھی

فیصل اور کچھ بولتا اریان کو دیکھتے دور ہوا تھا

آپ روم میں جاؤ گڑیا... اریان اسکے سر پر ہاتھ رکھتا محبت بھرے لہجے میں بولا تھا

طوبیٰ کو وہاں سے بھیجے اسنے فیصل کو گردن سے دبوچا تھا

تمہاری اتنی ہمت فیصل شاہ.... تم اریان ملک کی بہن کو ڈراؤ گئے

ارے نہیں بھائی میں ڈرا نہیں رہا تھا وہ بس روئے جا رہی تھی تو اسلئے بول دیا

وہ روئے گئی تو تم اسے ڈراو گئے... تیز لہجے میں پوچھا تھا

سوری بھائی آئندہ ایسا نہیں ہو گا

ایسا ہونا بھی نہیں چاہئے فیصل ورنہ تم اپنا حشر سوچ لینا

اریان نے اسکو آزاد کیا تھا

کالر سیٹ کرتے اسنے سکھ کا سانس لیا... شکر ہے بچ گیا وہ ہنسا تھا مگر اس بھائی کی چنچی سے بدلہ لینے کا بھی عہد کیا تھا

پیکٹ میرے پاس ہی ہے اور میں نے اسے سمجھا بھی دیا اپنی زبان میں

اسکے لہجے میں غصے کی رمق ابھی بھی موجود تھی

ہاں اوکے میں آ رہی ہوں

وہ ریڈ سگنل پر رکی تھی

جب ایک جیپ اسکے ساتھ اکھڑی ہوئی تھی

تمہاری اور میری ملاقات بہت جلد ہوگئی ملائکہ صدیقی

اسکے لہجے میں غرور تھا

میرے پاس ان فضول ملاقاتوں کے لئے وقت نہیں ہے سمجھے تم .... تمہاری طرح اتنی فارغ نہیں گھومتی میں...

تیکھے لہجے میں بولتی سگنل توڑے وہ جاچکی تھی

افففف کیا ادا تھی کیا انداز گفتگو تھا کوئی اس لڑکی دل ہارتا نا تو کیا کرتا اور پھر وہ تو ایک مضبوط اعصاب کا مالک تھا

اسکو تو اپنی فیلنگز پر کنٹرول کرنا آتا تھا جب وہ انسپکٹر اپنا دل ہار گیا تو کسی اور کی کیا مجال تھی اسے دیکھتا اور پلٹتا نہیں !...

حیام کو کافی دن سے لگ ریا تھا کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے اسنے بہت بار درانی صاحب کو بتانے کی کوشش کی تھی مگر وہ پریشان ہوں گئیں یہ سوچتے ہی وہ ایسا نہیں کر پائی تھی

اسنے گھر سے نکلنا کم کر دیا تھا مگر آج اسے لائبریری آنا پڑا تھا

وہ ابھی لائبریری میں ہی تھی جب موبائل کی بجتی رنگ ٹون نے اسکا سوچوں کا تسلسل توڑا تھا انکی چھ مسڈ کالز دیکھتے وہ جلدی سے اٹھی تھی اندھیرا پھیلنے لگا تھا وہ ڈرائیور کا ویٹ نہیں کر سکتی تھی کال کرنے پر کوئی جواب بھی وصول نہیں ہوا یہاں سے گھر کچھ منٹ کی ہی دوری پر ہے پیدل ہی چلی جاتی ہوں اپنی سوچ پر عمل کرتے وہ پیدل ہی چل پڑی تھی مگر کچھ دور جاتے ہی اسے محسوس ہوا تھا کوئی اسکے پیچھے ہے حیام نے مڑ کے دیکھا تھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا اسکے پاس درانی صاحب کی دی گن تھی خیال آتے ہی اسے تھوڑی راحت ملی تھی

اریان کافی دنوں سے اسکا پیچھا کر رہا تھا کیونکہ اسکے دشمن اسے حیام کے ساتھ دیکھ چکے تھے اور وہ جانتا تھا اب وہ اس تک پہنچنے کیلیئے اسکا استعمال کریں گئیں اور اریان ملک اس پر انچ تک نہیں آنے دے سکتا تھا ابھی تو وہ جینے لگا تھا حیام کے اسکی زندگی میں آنے کے بعد اسے نئی زندگی ملی تھی اسکا دیدار ایسے لازم ٹھہرا تھا جیسے اگر دیکھے گا نہیں تو سسنڈ نہیں لے پائے گا آخر جس احساس کا وہ صدیوں سے مزاق اڑاتے آیا تھا آج اسی احساس کی گرفت میں قید اسکی ایک جھلک کو ترس جایا کرتا تھا اسے بھی ماننا پڑا تھا کہ محبت ہوتی ہے اور یہ اتنا طاقتور احساس ہے کہ پتھر دل انسان کو بھی اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتا ہے تو آخر محبت کا مزاق اڑانے والا بھی محبت کر بیٹھا تھا
بالآخر اریان ملک کو بھی محبت ہو گئی تھی اور اب وہ اسے کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا

اریان اسکے پیچھے تھا جب اسکا موبائل بجا تھا فوراً سے پہلے موبائل کو نکالتے اسے سائلنٹ پر کیا تھ
اسے بھی ابھی بجنا تھا اگر وہ سن لیتی تو۔۔۔ موبائل رکھے وہ آگے بڑھا تھا مگر سامنے حیام کہیں نہیں
تھی

حیام کہاں گئی ابھی تو یہی تھی....؟

وہ خود کلامی میں آگے بڑھ رہا تھا

جب حیام گن ہاتھ میں تھامے دیوار کی اوٹ سے سامنے آئی تھی

کون ہو تم اور کیوں پیچھا کرتے یو میرا؟

وہ خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی وہ الگ بات تھی اسکا ننھا سا دل بُری طرح کانپ رہا تھا

واؤ مس حیام کو گن چلانا بھی آتی ہے

چہرے سے ہوس ہٹائے وہ مخطوط ہوتا بولا تھا

نیلی آنکھوں والے تم...وہ حیرت سے بولی تھی

اریان نے آئی برو اٹھایا

تم پیچھا کرتے ہو میرا...

جس کا کوئی بھی نوٹس لیے بغیر وہ پھر سے بولی تھی

ہاں...!وہ پر سکون سا بولا تھا

مگر کیوں..؟

وہ اسلئے کہ تم پر پھر کوئی مصیبت نا آئے... اریان نے اسکا گن والا ہاتھ نیچے کیا تھا

تو تمہیں اس سے کیا مجھ پر مصیبت آئے یا نا آئے تمہارا کیا کنسرن اس بات سے؟

حیام نے دوبارہ گن تانی تھی

سننا چاہتی ہو میرا کیا کنسرن ہے...؟

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کیا تھا

ہووو و بتاؤ...

وہ خود کو مضبوط دکھا رہی تھی مگر آواز کانپ رہی تھی اریان کے ہونٹوں پر تبسم پھیلا تھا

واقعی...؟

وہ پھر سے بولا تھا

اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا جو ہمیشہ اسکو گھبرانے پر مجبور کر جاتا تھا

اریان قریب ہوا تھا اتنا کہ حیام دیوار سے لگی تھی مگر اریان نے کچھ انچ کا فاصلہ چھوڑا تھا

حیام نے اسکی نیلی آنکھوں میں جھانکنے کی غلطی کی تھی اسکی آنکھیں ہی کافی تھی اسکے ہوش سلب کرنے کے لئے... وہ انکے سحر میں جکڑی جاتی فوراً سے نظریں جھکا گئی تھی

اسکی ہر ادا جان لیوا تھا

وہ دلفریب سا مسکرایا تھا

جب کسی کا چہرا آپ کو سکون دینے لگے اور کسی کا ہونا نا ہونا آہ کے لئے معنی رکھے تو...

تو کیا..؟

وہ فوراً سے بولی تھی

اریان نے مسکراتے اپنے ہونٹ اسکے کان کے پاس لائے تھے

جب آپ کو کسی سے محبت نہیں عشق ہو جائے تو حفاظت کرنی ہے مس حیام۔۔۔

وہ بولتا دور ہوا تھا اور حیام بس ان لفظوں میں ہی کھو گئی تھی

خود کی سانسوں کو رواں رکھنے کے لئے اسکی سانسوں کی حفاظت کرنی پڑتی ہے اس کے محبت بھرے وہ جلے اسکی آواز اسکی وہ بوجھل نیلی آنکھیں حیام کو اپنے سحر میں جکڑ رہی تھی

اریان نے اسکا گن والا گن سمیت سینے پر رکھا تھا

وہ اس انداز بیان پر ہونقوں جیسے کھڑی تھی

محبت!...

اسنے جیسے یہی لفظ سنا تھا

ہاں محبت... اریان ملک کی محبت جو صرف تم سے ہے

مگر یہ محبت نہیں خود غرضی ہے

اسکا جملہ اریان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا

My love is selfish ...

I cannot breath without you...!

پھر سے سرگوشی ہوئی تھی اور حیام کو جواب مل گیا تھا

یہ کسی عام شخص کی محبت نہیں ہے حیام... یہ اریان ملک کی محبت ہے اسکا عشق بن گئی ہو تم.. وہ ٹھوس لہجے میں بولتا اسے منجمند کر گیا تھا

کس کی اتنی جرات ہوئی جس نے سرور کے خاص آدمیوں کی یہ حالت کی...

اریان کے گارڈز نے ان چاروں کو چلنے پھرنے لائق نہیں چھوڑا تھا خود انہیں انکے اڈے پر پارسل کر کے آئے تھے اور تب سے سرور کا غصہ بڑھا ہوا تھا

میں نے پوچھا کس نے کیا ہے یہ سب؟

وہ اتنی زوردار آواز میں چیخا تھا پاس کھڑا گسرڈز دو دو قدم پیچھے ہوئے تھے

بوس وہ ملک نے کیا یہ سب...

ڈرتے ہوئے بتایا تھا

اسکا اس لڑکی سے کیا تعلق.....؟

وہ حیرت سے بولا تھا

بوس وہ لڑکی اسکی بہن ہے

اور تب تم لوگ کہاں مر گئے تھے

بوس ہم وہی تھے مگر وہ اسے لے گیا

بکواس بند کرو حرام خور مجھے وی ملک ہر حال میں چاہئے اسکی موت میں خود طے کروں گا

بوس میرے پاس اس سے بھی زیادہ بہتر پلان ہے....

اسکا خاص آدمی خباثت سے بولا تھا

وہ کیا

..؟

ایک لڑکی ہے بوس شاید اسکی محبوبہ ہے اجکل اسکے ساتھ نظر آتا وہ.... اور پیاری بھی بہت ہے آپ کہیں تو اسے اٹھوا لیتے ہیں اپ کا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا اور جب وہ ملک یہاں آئے گا تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گیں وہ ایسے بات کر رہا تھا جسے کسی مچھر کو مارنے کا پلان بنایا جا رہا ہو

تو وہ وہاں کیا کر رہی ہے ظفر اسے یہاں لاو... آخر اسکے حسن کو خراج بھی تو بخشنی ہے وہ کچھ سوچتے بولا تھا

اسکا اکلوتا خاص ادمی ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے جا چکا رگا ملک تیار ہو جاؤ پھر سے سپریں بربادی کے لئے
اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی

اور وہ گھر آچکی تھی اور تب سے اریان کی باتیں ہی اسکے ذہن میں گردش کر رہی تھیں
کیا وہ واقعی مجھ سے محبت کرتا ہے؟
مگر دو تین ملاقاتوں میں ہی محبت کیسے ہو سکتی ہے
نہیں یہ محبت کچھ نہیں ہوتی یہ سب ان لڑکوں کا ٹائم اس ہوتا ہے
اور کچھ نہیں.... میں نہیں مانتی اس محبت کو اور میں سوچ ہی کیوں رہی ہوں اسکے بارے میں... وہ کب سے میری سوچوں کا حصہ بن گیا..؟
افففف اللہ جی میں پاگل ہو جاؤں گی... یہ کیا نئی مصیبت ہے
حیام نے آسمان کی طرف دیکھا تھا
وہ تینوں آج کافی ٹائم بعد اپنے سیکریٹ روم میں اکٹھے ہوئے تھے
تو اب کیا کرنا ہے اسکا بھائی؟
حمزہ نے اسے دیکھتے سوال کیا تھا

میرے خیال سے ٹپکا دینا چاہئیے ویسے بھی بہت جی لیا اسنے ..... بالوں میں ہاتھ پھیرتے فیصل نے اپنا عظیم مشورہ سنایا تھا جس پر اریان کی گھوری لازم ٹھہری تھی

ہم ابھی ایسا کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ ابھی بھی ہمیں اسکے اصل ٹھکانے کا نہیں پتہ جہاں پر وہ لڑکیوں کو رکھتا ہے

اسکا لہجہ تشویشناک ہوا تھا

تو پھر ہم اسے کیسے ڈھونڈیں گئیں بھائی ہمیں اسکے نام کے علاوہ کچھ نہیں پتہ... سب ہو جائے گا فیصل صبر سے کام لو..

بھائی میرے پاس ایک پلان ہے!...

حمزہ کی آواز پر سوچتے ہوئے فیصل نے اسکی طرف دیکھا تھا

اس میں بہت رسک ہے حمزہ!...

اسکا پلان سننے کے بعد اریان نے اپنی رائے دی تھی

اگر اسے ختم کرنا ہے تو یہ رسک لینا پڑے گا بھائی

فیصل کی آواز میں غصہ تھا

ہمممم...

کافی دیر ڈسکشن کے بعد سب کچھ ڈن ہوا تھا

تب ہی اریان کا موبائل بجا تھا

ہاں سب یہی ہیں تم بھی یہی آ جاؤ

اسنے کال رکھی تھی حمزہ اور فیصل جانتے تھے کس کی کال ہو گئ

اب وہ تینوں آنے والی ہستی کا انتظار کر رہے تھے

اور کچھ ہی سیکنڈز بعد وہ کھڑکی سے کمرے میں داخل ہوئی تھی

کیسے ہو تم سب؟

اپنی دلربا آواز میں بولتی وہ ان سب کی توجہ کا مرکز بنی تھی

ہم تو ٹھیک ہیں مگر تمہاری عادت گئی نہیں کھڑکی سے آنے والی... فیصل نے اسکی ٹانگ کھینچی تھی

حمزہ ہنسا تھا

تم تو منہ بند ہی رکھو ایک کام دیا تھا اور وہ...

اریان پر نظر پڑتے ہی اسکی بولتی بند ہوئی تھی

کونسا کام...؟

اسنے تھوک نگلا تھا، فیصل نے سر جھکایا تھا

حمزہ بھی حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا

میں نے کچھ پوچھا ہے ملائکہ...؛

اب کی بار وہ سخت لہجے میں بولا تھا

وہ.. وہ وردی والا.... ملائکہ اٹکی تھی

اور ان دونوں کے قہقہے اس کمرے میں گونجنے لگے تھے

مگر اریان کی نظروں کا مفہوم سمجھتے وہ دونوں منہ پر ہاتھ رکھ گئے تھے

یہ تمہاری ڈیوٹی ہے ملائکہ سامنے کوئی بھی ہو تم نے اپنی ڈیوٹی نبھانی ہے

ہاں پھر سامنے چاہے تمہارا لاسٹ سٹیج پر کھڑا تمہارا عاشق ہی کیوں نا ہو...

وہ جو ہاں میں سر ہلا رہی تھی فیصل کی بات پر اسے گھورا تھا

وہ میرا عاشق نہیں ہے اسنے دانت پیسے تھے

ہاں سوری یاد آیا وہ تمہارا ناکام عاشق ہے... وہ اب بھی باز نہیں آیا تھا

حمزہ اور فیصل دونوں اسکی شکل دیکھتے قہقہے لگا رہے تھے

فیصل کے بچے... ملائکہ ان دونوں پر جھپٹتی مکے برسانے لگی تھی اور وہ دونوں بھی اپنے بچاو کے لئے ہاتھ پیر چلا رہے تھے

اپنے سیکریٹ روم کو جنگ کا میدان بنتے دیکھ اریان نے تاسف سے ان تینوں کو دیکھا تھا

ایک منٹ کے اندر تم تینوں یہاں سے دفعہ ہو جاؤ ورنہ میں تم تینوں کا حشر کر دوں گا

وہ اتنی تیز اواز میں دھاڑا تھا کہ ان تینوں کو چپ لگی تھی اریان کے چہرے پر پھیلی سختی دیکھ وہ تینوں وہاں سے کھسکے تھے

شکر تھا روم ساؤنڈ پروف ہے ورنہ انکے شور سے طوبیٰ ضرور جاگ جاتی اریان سوچتے باہر آیا تھا

جہاں ملائکہ ہاتھ میں پیکٹ لیے اسکا انتظار کر رہی تھی

تمہاری امانت. وہ مسکرائی تھی

مجھے تم پر فخر ہے...

اریان نے تعریف کی تھی

ابھی نہیں بوس... ابھی اس سرور کو پکڑلیں پھر یہ تعریف کرنا

ملائکہ اسے سیلوٹ کرتی وہاں سے غائب ہوئی تھی

اریان اسکی ہمت اور بہادری پر مسکراتا باہر آیا تھا جہاں لاؤنج میں حمزہ اور فیصل اسکا انتظار کر رہے تھے

میں چلتا ہوں بھائی... جب سے طوبیٰ کا نکاح ہوا تھا اریان اسے لے کر الگ ہو گیا تھا

تمہارا جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ...

حمزہ کے جانے کے بعد اریان اسکی طرف مڑا تھا

جو نا جانے ادھر ادھر نظریں گھمائے کیا ڈھونڈ رہا تھا

جی بھائی بس جا رہا ہوں.... تب ہی فیصل کی نظر کچن سے نکلتی طوبیٰ پر رکی تھی

اسے اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا تھا

اپ سوئی نہیں ابھی تک؟

اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے اریان نے پیار سے پوچھا تھا

جی بھائی بس جا رہی تھی وہ فیصل کو بلکل اگنور کر رہی تھی جو اریان اور اسنے باخوبی نوٹ کیا تھا

موبائل بجا تھا ویٹ میں کال سن کے اتا ہوں

اریان وہاں سے ہٹا تھا طوبیٰ نے بھی بھاگنے کی تیاری کی تھی

مگر اس سے پہلے ہی فیصل نے اسکی کلائی تھامے کوشش ناکام بنائی تھی

خیر تو ہے محترمہ.! آج تو تمہارے مزاج ہی نہیں مل رہے

ایسا کچھ نہیں ہے.... مزاحمت ہنوز برقرار تھی

اچھا تو شاید پھر تمہیں نظر نہیں آتا

مجھے نظر آتا ہے

اپنی بڑی آنکھیں مزید بڑی کیے وہ ناک سکیڑتی بولی تھی

تو پھر مجھے سلام کیوں نہیں کیا...؟

وہ ذرا رعب سے بولا تھا

میں اجنبیوں کو سلام نہیں کرتی

عقل کہاں چھوڑ کے آئی ہو لڑکی... میں شوہر ہوں تمہارا

اسکے جملے پر فیصل کو مانو پتنگے لگے تھے

اچھا یاد کرانے کے لئے شکریہ!...

طوبیٰ نے سرے سے بات کو ٹال دیا تھا

میں صرف یاد نہیں کرتا عمل بھی کرتا ہوں میری جان

اسکے گرد گھیرا بناتے فیصل اسکی جان اٹکا گیا تھا

سانسیں تھمی تھی

مم.... میں آپ کی شکایت کر دوں گئی بھائی سے

وہ چہرا جھکائے بولی تھی

اچھا پر ابھی تو کوئی بہت بول رہا تھا اب بولتی کیوں بند ہو گئی...... اسے مزید اپنے قریب کیا تھا

پلیز جانے دیں!...

وہ سہم گئی تھی

نا جانے دوں تو...؟

دلچسپی سے پوچھا تھا

تو میں رو دوں گئی...

طوبیٰ روشنی صورت بنائے بولی تھی

فیصل کو اسکے بچاؤ کے طریقے پر پیار آیا تھا

او کے جا رہا ہوں پر اگلی بار مجھ سے اچھائی کی امید مت رکھنا

اسکا گال پوری شدت سے چومتے فیصل وہاں سے نکل گیا تھا

اور وہ پیچھے کھڑی بس اپنی سانسوں کا شمار کرتی رہ گئی تھی

حمزہ میر فیصل شاہ ملائکہ صدیقی اور ایان ملک ایک ٹیم تھے تینوں کا ایک ہی مقصد تھا برائی کو ختم کرنا کیونکہ ان تینوں نے جو سہا تھا وہ نہیں چاہتے تھے کوئی اور سہے وہ کسی قانون کی مدد نہیں لیتے تھے وہ اپنا قانون خود بناتے تھے ان تینوں کی ایک دوسرے میں جان بستی تھی دنیا کی نظر میں وہ معمولی دوست اور ورکرز تھے پر حقیقت صرف وہی تین جانتے تھے ان کا بڑا ٹارگٹ تھا سرور کنگ جو لڑکیوں کی تذکری کا کام کرتا تھا

حمزہ کون تھا وہ خود نہیں جانتا تھا اسنے جب سے ہوش سنبھالا تھا خود کو ایک رئیس کے گھر میں ہی دیکھا تھا اسکی کل دنیا اسکی چھوٹی بہن امیمہ تھی جو اس سے دو سال چھوٹی تھی اس گھر میں حمزہ ہر طرح کا کام کرتا تھا تاکہ اسکی بہن بھوکی نہ رہے مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسکا مالک ایک گھٹیا قسم کا آدمی ہے اسنے

ہمیشہ امیمہ کو اسکی نظر سے بچا کے رکھا تھا مگر وہ بچہ تھا کب تک لڑتا ان درندوں سے ایک دن وہ کسی کام سے گھر سے باہر گیا تھا اس کام سے اسے جو پیسے ملے تھے وہ ان پیسوں سے گڑیا لیے گھر پہنچا لیکن گھر پہنچ کے اسنے جو منظر دیکھا اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا اسکا مالک اسکی 8 سال کی بہن کو زیادتی کا نشانہ بنا چکا تھا وہ بھاگ کے امیمہ تک پہنچا تھا مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی وہ چھوٹی سی گڑیا جس کی ابھی گڑیا سے کھیلنے کی عمر تھی اس درندے کی حوص کا نشانہ بنی اپنے بھائی کو اکیلا چھوڑ کے جا چکی تھی ان رئیسوں نے پولیس والوں کو پیسے دے کر انکا منہ بند کر دیا اور امیمہ کے آخری مراحل بھی پورے کیے تھے مگر حمزہ نے اپنی بہن کا بدلہ لینا تھا وہ اپنے مالک کے کمرے میں پہنچا اور اسکی گن کی ساری گولیاں اسکے سینے میں اتار دی اسکے بعد وہ وہاں سے بھاگ گیا پولیس نے اسے بہت ڈھونڈا پر وہ کہیں نہیں ملا ایک دن جب میں کھیلنے کے لئے گھر سے باہر نکلا تو میں نے ایک بچہ کو دیکھا جو باہر سڑک پر سو رہا تھا میں اسے گھر لے آیا اس سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ اسکا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے ایک بہن تھی وہ بھی نہیں رہی چاچو کے پوچھنے پر اسنے سب کچھ بتایا یہ بھی کہ وہ اپنے مالک کا قتل کر کے بھاگا ہے چھوٹی ماما نے اسے گلے سے لگایا تھا اور وہ اتنا دردناک رویا تھا کہ اسکے سمیت سب رونے لگ گئے تھے چاچو نے اسے میرے ساتھ باہر بھیج دیا پڑھنے کے لیے میں ہر وقت اسکے ساتھ رہتا تھا مجھے راتوں کو رونے کی آوازیں آتی تو دیکھتا تھا حمزہ کمبل میں چھپے رو رہا ہوتا میں اسے خوش رکھنے کی کوشش کرتا تھا اس سے بڑا ہونے کی وجہ سے رعب بھی جھاڑتا تھا مگر وہ کبھی نہیں ہنستا تھا اور پھر ایک دن اس ہوسٹل

میں ایک نیا بچہ آیا جس کا نام فیصل شاہ تھا اسکے والد صاحب نہیں تھے اور وہ اتنا شرارتی تھا کہ آنٹی نے اسکی شرارتوں سے تنگ آ کے اسے ہوسٹل بھیج دیا تھا وہ اپنی شرارتوں سے سب کو ہنساتا تھا ایک لڑکے کی برتھڈے تھی سب بچے حال میں جمع تھے جس کی برتھڈے تھی وہ ٹیبل کی طرف آ رہا تھا وہ بہت ایکسائنڈ تھا تب ہی فیصل شاہ نے اپنا پاؤں آگے کر دیا اور وہ دوسرا لڑکا کیک پر گرا اور اس لڑکے کا سر پورا کا پورا اس بڑے سے کیک میں چلا گیا اسکے منہ پر ہر جگہ کیک ہی کیک تھا سب ہنس رہے تھے میں نے دیکھا حمزہ بھی پیٹ پر ہاتھ رکھے زور سے ہنسے جا رہا تھا وہ لگ ہی اتنا فنی رہا تھا مجھے بہت خوشی ہوئی تھی مگر میں حیران ہوا تھا وہ ہنستے ہوئے بہت زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا

وہ مجھے خود سے بھی زیادہ خوبصورت لگا تھا وہ کم گو تھا مگر انتہائی حسین اور سمجھدار لڑکا تھا اور اس دن سے ہماری دوستی فیصل سے بھی ہو گئی اور پھر فیصل ہمارا ہمراز دار بن گیا تب سے ہم تینوں ایک ساتھ ہیں

آخر میں اریان نے مسکرا کے طوبیٰ کو دیکھا تھا جو رونے میں مصروف تھی طوبیٰ کی ضد کی وجہ سے اریان نے اسے اپنی دوستی کے بارے میں بتایا تھا اور اب وہ رونے جا رہی تھی

ارے کیا ہوا میری گڑیا کو روکیوں رہی ہو

بھائی ووو... وہ... ام... امیمہ....

رو نہیں بچے امیمہ کی زندگی ہی اتنی تھی اریان نے اسے گلے سے لگایا تھا

آپ سب کو سزا دینا بھائی... روتے ہوئے کہا تھا

انشاء اللہ گڑیا بس تم اپنے بھائی کے لیے دعا کرنا

باقی تمہارا بھائی سب سنبھال لے گا

اسنے ٹھوس لہجے میں کہا تھا

اب اٹھو اور سو جاؤ صبح سے آپ نے یونی بھی جانا ہے

بھائی میں کہیں نہیں جاؤں گئی

اس کی آواز میں خوف واضح تھا

ڈرو نہیں بچے میرے ہوتے تمہیں کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا ہے فکر رہو.... اریان نے اسکا ماتھا چوما تھا

طوبی بھی مطمئن سی ہوتی ہلکا سا مسکرائی تھی

انکی ملاقات کو دو دن گزر گئے تھے اور وہ ابھی تک انہی باتوں میں الجھی تھی

بابا کو بتاؤں یا نا بتاؤں.... وہ سوچتے کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی

اگر اسنے مجھے یا بابا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی.. پر نہیں ایسا کرنے کے لئے تو اسکے بہت سارے موقع تھے

تو کیا وہ واقعی مجھ سے محبت کرتا ہے... اسکا روز یونی کے باہر کھڑے ہونا مجھے باحفاظت گھر تک چھوڑنا

کیا یہ سب اسکی محبت ہے کیا وہ واقعی میری فکر کرتا ہے

پر مجھے یقین کیوں نہیں آرہا... اففف اللہ جی حیام نے سر دونوں ہاتھوں میں گرایا تھا

موبائل بجا تھا اور اسنے بغیر دیکھے کال اٹینڈ کر لی تھی

لگتا ہے میری ہی کال کا ویٹ کر رہی تھی...

شاید مقابل کو اسکے اتنی جلدی کال ریسیو کرنے پر حیرانی ہوئی تھی

جی کون...؟

حیام نے موبائل کان سے ہٹائے نمبر دیکھا تھا

جی نہیں میں آپ کو نہیں جانتی رونگ نمبر

جانتی نہیں ہیں یا جان کے انجان بن رہی ہیں

وہ خاموش ہوئی تھی جانی پہچانی آواز پر اسکے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا

نیلی آنکھوں والے تم... وہ جھٹ سے بولی تھی

اور دوسری طرف اریان نے اپنا ماتھا پیٹا تھا

آپ نے مجھے کال کیوں کی اور میرا نمبر کہاں سے لیا

وہ غصے سے بولی تھی

مجھے بس جواب چاہیئے مس حیام!...

کون سا جواب...؟

وہ انجان بنی تھی

اریان سمجھ گیا تھا وہ بات کو گھما رہی تھی

میری شریک حیات بننا پسند کریں گیئں

دوٹوک لہجے میں پوچھا تھا

دھڑکنوں میں انتشار برپا ہوا تھا کال کٹ کرتے وہ خود کو کمپوز کرنے لگی تھی

شریک حیام.... اففف کیا یہ واقع میں سیریس ہے

کچھ دیر سنبھلنے کے بعد اسکی سوچیں پھر اریان ملک کے گرد گھومنے لگی تھی

کال کاٹ دی اففف عجیب لڑکی ہے اریان نے اسکے نمبر پر میسج سینڈ کرتے موبائل سائیڈ پر رکھا تھا

کیونکہ اب اسکا سارا دھیان اپنی اس چھوٹی سی گڑیا کی طرف تھا جو اسے کچھ ہی دن میں بہت عزیز ہو گئی تھی

کیسا رہا آج کا دن..؟

اچھا رہا بھائی...وہ دونوں کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے

اور پلان کہاں تک پہنچا...؟

کوشش کر رہی ہوں بھائی...

وہ اداس ہوئی تھی

بھائی مجھے بُرا لگتا..میں جب بھی ان سے کوئی بات کرتی ہوں وہ اداس ہو جاتے ہیں

یہ اداسی بھی کچھ وقت کی ہے گڑیا پھر دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا مجھے پورا یقین ہے میری گڑیا اپن مشن میں ضرور کامیاب ہو گئ

انشاءاللہ بھائی...اریان کی تسلی پر اسے تھوڑی دھاڑس ملی تھی

آپ کو ایک بات بتاؤں بھائی ...

وہ کھانا ختم کرتے بولی تھی

جی بتاؤ!...

میں اللہ جی سے ناراض تھی کہ انہوں نے مجھ سے دادا جی کو چھین لیا ایک وہی تو تھے جو مجھ سے پیار کرتے تھے میرے پاس رہتے تھے ورنہ مما بابا تو مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے اسکی آنکھوں میں نمی اتری تھی

میں نے دو دن اور دو راتوں سے کچھ نہیں کھایا تھا مجھے بہت بھوک لگی تھی میں گھر نہیں جا سکتی تھی کیونکہ وہاں پر وہ برے لوگ تھے جس رات میں ان آپی سے ملی اس رات مجھے بہت بھوک لگی تھی میں باہر آئی تھی مگر پھر انہوں نے مجھے دیکھ لیا

اس دن مجھے بے بسی کا اصل معنی سمجھ میں آیا تھا بھائی

آنسو لڑیوں کی صورت میں اسکے چہرے پر بہہ رہے تھے

اریان کے چہرے پر کرب کے سائے لہرائے تھے

پر اب میں بہت خوشیوں بھائی میں روز اللہ جی کا شکریہ

ادا کرتی ہوں کی انہوں نے مجھے آپ جیسا اتنا اچھا بھائی دیا

وہ رکی تھی اریان نے اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

آپ مجھے کبھی چھوڑ کے تو نہیں جائیں گئیں نا...؟

وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی

اریان نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا

میں کبھی تمہیں چھوڑ کے نہیں جاؤں گا بھائی کی جان

اریان نے مسکراتے آسمان کی طرف دیکھا تھا دل ہی دل میں اس ذات کا شکریہ ادا کیا تھا جس نے اسے اتنا انمول رشتہ دیا اور ایک عہد بھی کیا تھا جو سرور سے اپنی بہن کا بدلہ لینے کا تھا

وہ کھانا کھانہیں رہی تھی بس اسے گھورے ری تھی

درانی صاحب اسکی غیر دماغی پر کب سے اسے نوٹ کر رہے تھے

حیام کھانا کھاؤ بچے..

آخر وہ بول پڑے تھے

مجھے نہیں کھانا بابا...وہ جھنجھلا اٹھی تھی

کھانا وہی چھوڑتے وہ صوفے پر جا بیٹھی تھی

درانی صاحب کو وہ چھوٹی سی فیری یاد آئی تھی جو بچپن میں ایسے ہی منہ بنا لیتی تھی

وہ اٹھتے اسکے پاس جا بیٹھے تھے

آج میری بیٹی اتنی خاموش کیوں ہے؟

کچھ نہیں بابا

کوئی بات ہے تو آپ شیئر کر سکتے ہو مجھ سے!...

حیام نے انکے کندھے پر سر رکھا تھا

بابا...!

اسلام علیکم

جی بابا کی جان

آپ کو کبھی کسی سے محبت ہوئی

جی مجھے آپ کی مما سے محبت ہوئی تھی اور آج بھی ہے انکا لہجہ غمگین ہوا تھا

حیام نے نم آنکھوں سے انکی طرف دیکھا تھا

آپ یہ سوال کیوں پوچھ رہی ہیں ؟

خود کو کمپوز کرتے وہ پھر سے بولے تھے

نہیں بس ویسے ہی ...وہ پھر سے انکے کندھے پر سر رکھ گئی تھی

بابا...؟

اسنے پھر سے مخاطب کیا تھا درانی صاحب سمجھ گئے تھے وہ کس مسئلے میں الجھی ہے

جی بیٹا..

بابا ہیں کیسے معلوم ہوتا کہ کوئی ہم سے سچی محبت کرتا ہے ؟

اب کی بار درانی صاحب اسکے پر مسکرائے تھے

جب کوئی خود سے زیادہ آپ کی فکر کرنے لگے، اسکی تکلیف میں تکلیف محسوس ہونے لگتی ہے اور جب کسی اور خوشی آپ کو عزیز ہو جائے تو یہ محبت ہوتی ہے

انکی وضاحت پر حیام کو اریان کی فکر اسکا حفاظت کرنا یاد آیا تھا

مگر بچے یہ جو محبت ہوتی ہے نا یہ آنکھوں میں جھلکتی ہے

انکی بات پر حیام کو بے ساختہ اس رات کا منظر یاد آیا تھا جب اسنے اریان پر گن تانی تھی بہت قریب سے دیکھی تھی اسکی آنکھیں جن میں اسکے لئے صرف محبت ہی محبت تھی

سب ٹھیک ہے نا بچے ؟

درانی صاحب کے مسکرانے پر وہ شرمندہ سی ہوئی تھی

بابا ایک آخری سوال پوچھوں؟

درانی صاحب نے مسکراتے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

بابا نامحرم سے محبت کرنا گناہ...

اسنے اپنی بات اُدھوری چھوڑی تھی

بلکل نامحرم سے محبت کرنا گناہ ہے بیٹا.... مگر دیکھا جائے تو یہ ایک فطری عمل ہے جو ہو جاتا ہے مگر اگر عورت ذات کی طرف سے دیکھا جائے توخعورت کو اللہ نے بہت جذباتی بنایا ہے مرد کی ایک چھوٹی سی پیار بھری بات بھی اس پر بہت اثر دکھاتی ہے اور وہ اسکی طرف کھینچتی چلی جاتی ہے صحیح معنوں میں یہ عورت کی بے وقوفی ہوتی ہے بچے کیونکہ ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا ہر کوئی عزت نہیں کرتا کچھ لوگ عزتوں کو پامال کر کے پھینک دیتے ہیں اسلئے ضروری ہے ہر عورت کو سمجھ بوجھ ہو کہ وہ جان سکے سامنے کھڑا شخص اس کے ساتھ کتنا مخلص ہے اسکا پہلا طریقہ یہ ہے کہ دیکھا جائے وہ آپ کی کتنی عزت کرتا ہے

اور دوسرا....؟

وہ جو پوری توجہ سے انہیں سن رہی تھی فوراً سے بولی تھی

دوسری یہ کہ اپنے والدین کو اس سے آشنار کھا جائے نا کہ حرام رشتہ ں نا کے اپنے اللہ کو خود سے دور کر دیا جائے

سب ٹھیک ہے نا حیام ؟؟

جی بابا اب سب ٹھیک ہے اسکی آواز میں خوشی ہی خوشی نمایاں تھی وہ انکے گلے لگتی اپنے کمرے کی طرف جا چکی تھی اور درانی صاحب بس خوش تھے انکو اس پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ تھا وہ جانتے تھے آج نہیں تو کل حیام خود انہیں اکر بتادے گئ

جی سر میں پورے یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں یہ اسی لڑکی کی ہو تصویر ہے

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ.... حمزہ نے انویلپ لیتے ڈیش بورڈ پر پھینکا تھا

کیونکہ وہ سامنے آتی طوبیٰ کو دیکھ چکا تھا

اسلام علیکم حمزہ بھائی!...

اسنے آئی برو اچکا یا تھا

اسے شک نہیں یقین تھا اریان اسے سب کچھ بتا چکا تھا اور یہ بھی کہ وہ کوئی رشتہ نہیں بنانا چاہتا، اکیلا رہنا چاہتا ہے

وہ یہ بھی جان گیا تھا کہ یہ سب سازش بھی ان دونوں بہن بھائی کی ہی ملی بھگت تھی اسلئے اریان اسے روز کوئی نیا بہانہ بنا کر اسکی یونی بھیج دیتا تھا تاکہ وہ طوبیٰ سے ملے اس سے بات کرے کسی کو تو اپنا بنائے جس سے وہ اپنے دل میں رکھی باتیں کہہ سکے جس کو وہ تمام دکھ سنا دے جو آج تک اسنے خود تک ہی محدود رکھے تھے

مگر وہ ڈرتا تھا وہ امیمہ کو کھو چکا تھا اور پھر اسے بھی....

حمزہ نے سوچتے سرد آہ بھری تھی اب وہ طوبیٰ کو نہیں کھو سکتا تھا اسلئے وہ دور ہی رہنا چاہتا تھا مگر وہ دونوں بہن بھائی تو جیسے اسکے پیچھے ہی پڑ گئے تھے اریان چاہتا تھا وہ طوبیٰ کو بہن بنا لے مگر حمزہ بھی اپنے نام کا ایک ہی تھا ازل کا معصوم مگر خود پرست اور ضدی۔۔۔

حمزہ بھائی

وہ کچھ اور بولتی حمزہ نے بیک سیٹ پر رکھا آئیس کریم کا بوکس اسکی گود میں رکھا تھا

جس کی ضد وہ روز کیا کرتی تھی اور اسے بھی اپنے ساتھ زبردستی کھلاتی تھی

اب مجھے تمہاری آواز نا آئے

وہ جو کچھ اور بولنے والی تھی حمزہ کے سخت لہجے پر وہی خاموش ہو گئی تھی

اسکا سارا دھیان ڈرائیونگ کی طرف تھا مگر اب گاڑی میں پھیلی خاموشی اسے بری لگنے لگی تھی

اسنے گردن موڑے طوبیٰ کی طرف دیکھا تھا جو پورے زور و شور سے رونے کا مشغلہ فرما رہی تھی

کیا ہوا رو کیوں رہی ہو..؟

آخر اسے بولنا ہی پڑا تھا

میں پہلے ہی ڈری ہوئی ہوں اور آپ بھی مجھے ڈرا رہے ہے

وہ سوں سوں کرتے بولی تھی

حمزہ کو حیرت نے آن گھیرا تھا

مطب ڈری ہوئی ہو کس سے ڈر لگ رہا؟

کسی نے کچھ کہا کسی ٹیچر نے یا کسی اور نے؟

اسکے بولنے کی سپیڈ میں تیزی آئی تھی

مجھے ایک لڑکا ...

ہاں بولو کیا.... وہ نرمی سے بولس تھا

مجھے سیک لڑ

کا تنگ کرتا اور ڈراتا بھی ہے آخر اسنے اپنی بات مکمل کر ہی لی تھی

وااات.... حمزہ نے جھٹکے سے گاڑی روکی تھی

ڈیش بورڈ پر رکھا انویلپ نیچے گرا تھا

مجھے نام بتاؤ اسکا...؟

آپ اسے ماریں گئیں؟

میں اس جان سے مار دوں گا جو میری بہن کے آنسوؤں کی وجہ بنا ہے

وہ خوشی سے چیخی تھی

واؤووو حمزہ بھائی اپ نے مجھے بہن بولا

حمزہ جو تعجب سے اس پاگل لڑکی کو دیکھ رہا تھا اسکی بات پر اسے گھورنے بنا نہیں رہ سکا تھا

آپ اسے نہیں مار سکتے...؟

حمزہ کی سوالیہ نظروں کا مطلب سمجھتے وہ پھر سے بولی تھی

وہ استہزائیہ ہنسا تھا

میں اپنی گڑیا کے لئے کچھ نہیں کر سکا تھا کیونکہ میں تب کمزور تھا مگر اب حمزہ میر جان دے بھی سکتا ہے اور جان لے بھی سکتا ہے

تم بس نام بتاؤ..

فیصل شاہ...

پر سکون سا نام بتانے طوبیٰ نے اسکاری ایکشن دیکھا تھا

مطلب فیصل... اسے زیادہ حیرت نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ اسکے مزاج سے اچھی طرح واقف تھا

میں اسے سزا ضرور دوں گا اب وہ آپ کو تنگ نکیں کرے گا نا ڈرائے گا

سچی...؟

مچی!...

وہ دونوں مسکرائے تھے آخر طوبیٰ اپنے مشن میں کامیاب ہوئی تھی

جس دن سے میسج سین کر کے چھوڑا ہے نظر ہی نہیں آیا... پتہ نہیں کہاں چلا گیا یہ نیلی آنکھوں والا....

وہ تب سے یونی کنٹین میں بیٹھے بس اسی کو سوچے جا رہی تھی

جب حورالعین اسکے پاس آ کے بیٹھی تھی

یار کہاں ہوتی ہو تم دونوں؟

اور سارہ کا بھی کچھ پتہ نہیں ہے

وہ اپنی عادت کے برعکس بول رہی تھی

میری طبیعت خراب تھی کچھ اسلئے دو دن کی لیو لی تھی اور سارہ آؤٹ آف کنٹری گئی ہوئی ہے

اچھا... عین نے ہوا میں سر ہلاتے کہا تھا

حیام بھی دوبارہ موبائل میں مصروف ہوئی تھی

حیام یہ اریان ملک ہے نا پر اسکے ساتھ وہ لڑکی کون ہے؟

عین کی آواز پر اسنے فوراً سے سر اٹھا کے دیکھا تھا

دو دن جواب نہیں دیا تو کسی اور کے پیچھے پڑ گیا

حیام اس خوبصورت دوشیزہ کو دیکھتے غصے سے بولی تھی

خاک ڈالتی ہوں میں تمہاری محبت پر اریان ملک ...

یہ تم کیا خود سے ہی باتیں کیے جا رہی ہو

اسے تشویش ہوئی تھی

کچھ نہیں جاؤ تمہارا ہیرو آیا ہے گئی گئی نہیں اس سے

عین اسکے بدلتے رویے پر حیران ہوئی تھی

نہیں میں اب صرف احسن کی ہوں اسکے علاوہ کسی اور نہیں سوچ سکتی حیام --- اریان ملک کو بھی نہیں وہ تو صرف مجھے اسکی پرسنیلٹی اچھی لگتی تھی

اور اب ایسا کیوں نہیں ہے؟

کیونکہ سچی محبت کا احساس ان تمام احساسات پر بھاری ہو جاتا اور پھر لاکھ کوئی خوبصورت اور پرفیکٹ شخص بھی سامنے کھڑا اچھا نہیں لگتا پھر تمام اچھوں میں اپنا برا ہی بھلا لگتا ہے

وہ مسکرائی تھا اور حیام کو اسکے مسکراہٹ میں اسکی محبت نظر آئی تھی

اور جب کوئی مرد سچی محبت کا دعویٰ کرے تو؟

اسکے سوال پر عین نے اسے کن اکھیوں سے دیکھا تھا

جب مرد سچی محبت کرلے تو پھر اسکی زندگی میں کوئی دوسری عورت تمہاری جگہ کبھی نہیں لے سکتی بشرطیکہ وہ باوفا ہو اسکی محبت سچی ہو اور جب مرد باوفا ہوتا ہے ناتو حیام پھر عشق ہوتا ہے اور جب عشق ہوتا ہے تو دوسرا تیسرا کچھ نہیں ہوتا صرف موت ہوتی ہے

عشق.... اسنے زیرلب بڑبڑایا تھا

مجھے کیوں اتنا برا لگ رہا اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر... مجھے کیوں بے چینی ہوتی ہے جب وہ نظر نہیں آتا تو

کہیں مجھے بھی اس سے...

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے

وہ اپنی ہی سوچ پر ملامت کرتی اٹھی تھی

کہاں۔ جارہی ہو؟

لائبریری... تم بھی چلوگئی نہیں مجھے جلدی جانا وہ احسن مجھے لینے آنے والے ہیں اور شاید میں کچھ دن یونی بھی نا آوَ

مگر کیوں؟

حیام اداس ہوئی تھی

یار ڈیٹ شیٹ آگئی ہے گھر بیٹھ کے پیپیرز کی تیاری کروں گئی

پیپرز کی یا شادی کی.

وہ معنی خیز سا کہتی ہنسی تھی

اف کورس پیپرز کی.... عین جزبزسی ہوئی تھی

اوکے اوکے جاؤ تم جیجبو ویٹ کر رہے ہوں گئیں... انہیں ڈھیروں دعائیں دیتی وہ لائبریری کی طرف چل دی تھی اس بات سے بے خبر کہ کوئی اسکی ہر ادا کو بہت غور سے دیکھ رہا ہے

سب کچھ پلان کے مطابق ہو رہا تھا جو لوگ ان پر نظر رکھ رہے تھے انہوں نے اسے ملی کے ساتھ دیکھ لیا تھا وہ منظر عام پر کم ہی نظر آتی تھی جس کا فایدہ اٹھاتے انہوں نے سرور کے لئے جال بنا تھا دوسری طرف اریان نے ایک تیر سے دو شکار کیے تھے اسکا یوں ملائکہ کے ساتھ ہونا حیام کو جیلس کر رہا تھا جو اس سے مخفی نہیں رہا تھا اسے لائبریری کی طرف جاتے دیکھ وہ بھی کچھ سوچتے اسکے پیچھے ہو لیا تھا

وہ کورس کی کتابیں ڈھونڈنے مطلوبہ شیلف کی طرف آئی تھی وہ بہت بڑی لائبریری تھی جہاں لاکھوں کی تعداد میں کتابیں موجود تھیں

افففف اب وہ بک کہاں ڈھونڈوں؟

وہ خود کلامی کرتے کیٹلاگ کارڈ پر نظر ڈورا رہی تھی جب اسے اپنی مطلوبہ بک لائبریری کے آخری شیلف میں رکھی ملی تھی

افف اب وہاں تک کون جائے گا

وہاں جانے میں تقریباً دس منٹ لگنے تھے اور وہ بیزاری سے بولتی باقی کی بکس اٹھاتی آخری شیلف کی طرف بڑھ گئی تھی

کتاب اسکی پہنچ سے دور تھی جس کے لئے وہ پاؤں اٹھاتی اسے نکالنے کی ناکام کوششیں کر رہی تھی اسنے ایک آخری بار پھر ٹرائے کیا تھا

حیام نے کتاب پر ہاتھ رکھے اسے نکالنے کی کوشش کی تھی جب اسے اپنے ہاتھ پر کسی اور کا ہاتھ محسوس ہوا تھا پر وہ اسکے ہاتھ سے اتنی دوری پر تھا کہ اسکے ہاتھ کو ٹچ نہیں کر پا رہا تھا

وہ فوراً سے پلٹی تھی اور اپنے سامنے اریان ملک کو دیکھتے غصے سے رخ موڑ گئی تھی

اسکی نظروں میں غصہ دیکھتے وہ مسکرایا تھا

وہ کچھ بھی بولے بغیر وہاں سے نکلتی اریان نے دونوں سائیڈ ہاتھ رکھتے اسکا راستہ روکا تھا

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ... فرمانا پسند کریں گئیں..

وہ غصے سے لال ہوئی تھی

اریان ہنوز پر سکون سا اسکے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا

اسکا دل چاہا تھا اسکی خوبصورت شکل کا حشر کر دے مگر وہ ضبط کیے کھڑی تھی

وہ واقع اتنا حسین تھا کہ کسی بھی لڑکی کو اپنا اسیر بنا سکتا تھا اسکی رعب دار شخصیت میں اتنا دم تھا کہ لوگ اسے مڑ کر دیکھنے پر مجبور ہو جاتے تھے

اریان نے اپنا چہرا مزید اسکے قریب کیا تھا

حیام کی جان پر بنی تھی سانس الگ شور مچا رہی تھی

وہ کوئی کاروائی کرتی اریان نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی

مان لو.. تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو گئی ہے

اسکے پاس سے اٹھتی پرفیوم کی خوشبو اسے اس فسوں خیز لمحوں میں جکڑ رہی تھی مگر اریان کے الفاظ اسے چہرا جھکانے پر مجبور کر گئے تھے

چہرا خون چھلکا رہا تھا اریان اسکی حالت سے محفوظ ہوتا مسکرایا تھا

وہ کچھ کہنے کے قابل نہیں رہی تھی مگر کچھ دیر پہلے کے منظر نے اسے واپس سے ہوش کی دنیا میں لا پٹخا تھا

دور ہٹو مجھ سے.... حیام اسے دھکا دیتی حصار توڑے باہر نکلی تھی

اپنی یہ غلط فہمی جتنی جلدی ہو سکے ختم کر لو مسٹر اریان ملک

میں تمہاری ان دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں جو تمہارے آگے پیچھے گھومتی رہتی ہیں

کیوں تم جیلس ہو رہی ہو ان سے ؟

اریان کے سوال پر وہ ٹھٹکی تھی

نہی.. نہیں میں کیوں جیلس ہوں گئی ان سے ... حالانکہ دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا ہاں میں ہوتی ہوں جیلس

میں تم سے محبت نہیں کرتی اریان ملک ...

وہ سوچوں کو جھٹکتی پھر سے بولی تھی

اریان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے

اریان نے اسکا بازو تھاما تھا اسکی گرفت میں اتنی سختی تھی حیام خوف سے سہمی تھی

وہ سرگوشی کرتا بازو چھوڑے نکل گیا اور حیام اسکے الفاظوں پر وہی منجمند کھڑی رہ گئی تھی

اسنے ڈرائیور کو کال کرنے کی زحمت نہیں کی تھی وہ پیدل ہی چلتی گھر کی طرف جا رہی تھی وہ بہت سست روی سے چل رہی تھی

اریان ملک کے الفاظ ابھی تک اسکے کانوں میں گونج رہی تھے

"الفراق اشد من الموت"

جدائی موت سے سخت ہے

کان سائیں سائیں کر رہے تھے

کیا کوئی کسی سے اتنی محبت کر سکتا ہے کہ اسکے لئے آپ جان تک خطرے میں ڈال دے وہ ابھی سوچ رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے کسی کا سایہ محسوس ہوا تھا

پر اسنے مڑ کر دیکھنے کے زحمت نہیں کی تھی اسکے مطابق یہ حرکت صرف ایک ہی شخص کر سکتا تھا اور وہ تھا اریان ملک

مگر اس بار وہ غلط تھی چند قدم مزید چلنے پر اسکے قریب وین آ کر رکی تھی

وہ دور ہٹتی اس میں سے ایک ادمی نے نکلتے اسکو بازو سے پکڑا تھا چلو لڑکی بلاوا آیا ہے تمہارا.......

وہ خباثت سے کہتا ہنسا تھا

چھوڑو میرا ہاتھ... حیام چیخی تھی

وہ اور کچھ بولتی رومال اسکے ناک پر رکھے اسے بے ہوش کر دیا گیا تھا

چل ڈال لڑکی کو وین میں لے چل اپنے اڈے پر اس سے پہلے بوس ہمارا حشر کریں نکل یہاں سے

وہ بولتا دوسرے نے وین کی سپیڈ بڑھائی تھی

موبائل بجا تھا اسنے موبائل کان سے لگایا تھا مگر وہاں سے ملنے والی خبر نے اسکے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی

سر جس لڑکی پر آپ نے نظر رکھنے کو کہا تھا اسے تین لوگ بے ہوش کر کے اپنے ساتھ لے گئے ہیں

حیام....

اسکو اپنا دل دلدل میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا سر چکرانے لگا تھا

کیا ہوا حیام کو؟

ملائکہ جو اسکی بدلتی کیفیت نوٹ کر رہی تھی فوراً سے بولی تھی

حیام کے بارے میں اریان نے اسے خود بتایا تھا ورنہ کسی کی اتنی جرات نہیں تھی جو اسکی مرضی کے بغیر اس سے کچھ جان سکتا

سرور ......

وہ بہت ضبط سے بولا تھا

میں بھی چلوں گئی تمہارے ساتھ

نہیں تم یہی رکو اگر اسنے تمہیں دیکھ لیا تو ہمارا پلان چوپٹ ہو جائے گا

حمزہ کو خبر کر دو اور فیصل کو بولو طوبیٰ کے پاس رہے ایک سیکنڈ کے لئے بھی اسے اکیلا نا چھوڑے اور تم اس وین کی لوکیشن ٹریس کراؤ

وہ بولتا اندھا دھند بھاگا تھا

اور ملائکہ بس اسے دیکھتی رہ گئی تھی

وہ بھاگتا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا

طوبیٰ کہاں ہو تم ؟

باہر آؤ کہاں ہو ؟

اسکی آواز میں پریشانی واضح تھی

وہ جو ابھی سو کے اٹھی تھی ہڑبڑاتی باہر کی طرف آئی تھی مگر اس سے پہلے ہی سامنے سے آتے فیصل نے اسے سختی سے خود میں بھینچا تھا

اسکی پکڑ میں اتنی سختی تھی طوبیٰ کو اپنا سانس لینا بھی مشکل لگ رہا تھا

فیصل چھوڑیں مجھے سانس نہیں آ رہا

اسکی آواز سنتے فیصل ذرا سا دور ہوا تھا مگر آزاد نہیں کیا تھا

جیسے اس سے دور ہوا تو وہ کہیں کھو جائے گئی اس سے دور چلی جائے گئی اور فیصل شاہ کی برداشت سے باہر تھا یہ سب....

اسے دیکھنے میں محو تھا

جب طوبیٰ کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی

کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے.... آپ پریشان لگ رہے ہیں

اسکے چہرے پر پریشانی واضح تھی

ہاں سب ٹھیک ہے... فیصل نے نظریں چرائی تھی

نہیں مجھے نہیں لگ رہا سب ٹھیک!...

آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں

ادھر دیکھیں اور بتائیں طوبیٰ اسکے سامنے آئی تھی

تمہیں وہ لڑکی یاد نے اس رات جو تمہارے ساتھ تھی

اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا

کیا ہوا انہیں وہ ٹھیک ہیں..؟

وہ اسے سرور نے کڈنیپ کر لیا ہے

طوبیٰ کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا

یہ.. یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں فیصل

سرور کا کیا تعلق ہے وہ کیوں انہیں اغوا کریں گئیں

کیونکہ بھائی اس لڑکی سے محبت کرتے ہیں اور بھائی کو تکلیف دینے کے لیے اسنے یہ گھٹیا چال چلی ہے

وہ بہت ضبط سے بولتا اپنے سر ہاتھوں میں جکڑ گیا تھا

بھائی کہاں ہیں؟ وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولی تھی

اسکی آنکھوں میں جھلکتا ڈر، ابھرتے آنسو فیصل کی تکلیف کا باعث بنے تھے

بھائی حیام کو بچانے گئے ہیں وہ اسے لے کے جلد واپس آجائے گئیں اسنے جیسے ہمت جتائی تھی اسکی...

بھائی کو کچھ ہو گیا تو... سوچتے ہی اسکے آنسو بہنے لگے تھے ابھی کل تو وہ شکر ادا کر رہی تھی اللہ کا اور آج یہ آزمائش

نہیں انہیں کہیں واپس آجائے فیصل انہیں بولیں میں نہیں رہ سکتی انکے بغیر اگر انہیں کچھ ہو گیا تو میں بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گئی

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی مدہم آواز میں بولتی فیصل کے ہوش ٹھکانے لگا گئی تھی

طوبیٰ سنبھالو خود کو ادھر دیکھو میری طرف

فیصل نے اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے محبت سے پکارا تھا کچھ نہیں ہو گا بھائی کو وہ کوئی معمولی انسان نہیں ہیں ایسے لوگوں سے نمٹنا بھائی کو بہت اچھی طرح آتا ہے

پہلے فیصل کا دل کیا اسے ساری سچائی بتا دے مگر طوبیٰ بہت معصوم تھی اسکو بتانا کسی خطرے کو مول لینے کے برابر تھا

وہ حیام کے ساتھ صحیح سلامت بہت جلد واپس آئیں گئیں تم انکے لئے دعا کرو اور رونا بند کرو

بھائی نے مجھے تمہاری ذمہ داری دی ہے میں نہیں چاہتا مجھے ڈانٹ پڑے فیصل نے اسکے آنسو پونچھے تھے

میں دعا کروں گئی انکے لئے وہ جلدی واپس آجائے گئیں وہ نماز پڑھنے کی نیت سے اپنے کمرے میں گئی تھی

فیصل ریلیکس ہوا تھا وہ سمجھی تو سہی!...

وہ بھی سیکیورٹی چیک کرنے باہر کی جانب بڑھا تھا

وہ ہوش میں آرہی تھی

آنکھیں کھولنے کی کوشش میں سر میں درد کی ٹیس اٹھی تھی

اسنے غور کیا وہ ایک بیڈ پر موجود تھی کمرے میں چاروں طرف اندھیرا تھا سب کچھ اسکی نظروں کے سامنے کسی فلم کی طرح گھوما تھا

اسے پوری طرح ہوش آیا تھا

میں کہاں ہوں ؟ اسنے خوفزدگی سے اپنے آس پاس کا جائزہ لیا تھا

تو آپ کو ہوش آ ہی گیا آخر ویسے بہت انتظار کرایا آپ نے اسکی بھاری بھر کم آواز جیسے ہی اسکے کانوں میں پڑی تھی حیام پوری جان سے کانپ کے رہ گئی تھی

ویسے ماننا پڑے گا اریان ملک کے انتخاب کو واقع حور ڈھونڈی ہے اپنے لئے اس نے....

اسکے الفاظ اسے مزید ڈرا خوف میں مبتلا کر رہے تھے

پر کیا ہے نہ اریان ملک نے میرا بہت نقصان کیا ہے اور اب وہ نقصان تم پورا کرو گئی سرور کمرے کی لائٹس آن کیے اسکے قریب آیا تھا

حیام پر لرزا طاری ہوا تھا

وہ لب بھک چالیس سال کی عمر کا شخص تھا رنگ سانوالہ اسکے چہرے سے ہی خیانت ٹپک رہی تھی

میرے پاس نہیں آنا دور رہو مجھ سے.... آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھی

پلیز جانے دو مجھے کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا چھوڑ دو مجھے !...

وہ گڑگڑائی تھی

چھوڑ دوں گا اتنی بھی کیا جلدی ہے ابھی مجھے خوش تو کر لو حیام روتی ہوئی اس سے دور ہوتی بیڈ سے اٹھ کے بھاگی تھی اسے اپنی عزت کسی بھی طرح بچانی تھی مگر اس سے پہلے سرور نے اسے بازو سے دبوچا تھا

یہ غلطی کرنے کا سوچنا بھی نہیں لڑکی ابھی تو تمہارے ذریعے تمہارے اس عاشق سے بدلہ لینا ہے تمہیں ایسا عبرت کا نشان بناؤں گا کہ ملک روئے گا تمہاری حالت پر پھر اسے سمجھ آئے گا کہ سرور کنگ کیا چیز ہے

وہ حال کروں گا اس ملک کا وہ موت مانگے گا اسے موت نہیں ملے گئی سرور اپنے اندر کا غبار نکالتے دھاڑ رہا تھا اتنا تڑپاؤ گا اسے سرور ابھی بول رہا تھا

کمرے کی فضا میں زناٹے دار تھپڑ کی گونج سنائی دی تھی

حیام نے اسکے منہ پر تھپڑ مارا تھا

تم بدلہ لو گئے اس سے تم جیسا گھٹیا انسان کچھ نہیں کر سکتا بس دوسروں کی عزت سے کھیل سکتا مرد بولتے ہو خود کو مرد اریان ملک ہے جو تمہاری طرح دوسروں کی عزت سے نہیں کھیلتا انکی عزتوں کو تار تار نہیں کرتا پیٹھ پیچھے وار نہیں کرتا وہ

وہ روتی ہوئی چلا رہی تھی

سرور نے اسکے بالوں سے پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا تھا

دو منٹ صرف دو منٹ لگیں گئیں اور تم کسی کو منہ دکھانے لائق بھی نہیں رہو گئ

حیام طنزیہ ہنسی تھی

تمہیں کیا لگتا وہ مجھے بچانے نہیں آئے گا عبرت کا نشان تم بنو گئے گھٹیا انسان

سرور کا دماغ گرم ہوا تھا

ایک دو اور تین تھپڑ ایک ساتھ اسکے کے منہ پر مارے تھے اسکا گال سوجھ گیا تھا ہونٹ میں سے خون نکلنے لگا تھا

چھوڑو... مم.. جھے

اسکو اپنے ار گرد ہر چیز گھومتی ہوئی نظر آرہی تھی سرور اسے گھسیٹتے ہوئے لے کے جا رہا تھا حیام ہمت کرتی اسے دھکا دیتے دور ہٹی تھی

وہ پھر سے قریب آتا حیام کی نظر فروٹ باسکٹ میں پڑی چھری پر گئی تھی

میں اپنی عزت بچانے کے لیے کچھ بھی کر جاؤں گئی حیام چھری اپنے پیٹ پر رکھتے بولی تھی

یہ غلطی کبھی مت کرنا ابھی مجھے اس ملک سے بدلہ لینا ہے اسکے بعد میں خود تمہیں ماروں گا

فکر نہیں کرو سرور خباثت سے بولتا شیطانی ہنسی ہنسا تھا

اور کتنی دیر لگے گئی اریان بازو فولڈ کرتا دھاڑا تھا

بھائی بس دو منٹ جلدی کرو حمزہ ورنہ میرے ہاتھوں کچھ غلط ہو جائے گا

اس کے لہجے میں جھلکتی اذیت اور غصہ نے حمزہ کو بھی اذیت میں ڈالا تھا

وہ چیخیں وہ سسکیاں ایک بار پھر اسکے کانوں میں گونجنے لگی تھی وہ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا ہیں

نہیں میں انہیں نہیں بچا سکا تھا مگر تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا

وہ یقین سے کہتا حمزہ کی طرف مڑا تھا

اچانک اسکا موبائل بجا تھا ان نون نمبر دیکھ کے اریان نے کچھ سوچتے ہوئے کال اٹھالی تھی

تو کیسے ہو اریان ملک....؟

اسکی آواز میں غرور نمایاں تھا

اریان اسکی آواز پہنچاتے ڈھارا تھا

اگر اسے کچھ بھی ہوا نہ سرور تو تیری آنے والی سات نسلیں بھی پچھتائیں گئ کہ وہ اس دنیا میں کیوں آئی

اتنا غصہ ٹھیک نہیں ہوتا ملک ویسے تمہاری جان جس چڑیا میں قید ہے وہ اب میرے قبضے میں ہے پتہ تو چل گیا ہو گا

سرور قہقہہ لگاتے بولا تھا

اریان اسکی ساری بکواس ضبط سے سن رہا تھا

خیر تجھے لاش مل جائے گئ اسکی بلکل ویسی ہی حالت میں جیسے میری بندوں کی تھی تو نے

اگر اسکا بال بھی باکا ہوا سرور کنگ مجھے میری محروم ماں کی قسم کتے کی موت ماروں گا تجھے

وہ غرایا تھا

مگر سرور ان سنی کرتا کال کٹ کر گیا تھا

اریان نے غصے میں موبائل زمین پر پٹخا تھا

اور کتنا ٹائم لگے گا...؟

اریان ملک ڈھاڑا تھا

آج آریان کو لفظ بے بسی کا مطلب سمجھ میں آرہا تھا

آگیا میسج بھائی یہ ہے وہ لوکیشن جہاں وہ وین آخری بار دیکھی گئی ہے

جلدی چلو اس لوکیشن پر اریان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اڑ کے وہاں پہنچ جاتا

کچھ ہی دیر میں گاڑی ہوا میں باتیں کرتی اس جگہ پہنچی تھی بھائی پہنچ گئے ہیں

حمزہ نے گاڑی ایک گھر کے آگے روکی تھی

وہ سرور کا فارم ہاؤس تھا بھائی یہاں بہت سارے گارڈز ہیں

میں کچھ نہیں جانتا حمزہ مجھے میری حیام صحیح سلامت چاہئے اور وہ کار سے اپنی گن لے کے نکلا تھا آگے خطرہ تھا اسے کچھ بھی ہو سکتا تھا حمزہ جانتا تھا وہ کوئی بھی کام بغیر پلاننگ کے کبھی نہیں کرتا تھا پر آج تو شاہد اسے اپنی بھی پرواہ نہیں تھی حمزہ اسکے پیچھے گیا تھا اریان سامنے کھڑے گارڈز کو ایک ہی بار میں

ڈھیر کیے آگے بڑھا تھا وہ آگے بڑھ رہا تھا بغیر خود کی پرواہ کیے اور حمزہ اور دو گارڈز بڑی مہارت سے اس تک پہنچنے والوں کو ڈھیر کرتے جا رہے

تھے وہ دونوں بڑی مہارت سے لڑ رہے تھے اگر کوئی دیکھتا تو انہیں فائیٹر کہتا

سرور باہر سے گولیوں کی آواز سنے بے ہوش ہوئی حیام سے دور ہٹا تھا کہ اسکا گارڈ ہانپتا ہوا اندر آیا تھا

یہ کیا ہو رہا ہے؟

وہ غصے سے بولا تھا

بوس باہر آریان ملک آیا ہے اسکی کانپتی آواز آریان ملک کے رعب کو بیان کرنے لئے کافی تھی

سرور کے چھکے چھوٹے تھے

کتنے لوگ ہیں..؟

وہ اکیلا ہے باقی کے لوگ ابھی باہر ہیں یہاں کے جتنے گارڈز تھے اسنے سب کو ڈھیر کر دیا

وہ اکیلا ہے... اس جملے نے ہی اسکے چھکے چھڑا دیئے تھے

سرور کو پسینا آنے لگا تھا وہ اپنے خفیہ راستے کی طرف بھاگا تھا

اریان بھاگتا ہوا ہر کمرہ چیک کر چکا تھا اور راستے میں آنے والے ہر گارڈ کو بھی مار چکا تھا اس پر آج الگ ہی جنون سوار تھا اسنے کمرے کے دروازے پر لات ماری تھی اور دروازے کھلتا چلا گیا تھا سامنے دل

دہلا دینے والا منظر تھا حیام خون میں لت پت زمین پر پڑی تھی اریان ملک کا دل بند ہوا تھا وہ مرے ہوئے قدموں سے اس کے پاس پہنچا تھا آنکھیں کھولو حیام ایسے نہیں جاسکتی تم

تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا میں کچھ نہیں ہونے دوں گا

اٹھو ایک بار اٹھ جاؤ حیام...!وہ حلق کے بل چلایا تھا

اسکے چہرے پر اذیت، آواز میں اسے کھونے کا خوف وہ کوئی دیوانہ معلوم ہو رہا تھا

ایک بار اٹھ جاؤ آنکھیں کھولو پلیز اریان کی آنکھ سے آنسو گرا تھا اسنے حیام کو سینے سے لگایا تھا حیام کے جسم میں حرکت ہوئی تھی

مو...ت... جدائی... سے... س. سخت وہ بے ربط جملے بول رہی تھی

سانس اٹکی تھی اور ساتھ اریان کی سانس بھی رکی تھی اسے لگا تھا اسکا دل بند ہو جائے گا وہ اسے بازوؤں میں اٹھائے باہر کی طرف بھاگا تھا

حمزہ جو اس طرف آرہا تھا حیام کی حالت دیکھ کے نظریں جھکا گیا تھا اپنی چادر اتار کے حیام پر ڈالی تھی اور اریان کے ساتھ گاڑی تک آیا تھا

ڈاکٹرز کو کال کرو حمزہ حویلی بلاؤ انہیں ہاسپٹل نہیں لے کے جاسکتا میں حیام کو ایسی حالت میں

حمزہ بات کو سمجھتے ہوئے کال کرنے لگا تھا

کال آئی...؟

وہ یہ سوال دسویں بار پوچھ رہی تھی

طوبیٰ یار مجھے خود ابھی کچھ نہیں پتہ تمہارے سامنے تو ہوں

وہ پھر سے خاموش ہوئی تھی

تم اداس نہیں ہو وہ ٹھیک ہوں گئیں وہ پھیکا سا مسکرایا تھا

جبکہ طوبیٰ تو یہ بھی نہیں کر سکی تھی اسکا دل انجانے خوف سے لرز رہا تھا

فیصل کا موبائل بجا تھا

مگر کیوں..؟

حویلی کیوں...؟

ہممم اچھا ٹھیک ہے اوکے خیال رکھنا بھائی کا

فیصل نے موبائل کان سے ہٹایا تھا

طوبیٰ اسے امید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے کہنا چاہتی ہو کوئی بری خبر مت دینا

بھائی ٹھیک ہیں.. مگر... وہ رکا تھا

طوبیٰ خوشی سے جھوم اٹھی تھی

مگر کیا فیصل...؟

اسکا کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا

مگر حیام کی حالت بہت خراب ہے اسے پیٹ میں چاقو لگا ہے

آنسو بہہ نکلے تھے

بھائی اسے حویلی لے کے گئے ہیں

یہ سب میری وجہ سے ہوا فیصل کاش اس رات وہ میری مدد نہ کرتی تو آج یہ نہ ہوتا طوبی نے اپنا سر تھاما تھا

فیصل کو اسکے آنسو برے لگے تھے اسے قریب کرتے فیصل نے اپنی باہوں میں لپیٹا تھا

یہ سب قسمت کا کھیل ہے میری جان!....

کچھ نہیں ہوا تمہاری وجہ سے اور اللہ نے چاہا تو تمہاری بھابھی بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی انشاءاللہ ♥...

اسکے کندھے سے سر ٹکائے بولی تھی کچھ دیر ایسے گزر گئی تھی طوبی کو خیال آیا تھا وہ بہت قریب آ گئی تھی مگر وہ دور نہیں جانا چاہتی تھی وہ ایسے ہی اسکے قریب رہنا چاہتی تھی اسکے گھیرے میں اسے تحفظ ملتا تھا آج سے اپنے بھائی کا انتخاب بلکل درست لگا تھا وہ دل ہی دل میں شکر ادا کر رہی تھی کہ دوسری طرف فیصل کے لیے تو اسکی ذات سکون کا باعث بن گئی تھی وہ چھوٹی سی لڑکی فیصل شاہ کے دل پر قبضہ

کر گئی تھی وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو پا کر بے انتہا خوش تھے بس فکر تھی تو اریان حیام اور حمزہ کی جبکہ فیصل کو کسی اور کی بھی بہت فکر تھی

وہ حیام کو لے کے حویلی پہنچا تھا اسے اپنی باہوں میں اٹھائے اندر داخل ہوتا تمام ملازموں کو ششدر کر گیا تھا اریان ان سب کو ہکا بکا چھوڑتا اوپر کی جانب گیا تھا اسے بیڈ پر لٹائے ڈاکٹر کو اندر بلایا تھا ڈاکٹر حیام کو چیک اپ کرتی اسے باہر جانے کو کہا تھا

نہیں میں یہی رکوں گا میں کہیں نہیں جا رہا... وہ ضدی بچے کے جیسے بولا تھا

آپ یہاں نہیں رک سکتے ملک صاحب ڈاکٹر کے کہنے پر حمزہ اسے باہر لے گیا تھا

اسنے ایک آخری بار اسکا چہرا دیکھا تھا اسکے چہرے پر دکھ کے آثار تھے جو اریان کو مزید اذیت میں مبتلا کر گئے تھے

حمزہ نے اسے بیٹھا کر پانی کا گلاس دیا تھا

جسے اسنے پینے سے منع کر دیا تھا

وہ ٹھیک ہو جائے گئیں بھائی آپ سنبھالیں خود کو پلیز

وہ حمزہ کے گلے لگا تھا حمزہ کو اپنا کندھا بھیگتا محسوس ہوا تھا اسے اپنے بھائی پر ترس آیا تھا اور ساتھ حیرت بھی ہوئی تھی

وہ لڑکی اتنا قریب آ گئی تھی اسکے بھائی کے... کہ وہ اسکی تکلیف پر بیٹھا رو رہا تھا

وہ حیران ہی تو ہوا تھا

اسنے کیسے سہی ہو گئی تکلیف کاش اسکی جگہ مجھے مل جاتی اسکی ساری تکلیفیں کیوں اسکے ساتھ ہوا میرا دل پھٹ رہا ہے حمزہ مجھے صبر نہیں آ رہا

اسکی حالت میرا کلیجہ چیر رہی ہے

وہ تو بے قصور تھی اسے کیوں سزا دی

اپنے آنسوؤں کو روکتے وہ بے بسی سے بول رہا تھا

حمزہ کو اپنے بھائی کی تکلیف محسوس ہو رہی تھی وہ بھی تو ایسی ہی تکلیف سے گزرا تھا اور شاید آج تک سفر کر رہا تھا

اس کا موبائل بجا تھا اریان اس سے دور ہوا تھا

جاؤ کال سن لو حمزہ کال سنتے سائیڈ پر چلا گیا تھا

تم صرف طوبی کا دھیان رکھو فیصل باقی میں سنبھال لوں گا ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے ڈاکٹرز چیک کر رہی ہیں انہیں

حمزہ میں بھائی کو اس وقت اکیلا نہیں چھوڑ سکتا

آ رہا ہوں وہاں ....

نہیں فیصل بھائی نے اس سے بھی بڑے دکھ سے ہیں اب انہیں اور دکھ نہ ملیں اس لئے تم بس میری بہن کا خیال رکھو

بہن لفظ پر فیصل چونکا تھا

اور ہاں حمزہ کو جیسے کچھ یاد آیا تھا

فیصل شاہ اگر تم نے میری بہن کو ڈرانے کی کوشش کی یاں ذرا سا بھی رلایا بھائی تمہیں شاید معاف کر دیں میں تمہیں سیدھی گولی ماروں گا

وہ بات ختم کرتے کال کٹ کر گیا تھا

موبائل پوکٹ میں رکھتا اسے کچھ محسوس ہوا تھا جیکٹ میں ہاتھ ڈالے کھنکھالتا اسکے ہاتھ انویلپ آیا تھا

اسے یاد آیا تھا جب وہ اریان کے پیچھے گیا تھا یہ اسکے پاؤں میں گرا تھا اسنے اٹھا کر اپنی پوکٹ میں ڈال دیا تھا

حمزہ نے انویلپ کھولا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ ساکت ہوا تھا آسمان اسکے سر پر آ گرا تھا

تو اسکا مطلب حیام ہی...

یا اللہ وہ لڑکی ظہیر درانی کی بیٹی ہے

مطلب حیام درانی... اسے جھٹکا لگا تھا

یہ کیا نئی آزمائش ہے میرے مالک... تھکے ہوئے لہجے میں بولتا آسمان کی طرف منہ کیا تھا

میرے بھائی نے پہلے کم تکلیفیں جھیلی تھی اور اب انکو محبت ہوئی بھی تو کس سے ظہیر درانی کی بیٹی سے یا

اللہ یہ کیسا انصاف ہے حمزہ کو آنے والا وقت اذیت میں ڈال رہا تھا

اریان جو اسکے پیچھے آیا تھا حمزہ کے ہاتھ میں حیام کی تصویر دیکھ کے چونکا تھا

حمزہ!...

جی بھائی!...

اس نے تصویر چھپائی تھی

حیام کی تصویر تمہارے پاس کیوں ہے...؟

حمزہ کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ کیسے بتاتا...؟

میں کچھ پوچھ رہا ہوں حمزہ جواب دو!...

اریان حلق کے بل چلایا تھا

بھائی !...

میرے صبر کا امتحان نہیں لو!...

میرا دماغ پھٹ جائے گا حمزہ.... وہ اذیت دہ لہجے میں بولا تھا

بھائی حیام ہی حیام درانی ہے ....

وہ بول گیا تھا مگر اسکا دل بند ہو کے پھر دھڑکا تھا

اریان کو لگا تھا حویلی کی چھت اسکے سر پر آن گری ہو

اسکے کانوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا ہو

آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں

حمزہ نے ساری بات بتا دی تھی اسنے اریان کی آنکھوں میں دیکھا تھا کیا کچھ نہیں تھا اسکی آنکھوں میں کرب، اذیت ٹوٹے خواب محبت کھو دینے کی تکلیف حمزہ وہی جم گیا تھا

اریان نے الٹے قدم بڑھائے تھے

حمزہ نے بھی قدم بڑھائے تھے

میرے پیچھے آنے کی کوشش نہیں کرنا خیال رکھنا اسکا جب تک میں واپس نہ آجاؤ میری امانت کا خیال رکھنا اس پر آنچ بھی نہ آنے دینا پتھریلے لہجے میں کہتا جا چکا تھا

اور حمزہ بس دیکھتا رہ گیا

ملی اور فیصل حیران تھے اس خبر پر جو حمزہ نے تھوڑی دیر پہلے ہی انہیں دی تھی اسکے ساتھ یہ بھی کے اریان وہاں سے جا چکا ہے

حمزہ نے ملائکہ کو حویلی بلا لیا تھا کیونکہ وہ حیام کو اکیلے نہیں سنبھال سکتا تھا

فیصل طوبی کو ڈھونڈتے اسکے کمرے میں آیا تھا جہاں وہ دعا مانگنے میں مشغول تھی

فیصل کے قدم رکے تھے اگر اریان اسے گڑیا کہتا تھا تو بلکل ٹھیک کہتا تھا اسکی بڑی بڑی گرے آنکھیں جن میں ہمہ وقت آنسو ہی رہتے تھے اسکے لمبے بال اسکی خوبصورتی کو مزید بڑھاتے تھے اسکے چہرے پر ایک الگ ہی کشش تھی جس کی وجہ فیصل کو اسکا وہ ڈمپل لگتا تھا وہ اسکے ڈمپل پر ہی تو دل ہارا تھا مگر سب سے بڑھ کر اسکا دل خوبصورت تھا جو کسی کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا جو دوسروں کی تکلیف پر بھی دکھتا تھا فیصل شاہ کے لئے وہ لڑکی دن بہ دن اہم ہوتی جا رہی تھی وہ لڑکی اسکے لئے اسکی پوری دنیا تھی جس کے لئے وہ کسی سے بھی لڑ سکتا تھا مگر ابھی تو وہ خود اس سے لڑنے آیا تھا

آپ یہاں کوئی کام تھا کیا...؟

مسکرا کر سوال کیا تھا

ہاں میں بتائے آیا تھا کہ حیام بھابھی اب ٹھیک ہے طوبیٰ کی خوشی دیکھنے کے قابل تھی

اللہ کا شکر ادا کرتی طوبیٰ نے پھر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں...؟

خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا تھا

یہاں آؤ طوبیٰ فیصل شاہ!....

اسکے لہجے ایسا کچھ تھا طوبیٰ کے قدم وہی جم گئے تھے

اسنے پہلی بار فیصل کے منہ سے اپنے نام کے ساتھ اسکا نام سنا تھا جو اسکا دل مزید ڈھرکا رہا تھا

میں نے کچھ کہا ہے...

وہ مرے مرے قدموں سے بیڈ تک پہنچی تھی

فیصل نے اسے اپنے پہلو میں بیٹھایا تھا

مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے..... طوبیٰ نے سوالیہ نظروں اسے دیکھا تھا

تم جب بھی ایسے دوپٹہ کرتی ہو نہ نماز سٹائل میں اور بھی پیاری لگتی ہو اسکی نظریں جھکی تھی وہ بس مسکرائی تھی

جس سے اسکا ڈمپل نمایاں ہوا تھا

تمہارا یہ ڈمپل میری جان لے گا کسی دن فیصل نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے بانک لگائی تھی

طوبیٰ کھکھلا کے ہنسی تھی

اگر آپ نے میری تعریف کرلی ہے تو آپ جاسکتے ہیں میرے کمرے سے وہ اٹھنے لگی تھی فیصل نے اسکی کمر کے گرد اپنا بازو مضبوطی سے پھیلایا تھا وہ اس اچانک افتاد پر گھبرا گئی تھی وہ جو وہاں سے اٹھنے والی تھی اب ہل بھی نہیں پا رہی تھی

فیصل چھوڑیں مجھے... اس کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھیں

تم نے میری شکایت کیوں لگائی حمزہ سے... وہ سیریس ہوا تھا

آپ نے مجھے ڈرایا تھا اس لئے...

وہ معصومیت سے بولتی اسکے دل کے تار بلا رہی تھی

وہ جو غصہ کرنے آیا تھا اسے اب اپنا غصہ جاتا لگ رہا تھا

طوبیٰ تم میری بیوی ہو میں جو بھی کہوں تمہیں کس نے اجازت دی کہ تم ہماری باتیں کسی تیسرے کو بتاؤ

فیصل اسے سمجھانے والے انداز میں بولا تھا مگر لہجے میں سختی واضح تھی

وہ بھائی ہیں

خاموش ہو جاؤ...! آواز یکدم اونچی ہوئی تھی

وہ سہم گئی تھی

طوبیٰ نے پہلی بار اسکی آنکھوں میں محبت کی جگہ غصہ دیکھا تھا اسنے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا تھا

خبردار اگر ایک بھی آنسو گرا!...

فیصل کی دھمکی پر طوبی نے اپنے آنسو بامشکل روکے تھے

مجھے بلکل بھی نہیں پسند کہ کوئی بھی تیسرا ہماری زندگی میں دخل اندازی کرے چاہے پھر وہ بھائی اور حمزہ ہی کیوں نہ ہو مجھے یہ بات گوارا نہیں ہے تم صرف میری ہو میں تمہیں جو بھی کہوں کسی کو حق نہیں

کہ وہ آگے مجھے سوال کرے ہاں اگر کبھی تمہاری حق تلفی کروں تب تم بول سکتی ہو مجھے اعتراض نہیں مگر اسکے علاوہ نہیں ورنہ آئندہ سزا کے لیے بھی تیار رہنا

فیصل بولتا ہوا اسکی آنکھوں پر اپنے پیار کی مہر ثبت کرتا اٹھا تھا رونا بند کرو اور کچھ کھانے کو بنا دو!...

لہجے میں ناراضگی ہنوز برقرار تھی

مجھے کچھ ضروری کام ہے تھوڑی دیر تک آتا ہوں

بولتا اسکے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا

جبکہ طوبیٰ اسکی حد درجہ پوزیسیو نیچر کے بارے میں سوچ رہی تھی اسکی آنکھوں میں پھر سے پانی بھرنے لگا تھا وہ آنسو صاف کرتی کچن کا رخ کر گئی تھی

تم اتنی رات کو یہاں... اس حالت میں کیا ہوا ہے اریان بتاؤ مجھے وہ چار گھنٹے کا طویل سفر کر کے گھر پہنچا تھا یہ سفر اسنے کیسے طے کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا اسکی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اسکی اتری رنگت اور بگڑی حالت نے ملک ولا میں سب کو ہلا کے رکھ دیا تھا کیونکہ وہ اریان ملک تھا جتنی بھی دکھ تکلیفیں ہوں وہ سوگ میں بھی بن ٹھن کے نکلتا تھا مگر آج ایسی حالت عون اور سمیرا کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا

کیا ہوا میرے بچے کچھ تو بولیں آپ کی چھوٹی ماما آپ کی ایسی حالت نہیں برداشت کر پا رہی

وہ زمین پر بیٹھے سمیرا بیگم کی گود میں سر رکھے آنکھیں موندے ہوا تھا جیسے نا جانے کب سے اس سکون کی تلاش میں تھا اسکے چہرے پر بظاہر سکون تھا مگر دل کی دنیا تباہ ہو چکی تھی

دادو سو چکی تھی عون ملک سمیرا بیگم اور زارا اسکے بولنے کے انتظار میں تھے سمیرا بیگم اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیر رہی تھیں جب ان کو اپنا دامن بھیگتا محسوس ہوا

اریان میری جان انہوں نے اسکا چہرا اوپر کیا تھا

میں برباد ہو گیا ماما سب ختم ہو گیا

وہ کچھ بولتی اسنے خاموشی توڑی تھی

چہرے پر برسوں کی اذیت رقم تھی آنسو متواتر بہہ رہے تھے وہاں موجود تمام نفوس پر سکتا طاری تھا

اریان مجھے بتائیں گئیں آپ ہوا کیا ہے میرا دل بند ہو جائے گا... آپ اتنی تکلیف میں کیوں ہیں

سمیرا بیگم نے جیسے التجا کی تھی

ماما میں اتنا بد قسمتقسمت کیوں ہوں..؟

ماما بتائیں!....

آخر مجھے خوشیاں کیوں نہیں راس آتی پہلے بابا پھر ماما بھی چلی گئیں چھوڑ کے اور اب وہ بھی....

خاموش ہوتا توقف کے بعد پھر سے بولا تھا

مجھے اس سے محبت ہو گئی....

کس سے؟

حیام سے....

کون حیام...؟

سوال عون ملک کی طرف سے تھا

حیام ظہیر درانی!...

بہت اذیت سے تعارف کروایا تھا اور وہاں موجود سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا

ماما مجھے میری ماما کے قاتل کی بیٹی سے محبت ہو گئی ماما میں عشق کر بیٹھا ہوں اس سے!...

وہ جوان مرد انکا پلو تھامتا بچوں جیسے بلک بلک کے رو دیا تھا

وہ سب تو کچھ بولنے لائق ہی نہیں رہے تھے

جیسے الفاظ ختم ہو گئیں ہوں، آوازیں کہیں دب گئی تھیں، قسمت کے کھیل پر سب ہی حیران کھڑے تھے

ماما اسنے کیوں کیا ایسا وہ سب جانتی تھی... وہ جانتی تھی میں کون ہوں وہ کون ہے اسکا باپ...

سب جانتی تھی وہ پھر کیوں آئی ماما وہ میری دل کے قریب

یہ کیسا انصاف کیا ہے اسنے"...

وہ بچوں جیسے روتا سوال کر رہا تھا اور اسکے ہر سوال پر سمیرا بیگم کا کلیجہ پھٹ رہا تھا انہوں نے ہمیشہ اسے سنبھال کے رکھا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی اگر اب وہ بکھرا تو کوئی بھی ہاتھ کبھی اسے سمیٹ نہیں پائے گئیں

وہ لڑکی کہاں ہے ؟ سمیرا بیگم ٹرانس کی کیفیت میں بولی تھی

مر گئی !...

جواب بھی ویسی حالت میں آیا تھا

چہرے پر سختی تھی مگر دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا

یہ کیا کہہ رہے ہو تم عون صاحب تیزی سے اسکے قریب آئے تھے

فکر مت کریں چاچو ابھی صرف میرے نزدیک مر چکی ہے

لہجہ پتھر کی مانند سخت تھا.....

مگر... وہ رکا تھا

عون صاحب اسکی طرف مڑے تھے

اسے دنیا کی نظروں میں بھی مرنا پڑے گا

اسے مرنا پڑے گا چاچو تاکہ ظہیر درانی کو بھی احساس ہو تکلیف کیا ہوتی ہے اسے بھی معلوم ہو میری اذیت جس 26 سال سے جی رہا ہوں اسے حساب دینا ہو گا چاچو اور اسکی بیٹی کو مرنا ہو گا ارباب کہتا وہاں رکا نہیں تھا

وہ اپنے پیچھے ہر ایک کو ساکن چھوڑ گیا تھا

جب سے فیصل نے اس پر غصہ کیا تھا وہ کمرے میں بند تھی البتہ کھانا بنا چکی تھی حیرت یہ تھی فیصل بھی اسکے کمرے میں نہیں آیا تھا مگر اب اسے پیاس لگی تھی اور کمرے میں موجود جگ خالی تھا وہ کمرے سے باہر نکلی اسکا رخ کچن کی طرف تھا وہ پانی کا گلاس لے کے مڑتی فیصل کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی

تھی کیا کر رہی ہو لڑکی...؟

اسکی آواز میں پہلے دن جیسی اجنبیت تھی

طوبیٰ کے دل کو کچھ ہوا تھا اسنے مڑ کے فیصل کو دیکھا تھا.... پ... ا... نی... مم... جھے..

باقی کے الفاظ اسکے منہ میں ہی تھے فیصل نے اسے کھینچ کے اپنے حصار میں لیا تھا

وہ اچانک ہوئے اس حملے پر سنبھل نہیں سکی تھی اور فیصل کے سینے سے ٹکرائی تھی ہاتھ میں موجود گلاس زمین بوس ہوا تھا

یہ میرے سامنے ہی تمہاری زبان کیوں اٹک جاتی ہے؟

اسے اپنی باہوں میں قید کیے رعب دار آواز میں استفسار کیا تھا

بولو ایسے تو تمہاری زبان بہت چلتی ہے

تمہیں پتہ ہے مجھے رونے والی لڑکیاں بلکل نہیں پسند!...

فیصل نے اس کے آنسوؤں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چنا تھا

طوبیٰ سے اسکی بے رخی برداشت نہیں ہو رہی تھی

اور وہ پھر سے رو دی تھی

میں نہیں جانتی آپ اتنا ناراض کیوں ہو گئے ہیں پر میں...

فیصل کی گرفت اسکے بازو اور کمر پر سخت ہوئی تھی

آنسوؤں میں بھی روانی آئی تھی ....

م...جی...ھے...درد..ہو رہا چھو...ڑیں مجھے

تمہیں معلوم ہے طوبیٰ مجھے اپنی چیزیں شیئر کرنا نہیں پسند کسی سے بھی نہیں اور تم تو میری محبت ہو... فیصل شاہ کی محبت... میں کیسے برداشت کر لوں کہ تم ہماری ہوئی باتیں یا ہم دونوں سے ریلیٹڈ اتنی سی بھی بات کسی سے شیئر کرو یا تمہاری کسی بھی شے کو میرے علاوہ کوئی چھوئے بھی... تم صرف میری ہو ... صرف فیصل شاہ کی.. تم سے جڑی ہر شے صرف فیصل شاہ کی دسترس میں رہے گی.... تم پر تمہاری سانسوں پر صرف فیصل شاہ کا حق ہے سمجھی میری جان۔۔۔!

فیصل اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتا بولا تھا وہ اسکی ہر بات بہت غور سے سن رہی تھی اسے لگا کوئی اسکی روح کو اپنی روح کے ساتھ محبت کے دھاگوں میں پرو رہا ہو وہ فیصل شاہ کی آنکھوں میں اپنے لیے جنونی محبت دیکھ خود پر رشک کر رہی تھی مگر یہ بات بھی سچ تھی وہ ڈرتی تھی فیصل شاہ سے اور فیصل شاہ بھی تو یہی چاہتا تھا اسکی ناراضگی کا مقصد بھی یہی تھا کہ طوبیٰ اسکی اور اپنی ہوئی بات کو ہمارے درمیان

میں رکھے اگر اسے بے حد پوزیسیسو کہا جاتا تو ٹھیک تھا کیونکہ وہ اس کے معاملے میں بہت پوزیسیسو تھا

طوبیٰ اسکی ہر بات پر بچوں کی طرح سر بلا رہی تھی جیسے ہر بات کو پلو سے باندھ لیا ہو فیصل کو وہ ایسے بات کر رہی بہت معصوم لگ رہی تھی

اسکے گال پر مہر ثبت کرتا دور ہوا تھا

سوری میں نے تمہیں رلایا!...

طوبیٰ اسکی حرکت پر کانوں تک سرخ ہوئی تھی

چلو میں کھانا لے کے آتا ہوں

وہ آگے قدم بڑھاتی اسکے دونوں پاؤں میں کانچ پیوست ہوئے تھے منہ سے ہلکی سے چیخ نکلی تھی

فیصل جو کھانا نکال رہا تھا فوراً سے اسکی طرف بڑھا تھا

یہ کیا کیا اب لڑکی...؟

جوتے کہاں ہیں تمہارے... وہ پریشان ہوا تھا

وہ میں پہننا بھول گئی تھی... وہ روتے ہوئے بولی تھی

افففف میرے اللہ کیسی کم عقل بیوی دی ہے

تو کسی پچاس سال کی عقلمند سے کر لیتے شادی وہ سوں سوں کرتی بولی تھی

بلکل بس یہ جواب سن لو تم سے....

فیصل نے اسے گھورا تھا

مجھے نہیں چاہیے آپکی ہلپ بُرے ہیں آپ... بٹیں میرے راستے سے اسنے ابھی ایک قدم بھی نہیں بڑھایا تھا

وہ فیصل کی باہوں میں جا کے قید ہوئی تھی

چھوڑیں مجھے.... نہیں کرنی مجھے آپ سے بات...

غصہ آسمان کو چھو رہا تھا

فیصل نے پرواہ کیے بنا اسے بیڈ پر بیٹھایا تھا

اگر اب ایک لفظ بھی بولا تو میں تمہیں سٹور روم میں لاک کر دوں گا اور طوبیٰ پر اسکی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی وہ خاموش ہو گئی تھی

فیصل نے اسکے پاؤں کو پکڑا تھا جسے اسنے دوبارہ کھینچ لیا تھا

درد ہو گا... وہ روتے بولی تھی

نہیں ہو گا بس تھوڑی سی دیر پھر ٹھیک ہو جائے گا

نہیں...! طوبیٰ باضد ہوئی تھی

فیصل نے اسکا پاؤں مضبوطی سے تھامے اسے گھورا تھا کہ اب آواز نہ نکلے ایک ہی بار میں فیصل نے اسکے پاؤں سے کانچ کے ٹکڑے کو نکالا تھا اور طوبیٰ کا رونا سٹارٹ ہوا تھا

ڈاکٹر اب کیسی ہے وہ؟

ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتی وہ کسی گہرے صدمے کے زیر اثر ہیں جس کی وجہ سے وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئی ہیں....

ہممم...

حمزہ پریشان ہوا تھا

باقی ملک صاحب نے مجھے اور میری پوری ٹیم کو یہی رہنے کا آرڈر دیا ہے تو مجھے کچھ مشینز کی ضرورت ہے آپ وہ ہوسپٹل سے منگوادیں ...

اوکے آپ بے فکر رہیں میں سب انتظام کرادوں گا

ڈاکٹر جاچکی تھی ملائکہ اور حمزہ دونوں ہی کسی گہری سوچ میں تھے

بات ہوئی تمہاری اریان سے...؟

نہیں!...

حمزہ نے ایک لفظی جواب دیا تھا

اور اسکے گھر والوں کو کیا بتانا ہے اریان نے بتایا کچھ کیوں کی آج نہیں تو کل وہ پولیس کے پاس ہی جائیں گئیں

ایسے یہ معاملہ اور بگڑ سکتا

بھائی نے کیا بتانا میری تو کل رات سے بات ہی نہیں ہوئی موبائل بھی آف ہے... وہ دکھ سے بولا تھا

توتم وہاں رابطہ کیوں نہیں کرتے... حمزہ نے نظر اٹھا کے ملائکہ کو دیکھا تھا

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو اب کسی کو تو بات کرنی ہے نہ میرے پاس نمبر نہیں ہے ورنہ میں خود کر لیتی یہ کام بھی

وہ بال جھٹکتی احسان کرنے واے انداز میں بولی تھی

تم کوئی کام نہ کرو بس جس کے لئے بلایا ہے انہیں سنھبالو اور اپنی چونچ بھی بند ہی رکھو تو بہتر ہے

وہ چڑ گیا تھا

اوہووو تو میرا شک ٹھیک تھا معاملہ ابھی بھی وہی رکا ہے

وہ بس گھور کے رہ گیا تھا

ویسے مخلص دوست ہونے کے ناطے ایک مشورہ دوں..؟

حمزہ نے سوالیہ نظروں سے اس آفت کو دیکھا تھا

بھول کیوں نہیں جاتے اسے جب تم جانتے ہو وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے

پر وہ تو اسے پسند نہیں کرتا نہ،...

بغیر مڑے جواب دیا تھا

مگر میری مانو تو جو رہی سہی محبت ہے دل میں وہ بھی ختم کر دو خوش رہو گئے

حمزہ طنزیہ ہنسا تھا مجھے

ایک بات بتاؤ ملائکہ !...

تم کیوں ابھی تک اپنے ماضی میں اٹکی ہو تم بھی بھول جاؤ قبول کر لو اس انسپکٹر کی محبت کو

حمزہ بھی اسی کے لہجے میں بولتا اسے تپا گیا تھا

بکواس بند کرو حمزہ مجھے نہیں ہے اس سے محبت اور دوسری بات جس ماضی کی تم بات کرتے ہو وہ میرا معاملہ ہے تم بیچ میں نہ ہی پڑو تو بہتر ہے

وہ چیخی تھی

محبت میں خاندان ذات اور معیار معنی نہیں رکھتا صرف دل اور اس میں بسنے والے شخص کی یادیں معنی رکھتی ہیں

وہ مسرور کن لہجے میں بولا تھا

اسلئے بہتر ہے تم بھی اپنے دو ٹکے کے مشورے اپنے وردی والے کے لئے بچا کے رکھو

حمزہ بار بار اسکا ذکر کر کے ملائکہ کو اچھا خاصا تپا گیا تھا

کر لوں گا میں بات بھی .... فکر نہیں کرو ابھی اتنا حوصلہ ہے مجھ میں اور ہاں آخری بات جس کو تم میری رہی سہی محبت بول رہی ہو نہ وہ اب عشق بن چکا ہے حمزہ میر کا... جسے کوئی بھی میری ذات سے الگ نہیں کر سکتا سوائے اس ذات کے !...

وہ آسودہ سا مسکراتا حویلی سے باہر نکل گیا تھا

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری یہ ازل کی بد نصیب اور ظالم محبت !...

وہ پاس پڑی چیزوں کو ٹھوکر مارتی اندر چلی گئی تھی

اشعر اور درانی صاحب حیام کو تین دن سے ڈھونڈ رہے تھے مگر اسکا کہیں نام و نشان تک نہیں تھا آج کا سارا دن بھی وہ ڈھونڈ کے آئے تھے مگر آج بھی مایوسی ہی ہاتھ لگی تھی درانی صاحب اپنے کمرے میں تھے جب اشعر انکے پاس آیا تھا وہ حیام کی تصویر لیے اسے دیکھ رہے تھے اشعر نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

حیام مل جائے گی چاچو سنبھالیں خود کو

کیسے سنبھالوں بیٹا وہ میری معصوم سی گڑیا پتہ نہیں کہاں ہو گئی کس حال میں ہو گئی اشعر مجھے میری حیام لا دو

اشعر میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں وہ بے بسی کی انتہا پر تھے اشعر نے انکے ہاتھ تھامے تھے روئے نہیں چاچو آپکی طبیعت خراب ہو جائے گئی میں لاؤں گا حیام کو وہ انہیں تسلی دیتے خود بھی غمگین ہوا تھا

بیٹا کچھ کھالو جب سے آئے ہو ایک نوالہ بھی حلق سے نہیں اتارا آپ نے

سمیرا بیگم پھر سے اسکی منت کرنے آئی تھی

مگر وہ ازل کا ضدی کہاں سننی تھی اسنے کسی کی بھی بات...

ماما میرے لیے ایک دعا کریں گئیں

نظریں ہنوز کارپٹ پر تھی

جی میری جان بولیں سمیرا بیگم تو اس بات پر ہی خوش تھی کہ وہ کچھ بولا تو سہی

ماما دعا کریں میں مر جاؤں کسی حادثے میں مجھے موت...

اسکی بات ابھی زبان پر تھی سمیرا بیگم نے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اسے بولنے سے باز رکھا تھا

تو پھر دعا کرو بیٹا پہلے میں مر جاؤں اریان نے کرب سے انکی طرف دیکھا تھا

مجھے حمزہ اور زارا سے زیادہ عزیز ہو آپ میں سب دکھ برداشت کرلوں گئی پر آپ کو کھونے کا دکھ آپکی ماما نہیں سہہ پائیں گئیں وہ روتی ہوئی اس کے گلے لگی تھی

میں کیا کروں ماما اب والی اذیت باقی تمام اذیتوں سے بالاتر ہے

وہ اذیت ہے ماما جس میں انسان موت مانگتا ہے

اسکی آنکھ سے آنسو نکلا تھا

اسکو اپنا لو بیٹا خود کو تکلیف دینے سے اچھا ہے اسے شامل کر لو اپنی زندگی میں وہ بے یقینی سمیرا بیگم کو دیکھ رہا تھا

بیٹا گناہ اسکے بابا نے کیا اسنے نہیں...

جائیں یہاں سے ماما وہ کم آواز مگر سخت لہجے میں بولا تھا

زندگی میں پہلی بار اسنے اپنی چھوٹی مما سے اس لہجے میں بات کی تھی سمیرا بیگم بھی خاموشی سے اٹھتی چلی گئی تھی

وہ ابھی سو کے اٹھی تھی اسکی پہلی نظر سامنے صوفے پر گئی تھی فیصل میرے کمرے میں کیوں سو رہے ہیں وہ بے دھیانی میں بیڈ سے اٹھتی کہ اسکے پیر میں درد کی لہر اٹھی تھی اور اسے کل رات والا واقع یاد آیا تھا

اسنے فیصل کی طرف دیکھا جو بغیر بلینکٹ کے سو رہا تھا کمرے میں کافی ٹھنڈ تھی طوبیٰ کو اسکی کی فکر ہوئی تھی وہ ہمت کر کے اٹھی تھی اور اپنا بلینکٹ اٹھائے اس تک پہنچی تھی

وہ بلینکٹ ڈالنے کے لئے جھکی تھی جب اسکی نظر بے ساختہ فیصل کے چہرے پر پھیلی معصومیت پر ٹکی تھی اسکی لمبی گھنی پلکیں اور ماتھے پر بکھرے بال طوبیٰ نے ہاتھ بڑھا کر ان بالوں کو ہٹایا تھا اسکی

موچھوں تلے عنابی ہونٹوں کو دیکھ رہی تھی وہ آج پہلی بار فیصل شاہ کو اتنے قریب سے دیکھ رہی تھی اور اسکا دل چاہا تھا وہ اسکے چہرے کے ہر نقوش کو چھوئے مگر اپنی خواہش کو رد کر گئی تھی مگر نظریں بار بار اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی

اففف یہ سوتے ہوئے کتنے معصوم اور پیارے لگتے ہیں اور جب جاگ جائیں تو بلکل کھڑوس سڑیل!...

وہ اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی

جب فیصل نے اسکا بازو پکڑے اپنی طرف کھینچا تھا اور طوبیٰ اسکے اوپر جا گری تھی

دل مزید تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

کھڑوس سڑیل اور اسکے علاوہ کیا کیا لگتا ہوں.... بتانا پسند کریں گیئں مسز فیصل شاہ؟

وہ بارعب آواز میں بولتا اسکے ہوش سلب کر گیا تھا

اسے جاگے دیکھ طوبیٰ کا سانس اٹکا تھا....

مم۔۔میں یہ۔۔۔بب۔۔لینکٹ۔۔۔

خاموش ہو جاؤ... اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھے اسے چپ کرایا تھا طوبیٰ نے اسکی طرف دیکھا تھا مگر اگلے ہی لمحے نظریں جھکا گئی تھی

میں جانتا ہوں تم یہاں یہ بلینکٹ دینے آئی تھی مگر وہ الگ بات ہے تمہاری نیت بدل گئی اسکی بات پر طوبیٰ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی اسکے سینے پر ہاتھ رکھے فاصلہ بنایا تھا

آپکو میں ایسی نظر آتی ہوں وہ قدرے دکھ سے بولی تھی

میرے پاؤں میں اتنا درد ہے میں آپ کی وجہ سے یہاں تک آئی وہ بات کر رہی تھی فیصل کو اسکے پاؤں کے بارے میں یاد آیا اسنے تیزی سے طوبیٰ کے پاؤں کی طرف دیکھا تھا جہاں سفید پٹی خون سے سرخ ہو چکی تھی

کس نے کہا تھا بیڈ سے اٹھنے کے لیے..؟

وہ برہم ہوا تھا

آپ نے کل کہا تھا آپ مجھ پر غصہ نہیں کریں گئیں

اب کے وہ خوف سے بولی تھی

ہمممم... مزید کچھ بولے بغیر فیصل نے اسے بازوؤں میں اٹھائے بیڈ پر بیٹھایا تھا

نہیں کر رہا غصہ... سوری رونا بند کرو تم بھی تو بچوں والی حرکتیں کرتی ہو... جب منع کیا تو سنتی کیوں نہیں ہو

آپ کو کسی 40 سال کو عقل مند اور اچھی لڑکی سے شادی کرنی چاہیئے تھی

رخ موڑے عظیم مشورہ دیا گیا تھا

وہ ہنسا تھا

پہلی بات فیصل کی جھلی بیگم 40 سال کی عورت ہوتی ہے لڑکی نہیں اور دوسری بات یہ کہ تمہارا آئیڈیا ویسے برا نہیں ہے میں ضرور سوچوں گا اس بارے میں وہ کافی سیریس انداز میں بولا تھا

طوبیٰ نے اسے کشن اٹھا کے مارا تھا جو فیصل نے بڑی مہارت سے کیچ کیا تھا ویسے تم پہلی بیوی ہو گئی جو اپنے شوہر کی دوسری شادی

کرائے گئی

وہ اب بھی باز نہیں آیا تھا

اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا

میں نے ایسا کب کہا آپ سے...؟

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی آنکھوں میں غصہ لیے پوچھ رہی تھی

فیصل کو وہ بہت کیوٹ لگی تھی

اچھا مزاق کر رہا ہوں رونے نہیں بیٹھ جانا فیصل اسکی رونے کی عادت پر چوٹ کرتا بولا تھا

تم فریش ہو جاؤ میں ناشتہ لے کے آتا ہوں وہ رونے والی بات پر بھی منہ بناتی فیصل وہاں سے نکلا تھا

آخر اسنے فیصلہ کر ہی لیا تھا اور گھر کے نمبر پر کال کی تھی بیل جا رہی تھی مسلسل بیل جانے کے بعد بھی کسی نے کال نہیں اٹھائی تھی حمزہ نے موبائل سائیڈ پر رکھا تھا ابھی دو منٹ ہی گزرے تھے کہ اسکا موبائل بجنے لگا تھا

اسی نمبر سے کال آتے دیکھ جھٹ سے کال اٹھائی تھی

مگر بولا کچھ نہیں تھا

اسلام علیکم..... اور وہی ہوا تھا جو وہ نہیں چاہتا تھا

ہیلو!...

وہ مسلسل تیسری بار ہیلو بول رہی تھی

عجیب ہے اگر نہیں بولنا ہوتا تو کال نہ کیا کریں

وہ بولنا شروع ہوئی تھی تو بولتی چلی گئی تھی

تم کسی کو بولنے کا موقع دو گئی تو بولوں گا نہ!...

ذرا سخت لہجے میں کہا تھا

مقابل کی سانسوں کی ردھم میں انتشار پیدا ہوا تھا

زارا اسکی آواز پہچانتی رکی تھی

جی بولیں سن رہی ہوں

اتنے پیار سے بولو گئی تو ساری زندگی سننے کو تیار ہوں

وہ شوخ ہوا تھا

لگتا فضول بولنے کی عادت ابھی تک گئی نہیں تمہاری

اور بھی بہت سی عادتیں ویسی ہی ہیں کبھی غور کر کے دیکھو تو سہی!...

زارا چپ ہوئی تھی

کال کرنے کی وجہ بتاؤ یا میں کال کٹ کر دوں

دھمکی بھرے لہجے میں بات کی گئی تھی

کچھ عادتیں تمہاری بھی ویسی ہی ہیں میڈم...

مطلب؟ وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکی تھی

بلیک میلر ایک نمبر کی!...

لہجہ ہنوز سرد تھا

زارا کے ذہن میں تلخ یادوں کا سایہ منڈلایا تھا

مجھے بھائی سے بات کرنی ہے وہ مزید اسے تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا زارا کچھ بولتی اسکی بات سنے خاموش ہوئی تھی

اوکے ویٹ...

ویٹ ہی تو کر رہا ہوں!....

حمزہ معنی خیزی سے بولا تھا.....

جسٹ شٹ اپ مسٹر حمزہ...

وہ غرائی تھی

بات کرنے کی تمیز آج بھی نہیں آئی!....

افسوس سے کہا تھا

وہ موبائل اریان کے روم میں لے کے گئی تھی

تمہارے بھائی کی کال آئی ہے مسٹر ہینڈسم...

وہ اسکا نام نہیں لیتی تھی شاید اسکی انا آڑے آتی تھی

اریان جو بالکنی میں کھڑے کسی گہری سوچ میں تھا زارا کے پاس آنے پر واپس ہوش کی دنیا میں آیا تھا پر زارا اسکے کچھ فاصلے پر ہی رکی تھی اور موبائل دے کے جا چکی تھی....

یہ سچ تھا کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتی تھی مگر وہ اریان سے محبت نہیں کرتی تھی وہ اسکی ضد تھا وہ صرف اسے حاصل کرنا چاہتی تھی وہ خود کو تو برسوں سے تکلیف دے ہی رہی تھی مگر وہ اپنے ساتھ کسی

اور کو بھی اس آگ میں جلتا دیکھنا چاہتی تھی اریان اسکے دل میں چھپے ہر راز سے واقف تھا اسکی تمام اذیتوں سے وابستہ تھا اس لیے ہمیشہ خاموش ہو جاتا تھا کیونکہ وہ کسی صحیح وقت کے انتظار میں تھا

ہممممم....

بولو حمزہ کیا بات کرنی ہے... لہجے میں بیزاری تھی

کیسے ہیں آپ بھائی اور کب واپس آئیں گئیں

وہ بے قرار سا بولا تھا

میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں

لہجہ سخت ہوا تھا

جی.. وہ.. بھائی مجھے پوچھنا تھا کہ حیام بھابھ ...

میرا مطلب ہے حیام کے گھر والوں کو کیا خبر کرنی ہے کیونکہ اگر معاملہ پولیس کیس تک گیا تو بات سرور تک جائے گی اور پھر ہم تک اور سرور بھی ایک بار پھر ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا

اسکے باپ تک خبر پہنچا دو کہ وہ مر چکی ہے یہ سب کیسے کرنا ہے تمہارا مسئلہ ہے اریان کا لہجہ پتھریلا ہوا تھا

کال کٹ چکی تھی

حمزہ موبائل ہاتھ میں پکڑے بے حس و حرکت کھڑا تھا

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا نا اپنی سماعتوں پر یقین آرہا تھا
کل تک وہ انسان جس کی تکلیف میں رو رہا تھا آج خود اسکی موت کا پروانہ جاری کرنے کا بول رہا تھا اس کو دکھ ہوا تھا مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس سے زیادہ دکھ میں اسکا بھائی ہے وہ شخص جو اس لڑکی کے لئے اپنی جان دینے کو بھی تیار تھا آج خود اسکو جیتے جی اسے مار رہا تھا

اریان ملک خود کو آزمارہا تھا وہ جیسے اپنے ضبط کی آخری حد بھی
پار کر دینا چاہتا تھا وہ پھر سے خود کو پتھر کا بت بنانے والا تھا خود کو اندھیروں میں دھکیلنے والا تھا وہ ایک بار پھر جیتنے والا تھا مگر اس بار سب ہار کر... ایسی جیت جس کے بعد اسکے پاس کچھ نہیں بچنا تھا مگر شاید یہ بھی منظور تھا

آج تین ہفتے گزر چکے تھے مگر حیام کی حالت میں کوئی سدھار نہیں آیا تھا وہ ہوش کی دنیا میں تھی پر سارا دن ایک جگہ پر بیٹھی رہتی اسکی نظریں ایک جگہ پر ٹکی رہتی نہ کچھ بولتی تھی نہ سنتی تھی کھانے کا ہوش بھی نہیں تھا مگر اس سب کے باوجود بھی ان تینوں کو ایک خوشی تھی کہ وہ بچ گئی تھی اریان نے اسے صحیح وقت رہتے بچا لیا تھا اور وہ سرور کی حوس کا نشانہ بننے سے بچ گئی تھی ڈاکٹر یہ کب تک ٹھیک ہو جائیں گیئں

ہم کوشش میں ہیں حمزہ سر.. پر یہ اس صدمے کو بھول نہیں پا رہی جس کی وجہ سے انکا دماغ مفلوج ہو چکا یہ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی کوشش نہیں کر پا رہی پر اگر انکی کوئی پرانی اچھی یادیں یاد کرائی جائیں جیسے انکی فیملی تو شاید یہ ریکور کر جائیں حمزہ نے ڈاکٹر کی بات کے جواب میں سر ہلایا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے اگر حیام کو سب یاد آ گیا تو وہ یہاں کبھی نہیں رکے گئ اور اسے سنھبالنا مشکل ہو جائے گا

یہ خبر درانی صاحب پر کسی قیامت کی طرح ٹوٹی تھی وہ اس لڑکی کی لاش دیکھ کے بکھر گئے تھے جس کو سب حیام کا نام دے رہے تھے.....

پولیس کے مطابق حیام کے ساتھ لوٹ مار کی گئی اور پھر اسکو بے رحمی سے قتل کر دیا گیا اس لاش کا چہرہ خراب ہو چکا تھا کیونکہ لوٹنے والوں نے اسکے اوپر ایسڈ پھینکا تھا مگر رنگ اور قد حیام جیسا ہونے کی وجہ سے اسکی شناخت کر پانا آسان رہا تھا کے یہ کوئی اور نہیں بلکہ حیام درانی ہی ہے

یہ میری بیٹی نہیں ہے...

اشعر یہ حیام نہیں ہے میں باپ ہوں اسکا میں پہچانتا ہوں اپنی بیٹی کو یہ سب جھوٹ ہے... دھوکا ہے ... سازش ہے

وہ چیختے ہوئے شدت سے رو دیئے تھے

مگر سب نے بیٹی کی موت کا دکھ سمجھ کر انکی کسی بات پر غور نہیں کیا اور انہوں نے خود کو کمرے میں بند کر لیا یہاں تک کہ وہ اسکے آخری مراحل میں بھی شامل نہیں ہوئے تھے کیونکہ انکے مطابق انکی بیٹی زندہ ہے جو کہ سچ بھی تھا

تو کیا سوچا پھر تم نے ...

دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے اور مجھے یقین ہے اگر ہم مل جائیں تو آریان ملک کی بربادی بنے گئیں اور میں بس اسے برباد کر دینا چاہتی ہوں وہ آج دوسری بار سرور کنگ کے اڈے پر آئی تھی

مجھے تمہاری دوستی قبول ہے ویسے بھی میں حسیناؤں کی دوستیاں ٹھکراتا نہیں ہوں مگر اریان ملک بہت ہوشیار ہے وہ ہمیشہ مجھ سے چار قدم آگے ہی رہتا ہے اسے شکست دینا اتنا آسان نہیں ہو گا اور میں نے کب کہا کہ یہ سب آسان ہو گا

تم آج تک اسے اس لیے شکست نہیں دے سکے سرور کیوں کہ تمہاری سوچ صرف اسے موت دینا ہے اور میری سوچ اسے تڑپا تڑپا کے مارنا ہے اسے برباد ہوتا دیکھنا ہے پر اب ہم اس سے چار نہیں بلکہ دس قدم آگے رہیں گئیں کیونکہ اب تمہارے ساتھ میں ہوں وہ ایک ادا سے بولی تھی سرور تو بس اسے دیکھتا رہ گیا تھا

تو پلان کیا ہے اور کب شروع کرنا ہے

سرور بے تابی سے بولا تھا

پلان تو میں کب سے شروع کر چکی ہوں سرور ڈارلنگ

اسکے گھر تک رسائی حاصل کر چکی ہوں یہاں سے ہی اندازہ لگالو ملائکہ صدیقی کی ذہانت کا"...

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی تھی

تم تو بہت چالاک ہو حسینہ پر ایک بات سمجھ میں نہیں آرہی تمہاری کیا دشمنی ہے اریان ملک سے ؟

کنگ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا

وہ بھی بتاؤں گئی پر تب جب تم پوری طرح مجھ پر یقین کرنے لگو گئے

وہ اسکے قریب ہوئی تھی

اپنی جان تمہاری ہتھیلی پر رکھوں تو یقین کرو گئ ڈارلنگ

سرور اسکے ہاتھ کو چومتا دلفریب سا مسکرایا تھا

ملائکہ نے فوراً اپنا ہاتھ چھڑایا تھا

نہیں جان نہیں چاہئیے تمہاری !....

وہ تو کسی اور کی امانت ہے میں بھلا کیسے لے سکتی ہوں ملائکہ بامعنی بات بولتی مسرور سا مسکرائی تھی

سرور ہنسا تھا

تم ضرور میری بیوی کی بات کر رہی ہو پر وہ کب کی مر چکی ہے اور مزے کی بات اسے مارا بھی میں نے خود ہے

وہ رازدانہ انداز میں بولا تھا

ملائکہ کے چہرے پر سختی آئی تھی مگر چھپا گئی تھی

اچھا پر ابھی مجھے چلنا چاہیے کیونکہ اگر زیادہ دیر میں باہر رہی تو اسکے آدمیوں کو خبر ہو جائے گئی باقی اسکی ہر خبر میں تمہیں دیتی رہوں گئی یہ کہتے وہ وہاں سے نکل گئی تھی کیونکہ اگر وہ کچھ دیر اور وہاں رہتی تو اسکا بھیجا اڑا چکی ہوتی

اسکو واپس آئے تین دن گزر چکے تھے مگر اس بات کی خبر کسی کو نہیں تھی اسکو اب اپنے فیصلے کو حتمی شکل دینی تھی مگر بار بار وہ الفاظ اسکے کانوں میں گونج رہے تھے جو یہاں آتے اسکی چھوٹی مما نے اس سے بولے تھے

آپ واپس جا رہے ہیں...؟

جی!...

وہ اپنے روم میں سامان پیک کرتا مصروف انداز میں بولا تھا سمیرا بیگم نے اسکا چہرہ دیکھا تھا جہاں اذیت ہی اذیت تھی

مجھے آپ سے بات کرنی ہے اریان...

پر میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا ماما

مجھے اس حوالے سے بات نہیں کرنی... بیٹھیں یہاں سمیرا بیگم سخت لہجے میں بولی تھیں

اریان کو بھی مجبوراً بیٹھنا پڑا تھا

بیٹا میں نہیں کہوں گئی آج کہ اسے معاف کر دیں اور اپنا لیں مگر اسکا وجود بی مٹا دینا اس دنیا سے یہ سب کیا ہے اریان میں نے یا آپکی ماما نے ایسی تربیت تو نہیں کی تھی آپکی میں صرف ایک بات بولنا چاہتی ہوں اریان اسکے آگے آپکی مرضی آپ جو بھی کریں میں کچھ نہیں بولوں گئی....

وہ ہنوز خاموش بیٹھا بس زمین کو تکتا رہا جیسے اسے فرق نہیں پڑتا وہ کچھ بھی بولیں

بیٹا ایک لڑکی کے لئے سب کچھ اسکی عزت ہی ہوتی ہے اور جب وہ اسے کھو بیٹھتی ہے تو اسکے سر پر کتنی ہی چادریں کیوں نہ ڈال دو مگر پھر بھی اسکا وجود بے لباس ہی رہتا ہے کیوں کہ عورت کی عزت ہی اسکا لباس ہے اور جب وہ ہی اس سے چھین لیا جائے اور اسکو ساری زندگی جینے کا حکم بھی سنا دیا جائے تو اس سزا سے بڑی اس کے لئے کوئی سزا نہیں ہوتی اور اس لڑکی کی عزت تو ویسے ہی جا چکی ہے بیٹا بے شک وہ آج بھی پاک دامن ہے مگر کون یقین کرے گا اب اسکا... جو آج ایک ہفتے سے بھی زیادہ بے گھر

رہی ہو ایسی عورتوں کو لوگ جینے نہیں دیتے کچھ زندگی کے دردناک حادثوں میں مر جاتی ہیں اور کچھ جن کا سفر ابھی باقی ہو وہ صرف برداشت کرتی ہیں لوگوں کی باتیں انکے طعنے سہتی ہیں

سمیرا بیگم کا لہجہ بھیگ چکا تھا اپنی دادی سے مل کے جایئے گا وہ آپ کی راہ دیکھ رہی ہوں گئ

وہ ہٹ اسے نئ کشمکش میں ڈال کے جا چکی تھیں

مجھے نہیں پتہ مجھے بھائی سے ملنا...

نہ آپ مجھے حمزہ بھائی کے پاس لے کے جا رہے نہ ہی اریان بھائی کے پاس

آپ بہت بُرے ہیں فیصل...

آخر آنکھ سے آنسو نکلا تھا

میری جان میں نے تمہارے سامنے کال کی تھی بھائی کو انکا موبائل بند ہے تو میرا کیا قصور اور رہی بات تمہارے حمزہ بھائی کی تو اس جن سے تم نا ملو تو بہتر ہے

آپ میرے بھائی کو جن نہیں بول سکتے...

آپ ہو گئیں جن...! وہ اسے گھورتے بولی تھی

اب اس کمینے پر جو سوٹ کرتا وہی بولوں گا نہ فیصل بھی اپنے نام کا ایک تھا مجال تھی جو کسی بات کو سیریس لیتا

میرے بھائی آپ سے تو زیادہ پیارے ہیں وہ جب مجھے یونی لینے آتے تھے تو میری کلاس فیلوز میرے ساتھ آتی تھیں سپیشلی انہیں دیکھنے کے لئے اور ایک تو انکا نمبر بھی مانگ رہی تھی

وہ اتراتے ہوئے اپنے بھائی کی تعریفیں کر رہی تھی

تو تم نے نمبر دیا؟

نہیں وہ والی میرے بھائی کے ساتھ پیاری نہ لگتی اس لئے میں نے اسے ریجیکٹ کر دیا!....

انتہائی اطمینان سے اپنا کارنامہ بتایا تھا

کیا مطلب تم حمزہ کے لئے لڑکی ڈھونڈ رہی ہو...؟

ہاں!..

وہ چہکتے ہوئے بولی تھی

فیصل نے اپنا ماتھا پیٹا تھا

میری پاگل بیوی وہ اپنے لئے لڑکی پہلے ہی ڈھونڈ چکا تم کس دنیا میں ہو

طوبیٰ کو حیرانی ہوئی تھی وہ کچھ بولتی فیصل کا موبائل بجا تھا اور فیصل نمبر کے دیکھتے باہر چلا گیا تھا

وہ بھی اسکے پیچھے گئی تھی

اوکے میں آرہا ہوں

وہ جو کان لگائے بہت دھیان سے اسکی باتیں سن رہی تھی وہ اپنے آپ میں اتنی مگن ہوئی تھی کہ اسے فیصل کے مڑنے کی بھی خبر نہیں ہوئی اور وہ سیدھا اس کے سینے سے ٹکرائی تھی

میری جاسوسی کر رہی ہو!...

باہوں میں قید کیے سوال کیا تھا

طوبیٰ کی سانسیں اٹکی تھیں

میں کیوں جاسوسی کروں گئی بھلا آپ کون سا کسی لڑکی سے بات کر رہے تھے

ہاں میں تمہاری سوتن سے بات کر رہا تھا کیا کر لو گی

فیصل نے اپنا چہرا اسکے بالوں میں چھپایا تھا...

مم... میں بھائی کو بتاؤ گی ....

مقابل نے کوئی جواب نہیں دیا تھا جیسے اسے فرق ہی نہیں پڑتا چھوڑیں مجھے...! آواز کانپ رہی تھی

اب نہیں جا سکتی فیصل نے اسکی گردن پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی تھی اس کی سانسیں اکھڑنے لگی تھی

میں جتنا کوشش کرتا ہوں تمہارے پاس نہ آؤں تمہیں تنگ نہ کروں تم اتنا مجھے مجبور کرتی ہو اس لئے اب بھگتو کہتے ہی فیصل اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا اور قطرہ قطرہ اسکی خوشبو کو آپنے اندر اتارا تھا

طوبیٰ نے مضبوطی سے اسے تھاما تھا وہ اب باقاعدہ کانپ رہی تھی اگر فیصل اسے سہارا نہ دیتا تو وہ یقیناً زمین بوس ہو جاتی بہت نرمی سے فیصل نے اسے خود سے دور کیا تھا

چہرا سرخ ہو چکا تھا آنکھیں ابھی بھی بند تھیں اسکے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ فیصل کو بہت بھلے لگے تھے اسنے اپنا گھیرا مزید تنگ کیا تھا

مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے اپنا خیال رکھنا میری جھلی بیگم فیصل کا ہاتھ اسکے بالوں میں رینگ رہا تھا اسکی خوشبو اپنے اندر اتارتے اسے وہی چھوڑ کر وہ جا چکا تھا مگر سیکیورٹی گارڈ کو ہدایات دینا نہیں بھولا تھا

وہ تینوں اس وقت آفس میں موجود تھے مگر تینوں ہی اریان کی حالت پر ششدر تھے بڑھی ہوئی شیو چہرے کی رنگت پیلی زرد ہو رہی تھی آنکھوں کی مخصوص چمک بھی غائب تھی ان تینوں کو دلی دکھ ہو رہا تھا اسکی ایسی حالت پر...

مگر ان میں سے کسی کے پاس بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ کوئی سوال کر سکیں کیونکہ اریان ملک کے چہرے پر موجود حد درجہ سنجیدگی ان سب کو کسی طوفان کا پتہ دے رہی تھی

پلان کہاں تک پہنچا ہے ملائکہ !...

آخر اریان کی آواز نے کمرے میں موجود خاموشی کو توڑا تھا....

ملائکہ جو اپنے ہی کسی خیال گم تھی ہڑبڑا کے سیدھی ہوئی تھی پلان اپنے اختتام پر پہنچ چکا سرور کو مجھ پر پورا یقین ہو گیا پچھلے کچھ دنوں کی تمہاری ساری روٹینز اور میٹنگ کی میں نے اس تک ہر خبر پہنچائی ہے جو کہ سچ تھی اور اسی وجہ سے وہ اب مکمل میرے شکنجے میں ہے اور وہ آج شام کو ہی مجھے اپنے اڈے پر لے کے جانے والا کیوں کہ اسکے مطابق وہ اپنے اس کام میں بھی میرا ساتھ چاہتا ہے

وہ کسی رٹے رٹائے طوطے کی طرح بول رہی تھی

بہت خوب ملائکہ مجھے تم سے یہی امید تھی

اس نے جواباً سر کو خم دیا تھا

اور تم دونوں....

اب اس کی توپوں کا رخ حمزہ میر اور فیصل شاہ کی طرف تھا

بھائی آپ کو جو ڈیٹیلز چاہئے تھیں وہ ساری اس فائل میں ہیں اور طوبیٰ بلکل ٹھیک ہے مگر وہ بہت ضد کر رہی ہے کچھ دنوں سے وہ آپ سے اور اس کمینے... میرا مطلب ہے اپنے پیارے بھائی سے ملنا چاہتی ہے

اریان نے اسکی بات پر گہرا سانس بھرا تھا اسے معلوم تھا دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے گئ مگر فیصل شاہ کبھی سیریس طریقے سے بات نہیں کرے گا اور دوسری طرف حمزہ نے اسے گھورا تھا

کیسی ہے اب وہ...؟

حمزہ جو فیصل کو دھمکیاں دے رہا تھا اریان کی طرف متوجہ ہوا تھا

بہتر ہیں وہ اب بھائی مگر...

مگر کیا؟

وہ پل میں بے چین ہوا تھا

بھائی انکو ہوش تو آ چکا مگر وہ کسی کو بھی نہیں پہچان رہی وہ کہاں ہیں انہیں یہ بھی نہیں پتہ کسی سے کوئی بات نہیں کرتی سارا دن خاموش رہتی ہیں اور ڈاکٹر کے مطابق وہ اس حادثے کو نہیں بھول پا رہی اور انہیں نارمل کرنے کے لیے انہیں انکی کوئی پرانی یادیں یاد دلانے پڑیں گئیں....

ہممم وہ جانتا تھا وہ صدمہ میں ہے مگر کچھ دیر کے لیے!....

اریان نے اپنا ماتھا مسلا تھا

پلان کو آج ہی اختتام پر پہنچانا ملائکہ تم اپنی پوری تیاری کر لو ہم آج ہی اس سرور کا کھیل ختم کریں گئیں

تم دونوں بھی تیار رہنا اور اس دوسرے مسئلے کو بھی میں اختتام پر پہنچا دوں گا کل تک...

باقی تم تینوں تیار رہنا...

کہاں کے لیے...؟

سوال حمزہ نے کیا تھا

مشن ختم ہونے کے بعد گھر جانا ہے اریان نے حمزہ کو دیکھتے کہا تھا اور اسکی سوچ کی عین مطابق حمزہ کے رنگ اڑے تھے مگر بولا کچھ نہیں تھا فیصل جس کی نظر بھی حمزہ کے چہرے پر تھی اریان کی طرف دیکھا تھا

آنٹی کو بھی بول دینا اگر وہ چلنا چاہئیں تو.....

مگر فیصل تو کچھ اور ہی سننا چاہ رہا تھا

اور طوبیٰ...؟

آخر اسنے خود ہی پوچھ لیا تھا ابھی گھر ہی جا رہا ہوں بتا دوں گا اسے اب جاؤ تم سب اور تیاری کرو وہ تینوں آفس سے جا چکے تھے اریان نے اپنا سر چیئر کی پشت کی ساتھ ٹکایا تھا اور آنکھیں بند کی تھی اسکے ذہن میں حیام کا عکس ابھرا تھا آنکھوں کے کونے بھیگے تھے اور وہ وہاں سے اٹھتا باہر کی طرف جا چکا تھا

طوبیٰ کچن میں مگن اپنے لئے چائے بنا رہی تھی جب اسنے پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز سنی تھی مگر پھر بھی وہ باہر نہیں گئی کیونکہ وہ جانتی تھی فیصل آیا ہو گا

وہ آ کے صوفے پر بیٹھا تھا اور ادھر ادھر دیکھے طوبیٰ کو ڈھونڈ رہا تھا وہ ابھی دیکھ ہی رہا تھا جب طوبیٰ اپنے دوپٹے کے ساتھ الجھتے باہر آئی تھی

اسلام علیکم !....

اریان اسے خود میں مگن دیکھے بولا تھا

طوبیٰ نے بے یقینی سے دیکھا تھا

بھائییییی... وہ چہکتی ہوئی اس کے گلے لگی تھی

کیسی ہے بھائی کی جان

میں بلکل ٹھیک ہوں... آپ کیسے ہیں اور اتنے دن کہاں تھے آپ... میں نے آپ کو اتنا مس کیا میں روز ان سے بولتی تھی کہ میری بات کرائیں پر وہ سنتے ہی نہیں تھے..... آپ کو بھی میری یاد نہیں آئی

وہ ایک ہی سانس میں بولے جا رہی تھی

اریان اسکے اتنے سوالوں پر مسکرایا تھا

سانس تو لے لو پاگل آ گیا ہے تمہارا بھائی اب کہیں نہیں جاؤں گا

اریان اسکے سر پر ہاتھ رکھے محبت بھرے لہجے میں بولا تھا

اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے

ارے کیا ہوا رو کیوں رہی ہے بھائی کی پرنسس...

میں نے آپ کو بہت یاد کیا بھائی مجھے آپ کی بہت فکر ہو رہی تھی اریان نے اسکے آنسو پونچھے تھے اور اسے لے کے صوفے پر بیٹھا تھا میں نے بھی تمہیں بہت مس کیا

وہ مسکرایا تھا

طوبیٰ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی

وہ خوش تھا چاچو چاچی کی بعد اب اسکے پاس بہن کا بھی رشتہ موجود تھا جسے دیکھ کر ہی اسے خوشی اور راحت ملتی تھی

فیصل نے تنگ تو نہیں کیا تمہیں میرے بعد...؟

فیصل کے نام پر طوبیٰ کو اسکی بے باکی یاد آئی تھی چہرا پل بھر میں سرخ ہوا تھا..

نن... نہیں بھائی....وہ سر جھکائے بولی تھی

اریان کو اسکا شرمانا بہت تعجب دے گیا تھا مگر پھر ماجرہ سمجھ میں آتے اسکا ماتھا چوما تھا

ہمیشہ خوش رہو تم دونوں طوبیٰ سے مزید وہاں بیٹھا نہ گیا وہ کچن کی طرف بھاگی تھی اریان فریش ہو کے باہر آیا

جب وہ اسکے لئے چائے اور دیگر لوازمات کی ٹرے لئے کمرے میں داخل ہوئی تھی

بھائی چائے۔۔۔۔

ہاں رکھ دو

آپ کہیں جا رہے ہیں.. طوبیٰ اسکی تیاری دیکھتے بولی تھی

ہاں ایک بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں آ جاؤں گا تھوڑی دیر تک...

وہ اداس ہوئی تھی

اداس نہیں ہو میں پکا جلدی آجاؤں گا اور آپ کو ایک بات بھی بتانی تھی

وہ کیا بھائی...؟

ہم سب دو دن بعد گھر جا رہے ہیں آپ اپنی پیکنگ کر لیجئے گا

پر کیوں بھائی... طوبیٰ نروس ہوئی تھی

آپ کے حمزہ بھائی کی شادی ہے اریان نے بہت آرام اسکے سر پر دھماکہ کیا تھا

انکی شادی کس سے بھائی اور کب اور لڑکی کون ہے پیاری تو ہے نہ کرتی کیا ہے اور بھائی کو پتہ ہے کہ نہیں

افففف اتنے سوال ...

اسکا قہقہہ لگا تھا میں واپس آجاؤں پھر سب سوالوں کے جواب دوں گا تم اپنا خیال رکھنا فیصل بھی نہیں آ سکے گا تو ٹائم سے کھانا کھا کے سو جایئے گا

اریان اسکو گلے لگاتے ہدایات دیتے جا چکا تھا اور طوبی پھر سے بے چین ہوئی تھی یا اللہ میرے بھائی کو اپنے امان میں رکھیے گا آمین

وہ سوچتے صوفے پر بیٹھی تھی

بابا.... کہاں جارہے ہیں آپ... رکیں بابا وہ روتے ہوئے انکے ہاتھ پکڑ رہی تھی... مگر بے سود وہ دور ہوتے جارہے تھے... نہیں بابا مت جائیں آپ کی بیٹی مر جائے گئ۔۔۔ بابا مجھے چھوڑ کے مت جائیں اور اسکے بابا زمین بوس ہوئے تھے وہ روتی چیختی ہوئی ان تک پہنچی تھی

بابا آنکھیں کھولیں... بابا اٹھیں... دلخراش چیخ اسکے حلق سے بر آمد ہوئی تھی وہ خوفناک خواب کے زیر اثر تھی اسکا پور پور پسینے میں بھیگ چکا تھا اسنے اپنے ارگرد کا جائزہ لیا تھا

میں کہاں ہوں یہ کونسی جگہ ہے..؟

بابا.... بابا کہاں ہیں آپ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی بیڈ سے نیچے اترے وہ آگے بڑھی تھی مگر اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ بھی صاف نظر نہیں آرہا تھا

بابا سن رہیں آپ!...

وہ پھر سے بولی تھی

تمہارا باپ نہیں ہے یہاں تم میری قید میں ہو ان سے دور بہت دور...

وہ پتھریلے لہجے میں بولا تھا

کک... کون ہو تم..؟

اس کی زبان لڑکھڑئی تھی

واہ اتنی جلدی بھول گئی مس حیام ظہیر درانی...

ار... اریان!...

پل لگا تھا اور وہ پہچان گئی تھی

اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارتی وہ اس تک پہنچی تھی

اسے یقین تھا وہ اسکی مدد کرے گا اسے بچائے گا حیام اسکے قریب پہنچی تھی

آپ یہاں اور میں کہاں ہوں یہ کونسی جگہ ہے مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے میری مدد کریں

حیام کے آنسو اسنے اپنے پاؤں پر گرتے محسوس کیے تھے

وہ چیئر سے اٹھے اسکے قریب آیا تھا

مدد...! واااٹ ربش اسنے قہقہ لگایا تھا

کیوں کروں گا میں تمہاری مدد بولو تم واقعی معصوم ہو یاں ابھی بھی مجھے بیوقوف بنا رہی ہو

ڈرامہ ختم نہیں ہوا کیا تمہارا جس نے تمہیں قید کیا اسی سے مدد مانگ رہی ہو

اریان نے اسکا بازو دبوچا تھا

وہ اپنی جگہ شل ہوئی تھی... آنکھوں میں خوف لیے اسے یک ٹک دیکھ رہی تھی

مم... میں قید ڈرامہ کک... کیا کہہ رہے ہو تم

کافی دیر بعد وہ بولنے لائق ہوئی تھی

وہی ڈرامہ جو تمہارے باپ نے پہلے میری ماں کے ساتھ کیا اور اب تم میرے ساتھ کر رہی ہو

طیش کے عالم میں اریان نے اسے زور سے دھکا دیا تھا حیام اس حملے کے لئے تیار نہیں تھی اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی زمین پر جا گری تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ذہن ماؤف ہو رہا تھا

اریان گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھا تھا

کوئی جواب نہیں ہے نا... ہو گا بھی کیسے تمہارا سارا کھیل برباد جو کر دیا میں نے...

اسکے جبڑے کو زور سے دبوچے وہ اسکے منہ پر دھاڑا تھا

اسے وہی روتا چھوڑ کے آریان آگے بڑھا تھا جب حیام اٹھ کے اسکے سامنے آئی تھی

تمہیں اللہ کا واسطہ مجھے کچھ نہیں پتہ... تم کس بارے میں بات کر رہے ہو مجھے بس میرے بابا کے پاس جانے دیں مجھے انکے پاس لے جائیں وہ پریشان ہو رہے ہوں گئیں

وہ روتے ہوئے اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئی تھی

اریان کے دماغ کی نسیں ابھری تھیں

حیام کو بیڈ پر دھکا دیے وہ اسکے اوپر جھکا تھا

کونسا باپ ہاں تمہیں شرم نہیں آتی اس جیسے شخص کو باپ بولتے ہوئے اس جیسے غلیظ انسان کو جو عورتوں کے جسم کے ساتھ کھیلتا کمرے میں تھپڑ کی آواز گونجی تھی

حیام کا ہاتھ اریان کے منہ پر پڑا تھا

شٹ اپ.... جسٹ شٹ اپ... وہ چیختی ہوئی اسے دھکا دیتے دور ہٹی تھی

اب اگر ایک لفظ بھی بولا میرے بابا کے بارے میں تو میں تمہاری جان لے لوں گی سمجھے!...

جس کے سامنے لوگ نظر اٹھانے سے ڈرتے تھے اسے وہ لڑکی تھپڑ مارنے جیسی سنگین غلطی کر گئی تھی

وہ تیزی سے آگے بڑھا تھا حیام کے ہاتھ کو اسکے پیچھے لے جاتے اتنے زور سے مروڑا تھا

حیام کو لگا اسکا ہاتھ ٹوٹ جائے گا، آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی تھیں

تم مار وگی مجھے رئیلی مس حیام ظہیر درانی

جس کا خود کا کوئی وجود نہیں رہا جس کو یہ دنیا مرا ہوا تسلیم کر چکی ہے وہ مجھے مارے گی

انٹرسٹنگ ...

اریان کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی

کک.... کیا کہنا چاہتے ہو تم...

حیام بے یقینی سے اسے دیکھتی بولی تھی

میرے پاس تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں ہے

بس اتنا سن لو تم اریان ملک کی قید میں ہو اسکی دسترس میں اور تم اس دنیا کی نظر میں اور اپنے باپ کی نظر میں مر چکی ہو وہ اسکی سماعتوں میں زہر اگل رہا تھا

اور حیام کا جیسے وہاں دم گھٹنے لگا تھا

اسے بے رحمی سے بیڈ پر پھینکتے وہ جا چکا تھا

وہ اپنے شل ہوتے دماغ کے ساتھ بے ہوش ہو گئی تھی

ہم کہاں جا رہے ہیں ڈارلنگ...؟

ملائکہ اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے دلکش لہجے میں بولی تھی

میری سب سے خاص جگہ پر جہاں میں اپنے ہر منصوبے کو عمل دیتا ہوں جہاں کا بادشاہ صرف میں ہوں جہاں صرف میری حکومت چلتی ہے اور آج سے تم وہاں کی ملکہ بنو گئی اور میرے دل کی تو ملکہ تو تم پہلے دن سے ہی بن چکی ہو

وہ خباثت سے بولتا اس کے قریب ہوا تھا

ملائکہ مسکرائی تھی اور ہاتھ سے اسکے اور اپنے درمیان فاصلہ بنایا تھا

اتنی بھی کیا جلدی ہے ڈارلنگ ہم کار میں ہیں

وہ چہچہاتے بولتی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی تھی

دوسری طرف فیصل ایئر بگ لگائے اسکی اور سرور کی ساری باتیں سن رہا تھا اور حمزہ اسکی لوکیشن ٹریس کر رہا تھا جبکہ اریان کار ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا

یار کتنا کمینہ ہے یہ بڈھا ٹھرک جھاڑنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑ رہا حمزہ فیصل کی بات پر ہنسا تھا

کام پر دھیان دو دونوں!...

ایئر پیس سے ابھرتی کاٹدار آواز ان دونوں کو سیریس کر گئی تھی کچھ دیر میری جان پھر تم بس میری ہو گئی سرور کے بولتے ساتھ ہی کار رکی تھی وہ شہر سے دور ایک کارخانہ تھا سرور اسے لئے کار سے نیچے اترا تھا

چلو بے بی پہنچ گئے ہم منزل پر..

وہ بول رہا تھا اور ملائکہ خاموشی سے اس سارے منظر کو اپنی جیکٹ پر لگے کیمرے میں ریکارڈ کرتی آگے بڑھ رہی تھی

پر یہ یہاں کیسے.... وہ اس کھنڈر جگہ کو دیکھتے تعجب سے بولی تھی

چلو تو بے بی دیکھتا ہوں سب سرور اسے کندھے سے تھامتے بڑھا اور ایک خالی جگہ پر رکا تھا

ملائکہ نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا تب ہی سرور کا ایک آدمی جھکتا بوکس اٹھائے انکے نیچے سے ایک ہینڈل کو اٹھایا تھا وہ کمرا نما جگہ تھی وہ دونوں سیڑھیوں سے اترتے نیچے کی جانب بڑھ رہے تھے

میں دن میں یہاں کارخانہ چلاتا ہوں اور اسکی آڑ میں لڑکیوں کی سمگلنگ کرتا ہوں اور کسی کو مجھ پر شک نہیں ہوتا

تم تو بہت چالاک ہو!....

ہاں چالاک تو ہوں مگر معلوم نہیں کیسے اس ملک کو پتہ چل گیا اس سب کے بارے میں اور وہ لڑکی جو اسکے گھر میں ہے اس سالی کی وجہ سے میرے تین آدمی مارے گئے جس دن میرے ہاتھ لگی نہ تو ایسا مسلوں گا اس چڑیا کو ایسی دردناک موت دوں گا کہ اریان ملک صدیوں یاد رکھے گا سرور کنگ غصے کی انتہا پر تھا وہ دونوں باتیں کرتے ایک ہال میں پہنچے تھے

اریان سمیت وہ دونوں سرور کی غلیظ باتیں سن رہے تھے

اسکی تو!....

فیصل نے اسے گالی دی

بھائی اجازت دیں مجھے بوٹیاں ہوئیاں کر دوں گا اس کتے کی... جان لے لوں گا

شاید آج پہلی بار اسنے اتنا غصہ کیا حمزہ حیران تھا.. ہوتا بھی کیوں نہیں ....

بات اسکی بیوی کی تھی اور یہ بات فیصل شاہ کی برداشت سے باہر تھی

جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا ہے ہمیں فیصل چلو اب میں سرور کے پیچھے جاتا ہوں تم دونوں اسکے کتوں کو سنبھالو وہ تینوں گنز لئے کار سے اترے تھے

ملائکہ گنگ رہ گئی تھی اسکا صبر جواب دے رہا تھا اس حال میں چاروں طرف سلاخوں کے پیچھے بے شمار لڑکیاں عورتیں اور چھوٹی بچیاں ہاتھوں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈالے قید میں تھیں انکی حالت

ابتر تھی کسی کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تو کسی کے تن پر کپڑے کے نام پر ایک لیر تھی ملائکہ ان سب کو ایسی حالت میں دیکھ اذیت کی بلندیوں پر تھی مگر خود پر ضبط رکھے وہ آگے بڑھ رہی تھی

تو یہ ہے میری دنیا یقیناً تمہیں پسند آئی ہو گئی

سرور کمینگی سے بولتا ملائکہ کا ہاتھ تھام گیا تھا

وہ بس سر ہلا کے رہ گئی تھی

چلو میں تمہیں کچھ اور دکھاتا ہوں سرور اسے اس بیسمنٹ کے ایک کمرے میں لے گیا تھا جو شاید اسکی رہائش گاہ تھی وہ کمرہ بہت نفاست سے سجایا گیا تھا ہر چیز اپنی جگہ پر رکھی خوبصورتی بکھیر رہی تھی یہاں کرتا ہوں میں اپنی تمام ڈیلنگز، ڈرگز کی، لڑکیوں کی اور سب کالے کام یہی ہوتے ہیں

ملائکہ بہت غور سے اس کمرے کا جائزہ لے رہی تھی

کیا ہوا بے بی پریشان لگ رہی ہو سرور اسکے انتہائی قریب بیٹھا تھا ملائکہ نے کمرے میں موجود ان گارڈز کی طرف دیکھا تھا اور سرور اسکی نظروں کو سمجھتے انکو کمرے سے جانے کا بول چکا تھا

وہ جو چاہتی تھی ویسا ہی ہوا تھا سرور نے کمرے کو اندر سے بند کیا تھا

وہ تینوں آگے پیچھے اندر داخل ہوئے تھے اریان دائیں طرف گیا تھا جبکہ حمزہ اور فیصل بائیں طرف گئے تھے انہوں نے بہت ہوشیاری سے وہاں کھڑے تمام آدمیوں کو ٹھکانے لگایا تھا کہ بیسمنٹ کے اندر

کسی کو بھی خبر نہیں ہوئی تھی اریان بیسمنٹ میں اکیلا داخل ہوا تھا جب سرور کا آدمی اسے دیکھتے اس پر گن تانے آگے آیا تھا

کون ہو تم...

تم کتوں کی موت اریان نے اسکا گن والا ہاتھ تھامے اسکی گردن پر ہاتھ رکھا تھا کڑک کی آواز آئی تھی اور اس کی گردن ایک طرف لڑکھ گئی تھی

حمزہ اور فیصل بھی وہاں پہنچے تھے اریان کی طرح وہاں کی حالت دیکھ ان دونوں کی نظریں بھی جھکی تھیں

ظلم کی انتہا کر دی سرور نے...

فیصل کی آواز گونجی تھی

ایک ایک ظلم کی قیمت چکائے گا وہ... جاؤ تم دونوں ان سب کو آزاد کرو اور نکالو یہاں سے مگر اس سے پہلے اریان نے اپنے ایک گارڈ کو بلایا تھا چادروں کا بندوبست کرو ان سب کے لئے اور گارڈ یس سر بولے فوراً باہر بھاگا تھا

اور آپ کہاں جا رہے ہیں... حمزہ نے اسے روکا تھا

سرور کو دردناک موت دینے!...

میں بھی چلتا ہوں آپ کے ساتھ...

آگے خطرہ ہے میں آپ کو اکیلا نہیں جانے دوں گا

تم یہاں سنبھالو حمزہ ان سب کو باحفاظت یہاں سے ہوسپٹل پہنچاؤ مجھے کچھ نہیں ہو گا اور ویسے بھی وہ بھی پہنچنے والا ہو گا حمزہ اور فیصل حیران ہوئے تھے

مگر اسے کس نے بتایا...؟

بعد میں دیکھتے ہیں اس مسئلہ کو کام پر لگو ابھی!...

اریان آگے بڑھ گیا تھا

اس نے گنتی کی تھی وہاں کل ملا کے بیس لوگ تھے وہ ہوشیاری سے آگے بڑھا تھا مگر شاید قسمت خراب تھی اسکے سر پر پیچھے سے کسی نے گن تانی تھی

اگر ذرا سا بھی ہلے تو یہی ڈھیر کر دوں گا

اسکی آواز پر اریان اپنی جگہ رکا تھا

گن دو مجھے...

اریان گن بڑھاتے پیچھے مڑا تھا اور تیزی سے اسکے ہاتھ سے گن لئے ساری گولیاں اسکے سینے میں اتار دی تھیں گولیوں کی آواز سے باقی کے گارڈز بھی اس طرف متوجہ ہوئے تھے اور اب وہاں اندھا دھند فائرنگ شروع ہو چکی تھی اریان نے بڑی مہارت سے وہاں موجود تمام گارڈز کو مار گرایا تھا وہ آگے بڑھتا جب ایک گولی چلی تھی اور اریان کی بازو کو چیرتی ہوئی نکل گئی تھی

ذرا سی بھی ہوشیاری کی تو یہی ڈھیر کر دوں گا

اسنے اریان کے ہاتھ سے گن چھین لی تھی

اریان اس پر وار کرتا جب گولی چلنے کی آواز آئی تھی

اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا تھا جہاں پولیس انسپکٹر کی وردی میں وقاص رضا کھڑا تھا

ناٹ اگین !....

وہ بے زاری سے بولا تھا

یہ کیسی آواز ہے سرور جو ملائکہ کے قریب ہونے کی کوشش کر رہا تھا باہر سے گولیوں کی آواز سنے بوکھلا گیا تھا تب ہی اسکا ایک آدمی کمرے کا لاک کھولتے اندر داخل ہوا تھا

بوس باہر اریان ملک نے حملہ کر دیا اور وہ پولیس والا بھی...

وہ مزید بولتا سرور نے مڑتے ملائکہ کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی

تو سالی مجھے دھوکہ دے گئی تیری اتنی مجال

وہ اسکے قریب آیا تھا جب ملائکہ نے جھکتے ہوئے اپنے پاؤں کے ساتھ سیو کی گن نکالی تھی اور اسکے آدمی کو وہی ڈھیر کیا تھا اور اب اسکی گن سرور کے سر پر تھی

تجھے کیا لگا تھا اریان ملک کو دھوکہ دوں گئی وہ بھی تجھ جیسے آدمی کے لئے !...

بہت بڑی غلطی تھی تیری... یہ سب ہمارا پلان تھا تجھے تیرے بل سے نکالنے کے لئے اور دیکھ تو کتا اپنی نفس کی بھوک مٹانے کے لیے ہمارے شکنجے میں پھنس گیا

سرور اس حقیقت پر دھواں دھواں ہوا تھا مگر اگلے ہی لمحے ملائکہ کو دھکا دیئے اسنے گن چھینی تھی اور گن اس پر تانے موبائل

نکالا تھا مدد مانگنے کے بعد اس نے موبائل پھینکا تھا مگر ملائکہ ابھی بھی پر سکون سی کھڑی مسکرا رہی تھی

بلالے جن کو بلانا مگر آج تو نہیں بچے گا آج اریان ملک تجھ سے تیرے کیے گئے ہر ظلم کا بدلہ لے گا

اسکے لہجے میں یقین بول رہا تھا

مجھے کوئی نہیں مار سکتا نہ تم نہ وہ ملک تمہاری موت بھی میرے ہاتھوں لکھی ہے اور اس ملک کی بھی...

کہتے ہی سرور نے ٹریگر کو دبایا تھا

اریان اور وقاص رضا باہر سرور کے گنڈوں سے لڑنے میں مصروف تھے جب کمرے سے گولی چلنے کی آواز آئی تھی حمزہ اور فیصل بھی آچکے تھے وہ چاروں گولی کی آواز پر چونکے تھے ......

ملائکہ !....

اریان کے لب پھڑپھڑائے تھے اور وہ تیزی سے کمرے کی طرف بھاگا تھا کمرے کے منظر کو دیکھے اسکی جان میں جان آئی تھی گولی ہوا میں چلائی گئی تھی مگر اپنے سامنے سرور کو ملائکہ کے سر پر گن رکھے دیکھ اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا

لہو چھلکاتی آنکھوں کے ساتھ اریان نے اس کو دیکھا تھا

سرور کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے

میں اسے گولی مار دوں گا آگے نہیں بڑھنا...

وہ ڈر سے چلایا تھا

اریان کے قدم رکے تھے اور سرور کی جان میں جان آئی تھی مگر اگلے ہی لمحے اریان نے ساتھ پڑے گلدان کو اٹھایا اور اسکا نشانہ بنایا تھا گلدان سرور کے سر میں لگا تھا اسکے سر سے بے تحاشا خون بہنے لگا تھا اور وہ درد سے کراہ اٹھا تھا

ملائکہ موقع کا فائدہ اٹھاتی اسکو دھکا دیئے دور ہٹی تھی

سرور کے ہاتھ سے گن گر چکی تھی

غیض و غضب کے عالم میں وہ اس تک پہنچا تھا

مجھے برباد کرنا چاہتا میرے لوگوں پر گولی چلائے گا تو

ایک دو تین اریان نے اس پر تھپڑوں کی برسات کر دی تھی

سرور نیچے گرا تھا اور اریان اسکے اوپر آئے اسے پیٹے جا رہا تھا

اس کے ناک اور منہ سے خون بہنے لگا تھا

انہی ہاتھوں سے تو نے اس کو مارا تھا اریان حلق کے بل چلاتا ہوا اسکے ہاتھ کو توڑ گیا تھا سرور کی دردناک چیخ کمرے میں گونجی تھی اور وہ تینوں بھی کمرے میں پہنچے تھے

مگر اریان کو پاگلوں کی طرح اسے مارتا دیکھ سب رکے تھے وہ کوئی جنونی لگ رہا تھا جو بار بار بس ایک ہی نام لے رہا تھا

میری حیام کو ہراساں کیا تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا اسے تکلیف دی میری حیام کو اسکے الفاظ وہاں موجود تمام نفوس کو جکڑ گئے تھے اسنے گن اٹھائی اور سرور کے سر پر رکھی تھی

وقاص رضا ہوش کی دنیا میں آیا تھا اور اریان تک پہنچتا گن چھین چکا تھا تم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے اریان ملک چھوڑو اسے

دور رہو وقاص رضا ورنہ اریان نے اسے کڑے تیوروں میں وارن کیا تھا مگر حمزہ اور فیصل اسے سرور سے زبردستی الگ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے

اریان غصے سے بازو جھٹکا سائیڈ پر ہوا تھا جسکی وجہ سے بازو سے خون مزید رسنے لگا تھا

سب لڑکیاں باحفاظت پہنچ گئی ہو سپٹل

اس کا رخ حمزہ اور فیصل کی طرف تھا

جی بھائی!...

اس وردی والے کو کس نے بلایا یہاں ملائکہ حمزہ کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی غصیلی نگاہ وقاص پر ڈالتی بولی تھی

جہاں دل ہو دھڑکن بھی وہی ہوتی ہے وقاص معنی خیزی سے بولتا ان چاروں کے درمیان آیا تھا

ملائکہ سر جھٹکتی منہ موڑ گئی تھی

جبکہ فیصل اور حمزہ نے اپنی ہنسی روکی تھی

سرور نے موقع کا فائدہ اٹھاتے زمین پر پڑی گن تھامی تھی سرور کی طرف سب کی پیٹھ تھی سوائے ملائکہ کے اسنے اریان کو نشانہ بنائے فائر کیا تھا مگر بروقت ملائکہ اریان کو ہٹاتی آگے آئی تھی

اسکی آنکھ کھلی تھی وہ ابھی بھی ویسی ہی حالت زمین پر پڑی تھی رو رو کے آنکھوں کے پپوٹے سوجھ گئے تھے گلہ خشک ہو چکا تھا حیام کمرے میں نظریں دوڑاتے پانی کی تلاش جاری ہوئی تھی اچانک اسنے ہاتھ دل کے مقام پر رکھا تھا

یا اللہ اتنی بے چینی کیوں؟ اسے لگا تھا اسکا دل بند ہو جائے گا

میرے بابا کو اپنے امان میں رکھیے گا پلیز اللہ جی اور اسکو بھی!...

وہ نا جانے کیوں اس شخص کے لئے دعا کر رہی تھی اسے خود سے بیزاری ہوئی تھی

کیوں اللہ جی... کیوں میرے ساتھ ہی کیوں ایسا ہوا...؟

میں نے تو کچھ نہیں کیا... پھر کس بات کی سزا دے رہا وہ مجھے کیوں قید کیا اسنے مجھے؟

کونسا بدلہ کونسا ڈرامہ... اللہ جی میں نے تو صرف اس شخص سے محبت کی ہے

وہ اتنا سنگدل کیوں بن گیا کہ اسے میری محبت بھی نظر نہیں آئی اسنے ایک بار بھی مجھ سے نہیں پوچھا

کہ سچ کیا ہے میں تو خود انجان ہوں اللہ جی تو اسے کیسے دھوکہ دے سکتی ہوں

اسکے آنسوؤں میں شدت آئی تھی

کیوں جس سے محبت بے پناہ ہو جاتی ہے وہ ظلم ڈھانے لگتا ہے؟

کیوں وہی شخص اتنا سفاک بن جاتا جس سے تمام تر امیدیں وابستہ ہوتی ہیں؟

کیوں وہی شخص ہماری محبت کو پیروں تلے روند دیتا جس پر سب سے زیادہ مان ہوتا؟

روتے روتے اسنے اپنے بالوں کو جکڑا تھا سانس پھولنے لگی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اسکا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو

ملائکہ...

اریان نے اسکے زمین بوس ہوتے وجود کو سنبھالا تھا

گولی اس کے دل کو چیرتی ہوئی نکل گئی تھی کمرے میں چار فائر کی آواز گونجی تھی وقاص نے سرور کے دونوں بازووں اور ٹانگوں میں گولی ماری تھی اسکا دل تو چاہا تھا اسکا وجود گولیوں سے چھلنی کر دے مگر وہ مجبور تھا

اریان نے نظر گھما کے اسکی طرف دیکھا تھا

جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو... اب بتاؤ کیسا لگتا ہے ...

غصہ آتا ہے نا... جب کوئی جان سے پیارے شخص کو تکلیف دیتا ہے

سر جھٹکتے ملائکہ کے بے جان ہوتے وجود کو سنبھالتے وہ باہر کو بھاگا تھا

طوبیٰ کے ہاتھ سے گلاس چھوٹا کرچی کرچی ہوا تھا یا اللہ خیر سب کو اپنی امان میں رکھیے گا آمین اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی ٹیبل سے موبائل اٹھائے وہ کمرے سے باہر آئی تھی وہ چاروں اس وقت ہوسپٹل میں تھے

جب فیصل کا موبائل بجا تھا

ہیلو...

کہاں ہیں آپ سب فیصل کسی کا بھی نمبر نہیں لگ رہا

مجھے اتنی گھبراہٹ ہو رہی ہے مجھے بتائیں سب ٹھیک تو ہے نہ طوبیٰ کے سوالوں نے اسے ایک بار پھر اذیت میں ڈال دیا تھا

بولیں کچھ فیصل آپ خاموش کیوں ہیں

طوبیٰ وہ ملائکہ کو گولی لگی ہے اسکی حالت بہت نازک ہے

اس کی سانسیں تھمی تھی

کک... کیسے ہوا یہ سب وہ ٹھیک تو ہیں اب کہاں ہیں وہ فیصل اور بھائی کہاں ہیں

سب ٹھیک ہیں بھائی بھی ٹھیک ہیں اور ملائکہ آئی سی یو میں ہے

تم دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے

اس کے لہجے میں تکلیف کو محسوس کیے طوبیٰ کا دل بھی رکا تھا انہیں کچھ نہیں ہوگا دیکھنا وہ جلدی ٹھیک ہو جائے گئیں

اسنے تسلی دی تھی

انشاءاللہ... اپنا خیال رکھنا میں کال رکھتا ہوں

موبائل ہاتھ میں پکڑے نظریں آسمان کی طرف اٹھی تھی

اللہ جی انہیں ٹھیک کردیں اور آنسو بہنے لگے تھے

چار گھنٹے گزر چکے تھے وقاص فیصل حمزہ جائے نماز پر بیٹھے اسکی زندگی کی دعائیں کر رہے تھے

وقاص کے لئے وہ ایک قیمتی سرمائے جیسی تھی جسے وہ ہمیشہ سنبھال کے رکھتا تھا ہر بری نظر سے دور رکھنا یہ جانتے ہوئے بھی وہ لڑکی ایک شارپ شوٹر ہے براؤن بیلٹ ہے ایک وقت میں دس لوگوں سے اکیلی مقابلہ کرنے والی مگر وہ پولیس والا پھر بھی اسکا سایہ بن کے رہتا تھا کیونکہ اسے عشق ہو گیا تھا پہلی نظر کا پیار اسکا جب بذات خود ملائکہ نے اس پر گن تانی تھی اور یہی وہ لمحہ تھا جب وقاص رضا اسکی بھولی صورت اور بھوری آنکھوں میں ڈوب گیا تھا

فیصل اور حمزہ کے لئے وہ بہت اچھی دوست سے بڑھ کر تھی وہ انہیں جان سے پیاری تھی دس سال کا عرصہ ہو چکا تھا انکی دوستی کو وہ چاروں ایک دوسرے پر جان چھڑکتے تھے اور یہی وجہ تھی ملائکہ نے اریان کے حصے کی گولی کھائی تھی

اریان نا جانے کب سے بیٹھا اپنے ہاتھوں کو دیکھے جا رہا تھا جب حمزہ نے اسے پکارا تھا

کیا سوچ رہے ہیں بھائی..؟

اپنی قسمت دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر مجھ سیاہ بخت کی قسمت تو شاید یہ ہاتھ بھی نہیں پہچان سکتے تبھی تو ان میں سے کوئی لکیر واضح نہیں ہے پہلے بابا پھر ماما پھر ملائکہ اور اب...

اسکا ٹوٹا لہجہ حمزہ کی تکلیف مزید بڑھا گیا تھا

زور سے آنکھیں میچی تھی شاید اسکی کوشش تھی کہ اسکے آنسو نا بہہ جائے

سب ٹھیک ہو جائے گا بھائی مجھے یقین ہے ملائکہ ٹھیک ہو جائے گئی انشاء اللہ!...

اب کیسی ہے وہ ڈاکٹر .....

ڈاکٹر کو آپریشن تھیٹر سے باہر آتے دیکھ وقاص ڈاکٹر کی طرف لپکا تھا باقی سب بھی ڈاکٹر کے قریب آئے تھے

شی از فائن اینڈ آوٹ اوف ڈینجر سب کی زبانوں پر شکر کا کلمہ جاری ہوا تھا

اریان نے گہری سانس بھری تھی وہ اس گلٹ میں رہنے سے بچ گیا تھا کہ اسکی وجہ ملائکہ کو گولی لگی تھی

میں مل سکتا ہوں اس سے !...

حمزہ فیصل اور اریان نے اسکی بے صبری پر سر جھٹکا تھا

جی مل سکتے ہیں مگر چوبیس گھنٹوں بعد ابھی انہیں آرام کی ضرورت ہے انہیں ڈسٹرب کرنا ٹھیک نہیں ہو گا

ڈاکٹر ایکسکیوز کر کے جاچکا تھا

مگر ان تینوں کی خشمگیں نگاہیں ابھی بھی وقاص پر تھیں

کیا گھور کیوں رہے ہو وہ ان تینوں کی طرف دیکھتے بولا تھا

دیکھ رہے ہیں پولیس والے کے ہاں چوری ہوئی ہے

فیصل کا انداز شرارتی تھا

مطلب کیسی چوری..؟

وہ جانتے ہوئے بھی انجان بن رہا تھا

اب یہ بھی ہم بتائیں وقاص بابو!...

حمزہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا مگر وقاص نے کوئی خاص رد عمل نہیں دیا تھا

اچھا تو ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے وقاص رضا آپ نے انسانیت کے ناطے ہماری بہت ہیلپ کی اب آپ جاسکتے ہیں جاؤ حمزہ انسپکٹر کو بہت احترام سے باہر تک چھوڑ کے آؤ

فیصل کا انداز اب سنجیدہ ہوا تھا

اریان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

بہت مہربانی مگر مجھے تم لوگوں کے اس پرٹوکول کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے میں اپنی مرضی سے آیا تھا اور اپنی مرضی سے جاؤں گا

وقاص انہیں گھورتے ہوئے بولا تھا

تو پھر یہ بھی بتادو کہ پیچھا کب سے کر رہے ہو تم ہمارا اور تمہیں کیسے خبر ہوئی ہمارے اس پلان کی...؟

اب کی بار اریان بولا تھا مگر اسکے چہرے پر مزاق کا کوئی شائبہ تک نہیں تھا

حیام درانی کو تو جانتے ہی ہو گئے تم وقاص کی بات پر وہ تینوں چونکے تھے

کیا مطلب بھابھی... افففف حیام درانی نے بتایا تمہیں

فیصل اریان کی گھوری سے بات بدل گیا تھا

میں نے ایسا کب کہا وقاص پر سکون سے لہجے میں بولا تھا

تو پھر بتا بھی دو... کیسے ہوا یہ سب...

حمزہ نے بے چینی سے سوال کیا تھا

حیام میری کزن کی بیسٹ فرینڈ ہے میری کزن کی منگنی پر حیام بھی انوائینڈٹ تھی جب میں نے اسے دیکھا تو اس سے بات کرنے کے لیے اس کے پاس گیا تھا مگر وہ شاید انٹرسٹڈ نہیں تھی

وقاص بہت مزے سے اپنے کارنامے بتا رہا تھا

مگر اریان حد درجہ سنجیدہ تھا

وہ جب جانے کے لیے اٹھی تو اسکا کلچ گرا تھا میں اسکی ہیلپ کر رہا تھا جب میں نے اس کے پاس اریان ملک اینڈ گروہ آف انڈسٹری کا کارڈ دیکھا میں شوکڈ ہوا تھا کہ اتنی معصوم سی لڑکی کا تم جیسوں سے کیا واسطہ ہو سکتا...

وقاص کی بات پر تینوں نے اسے غصے سے گھورا تھا

نہیں ہم تمہیں کوئی گنڈے یا موالی نظر آتے ہیں

فیصل نے کڑے تیوروں سے سوال کیا تھا

ہاں تو میں کہاں تھا وقاص صرف ایک نظر دیکھ ان کے سوالوں کو اگنور کیے پھر سے بولنا شروع ہوا تھا

پھر میں نے اسکا پیچھا کرنا شروع کر دیا تب جا کے اس راز سے پردہ ہٹا اور سب سے دلچسپ بات پتہ ہے کونسی ہے وقاص نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا

کون سی..؟

کہ تمہارے لیڈر کو اس بارے میں پتہ تھا حمزہ اور فیصل نے حیرانی سے آریان کی طرف دیکھا تھا جو کہ اب موبائل میں مصروف تھا

سکون سے لہجے میں بولا تھا تو پھر بتا بھی دو حمزہ نے

آپ کو اس بارے میں علم تھا بھائی؟

اریان نے فیصل کو گھورا تھا....

بھائی بولیں کیا آپ واقعی جانتے تھے کہ وقاص پیچھا کرتا ہے

ابکی بار حمزہ نے بھی سچ سننے پر اقرار کیا تھا

ہاں میں جانتا تھا یہ کہتے ساتھ اریان پھر سے موبائل میں بزی ہو گیا تھا

بلکل چیل سے بھی زیادہ تیز نظر رکھنے والا بندہ آخر وہاں کیسے مار کھا سکتا تھا جہاں بات اس لڑکی کی تھی

وقاص نے اس لڑکی پر زور دیا تھا

حمزہ اور فیصل اریان کے ایکسپریشن بڑے غور سے نوٹ کر رہے تھے اور اریان ابھی بھی ان سب سے لاتعلق بنا بیٹھا رہا

مجھے بہت افسوس ہوا اسکی موت کا سن کر

وقاص رنجیدہ لہجے میں بولا تھا

ان تینوں کے تاثرات پل میں بدلے تھے

ویسے میرا سوال ہے تم سے اریان ملک اگر اجازت دو تو پوچھو

وقاص بہت ادب سے بولا تھا کیونکہ اسکا کیا بھروسہ کب موڈ بگڑ جائے اور لینے کے دینے پڑ جائیں

اریان نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

جب تم جانتے تھے سب تو تم نے کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا بس ایک ہی بات کا جواب دے اسنے گویا منت کی تھی

مجھے اس بات نے پریشان کر کے رکھ دیا ہے کہ تم کیوں خاموش رہے جبکہ تمہیں اپنے کام میں کسی کی بھی ذرا سی بھی مداخلت پسند نہیں ہے

بات سمپل ہے وقاص رضا سرور کو پکڑنے کے بعد اسکو پولیس کے حوالے کرنا تھا اور ان لڑکیوں کو بھی مکمل تحفظ کے ساتھ واپس بھیجنا تھا اگر ہم خود یہ سب کرتے تو لوگوں کی نظروں میں آتے تو اس لئے میں نے تمہارا استعمال کیا

ایک طرح سے دیکھا جائے تو میں نے تمہیں تمہاری حرکت کی سزا دی ہے

وقاص کے ساتھ وہ دونوں بھی اسکے شاطر دماغ کی داد دیئے بنا نہیں رہ سکے تھے

مطلب ایک تیر سے دو شکار کیے ہیں تم نے اریان ملک

بلکل کیوں کہ میں آگے کی بھی سوچتا ہوں مجھے کچھ کام ہے پھر ملیں گئیں

فیصل تم گھر کا چکر لگالو اور حمزہ تم یہی رہنا ملائکہ جیسے ہوش میں آئے مجھے کال کرنا

وہ اپنی بات مکمل کرتا ان تینوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا

کیا دماغ ہے اسکا ماننا پڑے گا وقاص کسی خیال میں گم خود کلامی میں بولا تھا

حمزہ اور فیصل کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی

اسنے کھانا کھایا؟

نہیں صاحب جی انہوں نے کھانا کھانے سے منع کر دیا

ہمممم جاؤ تم!...

وہ ہوسپٹل سے سیدھا حویلی آیا تھا

کمرے کی طرف بڑھا تھا جب دروازے پر پہنچتے اسکے دل کو کچھ ہوا تھا

دل چاہا بھاگ جائے یہاں سے...

میں کیسے اسے سزا دے سکتا ہوں جسے میں سب سے زیادہ چاہتا ہوں جو میرے جینے کی وجہ بنی کیسے
اسکا دل آج بغاوت پے اتر آیا تھا مگر پھر وہ سسکیاں اور چیخیں اسکے کانوں میں گونجی تھی اور اسکے موم
ہوتے دل کو پتھر بنا گئی تھی

دماغ اور دل کی جنگ میں دماغ جیت گیا تھا اسنے لات مار کے دروازے کو کھولا تھا اسکی سوچ کے مطابق وہ ایک کونے میں بیٹھی اپنی قسمت پر آنسو بہا رہی تھی

اریان اسکے قریب آتا گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا

ٹھاہ کی آواز سے دروازے کھلا تھا مگر اسنے سر اٹھا کے آنے والی ہستی کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی وہ جانتی تھی اسکے علاوہ اور کسی کی اتنی جرات نہیں ہے اس کمرے میں آنے کی.....

کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے؟

وہ سختی سے پیش آنا چاہتا تھا مگر نامعلوم سی ایک کیفیت تھی جو اس پر حاوی ہو جاتی تھی ایک الفت سی تھی جو اس لڑکی کے قریب جانے پر اسکے تمام حواسوں کو شل کر دیتی تھی

حیام نے بھیگی پلکیں اٹھائے اسے دیکھا تھا اسکی آنکھیں سرخ متورم سوجھی ہوئی رونے کے باعث ناک اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا

اریان کا دل اسکی حالت پر کرچی کرچی ہوا تھا

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے ...

اب کی بار وہ درشتگی سے بولا تھا

مجھے نہیں کھانا... مجھے کچھ نہیں چاہئے بس مجھے جانے دو یہاں سے... مجھے میرے بابا کے پاس جانا وہ تکلیف میں ہوں گئیں میں کچھ نہیں جانتی تم کس بدلے کی بات کرتے ہو... کونسا ڈرامہ کھیلا ہے میں

نے... مجھے کچھ نہیں معلوم سوائے اسکے کہ میرا یقین کہتا ہے میرے بابا کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کر سکتے وہ ایسے نہیں ہیں تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

پلیز اریان مجھے جانے دو یہاں سے...

حیام نے ایک بار پھر اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے

اریان بس خاموشی سے اسے سن رہا تھا

ٹھیک ہے تم چلی جانا یہاں سے...

حیام کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا

مگر میری بات سننے کے بعد"...

حیام نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا اور اریان وہی اسکے پاس زمین پر بیٹھ گیا تھا

ہماری ایک چھوٹی سی مگر خوبصورت سی فیملی تھی میرے بابا اور ماما کی ڈائیورس ہو چکی تھی کیونکہ میرے باپ نے میری ماں پر الزام لگایا تھا کہ انکے اپنے دیور کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں اسکے علاوہ اور بھی کئی الزام تھے جو میری ماما اپنی من پسند شادی کے ایک مہینے بعد سے ہی سنتی آرہی تھی

من پسند شادی پر وہ طنزیہ ہنسا تھا

مگر وہ ہمیشہ چپ رہتی تھیں کیونکہ انکا ایک بابا کے سوا اور کوئی نہیں تھا اس دنیا میں پھر ایک دن میں نے جنم لیا دونوں بہت خوش تھے گھر میں خوشیوں نے دستک دی تھی میری ماما بہت خوش رہنے لگی

تھیں مگر وہ الزامات ویسے ہی رہے وقت کے ساتھ ساتھ مزید بڑھتے گئے نوبت یہاں تک آن پہنچی کہ میرا باپ ماما کو مارنے اور پیٹنے لگا اور وہ بھی چپ چاپ میری خاطر سب سہتی رہتی پھر ایک دن قیامت ٹوٹی میں آٹھ سال کا تھا میرا باپ شراب کے نشے میں دھت گھر میں داخل ہوا اور میری ماں کو جانوروں کی طرح پیٹنے لگا وہ روتی رہیں چیختی رہی مگر انکو ترس نہ آیا میں چھوٹا سا بچہ آخر کیا اپنی ماں کو تحفظ دیتا بس اپنی آنکھیں بند کیے کانوں پر ہاتھ رکھے ٹیبل کے نیچے چھپ گیا...

تب ہی چاچو اور چاچی اپنی بیٹی کے ساتھ حویلی م ءں داخل ہوئے اور انہیں میرے باپ کے ظلم سے بچایا چاچو نے ان سے لڑائی کی اور میری ماں کے حق میں بولنے کی کوشش کی مگر انہوں نے الٹا چاچو پر ہی الزام لگا دیا کہ انکے میری ماں کے ساتھ...

اریان کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا لگا تھا وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا حیام بس آنسو بہاتی اسے سن رہی تھی

اسے اریان کی تکلیف محسوس ہو رہی تھی

میری ماں یہ الزام سہہ نہ سکی وہ زخموں سے چور زمین پر سسکتی رہی اور اپنی قسمت کو کوستی رہیں تب چاچو نے کہا کہ اب میں اور ماما یہاں نہیں انکے ساتھ رہیں گئیں پر وہ اس بات پر بھی راضی نہیں اور راضی ہوئے بھی تو اس بات پر کہ وہ انہیں طلاق دے دیں گئیں اور ماما یا چاچو کچھ بولتے انہوں نے

طلاق دے دی میری ماں جس بات سے ڈرتی تھی جس کی وجہ سے اسنے اتنی ماریں برداشت کی تھیں آج وہی ڈر انکا سچ ہو گیا تھا جیسا بھی تھا انکے لئے سائبان تھا انکا تحفظ تھے وہ مگر وہ سمجھتے تب نہ...

آنکھ سے آنسو نکلا تھا جسے اسنے بے دردی سے صاف کر دیا تھا

چاچو چھوٹی ماما دادو اور زارا سب ایک ہی گھر میں رہتے تھے دن گزرتے گئے ماما کے زخم بھی بھر چکے تھے مگر زخم بھی وہ جو دکھتے تھے انکے دل پر لگی چوٹیں وہ تکلیفیں ختم نہیں ہوئی تھیں مگر انہوں نے خود کو مضبوط بنایا کیونکہ وہ مجھے اداس نہیں دیکھ سکتی تھیں انہوں نے الگ رہنے کا فیصلہ کیا سب کو اعتراض تھا مگر ماما کی ضد تھی تو کوئی کچھ نہیں بولا پھر میں اور ماما الگ گھر میں رہنے لگے اور ماما ایک ہوسپٹل میں جاب کرنے لگی میرا ایڈمیشن بھی سکول میں ہو گیا تھا چاچو اور چھوٹی ماما کبھی کبھی ہم سے ملنے آتے تھے ہماری زندگی میں خوشیاں واپس آنے لگی تھی سب نارمل چل رہا تھا ماما دن میں ہوسپٹل میں کام کرتی اور میں سکول سے ان کے پاس ہی جاتا پھر وہاں سے ہم گھر جاتے تھے مگر شاہد خوشیاں ہم سے جیسے روٹھ گئی تھیں مجھے لگتا تھا اب کبھی کوئی غم نہیں آئے گا اب میں اور میری ماما ہمیشہ ایک ساتھ خوش رہیں گئیں مگر غلط تھا ایک دن جب ہم گھر آئے تو۔۔۔

»»»» ماضی »»»»»»

اریان بیٹا آپ جا کے چینج کر کے آؤ میں کھانا لگاتی ہوں

اوکے ماما.

وہ کھانا لگا رہی تھی اتنے میں انکا موبائل بجا تھا

میں نے کتنی بار کہا ہے ظہیر مجھے کال نہیں کیا کرو میں نہیں چاہتی ایسا کچھ بھی پلیز میری لائف کو اور مشکل مت بناؤ یہ کہتے ہی فاطمہ بیگم نے کال کاٹ کہ موبائل رکھا تھا جب انکی نظر اریان پر پڑی

ارے وہاں کیوں کھڑے ہیں آپ یہاں آئیں کھانا کھاتے ہیں انکے لہجے میں محبت جھلک رہی تھی

اریان چیئر کو کھینچتے بیٹھا تھا مگر وہ کھانا نہیں کھا رہا تھا

کیا ہوا بیٹا آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہے کوئی پریشانی ہے وہ فکر مند لہجے میں بولی تھیں

ماما آپ کیوں اداس ہیں مجھے بتائیں میں آپکی مدد کروں گا

انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اریان انکی تمام گفتگو سن چکا مگر اپنے چھوٹے سے شہزادے کی ہمت پر وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی

ماما کی جان آپکی ماما بلکل بھی اداس نہیں ہیں اور پھر جس ماما کے پاس آپکے جیسا اتنا پیارا اور خوبصورت شہزادہ ہو وہ بھلا کیوں اداس ہو گئیں

فاطمہ بیگم نے اسکا ماتھا چوما تھا

سچی ماما آپ اداس نہیں ہیں

اسا نے پھر سوال کیا تھا

وہ اپنے بیٹے کی معصومیت پر صدقے واری ہوئی تھیں

مچی ماما کے شہزادے چلیں اب کھانا کھائیں

» » » » حال » » » »

میں بہت خوش تھا کہ وہ خوش رہنے لگی ہیں اب مگر یہ میری غلط فہمی تھی اگلی صبح جب واپس ہوسپٹل پہنچا تو میں نے لوگوں کا ہجوم دیکھا مجھے کچھ غلط محسوس ہوا میں نے نظریں گھمائی اور ماما کو ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر اگلے ہی لمحے مجھے اس ہجوم میں زمین پر انکا ڈوپٹہ گرا ہوا نظر آیا میں بھاگتا ہوا وہاں تک پہنچا

» » » » ماضی » » » » » »

ماما..... ہٹیں مجھے میری ماما کے پاس جانا مگر اگلے ہی لمحے میری سانسیں ساکت ہوئی تھی میرے پیروں کے نیچے سے جیسے کسی نے زمین کھینچ لی تھی جب میں نے اپنی ماں کو زمین پر پڑے دیکھا وہ خون میں لت پت تھیں اور اپنی آخری سانسیں گن رہیں تھیں انکے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے اور

لوگ کھڑے بس تماشا دیکھ رہے تھے میں نے انکا ڈوپٹہ اٹھایا اور انکے وجود کو ڈھانپ دیا اور انکا سر اپنی گود میں رکھا میرا دل درد کی شدت سے پھٹنے کو تھا انکی ایسے حالت دیکھ کر

ماما اٹھیں آنکھیں کھولیں دیکھیں آپ کا اریان آیا ہے آپ نے تو پرامس کیا تھا آپ کبھی مجھے چھوڑ کے نہیں جائیں گئی پھر اب آپ کیوں اپنا پرامس توڑ رہیں ہیں میرا کوئی بھی نہیں آپکے سوا ماما اٹھ جائیں آپ کا اریان نہیں رہ سکتا آپکے بنا میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں ماما میں پاگلوں کی طرح چیختا ہوا بس ان سے اٹھنے کی منتیں کیے جا رہا تھا انہوں نے ذرا سی آنکھوں کو جنبش دی اور میری رکی ہوئی سانس چل پڑی ہو مگر اگلے ہی پل انہوں نے ایک گہرا سانس بھرا تھا اور وہ دور چلی گئی مجھ سے انکے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ تھی

وہ چھوڑ کے چلی گئی تھیں اپنے اریان کو نہیں کیا انہوں نے اپنا وعدہ پورا وہ بھی بابا کی طرح مجھے اکیلا چھوڑ کے چلی گئیں میرے آنسو انکے چہرے پر گر رہے تھے میں ہوش میں نہیں تھا میرے آس پاس کی تمام آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں میرے ارگرد اندھیرا چھا گیا تھا میری دنیا ویران ہو گئی تھی میں گھر کیسے پہنچا ماما کی تدفین مجھے کچھ خبر نہیں تھی میں صدمے میں 11 سال کی عمر میں ایک بار پھر یتیم ہو گیا تھا دن گزرتے گئے اس دن ماما کا چالیسواں تھا جب ایک آدمی بیٹھک میں آیا میں بھی وہی موجود تھا جب اسنے چاچو سے کہا

یس سر آپ کا شک بلکل ٹھیک تھا یہ سب کیا دھرا ظہیر درانی کا ہی ہے میں نے پوچھ تاچھ کرائی اور معلوم ہوا کہ یہ انکے پیچھے پڑے تھے مرحوم بات نہیں کرتی تھیں مگر ظہیر انکے راستے میں آتا تھا اور جس دن یہ سب ہوا لوگ جب اس وارڈ میں پہنچے تو وہاں ظہیر درانی تھا اسکے ہاتھ میں چاقو تھا اور کپڑوں پر خون لگا تھا، سب اس ظہیر درانی نے ہی کیا میرے دماغ میں گھنٹی بجی اور مجھے وہ فون کال یاد آیا تب میں نے چاچو کو بتایا اور چاچو نے پولیس سے کہا کہ انکو ظہیر درانی چاہئے مگر تمہارا باپ پتہ نہیں کہاں جا کے چھپا تھا ہمیں وہ نہیں ملا اور وقت گزرتا گیا پولیس نے کیس بند کر دیا مگر میرے دل میں جو نفرت تھی جو بدلے کی آگ تھی وہ بڑھتی جارہی تھی میں نے کچھ لوگوں کو درانی صاحب کے پیچھے لگایا وہ مل بھی گئے تھے مگر جس بس سے وہ جارہے تھے اسکا ایکسیڈینٹ ہوگیا مگر وہ وہاں سے بھی بچ گیا تھا اور پھر مجھے خبر ملی وہ یہاں ہے اس شہر میں اور میں یہاں پہنچ گیا اسنے مڑ کر حیام کو دیکھا تھا اسکے چہرے سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتی

مجھے کسی بھی حال اپنا بدلہ لینا تھا چاہے وہ پاتال میں بھی جا کے چھپ جاتا اریان ملک اسکو سزا ضرور دیتا وہاں سے بھی ڈھونڈ نکالتا میں اسے...

مگر پھر میری تلاش ختم ہوئی...

وہ مزید کچھ بولتا حیام بول اٹھی تھی

تو کیا وہ سب ایک ڈرامہ تھا؟ کیا وہ محبت بھی اس بدلے کا حصہ تھی جس کا تم دعوی کیا کرتے تھے؟

وہ ایک توقف کے بعد پھر بولی تھی

بلکل !...

ایک لفظی جواب آیا تھا اور چھناک کی آواز آئی تھی اسکا دل بے تحاشا ٹکڑوں میں بکھر گیا تھا

تو تم مجھ سے محبت نہیں کرتے تھے حیام ٹرانس کی کیفیت میں بولی تھی

محبت.... اور وہ بھی اس لڑکی سے جس کی وجہ سے میری ماں کی موت ہوئی جسکی وجہ سے میں پل پل اذیت میں گزارا

میں اس گھٹیا شخص کی بیٹی سے کبھی محبت نہیں کر سکتا اور تم بھی تو اسی کی ہی اولاد ہو حیام درانی اس جیسی ہی

وہ انتہائی مغروریت سے بولا تھا

حیام کو ایسے لگا اسکے کانوں میں نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو وہ آنکھوں میں بے یقینی لیے اسے تک رہی تھی

مگر جو بھی تھا تمہاری لڑائی میرے خاندان سے تھی تو تم نے میرا استعمال کیوں کیا تم نے میرے ساتھ وہ محبت کا ڈھونگ کیوں رچایا وہ روتی حلق کے بل چلائی تھی

میری دشمنی تمہارے باپ سے ہے اسے تکلیف دینے میں اتنا مزہ نا آتا جتنی تکلیف اسے اپنی بیٹی کو تکلیف میں دیکھ کے ہوتی اور اسکے لئے ضروری تھا یہ محبت کا کھیل کھیلنا اب تمہارا باپ بھی تڑپے گا بلکل ویسے ہی جیسے میں تڑپا تھا اپنی ماں کو دیکھ کر

آنکھوں میں آنسو لیے وہ اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی

چہرے پر کرب کے سائے لہرائے تھے

تو تمہیں کبھی محبت ہوئی ہی نہیں تھی مجھ سے

اسکو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی سنائی دی وہ پھر سے خود کلامی میں تھی جیسے خود کو یقین دلا رہی ہو کہ اسے بس خواب دیکھائے گئے تھے یہ نہیں کہا گیا تھا کہ پورے بھی ہوں گئیں اسے منزل تو دیکھائی گئ تھی مگر اس منزل تک پہنچنے کے ہر راستے میں کانٹے بچھا دیئے گئے تھے جس پر اسے ننگے پاؤں چل کے جانا تھا وہ چلتی ہوئی اس تک آئی اور اسکے گریبان کو پکڑے چلائی تھی

تو زندہ کیوں رکھا ہوا مجھے اب تک بدلہ پورا کرو اپنا تمہارے سامنے ہوں... لو اپنا بدلہ اور حیام نے اپنا دوپٹہ اتار کے پھینکا تھا

اپنا بدلہ پورا کرو اریان ملک !...

وہ روتی ہوئی چلائی تھی

اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے اور کمرے میں تھپڑ کی آواز گونجی تھی اریان کا بھاری ہاتھ حیام کے منہ پر پڑا تھا اور وہ زمین پر جا گری تھی

خبر دار جو تم نے مجھے اپنے باپ جیسا سمجھنے کی کوشش بھی کی تو...

کیوں کیا ہوا اب کیا فرق ہے تم میں اور میرے بابا میں پھر

حیام اسکے گریبان کو پکڑے ہزیانی انداز میں چلائی تھی

بولو خاموش کیوں ہو...

بدلہ لینا تھا نہ تمہیں اس لئے یہاں لائے تھے تو کرو بدلہ پورا اور مار ڈالو مجھے اریان ملک تمہارے دھوکے نے صرف میری روح کو جلایا ہے مگر میرا وجود ابھی بھی سانس لے رہا اریان ملک اسے ختم کر دو بچی کچی جو سانسیں ہیں وہ بھی چھین لو اسنے کمرے کی ہر چیز کو تہس نہس کر دیا تھا کافی سارے کانچ اسکے ہاتھ میں پیوست ہوئے تھے مگر وہ چیختی ہوئی سب کچھ برباد کر رہی تھی

اریان کو وہ کوئی جنونی لگ رہی تھی آخر وہ تھک ہار کے زمین پر بیٹھ گئی

اریان چلتا ہوا اس تک آیا تھا

تکلیف ہو رہی ہے..؟

اریان نے اسے تنفر دیکھا تھا

آنکھوں میں جھلکتی تکلیف اور بے تحاشا دکھ حیام نے اپنا منہ موڑا تھا

جب خواب ریزہ ریزہ ہوتے ہیں تو ایسی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے تمہیں ہو رہی اسکے لہجے میں سنجید گی تھی

وہ ہنوز سر نیچے جھکائے بیٹھی تھی

میں بھی ایسی ہی اذیت سے گزر رہا ہوں پچھلے 20 سالوں سے

تم تو ابھی سے ہار گئی مگر میرا سوچو میں تو پتہ نہیں کب سے اکیلے اس اذیت سے لڑ رہا ہوں حیام نے نظر اپنے زخمی ہاتھ سے ہٹائے اسے دیکھا تھا

اسکی آنکھوں میں موجود درد کی شدت دل چیرتی اذیت حیام کے دل کو کچھ ہوا تھا

میں نہیں مانتی تمہاری جھوٹی کہانی کو اریان ملک میرے بابا کبھی کسی عورت ذات کی عزت کو پامال نہیں کر سکتے وہ دھیمے مگر پر اعتماد لہجے میں بولی تھی مگر تمہیں بدلہ لینے کی دقت نہیں کرنی پڑتی تم مجھ سے محبت کا ڈرامہ کر کے چھوڑ دیتے یقین کرو اریان ملک میں پل پل سسکتی روتی تڑپتی مگر مجھے موت نا آتی تم بھی تو یہی چاہتے تھے وہ روتی ہوئی اسے مشورے دے رہی تھی

اسکا ایک ایک لفظ آریان کو چابک کی طرح لگ رہا تھا

اسنے سختی سے اپنی آنکھیں میچی تھی

ایک بات یاد رکھنا حیام ظہیر درانی کو تمہارا دھوکہ ہی مار گیا تمہیں یہ بدلہ لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ میرا وجود ہے تمہارے سامنے میری روح تمہاری محبت کے دھوکے میں ماری گئی

تم نے مار دیا مجھے اریان ملک خوش ہو جاؤ

تمہارا بدلہ پورا ہو گیا

اسکے بازو کو ہلائے پاگلوں جیسے بول رہی تھی

اریان کے چہرے پر طنزیہ مسکراہت آئی تھی

جیتے جی مار دیا تم نے مگر پھر بھی اپنی تسکین کے لئے تم مجھ سے بدلہ لے سکتے ہو حیام کا ہاتھ پھر سے ڈوپٹہ تک پہنچا تھا

اریان کے ماتھے کی رگیں تنی تھیں ایک بھی پل ضائع کیے بنا اسنے حیام کے گلے کو دبوچا تھا اسکی گرفت اتنی سخت تھی کہ حیام کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں وہ زور زور سے کھانسنے لگی تھی میں تمہارے باپ کی طرح اتنا بے غیرت نہیں ہوں حیام درانی یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھالو اسنے بے رحمی سے اس کو بیڈ پر پٹکا تھا

اور ہاں تم یہی رہو گئی جس دن میرا دل کرے گا تمہیں چھینک آؤں گا تمہارے باپ کے در پر تمہیں مار بھی سکتا ہوں مگر تمہیں مرا ہوا دیکھ کے اسے اتنی اذیت نہیں ہو گئی جتنی تمہیں زندہ دیکھ کے ہو گئی پل پل تڑپے گا وہ اپنی بیٹی کو اذیت میں دیکھ کے اور تب جا کے میری اتنے سالوں کی محنت پوری ہو گئی

اسکے ارادے سنے وہ سکتے میں آئی تھی..

نن.... نہیں اللہ کا واسطہ تمہیں ایسا مت کرو مجھے جانے دو یہاں سے اریان ملک تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز مجھے چھوڑ دو میں مر جاؤں گئی میرا دم گھٹتا ہے یہاں... میرے بابا تکلیف میں ہوں گئیں مجھے جانے دو حیام نے اسکے پاؤں پکڑے تھے مگر وہ تو شاہد آج بے رحمی اور ظلم کی ہر حد سے گزرنے کو تیار تھا حیام کے ہاتھ اپنے پاؤں پر سے ہٹاتے اسکے قریب بیٹھتے ہوئے وہ سرگوشی میں بولا تھا یہی اب سے تمہاری قسمت ہے حیام درانی

یہی سہنا ہے اب تم نے تو اس لئے تم رو چیخو چلاؤ یا یہی مر جاؤ مجھے فرق نہیں پڑتا

حیام نے اسکا وہ روپ دیکھا تھا جو شاید اسنے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا مگر یہی حقیقت تھی وہ روتی چلاتی رہی مگر وہ بے رحم بنے کمرے کو لاک کیے جا چکا تھا

اپنے کمرے میں داخل ہوتے اسنے دروازہ بند کیا تھا اس میں کھڑے ہونے کی سکت نہیں بچی تھی وہ زمین پر ہی بیٹھتا چلا گیا اپنا سر گھٹنوں پر ٹکائے وہ گھنٹوں اسی پوزیشن میں بیٹھا رہا اپنی محبت کا خود اپنے ہاتھوں سے قتل کرنے والا شاید وہ پہلا شخص تھا اپنی محبت کو خود بدلے کا نام دے آیا تھا خود اس لڑکی کو اذیت میں مبتلا کر کے آیا جسے وہ ایک کانٹا بھی چبھنے نہیں دیتا تھا جس کے تحفظ کے لئے وہ دن رات اسکے ساتھ سائے کی طرح رہتا تھا آج خود اپنے ہاتھوں سے سب برباد کر آیا تھا وہ سب ہار آیا تھا وہ آنکھیں بند کیے حیام کی کہی باتیں سوچ رہا تھا جب اسے کچھ یاد آیا اور وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا

فیصل چپکے سے گھر میں داخل ہوا تھا وہ طوبیٰ کو سرپرائز دینا چاہتا تھا وہ اسے کال کر کے ملائکہ کی طبیعت کے بارے میں تو پہلے ہی بتا چکا تھا مگر اپنے آنے کا نہیں بتایا تھا

وہ ابھی فریش ہو کر آئی تھی اپنی پیکنگ مکمل کئے اسے کافی کی طلب ہوئی تھی جو اسے صرف ایک بار پی تھی وہ بھی حمزہ کے ساتھ جب وہ کالج سے واپس آرہے تھے وہ کافی کا سامان پہلے ہی ملازم سے منگوا چکی تھی موبائل پر کافی بنانے کی ویڈیو اوپن کیے وہ کافی بنانے میں جٹ گئی تھی

وہ اپنے کام میں اس قدر مگن تھی کہ اپنے پیچھے کھڑے فیصل تک کو محسوس نہیں کر سکی اور فیصل بھی بڑے غور سے اسکی ہر کاروائی دیکھ رہا تھا اسکا دھیان طوبیٰ کی سفید گردن پر گیا تھا جہاں سے چھوٹے چھوٹے پانی کے قطرے اسکے بالوں سے گرتے اسکی گردن پر رینگ رہے تھے

فیصل نے بے ساختہ اپنے ہونٹ اسکی صاف شفاف گردن پر رکھے تا سکے جسم کو جیسے کرنٹ چھو گیا تھا

ففف.... فیصل آپ یہاں

اسکی زبان لڑکھڑائی تھی

فیصل مسکرایا تھا

ایسے کوئی ڈراتا کیا کسی کو... اس نے مصنوعی غصے سے گھورا تھا اووو بوو میری جھلی بیگم کو غصہ بھی آتا

فیصل اسکی چھوٹی سی ناک کو دباتے اپنی باہوں میں بھر گیا تھا

کک.... کیا کر رہے ہیں آپ دور ہیں

اسکی مزاحمتیں شروع ہوئی تھی مگر وہ تو شاید کسی اور ہی دنیا میں پہنچا اپنی دو دن کی بے قراری کو مٹا رہا تھا

طوبیٰ کو اپنی گردن پر جا بجا اسکے ہونٹوں کے لمس محسوس ہوئے تھے سانسیں اتھل پتھل ہو رہی تھیں مگر مقابل کو ترس نہیں آیا تھا م..... میں ناراض ہو جاؤں گئی فیصل چھوڑیں مجھے

فیصل نے چہرا اوپر کیے اسے گھورا تھا...

دھمکی دے رہی ہو..؟

آواز میں رعب تھا

نہیں میں تو بتا رہی تھی صرف......

طوبیٰ کے چہرے پر معصومیت عیاں تھی اور ایک بار پھر فیصل کو اپنا دل اسکی معصومیت میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا

ہو جاؤ منا لوں گا بہت طریقے ہیں میرے پاس...

وہ اتراتے ہوئے بولا تھا..

جیسے کہ؟ طوبیٰ کہ سوال پر اسکے مونچھوں تلے عنابی لب مسکرائے تھے وہ کچھ سمجھتی فیصل نے اسکے ہونٹوں کو نشانہ بنایا تھا طوبیٰ کی سانسیں اٹکی تھی اسنے فیصل پر مکے برسانے شروع کر دیئے تھے مگر وہ اپنی تشنگی مٹانے میں مصروف یہ بھی بھول گیا تھا کہ اس چھوٹی سی جان کی جان پر بنی ہوئی ہے

وہ خود پر کنڑول کرتے دور ہوا تھا اور طوبیٰ موقع پاتے ہی کچھ بھی بولے بغیر وہاں سے فرار ہو گئ تھی

اسے اپنے پاؤں کے پاس کچھ محسوس ہوا تھا

حیام نے ڈرتے ہوئے سر اٹھا کے دیکھا تھا مگر اریان ملک کو فرسٹ ایڈ باکس لئے اپنے پاس کھڑے دیکھ واپس سے اپنا سر گھٹنوں میں گرا لیا تھا وہ بھی بغیر کچھ بولتے اسکے پاس ہی زمین پر بیٹھا تھا

اور حیام کا ہاتھ پکڑے اسکے زخموں کا معائنہ کرنے لگا تھا وہ شخص بھی عجیب تھا وہ پہلا شخص تھا اس دنیا کا جو بدلہ لینا چاہتا تھا اور زخم بھی دیتا تھا مگر پھر خود ہی ان زخموں پر مرہم بھی رکھتا تھا

حیام نے بے دردی سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے جھٹکا تھا

خبردار اریان ملک اگر اب تم نے مجھے چھونے کی کوشش بھی کی تو میں تمہاری جان لے لوں گئ...

اب یہ دکھاوا کس بات کا ہے پہلے زخم دیتے ہو پھر مرہم لگاتے ہو کیا ثابت کرنا چاہتے ہو کہ ....

خاموش ہو جاؤ لڑکی مجھے تمہارے زخموں پر مرہم رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے مگر نئے زخم دینے کے لئے پرانے زخموں کو ٹھیک ہونا ضروری ہے

اسے لگا تھا جیسے کسی نے اسکا دل پیروں تلے روند دیا ہو

آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے تھے

اریان ملک اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں پکڑے پٹی کر رہا تھا

حیام نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہیں کی تھی وہ بس خاموشی سے بیٹھی اپنی قسمت پر سوگ منا رہی تھی

اسکے دل میں جو ایک امید کا دیپ ابھی بھی جل رہا تھا اریان ملک نے اسے بھی بے دردی سے چکنا چور کر دیا تھا

تمہیں خوف نہیں آتا کیا اس ذات سے...؟

وہ گھٹی گھٹی آواز میں اس سے سوال کر رہی تھی

مگر نظریں ابھی بھی کسی غیر مرئی نقطے پر جمی ہوئی تھیں

حیام کے سوال پر اریان کے حرکت کرتے ہاتھ رکے تھے

کس بات کا خوف...؟

میرے صبر کو آزمانے کا خوف!..

اریان نے اسکی طرف دیکھا تھا دونوں کی نظریں ملی تھی

اگر تکلیف میں وہ تھی تو خوش اریان بھی نہیں تھا دونوں کے دلوں میں چھپے درد آنکھوں میں جھلک رہا تھا

نہیں!..

اریان کے ایک لفظی جواب پر حیام رخ موڑ گئی تھی

مگر بہت جلد یہ خوف محسوس ہو گا تمہیں اریان ملک یاد رکھنا حیام کے لہجے میں تلخی تھی

بد دعا دے رہی ہو...؟

نہیں کیونکہ تمہیں میری بد دعا نہیں میرا صبر لگے گا میرے آنسو لگیں گئیں تمہیں

روتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے چہرے کو چھپایا تھا

اریان کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آئی تھی

تم بھی ایسی ہی اذیت کاٹو گئے یاد رکھنا

اسکی سسکیاں کمرے میں ابھرنے لگی تھی

جس کی ماں اسکی نظروں کے سامنے اسے اس جہنم جیسی دنیا میں اکیلا چھوڑ گئی ہو اسے تم اذیت کے خوف سے نہیں ڈرا سکتی حیام درانی

اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ حیام اسکی طرف دیکھنے پر مجبور ہوئی تھی

کھانا کھالو گی تو اس قید میں رہنے کی طاقت ملے گئی ورنہ اپنے باپ سے ملے بغیر ہی مر جاؤ گی وہ سفاکی کی حد کر گیا تھا

حیام کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی

یہ سانسیں فقط تعزیتی ہیں اریان ملک تمہارے اس دھوکے کے بعد میں زندہ نہیں رہی

جاؤ اب تم یہاں سے مجھے یہ قید بھی قبول ہے مگر میں میرے رب کے فیصلے کی بھی منتظر رہوں گئی مکافات عمل دیکھاؤ گئی تمہیں اریان ملک

خود کو چادر سے ڈھانپتے وہ وہی زمین پر ہی لیٹ گئی تھی

اور وہ شکستہ دل کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا تھا حیام کی باتیں اسکے دماغ پر ہتھوڑے برسا رہی تھی اسکا دل پھٹ رہا تھا یہ میں اور میرا خدا جانتے ہیں حیام کے کس اذیت گزر رہا ہوں اریان نے اپنی آنکھیں صاف کی تھی ملازموں کو ہدایت دیتا وہ حویلی سے باہر جا چکا تھا

طوبی یار دروازہ کھولو اس بار پکا سوری اب کبھی تنگ نہیں کروں گا یار ایک بار باہر آجاؤ فیصل آدھے گھنٹے سے اسکی منتیں کر رہا تھا مگر نہ تو طوبیٰ میڈم کا غصہ ختم ہو رہا تھا اور نہ ہی انکا کوئی موڈ تھا باہر جانے کو

میں ناراض ہوں آپ سے

نہیں آؤں گئی باہر... جائیں آپ یہاں سے اندر سے آتی ناراضگی میں ڈوبی آواز فیصل کو اب غصہ دلا گئی تھی

مگر وہ غصہ کر کے اسے اور ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا

اسکے دماغ میں ترکیب آئی تھی

طوبیٰ اوپن دا ڈور اٹس لاسٹ وارننگ فیصل کا لہجہ سخت ہوا تھا

مگر وہ بھی باضد تھی

ارے بھائی آپ... آپ کب آئے اور طوبیٰ کی نادانی وہ ڈوری ہوئی کمرے سے باہر آئی تھی مگر وہاں فیصل کو دانتوں کی نمائش کرتے تی دیکھ سب سمجھتی وہ واپس کمرے کی طرف بھاگتی مگر اس سے پہلے ہی فیصل نے اسکا بازو دبوچا تھا

اب کہاں جان من بہت تنگ کر لیا تم نے...

مم.... میں ناراض ہوں آپ سے اس لئے چھوڑیں مجھے...

تو ٹھیک ہے میں منالیتا ہوں وہ بھی اپنے طریقے فیصل معنی خیزی سے بولا تھا

اس نے فوراً اپنے ہاتھ سے ہونٹوں کو کور کیا تھا

فیصل نے اسکی اس معصوم سی ادا پر جی جان سے قہقہ لگایا تھا ابھی فیصل کچھ بولتا اسکے کانوں میں آواز گونجی تھی

کیا ہو رہا ہے یہ سب..؟

اریان کی بارعب آواز نے دونوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے

فیصل ڈر کے مارے اپنی جگہ سے اچھلا تھا طوبیٰ کو خود سے دور کیے وہ معصوم سی شکل بنائے سائیڈ پر ہوا تھا اور طوبیٰ کی جان تو الگ سے نکلی جا رہی تھی

یہاں آؤ گڑیا!...

اریان نے شفقت بھرے لہجے میں اس کو اپنے پاس بلایا تھا

وہ مرے ہوئے قدم اٹھاتی اس تک آئی تھی اریان نے اسکا جائزہ لیا تھا آپ کی آنکھیں کیوں سوجھی ہوئی ہیں آپ روئی ہیں

اس نے شکایتی نظر سے فیصل کو دیکھا تھا اور فیصل کے رہے سہے اوسان بھی جانے لگے تھے

مم....مجھے ایک ضروری کال کرنا ہے آتا ہوں بھائی

موبائل کان سے لگاتے وہ باہر دوڑا تھا

فیصل نے کچھ بولا آپ کو اریان کو ابھی بھی ٹینشن تھی

نن... نہیں بھائی...

سچ بتاؤ!...

انہوں نے مجھے ڈانٹا اور ڈرایا بھی طوبیٰ کے منہ میں جو بھی آیا تھا بولتی چلی گئی تھی کیونکہ وہ سچ نہیں بتا سکتی تھی اریان کے ماتھے پر بل چڑھے تھے

ہمممم اوکے تم جاؤ سو جاؤ ہمیں صبح جلدی نکلنا ہے اور اب رونا نہیں فیصل تمہیں کبھی تنگ نہیں کرے گا اوکے

اریان نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی

اوکے بھائی.. وہ تو مسکرا بھی نہیں سکی تھی کیونکہ اب اسے خوف تھا کہ اریان معلوم نہیں فیصل کے ساتھ کیا کرے گا مگر وہ کر بھی کیا سکتی تھی اچھا ہوا انکے ساتھ اب مجھے تنگ کرنے سے پہلے سو بار سوچے گئے وہ من ہی میں مسکراتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی

رئیلی ڈیٹس گریٹ نیوز تم کال بند کرو میں ابھی بھائی کو بتاتا ہوں ہاں وہ بھی یہی ہیں ابھی آئے ہیں

اوکے خیال رکھنا اللہ حافظ

فیصل کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی وہ اریان کو یہ خبر سنانے کے لئے بے تاب تھا

وہ واپس گھر میں جانے کے لئے مڑتا اسکی سانس رکی تھی

اریان پہلے ہی سے اسکے سامنے موجود تھا جو بہت خطرناک تیوروں سے اسے گھور رہا تھا

فیصل کا تھوک گلے میں اٹکا تھا

ارے بھائی آپ میں آپ کے پاس ہی آرہا تھا

آپ کو پتہ ملائکہ کو ہوش آگیا اور اب وہ بلکل ٹھیک ہے فیصل نے ہمت کر کے بولنا شروع کیا تھا

مگر اریان نے اسکا بازو مڑوڑا تھا

آہ بھائی بازو چھوڑیں میرا درد ہو رہا

میں نے تمہیں پہلے بھی وارن کیا تھا فیصل کے باز آجاؤ اپنی حرکتوں سے

توبہ کریں بھائی میں نے کچھ نہیں کیا اس کو ڈر لگا تھا کہیں طوبیٰ نے سب بتا تو نہیں دیا... افففف یہ لڑکی مروائے گئی مجھے فیصل کو اپنی جلد جلتی محسوس ہوئی تھی اریان نے جلتا سگریٹ اسکے بازو پر لگایا تھا فیصل کے منہ سے سسکی نکلی تھی

اگر آج کے بعد میری بہن کو رلانے کی کوشش کی یا ڈرانے اور تنگ کرنے کا سوچا بھی

Then I will shoot you Faisal Shah...!

اریان ملک کے لئے اسکی بہن سب سے زیادہ ضروری ہے اسے کوئی ڈرائے یا تنگ کرے اریان ملک اسکی جان لے لے گا سمجھے تم

فیصل نے ساری بات خاموشی سے سنی تھی اسے طوبیٰ پر انتہا کا غصہ آیا تھا جس نے جھوٹی شکایت کی تھی اسے دکھ اریان پر بھی ہوا تھا جس نے اسے آج زندگی میں پہلی بار تکلیف دی تھی اریان نے اسکا بازو چھوڑا تھا فیصل چپ چاپ کھڑا رہا

گاڑی نکالو ہوسٹل جانا ہے فیصل کچھ بھی بولے بغیر کار نکالنے چلا گیا اریان گارڈز کو ہدایت دیتا گاڑی میں بیٹھا تھا سارے راستے کار میں خاموشی رہی تھی فیصل کا موڈ حد درجہ بگڑ چکا تھا جس کا اریان نے کوئی خاص نوٹس نہیں لیا تھا

وہ دونوں ابھی ہوسپٹل پہنچے تھے جہاں ملائکہ نے اس وردی والے کی بینڈ بجا کے رکھی ہوئی تھی

نہیں مجھے یہ نہیں کھانا کچھ اور لے کے آؤ میرے لئے...

ملائکہ یہ جملہ اب کوئی گیارہویں بار بول رہی تھی

کیا مصیبت ہے یار!...

وقاص نے منہ بنایا تھا میں تھک گیا ہوں میں کہیں نہیں جارہا اب وقاص کی شکل رونے والے بن گئی تھی

حمزہ سائیڈ پر بیٹھا اسکی حالت پر قہقہے لگا رہا تھا

وقاص نے اسے گھورا تھا

اور کرو محبت بہت شوق تھا عاشق بننے کا اب یہ رونی شکل کیوں بن گئی... حمزہ کے قہقہے پر قہقہے جاری تھے

وقاص رضا ایک سینئیر آفیسر جس کی بارعب پرسنیلٹی ہی سامنے والی کی بولتی بند کرا دیتی تھی تنے ہوئے نقوش اور چہرے پر داڑھی اور مونچھ اسے اور بھی حسین بناتی تھی اسکا کسرتی جسم جو کہ کسی بھی لڑکی کو اس کا دیوانہ بنانے کے لئے کافی تھا بے شک وہ ایک ڈیشنگ ہیرو جیسا دکھنے والا پولیس آفیسر تھا مگر جہاں اسکا سارا ڈیپارٹمنٹ اسکی ایک گرج سے ہی خوف میں مبتلا ہو جاتا وہ ملائکہ کے آگے ہاتھ باندھے ایک ملازم کے جیسے کھڑا ہوتا تھا اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا ملائکہ پچھلے دو گھنٹوں سے اسے خوار

کررہی تھی وہ جانتی تھی کہ وقاص بھی عشق نامی بیماری میں مبتلا ہو چکا بس اسی بات کا فایدہ اٹھاتی وہ اسکی ڈوریں لگوا رہی تھی

آج اگر کوئی ڈی سنئیر انسپکٹر وقاص رضا کی یہ حالت دیکھ لیتا تو شاید صدمے سے ہی مر جاتا

قومہ میں تو نہیں چلے گئے تم... ملائکہ نے اپنے ساتھ کھڑے وقاص کا کندھا ہلایا تھا

جس کے چہرے پر بیزاری صاف عیاں تھی

اوکے میں کچھ اور لے اتا ہوں

وہ بے دلی سے بولا تھا ملائکہ کو اس پر ترس آیا تھا وہ کچھ بولتی کمرے میں ایک بار پھر حمزہ کا قہقہ گونجا تھا

ت

کیا بات ہے کس خوشی میں اتنے اونچے قہقہے لگ رہے ہیں تمہارے ؟؟؟ اریان کی گرجدار آواز نے کمرے میں سناٹا کیا تھا

سب کے سانس اٹکے تھے اسکے چہرے پر پھیلی حد درجہ سنجیدگی وہاں موجود ان تینوں کے سانس ساکن کر گئی تھی

کچھ نہیں بھائی میں تو بس ویسے ہی...

خاموش ہو جاؤ

حمزہ چپ ہوا تھا

سب حیران تھے اریان کے اس روپ پر وہ پھر سے پرانا اریان ملک بن گیا تھا جس کے سامنے کسی کی بولنے کی تو کیا نظریں اٹھا کے دیکھنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی

کیسی ہو اب تم ...

ملائکہ جو چپ کر کے حمزہ کی ڈانٹ انجوائے کر رہی تھی اریان کی آواز آواز پر سیدھی ہو کے بیٹھی تھی

....

لیٹی رہو نہیں تو تکلیف ہو گئی

میں ٹھیک ہوں اب اللہ کا شکر ہے

آج کے بعد ایسی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہیئے ملائکہ اسکی آواز میں غصہ اور تکلیف بیک وقت در آیا تھا

وہاں موجود تمام نفوس نے اریان کی طرف دیکھا تھا

تم میرے لئے قابل احترام ہو اریان اور تم جیسے انسان کے لیے تو ملائکہ ایک نہیں سو گولیاں بھی کھا سکتی ہے اپنے سینے پر ملائکہ کی آواز میں فخر اور جوش تھا

وقاص نے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا وہ واقع اریان ملک کو اپنا سب کچھ مانتی تھی بہترین استاد، اچھا دوست، بہادر انسان اسکی سچائی، ایمانداری، بہادری سے وہ قائل ہو چکی تھی جس کے لئے ملائکہ اپنی جان دینے اور لینے کو ہمہ وقت تیار رہتی تھی

مگر میں نہیں چاہتا اس لئے وارن کر رہا ہوں آج کے بعد ایسا کچھ نہیں ہونا چاہئے میں اپنی وجہ سے تم تینوں کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا ملائکہ سمیت وقاص اور حمزہ کا بھی دل خوش ہوا تھا مگر افسوس بھی ہوا تھا

شرطیہ یہ کہ تم میں سے کوئی ایسی حرکت نہ کرے تو!...

اریان نے یہ بات فیصل کو دیکھ کے بولی تھی جو سر جھکائے بیٹھا تھا ان تینوں نے بھی فیصل کی طرف دیکھا تھا

جس کا سر اب مزید جھکا گیا تھا باقی کسی کی اتنی ہمت نہیں جو اریان ملک کے لوگوں کو نقصان پہنچائے اور اگر کسی نے ایسا سوچا بھی تو اریان ملک خود اسکے ٹکڑے ٹکڑے کرے گا

اس کی آواز میں دہشت اور چہرے پر پتھریلے تاثرات وہاں موجود تمام لوگوں کو سنجیدہ کر گئے تھے

تم ریسٹ کرو میں ڈاکٹر سے مل کے آتا ہوں

اریان کے روم سے جاتے ہی حمزہ اور وقاص فیصل کی طرف آئے تھے جو صوفے پر چپ چاپ بیٹھا تھا

کیا ہوا تم کیوں روٹھی ہوئی لیلہ کی طرح منہ بنائے بیٹھے ہو

ملائکہ نے تبصرہ کیا تھا

بتاؤ بھی کیا ہوا جو بھائی اتنے غصے میں ہیں

حمزہ بھی فکر مندی سے بولا تھا

اب کونسا کارنامہ تم نے سرانجام دیا ہے بندر

ملائکہ نے پھر بات میں حصہ لیا تھا

مگر فیصل شاہ آج منہ پر

No response

کا نیگ لگائے بیٹھا تھا

حمزہ کو تپ چڑھی تھی جیسے ہی اسنے فیصل کا بازو پکڑا اسکے منہ سے آہ نکلا تھا

حمزہ نے فوراً بازو دیکھا تھا

یہ کیا ہوا یہ تو سگریٹ کے نشان ہے

فیصل نے بازو چھڑایا تھا

تو کیا مطلب بھائی نے تمہیں سزا دی ہے

ملائکہ اور وقاص بھی حیران تھے کیونکہ اریان فیصل پر جان چھڑکتا تھا وہ کیسے اسکی بازو جلا سکتا تھا وہ بھی اتنی بری طرح وہ سب ابھی صحیح سے حیران بھی نہیں ہوئے تھے کہ اریان واپس روم میں آیا تھا اور وہ سب یکدم الرٹ ہو کے بیٹھے تھے

کوئی پریشانی ہے کیا؟

ملائکہ اریان کو پریشاں دیکھے اس سے پوچھ بیٹھی تھی

ہاں پریشانی تو ہے ...

وہ کیا؟

ڈاکٹرز کے مطابق ابھی تم پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی ہو اسلیے تمہیں کچھ اور دن یہاں رہنا پڑے گا مگر میں ان سے وعدہ کر چکا ہوں کہ ہم سب کل آ رہے ہیں اب مسئلہ یہ ہے کہ میں تمہیں بھی یہاں اکیلا اس حال میں نہیں چھوڑ سکتا اور دوسری طرف ماما کو بھی ناراض نہیں کر سکتا

وہ واقع پریشان ہوا تھا

تو ٹھیک...

تو بھائی کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے میں رک جاتا ہوں ملائکہ کے پاس آپ لوگ جائیں

ملائکہ کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے کہ حمزہ نے لقمہ دیا تھا

مگر اریان کی گھوری نے اسے چپ کرایا تھا وہ سب جانتے تھے کہ حمزہ بس کوئی بھی بہانا کر کے یہاں رکنا چاہتا ہے مگر آریان کے مطابق اسکا وہاں جانا سب سے زیادہ ضروری تھا

چپ رہو تم حمزہ!...

ویسے بھی میں ٹھیک ہوں اریان میں مینیج کر لوں گئ

میں رک جاتا ہوں یہاں آپ سب جائیں...

آخر اتنی دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولا بھی تو کیا...

میرا ویسے بھی وہاں جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے آریان کی گھوری پر فیصل نے تفصیل دی تھی

نہیں تم بھی جاؤ میں اکیلی رہ سکتی ہوں ...

تمہیں کیا مسئلہ میرے یہاں رکنے سے ...

مگر مجھے یہاں کچھ کام بھی ہے تو میں رک جاتا ہوں

فیصل تم جاؤ بھائی کے ساتھ

حمزہ سرعت سے بولا تھا

نہیں تم جاؤ!...

نہیں تم جاؤ...

نہیں تم دونوں ہی جاؤ گے

ملائکہ چیخی تھی

تمہیں کیا مسئلہ میرے یہاں رکنے سے حمزہ کی تیوری چڑھی تھی

تو تم یہاں آخر رکنا کیوں چاہتے ہو

ملائکہ اس سے بھی تیز آواز میں بولی تھی

تم دونوں منہ بند کرو حمزہ تم جاؤ میں رکتا ہوں

قاص ان تینوں کی لڑائی بہت مزے سے انجوائے کر رہا تھا ان تینوں کی حالت پر اریان نے افسوس سے سر جھٹکا تھا

Just Shut Up...!

اریان کی دھاڑ سے وہ تینوں اپنی اپنی جگہ جم گئے تھے

کوئی نہیں رکے گا تم دونوں میں سے یہاں

وقاص کیا تم رک سکتے ہو یہاں جب تک ہم واپس نہیں آجاتے؟

اریان نے مودبانہ انداز میں پوچھا تھا

وقاص کی تو جیسے لاٹری نکل آئی تھی

ہاں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے تم بے فکر ہو کہ جاؤ اسنے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا اور ملائکہ کا ہاتھ اپنے سر پر گیا تھا

مگر وہ آریان کے فیصلے کے سامنے کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی

تو بس ٹھیک ہے ڈن ہوا تم دونوں اپنی اپنی تیاری کر لینا صبح 8 بجے ہمیں نکلنا ہے

مگر میں نہیں جانا چاہتا فیصل کسی روٹھے ہوئے بچے کی طرح بولا تھا میں پوچھ نہیں رہا آرڈر دے رہا ہوں اسکے بعد مجھے ایک لفظ نہیں سننا وہ غصے میں کہتا کمرے سے واک آؤٹ کر گیا تھا

اریان وہاں گیا تھا کیا...؟

ملائکہ نے وقاص کی وجہ سے کوڈورڈ نگ میں پوچھا تھا

ہاں اس لئے تو یہ سب ہو رہا

وہ غصے سے بولا تھا جبکہ وقاص کی سوچ کہیں اور ہی اٹکی تھی

صبح کے ساڑھے سات بج رہے تھے اور وہ دونوں اس وقت آریان کے گھر میں موجود تھے ملائکہ سے وہ پہلے ہی مل کے آچکے تھے حمزہ کی نظریں طوبیٰ کو ڈھونڈ رہی تھی جو اس وقت کچن سے چائے لئے انکے ہی پاس آرہی تھی

اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ...؟

طوبی نے مسکراتے ہوئے سلام کیا تھا وہ آج بہت خوش تھی آج فائنلی وہ اپنے دوسرے بھائی سے مل رہے تھی

میں کار میں ویٹ کر رہا ہوں بھائی آجائیں تو آجانا فیصل تلخی سے کہتے انکی آنکھوں سے اوجھل ہوا تھا

وہ جس سے بات کرنے کو بے چین ہوئی پھر رہی تھی اس نے اسا کی طرف دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی

طوبیٰ کا دل چاہا اپنی بے قدری پر پھوٹ پھوٹ کے روئے مگر خاموش رہنے میں ہی اسے بہتری لگی تھی

حمزہ بھی فیصل کی بے رخی دیکھ چکا تھا اور طوبیٰ کا اداس ہونا اسے فیصل پر غصہ آیا تھا مگر فیصل کے بدلے تیور دیکھ کے وہ خاموش ہی رہا پہلے اسے بات کی تہہ تک جانا تھا

ارے کیا ہوا گڑیا آریان جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا حمزہ اور اس کو پریشان دیکھ کے سوال کیا تھا

کچھ نہیں ہوا بھائی آپ کے لئے چائے بنا کے لاؤں

وہ بات کو گھما گئی تھی اور حمزہ کو بھی چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا جو کہ آریان دیکھ چکا تھا

نہیں میرا چائے پینے کا کوئی موڈ نہیں ہے حمزہ تم سارے بیگز ایک کار میں رکھواؤ اور باہر ہی میرا ویٹ کرو تم دونوں میں دس منٹ میں آرہا ہوں اریان اپنے کمرے کی طرف جا چکا تھا جبکہ حمزہ بیگز اٹھائے طوبیٰ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا

حمزہ بیگز رکھوا کے فیصل کے پاس آیا تھا جو ابھی بھی موڈ میں تھا کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ فیصل...؟

اس سے رہا نہیں گیا اس لئے پوچھ ہی لیا

کچھ خاص نہیں!...

اسانے رخ موڑے ہی جواب دیا تھا

تو طوبیٰ کے ساتھ تمہارا بی ہیو ایسا کیوں ہے...؟

بھائی کے غصے کی سزا اس معصوم کو کیوں دے رہے ہو...؟

فیصل کے ماتھے پر بل پڑے تھے وہ بہت غصے سے گاڑی سے باہر نکلے حمزہ تک پہنچا تھا

یہ بات تم لوگ بتاؤ مجھے آخر تمہارے اور بھائی کے ساتھ کیا مسئلہ ہے... بیوی ہے وہ میری.. میں جیسا بھی سلوک کروں تم لوگ کون ہوتے ہو بولنے والے بیچ میں... وہ فیصل شاہ کی بیوی ہے حمزہ اور فیصل شاہ کو اپنے ذاتی مسئلوں میں کسی بھی طرح کی دخل اندازی نہیں پسند اس لئے بہتر یہی ہے دور رہو...

فیصل کو اتنے غصے میں حمزہ نے کبھی نہیں دیکھا تھا وہ غصے میں نا جانے کیا کیا بول گیا تھا حمزہ ابھی تک اسکے ری ایکشن پر ششدر کھڑا تھا

دور بیٹھی طوبیٰ جو کتنی دیر سے سب دیکھ رہی تھی فیصل کو اتنے غصے میں دیکھ کے دوڑتی ہوئی حمزہ تک پہنچی تھی

کیا ہوا بھائی آپ دونوں لڑ کیوں رہے ہیں؟

ہممممم بتاؤ اپنی چہیتی بہن کو کیوں لڑ رہے ہیں ہم..

وہ انتہائی کھردرے پن سے کہتا گاڑی کا دروازہ کھولے اندر بیٹھا تھا طوبیٰ کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے جسے چھپانے کے لئے وہ چہرا جھکا گئی تھی اسنے جلدی سے اپنے آنسو پونچھے تھے کیونکہ آریان بھی وہاں آچکا تھا

چلیں...!وہ خوشدلی سے طوبیٰ کے گرد بازو باندھتے بولا تھا

جی بھائی!...

وہ بے دلی سے بولتی کار میں بیٹھی تھی

ایک منٹ گڑیا حمزہ سامان کس کار میں رکھوایا ہے

اریان کے دماغ میں کچھ کھٹکا تھا

بھائی اس کار میں حمزہ کار کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا

توٹھیک ہے تم سب اس دوسری کار میں بیٹھو اور یہ سامان والی کار ڈرائیور ڈرائیو کرے گا مگر میں اپنی کار خود ڈرائیو کرلوں گا فیصل اسکی بات سے متفق نہیں تھا اس لئے بولنے کی کوشش کی تھی

تم میری بات ماننے سے منع کررہے ہو فیصل..؟

ایسا کچھ نہیں ہے...وہ منہ موڑ گیا تھا

توٹھیک ہے چلو پھر اس کار میں اور ڈرائیو تم ہی کروگئے اریان نے نیا حکم سنایا تھا فیصل کار کا دروازہ ٹھاہ کی آواز کے ساتھ بند کیے اندر بیٹھا تھا

طوبیٰ اتنے غصے پر اندر تک سہم گئی تھی

اریان اور حمزہ بھی سر جھٹکتے بیٹھے تھے

چاچو آپ یہی بیٹھیں میں رپورٹس کا پتہ کر کے آتا ہوں اشعر درانی صاحب کو لابی میں بٹھاتے ڈاکٹر کے پاس گیا تھا حیام کے گمشدہ ہونے کے بعد انہوں نے اپنی کیئر بلکل ہی چھوڑ دی تھی مگر اشعر انکا خیال ایک بیٹے سے بھی بڑھ کے رکھ رہا تھا وہ اپنی دنیا میں گم تھے جب اشعر واپس انکے پاس آ کے بیٹھا تھا

کیا سوچ رہے ہیں چاچو...؟

اپنی بیٹی کے بارے میں سوچ رہا ہوں اشعر درانی صاحب کے چہرے پر اداس سے مسکراہٹ آئی تھی

اشعر بھی پل بھر کو چپ ہوا تھا

چاچو آپ حقیقت کو تسلیم کیوں نہیں کر لیتے..؟ وہ اداسی سے بولا تھا

درانی صاحب کی آنکھیں جھلملائی تھی اولاد ماں باپ کے لیے کل سرمایہ ہوتی ہے اشعر اولاد کو زرا سی بھی تکلیف ہوتی ہے تو ماں باپ تڑپ اٹھتے ہیں میری بیٹی جس کو میں نے 19 سال ان ہاتھوں میں پالا بڑا کیا اسکو چلنا پھرنا سکھایا اسکو انہی ہاتھوں سے کھلایا اور اچھے برے کی پہچان دی پل پل اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے پاس رکھا 19 سال کا عرصہ کم نہیں ہوتے اشعر تم کیا پوری دنیا بھی مان لے گئی کے وہ لڑکی میری بیٹی تھی تب بھی میں نہیں مانوں گا وہ میری حیام نہیں ہے اشعر کیا مجھے اپنی بیٹی کی ہی پہچان

نہیں ہو گئی کیسے میں اس نامعلوم لڑکی کو اپنی بیٹی کہہ دوں وہ نہیں ہے اشعر میری بیٹی میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں اور مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ میری بیٹی زندہ ہے...

زندہ ہے وہ اشعر میری حیام زندہ ہے درانی صاحب کی آنکھوں سے آنسو روانی کے ساتھ بہہ رہے تھے

اشعر کا دل دکھا تھا اپنے چاچو کو اس حال میں دیکھ کے

اگر حیام زندہ ہے تو کہاں ہے پھر... ؟ واپس کیوں نہیں آئی ابھی تک درانی صاحب نے اشعر کی دیکھا تھا اشعر کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا

چاچو آپ کا مطب ہے حیام اس کے پاس ہے ؟

درانی صاحب نے روتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا

Unbelievable

وہ سکتے میں تھا یا میرے مالک اشعر کے دل میں ہول اٹھ رہے تھے مگر چاچو آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں کیونکہ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ رہتا کہاں ہے

وہ یہی ہے میں نے اسے دیکھا تھا اشعر جس دن حیام غائب ہوئی تھی اس سے کچھ ایک دو ہفتہ پہلے میں نے اسے دیکھا تھا یہی اسکے کسی آدمی کے ساتھ مگر میں نے پھر بھی غلطی کی میں نے حیام کو کچھ نہیں

بتایا اگر اس دن بتا دیتا تو شاید آج میری بیٹی میرے پاس ہوتی درانی صاحب کے آنسو بہتے جا رہے تھے اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ قسمت اس طرح سے بھی پلٹ سکتی تھی

چاچو آپ نے حیام کو بتایا کیوں نہیں...؟

کیونکہ مجھے لگا تھا کہ اسے حیام کے بارے میں کبھی معلوم نہیں ہو گا کیونکہ اس دنیا کے مطابق میری بیٹی اس حادثے میں مر چکی ہے اشعر اور وہ یہ سب جان کے پریشان ہوتی اسلئے بھی میں نے اسے نہیں بتایا

افففف چاچو وہ آدمی اریان ملک ہے کوئی عام بندہ نہیں اس کے لیے حیام کی شناخت کرانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے آپ کیسے بھول گئے اس آدمی کی شخصیت کو چاچو پتہ نہیں حیام کیسی ہو گئی اشعر کا سوچ سوچ کے برا حال ہو رہا تھا درانی صاحب بھی دل برداشتہ ہوئے تھے

اگر تمہارے گھورنے کا سیشن ختم ہو گیا ہو تو مہربانی کر کے یہاں سے تشریف لے جاؤ مجھے نیند آ رہی ہے

تو سو جاؤ نہ تم مائے لیڈی کس نے منع کیا...

وقاص بھی ڈھیٹوں کی طرح بولا تھا

میں تمہارا سر پھاڑ دوں گئی دو ٹکے کے وردی والے اگر کوئی بھی فضول لفظ میرے لیے استعمال کیا تو

بوڈی گارڈ ہو.... وہی بن کے رہو اور اپنا کام کرو

میں اپنا کام ہی کر رہا ہوں مائے لیڈی

وہ اس کے قریب آیا تھا

ملائکہ نے کشن اٹھا کے مارا تھا اگر ایک قدم بھی آگے آئے تو اگلی بار یہ گلاس تمہارے سر کی زینت بن

چکا ہو گا سمجھے

یہ تم مائے لیڈی سے لیڈی ڈیانا کیسے بن گئی؟

وہ حیرت کی ایکٹنگ کرتے بولا تھا

تمہاری ان چیپ حرکتوں سے... اب دفعہ ہو جاؤ ملائکہ کو سچ مچ کا غصہ کرتے دیکھ وقاص بھی سیریس

ہوا تھا

اوکے جا رہا ہوں بٹ ایک بات بولنی ہے...؟

بولو!...

آئی لو یو بولتے ہی وقاص نے باہر کی طرف ڈور لگائی تھی

اسکا کیا بھروسہ سچ میں گلاس مار دیتی تو

اف چھچھورا وردی والا..... وہ زچ ہو جاتی تھی اسکی حرکتوں کی وجہ سے اور ابھی بھی وہ اچھی خاصی تپ گئی تھی مگر پھر خود کو پر سکون کرتے آنکھیں موند گئی تھی

ان سب کو سفر پر نکلے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا مگر گاڑی میں بلکل خاموشی تھی اور ایسا پہلی بار ہو رہا تھا کہ فیصل شاہ کی موجودگی میں خاموشی تھی

اریان فرنٹ سیٹ پر بیٹھے اپنے موبائل میں مصروف تھا جبکہ حمزہ اور طوبی پیچھے بیٹھے تھے ہر دس منٹ بعد حمزہ کوئی بات کر دیتا اور طوبیٰ اسکا مختصر سا جواب دیتی اور کار میں پھر خاموشی چھا جاتی تھی طوبیٰ فیصل کے بی ہیویر کی وجہ سے اداس تھی یہ بات وہ دونوں جانتے تھے سوائے اریان کے
اسا کو بار بار محسوس ہوتا کہ فیصل اسے دیکھ رہا ہے مگر جب بھی وہ شیشے میں دیکھتی تو فیصل ڈرائیونگ مصروف نظر آتا اب تو طوبیٰ کو بھی غصہ آنے لگا تھا
اتنی سی بات پر کون ناراض ہوتا اتنا زیادہ...
یہ اس کی سوچ تھی اگر اسے پتہ چل جاتا کہ اسکے جھوٹ کی وجہ سے آریان نے فیصل کو کیا کچھ کہا ہے تو اسنے رو رو کے آنکھیں سوجھا لینی تھی
میرے خیال اب ہمیں کچھ کھا لینا چاہئیے حمزہ طوبیٰ کی طرف دیکھتے بولا تھا کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ طوبیٰ بھوک کی کچی ہے زیادہ دیر بھوکا رہنے کی وجہ سے اسکے سر میں درد شروع ہو جاتا ہے

ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو ابھی گھر پہنچنے میں کافی ٹائم ہے اریان اپنی کلائی میں بندھی گھڑی کی طرف دیکھتے بولا تھا

فیصل آگے ایک اچھا ریسٹورنٹ ہے وہاں چلتے ہیں میں نے سنا وہاں کا کھانا بہت لذیذ ہوتا حمزہ ہاتھوں کے اشارے کر کے بول رہا تھا اسکی حرکت پر طوبیٰ کو ہنسی آئی تھی

اسکی بچوں جیسی کھکھلاہٹ پر وہ تینوں جیسے جی اٹھے تھے اریان اور حمزہ کے چہرے پر بھی سمائل آئی تھی جبکہ فیصل بھی خوش ہوا تھا مگر تاثرات ویسے ہی پتھریلے تھے

اسانے گاڑی ریسٹورنٹ کے باہر روکی تھی اریان گاڑی سے اترتا طوبیٰ کو اتار رہا تھا وہ کھلی فضا میں سانس لے کے خود کو تروتازہ محسوس کر رہی تھی جب کہ فیصل ہنوز گاڑی میں ہی بیٹھا تھا

تم نہیں آرہے کیا؟

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے میں یہی ٹھیک ہوں

اریان اور طوبیٰ نے اسکی طرف دیکھا تھا

اس کی اداسی مزید بڑھ گئی تھی

وہ سب گاڑی کے پاس ہی کھڑے تھے جب فیصل کی نظر وہاں کھڑے دو لڑکوں پر گئی جو غلیظ نظروں سے طوبیٰ کو سر سے پاؤں تک دیکھ رہے تھے

اسا کا خون کھول اٹھا تھا وہ گاڑی سے اترتا اس تک پہنچا تھا اسکی سیٹ ہوئی چادر کو مزید اسکے سر پر سیٹ کر رہا تھا مگر خونخوار نظریں ان دو لڑکوں پر تھی جو فیصل کے آنے پر آنکھیں جھکا گئے تھے حمزہ اور اریان بھی اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ماجرا سمجھ چکے تھے

جبکہ طوبیٰ کا دل اسکی اتنی سی قربت پر ہی زور سے دھڑ کا تھا نظریں اٹھنے سے انکاری تھی جبکہ سانسوں کی رفتار تیز ہوئی تھی اندر چلو!...

وہ طوبیٰ کا ہاتھ پکڑ تا ریسٹورنٹ میں داخل ہوا تھا ان دونوں کے پیچھے آریان اور حمزہ بھی داخل ہوئے تھے وہ دونوں ہی فیصل کی پوزیسو نیچر سے واقف تھے مگر طوبیٰ کے لئے اس حد تک وہ پوزیسو ہو گا یہ بات انکے علم سے باہر تھی

وہ ریسٹورنٹ کو ستائش نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ ایک ویل فرنشڈ ریسٹورنٹ تھا وہاں موجود ہر چیز اسکی خوبصورتی کو بڑھا رہی تھی

وہ تینوں ایک طرف بیٹھے تھے جبکہ فیصل الگ ٹیبل پر بیٹھا تھا طوبیٰ کی نظریں بار بار فیصل کا طواف کر رہی تھی مگر وہ پھر بھی ظالم بنا بیٹھا تھا حمزہ آرڈر لکھوا رہا تھا اور اریان کال اٹینڈ کرنے باہر گیا تھا

اسا کی آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو رہی تھی اور اب اسے جلن بھی محسوس ہونے لگی تھی مگر وہ پھر بھی خاموش بیٹھی تھی

ویٹر جا چکا تھا

حمزہ کی نظر فیصل پر پڑی جو کسی روٹھے ہوئے بچے کی طرح سب سے الگ بیٹھا تھا اگر طوبی اداس تھی تو اداسی اسکے چہرے پر بھی واضح تھی

بھائی آنکھیں... طوبیٰ آنکھوں کو ملتی رونی صورت لیے بولی تھی حمزہ نے فوراً سے اسکی طرف دیکھا تھا فیصل بھی اسکی بات سنے اپنی تمام ناراضگی بھلائے اسکے پاس آیا تھا

کیا ہوا بچے ادھر دیکھاؤ...

وہ فکر مندی سے بولا تھا

میں دیکھ لوں گا فیصل اسکے پاس بیٹھتا حمزہ سے مخاطب ہوا تھا میری آنکھوں میں جلن ہو رہی ہے

وہ روتے ہوئے بولی تھی

چلو میرے ساتھ فیصل نے اسکا ہاتھ تھاما تھا

طوبیٰ اسکے ہاتھ پکڑنے پر جھجھکی تھی

واشروم میں جاؤ آنکھوں اچھی طرح دھو ٹھیک ہو جاؤ گئی ویٹر سے واشروم کا پوچھتے فیصل اسے اپنے ساتھ لیے واشروم تک گیا تھا

طوبی اور فیصل کہاں ہیں..؟

حمزہ جو اپنا سر پکڑے بیٹھا تھا

اریان کے سوال پر سیدھا ہوا تھا اور ساری بات بتائی تھی

صبح تک تو ٹھیک تھی اب اچانک کیا ہو گیا

اریان کو پریشانی ہوئی تھی

بھائی میں آپ سے ایک سوال پوچھوں؟

حمزہ نے سوال پر سوال کیا تھا

پوچھو...

بھائی آپ کے اور فیصل کے درمیان کیا بات ہوئی تھی اس رات میرا مطلب ہے فیصل کو آپ نے ڈانٹا تھا اس دن سے اسنے کسی سے بھی بات نہیں کی نہ مجھ سے بات کر رہا نہ طوبیٰ سے

ٹھیک ہو جائے گا وہ حمزہ۔۔۔ کچھ وقت دو اسے

یہ بات تو تم بھی جانتے ہو وہ زیادہ دیر ناراض نہیں رہتا

مگر پھر بھی بھائی ایسی کیا بات ہوئی ہے جس پر آپ نے اسے اتنا ڈانٹا....

ڈانٹ اسے طوبیٰ کو تنگ کرنے اور ڈرانے پر پڑی تھی

اریان فیصل کی حرکت بتائی تھی اور حمزہ کو اپنی اور طوبیٰ کی گاڑی میں ہوئی بات یاد آئی تھی

یہ بندہ کبھی نہیں بدل سکتا حمزہ افسوس سے بولا تھا

ویٹر کھانا لے کے آ چکا تھا

تم بیٹھو حمزہ میں ان دونوں کو دیکھ کے آتا ہوں

پتہ نہیں کہاں رہ گئے ہیں اریان باہر کی جانب بڑھا تھا

فیصل واشروم کے باہر اس کا انتظار کر رہا تھا اچانک اسکا موبائل بجا تھا موبائل پر نمبر دیکھ کے کال سننے سائیڈ پر گیا تھا فیصل کال پر بات کرنے میں مصروف تھا جب اسکی نظر انہی دو لڑکوں پر پڑی تھی وہ کسی لڑکی کا راستہ روکے کھڑے تھے اسکا دماغ شارٹ ہوا تھا فیصل نے انکے قریب جاتے ہی ایک کے منہ پر اتنی زور سے مکا مارا کے وہ منہ کے بل نیچے گرا تھا

شرم آنی چاہئے تم جیسے مردوں کو تم جیسے ہی مرد ہوتے ہیں جن کی وجہ سے عورت باہر نکلنے سے ڈرتی ہے

تیری بہن لگتی ہے تجھے اتنی کیوں تپ چڑھ رہی ہے

دوسرا لڑکا واہیات بکتے ہاتھ میں راڈ پکڑے فیصل تک پہنچا تھا

پہلے وار میں فیصل اپنا بچاؤ کر گیا مگر دوسرے وار میں روڈ فیصل کی کمر میں لگا تھا

تب ہی اس کے کانوں میں نسوانی چیخ پڑی تھی جو کہ طوبیٰ کی تھی

وہ واشروم سے باہر آ کے اسکا انتظار کر رہی تھی جب اسکی نظر دوسری سائیڈ پر دو لڑکوں کے درمیان کھڑے فیصل پر گئی تھی

ارے یہ تو وہی لڑکی ہے ویسے بہت مست پیس ہے

ان میں سے ایک لڑکے نے فقرا اچھالا تھا

طوبیٰ اپنی جگہ سن ہوئی تھی اور فیصل کی بس ہوئی تھی اسنے اٹھتے ہی ان دونوں لڑکوں پر لاتوں اور گھونسوں کی بوچھاڑ کر دی تھی وہ ابھی اپنا بچاؤ ہی نہیں کر پائے تھے کہ فیصل نے اسی روڈ سے ان کی دھلائی کرنا شروع کی تھی

وہ جو ڈر سے کانپ رہی تھی وہ اس کا جنونی انداز دیکھ کے مزید خوف زدہ ہو گئی تھی فیصل ان پر اپنا تمام تر غصہ نکالنے میں مصروف تھا

جب اریان ان دونوں کو ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچا تھا

چھوڑو انہیں فیصل کیا ہو گیا پاگل ہو گئے ہو مر جائیں گئے وہ

اربان اسے ان سے دور کرتا چلایا تھا حمزہ بھی وہاں پہنچ چکا تھا طوبیٰ اسکے گلے لگے ڈری سی سہمی ہوئی بچی لگ رہی تھی اریان کو اسکی حالت پر دکھ ہوا تھا

وہ کچھ بولتا جب ان میں سے ایک لڑکا بولا تھا

دیکھ لیں گئیں ہم تجھے یاد رکھنا اسکا بدلہ تجھے چکانا پڑے گا تو ابھی جانتا نہیں ہے تو نے کس سے پنگا لیا ہے

فیصل آگے بڑھتا اریان نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکا تھا

اریان نے اپنی گن نکال ان میں سے ایک کے سر پر رکھی تھی

میرے خیال سے تم ابھی مجھے نہیں جانتے اگر جانتے تو یہاں کھڑے بکواس نہ کر رہے ہوتے ان دونوں کی سیکنڈ میں بولتی بند ہوئی تھی نن... نہیں گولی مت چلانا ہم سے غلطی ہو گئی آج کے بعد ہم ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گئے ہمیں معاف کر دو بھائی وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑے گڑگڑانے لگے تھے

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اور آئندہ کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کے بھی نہیں دیکھنا وہ دونوں ہاں میں سر ہلاتے وہاں سے الٹے پاؤں بھاگے تھے

حمزہ کھانا پیک کرالو اب یہاں پر رکنا مناسب نہیں ہے تم دونوں جاؤ گاڑی میں بیٹھو

اور بھائی آپ...؟

مجھے چھوٹی ماما کو کال کرنی ہے وہ جھوٹ بولتا وہاں سے ہٹا تھا

آپ ٹھیک ہیں..؟

اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا

مین بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں طوبیٰ سو پلیز خاموش رہو فیصل نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکراتے ماتھا مسئلہ تھا

اور اگلے ہی پل اسکے منہ کراہ نکلی تھی

طوبی کا دل لرزا تھا

آپ کو چوٹ لگی ہے آپ پلیز کچھ لگا لیں

وہ آنسو صاف کرتے پھر سے بولی تھی

نظر اسکی بازو پر پڑی تھی

یہ... یہ کیا ہوا آپ کو یہ چوٹ کیسے آئی....؟

اس کا بازو پکڑتے گویا ہوئی تھی

تمہارے جھوٹ کی سزا ہے"...

وہ بہت تلخی سے بولا تھا

کک... کیا مطلب..؟

کچھ نہیں..! فیصل بولتا ہوا باہر دیکھنے لگا تھا

یہ چوٹ کیسے لگی آپکو فیصل؟

لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اسکے آنسو بہہ نکلے تھے

چپ ہو جاؤ تم سمجھ نہیں آتی... وہ یکدم دھاڑا تھا

طوبی کا ننھا سا دل لرزا تھا وہ خاموشی سے پیچھے ہو کے بیٹھتی اپنے آنسو صاف کرنے لگی تھی

بہو زارا کہاں گئی ہے تمہیں کچھ بتایا یا ایسے ہی چلی گئی

ارے اماں وہ اپنی دوست کے گھر گئی ہے آجائے گئی تھوڑی دیر تک

بتا کے گئی ہے... سمیرا بیگم نے کچن سے ہی جواب دیا تھا

ارے بہو تمہیں منع کرنا چاہئے تھا ایسے جوان جہاں لڑکی کا باہر رہنا اتنی دیر اچھی بات نہیں ہے شام ہونے کو آئی ہے مگر اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے دادی صوفے پر بیٹھتی اپنی مخصوص ٹون میں واپس آتی بولی تھی

اماں آپ کیوں اتنی فکر کرتی ہیں لڑکی ذات ہے تو کیا اسے اپنی حفاظت کرنی آتی ہے اور سب سے بڑی بات میری بیٹی کو اپنی حدود بہت اچھی طرح معلوم ہیں سمیرا بیگم کے لہجے میں اپنی بیٹی کے لئے مان ہی مان تھا

زارا جو ابھی گھر واپس آئی تھی اپنی ماں کی بات سنے اسکے قدم باہر لاؤنج میں ہی رکے تھے اسکے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ آئی تھی

اسلام علیکم۔۔۔

وہ خوشدلی سے لاؤنج داخل ہوئی تھی

آگئی تم...؟

دادی اپنا چشمہ درست کرتے بولی تھی

جی میری خوبصورت دادی ..زارا انکے گلے میں باہیں ڈالتی لاڈ سے بولی تھی دادی نے اسے گھورا تھا

ارے دادی آپ تو غصے میں اور بھی زیادہ پیاری لگتی ہیں

وہ شریر ہوئی تھی

ہائے میرے دادا بھی کتنے خوش نصیب تھے وہ تو آپ کو جان بوجھ کے غصہ دلاتے ہو گئیں تاکہ آپ کی خوبصورتی

کو دیکھ سکیں زارا شرارتی انداز میں بولتی انہیں گال پر بوسا دے چکی تھی

افف توبہ توبہ استغفراللہ ذرا سی شرم نہیں ہے اس لڑکی کو دیکھو کیسے قینچی کی طرح زبان چل رہی ہے

دادی کانوں کو ہاتھ لگاتی غصے سے بولی تھی

جبکہ سمیرا بیگم اور زارا کا ہنس ہنس کے برا حال تھا

یہی حرکتیں رہی نہ تمہاری تو کسی نے گھر کی بہو نہیں بنانا تمہیں لڑکی...

بہو بننا بھی کون چاہتا ہے دادی زارا دھیمے لہجے میں بولی تھی کیونکہ مجھے شادی ہی نہیں کرنی

اسنے اب سمیرا بیگم کے گلے میں باہیں ڈالی تھی

کیوں نہیں کرنی تجھے شادی؟

اف چھوڑیئے اس ٹاپک کو آپ دونوں جاؤ زارا جلدی سے ریڈی ہو جاؤ وہ سب پہنچنے والے ہیں

اوکے مما

اور اماں جی آپ بھی نماز پڑھ لیں مغرب کی اذان ہو چکی ہے ہاں ٹھیک ہے دادی اپنے کمرے کی طرف گئی تھی

زارا...

جي مما

زارا جو ابھی سیڑھیوں پر تھی سمیرا بیگم کی آواز پر رکی تھی

بیٹا کوئی ڈھنگ کے کپڑے پہننا

ہاہاہا اوکے مما جیسا آپ کا حکم زارا مسکراتی ہوئی کمرے کی طرف گئی تھی

طوبی میرے بچے اٹھ جاؤ دیکھو ہم گھر پہنچ گئے ہیں اریان اسکے بال سہلاتا اسے نیند سے جگانے میں مصروف تھا

اس نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تھی

کیا ہم پہنچ گئے...؟

وہ بچوں جیسے آنکھیں ملتی بولی تھی اریان کو وہ چھوٹی سے بچی لگ رہی تھی

بھائی...

جی بھائی کی جان

طوبیٰ نے اپنا سر اریان کے کندھے سے ٹکایا تھا

بھائی میں بہت نروس ہو رہی ہوں مجھے ڈر لگ رہا ہے وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی بولی تھی اسکے لفظوں سے معصومیت عیاں تھی میں جب تک اپنی گڑیا کے ساتھ ہوں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی چھوٹی ماما بہت کیوٹ اور اچھی مما ہیں آپکو ان سے مل کے اچھا لگے گا باقی ہمیں ہمارا مشن بھی تو کملیٹ کرنا ہے نہ ابھی

اریان اسکے کان میں رازدانہ انداز میں بولتا اسکے ہاتھ تھام گیا تھا طوبی کا چہرہ کھل اٹھا

اسنے شرارتی نظروں سے حمزہ کی طرف دیکھا تھا

حمزہ کو دال پوری کالی نظر آرہی تھی

ارے بیگم آپ یہاں ہیں میں کب سے آپکو پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں

کیوں کیا ہوا عون آپ کیوں مجھے ڈھونڈ رہے تھے..؟

مجھے کھانا اور باقی انتظامات کا پوچھنا تھا بیگم میں نہیں چاہتا میرے بچوں کے لئے کسی بھی چیز کی کمی رہ جائے

آپ بے فکر رہیں عون میں نے سارے انتظامات دیکھ لئے ہیں انکے کمرے میں نے پہلے ہی صاف کرا دیئے تھے اور کھانا بھی تقریباً تیار ہے وہ اپنی بات کے اختتام پر مسکرائی تھی

اور زارا کہاں ہے.. ؟انہوں نے ایک اور سوال کیا تھا

وہ اپنے روم میں ہے ریڈی ہو رہی ہے

اور آپ کب ریڈی ہوں گئی بیگم ؟

عون ملک نے انکے ہاتھ تھامے تھے

میرے بچے آرہے ہیں عون مجھے تیاری کی کیا ضرورت اس بات کی خوشی ہی مجھ سے نہیں سنبھالیں جا رہی نا چاہتے ہوئے بھی سمیرا بیگم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں میں 15 سال سے اس پل کا انتظار کر رہی ہوں عون اور آج مجھے میرے صبر کا پھل ملنے والا ہے میرا بیٹا آرہا ہے عون میرا حمزہ میرا جگر کا گوشہ میں اتنی خوش ہوں عون کہ اپنی خوشی لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی

میں جانتا ہوں بیگم سب باتیں ٹھیک آپ کی مگر رونا بند کریں ورنہ آپ کے بچے دکھی ہو جائیں گئیں خاص طور پر آپ کا اریان... سمیرا بیگم مسکرائی تھی

ویسے ایک بات بولوں بیگم مجھے سب سے زیادہ انتظار اپنی دوسری بیٹی کا ہے

ہاں بابا مجھے بھی اپنی چھوٹی سے بھابھی کا بہت انتظار ہے

زارا جو ابھی تیار ہو کے آئی تھی عون صاحب کی بات پر جھٹ سے بولی تھی

وہ تینوں مسکرائے تھے وہ سب باتوں میں مصروف تھی جب باہر اریان کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا

زارا کا دل دھڑکا تھا وہ چاہے جتنی نورمل رہ لیتی اسکے دل کا حال بدلنے والا نہیں تھا

وہ سب باہر لان میں کھڑے انکا انتظار کر رہے تھے تب ہی اریان کی گاڑی پورچ پر آ کے رکی تھی وہ چاروں گاڑی سے نیچے اترے تھے سمیرا بیگم عون اور دادی فیصل اور اریان سے گلے ملتے بہت خوش تھے عون صاحب نے طوبیٰ کو پکارا تھا جو حمزہ کے ساتھ چپکی کھڑی تھی

کیسی ہو آپ بیٹا سفر کیسا رہا میری گڑیا کا؟

وہ اریان کے لہجے میں ہی بات کر رہے تھے

اریان یہاں آنے سے پہلے سب کو طوبیٰ کے بارے میں بتا چکا تھا اور یہ بھی بول چکا تھا کہ اسکے پاسٹ کے بارے میں کوئی بھی بات نہیں کرے گا...

مم.. میں ٹھیک ہوں انکل آپ کیسے ہیں ...

نہیں میری پرنسس میں آپ کا انکل نہیں ہوں آپ مجھے بابا بولیں گئیں عون صاحب نے اسکو پیار سے سمجھایا تھا

اس کی آنکھیں اتنے پیار پر بھیگی تھی

ارے میرا بچہ آپ رو کیوں رہے ہو عون صاحب نے اسے گلے سے لگاتے شفقت سے سر پر ہاتھ رکھا تھا

میرے بابا بھی مجھ سے ایسے ہی بات کرتے تھے مجھے انکی بہت یاد آتی ہے

اس کے معصومیت سے بولنے پر وہاں سب رنجیدہ ہوئے تھے

مگر آپ کے یہ والے بابا ہیں آپ کے پاس تو اب آپ نے بس رونا نہیں ہے وہ پیار سے سمجھاتے طوبیٰ کو دیکھ رہے تھے اریان نے صحیح کہا تھا آپ واقع چھوٹی سی گڑیا ہو

وہ مسکرائی تھی اسکی مسکراہٹ پر سب کے چہرے مسکرائے تھے سمیرا بیگم گاڑی کے ساتھ کھڑے حمزہ تک آئی تھی

ناراض ہو اپنی ماما سے ؟

وہ سوال کر رہی تھی اور حمزہ نے بے تابی سے انہیں گلے لگایا تھا

بھلا کوئی اپنی اتنی پیاری ماں سے ناراض ہو سکتا

اس کی آواز نم ہوئی تھی

اریان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

میں نے آپ کو بہت یاد کیا میرے بیٹے آپ کی یاد میں آپکی ماما بہت روئی ہیں

میں نے بھی آپ کو بہت مس کیا ماما

آئندہ کبھی مجھے چھوڑ کے نہیں جایئے گا میں نہیں رہ سکتی آپکے بغیر... سمیرا بیگم باقاعدہ روتے ہوئے بول رہی تھی

حمزہ ان کو خود سے الگ کرتے انکے آنسو پونچھتے سر ہلا گیا تھا اگر یہ ماں بیٹے کی محبت ختم ہو گئی ہو تو کھانے کو بھی کچھ دے دیں ماما بہت بھوک لگی ہے اریان کے ایسے بولنے پر سب ہنسے تھے

کوئی جیلس ہو رہا... حمزہ شرارتی انداز میں کہتا ہنسا تھا

دادی...

جی دادی کی جان!...

زارا کہاں ہے؟

وہ کچن میں ہو گئی بیٹا

اچھا میں مل کے آتا ہوں فیصل بولتا ہوا اندر کی طرف بڑھا تھا

طوبیٰ اسکو جاتے دیکھتی رہی

اچھا اب بس کرو چلو سب اندر عون بہو بچوں کو اندر لے آؤ تھک گئے ہوں گئیں اور دیکھو بچی کا اتنا سا منہ نکل آیا ہے دادی طوبیٰ کو پیار سے دیکھتے بولی تھی

ہاں میں تو اپنی بیٹی کو لے کے جا رہا ہوں آپ سب بھی آجانا عون صاحب طوبیٰ اور دادی کو لیے اندر چلے گئے تھے باقی سب بھی باتیں کرتے انکے پیچھے آئے تھے

بائے بیوٹیفل لیڈی کیسی ہو...؟

زارا جو ڈائیونگ ہال میں ملازمہ کے ساتھ کھانا لگوا رہی تھی

جانی پہچانی آواز پر مڑی تھی اپنے عقب میں فیصل کو کھڑے دیکھ وہ خوشی سے جھوم اٹھی تھی

فیصل تم زارا خوشی سے چہکتی اسکے گلے لگی تھی

کیسے ہو میرے بڈی..؟

زارا اپنی مخصوص ٹون میں پوچھتی مسکرانے لگی تھی

میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ باہر کیوں نہیں آئی سب سے ملنے

فیصل مدعے آیا تھا

یار کچن میں اتنے کام تھے میں بس آنے والی تھی یہ سب ختم کر کے مگر تم خود ہی آٹپکے

رخ موڑے جواب دیا تھا

زارا عون ملک... فیصل اسکا چہرا اپنے سامنے کرتا گویا ہوا تھا

جب تم جانتی ہو تم زارا عون ملک کہ تم یعنی کہ فیصل شاہ کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتی تو کیوں بولتی ہو

اسنے فیصل آئی برو اچکایا تھا

اہووو اچھا تو فیصل شاہ تم خود ہی بتا دو کیا وجہ تھی میرے نہ آنے کی...، زارا کمر پر ہاتھ رکھتے کڑے تیوروں سے اسے دیکھتی ہولی تھی تمہارے نہ آنے کی وجہ زارا عون ملک صرف اور صرف حمزہ میر ہے

فیصل کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی

کس حمزہ میر کی بات کر رہے ہو فیصل تم...؟

لہجے میں سراسر تعجب تھا وہ اتنے کونفیڈینس سے بولی تھی ایک پل کو تو فیصل بھی اسکے انداز پر ٹھٹکا تھا

....

اووو بوو لڑکی کیا ہو گیا اتنی بھی کیا ناراضگی کہ تم پورے کے پورے بندے کو ہی بھول گئی

ناراضگی... کیسی ناراضگی اور کس سے ناراضگی..؟

تم کیوں میرا دماغ خراب کر رہے ہو جاؤ باہر بیٹھو مجھے کام کرنے دو زارا لاتعلقی برتتی سرد مہری سے بولی تھی

فیصل کو باہر بھیجے وہ واپس مڑی تھی

آنسو جو پلکوں کی باڑ توڑے باہر آنے کو مچل رہے تھے انہیں بے دردی سے صاف کرتی خود کو نارمل کرنے لگی تھی

حمزہ نے اسکا ایک ایک لفظ سنا تھا

لاؤنج اور کچن میں کوئی خاص فاصلہ نہیں تھا باقی سب طوبیٰ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے اریان جو زارا کی گوہر افشانیاں سن چکا تھا حمزہ کی حالت دیکھے اسکے پاس آیا تھا

سب ٹھیک ہو جائے گا... اریان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے دلاسا دیا تھا...

کانچ کی گڑیا جب ایک بار نوٹ جائے بھائی تو اسکا واپس پہلے جیسا ہونا ناممکن ہوتا

اپنی سرخ آنکھیں اس کی نیلی آنکھوں میں گاڑے بولا تھا

اریان کا دل کٹا تھا اپنے بھائی کی حالت پر مگر وہ چاہ کر بھی ابھی کچھ نہیں کر سکتا تھا

آپ دونوں وہاں کیا کر رہے ہیں جلدی سے آجائیں کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے سمیرا بیگم نے ان دونوں کو مخاطب کیا تھا

چلیں بھائی کھانا کھالیں اریان سر بلاتا اسکے پیچھے آیا تھا

آج میری بیٹی میرے ساتھ بیٹھے گئی عون صاحب نے طوبیٰ کو اپنے ساتھ والی چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

مگر طوبیٰ کی بد قسمتی تھی یا خوش قسمتی اسکے ساتھ فیصل کی چیئر تھی

وہ ہچکچاتی وہاں آکے بیٹھی تھی

وہ چیئر پر بیٹھتی عون صاحب کی طرف چیئر سمیت کھسکی تھی فیصل کے عنابی لب اسکی حرکت پر مسکرائے تھے وہ شاید ابھی بھی ڈری ہوئی تھی

زارا بیٹا کہاں ہیں آپ جلدی سے آئیں کھانا سرو کریں زارا جو کچن کے دروازے میں کھڑی خود کو باہر جانے کے لئے تیار کر رہی تھی سمیرا بیگم کی آواز پر جی ماما کہتی باہر آئی تھی

اسلام علیکم... کیسے ہیں آپ سب...؟

وہاں موجود تمام لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے سوائے ایک ہستی کے ...

گڑیا یہ ہے میری بڑی بیٹی زارا... عون صاحب بہت پیار بھرے لہجے میں بولے تھے طوبی اس لڑکی کو دیکھ کے حیران تھی جس نے پنک کلر کا کلیوں والا فراک فل سلیوز کے ساتھ زیب تن کر رکھا تھا اسکی سفید رنگت پنک کلر میں دمک رہی تھی لمبے براؤن بال جو کے کمر سے نیچے تھے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے فراک کا ہم رنگ ڈوپٹہ لاپروائی سے گلے میں جھول رہا تھا چہرہ میک اپ سے پاک تھا اسکی بڑی براؤن آنکھیں، پنک ہونٹ چھوٹی سی ستواں ناک اور لمبے بال طوبیٰ کو وہ بہت پیاری لگی تھی

کیسی ہو تم..؟

وہ خوشدلی سے بولتی طوبیٰ کو دیکھ رہی تھی

مم.. میں ٹھیک ہوں

طوبیٰ کے لڑکھڑانے پر فیصل کا ہاتھ سر پر گیا تھا

واقع فیصل ماننا پڑے گا تمہاری چوائس لاجواب ہے میری بھابھی بہت کیوٹ ہیں

وہ مسکرایا تھا

اور بہت معصوم بھی ہے فیصل کے بولنے پر طوبیٰ کا سر جھکا تھا سب کے چہروں پر آج ایک الگ ہی خوشی تھی کھانا کھاتے سب چھوٹی موٹی نوک جھوک بھی کر رہے تھے

جب سمیرا بیگم کی نظر حمزہ پر گئی تھی وہ اپنی دنیا میں مگن کھانا کھا کم رہا تھا اور اسے گھور زیادہ رہا تھا

بیٹا آپ نے تو کچھ لیا ہی نہیں.. سمیرا بیگم کی آواز پر سب نے حمزہ کی طرف دیکھا تھا

وہ کچھ بولتا سمیرا بیگم پھر سے بولی تھی

اٹھو زارا بیٹا حمزہ کو اور کھانا دو اتنا کمزور ہو گیا اور دیکھو اس نے تو کچھ لیا ہی نہیں ہے

حمزہ کا نوالہ گلے میں اٹکا تھا

اسکے کھانسنے پر فیصل نے اسے پانی کا گلاس پاس کیا تھا

اتنی بھی کیا خوشی میرے بھائی وہ بس کھانا ہی دینے آرہی ہے فیصل اپنی ہنسی دباتے بولا تھا جبکہ حمزہ نے بس گھورنے پر ہی اکتفا کیا تھا

اوکے ماما زارا خاموشی سے اٹھتی حمزہ کی طرف آئی تھی اور اسکے اتنے آرام سے مان جانے پر اریان حمزہ اور فیصل تینوں نے اسکی طرف دیکھا تھا ان میں سے کسی کو بھی ایسی امید نہیں تھی کہ وہ اتنی آسانی سے حمزہ کے کام کے لئے مان جائے گئی اور دوسری طرف حمزہ کو آج وہ آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی اسکی ڈریسنگ دیکھ کے ایک بار پھر حیران ہوا تھا آج تو یہ لڑکی مجھے حیران کر کر کے ہی مار دے گئی وہ دل میں سوچتا چہرا جھکا گیا تھا جبکہ زارا کھانا سرو کرتی جا چکی تھی

بی بی جی کھانا کھالیں مہربانی ہو گئی آپ کی ورنہ سر مجھ پر غصہ کریں گئیں ملازمہ ایک بار پھر منت کرنے آئی تھی جو کے وہ دن میں ہر روز کوئی پچاس دفعہ کرتی تھی مگر ایک ہی جواب سن کر واپس لوٹ جاتی تھی مگر آج وہ بھی شاید ٹھان کے آئی تھی کہ کھانا کھلا کے ہی جائے گئی

مجھے نہیں کھانا کتنی بار کہوں آپ سے .. وہ حلق کے بل چلائی تھی لے جائیں یہ سب یہاں سے اور جا کے بول دو اپنے سر کو حیام درانی بھوکی مر جانا پسند کرے گئ مگر اسکا دیا ایک نوالہ نہیں کھائے گی ملازمہ اسکے رویے پر خوف زدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی حیام کو روتا دیکھ اسکا دل دکھتا تھا مگر آج ہمت کر کے اسنے دلاسا دینے کے لئے حیام کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور اگلے ہی پل وہ اسکے گلے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی آج اسنے ضبط کے سارے بندھ توڑ دیئے تھے اور آنسوؤں کو بہنے دیا تھا

میں بہت تکلیف میں ہوں میری مدد کریں مجھے اس اذیت سے نکال دیں مجھے زہر لا دیں مجھ سے یہ قید برداشت نہیں ہوتی

حیام روتی ہوئی اسکے سامنے ہاتھ جوڑ گئ تھی

نا میری پتری خودکشی حرام ہے ایسی باتیں نہیں کرتے اللہ ناراض ہوتا وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح اسے سمجھا رہی تھی

وہ بھیگی پلکیں اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی

وہ تو مجھ سے ناراض ہی ہیں اس لئے تو آج میں اس حال میں...

نا میرا بچہ وہ رب کریم ہے اپنے بندے سے بہت پیار کرتا وہ ناراض نہیں ہے یہ بس آزمائش ہے اور وہ اپنے بندے کو اسکی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا تم بس صبر کرو میری سوہنی بچی وہ ذات سب ٹھیک کر دے گئ اور صاحب کے دل میں بھی تمہارے لیے رحم ڈال دے گئ مجھے یقین ہے اپنے اللہ پر"...

رحم صرف انسانوں کے دل میں ڈالا جا سکتا اور آپ کے صاحب انسان نہیں ہیں وہ انسانیت کے نام پر دھبہ ہیں انتہائی سفاک، بے رحم اور دھوکے باز انسان ہیں تمہارے صاحب

اس بات سے لاعلم کے کوئی اسے بہت غور سے سن اور دیکھ رہا ہے وہ بس اپنی بولتی جا رہی تھی

ایسی بات نہیں ہے بی بی جی صاحب جی...

مجھے کچھ نہیں سننا جائیں آپ یہاں سے اور یہ کھانا بھی لے جائیں مہربانی ہو گئی آپکی حیام انکے سامنے ہاتھ جوڑتی اپنا سر واپس گھٹنوں میں گرا گئی لے

گھر کے تمام افراد اس وقت لاؤنج میں موجود تھے حمزہ طوبیٰ زارا اور فیصل ایک صوفے پر بیٹھے تھے جب کہ انکے سامنے والے صوفے پر سمیرا بیگم انکے ساتھ اریان اور عون صاحب بیٹھے تھے ہر کوئی اپنی اپنی باتوں میں مگن خوش دکھائی دے رہا تھا جب عون صاحب نے اریان کو مخاطب کیا تھا

اور بتاؤ بیٹا بزنس کیسا چل رہا کوئی پریشانی تو نہیں ...

ارے بابا آپ بھی کس سے پوچھ رہے ہیں آخر آریان ملک جیسے اتنے ٹیلنٹڈ بندے کو کوئی پریشانی ہو سکتی ہے وہ بھی بزنس کے معاملے میں میرے نزدیک تو ناممکن سی بات ہے

کیوں سہی کہا نا مسٹر ہینڈ سم !...

زارا کی بات پر مسکراتے اسنے سر کو خم دیئے اسکی تائید کی تھی سمیرا بیگم اریان کو مسکراتے دیکھ بہت خوش تھیں

زارا جاؤ بیٹا کھیر لے آؤ سب کے لیے...

وہ کچن کی طرف گئی تھی

فیصل کی نظر بار بار طوبیٰ کی طرف اٹھ رہی تھی جو بار بار اپنے سر کو ہاتھوں سے دبا رہی تھی وہ سمجھ گیا تھا اسکے سر میں درد ہے آپی آپ کو بھائی اچھے لگتے ہیں..؟

اسنے بہت رازدانہ انداز میں پوچھا تھا مگر آواز اتنی کم بھی نہیں تھی کہ ساتھ بیٹھے حمزہ اور فیصل نہ سن سکتے

زارا کو اسکی ادا پر پیار آیا تھا

بلکل آپی کی جان مجھے مسٹر ہینڈ سم اچھے لگتے ہیں

وہ کھکھلائی تھی

اریان بھی اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

دادی کہاں ہیں..؟ فیصل نے بات پلٹنی چاہی تھی

وہ جلدی سونے کی عادی ہیں سمیرا بیگم کے جواب پر وہ بس سر ہلا گیا تھا

اچھا آپی آپ کو بھائی کی کونسی بات سب سے زیادہ اچھی لگتی ہے طوبیٰ نے کھیر کا باؤل پکڑتے ایک اور سوال کیا تھا

فیصل کو کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا تھا

مجھے تمہارے بھائی کی ساری عادتیں پسند ہیں پر ایک عادت اسے کچھ لوگوں سے منفرد بناتی ہے جو مجھے بہت پسند ہے

وہ کونسی آپی...؟

وہ یہ کے چاہے جیسے بھی حالات ہوں وہ کبھی ہار نہیں مانتا اور سب سے بڑی بات بزدلوں کی طرح میدان چھوڑ کے بھاگتا نہیں ہے

آخری بات اس نے سامنے بیٹھے حمزہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی فیصل کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا تھا

زارا کی بات حمزہ کا دل چیر گئی تھی وہ باؤل ٹیبل پر پٹکتے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا

طوبیٰ سمیت وہاں سب حیران تھے

اسے کیا ہوا عون صاحب پریشان ہوئے تھے

اریان نے غصے سے زارا کو دیکھا تھا اسکی نظروں میں صاف وارننگ تھی فیصل کے اشارے پر زارا طوبیٰ کو روم میں لے گئی تھی

چلو طوبیٰ میں تمہیں تمہارا روم دیکھاتی ہوں

وہ بھی چپ چاپ اٹھتی اسکے پیچھے گئی تھی

میں دیکھتا ہوں چاچو آپ فکر نہیں کریں فیصل سمیرا بیگم اور عون صاحب کا دھیان بٹانے کے لیے ان سے باتیں کرنے لگ گیا تھا

ایسے کب تک بھاگو اس سے ...؟ کب تک اسکی باتوں کے وار سہو گئے حمزہ وہ جو لان میں اندھیرے میں گم سم سا بیٹھا تھا

اریان کی آواز پر چونکا تھا مگر اسے معلوم تھا کہ اریان اسکے پیچھے ضرور آئے گا کیونکہ ایک وہی تو تھا جو بچپن سے اسکے ساتھ تھا اسکے ہر دکھ ہر پریشانی میں... حمزہ اسکے گلے لگا تھا

میں سہہ لوں گا بھائی میں گنہگار ہوں اسکا وہ جو سزا دے گئی سہوں گا اپنی آخری سانس تک بھی حمزہ میر زارا عون ملک کی تمام بے رخی اسکی دل چیرتی باتیں سہے گا... اریان کو اپنا کندھا بھیگتا محسوس ہوا تھا اسے اس وقت زارا پر کی قسمت پر رشک محسوس ہوا تھا مگر بے انتہا غصہ بھی

اسے سچ بتا دو حمزہ یہی بہتر ہے

اریان کی بات پر حمزہ طنزیہ مسکرایا تھا

تم گنہگار نہیں ہو حمزہ تم مجبور تھے تم یہ بات اسے بتا کیوں نہیں دیتے

آپ کو کیا لگتا بھائی وہ میری بات کا یقین کرے گئی اور اگر کر بھی لے گئی تو آج بزدلی کے طعنے دیتی ہے کل مجبوری کے دے گئی ہر حال میں غلط میں ہی رہو گا اسکی نظروں میں'...

بھائی بے قصور ہوتے ہوئے بھی میں ہی غلط رہوں گا اور ویسے بھی بھائی میں فیصلہ کر چکا ہوں وہ جو سزا دے گئی مجھے قبول ہو گئی اور پھر چاہے وہ سزا اسکی کسی اور سے شادی ہی کیوں نہ ہو

آخر وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا تھا

اسکی باتیں اریان کے دل پر چابک جیسے لگ رہے تھے وہ اپنے جان سے عزیز بھائی کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتا تھا

بہت رات ہو گئی ہے میں چلتا ہوں آپ بھی سو جائیں بھائی

اپنی آنکھیں صاف کرتا وہ واپس گھر کی طرف جا چکا تھا مگر اریان کو کسی گہری سوچ میں مبتلا کر گیا تھا

یہ تمہارا کمرہ ہے اسے میں نے خود اپنی چھوٹی سے بھابھی کے لئے سیٹ کرایا ہے

یہ تو بہت پیارا ہے آپی طوبی بیڈ پر رکھے بڑے سے ٹیڈی بیئر کو اٹھاتے خوشی سے بولی تھی

تمہیں پسند آیا..؟

مجھے اچھا لگا یہ اس سائیڈ پر واشروم ہے فریش ہو جائیں اور ریسٹ کریں میں بھی اپنے روم میں جا رہی یہ ساتھ والا روم میرا ہی ہے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو روم میں آ جانا او کے میں چلتی ہوں

زارا نے اس کا گال چوما تھا جس پر وہ لال گلابی ہوئی تھی زارا قہقہہ لگاتے ہنسی تھی

ارے میری کیوٹ سی گڑیا میں فیصل نہیں ہوں زارا کی بات پر طوبیٰ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا اسنے خود کو باتھروم میں بند کیا تھا زارا اسکی حرکت پر ہنستی ہوئی اپنے کمرے کی طرف گئی تھی

جب اسکی نظر حال میں اکیلے بیٹھے حمزہ پر پڑی تھی اچانک حمزہ نے بھی اسکی جانب دیکھا تھا اسکی سرخ لہو چھلکاتی کسی گہری اذیت میں ڈوبی نظریں زارا کی نفرت سے بھری آنکھوں سے ٹکرائی تھی وہ چہرا موڑتی کمرے کی طرف چلی گئی تھی

اس بندے سے بڑا کام چور انسان میں نے زندگی میں نہیں دیکھا بڑا آیا محبت کے دعوے کرنے والا میں بھی کس پر بھروسہ کرنے لگی تھی یہ مرد ذات ہوتی ہی ایسی ہے صرف باتوں کی شیر ارے نہیں شیر نہیں وہ تو پھر بھی بہتر ہے اس نکمے گھٹیا دو ٹکے کے پولیس والے کو مینڈک بولنا چاہئے آنے دو اسے پھر دیکھنا کیا حال کرتی ہوں ملائکہ خود ہی بڑبڑائی جا رہی تھی

نہیں رکو ذرا میں کیوں اسکا انتظار کرنے لگی بھاڑ میں جائے میری طرف سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا آئے یا نہ آئے وہ اپنے ہی خیالوں میں ہی مگن بڑبڑائی رہی تھی جب ایک نقاب پوش کمرے میں داخل ہوا تھا

اے کون ہو تم...؟

وہ گھبرائی تھی کیونکہ وہ مقابلہ کرنے کی حالت میں نہیں تھی مگر گھبراہٹ پر قابو پاتے اپنا لہجہ مضبوط رکھتے ہولی تھی

ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے گلاس اٹھایا تھا وہ نشانہ بناتی اس سے پہلے نقاب پوش دروازے سے ہٹتا اس تک پہنچا تھا اور اپنا ہاتھ ملائکہ کے منہ پر رکھے اسکا منہ بند کیا تھا

میری جنگلی بلی ایک تو تم کاٹ کھانے کو تیار بیٹھی ہوتی ہو میں ہوں تمہارا دو ٹکے کا وردی والا... وقاص نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا تھا

ملائکہ اسکا ہاتھ جھٹکتی حیرانی سے دیکھتی پیچھے ہوئی تھی

تم یہاں اس نقاب میں.. اب یہ سب کیا نیا ڈرامہ ہے..؟

سب بتاؤں گا ابھی تم میرے ساتھ چلو اب ہم یہاں نہیں رکیں گئیں میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گئی سنا تم نے... وہ ایک دم پھٹ پڑی تھی

میری بات سمجھنے کی کوشش کرو

میں نے کہا نہ وقاص میں یہی ٹھیک ہوں

انف ملائکہ اٹھو اور چلو میرے ساتھ... وہ برہم ہوا تھا

مگر ملائکہ کوئی بھی تاثر دیئے بغیر بیٹھی رہی

ٹھیک ہے تو تم ایسے نہیں مانوں گئی مجھے یقین تھا اس لئے میرے پاس پلان بی ریڈی ہے وقاص نے جیب سے رومال نکالا تھا اور ملائکہ کے ناک پر رکھا یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ ملائکہ اپنے بچاؤ میں کچھ کر ہی نہیں سکی

چلو یہ کام تو ہو گیا،۔۔۔ وقاص نے موبائل نکالے کسی کو ڈن کا میسج سینڈ کیا تھا اور ملائکہ کو احتیاط سے اپنی باہوں میں اٹھائے ہوسپٹل سے نکل گیا تھا

یہ تیسری بار تھا جب نے کال کی تھی مگر وہی نو آنسر... رات کے دو بج رہے تھے مگر اسکو فیصل کی ناراضگی کی وجہ سے نیند نہیں آرہی تھی

اتنا بھی کیا غصہ کال تو آٹینڈ کرلیں پلیز...

طوبیٰ نے میسج سینڈ کیا تھا

اس بار بھی کوئی جواب نہیں ایک میں ہوں جو انکی فکر میں اپنی نیند خراب کیے بیٹھی ہوں اور ان سڑیل کو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا اب اسے غصہ آنے لگا تھا مگر وہ غصہ بھی اسی پر اتارنا چاہتی تھی جو اس کی وجہ

تھا خود کو بڑی سی شال میں لپیٹے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی وہ خوش تھی کہ اسے فیصل کے کمرے کا پتہ تھا چھپتے چھپاتے وہ کمرے تک تو پہنچ گئی تھی مگر اب اسکی ساری بہادری اڑن چھو ہوئی تھی ٹانگیں کانپنے لگی تھی

اگر انہوں نے مجھ پر غصہ کیا تو... مجھے واپس چلے جانا چاہیے پر نہیں انہیں منائے بغیر نہیں جا سکتی...

افففف کیا کروں اسکا سر درد مزید بڑھ گیا تھا وہ ابھی سوچ رہی تھی جب اسکی نظر سمیرا بیگم پر پڑی...

ماما اوہ نو اگر انہوں نے مجھے دیکھ لیا تو اف اللہ جی بچا لینا ورنہ آپکی بندی آج اپنے ہی شوہر کے ہاتھوں شہید ہو جائے گئی

طوبیٰ جلدی سے دروازہ کھولے کمرے میں داخل ہوئی تھی

شکر ہے دروازہ لاک نہیں تھا

تم یہاں کیا کر رہی ہو...؟

وہ جو ابھی تک دروازے کے ساتھ چپکی کھڑی تھی اپنے پیچھے سے رعب دار آواز سنے فوراً سے پلٹی تھی اور سیدھا فیصل کے سینے سے ٹکرائی تھی

اس نے فوراً سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا کیوں کہ فیصل نے شرٹ اتاری ہوئی تھی

اور وہ کچھ بھی بولے بغیر بیڈ کے قریب کارپٹ پر جا بیٹھا تھا

میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو..؟

کیوں میں یہاں نہیں آسکتی... آنکھوں پر ہاتھ ویسے ہی تھے

یہاں آو!...

جتنے کونفیڈینس سے وہ بولی تھی فیصل کے بلاوے پر اسکی ساری ہمت چکنا چور ہوئی تھی

میں نے کچھ کہا ہے... اس کو وہی جمے دیکھ فیصل پھر سے بولا تھا طوبیٰ مرے ہوئے قدم اٹھاتی بیڈ تک پہنچی تھی آنکھیں ہنوز جھکی ہوئی تھی

اب بتاؤ کیوں آئی ہو..؟

آپ مجھ سے ناراض ہیں آپ نے میری کال بھی ائینڈ نہیں کی... میسج کا بھی جواب نہیں...

میرے پاس ان فضول کے کاموں کے علاوہ اور بہت کام ہیں... اسکی بات ختم ہونے سے پہلے ہی فیصل تلخ لہجے میں بولا تھا

اسکی بات طوبیٰ کے دل کو لگی تھی

وہ جس شخص کے لئے خوار ہو رہی تھی اسکے نزدیک وہ کوئی معنی ہی نہیں رکھتی اپنی اتنی بے قدری پر اسکے آنسو بہہ نکلے تھے جو قطرہ قطرہ کر کے فیصل کے کندھے کو بھیگو رہے تھے

اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھی

اسے یوں طوبیٰ کو روتے دیکھ تکلیف ہوئی تھی

بازو سے پکڑے فیصل نے اپنے سینے لگایا تھا اور اس کے رونے میں شدت آئی تھی دو دن کی اپنی بے قدری اور اسکی بے رخی کی تکلیف وہ آنسو کے ذریعے نکال رہی تھی

رونا بند کرو طوبیٰ تمہارے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں

مم.. مجھے سزا دے دیں آپ... پپ... پر ناراض نہیں ہوں آپ کی بے رخی مم.. جھے تکلیف دیتی ہے پی.. لیز فیصل مجھے معاف کر دیں رونے کی وجہ اسکے الفاظ بھی ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے

اس کو خود پر بہت غصہ آ رہا تھا وہ کچھ زیادہ ہی ناراض ہو گیا تھا ناراض نہیں ہوں تم سے رونا بند کرو!...

اسکے بال سہلاتا وہ نرم لہجے میں بول رہا تھا

آپ ہیں مجھے پتہ آپ تھوڑی دیر بعد پھر ویسے ہی بات کرنے لگیں گئیں

اسکے کندھے سے سر ٹکاتے وہ اپنا خدشہ بیان کر رہی تھی یہ بات الگ تھی وہ خود بھی فیصل سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی اسے فیصل کے قریب سکون مل رہا تھا اسکے دل کو ٹھنڈک ملی تھی

اب نہیں کروں گا ایسا کیوں کہ میں اپنی بیوی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا... ہاں میں ناراض تھا کیوں کہ تمہارے جھوٹ کی وجہ سے اس دن بھائی نے مجھ سے بہت سنگدلی سے بات کی تھی انہوں نے کبھی مجھ سے اتنے تیز لہجے میں بات نہیں کی مگر اس دن کی انکی ایک ایک بات میرے دل پر کسی چابک کی طرح لگی تھی طوبیٰ انکا لہجہ مجھے بے قصور ہوتے بھی قصوروار بنا گیا اس لئے میں نے خود کو تم سے دور کر لیا جتنی تمہیں تکلیف ہوئی ہے مجھے اسکی ڈبل تکلیف ہوئی نے بھائی کی ناراضگی کی تکلیف تو میں پھر بھی

سہہ رہا ہوں مگر تم سے بے رخی کرنے کی کوشش میں جو تکلیف مجھے خود کو ملی ہے وہ میری برداشت سے باہر ہے

مگر یہ دوری میری تمہارے لیے محبت اور تڑپ مزید بڑھا گئی ہے میری جان... اسکی گردن میں منہ چھپاتا وہ دھیمے لہجے میں بولا تھا طوبیٰ کی سانسیں پھولی تھیں

مجھے معاف کر دیں میں نے وہ جھوٹ بولا مگر بھائی مجھ سے رونے کی وجہ پوچھ رہے تھے جس پر میرے دماغ میں جو آیا میں نے بول دیا مجھے نہیں پتہ تھا بھائی آپ پر اتنا غصہ کریں گئیں اور آپکو سزا بھی دیں گئیں

اسکے بازو کے زخم کو چھوتے وہ پھر سے رونے لگی تھی

فیصل نے خود کو کوسا تھا کیونکہ وہ سب اسکی وجہ سے ہی تو ہوا تھا

سوری میری جان تمہیں میری وجہ تکلیف ہوئی فیصل اسکے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولا تھا

ہونٹ طوبیٰ کے کان کو چھو رہے تھے جو اس کی جان پر بن رہے تھے وہ فیصل سے دور ہونے کی کوشش میں اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں میں الجھا گئی تھی

دل پورے زوروں شوروں سے دھڑک رہا تھا

فف... فیصل مجھے جانا...

کہاں جانا..؟

مم.. جھے اپنے روم میں جانا!...

نہیں آج تم کہیں نہیں جاؤ گئی یہی سو گئی میرے پاس میرے روم میں فیصل نے مزید اسے خود میں سمویا تھا

اسکی پکڑ طوبیٰ کی نازک کمر پر سخت ہوئی تھی اور اس کی رہی سہی جان بھی ہوا ہوئی تھی

کک... کیا مطلب میں کیسے یہاں.. نہیں مجھے جانا۔۔ کمرا... فیصل پلیز۔۔۔اس کا ننھا سا دل کانپا تھا

ششش...! اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھے اسے خاموش کرایا تھا

نو مور آرگومینٹس میری جان اور ویسے بھی ابھی پوری طرح ناراضگی ختم نہیں ہوئی ہے میری

فیصل اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا اسکے عمل میں نرمی تھی مگر اسکی دو دن کی بے قراری اسے طوبیٰ سے دور نہیں جانے دے رہی تھی اسنے فیصل کے بازو کو زور سے تھاما تھا جس کی وجہ سے اسکے ناخن اس کے بازو میں پیوست ہوئے تھے

آخر کچھ منٹ بعد فیصل کو اس ننھی سی جان پر رحم آیا تھا

آپ بہت برے ہیں فیصل... وہ منہ بناتی بولی تھی

اور تم بہت کیوٹ ہو فیصل کی جان...

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا... میں جا رہی ہوں

سوچ لو پھر بعد میں شکایت مت کرنا کہ بے رخی کرتا ہوں کال اٹینڈ نہیں کرتا وغیرہ وغیرہ

وہ معصوم سی شکل بنائے اسکی طرف دیکھنے لگی تھی

نہ آج یہ معصومیت بھی کسی کام نہیں آئے گئی دو دن جو بے سکون گزرے ہیں انکے حساب کا وقت آگیا میری جان مگر فکر نہیں کرو جب تک ہماری رخصتی نہیں ہو جاتی میں تمہارے مزید قریب نہیں آؤ گا مگر اسکے بعد کا وعدہ میں نہیں کرتا اسکے کان کی لو چومتے وہ مزید اسے نڈھال کر رہا تھا

طوبیٰ کا دل پسلیاں توڑے باہر آنے کو تھا وہ اپنا آپ چھڑاتی بیڈ پر بھاگی تھی اور خود کو کمبل میں چھپایا تھا

فیصل اسکی حرکت پر مسکرایا تھا بیڈ پر لیٹتے فیصل نے اسے اپنی طرف کھینچے اسکا سر اپنے سینے پر رکھا تھا

طوبیٰ نے اٹھنے کی کوشش کی تھی

سو جاؤ چپ چاپ تنگ نہیں کرو کیونکہ اگر میں نے تنگ کیا تو تم شکایت کرو گئی اس کی آواز پر طوبیٰ نے آنکھیں بند کی تھی فیصل کے اندر سکون کی لہر دوڑ گئی تھی اور سکون کی اصل وجہ وہ اسکی محرم تھی اسکی محبت اسکی جان سے عزیز جھلی بیگم

وہ طوبیٰ کے بارے میں سوچتا گہری نیند میں اتر گیا تھا جبکہ طوبیٰ پہلے ہی سو چکی تھی

یہاں کیا کر رہے ہو آپ ؟

ارے ماما سوئی کیوں نہیں آپ۔۔ ؟ اریان نے انکا سوال نظر انداز کیا تھا مجھے عجیب سی بے چینی ہو رہی ہے بیٹا معلوم نہیں کیا وجہ ہے سمیرا بیگم نے اپنا ہاتھ دل کے مقام پر رکھا تھا

کیا ہوا ماما کوئی پریشانی ہے کیا؟

وہ پریشان ہوا تھا

سچ بتاؤ آریان... وہ انکی طرف متوجہ ہوا تھا

مجھے حمزہ کی فکر لگی ہوئی ہے وہ خوش نہیں ہے کوئی بات ہے جو اسے پریشان کیے ہوئے ہے میں بے شک اسکی سگی ماں نہیں ہوں پر میں نے اسکی آنکھوں میں عجیب سی اداسی دیکھی ہے میرا بچہ کسی دکھ میں مبتلا ہے اریان

وہ حیران ہوا تھا آپ واقع اسکی ماں ہیں ماما اریان کے بولنے پر وہ مسکرائی تھی

مطلب میرا شک صحیح تھا

جی ماما!...

اریان نے ساری بات انہیں بتائی تھی

مگر آریان اگر وہ زارا کو پسند کرتا تو دقت کس بات کی ہے

ماما زارا نہیں مان رہی

مگر جہاں تک میرا خیال ہے زارا بھی حمزہ کو پسند کرتی ہے سمیرا بیگم کی بات پر اریان نے انہیں دیکھا تھا

ایسے کیا دیکھ رہے ہو بیٹا ماں ہوں اسکی جانتی ہوں میری بیٹی کی کس چیز میں خوشی ہے

وہ مسکرایا تھا

اب مجھے مسئلہ بتائیں!...

ماما زارا حمزہ کو پسند کرتی ہے بچپن سے اور حمزہ کی نیچر سے آپ واقف ہیں اسے یہ حقیقت تسلیم کرنے میں بہت دیر لگی تھی کہ وہ بھی زارا سے محبت کرتا ہے مگر وہ زارا کو بتانے سے ڈرتا تھا اسے لگتا تھا کہ وہ جس کے بھی قریب رہتا ہے وہ اس سے دور ہو جاتا جس کی وجہ سے وہ زارا سے دور رہنے لگا مگر زارا لڑکی ہو کے بھی اسے احساس دلاتی رہی ماما پھر اس بیوقوف نے ایک دن مجھے بتایا تو میں نے اسے بہت سمجھایا اور ڈانٹا بھی کہ یہ سب اسکا ذہنی فتور ہے اسے زارا کو سب بتا دینا چاہیئے اور وہ راضی بھی ہو گیا تھا مگر معلوم نہیں ماما اس رات ایسا کیا ہوا کہ حمزہ زارا سے میلوں دور ہو گیا وہ جو اسکے سامنے رہتا تھا وہ بھی اسنے ختم کر دیا جہاں زارا ہوتی وہ وہاں نہیں جاتا تھا میں نے وجہ پوچھی بہت بار مگر وہ بتانے پر راضی نہیں تھا پھر اسنے ضد کی وہ میرے ساتھ جائے گا اور میں مان گیا مگر زارا بہت روئی تھی میں نے زارا کو ہمیشہ اپنی سگی بہن سمجھا ہے مجھے بہت تکلیف ہوتی تھی زارا کے آنسو دیکھ کے میں حمزہ سے دور رہنے لگا تھا اس سے بات بھی کم کرتا تھا جو کے میری اس سے ناراضگی تھی

ہمیں وہاں کام کرتے تین مہینے گزر چکے تھے زارا اسے دن میں لاتعداد کالز کرتی تھی مگر وہ ایک کا بھی جواب نہیں دیتا تھا پھر ایک دن میری اس سے بحث ہوئی

»»»» ماضی »»»»

مجھے سمجھ نہیں آتا حمزہ... آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ،۔۔۔ کیوں تم اسے اگنور کرتے ہو جب محبت کرتے ہو تو بول کیوں نہیں دیتے

کیا ریزن ہے اس سے یہ سب چھپانے کا..؟

اریان اب تک پہلی بار حمزہ پر چلایا تھا

کوئی وجہ نہیں ہے بھائی... اسنے منظر سے ہٹنا چاہا تھا

اگر آج تم نے میری بات کا جواب نا دیا حمزہ تو واپس کبھی مجھے اپنے سامنے نہیں دیکھو گئے...

وہ جو آفس سے نکل رہا تھا اریان کی بات پر جیسے جم گیا تھا

اسے کافی دیر ایک ہی جگہ پر کھڑے دیکھ اریان چلتا اسکے سامنے آیا تھا

اب بتاؤ کیا ریزن ہے ؟

کچھ بھی نہیں بھائی !...

حمزہ !...

بھائی پلیز !...

ٹیل می... ڈیم اٹ... کیا ریزن ہے اس معصوم کو سزا دینے کی ...

آپ ہیں وجہ بھائی !...

وہ قدرے دھیمی آواز میں بولا تھا

اریان کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا

آپ ہیں ریزن اسے اگنور کرنے کا، آپ ہیں ریزن کہ میں نے اسے کبھی نہیں بتایا کہ اس سے محبت کرتا ہوں، آپ ہیں بھائی...

وہ پھٹ پڑا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے

کک.. کیا کہہ رہے ہو تم حمزہ میری وجہ سے تم یہ سب کر رہے ہو مگر کیوں...؟

میں حیران تھا ماما کہ میری وجہ سے وہ یہ سب کیوں کر رہا پھر اسنے مجھے حقیقت بتائی کہ جس رات وہ زارا سے بات کرنے جانے والا تھا وہ آپ کے پاس آیا تھا پہلے مگر اسنے غلطی سے آپکی اور چاچو کی باتیں سن لیں جو آپ زارا کی شادی کے بارے میں کر رہے تھے

عون مجھے آریان بہت پسند ہے اپنی زارا کے لئے آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں

اماں بھی راضی ہیں اس رشتے سے..

میں نے کیا کہنا جیسا آپ لوگوں کو ٹھیک لگے... عون صاحب اپنے کام مصروف بولے تھے

سمیرا بیگم خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی

مگر بچوں سے انکی مرضی ضرور پوچھ لیجئے گا...

بلکل عون... ایسا ہی ہو گا

اسکے بعد اریان اور حمزہ کا اچانک وہاں سے جانا انہیں کبھی موقع ہی نہیں ملا کہ وہ ان سے انکی مرضی پوچھ سکیں

یہ بات اس نے سن لی تھی آپ دونوں کی جس کی وجہ سے وہ دور ہو گیا زارا سے...
سمیرا بیگم کی آنکھیں بھیگی تھی
مگر میں نے بابا سے بات کی اور انہیں حمزہ کی پسند کے بارے میں بتایا انہیں کوئی مسئلہ نہیں تھا اگر زارا خوش تھی تو وہ بھی خوش تھے پھر میں نے حمزہ کو سمجھایا اور اپنی اور بابا کے بیچ ہوئی بات اسے بتائی اور میں خوش تھا کہ وہ سمجھ گیا تھا میں نے اسے بولا کہ اب اسے زارا سے بات کرنی چاہئیے مگر تب تک شاید بہت دیر ہو چکی تھی زارا اپنے دل پر پتھر رکھ چکی تھی حمزہ نے اسے کئی طریقوں سے سمجھایا میں نے بھی بات کی مگر وہ ہمارے بس سے باہر تھی وہ موم کی گڑیا جو دن رات حمزہ کی یادوں میں رہتی اور ان میں سانس لیتی تھی وہ پتھر کی بن چکی تھی ماما اسنے اپنے دل سے تمام اسکی یادیں نوچ نوچ کر خود سے الگ کر دی اور اپنے دل کے دروازے حمزہ کے لئے بند کر دیئے اب زارا کو یہ لگتا ہے کہ حمزہ اپنے ڈر کی وجہ سے اسے چھوڑ کے چلا گیا تھا حمزہ کے معافی مانگنے پر بھی زارا نے اسے معاف نہیں کیا ماما
اریان نے سمیرا بیگم کی طرف دیکھا تھا جن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

ماما روئے نہیں پلیز.... میری بیٹی نے کتنی تکلیفیں جھیلی ہو گئی آریان اسے کتنا دکھ ہوا ہو گا اور میر احمزہ وہ تو آدھے سچ کو ہی سچ سمجھ کے اپنی زندگی گزار رہا تھا اسے میرے پاس آنا چاہئے تھا مجھ سے ایک بار بات کرتا آریان مجھ سے اپنا حق مانگتا لڑتا مجھ سے میں تو ماں تھی اسکی اتنے سال ان دکھوں کو اپنے سینے میں وہ کیسے دفن کیے جیتا رہا اریان میرا تو سوچ کے دل پھٹ رہا ہے

آدھا کیا مطلب ہے آپکا ماما... اسے تعجب ہوا تھا

اس دن ہم نے رشتہ طے نہیں کیا تھا زارا کا آپ کے ساتھ بیٹا کیونکہ آپ کے چاچو نے کہا تھا میرے لیے بچوں کی مرضی بہت ضروری ہے اگر کوئی ایک بھی راضی نہیں ہو گا تو زبردستی نہیں کی جائے گئی اور میں خود بھی انکی بات سے راضی تھی

وہ حیران تھا یہ کیسا کھیل کھیلا تھا زندگی نے ان دونوں کے ساتھ آپ روئیں نہیں ماما سب ٹھیک ہو جائے گا میں سب پہلے جیسا کر دوں گا آپ کو مجھ پر یقین ہے نہ...

سمیرا بیگم نے ہاں میں سر ہلایا تھا

اریان مسکراتے ہوئے انہیں سینے سے لگا گیا تھا

پر یہ سب کیسے ہو گا اریان زارا اسے معاف کر دے گئی کیا..؟

انہوں نے اپنا خدشہ بیان کیا تھا

آپ سب مجھ پر چھوڑ دیں ماما....

وہ کچھ سوچتے بولا تھا

کتنی حسین صبح ہے".....

حسین صبح اور محبوب کا دیدار... بیسٹ ایور فیلنگز!....

وہ شوخ ہوا تھا

اٹھ بھی جاؤ جانِ من اور کتنا سونا!...

اسکے لمبے گھنگھرالے بالوں میں وہ نرمی سے ہاتھ پھیر رہا تھا

اسنے ذراسی آنکھیں کھولتے اپنے ارگرد کا معائنہ لیا تھا اور اگلے ہی پل

انسپکٹر وقاص رضا اپنی ناک پر ہاتھ رکھے زمین پر پڑا تھا

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے قریب آنے کی.....

ملائکہ نے زوردار مکا اسکے منہ پر مارا تھا

وہ جو اپنی صفائی میں کچھ بولنے والا تھا پھر سے زمین بوس ہوا تھا

تم دو ٹکے کے وردی والے تمہاری اتنی ہمت تم ملائکہ صدیقی کو دھوکہ دو گئے!...

وہ خونخوار شیرنی بنی اس پر دھاڑی تھی

وقاص کا دماغ گھوما تھا

لمحے کے ہزارویں حصے میں وقاص نے اسکے دونوں ہاتھوں کو دیوار سے لگائے ہتھکڑی ڈالی تھی

تمہارا دماغ ٹھیک ہے لڑکی.... کونسا دھوکہ دیا میں نے تمہیں...

وہ کچھ بولتی وقاص نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھے خاموش کروایا تھا

میری بات سنو اب!...

مجھے یہ سب کرنے کے لئے اریان نے بولا تھا اور وجہ اسنے بتانے سے منع کیا...

اسنے ہاتھ ہٹایا تھا

تو یہ بات تم مجھے کل رات بھی بتا سکتے تھے

تم سننے کے موڈ میں تھی..؟

ہتھکڑی کھولتے آئی برو اٹھایا تھا

وہ خاموش ہوئی تھی

صبح صبح ہی منہ اور ناک کا نقشہ بدل دیا... ظالم لڑکی...

اپنا منہ اور ناک چھوتے وہ رونی صورت بنائے بولا تھا

ملائکہ کو اس پر ترس آیا تھا

کمرے میں ادھر ادھر گھومتے وہ تمام ڈرارز کھولتے اپنی مطلوبہ چیز ڈھونڈ رہی تھی

کیا ڈھونڈ رہی ہو...؟

فرسٹ ایڈ باکس...

وہ کیوں...؟

وہ ناسمجھی سے بولا تھا

یہ جو تمہارا تھوبڑا بگڑا ہے نا اس پر کچھ لگانے کے لئے ڈھونڈ رہی ہوں

ہائے میری اتنی فکر !....

وقاص تم دو تین مکے اور کھا لو گئے !...

ہاتھ کا مکا بناتے وہ تپ گئی تھی

اوکے مائے لیڈی... میں چپ ہوں پر مجھے فرسٹ ایڈ کی ضرورت نہیں ہے

تم فریش ہو جاؤ میں ناشتے کا بولتا ہوں

اسکی خاموشی پر وہ کمرے سے نکل گیا تھا

ملائکہ بھی چپ چاپ فریش ہوتی تقریباً آدھے گھنٹے بعد کمرے سے باہر نکلی تھی جہاں ملازمہ کھڑی اسکا انتظار کر رہی تھی

میڈم اس سائیڈ... وہ اسے گائیڈ کرتی اپنے ساتھ لیے ڈائینگ ہال میں لائی تھی جہاں وقاص اسکا انتظار کر رہا تھا

یہ گھر کس کس ہے..؟

چیئر پر بیٹھتے سوال کیا تھا

میرا ہے!...

ماشاء اللہ بہت پیارا گھر ہے تمہارا...

ہمارا!...

اسنے دانتوں کی نمائش کی تھی

تم اکیلے رہتے ہو... میرا مطلب ہے تمہاری فیملی...

وقاص کے حرکت کرتے ہاتھ رکے تھے

ہاں اکیلا رہتا ہوں... مما بابا بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے اور ایک بہن تھی جس کی شادی انسان سے نہیں حیوان سے ہوئی تھی وہ دن رات اسے مارتا پیٹتا تھا اور بس پھر اسکی ماتیں سہتی سہتی وہ بھی ایک دن مجھے اکیلا چھوڑ کے چلی گئی

اسکے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے

ملائکہ کو اسکے لئے بُرا لگا تھا

تب میرے ہاتھ میں کوئی اقتدار نہیں تھا... پر اب الحمدللہ اسہال ذات کا شکر ہے اب اقتدار اپنے ہاتھ میں ہے اور آپی کے مجرم اب سلاخوں کے پیچھے ہیں اس بات کی خوشی ہے کہ میں انہیں انصاف دلس سکا

ملائکہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی

ہر وقت ہنسنے ہنسانے والا شخص اسکے پاس بھی دکھوں کے ڈھیر تھا وہ بس چسوچ کے رہ گئی تھی

اوکے میں چلتا ہوں تم اپنا خیال رکھنا!...

وہ تمام سوچوں کو جھٹکتی اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی

کیا مطلب میں یہاں رہوں گئی...؟

ہاں اریان نے کہا ہے جب تک وہ واپس نہیں آجاتا... تمہاری ساری زمہ داری مجھ پر ہے

مگر...

اگر مگر کچھ نہیں... اپنا خیال رکھنا اور ہو سکے تو مجھے یاد بھی کر لینا

وہ ہنستا باہر کی طرف بھاگا تھا

اور ملائکہ نے کلس کے ڈھیروں غصہ اپنے اندر ہی اتارا تھا

کھڑکی سے آتی روشنی سیدھا اسکے چہرے پر پڑی تھی ..

وہ اٹھ کے بیٹھی تھی کل رات کا سارا منظر اسکے دماغ میں گھوم گیا تھا

نظر وال کلاک پر گئی تھی

افففف سات بج گئے... ایک نظر ساتھ سوئے فیصل پر ڈالتی وہ بچتے بچاتے اپنے کمرے میں پہنچی تھی

شکر ہے کوئی جاگ نہیں رہا تھا...

مگر میں جاگ رہی ہوں اور یہ بھی جانتی کہ کل رات سے تم اپنے کمرے میں نہیں تھی

طوبیٰ کا چلتا سانس رکا تھا اسنے مڑ کے زارا کی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر سختی تھی

تمہیں شرم نہیں آئی ایسی حرکت کرتے ہوئے ...

وہ برہم ہوئی تھی

اسکا جھکا سر مزید جھک گیا تھا

وہ کچھ نہیں بولی تھی زارا نے محسوس کیا تھا وہ رو رہی تھی

ارے پاگل میں مذاق کر رہی تھی ادھر دیکھو گڑیا...

زارا نے اسکا چہرا اپنے سامنے کیا تھا

رونا بند کرو میری جان ورنہ تمہارا شوہر مجھ سے لڑائی کرے گا

آپ کسی کو بتائیں گئیں تو نہیں؟

روتے ہوئے سوال کیا تھا

نہیں بتاؤں گئی... مگر ایک شرط پر!...

وہ کیا آپی...؟

تم کھے کل رات کی ساری بات بتاؤ گئی

اسکی آنکھوں میں جھلکتی شرارت دیکھ طوبیٰ کی سانسیں بڑھی تھیں

اسنے ساری بات گول کر کے بتائی تھی

پھر ہماری دوستی ہو گئی بس!...

اور خاسکے آگے کیا ہوُا... زارانے آگے دکھائی تھیں

طوبیٰ سٹپٹائی تھی

اسکے آگے! ...

بولتے اسنے ٹاول اٹھایا تھا... اسکے آگے نہیں بتاؤں گئی وہ ہنستے واشروم میں بند ہوئی تھی

اور زارا بیوقوف بننے پر حیران سی کھڑی تھی

یہ چیٹنگ ہے طوبیٰ!...

چلتا ہے آپی...

اسکی شوخ آواز آئی تھی

ارے زارا بیٹے آپ صبح صبح یہاں کیا کر رہی ہیں؟

اسلام علیکم مما...

وعلیکم السلام مما کی جان!...

مما وہ میں طوبیٰ کو دیکھنے آئی تھی ابھی فریش ہونے گئی ہے

اچھا ٹھیک ہے... آپ اسے لے کے نیچے آؤ میں ناشتہ لگوا رہی ہوں

اوکے مما!...

وہ مسکراتی خود بھی فریش ہونے کے لئے اپنے کمرے کی طرف گئی تھی مگر انکا ماتھا چومنا نہیں بھولی تھی

گھر کے تمام افراد ڈائننگ ہال میں موجود تھے

عون صاحب، فیصل اور اریان اپنی ہی باتوں میں مگن تھے

جبکہ طوبیٰ اور زارا اپنی ہی لڑائی میں مصروف تھیں

تم نے مجھے پوری بات نہیں بتائی!...

افففف ہو آپی... تنگ نہیں کریں ناشتہ کرنے دیں

وہ پھر سے پلیٹ پر سر جھکا گئی تھی

بتا رہی ہو یا نہیں... زارا نے اسے چٹکی کاٹی تھی

آہ آپی کیا ہے!...

وہاں سب انکی طرف متوجہ ہوئے تھے

کیا ہوا گڑیا...؟

اریان اسکی اتری شکل دیکھتے فوراً سے بولا تھا

بھائی زارا آپی تنگ کرتی ہیں... معصومیت سے بتایا تھا

زارا کیوں تنگ کر رہی ہے بہن کو... سمیرا بیگم نے اسے ڈپٹا تھا

اچھا کوئی بات نہیں... تم یہاں آجاؤ میرے پاس!...

اریان نے اسے اپنی ساتھ والی چیئر پر اشارہ کیا تھا

وہ بھی چپ چاپ اٹھتی اسکے ساتھ آبیٹھی تھی

ٹھیک ہے بچو...! میں بھی بتا رہی ہوں مما کو ساری بات...

اسنے دھمکی دی تھی

آپی آپ نے پرامس کیا تھا!...

وہ رونے کو تھے

اب تم نے پارٹی چینج کرلی تو میں بھی پرانا توڑ دوں گئ

وہ شانِ بے نیازی سے اپنا فیصلہ سناتی اس معصوم کی جان پر بنا گئی تھی

آخر بات کیا ہوئی ہے زارا... ہمیں بھی کچھ بتائیں گئ

عون صاحب کے پوچھنے پر سب نے طوبیٰ سے نظریں ہٹائے اسکی طرف دیکھا تھا

وہ کچھ بولتی طوبیٰ چیئر گھسیٹتے وہاں سے بھاگی تھی اور کمرے میں بند ہوئی تھی

اسے کیا ہوا؟

زارا کے قہقہے ہال میں گونج رہے تھے

چپ ہو جاؤ زارا... کیوں آپ بچی کو تنگ کر رہی ہیں

افففف مما وہ بچی ہی ہے واقعی معصوم سی... وہ پھر سے ہنسی تھی

اسنے ناشتہ بھی ختم نہیں کیا...

وہ فکر مندی سے بولی تھی

میں دیکھتا ہوں ماما!...

ایک منٹ بھائی اگر آپ بُرا نا مانیں تو میں بات کروں...

فیصل نے اجازت طلب نظروں سے اریان کو دیکھا تھا

سارے کیوں نہیں بیٹا... تم کر سکتے ہو بات... بیوی ہے وہ تمہاری

حق ہے تمہارا اس پر ...

دادی اریان کے بولنے سے پہلے ہی بولی تھی وہ بھی مسکراتا انکے فیصلے پر اپنی جگہ پر بیٹھا تھا

ہاں ہاں حق ہے تمہارا!..

وہ پھر سے بولی تھی

اب کی بار فیصل بھی جزبز سا ہوا تھا

تمہیں تو میں بود میں دیکھتا ہوں

زارا کو دھمکی سے نوازتے وہ کمرے کے طرف گیا تھا

نوک کرتے وہ کمرے میں گیا تھا جہاں اسکی بیوی الماری میں سر دیئے نا جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی جسے یہ بھی خبر نہیں تھی کی کمرے ہیں کون آیا ہے

طوبیٰ!..

اسکے بلانے پر وہ جھٹ سے مڑی تھی

کیا ہوا میرا بچہ ---ناشتہ بھی نہیں کیا تم نے

فیصل نے اسکے بال سہلاتے تھے اور وہ چپ چاپ اسکے سینے پر سر رکھے اس کی پناہوں میں سمٹ گئی تھی

اسکو تعجب ہوا تھا مگر پھر کچھ بولا نہیں تھا

آپ کو پتہ فیصل .... یہ میری فیورٹ جگہ ہے یہاں مجھے بہت سکون ملتا وہ اسکی اپنے پر ہاتھ رکھے سرگوشیاں کر رہی تھی

فیصل کو وہ اداس معلوم ہوئی تھی

کیا ہوا میری جان .... کیوں پریشان ہو تم ...

اگر زارا کی وجہ سے ہو تو ... سیریس نہیں لو اسے وہ تمہیں تنگ کر رہی تھی

آپ کو پتہ ہے وہ مجھے کس بات پر تنگ کر رہے تھیں

ہاں مجھے پتہ ہے وہ مجھے صبح جگانے آئی تھی تو بتا رہی تھی کیسے اسنے تمہیں بیوقوف بنایا

تو کیا آپی کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا

نہیں میری جان ... وہ ہنسا تھا

آپی بہت بری ہیں اب میں ان سے بات نہیں کروں گئ

وہ ناراضی ہوئی تھی

ہاں نہیں کرنا بات ابھی تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کس کی اجازت سے صبح میرے کمرے سے بھاگی تھی اور مجھے اٹھایا بھی نہیں تم نے

تو آپ کیا چاہتے تھے میں آپ کے جاگنے کا انتظار کرتی ... اور جو یہ سب ہو رہا ہے نا ہی بھی آپ کی وجہ سے ہوا ہے ...

نارات آپ ضد کرتے نا آپی کو پتہ چلتا!...

وہ فاصلہ بناتے بولتی جارہی تھی

میں تو روز ایسا کروں گا.. عادت ڈال لو تم...

اسکا بنایا فاصلہ وہ ختم کر چکا تھا

طوبیٰ نے صرف گھورنے پر اکتفا کیا تھا

کیا ایسے کیا دیکھ رہی ہو...؟

کچھ نہیں... جائیں آپ یہاں سے... ورنہ میں ابھی آپ سے ناراض ہو جاؤں گئ

اوکے جارہا ہوں.. اس سے پہلے مجھے کچھ بتانا ہے

کیا...؟

اسکے بولنے کے ساتھ ہی فیصل اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا

یہ میری فیورٹ جگہ ہے

اسکے گیلے ہونٹوں کو انگوٹھے سے رب کرتے وہ باہر نکل گیا تھا

اور طوبیٰ اپنی اتھل پتھل ہوئی سانسوں کو ترتیب دیتی اس ہوئی اچانک کاروائی کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

وہ تینوں اسوقت لاؤنج میں بیٹھی تھیں

آپ کے بال ماشاء اللہ بہت پیارے ہیں بیٹا...

سمیرا بیگم اسکے بالوں میں تیل لگاتی بولی تھی

آپ کو پتہ مما... میری ماما بھی ایسے ہی میرے بالوں کی مساج کیا کرتی تھیں پھر وہ چلی گئی اور میں نے انکی کیئر کرنا چھوڑ دیا

وہ اداس ہوئی تھی

اداس نہیں ہو میرے بچے... یہ تو دنیا کا دستور ہے ایک دن سب نے ہی جانا ہے

دادی کی بات پر اسکی آنکھیں چھلکی تھیں

سمیرا بیگم نے بے ساختہ اسے گلے سے لگایا تھا

یہ کون سی مووی کا سیڈ سین چل رہا ہے

وہ موبائل میں مصروف مگن سی وہاں داخل ہوئی تھی

آپ کو کیوں بتائیں...! اسنے ناک چڑھایا تھا

مما آپی کو بتا دیں میں ان سے ناراض ہوں میں صرف آپ کی بیٹی اور دادی کی پوتی ہوں

اچھا بچو..! وہ مسکرائی تھی

تو مما اس میڈم کو یہ بھی بتا دیں کہ زارا جن کو پسند کرتی ہے انکا اتنا آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتی اور پھت تم تو میری بہن ہو اور وہ اتنی کیوٹ سی.... زارا نے چٹاچٹ اسکے دونوں گال چوم ڈالے تھے

طوبیٰ اسکی حرکت پر کانوں تک سرخ ہوئی تھی

مما آپی بُری ہیں... سمیرا بیگم کی گود میں سر رکھتے وہ منمنائی تھی

اور زارا کا قہقہہ ایک بار پھر گونجا تھا

افففف زارا کیوں تنگ کرتی ہو بہن کو..؟

مما یہ اریان بھائی کی گڑیا واقعی میں گڑیا ہے

زارا انکے پاس ہی بیٹھتی اسکے بال سنوراتی بولی تھی

وہ تینوں بیک وقت اسکی بات پر مسکرائی تھی

مما حمزہ بھائی کہاں ہیں... میں نے انہیں صبح سے نہیں دیکھا

ہاں بہو حمزہ کہاں ہے؟ دو پہر کے دو بج گئے ہیں

طوبیٰ کی بات پر دادی کو بھی جیسے یاد آیا تھا

اماں مجھے اریان نے بولا تھا کہ اسے نا اٹھاؤ جلدی... اسلئے میں نے نہیں اٹھایا...

آپ سب بیٹھیں میں دیکھ کے آتی ہوں۔۔۔ وہ بولتی حمزہ کے کمرے کی طرف رخ کر گئی تھی

وہ سب تو ٹھیک ہے چاچو مگر آپ کو نہیں لگتا یہاں ورکرز کی بھرمار ہے

یہ سب وہ لوگ ہیں اریان جو یہاں محنت مزدوری کر کے اپنے گھر والوں کا پیٹ پالتے ہیں اس لئے کوئی بھی لاچار انسان جب یہاں آتا ہے تو میں اسے کام پر رکھ لیتا ہوں مجھ سے ایسے لوگ نہیں دیکھے جاتے بیٹا اور ویسے بھی رزق دینے والی ذات تو اللہ کی ہے میں تو بس وسیلہ بنتا ہوں

بیشک وہ ایک حساس انسان تھے جو دوسروں کا احساس کرتے تھے

اریان اور فیصل مسکرائے تھے

موبائل بجا تھا وہ ایکسکیوز کرتا سائیڈ پر گیا تھا

میں نے کتنی بار منع کیا ہے مجھے بار بار کالز مت کیا کرو....

اب بولو کیا بات ہے؟

صاحب جی وہ بی بی جی نے چار دن سے کچھ نہیں کھایا
ہممم... اسے بولنا

بھائی اپ یہاں کوئی پریشانی ہے کیا..؟

میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں

نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے... اسے مطمئن کرنے کے لئے وہ پھیکا سا مسکرایا تھا

حمزہ بیٹا اٹھ جائیں دوپہر ہونے کو ہے

سمیرا بیگم کھڑکیوں سے پردے ہٹاتی بیڈ کی طرف آئی تھیں

حمزہ اتنا کون سوتا ہے مما کی جان.... وہ بچوں جیسے اسے پچکارتے اٹھا رہی تھی

بال ہٹانے کی غرض سے انہوں نے حمزہ کا ماتھا چھوا تھا

یا اللہ خیر.... حمزہ آپ کو تو اتنا تیز بخار ہے

بیٹا اٹھیں آنکھیں کھولیں حمزہ

اسنے ذرا سی آنکھیں کھولی تھیں اور پھر سے بند کر دی تھیں

انکء پریشانی حد سے سوا ہوئی تھی وہہ ہانپتی ہوئی وہاں سے باہر نکلی تھی

مما کیا ہوا؟ آپ اتنی پریشان کیوں ہیں

طوبیٰ بچے جلدی سے جائے ٹھنڈا پانی اور پٹیاں لے کر ائیں

زارا اپ اپنے بابا کو کال کریں اور گھر بلائیں

آسیہ بیگم سمیرا بیگم کے ساتھ طوبیٰ کے ہمراہ کمرے میں گئی تھی

جبکہ وہ وہی کھڑی رہ گئی تھی ایک انجانی سی تکلیف تھی جو اسے محسوس ہو رہء تھی خود کو دلا سے دیتی وہ

موبائل نکالے نمبر ڈائل کرنے لگی تھے

اسکو رہ رہ کر طوبیٰ کی یاد ستا رہی تھی اتنے دنوں میں ہی وہ دونوں ایک دوسرے کے اتنے قریب آ گئے تھے کہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے مزید محبت اور احترام بڑھ گیا تھا

طوبیٰ کا معلوم نہیں مگر وہ اب کچھ پل کی دوری بھی نہیں سہہ پا رہا تھا فیصل جلدی سے گھر پہنچنا چاہتا تھا

بھائی مجھے بھوک لگی ہے گھر چلیں...

چاچو سے پوچھ لو فیصل...

وہ ہنوز موبائل میں مصروف تھا

فیصل خوش ہوتا انہیں ڈھونڈنے کے لئے آگے بڑھا تھا وہ جو فیکٹری میں تھے فیصل بھی وہی جا رہا تھا

مفر اس سے پہلے ہی عون صاحب خود باہر آئے تھے

کیا ہوا چاچو آپ پریشان لگ رہے ہیں

اریان بھی انکی پریشان صورت دیکھتا وہاں ایا تھا

بیٹا زارا کی کال آئی تھی.... حمزہ کی طبیعت بہت خراب ہے وہ نیم بے ہوش ہے

آپ پریشان نہیں ہوں چاچو میں ڈاکٹر کو وہاں بھیجتا ہوں

فیصل گاڑی نکالو ....

انکو تسلی تو وہ دے چکا تھا مگر اسکی پریشانی اب ڈبل ہوئی تھی

مما پریشان نہیں ہوں بھائی ٹھیک ہو جائیں گئیں

سب میری وجہ سے ہو رہا ہے بیٹا... میں کبھی اچھی ماں بن ہی نہیں سکی

آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں مما... وہ مزید پریشان ہوئی تھیں دادی بھی غمگین ہوئی تھی

وہ کچھ بولتی اریان کی کال آئی تھی

جی بھائی !...

نہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں بھائی... مما پٹیاں کر رہی ہیں مگر پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑا.. آپ پلیز جلدی آجائیں

ہاں اوکے ...جی میں بول دوں گئی بھائی

اوکے اللہ حافظ

مما بھائی نے ڈاکٹر کو کال کر دی ہے وہ آنے ہی والے ہوں گئیں آپ پلیز پریشان نہیں ہوں میں آپی کو دیکھ کے آتی ہوں

فیصل اسے پہلے ہی حمزہ اور زارا کے بیچ کی ہوئی غلط فہمی کے بارے میں بتا چکا تھا اب اسے اسکی بھی فکر ہونے لگی تھی

آپی آپ یہاں اکیلی بیٹھی کیا کر رہی ہیں..؟

وہ کمرے میں آتی زارا کے سر پر پہنچی تھی

جو رونے میں مصروف تھی

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے طوبیٰ میرے لفظوں نے اسے تکلیف دی اس لئے اب وہ اس حال میں ہے

طوبیٰ حیران ہی تو ہوئی تھی

ایک طرف وہ بے انتہا نفرت کا دعویٰ کرتی تھی اور دوسری طرف اسکی ذرا سی تکلیف پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی

اففف ہو آپی کچھ بھی نہیں ہوا آپ کی وجہ سے... صرف بخار ہوا ہے ڈاکٹر آئیں گئیں وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا آپ کیوں خود کو قصوروار سمجھ رہی ہیں

اٹھیں اور میرے ساتھ چلیں... طوبیٰ نے اسکا بازو تھاما تھا

کہاں...؟

وہ آنسو پونچھتے بولی تھی

بھائی کے روم میں اور کہاں....

نہیں میں وہاں نہیں جانا چاہتی... تم جاؤ

پلیز آپی چلیں نا!...

میں نے کہانا طوبیٰ میں نہیں جانا چاہتی وہاں... جاؤ تم... اکیلا چھوڑ دو مجھے... وہ پھر سے سنگدل بنی تھی

اور طوبیٰ چپ چاپ اسکے پاس سے اٹھتی باہر نکل گئی تھی

ظاہر تھا ناراض ہو کے گئی ہے

انہوں نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے دماغی طور پر ڈپریسڈ بھی ہیں جس کی وجہ سے انکا ٹمپریچر اس حد تک بڑھ گیا ہے

میں نے انہیں سکون کا انجیکشن دے دیا ہے انکو پریشانیوں سے دور رکھیں اور کھانے پینے کا بھی دھیان رکھیں یہ میڈیسن ہیں انکو دے دیجیے گا

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتا جا چکا تھا

جب فیصل عون صاحب اور اریان وہاں داخل ہوئے تھے

سمیرا بیگم نے انکو ساری بات بتادی تھی

انکو یہ دکھ کھائے جارہا تھا کہ حمزہ کی حالت انکی وجہ سے ہوئی ہے

اریان انہیں تسلی دیتا لاؤنج میں لایا تھا

جہاں تک کل سب ہنستے مذاق کرتے نظر آرہے تھے آج وہاں دکھ اور اسی پھیلی تھی

عون صاحب حمزہ کی حالت پر پریشان تھے مگر اس سے بھی زیادہ انہیں سمیرا بیگم کی باتیں پریشان کر رہی تھیں

انہوں نے اریان کی طرف دیکھا تھا

جس نے طوبیٰ کی طرف دیکھا تھا

گڑیا.... زارا کہاں ہے؟

وہ اپنے کمرے میں ہیں بھائی

اریان نے اسکا چہرا دیکھا تھا جو کل تک کھلا کھلا تھا اب بلکل بجھ سا گیا تھا

فیصل کو بھی تکلیف ہوئی تھی مگر کچھ بولا نہیں تھا

اریان نے فیصل کی طرف دیکھا تھا

اور وہ اسکا اشارہ سمجھتے طوبیٰ کی طرف آیا تھا

چلو طوبیٰ... زارا کے کمرے میں چلتے ہیں

وہ دونوں زارا کے کمرے کی طرف جا چکے تھے

اور پیچھے اریان نے وہاں سب کو ساری بات تفصیل سے بتا دی تھی

یا اللہ خیر... یہ سب کیا ہو گیا

آسیہ بیگم کا ہاتھ دل پر گیا تھا

کم از کم مجھے حمزہ سے ایسی بیوقوفی کی امید نہیں تھی

اسکو مجھ سے آ کے بات کرنی چاہیئے تھی نا کہ خود کو اور زارا کو اذیت دیتا... عون صاحب کو اسکی حماقت پر غصہ آیا تھا

جو ہو گیا اسے بھول جاؤ بیٹا... اب آگے کی سوچو بچوں کی پوری زندگی کا سوال ہے

دادی مدعے پر آئی تھی

میرا پاس ایک حل ہے..؟

وہ کیا...؟ سمیرا بیگم جھٹ سے بولی تھی

اریان نے اپنا پلان انکے سامنے رکھا تھا

کیا یہ سب کرنے سے زارا حمزہ کو معاف کر دے گئ؟

وہ غلط فہمی دور ہو جائے گئ کیا...؟

عون صاحب شاید مطمئن نہیں ہوئے تھے اسلئے سوال کیا تھا

اگر سب صحیح نہیں ہوتا تو ہم زارا کو سچائی بتا دیں گئیں چاچو اگر معاف کر دے گئ تو ٹھیک ورنہ...

ورنہ ہم ان دونوں کی زبردستی شادی کر دیں گئیں

فیصل جو ابھی طوبیٰ کو کمرے میں چھوڑ کے آیا تھا اریان نے جملے کو فٹ سے پورا کیا تھا

اسکی بات وہاں موجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیر گئ تھی

اریان کو اس سے ایسی ہی بات کی امید تھی

ابھی ہمیں صرف زارا کو قائل کرنا ہے اور یہ کام فیصل اور طوبیٰ کریں گئیں

باقی آگے کیا کرنا ہے میں واپس آ کے دیکھتا ہوں

آپ کہاں جارہے ہیں،۔۔۔؟

مما مجھے دو دن کیلئے لاہور جانا ہے

مگر ابھی آئے تھے بیٹا!...

صرف دو دن کی بات ہے مما... جلدی آجاؤں گا

کب جانا ہے...؟

کل ہی مما۔۔۔!

وہ خوش تھا وہ ان سب کو مطمئن کرنے میں کامیاب رہا تھا مگر فیصل کے دیکھنے کے انداز سے سمجھ گیا تھا کہ وہ مطمئن نہیں ہوا ہے

وہ گھر کا تیسری بار چکر لگا کے آچکی تھی

وہ شدید قسم جس بور ہو رہی تھی گھر سے باہر بھی نہیں جا سکتی تھی اریان نے سختی سے منع کیا تھا موبائل بھی پاس نہیں تھا کسی کا جال کر لیتی

آخر وہ تھکتی سونے کی نیت سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی جب ڈور بیل کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی

جہاں تک میرا خیال ہے وقاص کے پاس ڈبلیکیٹ کیز موجود ہیں

وہ خود ہی آتا جاتا ہے پھر کون آگیا

وہ خود سے بڑبڑاتی ڈور کی طرف آئی تھی جہاں اب تیسری بار بیل بج رہی تھی

افف کیا کروں... !دروازہ کھولوں یا نہیں...

اگر وقاص کے علاوہ کوئی اور ہوا تو... افف اریان کہاں پھسا دیا تم نے مجھے !...

وہ زچ ہوئی تھی

افففف.... مقابل شاید گھنٹی پر ہاتھ رکھ کے ہٹانا بھول گیا تھا

اسکا پارہ ہائی ہوا تھا

اسنے کچھ بھی سوچے بغیر دروازہ کھولا تھا اور وقاص ڈھرام سے اسکے اوپر گرا تھا اگر وہ بروقت اسے نا سنبھالتی تو اسکے ساتھ ہی زمین بوس ہو جاتی

وقاص... وقاص کیا ہوا تمہیں...؟

اسے صوفے پر بیٹھاتے ملائکہ نے اسکا گال تھپتھپایا تھا

نظر اسکی بازو پر گئی تھی جہاں گولی کا نشان تھا

تمہیں گولی لگی ہے وقاص!...

نمبر ڈائل کرتے وقاص نے اسکی طرف موبائل بڑھایا تھا

ملائکہ سمجھتی ساری بات انہیں سمجھا گئی تھی

موبائل ٹیبل پر رکھتے وقاص کو بازو سے پکڑ کر وہ کمرے میں لائہ تھی وہ نیک بے ہوش تھا جس کی وجہ سے ملائکہ کو بہت مشکل اٹھانی پڑی تھی

وقاص میری بات سنو... آنکھیں کھولو... سونا نہیں ہے

ڈاکٹر آتا ہی ہو گا

سن رہے ہو نا مجھے... وردی والے آنکھیں کھولو یار

ملائکہ کو اسکی تکلیف میں تکلیف ہو رہی تھی

وقاص نے ذرا سی آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا

ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی

وہ کچھ بولتی وقاص پھر سے آنکھیں بند کر گیا تھا

یار سونا نہیں ہے پلیز آنکھیں کھولو

اس سے پہلے وہ خود وقاص کا آپریشن کر ڈالتی...ڈور بیل بجی تھی

ملائکہ ڈورتی دروازے پر گئی تھی

ڈاکٹر اسکا معائنہ کر رہا تھا اور وہ کمرے سے باہر ہی رک گئی تھی

ایک گھنٹے بعد وہ باہر آیا تھا

ڈاکٹر وہ کیسا ہے...؟

وقاص ٹھیک ہے نا....؟

آپ مجھے میڈیسن بتادیں جس سے اسکا پین کم ہو جائے اور اسے سکون بھی ملے

وہ خود نہیں جانتی کیا بول رہی ہے

ڈاکٹر مسکرایا تھا وہ وقاص کا بچپن کا دوست تھا

جس سے وہ بے خبر تھی

ہی از لکی... اسے آپ جیسی اتنی محبت کرنے والی اور کیئر کرنے والی وائف ملی ہے

ملائکہ اس جواب پر گنگ کھڑی تھی

خیر میں نے انہیں انجیکشن دے دیا ہے وہ صبح تک فریش فیل کریں گئیں

وہ اپنی کہتے جا چکے تھے اور ملائکہ ابھی تک وائف لفظ پر ہی اٹکی تھی

تمام سوچوں کو جھٹکتے وہ کمرے میں آئی تھی

جہاں وقاص غنودگی میں تھا

اب کیسے ہو تم...؟

وہ قریب آئی تھی

وقاص نے مسکراتے اسے تسلی دی تھی

گولی لگی کیسے ؟

اور تم وہی سے ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں گئے اتنے لاپرواہ کیوں ہو تم

سینے پر ہاتھ باندھے وہ ماتھے پر بل سجائے بولی تھی

وہ ذرا سا اٹھ کے بیٹھا تھا

وقاص کو وہ خود کی پرواہ کرتی بہت پیاری لگ رہی تھی

اسکا بازو پکڑے اپنے پاس بٹھایا تھا

یہ میرا روم ہے تمہیں کیسے پتہ چلا...؟

آخر ذہن میں گردش کرتا سوال اسکی زبان پر آیا تھا

تم یہ کیوں بھول جاتے ہو وقاص کہ میں کوئی عام لڑکی نہیں ہوں

اسے تعجب ہوا تھا

کیا مطلب تم میرے پیچھے میرے گھر کی تلاشی لیتی رہی ہو

بلکل...وہ اترائی تھی

اسکی گردن میں ہاتھ ڈالے وقاص نے اسے اپنے انتہائی قریب کیا تھا

اس اچانک افتاد پر ملائکہ کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں

اس دل کی بھی تلاشی لے لو...باخدا صرف تم ہی ملو گئی

وہ بوجھل لہجے میں بولتا اسکی سانسوں کی رفتار تیز کر گیا تھا

وقاص یہ کیا کر رہے ہو تم...؟

چھوڑو مجھے...اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے ملائکہ نے مضبوط لہجے میں کہے خود کو چھڑوانا چاہا تھا

ابھی تو کچھ نہیں کر رہا میری جان مگر آگے کا بھروسہ نہیں ہے

کب یہ دل بے ایمان ہو جائے !...

وہ معنی خیزی سے بولتا پیچھے ہٹا تھا

ملائکہ اسکے سحر میں جکڑی اسے تک رہی تھی

ایسے نہیں دیکھو مائے لیڈی.... ورنہ دور رہنا مشکل ہو جائے گا

ملائکہ نے اسکی بات کا مطلب سمجھتے غصے سے گھورا تھا

تم یہ ٹھرک بعد کے لئے بچا کے نہیں رکھ سکتے... گولی لگی ہے مگر حرکتیں ویسی ہی ہیں

گولی لگی ہے میری جان دماغ پر چوٹ نہیں لگی

اگر لگ بھی جاتی تب بھی تم نے اپنی حرکتوں سے کہاں باز آنا تھا

منہ بناتے کہتے وہ اسکے پاس سے اٹھی تھی

کھانا لا رہی ہوں کھا کے میڈیسن کو اور سو جاؤ اور اپنی واہیات بکواس پر تھوڑا کنٹرول رکھو... ابھی بیمار ہو اس لئے لحاظ کر رہی ہوں ورنہ اگلی بار اپنی دوسری بازو پر بھی پٹی بندھی دیکھو گئے

وہ غصے سے کہتی تن فن کرتی وہاں سے گئی تھی

اور وقاص چپ چاپ آنکھیں موندے اسکی خوشبو اپنے قریب محسوس کرتا لیٹا تھا جیسے کسی بات کا اثر ہی نا ہوا ہو

وہ کھانا لے کے واپس آئی تھی

کھانا کھا لو...

میں کیسے کھاؤں...؟

دیکھ تو رہی ہو ہاتھ میں چوٹ لگی ہے... انتہائی معصومیت سے بتایا گیا تھا

وہ بھی چپ چاپ کھانا کھلانا شروع ہوئی تھی

تقریباً آدھے گھنٹے بعد پھر سے بولی تھی

بس بھی کرو اور کتنا کھاؤ گئے..؟

یار ایک ہی روٹی کھائی ابھی تو بس!...

پھر سے معصومیت طاری کیے جواب دیا تھا

تھوڑا کھانا اور کھانے کے بعد وقاص نے بس کی تھی اور ملائکہ اسے دوا دیتی فوراً سے وہاں سے نکلی تھی وہ اسکے قریب نہیں رہنا چاہتی تھی

ڈر تھا وہ اس سے محبت کر بیٹھے گی اس بات سے بے خبر وہ اسکے دل میں پہلے ہی محبت کا بیج بو چکا ہے

آپی آپ مان کیوں نہیں لیتی جی آپ اب بھی حمزہ بھائی سے محبت کرتی ہیں...؟

آپ کیوں سچائی سے بھاگ رہی ہیں

میں سچائی سے نہیں بھاگ رہی طوبیٰ!...

تو پھر یہ آنسو کس بات کے ہیں آپی... کیوں آپ انکی تکلیف میں خود کو ہلکان کر رہی ہیں... اب کے وہ غصہ ہوئی تھی

یہ آنسو بس اسلئے کہ میں قصوروار ہوں اسکی... اس رات میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی... میں گلٹی تھی اسلئے !...

وہ بہت ضبط سے بول رہی تھی

طوبیٰ کو اب غصہ آنے لگا تھا

مگر وہ پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھی

اسلیے ایک بار پھر بولی تھی

آپی یہ صرف گلٹ نہیں ہے آپ کیوں نہیں سمجھ رہی

وہ جھنجھلاتی اسکے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی

آپ کیوں انہیں بھی تکلیف دے رہی ہیں اور خود بھی تکلیف سہہ رہی ہیں

وہ کسی تکلیف میں نہیں ہے طوبیٰ....

کوئی تکلیف نہیں ہے اسے ....

تکلیف میں صرف میں ہوں... تکلیف میں نے سہی ہے طوبیٰ

انیس سال ....

اسکے آنسو بہہ نکلے تھے

انیس سال کا عرصہ کم نہیں ہوتا طوبیٰ... میں نے سہے ہیں یہ سال اکیلے خود سے لڑتے... کوئی نہیں تھا میرے پاس۔۔۔ کوئی نہیں

وہ یکدم پھٹ پڑی تھی

اس سے پوچھو... کس بات کی سزا دی اسنے مجھے...

کیوں منہ موڑ کے چلا گیا

جب وہ جانتا تھا... زارا اسکے ہونے سے ہے وہ سامنے ہوتا ہے

تو زارا کی سانسیں چلتی ہیں وہ نہیں ہوتا تو میرا دم گھٹنے لگتا ہے

وہ سب جانتا تھا اسے ہر بات کا علم تھا

پھر بھی اسنے میرا دل توڑ دیا... اتنی بے رخی کس لئے ...

صرف اس لیے کہ میں اس سے محبت کرنے لگی تھی

کہ میں اسکی محبت میں اپنا آپ تک بھول گئی.... زارا نے اپنا

آپ بھولا دیا تھا طوبیٰ....

سینے پر ہاتھ رکھتے وہ ہچکیاں لیتے رو دی تھی

ارے وہ کیا تکلیف سہے گا... تکلیف مجھے ہوتی تھی

جب میں اسکی ایک جھلک دیکھنے کو ترس جاتی تھی... تڑپتی رہتی تھی کہ ایک بار مجھ سے بات کر لو ...ایک بار میری بات سن لو

پر وہ نہیں سنتا تھا طوبیٰ... وہ اتنا ظالم بن گیا تھا

کہ اسے میری آہ و پکار میری سسکیاں سب بے معنی لگتے تھے

وہ نہیں سنتا تھا طوبیٰ... اسنے نہیں سنی تھی

وہ بولنے پر ائی تھی تو طوبیٰ کو ساکت کر گئ تھی

سانس پھولنے لگا تھا دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے وہ وہی زمین پر بیٹھتے چلی گئ تھی

زارا نے سامنے کھڑی لڑکی جو دیکھا تھا جس کی آنکھوں سے اشک رواں تھے

تم تو سن کے رو رہی ہو میری جان... مجھ پر تو گزری ہے

زارا بولتی چہرا جھکا گئ تھی

طوبیٰ چلتی اسکے پاس آئی تھی

آپی بھائی ایسے نہیں ہیں انکی ضرور کوئی مجبوری ہو گئی

وہ طنزیہ ہنسی تھی

مجبوریاں تب ہی آتی ہیں طوبیٰ جب واسطے نا رکھنے ہوں

اسنے مجھے کبھی اپنے قابل سمجھا ہی نہیں تھا میں اسے آسانی سے مل گئی تھی نا اسلئے میں اسکے قابل ہی نہیں رہی تھی

مجبور نہیں تھا وہ، مرد مجبور نہیں ہوتے !...

جب وہ محبت کر لیتے ہیں تو اسے حاصل کرتے ہیں ہر حال میں !...

وہ محبت کرتا تھا مجھ سے... میں نے دیکھی تھی اسکی آنکھیں میں محبت اپنے لئے!...

وہ کرتا تھا مجھ سے محبت!...

مگر پھر چلا گیا مجھے چھوڑ کے... چلا گیا... ڈھیروں یادوں کے پنجرے میں قید کیے وہ چلا گیا

وہ کسی بچے کے جیسے روتے باتیں دوہرا رہی تھی

طوبیٰ نے اسکے قریب ہونے کی کوشش کی تھی

وہ کیوں گیا... کیوں...؟

اسکا ہاتھ جھٹکتی وہ حلق کے بل چلائی تھی

آخر کیا وجہ تھی جو اسنے میری محبت جا تماشا بنا دیا

مجھے بتاؤ طوبیٰ کیوں کیا اسنے ایسا !...

غم کی شدت سے نڈھال وہ اونچی آواز میں چیخی تھی

میں نہیں کر سکتی اسے معاف طوبیٰ... میرا وجود نہیں کر سکتا یہ سب برداشت...

وہ اپنا آپ سنبھالتی اٹھی تھی

مگر ڈوپٹے میں پاؤں الجھتے ہی وہ گرتی اسے پہلے ہی اریان نے اسے سنبھالا تھا

زارا اسکا بازو تھامے بچوں کی طرح بلک بلک کے رو دی تھی

وہ جو لاؤنج میں بیٹھے تھے زارا کی آواز سنتے وہ دونوں اسکے کمرے کی طرف آئے تھے اور اب تک اسکی ہر بات سن چکے تھے

فیصل طوبیٰ کا ہاتھ تھامے باہر لے گیا تھا

خود کو سنبھالو زارا... رونا بند کرو... چاچو اور مما گھر پر نہیں ہیں اگر وہ تمہاری حالت دیکھ لیتے تو انکی رہی سہی ہمت بھی ٹوٹ جاتی

میں جانتا ہوں جو تکلیفیں تم نے سہی ہیں وہ سہنا آسان نہیں ہے

ہم سب مل کر بھی ان اذیتوں کا مداوا نہیں کر سکتے جن سے تم گزری ہو مگر گزرے ہوئے کل میں جینے سے بہتر ہے موو اون کرو میں تمہیں سب بھولنے کو نہیں بول رہا یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ تم اسے معاف کر دو مگر یہ بھی حقیقت ہے زارا... اس اذیت سے صرف تم نہیں گزری

اگر تم اسے دیکھنے کو ترس جاتی تھی تو وہ بھی سارا دن خود کو کمرے میں بند رکھتا تھا

اگر یہاں تم تڑپتی تھی اسکو سننے کے لئے، تو وہ وہاں بھی ترستا تھا تمہاری آواز سننے کے لئے ...

صرف تم نہیں گزری اذیت سے وہ بھی گزرا ہے

مگر یہ بھی سچ ہے کہ وہ مجبور تھا اسکی محبت جھوٹی نہیں تھی

اریان نے اسکی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

ایسی کیا مجبوری تھی اسکی اریان... کیا اسکی مجبوری میری محبت سے بڑھ کر تھی

آنسوؤں پر بندھ باندھتے وہ بامشکل بولی تھی

تم ایک بار اس سے بات کر کے دیکھو زارا... تم سب سمجھ جاؤ گئی

مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے اریان کاش میں ایسا کر سکتی

اسکی آواز اور لہجے میں کرب تھا

وجود لرز رہا تھا

اریان جو اس لڑکی پر ترس آیا تھا

طوبیٰ غلط کہتی ہے اریان... وہ توقف کے بعد پھر سے بولی تھی

کہ مجھے اس سے محبت ہے... میں اس سے محبت نہیں کرتی اریان

وہ عشق بن چکا ہے میرا...

حمزہ میر زارا عون ملک کا لاحاصل عشق بن گیا ہے اور لاحاصل چیزوں کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا

اگر ایسا ہوتا تو زارا کو دکھاوے کی ہنسی نا ہنسنا پڑتا, یہ آنکھوں کے گرد حلقے نا ہوتے

اسکے لفظوں میں اریان کو کسی کا عکس لہراتا نظر آیا تھا

مگر میرا وجود اس بات کو قبول ہی نہیں کرتا، میرا پور پور اس سے نفرت کرتا ہے

وہ ہچکیاں لیتی شدت سے رو دی تھی

طوبیٰ جو ضد کر کے واپس آئی تھی زارا کو اتنی شدت سے روتے دیکھ اسکے گلے لگی تھی

آپی پلیز رونا بند کریں۔۔۔ آہ نہیں کرنا حمزہ بھائی سے بات

آپ کو کوئی فورس نہیں کرے گا مگر پلیز روئیں نہیں آپی

آپ روتی ہیں تو مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے

اسکی اتنی محبت پر فیصل اور اریان مسکرائے بنا نہیں رہ سکے تھے

اچھا اچھا میں نہیں رو رہی ادھر دیکھو....

زارا نے اسکا چہرا تھامتے آنسو پونچھے تھے

ہاں رونا بند کرو... بلکل چڑیل لگتی ہو

فیصل نے اسکا موڈ بحال کرنے کے لئے بولا تھا

مگر طوبیٰ کا منہ بنا تھا

بھائی یہ آپی کو چڑیل بول رہے ہیں

اسنے فوراً شکایت کی تھی

اریان نے فیصل کو گھورا تھا

ارے نہیں بھائی میں تو بس مزاق کر رہا تھا

وہ فوراً سے بولا تھا

وہ سب کھانے کے ٹیبل پر موجود تھے دادی اور فیصل اپنی گپ شپ میں مصروف تھے اور عون صاحب اپنی پرنسیس کے ساتھ بزی تھی جبکہ سمیرا بیگم حمزہ کی طرف تھیں۔۔۔

وہ اکیلا بیٹھا نا جانے کن سوچوں میں مگن تھا

کچھ سوچتے وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا

ارے بیٹا کہاں کس رہے ہیں آپ کھانا تو ختم کریں

بس چاچو کھالیا وہ بولتا اپنے کمرے کی طرف گیا تھا

کمرہ لاک کرتے اسنے لیپ ٹاپ اون کیے سامنے رکھا تھا

ہاں بات کراؤ میری....

بی بی جی ...

ہوو ...

صاحب جی کی کال ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں

وہ اتنے دن بھوکا رہنے کی وجہ سے نقاہت کا شکار ہوئی زمین پر بے سود پڑی تھی ذرا سی آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا

آج بھی وہ زمین پر سو رہی تھی اریان کو وہ خود سے بھی زیادہ ضدی معلوم ہوئی تھی

اسکی حالت دیکھ اسکا دل چھلنی ہوا تھا

معلوم نہیں اسکے دل میں کیا سمائی تھی ملازمہ کے ہاتھ سے موبائل لیتے کان سے لگایا تھا

اریان بھی اسکے اتنی جلدی رضامندی ہر تھوڑا حیران کن تھا

یہ جاننے کے لئے کال کی ہے کہ میں زندگی ہوں یا مر گی!...

وہ نقاہت کے باعث رک رک کر بولی تھی

یہ جاننے کے لئے مجھے تمہیں کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے

کھانا کیوں نہیں کھا رہی یہ بتاؤ...

وہ مدعے پر آیا تھا

تمہارے احسان کی ضرورت نہیں ہے مجھے

بنا کھائے بھی زندہ رہ سکتی ہے حیام ظہیر درانی!....

اب مجھے تب کال کرنا جب آزادی دیتی ہو

اور اگر میں تمہیں آزادی نا دینا چاہوں تو؟

تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے پاس قید کر کے رکھنا چاہوں پھر؟

وہ خود نہیں جانتا وہ ایسے سوال کیوں کر رہا ہے

اگر ایسا ہوا تو حیام ظہیر درانی خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے گئی کیونکہ تم جیسے کے رحم و کرم پر خود کو رکھنا حیام درانی اپنی توہین سمجھتی ہے

بات ختم کرتے اسنے موبائل دیوار پر دے مارا تھا

اس میں تو اب رونے کی بھی ہمت نہیں بچی تھی

اریان اسکی حالت مزید برداشت نہیں ہوئی تھی لیپ ٹاپ بند کرے وہ بالکنی میں آیا تھا

آپ مجھ سے ناراض ہیں..؟

وہ کب سے نوٹ کر رہا تھا وہ جیسے کھانا کے کے آئی تھی ویسے ہی کھلا کر واپس جانے کے لئے اٹھی تھی جب حمزہ نے انکا ہاتھ تھانا تھا

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں بیٹا...

پھر آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی مجھے بھائی سب برا چکے ہیں کہ انہوں نے آپ کو ساری بات بتا دی ہے میں جانتا ہوں میں اچھا بیٹا کیں بن سکا... آپ مجھے ڈانٹ کی چاہیں تو مار لیں مگر ایسے پلیز مما خاموش مت رہیں آپ کی خاموشی مجھے دکب دے رہء تھی

اسک ءانکھ سگ انسں گال پر پھسلا تھا

برے آپ نہیں بری تو میں ہوں حمزہ

میں آپ کی ماں نہیں بن پائی مجھے معاف کر دیں آپ میری وجہ سے اتنی تکلیف میں رہے

حمزہ کو انکی باتیں اذیت دے رہی تھی

اپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں مما... آپ دنیا کی بیسٹ مما ہیں

حمزہ نے انکا ماتھا چوما تھا

کہنے سے کوئی ماں نہیں بن جاتی بیٹا.... اگر واقعی آپ مجھے اپنی ماں سمجھتے تو میرے پاس آتے مجھ سے بات کرتے یوں ایسے اکیلے ساری تکلیفیں نہیں سہتے!...

انکے آنسوؤں میں روانی آئی تھی

ایسی کوئی بات نہیں ہے مما مجھے لگا تھا آپ کو برا لگے گا میں تو بس اسلئے... ادھر دیکھیں مما پلیز مجھ سے منہ نا موڑے

زارا کی نفرت سے تو نہیں مرا مگر آپ کی ناراضگی میری جان ضرور لے گئی

سمیرا بیگم نے سختی سے اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا

میں آج کے بعد ایسی کوئی بات آپ کے منہ سے نا سنوں حمزہ

وہ سخت لہجے میں بولی تھیں

تو پھر ٹھیک ہے مما آپ بھی یہ ناراضگی ختم کریں اور رونا بند کریں

پلیز آج کے بعد یہ سگی پرائی کی بات مت کریئے گا

آہ سے زیادہ مجھے اس دینا میں اور کوئی نہیں پیار کر سکتا اور یہی حمزہ میر کی زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔۔۔۔ جسے آہ بھی نہیں جھٹلا سکتی

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں مگر مجھے افسوس رہے گا کہ میری وجہ سے زارا اور آپ دور ہو گئے

نہیں مما یہ سب آپ کی وجہ سے نہیں ہوا... یہ ہماری قسمت میں لکھا تھا

تو پھر اسے قسمت کا لکھا سمجھ کر بھول جائیں بیٹا!...

انشاء اللہ مما...

وہ مسکرایا تھا

آہ اسے منالیں گئیں نا... انہوں نے امید بھری نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا

میں کوشش کروں گا مما...

ویسے ایک بات بتاؤں آپ کو... مجھے سمجھ نہیں آتا ایسا کیوں ہے

بٹ آپ اتنی سویٹ سی کیوٹ ہیں اور ایک وہ ہے آپ کی بیٹی پتہ نہیں کس پر چلی گئی ہے

آہاں آپ میرے سامنے میری بیٹی کی برائی کر رہے ہیں

انہوں نے مصنوعی غصے سے اسے گھورا تھا

زبان دانتوں تلے دبائے وہ ہنسا تھا

وہ ان کے کمرے میں گئی تھی جہاں وہ دونوں گہری نیند کے مزے لے رہی تھیں وہ اپنے کمرے کی طرف جاتی... لان میں اکیلے زمین پر بیٹھے نظر اریان ملک پر گئی تھی

آپ آج پھر جاگ رہے ہیں..؟

کیا کروں مما... نیند ہی نہیں آتی!..

آپ کیوں جاگ رہی ہیں...؟

میں حمزہ کے پاس تھی

اچھا سب ٹھیک ہے...؟

آہاں ابھی تک تو ٹھیک ہے

اریان زارا مان جائے گئی نا

فکر نہیں کریں وہ مان جائے گئی... سچی محبت گہرے سے گہرا زخم بھرنے کا بھی ہنر جانتی ہے مما...

وہ ذرا سا مسکرایا تھا

آپ کل حیام سے ملنے جا رہے ہیں؟

وہ حیران ہوا تھا کیونکہ اسنے یہ بات کسی کو نہیں بتائی تھی

آپ کو کیسے پتہ مما..؟

کیا فیصلہ لیا آپ نے پھر..؟

سمیرا بیگم اسکا سوال نظر انداز کرتی پھر سے بولی تھی

آزاد کر دوں گا""...

صرف قید سے یا اپنی محبت سے بھی...؟

مما!...

اسکی آواز میں کرب تھا

میں اس سے محبت نہیں کرتا، وہ محبت دکھاوا تھی اس بدلے کا حصہ تھی... یہ میں نے خود اسے بولا ہے

آپ نے اس سے کھڑے کیوں بولا بیٹا.. جبکہ آپ محبت کرے ہیں اس سے...؟

وہ برہم ہوئی تھیں

میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھ سے محبت کرے مما..

ورنہ اسکے لئے میری نفرت سہنا مشکل ہو جاتا

اب وہ میرا ظلم برداشت کررہی ہے مما...وہ پانچ کی لڑکی اب پتھر کی بن گئی ہے

شکست خور لہجے میں کہتے وہ پھیکا سا مسکرایا تھا

کبھی کبھی ان پتھروں کو پگھلا نا دینا کا مشکل ترین کام ہو جاتا بیٹا

اور کچھ زخم محبت بھی نہیں بھر پاتی!..

اسے سمیرا بیگم کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کیونکہ اس بات کا مطلب اب اسے وقت سمجھانے والا تھا

میں دعا کروں گی کہ اب حیام اور آپ کا زندگی میں کبھی سامنا نا ہو

میں نہیں چاہتی وہ یا آپ اب مزید تکلیف سے گزرو!...

وہ بول رہی تھیں اور اریان نے انکی گود میں سر رکھے آنکھیں موند لی تھی

تم اتنی صبح کہاں جا رہے ہو..؟

ملائکہ جو اس سے ناشتے کا پوچھنے آئی تھی اسے شرٹ کے ساتھ الجھتے دیکھ اسکے قریب آر کی تھی

پہلے میری ہیلپ کرو پھر بتاؤں گا!..

تم نا بھی بتاؤ پھر بھی مجھے ہی تمہاری ہیلپ کرنی تھی کیونکہ یہاں میرے علاوہ اور کوئی ہے نہیں

کوئی اور ہوتا تب بھی تم ہی میری ہیلپ کرتی مائے لیڈی!..

تھوڑی دیر سہنا منہ بند نہیں رکھ سکتے کیا...؟

اسنے گھوری سے نوازا تھا

اوکے مائے لیڈی!...

وہ چپ ہوا تھا

ملائکہ اسکی شرٹ کے بٹن بند کرتی تھوڑا قریب ہوئی تھی جب وقاص نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیا تھا

مان کیوں نہیں لیتی... کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو

ااکی سانسیں تھمی تھی وہ خود ان فیلنگز سے ناواقف تھی

پہلا ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا مگر اب وقاص کے پاس آنے پر اسکا دل کسی اور ہی ترنگ میں دھڑکنے لگتا تھا

بولو..؛

وقاص نے اسکا چہرا اپنے روبرو کیا تھا

ایسا کچھ نہیں ہے جاؤ تم جہاں جا رہے تھے

وہ بولتے وہاں سے بھاگی تھی

کبھی نا کبھی تو اعتراف کرو گئی نا میری جان اور اس پل کا میں شدت سے انتظار کروں گا

اسے خیالوں میں ہمکلام ہو تا وہ باہر نکلا تھا

تھوڑی دیر تک آجاؤں گا میرے فکر مت کرنا

تمہاری فکر...! اتنی ویلی نہیں ہوں میں

وہ دو بدو جواب دیتے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی

اوکے ابھی تو میں جا رہا ہوں آ کے پتہ کرتا ہوں اس بارے میں!...

ابھی کے لئے اللہ حافظ...

وہ صبح پانچ بجے ہی لاہور کے لیے نکل چکا تھا

وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس پہنچا تھا فائلز دیکھنے میں مصروف تھا جب اسکے روم کا ڈور نوک ہوا تھا

کم اِن!...

یس سر آپ نے بلایا!...

ہاں آج کی ساری میٹنگ کینسل کر دو

اوکے سر... وہ بولتا جا چکا تھا

کچھ دیر بعد وہ بھی ڈرائیور کو حویلی کا کہتا وہاں سے نکلا تھا

سوچوں کا سفر اس لڑکی پر ہی چل رہا تھا دماغ میں الگ جنگ چھڑی تھی

دماغ کی بات ماننا خود کو اذیت دینے جیسا تھا

اور دل کی بات ماننا اسکے بس میں نہیں تھا

اسی کشمکش یں وہ حویلی پہنچا تھا

چہرے پر پتھریلے تاثرات سجائے وہ کمرے میں داخل ہوا تھا

اسے تکلیف ہوئی تھی وہ اسکی دی ہر آسائش کو ٹھکرائے زمین پر سو رہی تھی

وہ چلتا اسکے مزید قریب گیا تھا

ڈوپٹے سے بے نیاز، لمبے بال بکھرے تھے کچھ زمین پر تو کچھ منہ ہر پڑے تھے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے تھے رنگت زردی مائل ہوئی تھی مگر پھر بھی اسکے چہرے پر ایسی کشش تھی

جو آریاملک کی نظر ہٹنے سے انکاری کر رہی تھی وہ کچھ بولتا اسکا موبائل بجا تھا وہ جام نہیں اٹھا چاہتا تھا مگر وقاص کالنگ دیکھ اسنے کال اٹھائی تھی

ہاں وقاص بولو!..

ہیلو اریان کہاں ہو تم...؟

میں کسی ضروری کام سے آیا ہوں

تم بتاؤ کیا ہوا اتنے پریشان کیوں ہو...؟

تم جہاں بھی ہو ابھی نیوز چینل لگاؤ تمہیں سب سمجھ میں آجائے گا

اوکے اریان نے کمرے میں نظریں دوڑائیں تھی

ٹیبل پر پڑے ریموٹ کو دیکھتے اسنے ایل سی ڈی اون کی تھی اور نیوز چینل لگایا تھا

مگر وہاں پر چلتی نیوز دیکھتے ہی اسکے پیروں تلے سے جیسے زمین نکل گئی تھی

ہاتھ میں پکڑا ریموٹ اسنے ایل سی ڈی میں دے مارا تھا جو بروقت چکنا چور ہوئی تھی

دس منٹ... صرف دس منٹ یہ نیوز ہر چینل سے ہٹوا دو ورنہ میں جو کروں گا کوئی سہہ نہیں پائے گا

وہ جتنے ضبط سے بول رہا تھا

وقاص کو اتنا ڈر لگ رہا تھا

جس نے یہ نیوز چلائی جس نے پبلش کی ایک ایک بندہ مجھے دو گھنٹے کے اندر میرے سامنے چاہیئے ورنہ

کالم ڈاؤن اریان جیسا تم بولو گئے ویسا ہی ہو گا

تم کچھ مت کرنا میں سب سنبھال لوں گا

اسنے کال کٹ کی تھی

اسنے اپنا ماتھا مسلا تھا یہ سب اسکے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا

حیام..

اسکا خیال آتے ہی وہ اسے جگانے کی غرض سے مڑا تھا

مگر اپنے سامنے حیام کو کھڑے دیکھ وہ پل بھر کو ٹھٹکا تھا اسکی حالت بتا رہی تھی وہ سب دیکھ چکی ہے

وہ سچ نہیں ہے حیام.... ایسا کچھ نہیں ہے... سمجھ رہی ہو نا تم

اریان نے اسے کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوش میں لانا چاہتا تھا

جو اسے خالی نظروں سے تک رہی تھی

وہ... مم... میں... نہیں ...

وہ سکتے میں تھی جو جلدی ٹوٹا تھا

وہ میں نہیں ہوں... وہ لڑکی میں نہیں ہوں... میں ایسی لڑکی نہیں ہوں

وہ روتے حلق کے بل چلائی تھی آنسو تھے جو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

وہ نیوز اس سی سی ٹی وی فوٹیج کی تھی جو اس کمرے کا منظر بیان کر رہی تھی جہاں سرور نے اسکے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی جس کا موضوع... امیر انسان کے ساتھ رنگ رلیاں منانے کا دیا گیا تھا

اسکا چہرا واضح تھا جبکہ سرور کی شکل بلر کر دی گئی تھی

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تم کیوں آئے میری زندگی میں...

حیام اسکا گریبان پکڑے چیخی تھی

تم نا آتے تو آج میں اس حال میں نا پہنچتی،۔۔

تمہیں اللہ پوچھے گا اریان ملک... تم بھی تڑپو گئے بلکہ ایسے ہی

جیسے میں تڑپ رہی ہوں

وہ چیختی ہوئی زمین پر بیٹھی تھی

اسکے الفاظ اریان کا دل چھلنی کر رہے تھے

تم معافی مانگو گئے تمہیں معافی نہیں ملے گئ

تمہیں سکون نہیں ملے گا... اسکی آواز دھیمی ہوئی تھی

اریان کسی شدسے کے تحت جھکا تھا

تت... تمہیں میرا... ص.. صبر لگے... گا اریان

اسکے منہ سے نکلے وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ اریان کو ساکت کر گئے تھے

مگر اگلے ہی لمحے حیام کی ناک سے بہتا خون اسکے حواس شل کر گیا تھا

حیا...م اٹھو

سدھر دیکھو میری طرف... نہیں آنکیں کھولو

تم ایسے نہیں جاسکتی ادھر دیکھو...

اسکے چہرے کو تھامے وہ دیوانہ وار بول رہا تھا

گاڑی نکالو!...

اسکی آواز اس حویلی میں گونجنے لگی تھی

اسکے بے جان ہوتے وجود کو باہوں میں اٹھائے وہ گاڑی تک پہنچا تھا

تمہیں تو میں بتاؤں گا آج... بہت پَر نکل آئیں ہیں تمہارے

ہاتھ میں چھپکلی پکڑے وہ اسکے پیچھے تھا اور طوبیٰ آگے آگے سارے گھر میں بھاگتی پھر رہی تھی

اسکا پاؤں پھسلا تھا اور وہ فرش پر گری تھی

مما... طوبیٰ کے منہ سے دلخراش چیخ نکلی تھی

عون صاحب اور حمزہ جو باہر لان میں واک کر رہے تھے فوراً سے اندر کی طرف بھاگے تھے

فیصل اسکو دور کریں مجھ سے ورنہ میں بھائی سے آپ کی شکایت کر دوں گی

بھائی کی بات کر فیصل مزید قریب آیا تھا

طوبیٰ موقع پاتے وہاں سے بھاگی تھی مگر سامنے سے آتے سمیرا بیگم کو دیکھتے اسے راحت ملی تھی

ممّا پلیز مجھے بچائیں!...

وہ انکیت پیچھے چھپی تھی

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

یہ کیا حرکت ہے فیصل...؟

عون صاحب کی گرجدار آواز بھی وہاں گونجی تھی

ممّا یہ مجھے اس چھپکلی سے ڈرا رہے ہیں

طوبیٰ کے بتانے پر حمزہ اور سمیرا بیگم کا ہاتھ سر پر پہنچا تھا

اچھا آپ ادھر آؤ میرے پاس... حمزہ نے اسے پیار سے اپنے پاس بلایا تھا

یہ کیا حرکت ہے فیصل... کیوں ڈراتے ہو تم طوبیٰ کو!...

چاچو یہ میری کوئی بات نہیں مانتی

تو اسکا کیا مطلب فیصل وہ بات نہیں مانے گئی تو آپ اسے ڈراو گئے

سمیرا بیگم نے اسکے کسم کھینچے تھے

آہ چھوئی مما... کان چھوڑیں درد ہو رہا

طوبیٰ حمزہ کے ساتھ کھڑی اسکی ڈانٹ انجوائے کر رہی تھی

فیصل کو تپ چڑھی تھی

اس سے تو کوئی کچھ کہتا ہی نہیں ہے جب بھی کچھ بولتا ہوں تم میری بات نہیں مانتی میرا کوئی کام بھی نہیں کرتی

میں ہی سب کو جلاد نظر آتا ہوں اپنی لاڈلہ کو کچھ نہیں کہتی آپ

رونی صورت بنائے اسنے دہائی دی تھی

طوبیٰ جو اسے چڑھا رہی تھی اسکے جھوٹ پر ہکا بکا ہوئی تھی

وہ کچھ بولتی سمیرا بیگم اسکی طرف مڑی تھی

مما!...

بلکل چپ طوبیٰ مجھے آپ سے ایسی امید نہیں تھی

آج سے فیصل کے سارے کام آپ خود کریں گئیں

آنکھوں میں آنسو لیے اسنے عون صاحب کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا تھا

اچھا بس کریں بیگم بچی ہے اب نہیں ہو گا ایسا

عون صاحب نے اسے اپنے گھیرے میں لیا تھا

مگر آج کے بعد یہ ڈرانے والی حرکت نہیں ہونی چاہئے فیصل

وہ جو اسے ڈانٹ پڑوا کر خود کو تیس مار خاں سمجھ رہا تھا

ایکدم سیدھا ہوا تھا

حمزہ بس مسکراتا رہ گیا تھا

اگر فیصل شیر تھا تو طوبیٰ سوا شیر تھی

دونوں ہی شرارتوں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے

اللہ نے خنٹکے جوڑی بنائی تھی ان دونوں کی... حمزہ سوچتے مسکرایا تھا

ہیلو اریان... میں نے ساری فوٹوز اور ویڈیو ہوادی ہیں

تم سن رہے ہو نا... ہیلو... وقاص نے موبائل کان سے ہٹائے دیکھا تھا مگر کسی چل رہی تھی

اریان کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو...

تم ہو کہاں مجھے یہ بتاؤ..؟

مم..میں ہوسپٹل...

تم ہوسپٹل میں کیا کر رہے ہو؟

وہ کچھ اور پوچھتا کال کٹ چکی تھی

وقاص کو کسی انہونی کے تحت تھانے سے نکلا تھا

اسکا نمبر ٹریس کروانے کا کہتا اسنے کچھ یاد آنے پر جیپ کا رخ موڑا تھا

ڈاکٹر کے الفاظ اسے نئی اذیت میں مبتلا کر گئے تھے پورا کوریڈور

اسے اپنی نظروں کے سامنے گھومتا محسوس ہو رہا تھا

سر تھامے وہ وہی بیٹھ گیا تھا

یہ سب کیا ہو گیا... یہ نہیں ہونا چاہیے تھا

اسکی آنکھیں بھیگی تھی

کندھے پر دباؤ محسوس کرتے اریان نے نظریں اٹھائی تھی

سامنے کھڑے وقاص اور ملائکہ کو دیکھتے اسے کچھ دھاڑس ملی تھی

اریان تم یہاں... سب ٹھیک ہے نا اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے؟

ملائکہ کے سوالوں پر اسنے آئی سی یو کی طرف اشارہ کیا تھا

وی دونوں اس طرف لپکے تھے

وہاں حیام کو لاتعداد مشینوں میں جکڑے دیکھ دونوں ہی اپنے جگہ گنگ کھڑے تھے

یہ تو حیام ہے ناظہیر درانی کی بیٹی

یہ یہاں کیسے...؟

یہ تو مر چکی تھی... کیا مطلب یہ زندہ تھی

وقاص کے سوالوں پر اسکا سر جھکا تھا

میں تمہیں سب بتاؤں گئی وقاص ابھی خاموش رہو

اسے چپ کراتی وہ اریان کی طرف آئی تھی

یہ سب کیسے ہوا اریان اور حیام کو کیا ہوا ہے ؟

برین ہیمرتج!...

وہ ضبط سے بولا تھا

وات مگر کیسے ؟

اسنے وہ نیوز دیکھ لی تھی اریان نے وقاص کی طرف دیکھا تھا

کونسی نیوز... کوئی مجھے بتائے گا آخر ہوا کیا ہے..؟

اسکے پوچھنے پر وقاص نے اسنے ساری تفصیل سے بتائی تھی جسے سننے کے بعد وہ سکتے کی حالت میں تھی

وہ تینوں ہی اپنی اپنی جگہ پریشان بیٹھے تھے

جب ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا تھا

وہ ٹھیک تو ہے نا... اسے کچھ ہوا تو نہیں... کک.. کیسی ہے وہ

تم بولتے کیوں نہیں ہو...؟

اریان نے ڈاکٹر کا گریبان پکڑا تھا

وہ قومہ میں چلی گئی ہیں مسٹر اریان

انکو کوئی بہت گہرا صدمہ پہنچا ہے جس کو برداشت نا کرتے وہ قومہ میں جا چکی ہیں

اسکے قدم لڑ کھڑائے تھے وقاص نے بروقت سہارا دیا تھا ورنہ اریان ملک زمین بوس ہو چکا ہوتا

اسکا ذہن ماؤف ہو رہا تھا سب سمجھ سے باہر تھا وہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ اریان ملک کی سوچ تھی اسکے کانوں میں حیام کے آخری لفظ گونجنے لگے تھے

اریان تم ٹھیک ہو؟

ہاں ٹھیک ہوں... وہ اپنا ہاتھ چھڑاتا مڑا تھا

مگر اریان وہ حیام...

درانی صاحب کو کال کر دو جب وہ یہاں آجائیں تو تم دونوں یہاں سے چلے جانا اور گھر میں کسی کو خبر نہیں کرنا

وہ کہتا رکا نہیں تھا

ڈاکٹر وہ کب تک ٹھیک ہو جائے گئ

دیکھیں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے انکی حالت بہت نازک ہے ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں باقی آپ دعا کریں

ملائکہ انکا جواب سنتی بینچ پر ڈھے گئ تھی

وہ اریان کے بہت کلوز تھی اسے جب معلوم ہوا تھا اریان اپنے دشمن کی بیٹی سے پیار کرتا ہے تو اسے دکھ ہوا تھا کیونکہ اس میں اریان کو صرف دکھ ہی ملنا تھا مگر حیام اسے کبھی بری نہیں لگی تھی آج اسکی تکلیف ملائکہ کو تکلیف دے رہی تھی

مگر مجھے سمجھ نہیں آرہا ملائکہ

اریان تو حیام سے محبت کرتا تھا پھر یہ سب کیا اور کیسے

اگر وہ زندہ تھی تو کہاں تھی اور اریان کے پاس کیوں تھی

اپینغا لجھن ختم کی تھے کے لئے وقاص نے ایک ساتھ سارے سوال پوچھ ڈالے تھے

ملائکہ نے اسکی طرف دیکھا تھا

تم مجھ پر یقین کر سکتی ہو.. وقاص اسکی نظروں کا مطلب سمجھتے بھروسہ دلاتے بولا تھا

جس پر ملائکہ نے اسے ساری کہانی سنادی تھی

تو پھر وہ کون تھی جس کی لاش ہمیں سائیٹ پر ملی تھی

وہ ہم نے سرد خانے سے منگوائی تھی

وقاص انکے ماسٹر مائنڈ پلان پر شل کھڑا تھا

یہ لو نمبر درانی صاحب کا اور انہیں کال کرو

میرے پاس ہے..

وہ بولتا ڈاکٹر کے کیبن میں گیا تھا اور اسے ساری بات سمجھاتے کال کرنے کو بولا تھا

مما آپ نہیں جائیں نا... طوبیٰ نے پھر سے وہی رٹ لگائی تھی

مما کی جان اداس نہیں ہوں میرا ابھی جانے کو دل نہیں کر رہا مگر جانا ضروری ہے وہ آپ کے بابا کے بہت اچھے دوست ہیں اور آپ کی دادی انکے بیٹے کی ٹیچر رہ چکی ہیں اب انہوں نے انوائیٹ کیا ہے اسلئے جانا ضروری ہے

آپ فکر نہیں کریں ہم کل اسی وقت گھر ہوں گئیں

انشاءاللہ مما... زارا مسکرائی تھی

حمزی آپ بھی یہاں آئیں مجھے آپ تینوں سے بات کرنی ہے

جی مما...

یہاں بیٹھیں.... انہوں نے اسے زارا کے ساتھ بیٹھنے کو کہا تھا

حمزہ چپ چاپ بیٹھ گیا تھا... زارا مزید دور کھسکی تھی

ہم کل تک واپس آجائیں گئیں مگر تب تک کوئی شرارت نہیں ہونی چاہئے آپ تینوں سن لیں میری بات

انہوں نے فیصل کو دیکھتے سب کو بولا تھا

زارا اور طوبیٰ ہنسی تھی

آپ دونوں بھی سن لیں... میں نے کھانا بنا کے فریز کر دیا

اور کچھ کھانا ہو تو... ملازمہ کو بول دینا

اور ہاں...

مما آپ کیوں اتنی فکر کر رہی ہے ہم کوئی چھوٹے بچے نہیں ہیں

آپ سب کتنے بڑے ہو گئے ہیں یہ میں کل دیکھ چکی ہوں

ان تینوں کو اپنی اپنی شرارتیں یاد آئی تھیں

دادی بھی مسکرائی تھی

اگر اریان یہاں ہوتا تو مجھے اتنی فکر نہیں ہوتی مگر اب ان سب کی زمہ داری آپ پر ہے حمزہ

آپ بلکل بے فکر ہو جائیں مما کوئی بھی شرارت نہیں کرے گا

اسنے انہیں تسلی دی تھی

بیگم دیر ہو رہی ہے !.

عون صاحب بھی وہاں آئے تھے

خیر تو ہے یہاں کوئی میٹنگ چل رہی ہے کیا؟

وہ تعجب سے بولے تھے

جی چاچو آپ کی بیگم ہم سب کو بول رہی ہیں کہ ہم نے کوئی شرارت نہیں کرنی

بلکل صحیح کہہ رہی ہیں فیصل کوئی بھی شرارت نہیں کرنی چاہیے

اوکے چاچو آپ کے آنے تک کوئی شرارت نہیں کروں گا مگر اسکے بعد ان دونوں کی خیر نہیں

وہ زارا کے بال کھینچتا بھاگا تھا

فیصل کے بچے !...

زارا نے اسے کشن پھینک کے مارا تھا

سمیرا بیگم اپنا سر پکڑ کے بیٹھ گئی تھیں

دیکھا یہ نہیں سدھر سکتے !...

آپ جائیں مما میں ہوں یہاں۔۔۔ میں دیکھ لوں گا

وہ انہیں تسلیاں دیتا باہر تک چھوڑ کے آیا تھا سمیرا بیگم انہیں جاتے تک نصیحتیں کرتی رہی تھیں

جیسے حمزہ کے سوا ان تینوں نے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا تھا

سانس پھولی ہوئی تھی وہ بھاگتے راہداری عبور کرتے ڈاکٹر کے کیبن کی طرف آئے تھے ڈاکٹر جو وقاص کا سکھایا بیٹھا تھا کہ درانی صاحب کو انکی گمشدہ بیٹی کے بارے میں کیا بولنا ہے

انہیں دیکھتے ایکدم کنفیوز ہوئے تھے

مم.. میری بیٹی کہاں ہے؟

ڈاکٹر میری حیام...

آپ کی کال آئی تھی

بتائیں اللہ کا واسطہ مجھے بتائیں... میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں

ہاتھ جوڑے وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولے تھے

ڈاکٹر جو انکی طرف سے کچھ اور ہی سوالوں کی امید لگائے بیٹھا تھا

اپنا خدشہ غلط ہورے محسوس ہوا تھا

آئیں میرے ساتھ...؛

درانی صاحب انکے پیچھے ہوئے تھے۔

یہاں ہیں آپ کی بیٹی...؛

وی کمرہ دیکھاتے سائیڈ ہوئے تھے

تو آخر انکا انتظار ختم ہوا تھا انکے صبر کا پھل انہیں ملنے والا تھا آج وی ڈیڑھ مہینے بعد اپنی بیٹی سے ملنے والے تھے اسے دیکھنے والے تھے جس کو دیکھنے کے لیے وہ آنکھیں ترس گئی تھیں

ہاتھ کانپ رہے تھے کانپتے ہاتھوں سے انہوں نے نوب گھمایا تھا

آنکھیں مسلسل بھیگ رہی تھیں جس کے باعث سامنے کا منظر دھندلا تھا تھا آنکھیں صاف کرتے وہ کمرے میں داخل ہوئے تھے

وہ چلتے اسکے قریب آئے تھے... میری بیٹی حیام انہوں نے اسکا چہرا چھوا تھا

آپ کہاں چلی گئی تھیں... آپ کے بابا نے آپ کو بہت مس کیا بابا کی جان...! درانی صاحب نے اسکے ہاتھ چومے تھے

اب ہم یہاں نہیں رہیں گئیں یہ دنیا بہت مطلبی ہے میں آپ کو یہاں سے بہت دور لگ جاؤں گا... اسکا ماتھا چومتے وہ دھیرے سے بول رہے تھے

آنسو اسکے چہرے پر گر رہے تھے

وہ بغیر پلکیں جھپکے اپنے جان کے ٹوٹے کو دیکھ رہے تھے جیسے اگر پلکیں جھپک دی تو وہ پھر سے ان سے دور ہو جائے گئی

انہوں نے نوٹ کیا تھا وہ تب سے بات کر رہے تھے مگر حیام ویسی ہی پوزیشن میں لیٹی تھی انکی کسی بات کا کوئی رسپانس نہیں سے رہی تھی

حیام میری جان آنکھیں کھولیں

بابا آئے ہیں آپ کے... دیکھیں گئیں نہیں میری طرف

آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی حیام...

میری طرف دیکھ بھی نہیں رہی... بیٹا آنکھیں کھولیں

کیا ہوا ہے میری بیٹی کو...

وہ روتے ڈاکٹر کی طرف مڑے تھے

جو سر جھکا گئے تھے

آپ بول کیوں نہیں رہے درانی صاحب انکی طرف آئے تھے

شی ازاِن قومہ ...

ہم نے بہت کوشش کی مگر سر پر لگی گہری چوٹ کے باعث یہ قومہ میں چلی گئی

ڈاکٹر نے وقاص کی بتائی لائن دوہرائی تھی اور جھوٹ موٹ کی پٹیاں وہ اسکے سر پر پہلے ہی کر چکے تھے

آنسو لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے تھے

میری بیٹی کو ٹھیک کر دیں میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں آپ کو جتنے پیسے چاہئیں میں ایک کو دینے کو تیار ہوں میری بیٹی کو پہلا جیسا کر دیں

انکے لہجے میں اذیت ہی اذیت تھی

ملائکہ انکی بے بسی پر جیسے تڑپ اٹھی تھی وہ انکے پاس جا کر انہیں دلاسا دینا چاہتی تھی وہ ایسا ہی کرتی مگر اس سے پہلے ہی کسی نے اسکی بازو پکڑے واپس کھینچا تھا

بات پیسوں کی نہیں ہے درانی صاحب۔۔۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں آپ بھی دعا کریں بے شک وہ ذات سب کی سنتی ہے

مجھے اور بھی مریضوں کو دیکھنا ہے پھر ملاقات ہو گئی

درانی صاحب نے مڑتے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا

بے شک وہ ذات سنتی ہے انکو امید کی ایک نئی کرن ملی تھی

ان کے لیے یہی بہت بڑی خوشی تھی کہ انکی بیٹی مل گئی تھی

انکے سامنے تھی

تم پاگل تو نہیں ہو گئی ملائکہ یہ کیا کرنے والی تھی تم..؟

وقاص کو اس سے ایسی بیوقوفی کی امید ہر گز نہیں تھی

وہ رو رہے تھے وقاص... وہ بہت تکلیف میں ہیں

مجھ سے دیکھا نہیں گیا... انہیں روتا دیکھ مجھے میرے بابا کی...

شیشش !...

خاموش ہو جاؤ... ہمیں اب گھر چلنا چاہیئے اسکے والد صاحب یہاں اسکے پاس آ گئے ہیں

اب ہمارا یہاں کوئی کام نہیں ہے

وقاص اسے سمجھاتا وہاں سے لے گیا تھا

وہ مطمئن تھا وہ تینوں بغیر کسی شرارت کے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے مگر اریان کی طرف سے اسکی پریشانی سبھی بھی ویسی ہی تھی

وہ صبح سے ناجانے کتنی کالز کر چکا تھا جس کا ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا تھا

حمزہ نے سوچتے ہاتھ بڑھائے ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھایا تھا

جو کے خالی تھا

وہ پانی کی نیت سے کچن میں آیا تھا جہاں زارا پہلے سے ہی موجود تھی

اسنے آنے والے کو دیکھا تھا

نظروں کا میل ہوا تھا

زارا کچھ بھی بولے بغیر وہاں سے قدم بڑھا گئی تھی

اسکی آنکھوں میں جلتے نفرت کے دیے دیکھ حمزہ کے دل کو کچھ ہوا تھا

ابھی بھی ناراض ہو...؟

جگ کاؤنٹر پر رکھے وہ آگے آیا تھا

یہ سوال وہ کرنا نہیں چاہتا تھا مگر اس روکنے کے لیے کر گیا تھا

پل کو قدم رکے تھے مگر اگلے ہی لمحے وہ پھر سے قدم بڑھا گئی تھی

اس سے پہلے ہی حمزہ اسکے راستے میں حائل ہوا تھا

جواب تو دو!...

اسنے باقاعدہ منت کی تھی

میں ناراضگی کا رشتہ بھی اپنے معیار کے لوگوں سے رکھتی ہوں حمزہ میر اور افسوس تم میرے معیار پر پورا نہیں اترتے

وہ کٹھور لہجے میں کہتی اسکے آگے سے گزری تھی

ایک بار آزمالو... کیا پتہ اس بار تمہارے معیار پر پورا اتر سکوں...

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا تھا

جو شخص میرے مان کا بھرم نہیں رکھ پایا وہ میرے معیار تک خاک اترے گا اور بات رہی آزمانے کی تو... آئندہ میرے راستے میں آنے سے پہلے لاکھ بار اس بات کو یاد کر لینا حمزہ میر

زارا عون صرف ایک بار موقع دیتی ہے اسے بار بار اپنی ذات کا تماشا بنوانے کا کوئی شوق نہیں ہے

اسکی باتیں حمزہ کے دل پر ٹیسیں مار رہی تھی

اسے خود سے پرے دھکیلتے وہ آنسو صاف کرتی وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی

وہ اسکے پیچھے جاتا سمیرا بیگم کی آتی کال نے اسکے بڑھتے قدم روکے تھے

بتا مجھے کس کا آدمی ہے تو... کس کے کہنے پر تو نے یہ غلیظ حرکت کی ہے.... منہ کھول ورنہ میں تیرا وہ حال کروں گا کہ تیری شکل پہچاننے لائق نہیں رہے گئ ...

اریان نے اپنا بھاری بوٹ کی نوک اسکے منہ پر مارا تھا

وہ پچھلے دو گھنٹے سے اس پر ٹارچر کر رہا تھا

جسم پر جگہ جگہ کٹ لگے تگے ہاتھ کی دو انگلیاں بے دردی سے جسم سے نوچ ڈالی تھیں مگر مقابل شاید اپنے مالک کا وفادار تھا اتنی تکلیف سہنے کے بعد بھی اسنے منہ نہیں کھولا تھا

اف تک نہیں کیا تھا اسنے !...

تو تُو ایسے نہیں مانے گا اریان نے پاس پڑا سرخ مرچوں کا ڈبہ اٹھایا تھا اور پورا کا پورا اسکے منہ میں انڈیل دیا تھا

وہ جو چیئر پر رسیوں سے بندھا تھا

تکلیف سے بلبلا اٹھا تھا... آنکھیں سرخ انگارہ ہوئی تھی... آنسو اور پانی بیک وقت بہنے لگے تھے

آہ پ..پانی..پانی...میرا منہ...پانی

وہ دھاڑے مارتا سر ادھر ادھر مار رہا تھا

تکلیف کے باعث وہ رونے لگا تھا

اریان پاس بیٹھا بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا

بب...بتاوں گا...سب بتاؤں گا

اخر اسنے ہار مانی تھی اریان کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ائی تھی

اسنے گارڈز کو اشارہ دیا تھا

جس نے آگے بڑھتے اسے پانی پلایا تھا

کچھ دیر جلن کا احساس کم ہونے پر اسنے سامنے بیٹھے اس ظالم شخص کی طرف دیکھا تھا

کیا جاننا چاہتے ہیں آپ؟

نام بتاؤ اسکا...؟

اگر میں نے اسکا نام بتا دیا تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا

اسکے اواز میں خوف تھا

اور اگر تو نے نام نہ بتایا تو تم سوچ بھی نہیں سکتے اریان ملک تمہیں کتنی درر ناک موت دے گا

اسکا ہاتھ پھر سے مرچوں کی طرف گیا تھا

مقابل اسکے خطرناک ارادے دیکھ چیخ اٹھا تھا

بتاؤں گا۔۔۔نام بتاؤں گا

توشاباش بتاؤ

اجمل پاشا!...

وہ حیران ہوا تھا

مگر اس کا اس سب سے کیا تعلق...؟

دیکھو مجھ سے جھوٹ مت بولو نا میرا ٹائم ویسٹ کرو

نہیں میں جھوٹ نہیں بول رہا.. وہ سرور کا بدلہ لے رہا ہے

کیونکہ آپ کی وجہ سے انکے تمام کالے دھندے رک گئے ہیں

سرور یہاں سے لڑکیاں کی تزکری کرتا تھا اور ڈرگز بھی پاکستان میں سرور کی وجہ سے ہی سپلائی ہوتی تھی

اور خسرور اب آپ کی قید میں ہے اس وجہ سے اسکے تمام کام رک گئے ہیں یہ جو کچھ بھی ہوا یہ سب صرف ٹریلر تھا وہ کچھ بہت بڑا پلان کر رہا ہے جس کے لئے اسے پوری ٹیم کی ضرورت ہے وہ اب کی بار پورے تیاری کے ساتھ واپس آئے گا

ابھی وہ کہاں ہے...؟

پاکستان سے باہر!..

یہ تم اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتے ہو...؟

کیونکہ اسنے دبئی میں اپنی ریاست قائم کر رکھی ہے جہاں لاکھوں کی تعداد میں گارڈز اسکی حفاظت کرتے ہیں اسلئے وہ کم ہی کہیں جاتا ہے

اور اسکے علاوہ تم کیا جانتے ہو...؟

میرا یقین کرو جتنا جانتا تھا سب بتا دیا ہے اور کچھ نہیں جانتا میں

یہ صحیح کہہ رہا ہے اریان... اسکے پاس سے جو یو ایس بی ملی ہے اس میں کوئی خاص انفارمیشن نہیں ملی

تم کب آئے.؟

جب تم اسکا بند تالہ توڑ رہے تھے... وقاص نے اسے آنکھ ماری تھی

فضول بولنا بند کرو وقاص اور مجھے بتاؤ آگے کیا کرنا ہے،۔۔۔

مجھے کیا پتہ اگے کیا کرنا ہے...؟

یہ تو تمہیں پتہ ہو گا نا ایجنٹ 396.....

اوکے سوری.... اریان کی گھوری پر وہ فٹ سے سیریس ہوا تھا
وقاص کی بات پر اریان کا ماتھا ٹھنکا تھا

اوکے سوری ایسے نہیں دیکھو... بتاؤ کیا کرنا ہے اب!..

سب سے پہلے ہوسپٹل میں دو گارڈز کا انتظام کرو جو ہر وقت اسکے ساتھ رہیں گئیں مگر اسے معلوم ہوئے بغیر کیوں کہ اگر اجمل خان مجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ اس پر ہی وار کرے گا اور اسکے بعد دوسرا مشن مجھے بتاؤ وہ کہاں تک پہنچا

اگر تم سے کچھ نہیں ہوتا تو بتا دو میں اپنے کسی ٹیم ممبر سے بول دیتا ہوں

اب تم میری بے عزتی کر رہے ہو اریان ملک !..

اریان نے اسے گھورا تھا

میرا مطلب ہے ہو جائے گا کام مجھے بس دو دن دو

اوکے دیئے میں انتظار کروں گا اب میرے سامنے تب ہی آنا جب کام ہو جائے

اور اسکا کیا کرنا ہے..؟

وقاص نے اس آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا

جیل میں ڈالو گئے اور کیا کرنا تم نے اسکا...

ملائکہ کو شک تو نہیں ہوا نہ تم پر...؟

نہیں ابھی تک تو نہیں۔۔۔

ہونا بھی نہیں چاہیئے میں واپس لاہور جا رہا ہوں مگر اپ ڈیٹس ملتی رہنی چاہئے مجھے

آریان اسے کڑے تیوروں میں باور کراتا وہاں سے غائب ہوا تھا

وہ چاروں ایک ٹیم تھے وقاص یہ بات جانتا تھا مگر وہ سیکریٹ ایجنسی کے لئے کام کرتے تھے یہ بات اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی اسے ان چاروں کے ساتھ ایک مشن دیا گیا تھا جسکی وجہ سے اس پر ان کی حقیقت کھلی تھی ورنہ وہ اب بھی انکے اور انکے کام کے طریقے کے خلاف ہوتا مگر یہ بات بھی

ابھی ملائکہ اور صرف اریان جانتے تھے حمزہ اور فیصل اس بات سے ابھی تک بے خبر تھے کہ وقاص انکی اصل پہچان جان گیا ہے

بھائی سے رابطہ ہوا..؟

ہاں کچھ دیر پہلے کال آئی تھی... ٹھیک ہیں وہ بول رہے تھے کل تک واپس آجائیں گئیں

اچھی بات ہے... تم کہیں جا رہے ہو..؟

حمزہ اسے تیار ہوئے دیکھ پوچھا تھا

ہاں یہی بتانے آیا تھا کہ طوبیٰ آئس کریم کھانے کی ضد کر رہی ہے

آج کوئی مصروفیت بھی نہیں ہے تو سوچا اسے آج لے ہی جاؤں

ویسے تم مصروف ہوتے کب ہو؟

مجھ پر نظر رکھنے سے بہتر ہے کہ اپنی زندگی پر دھیان دو

فیصل سامنے سے آتی زارا کو دیکھ کے بولا تھا

زارا نہیں جارہی تم دونوں کے ساتھ؟

نہیں اسکا موڈ نہیں ہے تو اس لئے میں اور صرف طوبیٰ جارہے ہیں حمزہ کو اسکے ارادے غلط لگے تھے

طوبیٰ آ بھی جاؤ یار ہم آئس کریم کھانے جارہے ہیں کسی کی شادی میں نہیں جارہے جو تم اتنا لیٹ کر رہی اس سے پہلے حمزہ کو شک ہوتا فیصل وہاں سے نکلنا چاہتا تھا مگر طوبیٰ کی وجہ سے اسے اب تپ چڑھنے لگی تھی

اپنا اور زارا کا خیال رکھنا بہت سارا...

فیصل شرارتی انداز میں بولتے طوبیٰ کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکلا تھا زارا اور حمزہ نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

وہ دونوں جا چکے تھے زارا وہاں سے اپنے کمرے میں جانے کے لیے مڑی تھی مگر بد قسمتی سے اسکے ہاتھ میں پکڑا اگلاس زمین بوس ہوا تھا حمزہ جو ابھی تک فیصل کی باتوں پر غور کر رہا تھا

گلاس ٹوٹنے کی آواز پر پلٹا تھا جہاں زارا اپنا پاؤں پکڑے کھڑی تھی اوشٹ یہ کیا کر دیا تم نے.. اسکے پاؤں سے خون بہتے دیکھ وہ فوراً قریب آ کر بولا تھا

ادھر بیٹھو فوراً میں کانچ نکالتا ہوں

زارا اسکے رویے پر حیران تھی.. کیا تھا وہ شخص اتنی تذلیل کے بعد بھی اسکی فکر میں لگا تھا

وہ سوچنے پر مجبور ہوئی تھی

میں یہ کانچ نکالتا ہوں تھوڑا سا درد ہو گا مگر پھر ٹھیک ہو جائے گا وہ ایسے بتا رہا تھا جیسے درد ذارا کو نہیں اسے ہو رہا ہو پر یہ بات بھی سچ تھی چوٹ اسے لگی تھی اور اسکی تکلیف حمزہ کو محسوس ہو رہی تھی

وہ بنا پلکیں جھپکے اسے دیکھ رہی تھی

حمزہ نے اسکے پاؤں سے کانچ نکالا تھا مگر وہ ویسے ہی خاموش بیٹھی اسے دیکھنے میں محو تھی اسکے منہ سے اف تک نہیں نکلی تھی

صفِ نازک ہمارا تخلص ضرور ہے مگر ہم لڑکیاں بہت سخت جان ہوتی ہیں اور پھر یہ معمولی کانچ مجھے کیا تکلیف دے گا حمزہ جو زخم یہاں ہیں انکے آگے تو یہ تکلیف بے ضرر سی ہے

اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے بولی تھی

حمزہ کی نظریں بے ساختہ جھکی تھیں

اسکے پاؤں کی پٹی کرنے لگا تھا زارا کی آنکھ سے ایک موتی بہتا ہوا حمزہ کے ہاتھ پر گرا تھا

دل درد سے پھٹ رہا تھا مگر وہ اس بے حس انسان کے سامنے رونا بھی نہیں چاہتی تھی وہ خود کو مضبوط بنانا چاہتی تھی

وہ پٹی کر چکا تھا زارا فوراً وہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی اس سے

پہلے سے وہ اٹھتی حمزہ اسکا ہاتھ تھامتا اسکے پیروں میں ہی بیٹھ گیا تھا

مجھے تم سے بات کرنی ہے

وہ منت بھرے لہجے میں بولا تھا

فیصل ہم نے کچھ غلط تو نہیں کیا نا ...

وہ آئسکریم کا سکوپ لیتے بولی تھی وہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی آئسکریم شاپ پر پہنچے تھے

تم کیوں اتنا سوچ رہی ہو؟

تم نے ہی تو بتایا تھا کہ زارا ابھی بھی حمزہ سے پیار کرتی ہے اور حمزہ تو ویسے ہی فدا ہے اس پر باقی مجھے لگتا ہے کہ انہیں کچھ وقت کی ضرورت ہے جب ساتھ بیٹھیں گئیں بات کریں گئے تو دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا

مگر فیصل آپی بہت زیادہ والی ناراض ہیں بھائی سے...

وہ اداسی سے چہرے پر معصومیت سجائے بولی تھی

فیصل کو اس پر پیار آیا تھا

جانتا ہوں میں اور زارا کا حق بنتا ناراض ہونے کا!...

تم یقین کرو طوبیٰ!...

میں اور اریان بھائی زارا کی دیوانگی دیکھ کے رشک کرتے تھے اس پر زارا کا رونا تڑپنا سب دیکھا ہے ہم نے طوبیٰ وہ واقع بہت تڑپی ہے حمزہ کے لئے مجھے اس پر بہت ترس آتا اور غصہ بھی آتا ہے کبھی کبھی کہ کس الو کے پٹھے سے پیار کر بیٹھی ہے وہ

طوبیٰ نے اسے گھورا تھا

خیر حمزہ بھی بہت تڑپا ہے اس کے لئے!...

تو آپ کو لگتا وہ مان جائے گئی... حمزہ بھائی کو معاف کر دے گئیں طوبیٰ سچ بولوں تو اب حالات ویسے نہیں ہیں زارا اس سے اب نفرت بھی کرنے لگی ہے تو میرے خیال سے یہ تھوڑا مشکل ہو گا

تو اگر ان دونوں کی دوستی نہ ہوئی تو..؟

اسنے ایک اور سوال کیا تھا

تو کیا زارا کی شادی کر دیں گئیں....

حمزہ بھائی سے...؟

وہ خوش ہوتے بولی تھی

نہیں کسی اور سے بدھو"...

جب وہ معاف نہیں کریں گئی تو شادی کیسے ہو گئی اب تم آئسکریم ختم کرو پھر گھر چلتے ہیں مجھے تو حمزہ کی فکر ہو رہی ہے کہیں زارا اسکا قتل ہی نہ کر دے

افففف فیصل کبھی تو کچھ سیدھا بول دیا کریں

وہ اسکی سوچ پر افسوس کرتی بولی تھی

اچھا بول دوں کوئی مسئلہ نہیں تمہیں...

فیصل گھر چلیں دیر ہو رہی ہے

وہ اسکی بات کا مطلب سمجھتے بولی تھی

جی میری جان اب تو یہی بولنا تم نے ... وہ ہنسا تھا اپنی بہادر چوزی کی بہادری پر جو صرف نام کی بہادر تھی اسکی ذرا سے قربت ہی اسکا حال بے حال کر دیتی تھی

زارا نے اپنے پاؤں پیچھے کیے تھے تم نے بات کرنے لائق کچھ نہیں چھوڑا وہ سرد مہری سے بولی تھی

ایک بار میری بات سن لو اسکے بعد تم جو فیصلہ کرو گئی مجھے منظور ہو گا

اس نے اپنا رخ دوسری طرف کیا تھا

حمزہ نے سر کو جھٹکتے بولنا شروع کیا تھا

میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں زارا تم میری زندگی میں آنے والی وہ پہلی خوشی ہو جسے میں خود بھی چھونے سے ڈرتا تھا کہ کہیں میرے چھونے سے میری خوشی بکھر نہ جائے تم وہ واحد انسان تھی جسے دیکھ کے ہی میرے ساری پریشانیاں تھکاوٹیں پل بھر میں زائل ہو جاتی تھیں

اس کا لہجہ بھیگا تھا مگر میں نے سب کھو دیا زارا سب اپنے ماں باپ کو پھر امیمہ اور اب تمہیں بھی شاید کھو ہی چکا ہوں

زارا کو اپنا دامن بھیگتا محسوس ہوا تھا

مجھے لگتا تھا کہ اگر میں تمہارے قریب آیا تو تم بھی باقی سب کی طرح دور چلی جاؤ گئی تم صحیح کہتی ہو میں واقع بزدل ہوں کیونکہ مجھے تمہیں عادت بنانے سے ڈر لگتا تھا میں نے بہت کوشش کی خود کو اس ڈر سے آزاد کر سکوں اور میں کامیاب بھی رہا تھا

مگر!...

وہ خاموش ہوا تھا

زارا کو اس وقت اسکی خاموشی زہر لگ رہی تھی

مگر کیا...؟

زارا کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی

میں مجبور تھا زارا!...

میں...

اور کتنا جھوٹ بولو گئے حمزہ ...

وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولی تھی

حمزہ نے سر اٹھا کے اسے دیکھا تھا

تمہیں خوف نہیں آتا کیا ایک ہی دل کتنی بار توڑو گئے

تم کیوں یہ جھوٹی کہانیاں سنا رہے ہو کوئی مجبوری نہیں تھی تمہاری تم صاف صاف کیوں نہیں بولتے کہ میں تمہارے لائق نہیں تھی یہ بات تم نے خود اریان سے بولی تھی تم دونوں کے لاہور جانے سے ایک دن پہلے جس رات تم اور اریان لان میں بیٹھے تھے میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا

زارا میرے لائق نہیں ہے اور نہ ہی وہ میرے معیار پر پوری اترتی ہے جیسی لڑکی مجھے چاہئیے زارا کبھی نہیں بن سکتی ویسی...

اس نے 19 سال پہلے کی بات ویسی ہی بولی تھی جیسے اسنے بولی تھی

وہ ششدر کھڑا اسے سن رہا تھا

چپ کیوں ہو حمزہ میر بولو کیا یہ جھوٹ ہے

بولو زارا تم جو کہہ رہی ہو غلط ہے تم نے جو سنا وہ غلط ہے بولو حمزہ وہ شدت سے روتی چلائی تھی

تم ٹھیک کہہ رہی ہو تم نے سہی سنا زارا یہ میرے ہی الفاظ تھے چٹاخ.... نسوانی تھپڑ کی گونج کمرے کی فضا گونجی تھی

زارا کا تھپڑ حمزہ کے گال پر پڑا تھا

تو واپس کس لیے آئے ہو تم بولو ایک بار دل توڑ کے من نہیں بھرا تمہارا جو دوبارہ میری ذات کا تماشہ بنانے آ گئے ہو

اسنے حمزہ کا گریبان اتنی سختی سے جکڑا تھا اسکی شرٹ کا بٹن ٹوٹا ہوا اسکے ہاتھ میں آیا تھا

وہ اپنے الفاظوں سے حمزہ کو مسلسل گھائل کر رہی تھی

میں نے پہلے بھی ایسا کچھ نہیں چاہا تھا اب بھی نہیں چاہتا تمہارے سامنے ہوں جو سزا دو گئی قبول کروں گا

اس کی آواز میں بے بسی ہی بے بسی تھی

بس ایک بار معاف کر دو ختم کر دو یہ ناراضگی تم نہیں جانتی کتنا سہا ہے میں نے ... تم نہیں جانتی میں اذیت کے کس موڑ پہ ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں تمہیں کیا بتاؤں کیا نہ بتاوں ایسا کیا بولوں کہ تم مجھے معاف کر دو میں تمہاری آنکھوں میں اپنے لئے نفرت دیکھ کے پل پل مرتا ہوں تم نے صرف برداشت نہیں کیا میں بھی کر رہا ہوں اب بھی کر رہا ہوں

وہ روتا ہوا اسکے سامنے گھنٹوں کے بل بیٹھتا چلا گیا تھا

زارا کا دل پل بھر کے لئے تھما تھا

میں مر جاؤں گا زارا اور یہ تمہاری نفرت مجھے مار دے گئی

تم کیوں نہیں سمجھتی... اس نے اپنے آنسو چھپانے کے لیے بازو آنکھوں پر رکھا تھا

زارا کا دل کٹ کے رہ گیا تھا اسکی حالت پر اسنے ایسا تو کچھ نہیں سوچا تھا وہ روتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی

مگر اپنے پیچھے اس شخص کو پل پل مرنے کے لئے چھوڑ گئی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ کیا کر کے جا رہی ہے

حمزہ اسے تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہوئی تھی اپنے بے جان ہوتے وجود کو گھسیٹتے ہوئے کمرے تک لایا تھا

شام کے آٹھ بجنے والے تھے وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تھے شام کے سائے بھی گہرے ہونے لگے تھے پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

اس نے فیصل کا بازو دبوچا تھا

ڈرو نہیں میری جان میں ابھی لائٹس اون کرتا ہوں

یہ ملازمہ پتہ نہیں کہاں گئی شام ہو گئی ہے اور لائٹس اون نہیں کی اف فیصل ملازمہ اور باقی سب کو ہم نے ہی تو چھٹی دی تھی آپ بھول گئے کیا

اوہ ہاں یاد آیا... وہ سر پر ہاتھ مارتے بولا تھا

اچھا آپ لائٹس اون کریں میں آپی کے پاس جا رہی ہوں

وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی

وہ ساری لائٹس اون کیے اس کے پاس جانے کی سوچ رہا تھا اس سے پہلے ہی طوبیٰ اسے پریشان سی اپنی طرف آتے دیکھائی دی

کیا ہوا طوبیٰ سب ٹھیک ہے...؟

فیصل آپی اوپر روم میں نہیں ہیں نہ میرے روم میں ہیں

وہ پریشان ہوا تھا

اسنے کہاں جانا طوبیٰ یہی کہی ہو گئی چلو مل کے ڈھونڈتے ہیں اور اگلے دس منٹ میں انہوں نے پورا گھر چھان مارا تھا مگر زارا کہیں نہیں تھی

فیصل آپی کہاں گئی...؟

وہ ڈری سہمی سی بولی تھی

طوبیٰ ریلیکس وہ یہی ہو گئی تم ٹینشن نہیں لو

حمزہ کہاں ہے فیصل کو کچھ یاد آیا تھا

وہ اپنے روم میں شاید میں وہاں نہیں گئی

شاید حمزہ کو کچھ پتہ ہو آو میرے ساتھ وہ دونوں حمزہ کے کمرے میں پہنچے تھے جہاں وہ آنکھیں موندے اپنی ٹوٹے دل کا سوگ مناتے کارپٹ پر بیٹھا تھا

طوبیٰ اور فیصل اسکی حالت دیکھ کے حیران ہوئے تھے

یہ کیا حال بنا رکھا ہے تم نے اپنا حمزہ

وہ ہنوز خاموش بیٹھا سنتا رہا

بھائی کیا ہوا ہے آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے اور زارا آپی کہاں ہیں حمزہ نے جھٹ سے آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا

کیا مطلب زارا کہاں ہے گھر میں ہو گئی نا اور کہاں ہونا اسنے یہی تو مسئلہ حمزہ وہ گھر میں نہیں ہے ہم سارا گھر دیکھ چکے ہیں وہ ایسے کبھی بغیر بتائے نہیں جاتی کوئی بات ہوئی تھی کیا تم دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہے نہ

فیصل کے لہجے میں فکر تھی

یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں ہے فیصل زارا کو ڈھونڈنا ہو گا وہ کسی مصیبت میں بھی ہو سکتی ہے تم نے گارڈ سے پوچھا نہیں حمزہ فوراً سے باہر کی طرف بھاگا تھا

گارڈ ان تینوں کو دیکھ کے پریشان ہوا تھا

کیا ہوا چھوٹے صاحب سب ٹھیک ہے

تم مجھے یہ بتاؤ زارا باہر گئی ہے

جی صاحب.جی زارا میڈم کچھ دیر پہلے ہی نکلی ہیں

پر وہ رات کے اسوقت کہاں جا سکتی ہے ؟

حمزہ کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا

گارڈ گیٹ کھولو !..

اب تم کہاں جا رہے ہو ؟

میں جانتا ہوں زارا اس وقت کہاں ہو گئی...

وہ گئی میری وجہ سے ہے تو اسے لاؤں گا بھی میں ہی!..

تم دونوں گھر ہی رہو فیصل طوبیٰ کا خیال رکھنا اور اگر کوئی خبر ملے تو مجھے انفارم کرنا

اوکے خیال رکھنا اپنا حمزہ گاڑی زن سے بھا گا لے گیا تھا

طوبی اندر چلو

فیصل آپی!...

اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہوئے تھے

ریلیکس میری جان وہ بلکل ٹھیک ہو گئی حمزہ اسے لے آئے گا واپس چلو آؤ تم میرے ساتھ... وہ اسے پیار سے پچکارتے ہوا واپس سے گھر کے اندر لایا تھا

یہاں بیٹھو میں تمہارے لیے پانی لاتا ہوں

فیصل اگر آپی کو بھی برے لوگوں نے...

ششش زیادہ نہیں سوچو انشاء اللہ وہ جہاں بھی ہو گئی ٹھیک ہو گئی

اللہ جی ان دونوں کو اپنے امان میں رکھیں آمین!..

آمین میری جان"...

وہ مدہم سا مسکرایا تھا

آجاؤ وقاص نے آنے والے کو اجازت دی تھی مگر سامنے ملائکہ کو آتے دیکھ اسنے فوراً سے لیپ ٹاپ بند کیا تھا

جس پر وہ کچھ دیر قبل کام کر رہا تھا ملائکہ نے اسکی حرکت نوٹ کی تھی مگر وہ خاموش رہی تھی

میں بتانے آئی تھی کہ کھانا ریڈی ہو گیا...

آ کے کھالو... وہ جانے کے لیے مڑی تھی

جب وقاص نے اسے پکارا تھا

ملائکہ.....

اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

یہاں آؤ!...

وہ بغیر کچھ بولے اسکے پاس آئی تھی

ایک فیور کر دو پلیز!...

ہمم بولو...؟

یہ پٹی چینج کر دو گئی پلیز مجھے الجھن ہو رہی ہے اور خود میں کر نہیں پا رہا

ملائکہ بغیر کچھ بولے فرسٹ ایڈ باکس لینے چلی گئی تھی

وہ پٹی چینج کر رہی تھی جب وقاص نے پھر پکارا تھا

مائے لیڈی آج اتنی اداس کیوں ہو..؟

وہ بینوز خاموشی سے اپنا کام کرتی رہی جیسے اسنے کچھ سنا ہی نہیں

مجھ سے شادی کرو گئی..؟

وقاص کی اگلی بات پر اسکے ہاتھ رکے تھے

وقاص اپنی فضول بکواس کیا تم کچھ دیر کے لئے بند نہیں کر سکتے شکر ہے تم بولی تو سہی ورنہ میں تو ڈر گیا تھا میں ساری زندگی گونگی بیوی کے ساتھ کیسے رہوں گا

آئی بروا چکاتی اسے خطرناک تیوروں سے دیکھ رہی تھی

اور میں نے کب کہا کہ میں تمہاری بیوی بننے کے لئے تیار ہوں

تمہارے تو اچھے بھی تیار ہوں گئیں تم کیا چیز ہو

اسکی بات پر ملائکہ کی تیوری چڑھی تھی

پہلی بات میں کوئی چیز نہیں ہوں دوسری بات میرے اچھے تو کیا برے بھی تم سے شادی نہیں کریں گئیں یو دو ٹکے کے وردی والے ملائکہ نے اسے گھونسا مارا تھا

آہ جنگلی بلی تم تو میری ناک کے پیچھے ہی پڑ گئی ہو

ناک سہلاتے وہ دردست بولا تھا

تم یہ لوفروں والی حرکتیں چھوڑ دو میں بھی تمہاری ناک کی جان چھوڑ دوں گئی نا جانے کیوں آج ملائکہ کو اس فضول بحث میں مزا آرہا تھا

تو تم مجھ سے شادی کرلو"""...

دیوار سے لگائے اسکے سامنے آیا تھا ملائکہ جو اپنے خیال میں تھی اسکی حرکت پر زہر خند نظروں سے اسے دیکھا تھا پر منہ سے کچھ نہیں بولی تھی

بولو کرو گئی شادی..؟

تم سیریس ہو ملائکہ یہ نہیں پوچھنا چاہتی تھی مگر پوچھ بیٹھی تھی

وقاص نے اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکائے لمبی سانس کھینچی تھی ہاں!...

اسکے ایک لفظی جواب پر ملائکہ کی سانسوں کی رفتار تیز ہوئی تھی وہ جو نہیں چاہتی تھی وہی ہو رہا تھا وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی

جواب دو...؟

ملائکہ اپنی سوچوں سے باہر آتی اس سے دور ہوئی تھی

آکے کھانا کھالو اسکے بارے بعد میں بات کریں گئیں وقاص خوش تھا وہ بات کرنے پر تو راضی ہوئی تھی اسکا مطلب تھا وہ بھی اسکے بارے میں فیلنگز رکھتی ہے وہ سوچ کر ہی خوشی سے پاگل ہو رہا تھا اس بات سے بے خبر کے اسکی خوشی بھی کچھ پل کی تھی

وہ ریش ڈرائیونگ کرتا بیچ پر پہنچا تھا جہاں اسکی سوچ کے مطابق زارا سمندر کے قریب بنچ پر بیٹھی آتی جاتی لہروں کو دیکھ رہی تھی حمزہ ڈورتا ہوا اس تک پہنچا تھا

یہ کیا پاگل پن ہے!...

شدید غصہ کے عالم میں بازو دبوچے زارا کے منہ پر ڈھاڑا تھا

زارا نے اسے آج سے پہلے اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی

بند کرو یہ رونا دھونا جانتی بھی ہو کیا حالت تھی میری پاگلوں کی طرح ریش ڈرائیونگ کرتا یہاں تک پہنچا ہوں کتنی دفعہ گاڑی لگتے بچی ہے اور تم یہاں مزے سے بیٹھی ہو آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ آج بتا ہی دو اسکا غصہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا...

تم ہو میرا مسئلہ حمزہ میر.... تم اور صرف تم

زارا اسکے دھکا دیتی بولی تھی حمزہ اپنی جگہ سن ہوا تھا میں نہیں رہنا چاہتی وہاں جہاں تم ہوتے ہو تمہیں دیکھتی ہوں تو مجھے وہ سب یاد آتا جو میں یاد نہیں کرنا چاہتی مجھے میری ناقدری یاد آتی ہے مجھے میری تذلیل نہیں بھولتی تم عذاب بن گئے ہو میرے لئے میں تم سے دور جانا چاہتی ہوں سنا تم نے نہیں رہنا مجھے وہاں جہاں تم ہو زارا تقریباً چیختے ہوئے سامنے کھڑے شخص کو سناٹوں میں زد میں اتار گئی تھی

اسکا کہا ایک ایک لفظ حمزہ کے دل پر تیر جیسے لگا تھا مگر وہ خود پر ضبط کرتا بنچ پر جا بیٹھا تھا

بیٹھو یہاں... آواز میں رعب اب بھی قائم تھا

زارا اپنے آنسو پونچھتے چپ چاپ وہاں بیٹھی تھی

میں نہیں جانتا تھا تم مجھ سے اس قدر نفرت کرتی ہو کہ تم میری شکل دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتی ورنہ میں یوں پاگلوں کی طرح تمہیں مناتا نہیں بار بار تمہارے راستے میں نہیں آتا بلکہ خود ہی دور ہو جاتا حمزہ کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ زارا کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا خیر مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے زیادہ وقت نہیں لوں گا تمہارا

وہ کچھ بھی نہیں سننا چاہتی تھی وہ بس اکیلا پن چاہتی تھی مگر وہاں بیٹھنا اسکی مجبوری تھا ویسے حمزہ اسے وہاں سے اٹھنے نہیں دیتا

میں اس رات آیا تھا تمہارے پاس اپنے دل کی بات کہنے مگر اس سے پہلے ہی میں نے ماما اور بابا کی باتیں سن لیں ماما کے مطابق وہ تمہاری شادی اریان بھائی سے کرنے کی خواہشمند تھی زارا نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا میں چپ چاپ وہاں سے الٹے پاؤں واپس آ گیا میری تو جیسے دنیا لٹ گئی تھی جس سے میں پیار کرتا تھا جسکی مجھے عادت ہو چکی تھی وہ شخص ایک بار پھر مجھ سے چھن گیا تھا میں ماما کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی محبت سے دستبردار ہو گیا میں نہیں چاہتا تھا کل کو وہ سوچے کہ انہوں نے ایک لاوارث کو چھت دی اور اسنے انکی ہی بیٹی پر نظر رکھی وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا زارا کو اپنے کندھوں پر بوجھ پڑتا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کے کندھوں پر بڑے بڑے پتھر لاد دیئے ہوں اور وہ انکے بوجھ کے تلے دبے جا رہی تھی

بات یہی پر ختم نہیں ہوئی اس رات جو تم نے سنا وہ سب میرے ہی الفاظ تھے مگر وہ سب جھوٹ تھا میں بھائی سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا اور سچ بتانے کی مجھ میں ہمت نہیں تھی تو میں نے انکو تسلی دی کہ تم میرے لائق نہیں ہو جبکہ سچ تو یہ تھا کہ حمزہ میر کے لیے تم سے زیادہ اور کوئی لڑکی بہتر ہو ہی نہیں سکتی تھی...

حمزہ نے تھی پر زور دیا تھا

زارا کا دل مٹھی میں آیا تھا

مگر بھائی کو میری بات کا یقین نہیں تھا اور پھر ہم لاہور چلے گئے وہاں بھائی کے بار ہا پوچھنے پر میں نے انہیں سب بتا دیا انہوں نے بابا سے بات کی وہ راضی تھے اس صورت میں کہ تم بھی راضی ہوتی پھر میں تمہارے پاس واپس آیا مگر تب بہت دیر ہو چکی تھی میں کھو چکا تھا تمہیں حمزہ کر چہرے پر کرب کے سائے لہرائے تھے اور کچھ دن پہلے بھائی نے ماما کو سب بتا دیا وہ میرے پاس آئی تھی بہت ناراض تھی مجھ سے میں ایک بار بات تو کرتا ان سے مگر میں رہا ازل کا بزدل وہ طنزیہ ہنسا تھا جیسے خود کا مزاق وہ خود ہی بنا رہا ہو زارا کا رواں رواں لرز رہا تھا میں تمہیں یہ سب نہیں بتانا چاہتا تھا کہ کہیں تم ماما سے ناراض نہ ہو جاؤ حمزہ خاموش ہوا تھا زارا اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی وہ کسی کشمکش میں تھا جیسے کوئی مشکل فیصلہ کرنے کی ہمت جٹا رہا ہو

میں حمزہ میر وہ ایک توقف کے بعد بولا تھا

تمہیں اپنی محبت سے آزاد کرتا ہوں زارا عون ملک

اب کی بار وہ سناٹوں کی زد میں تھی اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی اسکے کانوں میں آواز گونجی تھی اور اسکا دل کرچی کرچی ہو گیا تھا

خوش ہو جاؤ آج سے تمہیں میری شکل نہیں دیکھنی پڑے گئی میں حمزہ میر اپنے اقرار سے پیچھے ہٹتا ہوں میں نہیں کرتا تم سے محبت اور زارا کو لگا تھا اسے کسی نے منوں مٹی تلے اتار دیا ہے آج کے بعد

تمہارے راستے میں کبھی نہیں آؤں گا اگر مجھے پہلے ہی معلوم ہوتا کہ تم مجھ سے اتنی نفرت کرتی ہو کہ میرا وجود بھی تمہیں برداشت نہیں میں کبھی تمہیں تکلیف نہیں دیتا پیچھے ہٹ جاتا مگر یہ میری ماں کی خواہش تھی ورنہ اتنی تذلیل بھلا کون سہتا ہے زارا کے کانوں میں جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا تھا تم بھائی سے بھی پوچھ سکتی ہو میں نہیں چاہتا تم اسے بھی جھوٹ سمجھو کیونکہ وہ گواہ ہیں میری ہر اس رات کے جو میں نے اذیت میں کاٹی صرف تمہارے لیے ہر اس دن کے گواہ ہیں جو میں تمہاری یادوں میں گزارتا تھا اسکے اندر ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی مگر یہ اسکا کمالِ ضبط تھا یا توہین جو اسنے آنکھ سے ایک آنسو بھی نہیں گرنے دیا تھا میں دعا کروں گا تمہیں بہت اچھا ساتھی ملے اور ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میں انتظار کر رہا ہوں کار میں بہت دیر ہو گئی ہے وہ کہتا ہوا وہاں سے گاڑی کی طرف چل دیا تھا جس شخص کا ساری زندگی اسنے انتظار کیا تھا آج ایک بار پھر وہ اسے کھو بیٹھی تھی مگر اب کی بار کس کو الزام دیتی اس بار وہ اپنی محبت کو خود اپنے ہاتھوں ریزہ ریزہ کر گئی تھی حمزہ کی باتیں

اسکے دماغ میں پتھر جیسے برس رہی تھی وہ وہاں سے اٹھتی پیدل ہی گھر کی طرف بڑھنے لگی تھی حمزہ بھی گاڑی لاک کرتا اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا تھا ان دونوں کی منزل تو ایک تھی مگر صرف چند لمحوں کے لیے اور اسکے بعد ان دونوں کے راستے ہمیشہ کے لئے الگ ہونے والے تھے اور کون جانتا تھا پھر کب ملاقات ہوتی ہے ہو گئی بھی کے نہیں یہ سب کھیل تھے اور ایک کھیل وہ بھی تھا جو قسمت انکے ساتھ کھیل چکی تھی اب آگے قسمت انہیں کون سے رنگ

دکھانے والی تھی اس سے باخبر وہ دونوں گھر پہنچے تھے

کام ہوا..؟

ہاں کام ہو گیا میں نے اسے سب سمجھا دیا وہ اب سے وہی رہے گا اور کسی کو شک نہ ہو میں نے اسے فیک آئی ڈی بھی بنوا دی ہے صحیح ہے تو میں نکلتا ہوں

کہاں؟

کراچی کے لئے"...

وہ بہت نارمل انداز میں بولا تھا تم ملو گئے نہیں اس سے!...

اور مجھے کیوں ملنا چاہے اس سے؟

انسپکٹر وقاص رضا... نہیں ویسے ہی بول رہا تھا کہ سکیورٹی بھی دیکھ لو گئے اور!...

منہ بند رکھو وقاص اپنا اریان بہت تیکھے لہجے میں بولا تھا وہ دو دن سے اسی لہجے میں سب سے بات کر رہا تھا میں جا رہا ہوں تم جاؤ تمہاری میٹنگ کا ٹائم ہونے والا دھیان رکھنا وقاص یہ مشن بہت امپورٹنٹ ہے ہمارے لیے اس لئے کسی بھی قسم کی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیئے اریان اسے سمجھاتا ہوا وہاں سے نکلا تھا وقاص کے ذہن میں کچھ اور ہی چل رہا تھا

وقاص کو گھر آئے دو منٹ گزرے تھے ملائکہ آگ بگولہ ہوتی اسکے سامنے آئی تھی وقاص اسے دیکھ کے پریشان ہوا تھا

کہاں سے آرہے ہو تم؟

وقاص مسکرایا تھا ابھی سے بیویوں والے سوال کرنے شروع کر دیئے تم نے... وہ شاید کسی اور ہی دھن میں تھا

ملائکہ اسے دھکا دیتی اسکے سر پر گن رکھ گئی تھی

وقاص کو اسکے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے

اب بتاؤ کہاں تھے تم...؟

میں ڈیوٹی پر تھا ملائکہ کیا ہے یہ سب ہوا کیا ہے مجھے کچھ بتاؤ گئی

جھوٹ انسپکٹر وقاص رضا تم ڈیوٹی پر نہیں تھے تم سودے بازی کرنے گئے تھے تم اس وطن کے دشمن سے ہاتھ ملانے گئے تھے ملائکہ ایکدم پھٹ پڑی تھی

تم غدار ہو سمجھے تم... تم وقاص رضا ایک نمبر کے دھوکے باز انسان ہو

کیا بکواس کر رہی ہو تم؟ بولنا کیا چاہتی ہو صاف صاف بولو۔۔۔

میں کیا بولوں گئی وقاص تم نے بولنے لائق ہی نہیں چھوڑا مجھے تم ایسا کیسے کر سکتے ہو تم وقاص؟

کیسے کیسے... ملائکہ اسکے سینے پر مکے برساتی روتے بولی تھی وقاص کو شک ہوا تھا ملائکہ ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں میری جان تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

دور رہو مجھ سے ہاتھ مت لگانا مجھے سمجھے تم ورنہ یہاں سے تمہاری لاش ملے گئ

وہ پیچھے ہٹا تھا!...

مجھے دکھ ہو رہا ہے میں نے تم جیسے شخص سے محبت کر لی وقاص مجھے خود سے نفرت ہو رہی ہے کہ میں نے تم جیسے پر یقین کیا..

ہو کیا گیا تمہیں پاگل ہو گئی ہو...؟

جس اقرار کو سننے کیلئے اسنے تین سال انتظار کیا تھا اج وہ ایسے سنے گا اسکی دماغ کے رگیں تن گئی تھی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں پاگل نہیں وقاص اب تو عقل آئی ہے مجھے تمہارا اصلی چہرہ میرے سامنے آیا ہے ورنہ میں تو برباد ہو چکی ہوتی اب تک...

تم تو میرا بھی سودا کر آئے....

چٹاخ وقاص کا بھاری بھر کم ہاتھ ملائکہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا وقاص کے تھپڑ کی وجہ سے وہ نیچے گری تھی

بکواس بند کرو میں سن رہا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم مجھے بے غیرت کرو گئی اب اگر ایک لفظ بھی نکلا تمہارے منہ سے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

ملائکہ نے تیزی سے اٹھتے گن اسکے سینے پر رکھی تھی مجھے اس تھپڑ کا کوئی افسوس نہیں ہے وقاص کیوں کہ تمہارا یہ تھپڑ میرے منہ پر نہیں میری روح پر لگا ہے اس سے تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں تم نے سب برباد کر دیا وقاص سب میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گئی وہ وقاص کے دل پر ضربیں لگائے جا رہی تھی

چلاؤ گولی ملائکہ .... میں اسی قابل ہوں اسکی آنکھوں میں کسی طرح کا خوف نہیں تھا اور اگلے ہی لمحے ملائکہ نے گن کی ساری گولیاں زمین میں اتار دی تھی گن وہی پھینکتے وہ اسکے فلیٹ سے نکلتی چلی گئی تھی سارے راستے اسکے آنسو نہیں رکے تھے اپنے موبائل کی سم نکالتے اسے توڑ کے دور پھینکا تھا موبائل کو بھی دیوار پر دے مارا تھا اپنے تک آنے کے تمام راستے بند کرتی وہ وہاں سے بہت دور جا چکی تھی

آج پندرہ دن گزر گئے تھے مگر وہ ویسی ہی خاموش سی دنیا سے بیگانہ بنی بستر پر لیٹی تھی وہ سب بھول گئی تھی اس ایک شخص کے دھوکے نے اسے یہ بھی بھولا دیا تھا اسکے علاوہ ایک شخص اور بھی ہے جو اس سے سچی محبت کرتا جو اسکی سانس میں سانس لیتا جس کے لئے حیام درانی ہے تو وہ بھی ہے وہ اپنے بابا کو بھول گئی تھی ڈاکٹرز کو اسکی حالت میں کوئی سدھار نظر نہیں آیا تھا وہ اب امید چھوڑ چکے تھے مگر درانی صاحب کو یقین تھا انکی بیٹی ضرور اٹھے گئی وہ اپنے بابا کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی اشعر بھی دن میں ایک بار

ضرور آتا اور درانی صاحب کو دلاسہ دے کے لوٹ جاتا اور وہ بزرگ اپنا حال صرف اپنے اللہ کو سناتا تھا ان سے مدد طلب کرتے تھے وہ جانتے تھے یہ سب محض ذریعہ ہیں اصل معجزے کرنے والی ذات تو اس خدا پاک کی ہے جو سنتا ہے سب کی سنتا ہے اور وہ ایک دن انکی بھی سنے گا انہیں بھروسہ تھا خود پر اپنی دعاؤں پر وہ جائے نماز طے کرتے اٹھے تھے

سب کہتے ہیں محبت ایک تحفہ ہے نعمت ہے جو انہی دلوں پر برستی ہے جو اس قابل ہوتے ہیں جو قدر کرنا جانتے ہیں جنہیں اپنی محبت سنبھال کے رکھنا آتا ہے مگر مطالعہ کرو تو اس محبت سے زیادہ ظالم شے میں نے آج تک نہیں دیکھی اگر کسی کو بے موت مارنا ہو نا تو اس سے محبت کر لو اور پھر اسے چھوڑ دو پھر اس شخص کا تڑپنا دیکھنا سسکنا دیکھنا اسکو اذیت میں پل پل گھٹتے دیکھنا مگر یہاں کون پوچھتا ہے کسی کو اور محبت کے مارے انسان تو بے موت ہی مر جاتے ہیں وہ بس جیتے ہیں تو اس حقیقی موت کے بلاوے تک وگرنہ وہ زندہ لاشیں ہیں محبت کرنا مشکل نہیں ہے اس محبت کے بعد کے عذاب سہنا مشکل ہے جو سہتا ہے وہ جانتا ہے پل پل کسی ایسے شخص کے لئے تڑپنا کیا ہوتا جو کبھی تمہارا نہیں ہو سکتا یہ صرف وہی جانتا کہ وہ اپنے اندر کی جنگیں کیسے لڑ رہا ہے دکھاوے کی زندگی گزارنا مشکل ہے دکھاوے کی ہنسی ہنسنا اس سے بھی زیادہ مشکل ترین کام ہے اس لئے بہتر ہے جو جہاں خوش ہے اسے وہی خوش رہنے دیں اپنے

آپ کو خود تک محدود کر لیں اپنی ذات کو کسی پر زبردستی تھوپنے سے بہتر ہے کہ کنارہ کر لیا جائے خود کو بروقت سمیٹ لیں یقین جانیں اس اذیت کو سہنا نظر انداز ہونے سے کئی زیادہ بہتر ہے

آج اسکی یونی میں ڈیبیٹ تھا جس میں اسے لفظ محبت پر بولنا تھا اور زارا سے بہتر بھلا کون آشنا تھا اس لفظ سے وہ بھی تو تڑپی تھی اس شخص کے لئے سسکتی تھی اس ایک کو پانے کے لئے مگر کیا ہوا قسمت جیت گئی اسکی محبت ہار گئی اب وہ کسی سے گلہ نہیں کرتی تھی اب وہ کسی کے ساتھ گھنٹوں بیٹھ کے باتیں بھی نہیں کیا کرتی تھی وہ شوخ چنچل سی لڑکی مرجھا گئی تھی وہ مر رہی تھی اندر ہی اندر مگر اپنا دکھ اب کسی کو نہیں سناتی تھی کیوں کے یہ دنیا سچے جذبوں کی توہین کرتی ہے اور زارا عون ملک کیسے یہ بات برداشت کرتی ... وہ روتی آج بھی تھی تبدیلی بس اتنی ہوئی تھی کے اب بند کمرے کی جگہ سجدے نے لے لی تھی وہ اپنے رب کے حضور روتی تھی اور وہ جب بھی نماز پڑھتی تھی شکر گزار ہوتی تھی طوبیٰ کی جس نے اسے یہ راہ دکھائی تھی جو سکون کی تلاش میں در در بھٹکنے لگی تھی اسے راہ راست پر لائی تھی اسے خود سے ملنے کا موقع ملا تھا ایک بار پھر زارا مسکراتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی ہال تالیوں کی آوازوں سے گونج اٹھا تھا تمام لوگ اسکے لفظوں کی داد دے رہے تھے اور وہ اس کو قبول کرتی آگے بڑھ رہی تھی وہ خوش تھی آج اور یہ خوشی دکھاوے کی نہیں تھی وہ پورے دل سے خوش تھی آج اسنے صرف سپیچ نہیں دی تھی اسنے اپنا دل کھولا تھا

نن... نہیں مجھے معاف کر دیں مجھے ایک موقع دیں میں اب یہ غلطی نہیں کروں گا مگر اسنے دوسرا موقع دینا سیکھا ہی نہیں تھا دیکھتے ہی دیکھتے اپنی گن کی ساری گولیاں اسکے جسم میں اتار دی تھی ٹھکانے لگاؤ اسے وہ گن پھینکتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا ان پندرہ دنوں میں اریان ملک نے خود کو بدل کے رکھ دیا تھا وہ احساس کرنے والا سب سے پیار سے بات کرنے والا دکھوں کو سمجھنے والا اریان کہیں کھو گیا تھا یہ کوئی اور اریان ملک تھا حولیہ آج بھی سنورا ہوا تھا کچھ بدلہ تھا تو وہ تھی اسکی آنکھیں جن میں اب ہر وقت سرخی رہتی تھی لال ڈورے اسکے رات بھر جاگنے کی چغلی کھاتے تھے اس کو کسی سے غرض نہیں تھی وہ حد سے زیادہ سفاک اور ظالم ہو گیا تھا جرائم کی دنیا جو پہلے اسکے سامنے ہونے سے خوف کھاتی تھی اب صرف اسکا نام سننے سے ہی تھر تھر کانپنے لگتی تھی اسکی رعب دار شخصیت کے سامنے کوئی نہیں ٹک پاتا تھا زیادہ دیر... یہی وجہ تھی اسنے اپنے ارگرد کے پیشہ ور جرائموں کی تمام شاخوں کو کاٹ پھینکا تھا مگر اسکی جڑ ابھی بھی مضبوط تھی اور وہ تھا اجمل خان

اور بہت جلد وہ اسکا بھی پتہ صاف کرنے والے تھا اسکی زندگی میں پریشانیاں مزید بڑھ گئی تھیں مگر ایک شے تھی جو مستقل اپنی جگہ قائم تھی وہ تھی وہ لڑکی... حیام درانی اسکے دشمن کی بیٹی جسے لاکھ کوششوں کے باوجود بھی وہ اپنے دل سے نہیں نکال پایا تھا اسکی یادیں تھی جو جونک کی طرح اسکے دل ودماغ پر چپک کے رہ گئی تھیں وہ پندرہ دنوں میں چار بار لاہور آیا تھا مگر ایک بار بھی وہ ہوسپٹل نہیں

گیا تھا اسکی انا کو یہ گوارا نہیں تھا جو غلطی وہ انجانے میں کر بیٹھا تھا اسے اب دوہرانا نہیں چاہتا تھا اب اسکی زندگی کا ایک ہی مقصد بچا تھا اور وہ تھا اجمل خان جسے وہ عبرتناک موت دینا چاہتا تھا اور اسکو اپنے مقصد میں کامیاب ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا سوائے اس ذات کے "...

وہ بھاگتے ہوئے ہال میں پہنچی تھی مگر آج بھی سمیرا بیگم اور فیصل کو اداس چہرہ لیے آتے دیکھ اسے مایوس ہوئی تھی وہ بنا کچھ بولے دادی کی گود میں سر رکھ گئی تھی

دادو....

طوبیٰ نے انہیں روتے ہوئے پکارا تھا

جی دادو کی جان وہ آپ کی بات مانتے ہیں انہیں بولیں نہ واپس آجائیں مجھے انکی بہت یاد آتی ہے

یاد تو مجھے بھی بہت آتی ہے اپنے بچے کی مگر کیا کروں وہ نہیں آنا چاہتا یہا... وہ بھی رونے لگی تھی

مگر آپ دونوں روئیں نہیں ہم اسے منالیں گئیں فیصل نے انہیں دلاسا دیا تھا عون صاحب سے اپنی بیٹی اور ماں کا رونا برداشت نہیں ہوا تھا وہ وہاں سے اٹھتے باہر چلے گئے تھے سمیرا بیگم بھی آنسو پونچھتے انکے پیچھے گئی تھی حمزہ کو وہ گھر چھوڑے پندرہ دن گزر گئے تھے ان سب کی لاکھ منتوں کے باوجود بھی وہ واپس نہیں آیا تھا اس رات جب حمزہ زارا کو گھر واپس لایا تھا اسے وہاں چھوڑتے حمزہ سامان پیک کیے فارم ہاؤس پر رہنے چلا گیا تھا اریان اور باقی سب پریشان ہو گئے تھے موبائل آف کر دیا تھا کسی کو معلوم

نہیں تھا وہ کہاں ہے زارا سے بارہا پوچھنے کے باوجود بھی وہ کچھ نہیں بولی تھی سمیرا بیگم کی جان سولی پر لٹکی تھی ایک طرف جان سے عزیز بیٹی تھی اور دوسری طرف انکے جگر کا گوشہ تھا آخر تھک ہار کر انہوں نے روتے ہوئے زارا کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے زارا سے انکے آنسو برداشت نہیں ہوئے تھے وہ بچوں کی طرح اونچی آواز میں روتی سمیرا بیگم کے گلے لگی تھی آخر تین دن بعد اسنے خاموشی توڑی تھی مگر وہ خاموشی اتنی بھیانک ٹوٹے گئی کسے معلوم تھا وہ رات زارا کو مکمل خاموش کر گئی تھی اسکی ذات ذرہ ذرہ کر کے بکھر گئی تھی وہ ساری رات اور دن جاگتی بس غیر مرئی نقطے کو تکتی رہتی تھی وہ ڈپریشن کا شکار ہو گئی تھی دوائیوں کی مدد سے اسے سولایا جاتا تھا مگر آج اسکا ضبط کا پیالہ ٹوٹا تھا وہ اتنی شدت سے روئی تھی اسکے بابا جان اسے چپ کراتے رو پڑے تھے..... مم...میں...نے...اس...سے...کک..ھو...دیا اسنے صرف ایک جملہ بولا تھا اور وہاں موجود تمام افراد اس رات کی کہانی سمجھ گئے تھے اریان کو اسکی حالت پر ترس آیا تھا مگر اب اسکے لئے حمزہ کو ڈھونڈنا اور بھی ضروری ہو گیا تھا اگر زارا کی حالت یہ تھی وہ کس حال میں ہو گا یہ سوچ کے ہی اریان کی جان جا رہی تھی

آپی کھانا کھالیں

مجھے بھوک نہیں ہے طوبیٰ لے جاؤ اسے

کیا ہو گیا آپی... تھوڑا سا تو کھا لیں تین دن سے آپ نے کچھ نہیں کھایا ایسے تو آپکی طبیعت خراب ہو جائے گئ

مجھے کھانے کی نہیں سکون کی ضرورت ہے طوبیٰ زارا آنسو پیتے نرمی سے بولی تھی

طوبیٰ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا میرا دل پھٹ جائے گا طوبیٰ میے دماغ کی رگیں دکھتی ہیں مگر مجال ہے جو کوئی ایک پھٹ کے کام آسان کر دے میری آنکھیں اب اور رونے سے انکاری ہیں مگر پھر بھی آنسو باہر آنا چاہتے ہیں مجھے سکون نہیں ملتا چاہے میں جتنا بھی رو لوں میرے ار گرد وحشت بڑھتی جا رہی ہے مجھے لگتا میں کسی بوجھ تلے دبتی جا رہی ہوں مجھے رات کو نیند نہیں آتی میری ساری رات بے چینی اور رونے میں گزر جاتی ہے اور میرا دل کرتا میں خود کو مار ڈالوں زارا ہچکولے لیتے روئی تھی

وہ مکمل خاموش ہو گئی تھی

نہیں ہے نہ تمہارے پاس بھی کوئی حل مجھے پتہ تھا زارا آزردگی سے بولی تھی

کس نے کہا آپی کہ میرے پاس کوئی حل نہیں ہے میرے پاس آپکی بے سکونی کا حل ہے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی

آپ کو پتہ آپی ماں کی گود اور نماز یہ واحد دو جگہ ہیں جہاں اللہ نے سکون ہی سکون رکھا نماز دلوں کا سکون ہے آپی آپ نماز پڑھیں آپ کو سکون ملے گا آپ قرآن پاک پڑھیں آپ کو سیدھا راستہ ملے

گا آور اگر آپ تہجد کی پابند ہو گئی تو آپ کو خدا بھی مل جائے گا اور جسے خدا مل جاتا ہے نہ آپی پھر اسکے لئے کچھ مشکل نہیں ہوتا پھر وہ کبھی بے سکون نہیں ہوتا کیونکہ پھر اسے اللہ کی رضا میں راضی ہونا آجاتا آج اسے طوبیٰ کی کہی ہر بات یاد آرہی تھی وہ خود کو بہت پر سکون محسوس کر رہے تھی

جیسے ہی اسنے دروازہ کھولا تھا زوردار مکا اسکے منہ پر پڑا تھا جس کی وجہ سے وہ فرش پر جا گرا تھا

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی حمزہ میر میری ماں کو رلانے کی اریان انتہائی غصے میں بولتے اسکا گریبان پکڑا تھا

وہ مسکراتے اریان کو گلے لگا گیا تھا مجھے پتہ تھا آپ ضرور آئیں گئیں بھائی

دور رہو مجھ سے حمزہ میر نہیں ہوں میں تمہارا بھائی کچھ نہیں لگتا میں تمہارا ہمیشہ تم نے مجھے خود سے دور رکھا مجھ سے ہر بات چھپائی اریان کے لہجے میں دکھ تھا

حمزہ کی نظریں جھکی تھی

بہت ہو ا اب تم میرے ساتھ چل رہے ہو ماما بہت پریشان ہیں تمہارے لیے حمزہ نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالا تھا

میں نہیں جا سکتا بھائی

اریان نے خاموش نظروں سے اسے دیکھا تھا اور حمزہ نے اس رات کی ہوئی ہر بات اریان کے گوش گزار کر دی اریان خاموش ہوا تھا حمزہ نے کافی ساری اور باتیں بھی اریان کو بولی تھی تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے

اسکے پوچھنے پر حمزہ نے سر ہلایا تھا

ہمم تم صرف اپنا سوچ رہے ہو حمزہ....

نہیں میں ہم دونوں کا سوچ رہا ہوں ایک دن یہ سب تو ہونا ہے تو ایسے ہی سہی....

رہ لو گئے اسکے بغیر؟ اریان کے سوال نے اسے پل بھر کے لئے خاموش کیا تھا

جی رہ لوں گا"...

ایسے اریان نے اسکی توجہ حولیے کی طرف دلائی تھی کچھ دنوں میں کیا حال بنا لیا تم نے اپنا بڑھی ہوئی شیو سرخ آنکھیں جیسے پتہ نہیں کب سے نہیں سوئے اور چہرا دیکھو اپنا پھیکا پڑ گیا ہے ایک دم ابھی یہ کچھ دن ہوئے ہیں ساری زندگی کا سوچ لو پھر تم اریان بولتا ہوا صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

میں اسے اور تکلیف نہیں دے سکتا بھائی یہی صحیح ہے ہم دونوں نے کے لئے میں نے بہت سوچ سمجھ کے فیصلہ کیا ہے وہ اداسی سے بھری آنکھیں اریان کی آنکھوں میں ڈالتے بولا تھا

ہمم صحیح جیسے تمہاری مرضی میں ماما کو لے کے آؤں گا وہ ملنا چاہتی ہیں تم سے

مجھ میں ان سے ملنے کی ہمت نہیں ہے بھائی حمزہ نے رخ موڑا تھا اتنا بڑا قدم اٹھانے جا رہے ہو تو اب ہمت بھی رکھو حمزہ وہ اسے وہی خاموش چھوڑتا فارم ہاؤس سے نکل گیا تھا

آج سولہ دنوں بعد وہ سب کھانے کی ٹیبل پر ایک ساتھ موجود تھے سوائے حمزہ اور اریان کے سب کے چہروں پر اداسی چھائی تھی مگر عون صاحب سمیرا بیگم اور آسیہ بیگم کچھ زیادہ ہی پریشان تھے وہ تینوں چپ چاپ کھانا کھا رہے تھے جب عون صاحب نے زارا کو مخاطب کیا تھا

آپ کا یونی فنکشن کیسا رہا بیٹا؟

اچھا رہا بابا!...

وہ مختصر سا جواب دیتی پھر سے کھانا کھانے لگی تھی

سمیرا بیگم نے انہیں آنکھوں کا اشارہ کیا تھا وہ سمجھتے ہوئے پھر سے بولے تھے بچوں آپ کی ماما کو آپ سے کچھ بات کرنی ہے ان تینوں نے سمیرا بیگم کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا وہ یہ سب نہیں بول سکتی تھی مگر حمزہ کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھی خود کو تیار کرتے وہ بولنا شروع ہوئی تھی جیسے کے آپ سب جانتے ہیں حمزہ گھر واپس نہیں آنا چاہتا اور وجہ بھی آپ سب جانتے ہیں زارا کا جھکا سر مزید جھکا تھا مگر اب جب میں گئی تھی تو حمزہ نے بولا وہ گھر آنے کو تیار ہے فیصل اور طوبیٰ جو انکی اگلی

بات کا انتظار کر رہے تھے خوشی سے جھوم اٹھے تھے زارا خوش تھی مگر اسے حمزہ کی بات ہضم نہیں ہوئی تھی وہ وعدے کا پکا ہے اور یہ بات زارا سے بہتر کون جان سکتا تھا مگر اسنے ایک شرط رکھی ہے اور زارا کی سوچ درست ثابت ہوئی تھی

وہ کیا ماما؟

طوبیٰ اداس ہوتے بولی تھی سمیرا بیگم نے عون صاحب کی طرف دیکھا تھا اپنا ہاتھ انکے ہاتھ پر رکھتے انہوں نے سمیرا بیگم کو تسلی دی تھی

بتائیں ماما کیا شرط ہے حمزہ کی؟

فیصل بے چینی سے بولا تھا

وہ یہ کے زارا کے لئے جو ہمدانی صاحب کے بیٹے کا پروپوزل آیا ہے اسے ہاں کر دے یہ بات ان تینوں پر بجلی کی طرح گری تھی زارا کھانے کی پلیٹ دور کرتی غصے سے اٹھی تھی

وہ ہوتا کون ہے؟ اب وہ طے کرے گا کہ مجھے کس کو ہاں کرنی ہے اور کس کو نہیں اسکو یہ حق کس نے دیا زارا آگ بگولہ ہوتی چیئر کو گھسیٹتے بولی تھی

بیٹا آپ بات سمجھیں!...

ایک لفظ نہیں ماما اپنی اس حرکت کا جواب وہ خود دے گا

زارا غصے سے بولتی کار کی کیز اٹھاتی انکو ششدر چھوڑتی وہاں سے نکلی تھی عون صاحب سمیرا بیگم اور آسیہ بیگم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا انکے چہروں پر پریشانی تھی پر وہ جانتے تھے سب کچھ بہت جلدی ٹھیک ہونے والا ہے

زارا کو وہاں سے گئے کچھ ہی منٹ گزرے تھے آسیہ بیگم کو اپنی طبیعت بوجھل ہوتی محسوس ہوئی تھی وہ بے ہوش ہوتی زمین بوس ہوئی تھیں عون صاحب جو خاصے پریشان کھڑے تھے ڈورتے ہوئے ان تک پہنچے تھے

اماں کیا ہوا آپ کو؟

آنکھیں کھولیں باقی سب بھی انکی طرف متوجہ ہوئے تھے

کک... کیا ہوا اماں کو اماں آنکھیں کھولیں فیصل گاڑی نکالو جلدی فیصل بھاگتا ہوا باہر کی طرف گیا تھا

وہ ریش ڈرائیونگ کرتی حمزہ کے فارم ہاؤس پہنچی تھی گارڈ اسے غصے میں آتا دیکھ بغیر کچھ بولے گیٹ وا کیے سائیڈ پر ہوا تھا وہ بغیر نوک کیے تن فن کرتی اسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی جس کا سبب یہ بنا تھا

کہ اسے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھنا پڑا تھا حمزہ جو ابھی نہا کے باہر آیا تھا شرٹ پہننے ہی والا تھا کہ زارا دندناتی ہوئی اسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی

لگتا ہے غصے میں تمیز گھر ہی بھول آئی ہو مس زارا عون ملک

حمزہ کے تازہ طنز پر زارا غصے سے اسکی جانب مڑی تھی میں اپنی تمیز گھر بھول کے آؤں یا کہیں بھی تم کون ہوتے ہو میری زندگی کے فیصلے کرنے والے حمزہ میر تمہیں کس نے حق دیا میری زندگی کے معاملات میں بولنے کا زارا غصے سے پھنکاری تھی

حمزہ کو اسی طرح کے ردعمل کی توقع تھی اس سے

مجھے جو صحیح لگا میں نے بول دیا باقی یہ میری شرط نہ بنتی اگر ماما مجھے بار بار فورس نہ کرتی تو وہ اتنے پرسکون سے لہجے میں بولا تھا کہ زارا کو اپنا آپ اسکے نزدیک بے معنی لگا تھا

تمہیں جو صحیح لگا....

زارا نے اسکی بات دہرائی تھی تو کیا اب تمہارے نزدیک میری اتنی ہی اوقات رہ گئی ہے کہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے تم میری زندگی کے اتنے اہم فیصلے کر وگئے وہ بھی اتنی آسانی سے زارا اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی حمزہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا مجھے یقین نہیں آتا تم وہی شخص ہو جس سے میں نے محبت کی تھی حمزہ جس کو میں نے اپنا سب کچھ مانا تھا محبت لباس کی طرح ہوتی ہے حمزہ میر اور جب یہ لباس پہنا جاتا ہے تو اسکے بعد صرف کفن پہنا جاتا زارا کی تمسخر اڑاتی آنکھیں حمزہ کے چہرے

پر تھپڑ جیسے لگی تھی میرے دن رات اس احساس جرم میں گزر رہے تھے کہ میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا مگر نہیں میں نے کچھ غلط نہیں کیا تم تھے ہی اسی قابل تم یہی ڈیزور کرتے تھے

ہمممم صحیح حمزہ اسکے آگے کچھ بولتا اسکا موبائل بجا تھا فیصل کی ان گنت کالز دیکھتے اسنے کال اٹھائی تھی

کیا ہوا فیصل تمہاری اتنی کالز سب خیریت ہے نہ حمزہ کو فکر لاحق ہوئی تھی

وااااٹ کون سے ہوسپٹل میں جلدی بتاؤ؟

ہوسپٹل کے نام پر وہ چونکی تھی

اوکے میں آرہا ہوں ہاں میرے ساتھ ہی ہے حمزہ نے زارا کی طرف دیکھا تھا اوکے آرہے ہیں ہم زارا جو پریشانی آنکھوں میں سمائے اسے دیکھ رہی تھی حمزہ کی بتائی خبر پر اسکا ہاتھ دل پر گیا تھا

سنبھالو خود کو زارا ہمیں جلد سے جلد ہوسپٹل پہنچنا ہوگا زارا نے روتی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا جہاں صاف واضح تھا کہ اسکے آنسو حمزہ کو تکلیف دے رہے ہیں وہ جتنا بھی لاپرواہ اور بے خبر ظاہر کروالیتا کہ اسے اب زارا کی کوئی فکر نہیں ہے مگر اسکی آنکھیں اسکی زبان کا ساتھ نہیں دیتی تھی اسکی آنکھوں میں آج بھی زارا ہی بستی تھی اسے آج بھی محبت تھی بس فرق اتنا تھا اسنے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا تھا

سب پلان کے مطابق ہوا اسے کوئی شک تو نہیں ہوا؟

یہاں سب A1 ہے بھائی مجھے بتائیں

آپ کہاں تک پہنچے ہیں؟

مجھے ابھی آدھا گھنٹہ لگے گا تم نیکسٹ پلان سٹارٹ کردو سب ٹھیک سے ہونا چاہئے فیصل ورنہ تمہاری خیر نہیں ہوگئی

آپ فکر ہی نہ کریں بھائی سب ویسے ہی ہو گا جیسے ہم نے سوچا ہے اب آپ کال رکھیں وہ دونوں آنے والے ہیں میں نیکسٹ پلان

کی تیاری کرلوں فیصل موبائل جیب میں واپس رکھتا ڈاکٹر کو لئے اس کمرے کی طرف گیا تھا جس میں سمیرا بیگم عون صاحب اور آسیہ بیگم موجود تھے طوبیٰ انکے پلان کا حصہ نہیں تھی اس لئے کچھ بھی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے وہ پرئیر روم میں نماز ادا کررہی تھی

یہ سارا پلان اریان کا تیار کردہ تھا جب حمزہ نے اس کو بتایا کہ وہ زارا کو بولے کے وہ شادی کے لئے ہاں کردے تو اریان کو وہ بہت بڑا بیوقوف لگا تھا جو اپنی محبت اپنے ہی ہاتھوں کسی اور کو سونپنے جارہا تھا مگر اریان اسے سمجھا کے اور ٹائم ویسٹ نہیں کرنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ ان دونوں کو سمجھانا بھینس کے آگے بین بجانے کی مترادف ہے اس لئے اسنے اسی روز حمزہ کی کہی ہر بات سمیرا بیگم آسیہ بیگم عون صاحب اور فیصل کی بتادی بتانا تو وہ طوبیٰ کو بھی چاہتا تھا مگر وہ معصوم تھی زارا کی ہمدردی میں اسے سب

بتا بیٹھتی اس لئے فیصل کے کہنے کے مطابق اریان نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا اور ان سب کے ساتھ مل کر یہ ڈرامہ رچایا تھا آسیہ بیگم کو ہارٹ اٹیک آنا یہ سب جھوٹ تھا انہی کے پلان کا حصہ تھا وہ سب جانتے تھے زارا حمزہ کے سوا کسی کو نہیں سوچتی اور حمزہ کی کہی بات اس پر کیسے اثر انداز ہو گئی وہ سب پہلے ہی دیکھ چکے تھے ڈاکٹر اریان ملک کو جانتا تھا اس لئے اسنے بھی اس جھوٹے ناٹک میں انکا ساتھ دینے کی رضامندی دے دی تھی

حمزہ اور زارا ریسیپشن سے پوچھتے فرسٹ فلور پر آئے تھے جہاں انکے مطابق انکی دادی کا علاج چل رہا تھا زارا سب کو پریشان بیٹھے دیکھ انکے قریب آئی تھی

ماما کیسے ہوا یہ سب... کیا ہوا دادی کو وہ ٹھیک تو ہیں نہ زارا روتی ہوئی ان سے سوال پر سوال کر رہی تھی

سمیرا بیگم سے اپنی اولاد کا رونا نہیں دیکھا جا رہا تھا آخر ماں جو تھی

فیصل انکے ارادے بھانپتے تیزی سے زارا کے پاس آیا تھا

زارا دادی ٹھیک نہیں ہیں انکو ہارٹ اٹیک آیا ہے حمزہ کے قدم لڑکھڑائے تھے

یہ سب کیسے حمزہ کے منہ سے بے ربط الفاظ نکلے تھے

ڈاکٹرز کے مطابق انہوں نے سٹریس لیا کسی بات کا جسکی وجہ سے انکی یہ حالت ہے حمزہ اور زارا نے بیک وقت ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا دونوں کی نظریں جھکی تھیں عون صاحب آنکھوں کے اشارے سے ہی فیصل کی ایکٹنگ کی داد دے رہے تھے وہ سب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے تھے طوبیٰ بھی

انکے ساتھ موجود تھی مگر وہ حمزہ سے نہیں ملی تھی حمزہ نے یہ بات محسوس کی تھی مگر بولا کچھ نہیں تھا کیونکہ یہ وقت اس بات کے لئے مناسب نہیں تھا ڈاکٹر کو آپریشن تھیٹر سے باہر آتے دیکھ فیصل اور حمزہ انکی طرف لپکے تھے

کیسی ہیں میری دادی ٹھیک تو ہیں نہ وہ انہیں کچھ ہوا تو نہیں ڈاکٹر حمزہ کو دیکھتے ہی پہچان گئے تھے زارا بھی اسکے پیچھے آکھڑی ہوئی تھی انکے پاس وقت بہت کم ہے ڈاکٹر کے الفاظ زارا طوبیٰ اور حمزہ پر بجلی کی طرح گرے تھے زارا اور طوبیٰ کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے فیصل کو اپنی جان کو روتے دیکھ دکھ ہوا تھا مگر حمزہ اور طوبیٰ کو ایک کرنے کے لئے وہ اتنی تکلیف بھی برداشت کرنے کو تیار تھا

کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں حمزہ کے سوال پر ڈاکٹر نے ہاں میں سر ہلا کے اسے پرمیشن دی تھی مگر ایک وقت میں صرف ایک ہی فرد مل سکتا ڈاکٹر کہتے ہوئے وہاں سے جا چکا تھا عون صاحب کے کہنے پر حمزہ ان سے ملنے پہلے گیا تھا

حمزہ کمرے میں داخل ہوا تھا دادی کو مشینوں میں جکڑے دیکھ اسکا دل مٹھی میں آیا تھا دادی حمزہ کی آنکھ سے آنسو ٹپکا تھا انہوں نے ذرا سی آنکھیں کھولے حمزہ کو دیکھا تھا آپ بلکل ٹھیک ہو جائیں گی دادی میں کچھ نہیں ہونے دوں گا آپ کو... وہ ہولے سے مسکرائی تھی اب میرے جانے کا وقت قریب آگیا بیٹا اب مجھے کوئی نہیں بچا سکتا دادی فل ایکٹنگ کرتے ہوئے جھوٹ موٹ کے آنسو بھی بہا رہی تھی

ایسامت بولیں دادی.... آپ کو کچھ نہیں ہو گا حمزہ نے انکا جھریوں بھرا ہاتھ چوما تھا

حمزہ میری جان وہ بہت دھیرے سے بولی تھی

جی دادی حمزہ انکے قریب ہوا تھا

میری ایک خواہش ہے اسے پورا کردو میرے پوتے

میں آپکی ہر خواہش کو پورا کروں گا دادی بس آپ ٹھیک ہو جائیں حمزہ نے انکے ہاتھ تھامے تھے زارا کو بلا کے لاؤ حمزہ وہ کھانستے ہوئے بولی تھی

حمزہ بغیر کچھ سوچے باہر آیا تھا جہاں سب پریشانی سے بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے سوائے طوبیٰ اور زارا کے...

کیا ہوا حمزہ دادی ٹھیک تو ہیں نہ...؟

اماں جی کیسی ہیں حمزہ؟

فیصل اور عون صاحب اسکے قریب آئے سوال کرنے لگے تھے زارا طوبیٰ اور سمیرا بیگم بھی اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی

دادی تم سے ملنا چاہتی ہیں زارا"...

حمزہ انکو ایک نظر دیکھتے زارا سے مخاطب ہوا تھا زارا روئی آنکھوں سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

مگر ڈاکٹر.. اسے میں سنھبال لوگ گا تم جاؤ دادی کے پاس فیصل آکسائیٹڈ ہو تا بولتے واپس سے اداسی والی ٹون میں آتا بولا تھا زارا اور حمزہ روم میں داخل ہوئے تھے اور پیچھے فیصل نے بھنگڑے ڈالنے شروع کر دیئے تھے سمیرا بیگم اور عون صاحب تو سب جانتے تھے وہ بھی ہنسے تھے مگر طوبیٰ بے خبر تھی اس لیے حیرت سے فیصل کو دیکھے جا رہی تھی تب ہی اریان کو وہاں داخل ہوتے اور ان دونوں کو خوشی سے ایک دوسرے کے بغل گیر ہوتے دیکھ کر طوبیٰ کو کچھ گڑبڑ لگی تھی وہ اریان کے پاس پہنچی تھی طوبیٰ کی نظروں کے مفہوم کو سمجھتے اریان نے اسے ساری بات بتا دی تھی

یہ سب جھوٹ ہے دادی کو کچھ نہیں ہوا وہ شوک کی کیفیت میں بولی تھی فیصل نے ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا طوبیٰ کا موڈ یکدم بدلا تھا آپ لوگوں نے مجھ سے یہ بات کیوں چھپائی بھائی شکوہ کناں نظروں سے اریان کو دیکھتی بولی تھی

فیصل نے کہا تھا میں تو بتانے والا تھا اریان نے سارا ملبہ فیصل پر ڈالا تھا

طوبیٰ چھوٹی سی ناک ٹیڑھی کرتی ناراضگی دیکھاتی ان سے دور جا بیٹھی تھی

بھائی آپ نے اسے کیوں بتایا اب وہ مجھ سے بات بھی نہیں کرے گئ فیصل نے مسکین سی شکل بنائی تھی اور طوبیٰ کی پاس گیا تھا جبکہ اریان بس مسکرائے جا رہا تھا سمیرا بیگم اور عون صاحب اپنے بچوں کو خوش دیکھ کے خوش ہو رہے تھے

میں چاہتی ہوں تم دونوں نکاح کر لو دادی نے زارا کا ہاتھ حمزہ کے ہاتھ میں رکھتے کہا تھا زارا اور حمزہ بے یقینی سے انہیں دیکھ رہے تھے زارا نے فوراً سے اپنا ہاتھ حمزہ کے ہاتھ سے نکالا تھا اسے میری آخری خواہش سمجھ کر مان لو بیٹا وہ غمگین لہجے میں بولتی ان دونوں کو بھی غمگین کر گئی تھی

مجھے آپ کے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہے وہ کچھ سوچتے بولا تھا دادی اگر آپ اسی میں خوش ہیں تو میں بھی راضی ہوں

حمزہ کی بات نے زارا کے سر پر بم پھوڑا تھا اسنے حمزہ کو طرف دیکھا تھا اسکی آنکھوں کا مفہوم سمجھتے زارا نے بھی گردن جھکا دی تھی وہ دونوں باہر آئے تھے جنہیں آتا دیکھ وہ سب پھر سے چہروں پر اداسی سجائے ایکٹنگ کرنے میں مصروف ہو گئے تھے حمزہ اریان سے ملتے دکھی ہوا تھا وہ سب کمرے میں داخل ہوئے تھے دادی نے ان دونوں کے نکاح کا اعلان کیا تھا وہ سب حیران تھے کیا بچے راضی ہیں اماں؟ سمیرا بیگم کے حیرانی سے پوچھنے پر حمزہ اور زارا کا سر جھکا تھا یہ میری آخری خواہش ہے اور میرے بچے میری خواہش کا احترام کریں گئیں مجھے یقین ہے اور دادی کے کہے کے مطابق فیصل نے مولوی صاحب کو کال کی تھی جو پہلے سے ہی تیار بیٹھے تھے اور اگلے پندرہ منٹ میں ہوسپٹل کے روم میں بھی موجود تھے حمزہ دادی کی طبیعت کی وجہ سے اتنا ٹینشن میں تھا کہ اسے سوچنے سمجھنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا

حمزہ میر ولد محمد عاصم میر زارا عون ملک ولد عون ملک کو آپکے نکاح میں دیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے

حمزہ نے آنکھیں میچی تھی کیا کچھ نہیں سہا تھا اس ایک لمحے کے لیے اور وہ آیا بھی تو ایسے حمزہ نے آنکھیں کھولے زارا کی طرف دیکھا تھا جو سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی

قبول ہے تین بار قبول ہے کہنے کے بعد حمزہ نے اسے دیکھا تھا جو شاہد حمزہ کے مطابق اپنی قسمت پر آنسو بہا رہی تھی

مولوی صاحب اب زارا کی طرف مڑے تھے سمیرا بیگم نے ڈرائیور کو بھیج کے لال ڈوپٹہ منگوایا تھا جسے وہ سر پر اوڑھے گم سم سی بیٹھی تھی

زارا عون ملک ولد عون ملک حمزہ میر ولد محمد عاصم میر کو آپ کے نکاح میں طے کئے گئے حق مہر باعوض پچاس لاکھ روپے دیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

زارا کے ہونٹ جیسے سل گئے تھے سمیرا بیگم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہاں موجود تمام لوگ یہی دعا کر رہے تھے کہ وہ ہاں کہہ دے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

جس سے اسنے صرف نفرت کا دعویٰ کیا تھا آج اسے ایسے حالات میں قبول کرنا زارا کے لئے بہت مشکل تھا جب وہ نکاح کی خواہشمند تھی تب اسکو اسکی محبت سمیت ٹھکرا دیا گیا تھا اور آج جب وہ نفرت کرنے لگی تھی تو اسے اسکا محرم بنایا جا رہا تھا یہ کیسا انصاف تھا وہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی لمبی سانس بھر کے رہ گئی تھی کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

قبول... قبول.. ہے تو آخر اسنے اپنے تمام تر اختیارات حمزہ میر کو سونپ دیئے تھے ان دونوں کا صبر رائیگاں نہیں گیا تھا آج وہ زارا عون ملک سے زارا حمزہ میر بن گئی تھی اسکی قسمت ایک لمحے میں بدل گئی تھی وہ جو نا جانے کتنی شکایتیں سوچ کے بیٹھی تھی جو وہ حمزہ سے کرنا چاہتی تھی مگر اسے موقع نہیں ملتا تھا اور کبھی اسکی انا یہ گوارا نہیں کرتی تھی اور آج قسمت ایک بار پھر کھیل گئی تھی وہ اسکے نکاح میں تھی اسکی بیوی بن گئی تھی محرم تھی حمزہ میر کی!....

مولوی صاحب کے تین بار پوچھنے پر آخر اسنے جواب دے ہی دیا تھا وہاں موجود سب لوگ خوشی سے جھوم اٹھے تھے زارا سکتے میں تھی فیصل اور عون صاحب بھنگڑے ڈال رہے تھے اور ڈاکٹر اریان کے پاس آیا تھا مبارک ہو اریان صاحب آخر آپ اپنے مشن میں کامیاب ہوئے ہیں وہ مسکراتے ہوئے بولے تھے سمیرا بیگم دادی اور طوبیٰ بھی ایک دوسرے کو گلے لگاتے خوشی سے دوہری ہو رہی تھی حمزہ اور زارا وہ واحد تھے جو یہ سب تعجب سے دیکھ رہے تھے وہ کچھ بولتے تب ہی دادی بیڈ سے اٹھتی انکے ساتھ بھنگڑے ڈالنے لگی تھی حمزہ اور زارا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا

کوئی بتائے گا آخر یہاں ہو کیا رہا ہے؟

زارا اتنی زور سے چیخی تھی کے ساتھ کھڑے حمزہ کو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنا پڑا تھا وہاں موجود تمام لوگ سیکنڈ کے اندر خاموش ہوئے تھے حمزہ حیرانی سے سب کو دیکھ رہا تھا جبکہ زارا خطرناک تیور لئے

انہیں گھور رہی تھی سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے اریان سامنے آتے ان دونوں کو سب بتانے لگا تھا سب سننے کے بعد انہیں اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا

اتنا بڑا ڈرامہ کیا آپ لوگوں نے زارا حیرت سے بولتی چیخی تھی

حمزہ کے تو مانو الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے وہ اب بھی اپنے بارے میں سوچ رہا تھا کیونکہ کوئی کچھ بھی کرتا زارا میڈم نے سب کا قصوروار تو اسے ہی ٹھہرانا تھا

آپ لوگوں نے ہماری فیلنگز کے ساتھ کھیلا ہے زارا دکھ سے بولی تھی سمیرا بیگم اور طوبیٰ اسکے قریب آئی تھیں ایسا کچھ نہیں ہے میری جان آپ غلط سمجھ رہے ہو ہم بس یہی چاہتے تھے کہ آپ دونوں ایک ہو جاؤ سمیرا بیگم بہت پیار سے اسے سمجھا رہی تھی مگر تم دونوں کے حالات دیکھ کے یہ سب ناممکن تھا اس لئے ہمیں یہ سب کرنا پڑا فیصل نے بھی بات میں حصہ لیا تھا تم تو چپ ہی ہو جاؤ ورنہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گئی زارا بھوکی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹتی حمزہ نے اسے قابو کیا تھا

آپی آپ انکو کچھ مت بولیں طوبیٰ نظریں نیچے کیے بہت معصومیت سے بولی تھی اسکی معصومیت پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی فیصل کو تو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا اسکی بیوی اسکے لئے بول رہی تھی تم چپ ہو جاؤ بڑی آئی شوہر کا ساتھ دینے والی تم بھی ملی ہوئی تھی نہ سب کے ساتھ زارا اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے غصے سے بولی تھی

قسم لے لیں آپی مجھے یہاں آ کے سب پتہ چلا زارا کے غصے کی وہ عادی نہیں تھی اسکی آنکھ سے آنسو گرا تھا اریان نے فوراً اسے گلے سے لگایا تھا خبر دار زارا اگر تم نے میری گڑیا کو رلایا تو اریان مصنوعی میں بولتا اسے چپ کرانے لگا تھا عون صاحب آسیہ بیگم اور سمیرا بیگم ان سب کی لڑائی انجوائے کر رہے تھے تمہیں اگر کچھ بولنا تو مجھے بولو زارا دادی اسکے سامنے آتی بولی تھی میں نے ہی اجازت دی تھی یہ سب کرنے کی زارا اپنا سر تھامتے صوفے پر بیٹھی تھی میں کس کو بولوں اور کس کو نہ بولوں آپ لوگوں کی تو خواہش پوری ہو گئی نہ زارا دھیرے سے لہجے میں بولتی باہر نکل گئی تھی اسکا لہجہ وہاں سب نے محسوس کیا تھا وہ سب جانتے تھے اسکے لئے یہ سب آسان نہیں ہو گا 20 سال جس کے پیار میں تڑپتی روتی رہی جس کو وہ پانے کی امید بھی چھوڑ چکی تھی وہ ایسے اچانک اسکی زندگی کا اہم پہلو بنا دیا گیا تھا حمزہ بھی خاموشی سے باہر نکل گیا تھا زارا کو بینچ پر بیٹھے دیکھ وہ دھیرے قدم اٹھاتا اسکے پاس آیا تھا لوگوں کے ساتھ زندگی کھیلتی ہے ہمارے ساتھ ہمارے گھر والے کھیل گئے حمزہ تمسخر بھرے لہجے میں بولتا اسکے ساتھ بیٹھا تھا مجھے اکیلا چھوڑ دو حمزہ مجھے اسوقت کسی سے بات نہیں کرنی زارا اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی حمزہ کچھ بولتا وہ وہاں سے اٹھتی ہوسپٹل سے باہر جا چکی تھی

کہاں جا رہی ہو....

بتانا ضروری نہیں سمجھتی وہ بغیر پلٹے بولی تھی اسکے لہجے میں پہلے سے زیادہ سرد مہری تھی حمزہ کا دل دکھا تھا وہ بھی چپ چاپ اٹھتا روم میں آیا تھا جہاں سب منہ لٹکائے بیٹھے تھے اب اگر ناٹک ختم ہو گیا تو گھر

چلیں حمزہ کے بولنے پر وہاں سب کے چہروں پر الگ ہی رونق آئی تھی فیصل اور اریان اسکے گلے لگے تھے دادی سمیرا بیگم اور عون صاحب سے ملتے وہ طوبیٰ کی طرف آیا تھا

تم نہیں ملو گئی اپنے بھائی سے .... حمزہ کے بولنے پر طوبیٰ نا میں سر ہلاتی عون صاحب کے بازو سے پکڑے انکے پاس کھڑی ہو گئی تھی تم نے بہت رلایا میری بیٹی کو حمزہ وہ ناراض ہے تم سے عون صاحب اسے اپنی چھاؤں میں لیتے بولے تھے

میں منالوں گا اپنی گڑیا کو... اسکے گال کھینچتا پیار سے بولا تھا زارا کہاں گئی ؟

سمیرا بیگم جو اسے باہر دیکھنے گئی تھی حمزہ سے اسکی غیر موجودگی پر استفار کر رہی تھی وہ شاہد گھر جا چکی ہے ماما اوکے چلو ہم سب بھی گھر چلتے ہیں عون صاحب کے بولنے پر وہ سب گھر واپس جانے کو نکلے تھے

ہاں پتہ چلا اسکا... ہمم اوکے جتنی جلدی ہو سکے مجھے معلوم کر کے دو... اریان نے کال کٹ کر کے موبائل رکھا تھا

کس کا معلوم کرنا بھائی ؟

فیصل جو ہاتھ میں چائے کا کپ لیے کھڑا تھا اریان کو دیتے بولا تھا حمزہ بھی ان دونوں کو پریشان دیکھ کے پاس آگیا تھا

ملائکہ گمشدہ ہے!...

کیا ملائکہ... آہستہ بولو فیصل حمزہ نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا تھا وہ سب اسوقت لاؤنج میں موجود تھے سوائے زارا اور طوبیٰ کے... بھائی آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا اور

جسٹ کالم ڈاؤن فیصل!...

اریان نے اسے بیچ میں ٹوکا تھا وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے اسے اپنی حفاظت کرنا آتا ہے اور اسکے علاوہ اسنے مجھے میسج کیا تھا پرائیویٹ نمبر پر میرے کے یہاں کام ختم ہو گیا اسلئے اب وہ جارہی ہے اسکے لئے پریشان نہ ہوں اسکے بعد سے میں نے اسکا نمبر ٹریس کرایا مگر کچھ نہیں پتہ چلا

تو بھائی آپ وقاص سے معلوم کریں نہ آخری بار وہ اسی کے ساتھ تھی وہ ایسے ہم سے ملے بغیر کچھ بتائے بغیر کبھی نہیں جاتی ضرور کوئی اور وجہ ہے اور شاہد وقاص جانتا ہو حمزہ کی بات پر اریان متفق ہوا تھا مگر مسئلہ یہ ہے کہ وقاص کو بھی کچھ نہیں معلوم تو پھر تو یہ خطرے کا سگنل ہے بھائی فیصل کے بولنے پر حمزہ اور اریان نے اسکی طرف دیکھا تھا

وہاں کیا کر رہے ہو تم سب یہاں آؤ...

کچھ اہم بات کرنی ہے دادی کی آواز پر وہ سب خاموش ہوئے تھے میں نے بندہ بھیجا ہوا اگر اسکو بھی کچھ نہ پتہ چلا تو پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے اریان کی بات پر وہ دونوں متفق ہوئے تھے

آپی پلیز چلیں نا وہاں سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں

طوبیٰ میں نے بول دیا نہ مجھے کہیں نہیں جانا

چلی جاؤ تم بھی یہاں سے.... طوبیٰ پچھلے ایک گھنٹے سے اسے منا رہی تھی

مگر زارا کسی کی بات ماننا تو دور سننے کی بھی روادار نہیں تھی طوبیٰ کچھ بولتی دروازہ نوک ہوا تھا آنے والا اور کوئی نہیں فیصل شاہ تھا

Bride to be...!

کو دادی نیچے بلا رہی ہیں اور آرڈر نہ ماننے والے کے لیے سخت سزا بھی عائد کر دی گئی ہے فیصل جیسے آیا تھا ویسے ہی جا چکا تھا طوبیٰ اور زارا ایک دوسرے کو منہ تک رہی تھیں

وہ آپ سے ناراض ہیں آپی....،

طوبیٰ کے اتنی عظیم خبر دینے پر زارا نے اپنا ماتھا پیٹا تھا

کیا ہوا آپ کو؟ وہ ناسمجھی سے بولی تھی

تم جاؤ میں فریش ہو کے آ رہی ہوں طوبیٰ اسکے بات پر بچوں جیسے خوش ہوتی اسکے گلے لگی تھی
ناچاہتے ہوئے بھی زارا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ چھائی تھی
میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں آپ فریش ہو جائیں اکٹھے جائیں گئیں

آ رہی ہیں دونوں فیصل بولتا ہوا حمزہ کے ساتھ بیٹھا تھا اماں آپ بات شروع کریں کیا بات کرنی ہے آپ کو عون صاحب کے بولنے پر آسیہ بیگم نے سب کی طرف دیکھتے بات کا آغاز کیا تھا تم سب جانتے ہو زارا اور حمزہ بیٹے کا نکاح کن حالات میں ہوا سب کے چہرے ایک بار پھر مسکرا اٹھے تھے مجھے زارا سے کوئی خاص عقلمندی کی امید نہیں ہے اور نہ ہی اس سے... دادی اپنے چشمے درست کرتی حمزہ کر طرف اشارہ کرتی بولی تھی حمزہ کو اپنی کارستانی یاد آئی تھی اس لئے خاموش بیٹھا رہا...
تو آپ کیا کرنا چاہتی ہیں اماں؟
سمیرا بیگم کو انکی بات کا مقصد سمجھ نہیں آیا تھا
میں چاہتی ہوں زارا اور طوبیٰ کی بھی رخصتی کر دی جائے
زارا اور طوبیٰ جو لاؤنج کی طرف آ رہی تھی بیک وقت دونوں کے قدم رکے تھے فیصل کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا جبکہ حمزہ پریشان تھا تم لوگوں کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے آسیہ بیگم نے سامنے صوفے پر

بیٹھے اریان سمیرا بیگم اور عون صاحب کو مخاطب کیا تھا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اماں جیسے آپ کی مرضی اپ گھر کی بڑی ہیں

میں معذرت خواہ ہوں دادی مگر ابھی طوبیٰ کی رخصتی ناممکن ہے کیونکہ میں نے اسے وعدہ کیا تھا جب تک اسکی اسٹڈیز کمپلیٹ نہیں ہوں گئی اسکی رخصتی نہیں ہوگئی

ہم وعدہ خلافی پسند نہیں کرتے بیٹا اور نہ ہی یہ چاہیں گئیں کہ تم کچھ ایسا کرو تو ٹھیک ہے ابھی صرف زارا کی رخصتی ہوگئی باقاعدہ رسم ورواج کے ساتھ جہاں طوبیٰ کی جان میں جان آئی تھی وہی فیصل کی خوشی بھی مٹی ہوئی تھی اور کسی کو کوئی اعتراض ہے تو بول سکتا ہے

مجھے اعتراض ہے دادی زارا پیر پٹکتی لاؤنج میں داخل ہوئی تھی مجھے نہیں کرنی یہ شادی زارا خاصے اونچے لہجے میں بولی تھی آواز آہستہ رکھو زارا اریان کی دھاڑ پر زارا اپنی جگہ سن ہوئی تھی یہی تمیز ہے تمہاری یہی سیکھایا ہے ہم نے تمہیں اب تم ایسے بات کرو گئی اپنے بڑوں سے سمیرا بیگم اور عون صاحب کو افسوس ہوا تھا زارا کی آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئی تھیں

پر میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی آپ سب سمجھتے کیوں نہیں ہیں زارا روتے ہوئے بولی تھی

یہ میرا آخری فیصلہ ہے زارا تمہارے پاس دو دن ہیں سوچنے کے لئے اگر پھر بھی تمہارا جواب نہ بدلا تو میرا تم سے تعلق ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم سمجھنا زارا کو انکی بات ہلا کے رکھ گئی تھی دادی اتنے سخت لہجے میں کبھی نہیں بولی تھی مگر آج وہ سب کو چپ کرا گئی تھیں انکی بات وہاں موجود تمام نفوس پر بجلی کی

طرح گری تھی زارا سے نظریں ہٹائے انہوں نے حمزہ کی طرف دیکھا تھا اگر تمہیں بھی کوئی اعتراض ہے تو ابھی بول سکتے ہو دادی کے بولنے پر حمزہ نے فوراً نا میں گردن ہلائی تھی وہ ان سب کو خاموش چھوڑتی اپنے کمرے کی طرف جا چکی تھیں آہستہ آہستہ سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے وہاں اب صرف حمزہ اور اریان بچے تھے سب ٹھیک ہو جائے گا فکر نہیں کرو اریان اسکو دلاسا دیتے وہاں سے جا چکا تھا

وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں آ کے بند ہوا تھا اسے کوئی پریشانی نہیں تھی زارا رخصتی کے لئے نہ بھی بول دیتی ... کوئی حرج نہیں تھا وہ اسکے نکاح میں تھی اسکی محرم تھی اسکے لئے یہی سوچ ہی سکون کا باعث تھی اسے بس فکر تھی تو زارا کے جزباتی پن کی وہ واقف تھا اسکے پاگل پن سے وہ نہیں چاہتا تھا زارا خود کو کوئی نقصان پہنچائے اسے بس یہی خوف کھائے جا رہا تھا وہ زارا سے بات کرنے کے ارادے سے اٹھا تھا مگر ٹائم پر نظر پڑتے ہی واپس بیٹھا تھا 12 بجنے والے تھے وہ ابھی بات کرنے کا ارادہ ترک کیے باہر آیا تھا زارا کے کمرے کے آگے سے گزرے پتہ نہیں اسے کیا ہوا تھا اسنے کمرے کے آدھ کھلے دروازے سے دیکھا تھا زارا اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی وہ طوبیٰ کے کمرے میں گیا تھا وہ وہاں بھی نہیں تھی حمزہ کو فکر ہوئی تھی وہ اتنی رات کو کہاں جا سکتی ہے حمزہ گھر کے کونے کونے میں دیکھ چکا تھا

اب اسکا رخ چھت کی طرف تھا وہ چھت پر آیا تھا جہاں زارا ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے کھڑی تھی ذرا سی آہٹ پر مڑی تھی وہاں حمزہ کو کھڑے دیکھ اسکو حیرت ہوئی تھی مگر اسکی نظروں میں بے چینی بھانپتے اور اسکی پھولی ہوئی سانس زارا کو سب سمجھا گئی تھی

ڈرو نہیں اب گھر چھوڑ کے نہیں جاؤں گئی!...

اب میں جانے بھی نہیں دوں گا

حمزہ کے جواب پر زارا نے اپنا رخ موڑا تھا

جانے والے کو بھلا کون روک سکتا!...

زارا کی بات حمزہ کا دل چیر گئی تھی

کیا بکواس کر رہی ہو...

حمزہ نے اسکو بازو سے پکڑے قریب کیا تھا

زارا اس اچانک ہوئے حملے پر اسکے سینے سے جا ٹکرائی تھی

بکواس نہیں ہے سچ ہے یہ..،

خاموش ہو جاؤ زارا... خبر دار اب تم نے کوئی بکواس کی مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

تو یہاں سچ بولنے پر بھی پابندی ہے ہوو زارا کی آنکھوں میں تمسخر تھا

وہ حمزہ سے دور ہٹی تھی

ختم کر دو اس بے رخی کو باہر نکل آؤ اس خول سے جسے تم نے اپنے ارگرد اتنا مضبوط کر لیا کہ اب تمہیں ہر کوئی غلط نظر آتا خاص طور پر میں.... حمزہ کی آواز میں سالوں کی تھکن تھی میں لڑنا نہیں چاہتا بحث بھی نہیں کرنا چاہتا تمہیں مجھ پر غصہ ہے تم مجھے مار لو اپنا غصہ نکال لو خود کو تکلیف مت دو اپنی ساری بھڑاس مجھ پر نکال دو خاموش مت رہو زارا خاموشی سے الجھنیں بڑھتی ہیں غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں میں تمہارے لائق نہیں ہوں مانتا ہوں میں تم مجھ سے نفرت کرو مجھے کوئی گلہ نہیں ہے اس ذہنی دباؤ سے باہر آجاؤ ان الجھنوں کو ختم کر دو خود کو پر سکون کر لو اپنے سارے دکھ مجھے دے دو حمزہ نے اپنی ہتھیلی اسکے آگے بڑھائی تھی

آنسو متواتر بہہ رہے تھے وہ ہاتھ بڑھانا چاہتی تھی مگر کچھ تھا جو اسے روک رہا تھا

حمزہ اسکے ہاتھ تھامتے نرمی سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا یہی لمحہ تھا زارا کے آنسوؤں میں شدت آئی تھی وہ مضبوطی سے حمزہ کو تھامے روئے جارہی تھی حمزہ نے بھی اسے رونے دیا تھا وہ چاہتا تھا آج وہ اپنی ساری بھڑاس نکال دے تاکہ اسکے دل پر پڑا سالوں کا بوجھ ختم ہو جائے

بہت...تکلیف...ہوتی...ہے...حمزہ...جب...کوئی...آپ...

محبت...ٹھکرا...دے...تو...زارا نے اٹکتے ہوئے جملہ مکمل کیا تھا حمزہ نے اسکے گرد حصار باندھا تھا بس خاموشی سے اسے سننا چاہا تھا بہت تکلیف ہوتی ہے جب کوئی آپکے سچے جذبوں کی توہین کرتا آپ کی محبت کو پیروں تلے روند دیتا وہ شخص جس کے لیے آپ نے سب کچھ ٹھکرایا ہوتا وہ آپکو ٹھکرا دیتا

میں نے ایک ایک پل اذیت میں کاٹا حمزہ تمہاری بے رخی کے باوجود بھی میں تمہیں اللہ سے مانگتی تھی یہ تمہاری محبت ہی تھی جس نے مجھے اللہ کے قریب کیا تھا مگر پھر جب تم مجھ سے دور ہو گئے تو میں مایوس ہو گئی میں اس سے بھی دور ہو گئی میں اپنے قریب ہر شخص سے دور ہو گئی مجھے الجھن ہونے لگی تھی سب سے میں بے سکون رہنے لگی تھی تم سے نفرت ہونے لگی تھی مجھے اتنی کے میں تمہیں دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی مگر پتہ ہے زارا نے اسکے سینے سے سر ہٹائے حمزہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

حمزہ تو بولنے لائق بھی نہیں رہا تھا

مجھے تم سے نفرت کر کے بھی سکون نہیں ملا البتہ میری بے سکونی مزید بڑھ گئی تھی پھر طوبیٰ نے مجھے سیدھا راستہ دیکھایا مجھے پھر سے اللہ کے قریب کر دیا میری بے سکونی ختم ہو گئی تھی مگر تمہارے نہ ہونے کی تکلیف ویسی ہی تھی حمزہ بے سکونی بہت اذیت ناک ہوتی ہے جب آپ کے پاس دنیا کی ہر شے موجود ہوتی ہے مگر سکون نہیں ہوتا تو آپ پل پل مرتے ہیں اور پل پل جیتے ہیں اور پھر میرے اللہ نے تمہیں میرا محرم بنا دیا مجھے اب سمجھ آتا ہے وہ آزمائش تھی تمہیں میرا ہی ہونا تھا بس اس آزمائش سے گزرنے کے بعد مجھے میری دعاؤں پر یقین تھا حمزہ کے آنسو اسکے بالوں میں جذب ہو رہے تھے مگر اب کیسے میں خوشی مناؤں حمزہ اب تو مجھے صبر آ گیا میں کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتی دادی کا تو بلکل نہیں مگر میں کیا کروں مجھ سے نہیں ہو پائے گا میں نئے رشتوں کو سنبھالنے کی حالت میں نہیں

ہوں ابھی میں تھک چکی ہوں تم سے لڑتے لڑتے خود کی فیلنگز سے لڑتے لڑتے مجھے لگتا میں پاگل ہو جاؤں گئی حمزہ مجھے لگتا میں مر جا....

حمزہ نے اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھے خاموش کرا دیا تھا کچھ بھی بولنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ تم ہو تو میں ہوں حمزہ نے اسے سینے سے لگایا تھا

تم پریشان نہیں ہو سب میری غلطی ہے اسے ٹھیک بھی میں کروں گا حمزہ کی بات پر زارا نے اسکی طرف دیکھا تھا

وہ کیسے؟ زارا کسی سہمے ہوئے بچے کی طرح بولی تھی

تم رخصتی کے لیے ہاں کر دو

زارا اسکی بات پر اس سے الگ ہوتی حمزہ نے اپنا حصار مضبوط کیا تھا میری پوری بات تو سن لو میں تمہاری ہر تکلیف کی وجہ ہوں اسکا ازالہ بھی میں ہی کروں گا تم ہاں کر دو کوئی تم سے ناراض نہیں ہو گا مجھے تم سے کسی طرح کا کوئی غرض نہیں ہے زارا میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں اور زبردستی سے بنائے رشتے اکثر ٹوٹ جاتے ہیں میں کبھی تم سے کوئی حق نہیں مانگوں گا جب تک تم نہیں چاہو گئی ایسا کبھی نہیں ہو سکتا زارا جھٹ سے بولی تھی

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تم میرے نکاح میں ہو میری ہو میرے لیے یہی کافی ہے مجھے تمہاری روح سے محبت ہے جسم سے نہیں چاہو تو آزما سکتی ہو باقی تم پر ہے سوچنے کے لیے وقت ہے تمہارے پاس

مجھے کوئی جلدی نہیں ہے حمزہ پھیکا سا مسکرایا تھا مگر زارا تو اسے دیکھنے میں محو تھی زارا کو اسکی آنکھوں میں دکھ اور اداسی کے سوا کچھ نظر نہیں آیا تھا

چلو بہت رات ہو گئی ہے حمزہ نے کلائی پر بندھی گھڑی کر طرف دیکھا تھا جہاں دو بجنے والے تھے وہ دونوں آگے پیچھے نیچے آتے اپنے اپنے کمروں کی طرف چلے گئے تھے زارا نے آخری بار اسے مڑ کے دیکھا تھا اور اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی

ملک ولا میں آج عجیب سی خاموشی چھائی تھی کسی

نے ٹھیک کہا تھا کہ اگر گھر کے بڑے خاموشی سادھ لیں تو گھر ویران ہو جاتے ہیں اور پھر چاہے وہ خاموشی ناراضگی کی طرز کی ہی کیوں نہ ہو... گھر کے تمام لوگ ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے

زارا نے دادی کی طرف دیکھا تھا مگر وہ اسے یکسر نظر انداز کیے جا رہی تھی جبکہ طوبیٰ کے ساتھ وہ باتیں کر رہی تھیں زارا اور وہاں موجود سب کو یہ بات بری لگی تھی مگر کوئی کچھ نہیں بولا تھا زارا نے سمیرا بیگم کی طرف دیکھا تھا جو بہت پیار سے اسے دیکھ رہی تھی زارا کی روح تک خوش ہو گئی تھی اپنی ماں کی مسکراہٹ دیکھ کے....

دادو مجھے آپ سے بات کرنی ہے زارا گلا کھنکھارتے ہوئے بولی تھی دادو نے صرف اسکی طرف دیکھنے پر ہی استفار کیا تھا

دادو میں نے اس بارے میں بہت....

دیکھو زارا میں صبح صبح کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی میں اپنی بات کی پکی ہوں میرا ارادہ نہیں بدلے گا اب زارا جو کچھ اور بولنے والی تھی دادو کی بات پر سر پکڑ کے بیٹھ گئی تھی دادو میری بات تو سن لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس شادی پر میں راضی ہوں آپ کے فیصلے سے وہاں موجود تمام لوگ دم سادھے زارا کی طرف دیکھ رہے تھے حمزہ کو اس سے اتنی جلدی جواب کی امید نہیں تھی اچانک ہی ہال میں شور مچا تھا مبارک ہو دادی آپکی پوتی مان گئی فیصل یاہو کا نعرہ لگاتے بولا تھا طوبیٰ بھی چہچہاتی ہوئی تالیاں بجا رہی تھی دادی کی جان دادی نے باہیں پھیلائے اسے خود میں سمویا تھا مجھے یقین تھا میری پوتی کتنی ہی ضدی اور خود سر کیوں نہ ہو اپنی دادو کی بات کبھی نہیں ٹالے گی دادو آپ میری تعریف کر رہی ہیں یا بے عزتی... زارا نے آنکھیں گول کرتے پوچھا تھا وہاں موجود سب لوگ ہنسے تھے سمیرا بیگم اور عون صاحب بھی بے انتہا خوش تھے سب ہی خوش تھے سوائے اریان کے سمیرا بیگم کافی دیر سے اسے نوٹ کر رہی تھی تو شادی کی ڈیٹ کب فائنل ہو گئی فیصل کی بات پر سب نے دادو کی طرف دیکھا تھا 5 دن بعد مایوں کی رسم ہو گئی تب تک تم سب اپنی اپنی تیاریاں کر لو یہ تو بہت کم وقت ہے عون صاحب آسیہ بیگم کی فائنل ڈیٹ پر فکر مندی سے بولے تھے بے فکر رہیں میں ہوں نہ بابا میں سب سنبھال لوں گا

اریان نے انہیں تسلی دی تھی تو وہ بھی رضامند ہو گئے تھے ملک ولا میں خوشیوں نے دستک دی تھی مگر کسے پتہ تھا یہ خوشیاں کب تک کے لئے تھیں

ایک بار آنکھیں کھول دو بیٹا صرف ایک بار میں وعدہ کرتا ہوں کبھی آپکو تکلیف نہیں ہونے دوں گا درانی صاحب اسکا ہاتھ پکڑے التجا کر رہے تھے میں جانتا ہوں میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ آپکی حفاظت کروں گا میں نہیں کر سکا اپنا وعدہ پورا معاف کر دو اپنے بابا کو انکا ضبط ٹوٹا تھا حیام کے ہاتھ اپنے سر کے ساتھ ٹکائے شدت سے رو پڑے تھے واپس آجاو بیٹا نہیں برداشت ہوتی آپکی حالت آنسوؤں سے لبریز آنکھیں وہ بس التجائیں کیے جا رہے تھے جیسے وہ ابھی اٹھ جائے گئی انہیں معاف کر دے گئی ان سے بات کرنے لگے گئی پر یہ ممکن بھی تھا کیونکہ انہیں اس ذات پر بھروسہ تھا صرف وہی تو ہے جو سنتا ہے تب... جب کوئی نہیں سنتا وہی تو ہے... جو آزماتا بھی ہے مگر نوازتا بھی ہے وہی ذات ہی تو ہے جو ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے اپنے بندے سے... وہی ہاتھ تھامتا ہے جب ساری دنیا اکیلا چھوڑ دیتی ہے انہیں کامل یقین تھا اپنے اللہ پر وہ اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھے حیام کے ہاتھ میں ذرا سی جنبش ہوئی تھی درانی صاحب نے وہم سمجھ کے ٹال دیا تھا مگر اگلے ہی لمحے حیام کے ہاتھ کی

انگلیوں میں ذرا سی جنبش ہوئی تھی درانی صاحب بے یقینی سے وہ منظر دیکھتے باہر کی طرف بھاگے تھے باہر کھڑا گارڈ چوکنا ہوا تھا وہ انہیں بھاگتے دیکھ انکے پیچھے جاتا مگر درانی صاحب کو ڈاکٹر سے بات کرتے دیکھ واپس اپنی جگہ پر آیا تھا ڈاکٹر حیام کا چیک اپ کرنے میں مصروف تھے مبارک ہو درانی صاحب آپکی بیٹی ریکور کر رہی ہیں زندگی کی طرف واپس لوٹ رہی ہیں ڈاکٹر کی دی گئی خبر نے درانی صاحب کو رونے پر مجبور کر گئی تھی انکے ہونٹوں پر اپنے رب کی عظمت اور کبریائی کے کلمات تھے وہ جتنا شکر ادا کرتے کم تھا یہ سب آپکی دعاؤں کا نتیجہ ہے درانی صاحب ورنہ جس حالت میں یہ یہاں لائی گئی تھیں انکے بچنے کے چانسز بہت کم تھے انشاء اللہ اس ذات نے چاہا تو اب بہت جلد آپکی بیٹی کو ہوش بھی آجائے گا ڈاکٹر انکا کندھا تھپتھپاتے جا چکے تھے

درانی صاحب حیام کی طرف آئے تھے اور اسکا ماتھا چوما تھا بس اب جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ بابا کی جان.... لہجے میں بے پناہ محبت سموئے کہا تھا اب انکا رخ پرئیر روم کی طرف تھا جہاں وہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر شکر ادا کرنا چاہتے تھے

طوبیٰ اور زارا شوپنگ کا پلان بنا رہی تھی حمزہ اور فیصل اپنی ہی باتوں میں مگن تھے سمیرا بیگم آسیہ بیگم اور عون صاحب مہمانوں کی لسٹ تیار کر رہے تھے سب ہی کسی کام میں مصروف تھے مگر وہاں کوئی ایسا

بھی تھا جو گم سم سا بیٹھا اپنی ہی کسی سوچ میں مگن تھا چہرے پر ڈھیر شکنیں جو کسی بڑی ٹینشن کا پتہ دیتی تھی اسے سگریٹ کی طلب ہوئی تھی اسنے سگریٹ کبھی نہیں پی تھی مگر اب حالات ویسے نہیں رہے تھے جب بھی وہ کسی الجھن کا شکار ہوتا تو سموکنگ کرنا شروع کر دیتا تھا ابھی بھی وہ اسی کی طلب میں باہر لان میں آیا تھا سگریٹ سلگائے وہ اسکا دھواں اڑاتے ناجانے کن سوچوں میں مگن تھا جب اسے اپنے عقب سے سمیرا بیگم کی آواز سنائی دی تھی وہ جو اسے کل سے نوٹ کر رہی تھی بات کرنے کے لیے اسکے پیچھے لان میں آئی تھی

آپ نے سگریٹ پینا کب سے سٹارٹ کر دیا اریان؟ انکے لہجے میں افسوس اور تعجب واضح تھا اسنے جلدی سے سگریٹ نیچے گھاس پر پھینکتے اسے اپنے بوٹ کے ساتھ مسئلا تھا

سوری ماما... بس ویسے ہی پی لی اب نہیں ہو گا ایسا وہ بچوں جیسے اپنی غلطی مانتے ہوئے معافی بھی مانگ گیا تھا

سمیرا بیگم کچھ بولتی اسنے رخ موڑتے آگے بڑھنا چاہا تھا مگر انکے الفاظوں نے اسے جکڑ لیا تھا

آپ مجھ سے چھپتے کیوں پھر رہے ہیں؟

اریان کیا ہو گیا آپ کو؟ وہ بولتے ہوئی اسکے سامنے آئی تھی ادھر دیکھیں میری طرف اریان نے آنکھیں اٹھائے انہیں دیکھا تھا مگر اگلے لمحے پھر جھکا گیا تھا

کوئی غلطی ہو گئی ہے آپ سے ؟انہوں نے تشویش بھرے لہجے میں مگر پیار سے استفار کیا تھا اسنے لمبی سانس کھینچے اسے ہوا کے سپرد کیا تھا سمیرا بیگم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے بولنے کی ہمت دی تھی

آپ صحیح کہہ رہی ہیں میں آپ سے چھپتا پھر رہا ہوں وہ شکست خور لہجے میں بولا تھا میں آپ کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا ماما کیونکہ میں جانتا تھا آپ صرف میری آنکھیں دیکھ کے ہی میرے دل کا حال جان جائیں گئیں تھکا ہوا لہجہ تھا

مگر ہوا کیا ہے اریان جو آج آپ کو اس نوبت تک لے آئی کہ آپ کو مجھ سے منہ چھپانا پڑ رہا..

اریان نے انکے سوال پر ضبط سے مٹھیاں دبائی تھیں

دل میں رکھنے سے بہتر ہے میرے ساتھ شئیر کریں وہ چہرے پر نرم سی مسکراہٹ پھیلائے بولی تھی

حیام کو برین ہیمرتج ہوا ہے وہ اس وقت قومہ میں ہے یہ صرف وہی جانتا تھا یہ الفاظ اسکے منہ سے کس اذیت کے ساتھ نکلے ہیں

سمیرا بیگم اپنی جگہ شوکڈ کھڑی رہ گئی تھیں یہ سب کیسے وہ ایک رو میں بولی تھی

اریان نے انہیں سارا واقعہ بتایا تھا مگر سرور کی چال کو وہ گول کر گیا تھا اگر ساری سچائی بتاتا تو اسکی اپنی سچائی بھی سامنے آتی اور ابھی ان حالات میں وہ ہرگز ایسا کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا یا اللہ اس بچی پر رحم کر اسے نئی زندگی عطا کر میرے مالک سمیرا بیگم دکھی لہجے میں آسمان کی طرف دیکھتے بولی تھی

اریان نے بھی دل ہی دل میں آمین کہا تھا انہوں نے اریان کی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر پریشانی کے آثار ابھی بھی قائم تھے ماما وہ اس سب کا قصوروار مجھے سمجھتی ہے اسکو لگتا میرے اسکی زندگی میں آنے سے اسکے ساتھ یہ سب ہوا اور اسکی جو حالت ہے اسکا ذمہ دار بھی میں ہی ہوں

اریان انی سوالیہ نظروں کا مفہوم سمجھتے سر جھکائے ایک ہی سانس میں کہا تھا

اس سب میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے پر اگر دیکھا جائے تو آج جو کچھ بھی اسکے ساتھ ہو رہا ہے وہ آپ کے بدلے کے بعد ہی شروع ہوا اس بچی کا یہ کہنا مجھے غلط نہیں لگا اریان وہ صحیح ہے اپنی جگہ اسے تو سزا بھی اس گناہ کی دی گئی جو اسکے باپ نے کیا تھا اور اب نئی آزمائش۔۔۔ اللہ اسے ہمت دیں اور صحت یاب کریں میری تو بس یہی دعا ہے

اریان کو انکے الفاظ نئے درد میں مبتلا کر گئے تھے

ماما میں نے اپنا بدلہ لینا چاہا تھا یہ سب جو کچھ بھی ہوا میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا وہ ہارے ہوئے لہجہ میں بولتا انکے کندھے پر سر رکھ گیا تھا

میں جانتی ہوں میرا اریان ایسا کبھی نہیں کر سکتا آپ فکر نہیں کریں وہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گئ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اسکے بابا کو اطلاع کر دی وہ نرمی سے اسکے بال سہلاتی تسلی دے رہی تھیں

وہ پچھلے دو گھنٹوں سے اس قبر کے گرد بیٹھی اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی جیسے اندر موجود ہستی کو دیکھ رہی ہو آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے دماغ میں کئ طرح کی سوچیں منڈلا رہی تھی ایک جملہ بار بار اسکے دماغ میں گردش کر رہا تھا یہ میری بیٹی نہیں ہے کسی اور کا پاپ میرے سر پر تھوپنے کی کوشش مت کرو اسکے پورے وجود میں درد کی لہر اٹھی تھی اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا اپنا سر اس قبر پر ٹکائے وہ وہی دراز ہو گئی تھی یہاں بہت سکون ہے ؟

وہ قبر پر ہاتھ رکھے اندر موجود انسان سے پوچھ رہی تھی

ہر درد تکلیف سے آزاد... لوگوں کے طعنوں سے بے فکر... نفرتوں سے خالی... حسدوں سے پاک... سکون کی نیند سو رہی ہیں

مجھے کیوں چھوڑ گئی اکیلا اس دنیا میں یہاں سب مطلبی ہیں

دھوکے باز جھوٹے اور بے وفا ہیں وہ روتی ہوئی چلائی تھی

مجھے بھی بلا لیں پلیز وہ منت بھرے لہجے میں بولتی شدت سے روئی تھی

آپ تو سب جانتی ہیں

آپ مجھے دیکھ سکتی ہیں میں جانتی ہوں آپ دیکھیں نہ ماما میں ٹوٹ رہی ہوں بکھر رہی ہے آپ کی بیٹی پلیز مجھے اپنے پاس بلا لیں وہ قبر پر سر رکھے سسکنے لگی تھی آج اگر کوئی اسکی یہ حالت دیکھتا تو یقین کر پانا

مشکل ہوتا یہ وہ ملائکہ صدیقی نہیں تھی جو ہمیشہ خوش رہتی پوزیٹو سوچ کی مالک بہادر اور طاقتور لڑکی آج ایک بار پھر ذرا ذرا کر کے بکھر گئی تھی وہ روتی ہوئی اپنے ہاتھ اس قبر پر پھیر رہی تھی

مجھ سے گناہ ہو گیا ماما وہ روتے روتے پھر بولی تھی مجھ سے بھی وہ گناہ سرزد ہو گیا ماما جس کی وجہ سے آپ نے ہمیشہ دکھ سہے تکلیفیں جھیلی لوگوں کے طعنے برداشت کیے اور جب سہہ نہیں سکی تو یہاں آ گئی لوگوں کی نفرتوں سے دور سب سے دور مجھ سے بھی دور اور آج میں بھی اسی مقام پر کھڑی ہوں جہاں آگے کھائی ہے تو پیچھے کنواں... کس راستے جاؤں؟ کچھ سمجھ نہیں آتا روتے ہوئے اسکی ہچکی بندھ گئی تھی اپنے دل پر ہاتھ رکھتی اسنے اٹکا ہوا سانس بحال کیا تھا

مجھے محبت ہو گئی ہے"...

وہ روکھے لہجے میں بولتی اپنے بال جکڑ گئی تھی

مجھ سے بھی وہ ہی غلطی ہو گئی جس کی وجہ سے برسوں پہلے آپ مجھ سے دور ہوئی تھی وہ ان سے باتیں کرنے میں مگن تھی جب بارش کی بوندیں گرنا شروع ہوئی وہ کوئی بھی مزاحمت کئے بغیر چپ چاپ بیٹھی بھیگ رہی تھی سر ہنوز قبر پر ہی ٹکا تھا وہ وہاں گم سم بیٹھی مسلسل بارش میں بھیگ رہی تھی یکدم بارش رکی تھی اسنے سر اٹھا کے دیکھا تھا وقاص اسکے سر پر چھتری پکڑے کھڑا تھا ملائکہ کوئی بھی تاثر دیئے بغیر سر واپس قبر پر رکھ گئی تھی وقاص کو اسکی حالت پر افسوس ہوا تھا

اٹھو یہاں سے گاڑی میں چلو!...

وہ جوں کی توں بیٹھی رہی سردی کے اویل دن تھے مسلسل بارش میں کھڑے ہونے سے اسے ٹھنڈ لگنے لگی تھی

ملائکہ اٹھو گھر چلو... وقاص اسکا بازو پکڑتے ڈھارا تھا

گھر وہ ہوتا ہے جہاں سکون ہو جہاں ماں ہوتی ہے اسنے اپنے بازو پر سے اسکے ہاتھ ہٹائے تھے اور میری ماں یہاں ہے تو میرا سکون بھی یہی ہے اسکی بات وقاص کے دل کو جا لگی تھی وہ کسی چھوٹی بچی کی طرح بولتی سر موڑ گئی تھی

ملائکہ... ہاتھ مت لگاؤ مجھے وہ یکدم چیخی تھی

وقاص جو اسکے پاس بیٹھتا ہاتھ تھامنے کو تھا فوراً پیچھے ہوا تھا دھوکے باز لوگوں کے لئے میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے ملائکہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی انتہائی بے رخی سے بولی تھی

ایک بار میری بات سن لو ملائکہ تم غلط سمجھ رہی ہو...

دفعہ ہو جاؤ وقاص رضا یہاں سے وہ چیختے ہوئے باہر کی طرف اشارہ کر گئی تھی

میں محبت کرتا ہوں تم سے وہ بھرائے لہجے میں بولا تھا کبھی تمہیں دھوکہ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا ایک بار میری بات سن....

ٹھاہ کی آواز گونجی تھی ملائکہ نے سامنے پڑے پتھر پر گولی چلائی تھی

اگر اب ایک لفظ بھی تمہارے منہ سے نکلا تو اگلی گولی میں اپنے سینے پر ماروں گئی ملائکہ نے اپنی گن سینے پر رکھی تھی مگر وہ خون اسکی محبت کا کر گئی تھی اسکا دل اپنے پیروں تلے روند گئی تھی وقاص چپ چاپ وہاں سے اٹھتا قبرستان سے باہر نکل گیا تھا

صحیح کہا تھا کسی نے دو لوگوں کو عشق بڑا شدید ہوتا ہے ایک وہ جو دوسروں کی محبت کا مذاق اڑاتے ہیں اور دوسرے وہ جو عشق کو سرے سے مانتے ہی نہیں ہیں

وہ ازل سے محبت کے خلاف ہی تو تھی تھی کیونکہ وہ اپنی ماں کا حال دیکھ چکی تھی جس نے ایک بے رحم سفاک اور ظالم شخص سے بے پناہ محبت کی تھی مگر انجام وہی ہوا تھا جو ہر محبت کا ہوتا آیا ہے اسے بھی چھوڑ دیا گیا تھا سڑکوں پر رلنے کے لیے لوگوں کی باتیں برداشت کرنے کے لئے اور صرف سہنے کے لیے... اس روحِ زمین پر جس محبت کو بیٹی کی صورت میں رحمت بیوی کی صورت میں سکون اور ماں کی صورت میں جنت بنا کر بھیجا گیا تھا اس محبت کو لوگ پاؤں تلے کچلتے پھر رہے تھے اپنا غرض پورا کرتے ہیں اور ان بھیڑیوں کی دنیا میں در در بھٹکنے کے لئے تنہا چھوڑ دیتے ہیں اگر تب بھی دل نہ بھرے تو سفاکی کی حد کرتے ہیں یہ عورت ہی بدکردار ہے الزام لگا کے تماشا بناتے ہیں

کچھ ہی دیر گزری تھی شاہد ایک آدھ گھنٹہ وہ دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہا تھا بد عاؤں کے اثر دوائیوں سے زائل نہیں ہوتے کوئی سمجھاتا اس شخص کو جو نیند کی تلاش میں دوائیں کھانے لگا تھا

اسکا پورا وجود پسینے میں شرابور تھا چہرا زرد ہوا جا رہا تھا

درد اور خوف کے سائے اسکے چہرے پر لہرا رہے تھے

نن... نہیں... مم... میں نے کک... کچھ نہیں کیا... حیا... م... رک... و... مت... جاؤ وہ نیند میں بڑبڑاتا آخر میں چیختا اٹھ بیٹھا تھا وہی سسکیاں وہی رونے اسنے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے تھے

چپ ہو جاؤ مت رو... پلیز مت رو... خاموش ہو جاؤ وہ منتیں کر رہا تھا میں پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔ سنا نہیں تم نے خاموش ہو جاؤ

وہ حلق کے بل چلایا تھا آوازیں آنا بند ہو گئی تھی اسے کچھ سکون ملا تھا کمرے میں ہر طرف اندھیرا کیے وہ اسے سوچنے پر مجبور تھا

کیوں تڑپا رہی ہو چلی جاؤ میری زندگی سے مجھے اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتی وہ ایسے بول رہا تھا جیسے وہ اسکے سامنے بیٹھے اسے سن رہی ہو

میں تنگ آگیا ہوں روز روز کے تمہارے رونے سے میں نہیں سننا چاہتا یہ سسکیاں تم رونا بند کیوں نہیں کر دیتی تمہاری غلطی تھی کیوں آئی تم میری زندگی میں سب جانتے ہوئے بھی اس جہنم زندگی اور کیوں برباد کر گئی اس سینے میں پہلے تھوڑی آگ تھی جو تم اپنی محبت کی آگ بھی اس میں جلا گئی...

کیوں کیا تم نے ایسا؟

اور اب جب چھوڑ دیا سب ختم ہو گیا تو کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑ دیتی تم کیوں مرے ہوئے شخص کو مزید مار رہی ہو تھکن سے چور ہارا ہوا لہجہ تھا اسے گھٹن ہونے لگی تھی

وہ بیڈ سے اٹھتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا پانی کا گلاس لبوں سے لگائے اسکی نظر آسیہ بیگم پر پڑی تھی جو تہجد ادا کر رہی تھی اریان چپ چاپ چلتا ہوا انکے پاس بیٹھتا گود میں سر رکھ گیا تھا

کیوں بے چین ہو ؟ انہوں نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا تھا

وہ روز روتی ہے دادی اسکی سسکیاں رونے کی آوازیں مجھے سونے نہیں دیتی کوئی اتنا کیسے رو سکتا اسکے پاس اتنے آنسو کہاں سے آتے ہیں وہ ٹوٹے بکھرے لہجے میں بولتا جا رہا تھا

اور وہ چپ چاپ سن رہی تھی شاہد آپ نے اسے ناحق سزا دی ہے بیٹا وہ پل بھر کے لئے ساکت ہوا تھا

آجائیں ..

بابا جانی یہ غلط ہے نا حمزہ بھائی مان رہے ہیں نا فیصل بات سن رہے ہیں ..

انکے اجازت دینے کی دیر تھی طوبیٰ مسکین سی شکل بنائے شکایتوں کا انبار لیے عون صاحب کے کمرے میں آئی تھی

کیا ہو گیا کون بات نہیں مان رہا میری گڑیا کی ؟

وہ نیوز پیپر سائیڈ میں رکھتے پیار سے بولے تھے سمیرا بیگم جو وارڈروب سیٹ کر رہی تھیں وہ بھی اسکی آواز سنے باہر آئی تھیں

بابا بھائی نہیں...

ماما سمجھالیں اپنے چہیتوں کو ورنہ میں ان دونوں کا قتل کرنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گئی

طوبیٰ نے کیا بولنا تھا زارا میڈم بھی غصے میں تن فن کرتی کمرے میں داخل ہوئی تھی عون صاحب طوبیٰ اور سمیرا بیگم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اور کمرے میں چھت پھاڑ قہقہے گونجے تھے

افففف آپی یہ میک اپ کس نے کیا آپکا؟ طوبیٰ پیٹ پر ہاتھ رکھتے بولی تھی

اگر اب تمہاری ہنسی کی آواز آئی تو میں ان دونوں کے ساتھ تمہارا بھی سر پھاڑ دوں گئی سمجھی تم زارا غصے سے چیخی تھی

طوبیٰ اپنی ہنسی دبانے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھ گئی تھی

ریلیکس میری جان غصہ نہیں کریں عون صاحب نے اسکا ماتھا چوما تھا

مجھے بتائیں کیا ہوا ہے؟

بابا میں سو رہی تھی اور ان دونوں نے میرے منہ پر پینٹ لگا دیا زارا رونی صورت بنائے بولی تھی سمیرا بیگم کو وہ اپنی چھوٹی سی زارا لگی تھی جو ایسے ہی بچپن میں روتے ہوئے آتی حمزہ اور فیصل کی شکایتیں لگایا کرتی تھی

اچھا آپ منہ دھو کے آئیں میں ان دونوں کی خبر لیتا ہوں

بابا... ابھی ایک کا مسئلہ ختم نہیں ہوا تھا بابا کی دوسری پرنسس بھی بولی تھی

ہاں ہاں آپ کا مسئلہ بھی حل کرتا ہوں عون صاحب نے طوبیٰ کو بھی تسلی دی تھی وہ دونوں خوش ہوتی عون صاحب کے ساتھ نیچے آئی تھیں انکے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی جیسے انہوں نے جنگ جیت لی ہو۔۔۔

یار حمزہ اسے مارنا تھا وہ مرتا تو ابھی میری یہ گوٹی بچ جاتی

فیصل تم اپنی بک بک بند کرو گئے تو میں کچھ کروں گا نہ

حمزہ چڑا تھا

وہ دونوں صبح صبح جلدی اٹھے تھے کیونکہ انہوں نے عظیم کارنامہ سرانجام دینا تھا اپنے مشن کی کامیابی پر اب وہ دونوں لاؤنج میں آڑے ترچھے بیٹھے لڈو کھیلنے میں مصروف تھے

یہ کیسی بے قوفانہ حرکت کی ہے تم دونوں نے ؟؟؟

فیصل جو صوفے کے ساتھ ذرا سا ٹک کے بیٹھا تھا گرجدار آواز پر موبائل سمیت نیچے گرا تھا حمزہ اپنی جگہ اچھلا تھا جس کی وجہ سے اسکا موبائل عون صاحب کے پیروں میں پڑا اسلامی پیش کر رہا تھا

چاچو بچوں کی جان لیں گئیں کیا فیصل اپنے دل پر ہاتھ رکھتے معصومیت سے بولا تھا

بابا شکل پر مت جایئے گا انکی میسنے ہیں ایک نمبر کے زارا انکے کان میں بولتی پیچھے ہٹی تھی

یہ کیا بول رہی ہو تم بابا کو؟ حمزہ ماتھے پر تیوری سجائے بولا تھا دیکھ رہے ہیں بابا کیسے بات کر رہا ہے مجھ سے...

اور وہ پینٹ بھی ان دونوں نے ہی لگایا تھا زارا رونے کی ایکٹنگ کرتی ان دونوں کو ہکا بکا کر گئی تھی

اللہ کتنی بڑی ڈرامہ باز ہے یہ لڑکی...

اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپکا ایک نمبر کے کام چور انسان ہیں آپ... طوبیٰ فیصل کو جواب دیتی عون صاحب کے پیچھے چھپی تھی وہ دونوں بات کر کے انکے پیچھے چھپ جاتی تھی عون صاحب انکے لئے ایک مضبوط دیوار تھے جس کے سائے میں وہ خود کو ان سے بچا رہی تھی بلاشبہ باپ ایک مضبوط سہارا ہوتا ہے جو اپنی اولاد کو خاص کر بیٹیوں کو زندگی کی ہر دھوپ چھاؤں سے دھوکے نفرت اور سازشوں سے اپنے سائے میں محفوظ رکھتا ہے

حمزہ مجھے کم از کم آپ سے ایسی حرکت کی امید نہیں تھی بیٹا سمیرا بیگم جو کب سے انکی لڑائی دیکھ رہی تھی آخر بول ہی پڑی تھی

ماما یہ آپ اپنی شہزادیوں سے پوچھیں پہلے ان دونوں نے پنگا لیا تھا حمزہ ان کو خطرناک تیوروں سے گھورتے بولا تھا

سمیرا بیگم کو ان دونوں کی دو دن پہلے کی حرکت یاد آئی تھی جب حمزہ اور فیصل نے چائے کا بولا تھا طوبیٰ اور زارا نے چائے میں لیموں نچوڑ کر انہیں پلائی تھی جسکے بعد وہ دونوں ہر ایک چیز کھا چکے تھے مگر انکی زبان کا ذائقہ دو دن تک ٹھیک نہیں ہوا تھا وہ ابھی انکی حرکتیں یاد کر رہی تھیں کہ زارا کی آواز گونجی تھی فیصل نے اسے صوفے پر پڑا کشن مارا تھا جس کے نتیجے میں وہاں اب جنگ چھڑ چکی تھی وہ چاروں آپس میں ایک دوسرے کو کشن مارتے لڑ رہے تھے

خاموش ہو جائیں آپ سب... سمیرا بیگم کی آواز پر وہ چاروں اپنی اپنی جگہ رکے تھے

یہاں آئیں آپ دونوں انہوں نے طوبیٰ اور زارا کو اپنے پاس آنے کا شارہ کیا تھا اگر اب آپ میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلا تو...

بیگم بول بھی دیں بچے انتظار کر رہے ہیں عون صاحب مسکراہٹ ضبط کرتے تقریباً پانچ منٹ بعد بولے تھے

ارے ماما کیا بولیں گئیں بابا وہ تو اتنی سویٹ ہیں انہیں غصہ کرنا بھی نہیں آتا حمزہ اور فیصل مسکرائے تھے

مگر پتہ نہیں یہ دونوں کس پر چلی گئی ہیں فیصل نے زارا اور طوبیٰ کو مسکراتے دیکھ پھر سے تیلی لگائی تھی اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے بندروں کے سردار...

زارا تپی تھی چلو جسکا بھی ہوں سردار تو ہوں تم تو وہ بھی نہیں ہوں

بھٹکتی ہوئی چڑیل... فیصل نے اسکے بال کھینچے تھے

زارا کہاں پیچھے رہنے والی تھی دونوں ہاتھوں سے اسکے بال پکڑے اچھا خاصا اسے گھمایا تھا

سمیرا بیگم اور عون صاحب تھک ہار کر سر پر ہاتھ رکھتے صوفے پر بیٹھے تھے کے ہماری بلا سے لڑتے رہو

...

کیا ہو رہا ہے یہ سب وہ چاروں ادھر سے ادھر بھاگتے ایک دوسرے کے منہ پر پینٹ لگا رہے تھے اریان کی دہشت زدہ آواز پر اپنی اپنی جگہ جم گئے تھے یہ گھر ہے یا چڑیا گھر اسنے غصے سے استفار کیا تھا

بھائی... ایک لفظ نہیں سارا گھر تم لوگوں نے سر پر اٹھا رکھا حد ہوتی ہے

فیصل جو کچھ بولنے لگا تھا پھر سے چپ ہو گیا تھا اور شکلیں دیکھو تم سب اپنی بچے ہو کیا تم سب اریان انکے منہ پر پینٹ لگا دیکھ کر افسوس سے بولا تھا سمیرا بیگم اور عون صاحب نے سکھ کا سانس لیا تھا کوئی تو تھا جن کے کنٹرول میں وہ آجاتے تھے ورنہ تو چوبیس گھنٹے گھر میدان جنگ بنا رہتا جاؤ اور ابھی اس وقت تم چاروں اپنا اپنا حولیہ درست کر کے آؤ اور خبر دار جو کسی نے چوں چراں بھی کی تو... اریان سخت لہجے میں بولتا کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا اگلے بیس منٹ کے اندر وہ چاروں شریف بچوں کی طرح صوفوں پر بیٹھے اریان کے اگلے حکم کا انتظار کر رہے تھے وہ ان سب سے بڑا تھا اور دوسری اسکی رعب دار شخصیت کسی کو بھی اسکی بات ماننے پر مجبور کر دیتی تھی طوبیٰ جو اپنا موبائل یوز کرنے میں مصروف تھی کشن دھڑام سے اسکے منہ پر آ کے لگا تھا اور وہ کمزور دل کی لڑکی ڈر کے چیخ مار گئی تھی

حمزہ اور زارا نے بھی طوبیٰ کی طرف دیکھا تھا

جو غصے سے فیصل کو گھور رہی تھی

میں بھائی کو بتا دوں گئی طوبیٰ دھمکی دیتے بولی تھی

ہاں تو بتا دو میں کونسا تمہارے بھائی سے ڈرتا ہوں.... فیصل تیس مار خان بنتے بڑے اسٹائل سے بولا تھا

اچھا تو تم نہیں ڈرتے بھائی سے حمزہ نے خاصی اونچی آواز میں اسکی بات دہرائی تھی

بلکل بھی نہیں شاہانہ انداز میں بولتے ٹانگ پر ٹانگ رکھی تھی

فیصل...؟

اریان نے لب بھینچے اسکا نام لیا تھا

بب... بھائی... آپ.. مم.. میں تو مذاق کر رہا تھا

فیصل ڈر کے مارے اٹک اٹک کے بول رہا تھا وہ تینوں اسکی غیر ہوتی حالت پر ہنسے تھے

خاموش ہو جاؤ سب تم چاروں اس وقت مال جاؤ گئے شاپنگ کرنے اریان مدعے پر آتا بولا تھا سمیرا بیگم پہلے ہی اسے جنگ عظیم کی وجہ بتا چکی تھی جس پر اسنے نیا حکم سنایا تھا ابھی دو بج رہے ہیں شام سات بجے سے پہلے تم چاروں گھر ہونے چاہیے اور اگر مجھے کوئی شکایت ملی تو تم دونوں اپنا حشر سوچ کے گھر آنا

اریان ان دونوں کو کڑے تیوروں میں باور کرا گیا تھا

آپ نہیں آئیں گیں ہمارے ساتھ طوبیٰ دھیمے لہجے میں بولی تھی اسے ڈر تھا کہ اریان اس پر بھی غصہ کر دے گا مگر اریان ملک کی تو جان بستی تھی اپنی بہن میں وہ کیسے غصہ کر سکتا تھا

نہیں میرا بچہ میں نہیں آسکتا مجھے چاچو کے ساتھ جانا اور بھی بہت کام ہیں آپ کو کوئی تنگ نہیں کرے گا وہ طوبیٰ کا ڈر سمجھ گیا تھا

میں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں تم دونوں کو اس پر سے نظریں ہٹائے وہ پھر سے فیصل اور حمزہ کی طرف مڑتے بولا تھا

بے فکر رہیں بھائی وہاں تنگ نہیں کریں گیں مگر گھر آکے سارے بدلے لیں گئیں آخری بات وہ اتنی کم آواز میں بولا تھا کہ صرف حمزہ کو ہی سنائی دی تھی مگر یہ بھی اسکی غلط فہمی تھی اریان نے سر جھٹکا تھا وہ جانتا تھا فیصل شاہ کبھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آسکتا چلو جاؤ اب اور خیال رکھنا اپنا!...

اریان سمیت وہ سب سمیرا بیگم کو اللہ حافظ بولتے گھر سے باہر نکلے تھے

چاچو مجھے آپ سے بات کرنی ہے نظر سامنے سڑک پر ٹکائے وہ بہت ادب سے بولا تھا

جی بولیں .... عون صاحب موبائل ڈیش بورڈ پر رکھتے اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے مگر سامنے پڑی فائل نے انکی توجہ اریان پر سے ہٹائی تھی

یہ کونسی فائل ہے وہ فائل کو کھولتے گویا ہوئے تھے

مجھے اسی بارے میں بات کرنی تھی آپ سے عون صاحب اس فائل پر اپنا نام دیکھتے چونکے تھے برسوں پہلے جو غلطی میرے بابا سے ہوئی میں اسے سدھارنا چاہتا ہوں وہ حویلی آپ کی امانت ہے بابا کے بعد آپ کے پاس ہی ہونی چاہیئے اس لئے میں نے یہ کاغذات بنوائے ہیں میں وہ حویلی دوبارہ آپ کے نام کر رہا ہوں

مگر بیٹا وہ آپ کی ہے کیونکہ وہ انور بھائی کی تھی تو انکے بعد انکے بیٹے کی ہوئی

نہیں چاچو وہ صرف بابا کی حویلی نہ

نہیں تھی اس پر آپ کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا بابا کا تھا اریان کی بات پر انکے لب مسکرائے تھے بچپن میں آپ کو دیکھتا تھا تو ڈر لگتا تھا کہ آنے والے وقت میں آپ بھی اپنے بابا جیسے بن جاؤ گئے اس لئے میں آپ پر پابندیاں لگایا کرتا تھا اور آپ کو باہر بھیج دیا پڑھنے کے لئے تا کہ یہاں کا برا اثر آپ پر نا پڑے مگر میں خوش ہوں آج یہ دیکھ کے آپ ایک بہترین انسان ہیں انور بھائی سے میں بہت پیار کرتا ہوں آج بھی مگر انہوں نے ہمیشہ دنیاوی چیزوں کو اہمیت دی تھی انکے نزدیک رشتے بہن بھائی یہ سب معنی نہیں رکھتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ ہم الگ ہو گئے وہ افسردہ ہوئے تھے مگر میں آپ کی طرف سے مطمئن ہوں مجھے فخر ہے آپ پر... انہوں نے اریان کا کندھا تھپتھپایا تھا مگر...

وہ خاموش ہوئے تھے

مگر کیا چاچو...؟ اریان تشویش زدہ لہجے میں بولا تھا

میں یہ حویلی نہیں لے سکتا یہ آپکی ہے میری خوشی کے لئے بھی نہیں اریان انکی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا

مگر بیٹا اگر مگر کچھ نہیں چاچو یہ فائل رکھیں اور اس پر سائن کر دیجیئے گا اریان زبردستی انکو فائل تھماتے بولا تھا

وہ کچھ بولتے اریان کا موبائل بجا تھا انہیں خاموش رہنا پڑا میں تھوڑی دیر تک کال کرتا ہوں اریان کال کٹ کرتے انکی طرف مڑا تھا مجھے کچھ اور بات بھی کرنی تھی اریان کے دوبارہ بولنے پر انہوں نے صرف دیکھنے پر استفار کیا تھا

چاچو میں چاہتا ہوں جس حویلی میں میری دادی اور ماں دولہن بن کر آئی اور میری چھوٹی ماما کی انگیجمنٹ ہوئی یہ شادی بھی

اسی حویلی میں ہو عون صاحب مسکرائے تھے وہ اور آسیہ بیگم بھی تو ایسا ہی چاہتے تھے مگر اریان سے بات کرنے میں ہچکچا رہے تھے اور آج اریان نے خود بات کر کے انکا دل خوش کر دیا تھا مجھے خوشی ہو گئی کہ میری بیٹی کی بارات بھی اسی حویلی میں آئے گئی

اریان انکی رضامندی پر خوش تھا

وہ چاروں کچھ دیر قبل مال پہنچے تھے تم دونوں اپنی شوپنگ کرو میں اور میری بیوی اپنی شوپنگ کر لیں گئیں فیصل انکو کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر طوبیٰ کا ہاتھ تھامتے مال کی دوسری سائیڈ پر گیا تھا

مجھے آپی کے ساتھ شوپنگ کرنی تھی وہ اسکے ساتھ قدم اٹھاتی منہ بنائے بولی تھی

چلتے چلتے فیصل رکا تھا جس پر اسے بھی رکنا پڑا تھا

میری معصوم بیوی کچھ وقت انکو اکیلا گزارنے دو تاکہ جو رہی سہی رنجشیں ہیں ان کے درمیان وہ بھی ختم ہو جائیں فیصل اسکے گال کھینچتا بولا تھا

آہ کیا ہے طوبیٰ معصوم سی شکل بنائے بولی تھی

فیصل کو ہنسی آئی تھی

اب میں کیا کروں تم ہو ہی اتنی کیوٹ دل کرتا کھا جاؤں تمہیں فیصل پھر اسکے گال کھینچتا مسکراتا ہوا بولا تھا

وہ آنکھوں میں بے یقینی لئے اسے دیکھ رہی تھی

ایسے نہیں دیکھو ورنہ میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کروں گا فیصل نے اسے اپنی طرف کھینچتے کان میں سرگوشی کی تھی

آپ بہت برے ہیں طوبیٰ اسکی بات کا مطلب سمجھتی فٹ سے دور جا کھڑی ہوئی تھی اسکی معصوم حرکت پر بے ساختہ اسنے قہقہ لگایا تھا طوبیٰ جو پہلے سرخ گلاب بنی ہوئی تھی اسکے قہقہے پر مزید شرمندہ ہوتی سر جھکا گئی تھی وہ اس کے ساتھ چاہے جتنی بھی فرینک تھی مگر ذرا سی اسکی قربت بھی اسے اپنے آپ میں سمیٹنے میں مجبور کر دیتی تھی

اچھا یہاں آؤ دور تو ایسے بھاگ رہی ہو جیسے ابھی کھانے والا ہوں تمہیں!...

مجھے تنگ نہیں کریں ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی وہ غصے سے بولتی منہ موڑ گئی تھی

چلو نہیں کرتا مگر گھر جانے کے بعد کی گرینٹی میں نہیں لیتا اسے اپنے حصار میں لیتا پیار سے بولا تھا اسکی آنکھوں میں جھلکتی محبت اور لو دیتا لہجہ طوبیٰ کو اسکے ارادوں سے خوف محسوس ہوا تھا

ابھی ان کے درمیان اتنی بھی انڈرسٹینڈنگ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اپنی شاپنگ ایک دوسرے کے ساتھ کرتے وہ دونوں ہی اپنی جگہ ہچکچا رہے تھے بیس سال کا عرصہ ان دونوں کے رشتے میں کافی ساری تبدیلیاں کر گیا تھا اب وہ پرانے والے دوست نہیں رہے تھے جو ایک ساتھ موج مستی کرتے کھانا کھاتے ہر بات شئیر کرتے تھے حمزہ تو تب بھی اتنا فرینک نہیں تھا مگر اب زارا بھی اسکے ساتھ نروس ہوتی تھی تھے دیکھا جاتا تو اب دوستی سے بھی زیادہ مضبوط رشتہ تھا انکے درمیان جسے سمجھنے کے لیے انہیں ابھی کافی وقت چاہیے تھا

اب کیا سارا دن یہاں کھڑے رہنے کا پلان ہے زارا خود کو کمپوز کرتے بولی تھی

نن... نہیں چلو چلتے ہیں زارا کو لگا وہ کچھ سوچ رہا ہے

فیصل تمہیں اتنا تنگ کرتا اور وہ جو صبح والی حرکت تھی وہ بھی فیصل زبردستی مجھے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا اس لئے صبح کے لئے سوری فیصل کی طرف سے بھی اور میری طرف سے بھی بچوں کی طرح کان پکڑتے سوری بولتے ہوئے وہ زارا کو بہت پیارا لگا تھا

میں نہیں ہوں ناراض مت بولو سوری زارا عام سے لہجے میں بولی تھی اور ویسے بھی میں فیصل کی حرکتوں سے کبھی تنگ نہیں آئی اور نا کبھی ایسا ہو سکتا کیونکہ مجھے وہ سب سے زیادہ عزیز ہے زارا نے مسکراتی آنکھوں سے حمزہ کو دیکھا تھا

کیوں اس میں ایسا کیا ہے ؟حمزہ اپنے لہجے کو نرم رکھتے بولا تھا

اس نے تب میرا ہاتھ تھاما تھا حمزہ جب کوئی نہیں تھا میرے پاس میں اپنے اللہ سے ماما بابا دادی اریان سب سے دور ہو گئی تھی صرف اس ایک تمہارے لیے میں اس دن بہت خوش تھی جب ماما نے بتایا کہ تم سب آرہے ہو میں تمہیں 15 سالوں بعد دیکھنے والی تھی میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

حمزہ اسے بڑے غور سے سن رہا تھا

مگر میری خوشی خاک ہوئی جب اریان کے ساتھ تم نہیں فیصل شاہ آیا تھا وہ پہلی بار آیا تھا مگر اسکی شرارتی طبیعت کے برعکس وہ بہت جلدی سب میں گھل مل گیا تھا میں اس سے ملنے نہیں آئی تھی بلکہ وہ خود آیا تھا اور تمہیں پتہ ہے وہ کیوں آیا تھا؟

زارا نے اپنی گہری بھوری نظریں اسکی آنکھوں میں گاڑی تھی

کیوں؟ وہ ہولے سے بولا تھا

فیصل شاہ اس بدنصیب لڑکی کو دیکھنا چاہتا تھا جو حمزہ میر کی محبت میں جیتی تھی وہ اس پاگل لڑکی کو دیکھنے آیا تھا جو حمزہ میر کی صرف آواز سننے کے لیے اسے دن میں سو سو کالز کر جاتی تھی اور میں بیوقوف لڑکی اس دن بھی وہاں کمرے میں اکیلی بیٹھی تمہاری بے رخیوں پر ماتم منا رہی تھی جب وہ میرے کمرے میں آیا میں نے جلدی سے آنسو صاف کیے تھے آنسو بہنے کے لئے ہی بنے ہیں تو انہیں روکو مت بس بہنے دو وہ میرے سر پر ہاتھ رکھتے بولا تھا اور میں جیسے مجھے تو کوئی سہارا ملا تھا میں اسکے سامنے پھوٹ

پھوٹ کے رو دی تھی پھر اسنے بتایا کہ وہ ہمارے بارے میں سب جانتا ہے میں بس خاموش سی اسے سنتی رہی وہ تمہاری تعر فداری کر تا رہا کہ تم بہت اچھے ہو مجھ سے بہت پیار کرتے ہو بس کچھ مجبوریاں ہیں اور میں ازل کی تمہاری دیوانی بس تمہاری بے رخی ہی میرے گرد چکر کاٹتی رہی اسکی کوئی بات سنی ہی نہیں زارا کو اپنی آنکھوں پر نمی محسوس ہوئی تھی ایک وہی تو دوست بن کے آیا تھا تب جب کوئی نہیں تھا میرے پاس جب میں تمہارے دکھ میں قطرہ قطرہ کر کے مر رہی تھی وہ بھائی کی طرح مجھے سمجھاتا تحفظ دیتا اور دوست کی طرح مجھے ہنساتا تھا جب تک وہ وہاں رہا اسنے مجھے رونے نہیں دیا تھا

حمزہ کی آنکھوں میں اداسی پھیل گئی تھی وہ جتنی بھی کوشش کرتا مگر یہی سچ تھا اس کانچ کی گڑیا نے اس تک پہنچنے کے لئے بے شمار دکھ اور اذیتیں جھیلی تھی جس کا مداوا وہ ساری زندگی میں بھی ادا نہیں کر سکتا تھا

تمہیں ایک بتاؤں حمزہ نے بس دیکھنے پر اکتفا کیا تھا

تم سے جڑی ہر اذیت دہ یاد جب بھی مجھے اپنے سحر میں جکڑتی ہے تو مجھے اس پہلے دن کے جیسے تکلیف ہوتی ہے جب تم مجھے چھوڑ کے گئے تھے آنسو لکیر کی صورت میں اسکے چہرے پر بہے تھے حمزہ نے بے ساختہ اسکا ہاتھ تھاما تھا

ان سب بُری یادوں کو بھول جاؤ میں بیتا وقت بدل تو نہیں سکتا مگر یہ وعدہ ضرور کرتا ہوں کہ ہماری آنے والی زندگی میں تمہاری آنکھ میں کبھی حمزہ میر کی وجہ سے آنسو نہیں آئے گا اور نا کسی کی اتنی

جرات ہو گئی کہ وہ حمزہ میر کی بیوی کو رلا سکے اسنے نرمی سے زارا کے آنسو چنے تھے اگر موقع دو تو میں ابھی ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ حمزہ میر تم سے کتنی محبت کرتا ہے

حمزہ آنکھ مارتے ہنستے ہوئے بولا تھا

زارا اسکی بات کا مطلب سمجھتے کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی

دفعہ ہو جاؤ نہیں کرنی مجھے تمہارے ساتھ شاپنگ

زارا اپنے چہرے کی سرخی چھپاتے اسے بیگ مارتے بولی تھی

میری جنگلی بلی رکو.. بھائی نے بولا تمہارے ساتھ رہوں زندگی کے آخری موڑ تک حمزہ اسکے پیچھے بھاگتا ہنستے ہوئے بولا تھا

زارا نے اسے گھورا تھا اچھا نہیں بولوں گا اب کچھ بھی حمزہ منہ پر ہاتھ رکھ گیا تھا

ڈرامے کروا لو بس تم سے زارا غصے سے بولتی شاپ میں اینٹر ہوئی تھی جہاں اسکی نظر لونگ میکسی پر پڑی تھی

اب یہ مت کہنا تم یہ لینے والی ہو حمزہ اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتا بولا تھا

بلکل میں یہی لوں گئی

خدا کا خوف کرو زارا یہ پہن کر تم چلو گئی کیسے حمزہ پریشان ہوا تھا

افف تم چپ رہو میں دولہن ہوں بس ایک جگہ پر بیٹھنا ہے میں نے زارا مسئلے کا حل دیتی اترائی تھی

پر پھر بھی یہ بہت ہیوی ہے دولہن ایسی ہی ڈریسز پہنتی ہے ایڈیٹ.... وہ جھنجھلاتے بولی تھی

اوکے مرضی کرو حمزہ کچھ بھی بولے بغیر اپنے لیے ڈریسز دیکھنے جینٹس پورشن کی طرف بڑھ گیا تھا

میں اس لئے کہہ رہی تھی کہ مجھے آپی کی ساتھ شوپنگ کرنی ہے طوبیٰ چڑتی ہوئی بولتی شاپ سے باہر نکلی تھی وہ تیسری شاپ تھی جہاں سے وہ یہ کہہ کر باہر آجاتی کہ اسے کچھ بھی پسند نہیں آیا فیصل تو اچھا خاصا خوار ہورہا تھا

اچھا ٹھیک ہے میں خود پسند کرتا ہوں اپنی بیوی کے لیے ڈریس چلو میرے ساتھ فیصل اسکی اتری ہوئی شکل دیکھتے واپس شاپ میں گیا تھا جہاں اسنے طوبیٰ کے لئے الگ الگ ڈیزائین اور رنگ کے پانچ ڈریس پیک کروائے تھے

اب وہ دونوں فوڈ کارٹ کی طرف آئے تھے ان دونوں کی شوپنگ مکمل ہو چکی تھی ساڑھے چھ بج چکے ہیں اور یہ دونوں ابھی تک نہیں آئے فیصل ایک بار پھر کال ملاتا بولا تھا

کہاں ہو یار تم دونوں ٹائم دیکھو بھائی سے مار کھانے کا ارادہ ہے کیا؟ پہلے دیکھ تو لو تمہارے پیچھے ہی کھڑا ہوں حمزہ اسکی گردن دبوچتے بولا تھا

شکر ہے آگئے تم دونوں اب چلو نکلو یہاں سے فیصل کو کچھ زیادہ جلدی تھی

افف کیا ہے بندر ہر وقت اچھلتے رہتے ہو بیٹھ جاؤ ابھی میں تھک گئی ہوں میرے پاؤں بھی دکھ رہے ہیں زارا کوفت سے بولتی اسکی بازو پکڑ گئی تھی

تم چڑیلوں کی ملکہ فیصل دو بدو بولا تھا

طوبیٰ اور حمزہ نے سر پکڑا تھا اب آپ دونوں یہاں لڑنے مت بیٹھ جایئے گا طوبیٰ کی بات پر ان دونوں نے اسے گھورا تھا

کیونکہ مجھے پتہ ہے غلطی کسی کی بھی ہو گئی بھائی ڈانٹیں گئیں مجھے ہی اس لئے بہتر ہے چلو چپ چاپ فیصل بولتا ہوا باہر نکل گیا تھا ان سب کو بھی اسکے پیچھے آنا پڑا تھا

ہاں وقاص بولو...؟ میں اس وقت چاچو کے ساتھ تھا اس لئے بات نہیں کر سکا

کوئی بات نہیں!...

وہ بہت دھیمے لہجے میں بولا تھا

اریان کو وہ ٹھیک نہیں لگا تھا

اسکا کچھ پتہ چلا... اریان مدعے پر آیا تھا

جی وہ کوئٹہ میں ہی ہے

تم ملے اس سے؟

ہاں!...

تم ٹھیک ہو اریان اکثر کسی سے پوچھتا نہیں تھا مگر وقاص کے ساتھ اسکے اچھے تعلقات تھے اس لیے پوچھ لیا تھا

جی میں ٹھیک ہوں....،

تمہارا پیغام بھی دے دیا تھا

اریان نے اسکے لہجے میں اداسی محسوس کی تھی

اوکے تم ریسٹ کرو مجھے امید ہے ملائکہ مجھے کانٹیکٹ کرے گئ وہ انشاء اللہ بولتا کال رکھ گیا تھا اریان اندر کی طرف بڑھتا جب اسنے ان چاروں کی گاڑی کو گھر میں داخل ہوتے دیکھی تھی

وہ سب باری باری نیچے اترے تھے انکے چہروں پر تھکن کے آثار نمایاں تھے

اسلام علیکم بھائی طوبیٰ تھکے ہوئے لہجے میں سلام کرتی اریان کی بازو کے ساتھ سر ٹکا گئی تھی وہ اتنی چھوٹی سی تھی کہ اریان کے کندھے تک بھی بامشکل آتی تھی

کیا ہوا میرا بچہ اسکے لہجے میں محبت ہی محبت تھی مگر وہ خاموش رہی

اریان فکر مند ہوا تھا اسنے طوبیٰ کی طرف دیکھا تھا جو اریان کے کندھے سے لگے ہی سو گئی تھی اریان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی وہ تینوں بھی اسکی معصوم حرکت پر مسکرائے تھے

یہاں نہیں سونا گڑیا چلیں اندر پہلے کھانا کھانا پھر سونا اریان اسکے بال سہلاتا زارا کو اشارہ کر گیا تھا جو طوبیٰ کو بازو سے پکڑے اندر صوفے تک لائی تھی گھر کے بڑے جو لاؤنج میں بیٹھے ان سب کا انتظار کر رہے تھے ان کی حالت دیکھ کر مسکرائے تھے

لگتا آج میرے بچوں نے کچھ زیادہ ہی شاپنگ کر لی ہے عون صاحب مسکراتے ہوئے بیگز کی طرف دیکھتے بولے تھے سمیرا بیگم طوبیٰ کی طرف آئی تھی

کیا ہوا میری بچی کو؟ ان کے لہجے میں ماں والی فکر اور پیار تھا انہوں نے کبھی محسوس ہی نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ اسکی ماں نہیں ہیں

ماما آپ کی چھوٹی سی گڑیا بہت تھک گئی ہے باہر بھی اریان کے کندھے سے لگے سو گئی تھی آسیہ بیگم اور عون صاحب بھی مسکرائے تھے

اچھا آپ سب ہاتھ دھو کے آئیں میں کھانا لگاتی ہوں وہ سب کھانے کے ٹیبل پر اکٹھے تھے مگر پہلے جیسی کوئی شرارت نہیں تھی کیونکہ وہ چاروں ہی تھکن سے چور تھے طوبیٰ کو سمیرا بیگم نے بہت مشکل سے کھانا کھلایا تھا جو آدھی نیند میں بس چند نوالے ہی کھا کر سو گئی تھی باقی سب بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھی

صبح کے تقریباً سات بج رہے تھے جب وہ جاگنگ سے واپس گھر آیا تھا اسلام علیکم ماما ایک گلاس پانی کا دے دیں اریان صوفے پر بیٹھتا بولا تھا سمیرا بیگم جو ملازمہ کے ساتھ مل کر ناشتہ تیار کر رہی تھی اسکی آواز پر پانی کا گلاس لیے باہر آئی تھی

اریان !...

جی ماما...

اریان گلاس تھامتے پیار سے بولا تھا

آپ نے وہ حویلی...

اب آپ بھی چاچو کی طرح آرگیومنٹ کریں گئیں اریان انکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی مصنوعی غصے سے بولا تھا وہ مسکرائی تھی جس میں میرے بیٹے کی خوشی ہے میں بھی وہی خوش ہوں بس یہی سننا چاہتا تھا میں اریان انکا ماتھا چومتا بولا تھا کل سے شادی کی تیاریاں شروع ہے اریان اور سب کیسے ہو گا مجھے بہت فکر ہو رہی ہے سمیرا بیگم فکر مند لہجے میں بولی تھی

ماما میں ہوں حمزہ ہے فیصل ہے ہم سب دیکھ لیں گئیں آپ کیوں ٹینشن لیتی ہیں

مگر پھر بھی...

زیادہ نہیں سوچیں ماما میں نے کل ہی حویلی کی صفائی اور ڈیکوریشن کا بول دیا تھا باقی انویٹیشنز بھی بھیجوا دیئے ہیں کیٹرنگ اور جیولر کو میں نے آج حویلی میں بلایا ہے سب کام ٹائم سے ہو جائیں گئیں بس آپ بے فکر رہیں

پر یہ سب آپ نے کیا کب ؟ وہ حیران ہوئی تھی

کل کا دن یہی سارے کام کیے تھے میں نے... وہ پر سکون سا بولا تھا اب آپ ان سب کو اٹھائیں اور ناشتہ کرائیں پھر ہمیں نکلنا بھی ہے

ٹھیک نو بجے وہ سب پانچ گاڑیوں سمیت ملک ولا سے نکلے تھے دو گاڑیوں میں وہ سب تھے جب کہ تین گاڑیوں میں ان سب کا سامان تھا طوبیٰ زارا حمزہ اور سمیرا بیگم ایک کار میں تھی جبکہ فیصل اریان آسیہ بیگم اور عون صاحب ایک کار میں تھے اریان نے خاص فیصل کو اپنے ساتھ بٹھایا تھا کیونکہ اسکے نزدیک ہر شیطانی کی جڑ وہی بندہ ہوتا تھا اس لئے جب تک وہ اریان کے ساتھ رہتا اسے سکون رہتا تھا ورنہ تو اسکے اندر کے جن اسے کبھی ایک جگہ ٹکنے ہی نہیں دیتے تھے طوبیٰ اور زارا نے سارا سفر سو کے گزارا تھا تقریباً چار گھنٹے بعد وہ سب اپنی منزل پر پہنچے تھے اور فیصل شاہ کی بے قرار آنکھوں کو قرار آیا تھا کیونکہ اسنے اپنی جھلی بیگم کا دیدار جو کر لیا تھا آسیہ بیگم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں کتنی یادیں جڑی تھیں انکی اس حویلی سے دولہن کے روپ سے لے کر دو بچوں کی ماں تک کا سفر انہوں نے اسی حویلی میں ہی تو گزارا تھا انکی زندگی ہر اچھی بری یاد اس حویلی سے جڑی تھی انہیں بے ساختہ اپنا بڑا بیٹا انور یاد آیا تھا باہر

دروازے پر ہی ملازموں کی فوج کھڑی انکا انتظار کر رہی تھی سمیرا بیگم اور عون صاحب انہیں دلاسا دیتے اندر لائے تھے طوبیٰ اور زارا اتنی بڑی خوبصورت حویلی کو دیکھ کر دنگ رہ گئی تھیں وہ حویلی انکے پرکھوں کے وقت کی تھی تب سے اب تک اس حویلی کو آنچ بھی نہیں آئی تھی اسکی خوبصورتی اور نفاست سے رکھی گئی ہر شے جو اسکی دلکشی مزید بڑھا رہے تھے ہر شے اپنے آپ میں خوبصورتی کی مثال تھی وہ سب ہال نما کمرے میں آ کے بیٹھے تھے سوائے زارا اور طوبیٰ کے جو اسکا کونہ کونہ دیکھنے گئی تھیں

حمزہ اور فیصل وہاں بارہا دفعہ آ چکے تھے

صاحب جی بیگز اندر رکھوا دیئے ہیں اور کوئی حکم وہ بہت مودبانہ انداز میں بولا تھا

سب ملازموں کو بلا کر لاؤ اریان کے نئے حکم پر منٹوں میں حویلی کے تمام ملازم ہاتھ باندھے نظریں جھکائے وہاں کھڑے نظر آئے تھے وہ سب حویلی کے نئے ملازم تھے اس لئے ان سب کو گھر والوں کے بارے میں بتانا ضروری تھا

یہ میری دادی ہیں آسیہ صدیق ملک اس حویلی کی بڑی اور قابلِ

احترام ہستی میرے چاچو ہیں عون صدیق ملک اس حویلی کے مالک اور آپ سب کے بڑے صاحب...

یہ ہیں میری ماں وہ سب جو کن اکھیوں سے سب کو دیکھ رہے تھے ماں کے لفظ پر ان سب نے بیک وقت نظر اٹھا کر سمیرا بیگم کی طرف دیکھا تھا دوسری طرف سمیرا بیگم جو سمجھ رہی تھی کہ وہ انہیں

چاچی یا چھوٹی ماما کے حوالے سے متعارف کروائے گا وہ غلط ثابت ہوئی تھیں دونوں کے چہروں پر بیک وقت مسکراہٹ آئی تھی میرے گھر کے بڑے میرے لیے قابلِ احترام ہیں میں چاہوں گا آپ سب ان سب کی بھی ویسے ہی عزت کریں جیسے میری کرتے ہیں اریان لاکھ غصے کا تیز اور سفاک مرد تھا مگر اسنے کبھی غریب پر اپنا غصہ نہیں نکالا تھا انہیں دھتکارا نہیں تھا یہی وجہ تھی وہاں سب ملازم اسکو جی جی کرتے تھے اسکو سر آنکھوں پر بیٹھا کے رکھتے تھے ان کے لئے اپنے صاحب کا حکم پتھر پر لکیر کی طرح تھا

بھائی یہ حویلی بہت پیاری ہے طوبیٰ چہچہاتی ہوئی اریان کے پاس آئی تھی سب ہی اسکی بات پر مسکرائے تھے

ملازم اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوئے تھے اسکے چہرے پر چھائی معصومیت اسکی بڑی بڑی آنکھیں وہ چھوٹی سی گڑیا کی طرح نظر آنے والی لڑکی جو اریان کو بھائی بول رہی تھی انہیں کوئی آسمان سے اتری پری لگی تھی اریان اسکی بات پر مسکرایا تھا

تم وہاں کیا کر رہی ہو یہاں آؤ!...

اریان نے زارا کو بھی اپنے پاس بلایا تھا جو دور کھڑی نا جانے کن خیالوں میں مگن تھی وہ دونوں اریان کے دائیں اور بائیں کھڑی تھی ان سب نے زارا کو دیکھا تھا وہ دونوں ہی لاجواب حسن رکھتی تھی یہ دونوں میری بہنیں ہیں اریان کے بہن لفظ پر وہاں سب مسکرائے تھے سوائے ایک شخص کے سب

ملازموں نے اریان کے دائیں اور بائیں۔ دیکھا تھا دونوں میں کوئی خاص فرق نہیں تھا دونوں ہی اپنے آپ میں بے مثال تھیں مگر ایک بات مشترکہ تھی وہ یہ کہ دونوں نے سروں پر چادر بڑی نفاست سے سیٹ کر رکھی تھی طوبیٰ کی عادت تھی وہ چادر بغیر گھر سے باہر نہیں نکلتی تھی زارا بھی اسکی صحبت میں رہتے چادر کرنے لگی تھی ان دونوں کو تو آپ سب جانتے ہی ہیں اریان نے صوفے پر اڑے ترچھے پڑے حمزہ اور فیصل کی طرف اشارہ کیا تھا

تو ٹھیک ہے آپ سب جائیں اور کھانے کی تیاری کریں وہ سب اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے اپنے اپنے کاموں کی طرف چلے گئے تھے

وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے شاہانہ انداز میں بیٹھا تھا زارا طوبیٰ سیڑھیوں سے بائیں طرف والے دو کمرے آپ دونوں کے ہیں اور دائیں طرف والے کمرے حمزہ اور فیصل تم دونوں کے ہیں

اور وہ بیچ والا پانچواں کمرہ ہے وہ کس کا ہے؟

وہ ملائکہ کا ہے وہ پر سکون لہجے میں بولا تھا

اریان کے مطابق ملائکہ صدیقی اسکی اور حمزہ فیصل کی یونی فرینڈ تھی

ملائکہ کون ہے؟ سوال طوبیٰ کی طرف سے آیا تھا

وہ بھائی کی فرینڈ ہے زارا گلا کھنگالتے بولی تھی

بھائی آپ کی فرینڈ بھی ہے

وہ فیصل کی فرینڈ ہے گڑیا میری نہیں....

اریان نے گویا فیصل کے سر پر دھماکہ کیا تھا وہ جو پر سکون سا آنکھیں موندے لیٹا تھا ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھا تھا

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ بھائی میری فرینڈ سب جانتے تھے اریان ملک لڑکیوں سے دوستی نہیں کرتا اس لئے وہ فیصل کی دوست سے ہی جانی جاتی تھی طوبیٰ بڑی بڑی آنکھیں کیے اسے گھورے جارہی تھی فیصل کو لگا تھا وہ اسے کچا چبا جائے گئ

ویسے ملائکہ بیٹی سے ملے بہت ٹائم ہو گیا سمیرا بیگم اپنائیت سے بولی تھی

کیا وہ شادی پر آرہی یھں ؟زارا نے اریان کی طرف دیکھا تھا شاید آجائے اریان پر سوچ انداز میں بولا تھا

طوبیٰ مسلسل اسے گھورے جارہی تھی فیصل اپنا منہ چھپانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا وہ اسے سمجھانا چاہتا تھا مگر سب کے سامنے کیسے بات کرتا آپ سب فریش ہو جائیں کھانا بننے والا ہو گا اریان کی بات پر سب متفق ہوتے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے

فیصل موقع کا فائدہ اٹھاتا فوراً سے طوبیٰ کے کمرے میں گیا تھا وہ جو اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے اِدھر اُدھر ٹہل رہی تھی فیصل کو اپنے کمرے میں آتا دیکھ ایک ایک کر کے سارے کشن اس پر برسانے لگی تھی

یار میری بات تو سن لو کیوں اپنے چھوٹے سے معصوم سے شوہر کا قتل کرنے پر تلی ہو فیصل اسکی دونوں کلائیاں مضبوطی سے جکڑتے بولا تھا

بھائی مذاق کر رہے تھے یار وہ صرف یونی کی فرینڈ ہے ہمارے ساتھ پڑھتی تھی چاہو تو حمزہ سے پوچھ لینا فیصل التجائی انداز میں بولا تھا

آپ سچ کہہ رہے ہیں وہ شاہد مطمئن نہیں ہوئی تھی

تمہاری قسم اسکے آگے اب کسی طرح کے سوال کا جواز ہی نہیں بنتا تھا

طوبیٰ خاموش ہوئی تھی

سوری مجھے لگا کہ وہ آپ کی فرینڈ ہے چہرے پر ڈھیروں معصومیت سجائے بولتی وہ فیصل شاہ کے دل میں ایک بار پھر اتر گئی تھی مگر اب کی اتنی گہرائی میں اتری تھی کہ فیصل شاہ کے لئے وہ سانسوں سے بھی زیادہ ضروری ہو گئی تھی

مجھے تم پر ترس آتا مگر شاہد تمہیں اپنی چھوٹی سی جان پر ترس نہیں آتا فیصل اسے دیوار سے لگاتا دونوں کلائیوں کو مضبوطی سے جکڑتے بولا تھا

ابھی اسے اس جملے کی بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ فیصل اسکے نرم گلابی ہونٹوں پر جھکا تھا طوبیٰ اپنی جگہ جم گئی تھی وہ سب اتنی جلدی ہوا تھا کہ اسکے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے تھے وہ نرمی سے دور ہوتا

اسے دیکھ رہا تھا جو چہرے پر خوف اور حیا کے رنگ سجائے نظریں نیچے کیے اپنی ڈھرکنوں کو ترتیب دینے میں لگی تھی

جب اتنی معصومیت سے بولتی ہو نا تو دل پر کنٹرول نہیں رہتا فیصل اسکے گال سہلاتا دھیمے لہجے میں بولتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا تھا میری جھلی بیگم فیصل نے اسے خود میں سمویا تھا

وہ سب ابھی کھانا کھا کر لاؤنج میں بیٹھے تھے جب دادی نے ضروری بات کا اعلان کیا تھا

کونسی ضروری بات دادی؟ وہ یہ کے کل سے شادی شروع ہے اور تم آج سے اپنے کمرے میں بند رہو گئی اب تم دونوں ایک دوسرے کو شادی والے دن ہی دیکھو گئے انکی بات پر جہاں زارا مسکرائی تھی حمزہ کو کھانسی شروع ہو گئی تھی یہ ہمارے ہاں کا رواج ہے کہ دلہن شادی سے پہلے دولہے سے پردہ کرتی ہے

ہاں مگر دادی آپی اور بھائی تو ایک گھر میں رہتے ہیں پھر کیسا پردہ طوبیٰ تھوڑی ہر ہاتھ رکھتے سوچنے والے انداز میں بولی تھی

جو بھی ہو بیٹا مگر دولہا دلہن تو ہیں نا چاہے پھر ایک گھر میں ہی کیوں نا رہیں پردہ تو کرنا پڑے گا دادی اٹل لہجے میں بولتی سب کو باور کرا گئی تھی

کہو گئے تو ملاقات کروادوں گا فیصل اسکے کان میں رازدانہ بولتا دانتوں کی نمائش کر رہا تھا

جی نہیں اب اتنی بھی کوئی آفت نہیں آئی دو دن کی تو بات ہے حمزہ مضبوط لہجے میں بولتا رخ موڑ گیا تھا

چلو میں بھی دیکھتا ہوں تم بھی یہی میں بھی یہی

اٹھو تم دونوں باہر ڈیکوریشن والے آئے ہیں جا کے ڈیکوریشن کرواو اریان نے لاونج میں داخل ہوتے انہیں حکم دیا تھا

ماما آپ چلیں میرے ساتھ جیولر آیا ہے

حمزہ جا چکا تھا اریان وہاں سے نکلتا اسکی نظر فیصل پر ٹھہری تھی

تم ابھی تک یہی ہو اریان فیصل کو وہی بیٹھے دیکھ کے بولا تھا بھائی جس کی شادی ہے وہ کروا رہا کام جب میری ہو گئی میں کرواؤں لوں گا فیصل عام سے لہجے میں بولتا پھر سے موبائل میں گھس گیا تھا

میں دس منٹ میں واپس آ رہا ہوں تم مجھے یہاں نظر مت آنا ورنہ میں جا رہا ہوں بھائی کیا ہو گیا آپ تو مذاق بھی نہیں سمجھتے اریان کوئی سخت الفاظ استعمال کرتا فیصل اپنی خیر مناتے بھاگا تھا

وہ بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے تھے انکی سانس پھولی ہوئی تھی مگر ڈاکٹر کو انکی بات سمجھنے میں مشکل نہیں ہوئی تھی وہ تیزی سے اس روم میں گئے تھے جہاں حیام درانی زیر علاج تھی اسکی طبعیت بگڑ رہی تھی وہ گہرے سانس لے رہی تھی اسکا پورا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا نرس درانی صاحب کو باہر لے گئی تھی

آپ باہر رکیں

درانی صاحب وہی زمین پر ڈھے گئے تھے یا میرے مالک میری بچی پر رحم فرما لوٹا دے مجھے میری بیٹی تجھے تیرے کریم ہونے کا واسطہ کن فرما دے میری دعا پر بیشک تو سننے والا ہے تو سنتا ہے تب جب کوئی نہیں سنتا تو دیکھنے والا ہے ان تکلیفوں کو بھی جن کو کوئی نہیں دیکھ سکتا بیشک تو ہی ہے جو ان تکلیفوں سے نجات دلانے والا ہے ختم کر دے اس آزمائش کو مجھے میری بیٹی لوٹا دے وہ اڈھیر عمر شخص زمین پر گرے اپنے رب کے حضور التجائیں کر رہے تھے انکی آنکھوں سے بہتا گرم سیال زمین پر گر رہا تھا

مبارک ہو درانی صاحب آپ کی بیٹی کو ہوش آ گیا ہے

تو آخر ان کی سن لی گئی تھی انکی دعا پر کن فرما دیا گیا تھا اتنے لمبے صبر کے بعد ان کی آزمائش ختم کر دی گئی تھی

مگر ڈاکٹر کی آواز نے انہیں سر اٹھانے پر مجبور کیا تھا وہ ابھی پوری طرح سٹیبل نہیں ہیں اتنے دن قومہ میں رہنے کی وجہ سے انکی بوڈی اور مائنڈ پیرالائیز ہے انہیں زبردستی بولنے پر اکسایا نہیں جائے یہی بہتر ہے کیونکہ ایسا کرنا ان کی طبیعت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے ڈاکٹر نے اپنی بات مکمل کرتے ہاتھ بڑھایا تھا

درانی صاحب انکے سہارے واپس کھڑے ہوتے انکے گلے لگے تھے میرے خدا کے بعد اگر یہ ممکن ہوا ہے تو صرف آپ کی وجہ سے بہت شکریہ آپ کا وہ چہرے پر اداس سی مسکراہٹ سجایے بولے تھے

میری بیٹی قومہ سے باہر آگئی ہے انشاء اللہ وہ بہت جلد سٹیبل بھی ہو جائے گی مجھے یقین ہے اپنے اللہ پر جہاں اتنا کرم ہوا ہے وہاں یہ کرم بھی بہت جلد کر دیا جائے گا ڈاکٹر انکے پوزیٹو سوچ پر خوش ہوئے تھے اکثر ایسے کیسز میں لوگ مایوس ہو جاتے ہیں نا امیدی دکھاتے ہیں مگر انکے کیریئر میں درانی صاحب وہ پہلے انسان تھے جن کی ہمت ہر دن کے آغاز کے ساتھ اور مضبوط ہوتی جاتی تھی اسے کہتے ہیں آپ اپنے اللہ پر کامل یقین یہ تھا وہ یقین جو انسان کو بڑی سے بڑی اور مشکل ترین حالات سے بھی باہر لے آتی ہے اس ذات پر کامل اور مضبوط یقین معجزے دکھاتی ہے جیسے آج درانی صاحب کو دکھایا گیا تھا آج اگر کوئی ان سے پوچھتا کہ معجزے ہوتے ہیں تو وہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں جواب دیتے کہ ہاں معجزے ہوتے ہیں اپنے رب پر کامل اور سچا یقین معجزے کرتا ہے وہ اپنے بندے کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا وہ السمیع البصیر ہے وہ سب دیکھتا اور سنتا ہے

اور وقت آنے پر نوازتا ہے اسے پتہ ہے کب کس کو کہاں کیا چیز عطا کرنی ہے وہ بہتر جانتا ہے بس وہ تم سے صبر طلب کرتا ہے

آج کا دن بھی انکا مصروف ترین گزرا تھا وہ سب کچھ دیر پہلے کھانا کھا کر اپنے اپنے کمروں میں گئے تھے زارا کو جب سے دادی نے پردہ کرنے کو کہا تھا اسنے تو فرمابرداری کی ساری حدیں پار کر دی تھیں وہ اس

وقت سے کمرے میں بند تھی حمزہ بیچارا تو اسے دیکھنے کے چکر میں جلے پیر کی بلی بنا پوری حویلی میں گھومتا پھر رہا تھا ابھی بھی وہ طوبیٰ کے ساتھ باہر لان میں بیٹھا اسکے بارے میں ہی باتیں کر رہا تھا

فیصل اسے پوری حویلی میں ڈھونڈتا لان میں آیا تھا جہاں وہ حمزہ کے ساتھ بیٹھے خوشگپیوں میں مصروف تھی

تم یہاں ہو میں تمہیں پوری حویلی میں ڈھونڈتا پھر رہا ہوں اسکے لہجے کی سختی اور رعب طوبیٰ کو اپنی جگہ منجمد کر گیا تھا وہ ٹھہری موم کی گڑیا آنکھوں میں خوف سمائے اسے دیکھنے لگی تھی جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو اب میں نے کونسی غلطی کر دی

میرے لیے چائے بناؤ رعب ہنوز قائم تھا طوبیٰ کو اسکے سخت لہجے کی عادت نہیں تھی اسکی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی

حمزہ کو بھی اسکا یوں حکم دینا بلکل نہیں بھایا تھا اتنے ملازم ہیں کسی سے بول دو طوبیٰ ہی کیوں بنائے وہ ماتھے پر تیوری سجائے بولا تھا

وہ اس لئے بنائے گئی کیونکہ وہ میری بیوی ہے فیصل اطمینان سے جواب دیتا کرسی پر بیٹھا تھا

تم ابھی تک یہی کھڑی ہو طوبیٰ جو انکی باتیں سننے میں اسکا حکم بھول گئی تھی فٹ سے چونکا ہوئی تھی

جج....جی جا رہی ہوں ایک پل بھی ضائع کیے بنا وہ وہاں سے بوتل کے جن کی طرح غائب ہوئی تھی

تمہیں سونا نہیں ہے

فیصل کی بات پر حمزہ رخ موڑ گیا تھا صاف تھا وہ اپنی بہن پر اسکی اجارہ داری پسند نہیں کرتا تھا روٹھی ہوئی لیلہ کی طرح کیوں بیٹھے ہو

فیصل نے اسکا موبائل چھینا تھا حمزہ اس پر لپکتا فیصل موبائل لے کے بھاگا تھا وہ حیران ہوا تھا وہاں پر اسکی اور زارا کی واٹس ایپ چیٹ اوپن تھی جس میں حمزہ نے زارا کو منتوں بھرے میسیجز بھیج رکھے تھے کے وہ ایک بار کمرے سے باہر آجائے

افففف اتنی بھی کیا بے قراری فیصل نے قہقہہ لگایا تھا

فیصل میرا موبائل واپس کرو ورنہ تمہارا حشر کر دوں گا حمزہ اس سے موبائل چھپٹنے کے انداز سے لپتا دور جا کھڑا ہوا تھا

اچھا نا میرے بھائی سوری فیصل دانتوں کی نمائش کرتا اسکے قریب آیا تھا

دفعہ ہو جا ورنہ میں تیرا منہ توڑ دوں گا حمزہ سرخ چہرا لیے اسکو دو تین مکے جڑ گیا تھا

اوکے جا رہا ہوں میں تو یہاں تمہاری ملاقات کرانے آیا تھا بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا وہ منہ میں بڑبڑاتا اندر کی طرف بڑھا تھا

حمزہ کچھ سوچتے ہوئے اسکے پیچھے آیا تھا

کیا واقع یہ ممکن ہے وہ پھولے ہوئے چہرے کے ساتھ بولا تھا

نہیں اب ممکن نہیں ہے

اچھا سوری نا میں تو بس مذاق کر رہا تھا بھائی کی بات کو سیریس نہیں لیتے حمزہ اسکے گلے میں بازو ڈالتا آنکھ مارتے بولا تھا

اوکے تو تم جاؤ مل لو زارا سے میں یہی ہوں جیسے ہی کوئی آئے گا میں تمہیں انفارم کر دوں گا فیصل احسان کرنے والے انداز میں بولا تھا پکا ہاں پکا فیصل خوش ہوتے بولا تھا

مگر اگلے ہی لمحے حمزہ کا چہرا پھر سے بجھا تھا

اب کیا ہوا زارا نے دروازہ لاک کیا ہوا ہے اور اگر میں گیا تو قیامت بھی آجائے تب بھی وہ چڑیل دروازہ نہیں کھولے گئی فیصل اسکی بات پر ہنستا آگے بڑھا تھا چلو ٹرائے کرتے ہیں فیصل کچھ سوچتے ہوئے بولتا سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا

زارا جو سونے کی تیاری کر رہی تھی نوک کرنے کی آواز پر دروازے تک آئی تھی

کون ؟

فیصل شاہ...

کیا اسٹائل تھا

کیا کام ہے بندروں کے سردار ؟

وہ بھی زارا عون ملک تھی

یار دروازہ کھولو ضروری بات کرنی ہے زارا نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ دونوں کوئی ایسی حرکت کر سکتے ہیں مگر پھر بھی کیا بھروسہ اس لئے اسنے پھر سے سوال کیا تھا

اتنی رات کو کیا بات کرنی ہے ؟

دروازہ کھولو گئی تو بتاؤ گا نا اور اگر نہیں کھولنا دروازہ تو بھی بتا دو فیصل اکتائے ہوئے لہجے میں بولتا دروازے پر کک کر گیا تھا

زارا غصے سے تن فن کرتی باہر آئی تھی

کیا موت... مگر سامنے کھڑے حمزہ کو دیکھ اسکے الفاظ ادا ہونے سے انکاری تھے

فیصل اسکے دروازہ کھولتے ہی وہاں سے نو دو گیارہ ہوا تھا

مجھے بات کرنی ہے تم سے حمزہ اسکی غصے بھری نگاہیں خود پر جمی دیکھ معصومیت سے بولا تھا

مجھے نہیں کرنی بات زارا دروازہ بند کرتی حمزہ زبردستی کمرے میں داخل ہوتے دروازہ بند کرتے لاک کر گیا تھا

اسکا رخ کچن کی طرف تھا آخر اپنی جان سے پیاری جھلی بیگم کو بھی تو دیکھنا تھا جو یقیناً اس سے اچھا خاصا ناراض ہونے والی تھی کوئی ایسے اپنے ملازم سے بھی بات نہیں کرتا جیسے انہوں نے مجھ سے کی بہت

برے ہیں میں اب کبھی بات نہیں کروں گئی اور کوئی بات بھی نہیں مانوں گئی بُرے شوہر جلاد اکڑ وہ وہ اسے القابات سے نوازے جارہی تھی یہ جانے بغیر کے اسکا جلاد شوہر پیچھے کھڑا اسکی ہر بات بہت لطف سے سن رہا تھا

چاہے نہیں بنی ابھی تک وہی پتھریلا لہجہ طوبیٰ ڈر کے مارے اچھلتی اس سے تین فٹ کی دوری پر جا کھڑی ہوئی تھی

بب...بن رہی ہے وہ منہ پھیرے بولی تھی جس کا صاف مطلب تھا ناراضگی...

ٹھیک ہے میرے روم میں لے کے آؤ فیصل اسکی ناراضگی کا نوٹس لیے بغیر واپس چلا گیا تھا اسکی آنکھوں میں نمی اترنے لگی تھی

یہ کیا بدتمیزی ہے حمزہ نکلو میرے روم میں زارا کا اسکی حرکت پر مزید پارہ ہائی ہوا تھا

میں تو نہیں جا رہا وہ سکون سے بولتا بیڈ پر بیٹھا تھا

عجیب زبردستی ہے زارا تعجب سے اسے دیکھتی گویا ہوئی تھی

جب اپنے شوہر کو اتنا تڑپاؤں گئی تو ایسی ہی زبردستی ہو گئی جانِ من حمزہ اسے دیوار سے لگاتا اپنے حصار میں جکڑتے مصنوعی غصے سے بولا تھا

اس اچانک ہوئی واردات پر زارا کا سانس اٹکا تھا یہ اسکا خاموش سا سویٹ اور معصوم حمزہ نہیں تھا اسکا پیار بھرا لہجہ لو دیتی آنکھیں اور لفظوں سے جھلکتی بے پناہ محبت یہ تو کوئی اور تھا وہ اسکی آنکھوں میں ہی کھوئی ہوئی تھی حمزہ کے لب مسکرائے تھے اسکی جان لیوا مسکراہٹ زارا کو پلکیں گرانے پر مجبور کر گئی تھی زارا کو اپنا دل اسکی دلنشین مسکراہٹ میں ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا وہ آج پہلی بار ایک دوسرے کو اتنے قریب سے دیکھ رہے تھے

اتنی فرمابردار کب سے بن گئی تم؟ حمزہ اسکی لٹوں کو اپنی انگلیوں پر گھماتے سخت لہجے میں بولا تھا

زارا جو نظریں جھکائے کھڑی اپنی سانسوں کی رفتار نارمل کرنے میں مصروف تھی

اسے یکدم دادی کی بات یاد آئی تھی میں فرمابردار ہی ہوں حمزہ میرا اب چھوڑو مجھے اور جاؤ یہاں سے وہ بامشکل اپنے لہجے کو مضبوط بناتے بولی تھی

حمزہ کی پکڑ اسکی کمر پر مزید مضبوط ہوئی تھی

اچھا تو مس فرمابردار پھر تمہیں شوہر کے حقوق بھی معلوم ہونے چاہئیں؟

حمزہ کی معنی خیز نظریں اور اسکا سوال اسے بہت کچھ باور کرا گیا تھا

حمزہ پلیز لیو می زارا تیز ہوتی سانسوں میں بامشکل بول پائی تھی کیوں اتنی جلدی اتر گیا فرمابرداری کا بھوت"....

اسکا شریر لہجہ زارا کو رخ موڑنے پر مجبور کر گیا تھا

ادھر دیکھو میری فرمابردار بیوی حمزہ نے اسکے گلاب جیسے نرم گالوں کو چھوا تھا

اسکی قربت زارا کی جان پر بنی تھی

تت... تم نے... بب.. بو.. لا... تھا.. م.. میری... مر.. ضی.. کے.. بغیر....

حمزہ نے اسکے لبوں پر انگلی رکھی تھی میں آج بھی اپنے وعدے کا پابند ہوں مگر کیا کروں میری تمام بے قراریوں کا حل صرف تمہارے پاس ہے جاناں اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے زارا کا دل دو سو کی رفتار سے بھاگنے لگا تھا

اوکے تم مجھے وہ بات بتاؤ جو پچھلے تین دن سے بتانے کی کوشش کر رہی ہو مگر بتا نہیں پا رہی حمزہ اسکی غیر ہوتی حالت پر ترس کھاتے دوری بنائے بولا تھا

زارا حیران ہوئی تھی اسے کیسے پتہ چلا؟

تمہاری یہ جو جھیل سی گہری آنکھیں ہیں نا مجھ پر سارے راز عیاں کر دیتی ہیں حمزہ اسکی نظروں میں جھلملاتا سوال پڑھ چکا تھا

زارا نروس ہوئی تھی اسنے سر تا پاؤں اپنے عشق میں ڈوبی اس لڑکی کو دیکھا تھا وہ بولڈ اور تیز طرار سی لڑکی آج اسکی ذرا سے قربت میں سہم گئی تھی اسکی نظریں بار بار زارا کی چھوٹی سی ناک کا طواف کر رہی تھی جس میں کچھ دن پہلے ہی نوز پن پہنی تھی مجھے بس معافی مانگنی تھی

زارا کی بات نے اسے حیرت میں مبتلا کیا تھا

میں تو صدمے سے ہی مر جاؤں گا زارا حمزہ میر معافی مانگ رہی ہے حمزہ شرارت سے بولتا ہنسا تھا زارا کا دل تو چاہا تھا کہ سر پھاڑ دے اسکا مگر وہ اسکے اتنے نزدیک کھڑا تھا کہ زارا کی پلکیں ہی اٹھنے سے انکاری تھیں ہاتھ کیا چلاتی....،

ویسے کس بات کی معافی؟

حمزہ کے سوال پر اسے شرمندگی ہوئی تھی

وہ میں نے تمہیں تھپڑ مارا تھا زارا کو اچانک اسکی نظروں میں سختی اترتے محسوس ہوئی تھی

سوری وہ انگلیاں چٹختی معصوم شکل بنائے بولی تھی

خون کا بدلہ خون ہوتا ہے ویسے ہی تھپڑ کا بدلہ تھپڑ ہوتا ہے بدلہ چکاؤ معافی مل جائے گئ!...

وہ اتنی سرد مہری سے بولا تھا زارا کو اپنی آنکھیں بھیگتی محسوس ہوئی تھیں

ٹھیک ہے میں تیار ہوں...زارا آنکھیں میچتے اپنا گال اسکے سامنے کر گئی تھی

حمزہ کو اس پر جی بھر کے پیار آیا تھا اسنے بے ساختہ اپنے لب زارا کے گال پر رکھے تھے زارا کو کرنٹ لگا تھا وہ پیچھے ہوتی حمزہ نے اسے اپنے حصار میں قید کیے سینے سے لگایا تھا

بدلہ لے رہا ہوں حمزہ اسکی گھوری کو اگنور کرتے اطمینان سے بولا تھا

زارا کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھی یہ نوز پن انتہائی حسین لگ رہی ہے تم پر وہ اسکے ستواں ناک کو چومتے کمرے سے باہر نکل گیا تھا اگر وہ کچھ دیر اور رکتا تو ضرور وعدہ خلافی کر جاتا زارا تیزی سے کمرہ

لاک کرتی اپنی ابتر ہوئی حالت کو سنوارنے لگی تھی وہ شیشے کے سامنے آتی اس میں نظر آتے عکس کو دیھا تھا حمزہ کی محبت کو یاد کرتے اسنے بے ساختہ ہاتھوں سے اپنا چہرا چھپایا تھا وہ پرانی زارا کہیں دور جا سوئی تھی یہ تو حمزہ میر کے عشق میں دیوانی زارا حمزہ میر تھی اسکی سانس میں سانس لینے والی زارا میر تھی دل ہی دل میں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتی سونے کے لئے لیٹی تھی

یس ...

فیصل کی آواز پر وہ منہ بناتے کمرے میں داخل ہوئی تھی چائے کا کپ رکھتے واپس جانے کے لئے مڑتی طوبیٰ کے بڑھتے قدم رکے تھے

یہاں آؤ... اسکے تحکمانہ لہجے پر طوبیٰ کی آنکھیں بھر آئی تھیں نہیں آنا مجھے... آپ بُرے ہیں انتہائی بُرے شوہر ہیں آپ!....

نہیں آؤں گئی میں آپ کے پاس....،

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولتی تیزی سے آگے بڑھی تھی مگر سامنے دیوار سے ٹکراتی اپنے سر کو ملنے لگی تھی فیصل اسکے سامنے دیوار بنے کھڑا تھا

ہٹیے میرے راستے سے وہ خونخوار شیرنی بنی ڈھاری تھی

ناہٹوں تو... فیصل پر سکون سا کہتا ہاتھ باندھے کھڑا ہوا تھا

تو میں آپ کو ماروگئی طوبیٰ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کے مکے بناتے اسکو مارے جارہی تھی

فیصل اسکی حرکت پر مسکرایا تھا

میری جھلی بیگم...! اسے سینے سے لگایا تھا

چھوڑیں مجھے آپ برے ہیں جلاد ہیں آپ ہر وقت مجھے دانٹتے رہتے ہیں بغیر غلطی کے بھی غصہ کرتے ہیں آخر وہ رونے لگی تھی

اگر میں غصہ نا کرتا تو ابھی تم یہاں نا ہوتی وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولتا اسکی بے داغ پیشانی پر اپنے لب رکھ گیا تھا

طوبیٰ خود میں سمٹی تھی تو آپ مجھے ایسے ہی بول دیتے ڈانٹنے کی کیا ضرورت تھی اسکی سوئی ابھی بھی وہی اٹکی تھی

اچھا

سوری نا فیصل نے اپنے دونوں کان پکڑے تھے اسکے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی

اب ڈانٹیں گئیں؟

کبھی نہیں فیصل اسکے گال کھینچتا مسکرایا تھا

میرے پاس تمہارے لئے گفٹ ہے فیصل کی بات پر اسکا بجھا بجھا سا چہرا کھل اٹھا تھا

پر گفٹ کیوں میری برتھڈے تو نہیں ہے طوبیٰ تھوڑی پر ہاتھ رکھتے بولی تھی

یہ گفٹ میں نے ہمارے نکاح کے بعد دینا تھا مگر اتنے پنگے ہوئے کہ مجھے یاد ہی نہیں رہا فیصل المیر اسے پیارا سا کیس نکالتا مڑا تھا

یہ لو کھول کے دیکھو...! طوبیٰ نے اسکے ہاتھ سے وہ کیس تھاما تھا واؤ فیصل یہ تو بہت پیارا ہے طوبیٰ نے دل سے تعریف کی تھی

پر یہ کافی مہنگا لگ رہا ہے طوبیٰ نے اسکی خوبصورتی اور نفاست کو دیکھتے اپنے رائے دی تھی

اسنے فیصل کی طرف دیکھا تھا

جو اسکے فیس ایکسپریشن دیکھنے میں مصروف تھا جو چیز میری

بیوی پر خوبصورت لگے گئی اسے فیصل شاہ اپنی بیوی کی زینت بنا دے گا خواہ وہ کتنی ہی مہنگی کیوں نہ ہو فیصل اسکے ہاتھ سے وہ نفیس سی ڈائمنڈ کی موتیوں کی چین لیتے پہنانے لگا تھا اسکی انگلیوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے طوبیٰ کی جان جا رہی تھی مگر جان اصل معنوں میں تب نکلی جب اسے اپنی گردن

پر فیصل کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا تھا

وہ دور ہٹتی فیصل نے اسے کے پیٹ کے گرد بازو باندھے تھے

دور جانے کا سوچنا بھی مت...! فیصل کی سرگوشی نے اسکی رہی سہی جان بھی نکالی تھی

کل سے شادی سٹارٹ ہے یہ جو تم مجھ پر ذرا سا نظرِ کرم کرتی ہو نا کل سے وہ بھی نہیں کرو گئی اس لئے آج کی رات تم فیصل شاہ کی قربت میں گزارو گئی فیصل اسکے بالوں میں منہ چھپائے دلفریب لہجے میں بولا تھا

طوبیٰ کی سانسیں بھاری ہونے لگی تھی فیصل کا گھیرا تنگ ہوتے ہی وہ بیڈ کی طرف بھاگی تھی منہ تک کمبل تانے اسے مضبوطی سے اپنے ارگرد لپیٹ گئی تھی فیصل اسکی معصوم اداؤں پر مسکراتا ایک جھٹکے میں کمبل اس سے دور کر گیا تھا

اگر... آپ... نے... تنگ... کیا.. تو.. میں... چلی... جاؤں... گئی طوبیٰ اٹکتے ہوئے بولتی کمبل کھینچنے لگی تھی

نہیں تنگ نہیں کروں گا سوائے چھوٹی سی جسارت کے فیصل اپنی بات مکمل کرتا بغیر اسکا جواب سنے اسکے ہونٹوں پر جھکتا اسکی سانسوں کو اپنے اندر اتارنے لگا تھا کچھ دیر بعد اس پر ترس کھاتے دور ہوتا اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر گیا تھا

طوبیٰ بغیر کوئی مزاحمت کیے اسکی باہوں میں سمٹتی جا رہی تھی بلاشبہ من پسند شخص کی پناہ میں خدا نے سکون ہی سکون رکھا ہے اور پھر وہ من پسند شخص محرم کے روپ میں ہو تو تمام تکلیفیں اور تھکاوٹیں صرف اسکے چھونے سے ہی زائل ہو جاتی ہیں طوبی اسکا کہا جملہ مکمل کرتے مسکرائی تھی فیصل کے چہرے پر بھی حسین مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا

مصروف دن گزارنے کے بعد وہ کب سو گیا اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی رات کے پچھلے پہر اسکی آنکھ کھلی تھی چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے واضح تھے سانس پھولی ہوئی وہ کسی برے خواب کے زیرِ اثر اٹھا تھا فوراً سے موبائل اٹھاتے اسنے مطلوبہ نمبر پر کال ملائی تھی

کہاں ہے وہ؟ جواب سے وہ مطمئن نہیں ہوا تھا اس لئے پھر سوال کیا تھا

طبیعت ٹھیک ہے اسکی؟ سامنے سے دیئے گئے جواب نے اسکی کچھ حد تک تسلی کی تھی

او کے خیال رکھنا اسکا.... وہ موبائل رکھتا کمرے سے باہر نکلا تھا نا چاہتے ہوئے بھی اسکے قدم اسی کمرے کی طرف اٹھے تھے جہاں وہ نہیں جانا چاہتا تھا کمرے کو ان لاک کیے اس میں داخل ہوتے اسنے لمبی سانس کھینچی تھی جیسے فضا میں پھیلی اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کر رہا ہو وہ کمرہ تب سے لاک تھا جب سے حیام وہاں سے گئی تھی اسنے صفائی کرنے کے لئے بھی اس کمرے میں جانے کی اجازت نہیں دی تھی ہر چیز اپنی جگہ پر تھی سوائے بیڈ کی چادر پر پڑی چند سلوٹیں فرش پر پڑی خون کی بوندیں اور کچھ ٹوٹی ہوئی چوڑیوں کے علاوہ اسنے جھکتے زمین پر سے وہ ٹوٹی ہوئی چوڑیاں اٹھائی تھی اسکی آنکھوں میں انتہائی دردناک تکلیف کے آثار تھے یہ ویسا ہی کمرا تھا جس میں اسنے حیام کو قید دیکھا تھا اسکا خون سے لت پت وجود اریان ملک کی چلتی سانسوں کو ساکن کر گیا تھا اسنے اس واقع کے بعد ایک بار بھی مڑ کر اسکی خبر نہیں لی تھی مگر آج کے وحشت زدہ خواب نے اسے مجبور کر دیا تھا اریان ملک اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوا تھا وہ لاکھ سفاک اور ظالم بن جاتا جتنی لاپرواہی برت لیتا مگر وہ اس وجود

سے جڑی محبت کو اپنے دل سے نہیں نکال پایا تھا بس خود کو صبر کے کڑوے گھونٹ پلا کر خاموش کرا گیا تھا صبر کر گیا تھا کہ وہ اس قاتل کی بیٹی تھی ورنہ اریان ملک کو اپنی شے پر کسی کی نظر بھی برداشت نہیں تھی وہ تو پھر جیتی جاگتی انسان تھی اسکی بے پناہ محبت تھی وہ باہر سے جتنا مرضی کٹھور بن گیا تھا مگر اسکے عشق کی آگ آج بھی ویسے ہی اسکے سینے میں جل رہی تھی

مایوں کا فنکشن اپنے زور و شور پر تھا عون صاحب اور اریان ملک مہمانوں کے استقبال کے لئے راہداری میں کھڑے تھے سمیرا بیگم اور آسیہ بیگم مہمانوں کے ساتھ مصروف تھی

بھائی...؛

حمزہ نے اریان کو سائیڈ پر آنے کا شارہ کیا تھا ہاں بولو اریان موبائل میں مصروف سا بولا تھا

بھائی ملائکہ کا پتہ نہیں چلا اسکے لہجے میں جھلکتی پریشانی اریان پر واضح کر گئی تھی کہ وہ ملائکہ کی کتنی فکر کرتا ہے

میں نے اس تک میسج کنوے کرا دیا حمزہ آگے اسکی مرضی وہ آنا چاہے گئی تو آجائے گئی ورنہ آفس تو اسے آنا ہی ہے اریان اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا تھا

تو کیا آپ کی اس سے بات ہوئی وہ ٹھیک ہے اور وہ تھی کہاں؟

فیصل جو انہیں اکٹھے دیکھ وہاں پہنچا تھا ایک پر ایک سوال پوچھے جا رہا تھا

وہ ٹھیک ہے اور کوئٹہ میں ہے

تم دونوں اسکی فکر مت کرو اور یہاں پر دھیان دو مجھے کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہیں چاہیئے اسکے لہجے میں تشویش تھی ہر وقت چوکنا رہنا اور گارڈز کو بھی چوکنا رہنے کا بول دو حمزہ اور فیصل اسکی بات پر سیریس ہوئے تھے میں نے سیکیورٹی چیک کرلی ہے میری نظر ہر جگہ ہے آپ بے فکر رہیں عموماً یہ کام حمزہ کا ہوتا تھا مگر اسکے دولہا ہونے کی وجہ سے اب یہ زمہ داری فیصل پر تھی مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے اریان اسکا کندھا تھپتھپاتے مسکرایا تھا ائیر پیس لگالو اور کنیکٹڈ رہنا ایک دوسرے سے اریان انہیں گائیڈ کرتا ہٹا تھا

جب اسکی نظر لڑکیوں کے گروپ پر پڑی تھی وہ آنکھوں میں حسرت لیے ان تینوں کو ہی دیکھ رہی تھیں وہ تینوں ایک سے بڑھ کر پیارے لگ رہے تھے ان تینوں نے وائٹ کلر کے شلوار قمیض پہنی تھی اسکے اوپر گولڈن کلر کی ویس کوٹ پہنے وہ شہزادے معلوم ہو رہے تھے بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے پیروں میں کھیڑیاں پہنے وہ تینوں بے حد حسین لگ رہے تھے کسی ایک پر نظر ٹھہر ہی نہیں رہی تھی ان لڑکیوں کی اریان کے وہاں سے ہٹتے ناجانے کتنی لڑکیوں کی حسرت بھری نگاہوں نے اسکا تعاقب کیا تھا وہ لگ ہی اتنا وجیہہ رہا تھا کہ کسی کے بھی دل پر قابض ہو جاتا!...

اسکی نظر اپنے چاچو کے قریبی دوست جو کے مشہور بزنس مین تھے ان پر گئی تھی وہ فوراً سے انکی جانب بڑھا تھا

اسلام علیکم مسٹر اینڈ مسز اکبر کیسے ہیں آپ؟

اریان عون صاحب کی غیر موجودگی میں ان کے تمام دوستوں سے مل رہا تھا

وعلیکم اسلام ینگ مین ہم ٹھیک ہیں تم بتاؤ کیسے ہو؟

انکے سوال پر اریان بس ہلکا سا مسکرایا تھا

بہت خوبصورتی سے سجایا ہے آپ نے حویلی کو امپریسو انہوں نے دل سے تعریف کی تھی

بہت شکریہ آپ اس طرف آئیں چاچو آپ کا انتظار کر رہے ہیں وہ اسکے ساتھ چلتے ہوئے لان سے حویلی میں آئے تھے اور انکی بیٹی اریان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملائے چل رہی تھی

جو اریان کو نہایت ناگوار گزرا تھا مگر وہ کچھ بھی بولے بغیر دوری بنا گیا تھا

وہ لڑکی دوبارہ سے اسکے قریب آئی تھی اریان نے آنکھوں میں غصہ لیے اسے دیکھا تھا مگر وہ مسکرا کر اور ساتھ چپک گئی تھی

اریان کے ماتھے کی تنیں ابھری تھی وہ چاہتا تو ایک سیکنڈ کے اندر اس لڑکی کے ہوش ٹھکانے لگا سکتا تھا مگر عون صاحب کے دوست کی بیٹی ہونے کی وجہ سے وہ خاموشی سے ضبط کر گیا تھا

بھو فنکشن شروع کراؤ لڑکیاں کہاں ہیں؟

جی اماں میں ابھی دیکھ کے آتی ہوں سمیرا بیگم انکی بات پر سر ہلاتی زارا کے کمرے کی طرف جاتی اریان کو مسٹر اور مسز اکبر کے ساتھ آتا دیکھ رکی تھی اریان ان کو عون صاحب اور سمیرا بیگم کی طرف لے جاتے فوراً سے نکلا تھا سمیرا بیگم ان سے ہلکی پھلکی بات چیت کرتی زارا کے کمرے کی طرف گئی تھی طوبیٰ اور زارا ایک ہی کمرے میں بیوٹیشن سے تیار ہوئی تھیں

آپ دونوں کب تک تیار...وہ دروازہ کھولتے کمرے میں داخل ہوئی تھیں انکے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے ان کی نظر سامنے صوفے پر تیار بیٹھی طوبیٰ اور زارا پر پڑی تھی

آپ دونوں تو بہت پیاری لگ رہی ہیں سمیرا بیگم ان کی بلائیں لیتی ماتھا چوم گئی تھی

طوبیٰ نے فیصل کی پسند کا ہلدی کلر کی شرٹ اور پلازو پہنا تھا جس کے کناروں پر گوٹے اور شیشوں کا کام ہوا تھا جس کے ساتھ گوٹے اور شیشے کے کام کا نارنجی کلر میں ڈوپٹہ تھا جسے طوبیٰ نے طریقے سے سر پر اوڑھ رکھا تھا اسکی گوری رنگت پر وہ رنگ اور بھی کھل اٹھا تھا بیوٹیشن کے ہلکے ہلکے میک اپ اور بالوں کی خوبصورت سی کھجوری چٹیا بنائی تھی پیروں میں نارنجی کھسا پہنا تھا بلاشبہ آج وہ کسی سلطنت کی شہزادی ہی لگ رہی تھی وہ چھوئی موئی سی چھوٹی سی لڑکی اتنی حسین لگ رہی تھی کہ دیکھنے والے اس پر سے اور اسکے چہرے پر ٹکی معصومیت سے نظر نہیں ہٹا پاتے انہوں نے زارا کی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر خوشی ہی خوشی تھی خوشی تو مانو اسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی پیلے کلر کی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس میک اپ سے سجی سنوری ہاتھوں اور گلے میں پھولوں کی جیولری پہنے وہ انتہائی

خوبصورت لگ رہی تھی سمیرا بیگم اسے ڈھیر ساری دعائیں دیتی طوبیٰ کے ہمراہ نیچے لائی تھی ہال کی لائیٹس آف ہوگئی تھی سپوٹ لائٹ ان پر جمی تھی حمزہ سمیرا بیگم کا اشارہ سمجھتے پاس آیا تھا طوبیٰ اور سمیرا بیگم وہاں سے دور ہوئی تھی اب زارا حمزہ کے ہاتھ میں ہاتھ تھمائے نیچے آئی تھی سب کی نظریں ان دونوں پر ٹکی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے سنگ چلتے ایک مکمل جوڑا لگ رہے تھے وہ جوڑی شہزادے اور شہزادے کی تھی جس میں شہزادہ اور شہزادی دونوں کے لمبے صبر کے بعد انہیں آج یہ دن دیکھنا نصیب ہوا تھا حمزہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا مگر اسکا موڈ بنا تھا کیونکہ سمیرا بیگم نے زارا کا اتنا بڑا گھونگھٹ نکالا تھا کہ وہ زارا کو دیکھ ہی نہیں پا رہا تھا زارا اسکی بے قراری جانچتے کھکھلائی تھی

ہنس لو میری فرمابردار بیوی سارے حساب برابر کروں گا

حمزہ اسے سٹیج پر لاتے معنی خیزی سے بولتے اسکی سانسیں الجھا گیا تھا

بیٹھیں شہزادی صاحبہ حمزہ سر کو خم دیئے بولتا مسکرایا تھا

زارا سٹیج پر رکھے اسے خوبصورت سے جھولے میں بیٹھی تھی حمزہ اور اسکے ایک ساتھ بیٹھنے پر نا جانے کتنی خوبصورت تصویریں کھینچی گئی تھیں

اماں جی رسم شروع کریں عون صاحب کے بولنے پر آسیہ بیگم رسم ادا کرتے ان دونوں کو لاتعداد دعائیں دیتی نیچے آئے تھیں انکے بعد عون صاحب اور سمیرا بیگم رسم کرنے سٹیج پر آئے تھے حمزہ اور زارا ان سے مبارک باد وصولتے گلے لگے تھے طوبیٰ لان میں نظر دوڑاتی فیصل کو ڈھونڈنے میں

مصروف تھی جو پتہ نہیں کہاں چلا گیا تھا طوبیٰ آگے بڑھتی جب اسکی ٹکڑ مسٹر اکبر کی بیٹی شانزے سے ہوئی تھی

سوری طوبیٰ آگے بڑھتی جب اسنے کرخت لہجے میں اسکا بازو تھاما تھا

اندھی ہو تم نظر نہیں آتا کیا وہ جو پہلے اریان کے نظر انداز کرنے پر اندر تک سلگی بیٹھی تھی طوبیٰ پر چڑھ دوڑی تھی

کیا ہو گیا آپی میں جان بوجھ کے آپ سے نہیں ٹکرائی

طوبیٰ آنکھوں میں خوف لیے بولی تھی

ایک تو غلطی کی اور اب زبان بھی چلا رہی ہو

شانزے کا تھپڑ طوبیٰ کے چہرے پر پڑتا زارا نے اسکا ہاتھ تھاما تھا

وہ جو کب سے اِدھر اُدھر نظریں دورائے اپنی معصوم سی گڑیا کو ڈھونڈ رہی تھی شانزے کے پاس کھڑے دیکھ فٹ سے اسکی طرف آئی تھی وہ شانزے کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھی وہ انتہائی قسم کی بدتمیز اور منہ پھٹ لڑکی تھی زارا کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی

آج یہ جرآت کرلی آئندہ سوچا بھی تو ہاتھ جسم سے الگ کر دوں گئی زارا آنکھوں میں نفرت سموئے اتنے تیز لہجے میں بولی تھی کہ پل بھر کو بولتی شانزے کو چپ لگی تھی

زارا نے جھٹکے سے پکڑا اسکا ہاتھ دور ھینکا تھا

ہاؤ ڈیئر یو شانزے غصے سے پھنکاری اسکی طرف بڑھتی بیچ میں فیصل حمزہ اور اریان آئے تھے حمزہ جو اپنی دولہن کو کڑے تیوروں کے ساتھ سٹیج سے اترتے دیکھ چکا تھا اسکے پیچھے آیا تھا فیصل اور اریان سیکیورٹی چیک کر کے عون صاحب کے بلانے پر لان کی طرف آئے تھے فیصل کا دماغ گھوم گیا تھا شانزے کی حرکت پر وہ اسے دو تین جڑ تا اس سے پہلے زارا بیچ میں آگئی تھی اور شانزے کے بچت ہوئی تھی ورنہ فیصل کا اپنی جان سے عزیز بیوی کے ساتھ ایسا سلوک نا قابل برداشت تھا

خبر دار لڑکی جو تم نے یہ غلطی دوبارہ دہرائی تو....

فیصل انگلی اٹھائے اسے وارن کرتے بولا تھا شانزے ان تینوں کو زارا اور طوبیٰ کے سامنے دیوار بنے دیکھ آگ لگ گئی تھی

اوہ تو کیا کر لو گئے تم شانزے سینے پر باندھتے آنکھوں میں غصے لائے بولی تھی

تم جیسی لڑکی کے منہ لگنے کا ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس...

حمزہ زارا سٹیج پر واپس جاؤ فیصل تم بھی طوبیٰ کو لے کے جاؤ مہمان ان کی طرف راغب ہوتے اور کوئی ڈرامہ بنتا اریان نے ان سب کو بھیجنا مناسب سمجھا تھا اریان کے الفاظ اسکے تن بدن میں آگ لگا گئے تھے

تم بتاؤ گئے مجھے میں کیسی لڑکی ہوں یو دو... شانزے کے ہاتھ اریان کے گریبان پر جاتے زارا کے تھپڑ نے اسکے ہاتھ اور ادا ہوتے الفاظ دونوں کو اوقات یاد دلائی تھی وہ سب اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے

خبردار شانزے جو تم نے میرے بھائی کے لئے ایک بھی لفظ اپنی گندی زبان سے نکالا طوبیٰ حمزہ کے ساتھ چپکی سہمی کھڑی تھی فیصل چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس چڑیلوں کی سردار کی بہادری پر شاباشی دے رہا تھا

کیا ہو رہا ہے یہاں؟

عون صاحب سمیرا بیگم ان کے ساتھ مسٹر اور مسز اکبر بھی وہاں تشریف لائے تھے

شانزے کو چہرے پر ہاتھ رکھے دیکھ اکبر صاحب کا خون کھول اٹھا تھا کس کی جرآت ہوئی میری بیٹی پر ہاتھ اٹھانے کی سمیرا بیگم اپنے تمام بچوں کو وہاں موجود دیکھ سمجھ گئی تھیں یہ سب ان کی ہی کارستانی ہے

اریان کیا ہے یہ سب عون صاحب ان کے غصے کو اگنور کرتے اریان سے مخاطب ہوئے تھے

بابا بھائی کیا بتائیں گئیں میں بتاتی ہوں زارا... اریان کے سامنے آتی ایک ایک بات ان کو بیان کر گئی تھی اریان حمزہ سمیت فیصل بھی اس کے اتنے تیز رویے پر ششدر کھڑے تھے

زارا غصے کی تیز تھی پر اتنی بھی نہیں کہ کسی پر ہاتھ اٹھا دیتی جو بھی تھا زارا آپ کو ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئے تھا سمیرا بیگم نے اسکو سمجھایا تھا

سوری ٹو سے ماما مگر میں اپنے بھائیوں اور بہن کے معاملے میں بہت پوزیسیسو ہوں وہ فیصل اریان اور طوبیٰ کی طرف دیکھتی بولی تھی جو کوئی بھی ان کو تکلیف پہنچائے گا زارا حمزہ میر اسکا یہی حال کرے گئ خاص کر میری بہن اسکی طرف تو دیکھنے سے پہلے بھی سوچنا آئندہ!...

زارا طوبیٰ کو اپنے حصار میں لیتی شانزے پر دھاڑی تھی

شانزے تو اپنی اتنی توہین پر کچھ کہنے لائق بھی نہیں رہی تھی

واہ عون یہ تربیت ہے تمہارے بچوں کی یہ سکھایا ہے تم نے اپنے بچوں کو گھر آئے مہمان کے ساتھ یوں کیا جاتا ہے اکبر صاحب کا غصہ کسی طور کم نہیں ہوا تھا سمیرا بیگم کچھ بولتی اریان ملک ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچے سامنے آیا تھا

انکل بٹ اگر ایک نظر اپنی دی گئی ترتیب پر بھی ڈال دیتے تو آج آپ کو یہ سب یہاں کھڑے ہو کر نا بولنا پڑتا اریان نے شانزے کے لباس پر چوٹ کی تھی جو کے ڈیپ گلے کی ساڑھی میں ملبوس تھی اسکا گلا اتنا ڈیپ تھا اسکا سارا جسم عیاں ہو رہا تھا اسکے علاوہ بلاؤز کے نام پر اسکے جسم پر صرف اتنا کپڑا تھا جو اسکی کمر کو بھی بامشکل ڈھکے ہوئے تھا اسکے پیٹ پر صرف جالی نما کپڑا تھا جو اسکے ہاتھ ہلانے کے باعث عیاں ہونے لگتی تھی شریف گھر کی عورتیں خود کو ڈھک کے رکھتی ہیں اریان نے زارا اور طوبیٰ کی طرف دیکھا تھا نا کہ اپنی نمائش کراتی ہیں اریان نے نظروں میں حقارت لیے شاززے کو دیکھا تھا

بس بہت ہوا میں اب یہاں ایک پل کے لئے نہیں رکوں گا اتنی ذلت اتنی بے عزتی...

چلو یہاں سے اکبر صاحب نے شانزے اور اپنی بیوی کو ساتھ لیا تھا رکو اکبر عون صاحب اسکے سامنے آئے تھے

جانے سے پہلے میں کہوں گا کہ ایک بار میرے بیٹے کی دی نصیحت پر غور ضرور کر لینا اکبر صاحب کو لگا تھا کہ وہ ان سے معافی مانگیں گے انہیں روکیں گئیں مگر یہاں تو سب الٹا ہوا تھا اریان حمزہ فیصل زارا اور طوبیٰ کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی

وہ غصے سے حویلی سے نکلتے چلے گئے تھے اریان بھی کسی خدشے کے تحت باہر نکلا تھا سمیرا بیگم زارا اور طوبیٰ کو اپنے ساتھ لے گئی تھی چلو فنکشن دوبارہ سے شروع کرو میں اور میری بیوی نے ابھی رسم کرنی ہے فیصل کے بولنے پر سب مسکراتے ہوئے سٹیج کی طرف بڑھے تھے فیصل اور طوبیٰ نے رسم ادا کر لی تھی مگر طوبیٰ کا چہرا ابھی بھی بجھا بجھا سا تھا فیصل کو اسکی فکر ہوئی تھی وہ کچھ بولتا سمیرا بیگم کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی

بیٹا اریان کہاں ہے اسے بھی بلا لائیں تا کہ وہ بھی رسم کر لے

جی میں بلا کے لاتا ہوں

فیصل سٹیج پر سے اترتا اریان لان میں داخل ہوا تھا نا جانے کتنی لڑکیوں کی نظریں اس پر اٹھی تھی اور واپس پلٹنا بھول گئی تھی اریان ملک اپنی شاہانہ چال چلتا رعب دار شخصیت کے ہمراہ سٹیج تک پہنچا تھا رسم

ادا کرتا انہیں مبارکباد دی تھی ہمیشہ خوش رہو تم دونوں زارا کے سر پر ہاتھ رکھتے سٹیج پر سے واپس اترا تھا

واہ میری فرمابردار بیوی آج تو تم نے کمال کر دیا حمزہ اسکو داد دیتے ہاتھ تھام گیا تھا حمزہ ہاتھ چھوڑو ہم فیملی میں بیٹھے ہیں

زارا اسکی حرکت پر شرم سے چہرا جھکا گئی تھی

میں نے اپنے بیوی کا ہاتھ تھاما ہے کسی کو کیا مسئلہ اسنے آئی بروا چکائی تھی

اچھا اب گھورو تو نہیں لو چھوڑ دیا ہاتھ حمزہ منہ بنائے بولا تھا

گڈ بوائے... زارا خوشی سے کہتی اپنا ہاتھ واپس اپنی گود میں رکھ گئی تھی

اس گڈ بوائے کو بیڈ بوائے بننے میں زیادہ دیر نہیں لگے گئی حمزہ محبت بھری آنکھیں اسکی گہری بھوری آنکھوں میں گاڑتے جذبے سے بولا تھا

زارا کو کل رات کا منظر یاد آیا تھا وہ کچھ بولتی عون صاحب کے بلانے پر حمزہ وہاں سے اٹھ گیا تھا

فیصل اسکے پیچھے کمرے میں گیا تھا

کیا ہوا میری جھلی بیگم فنکشن چھوڑ کے یہاں کیوں آ گئی مگر طوبیٰ کو اپنا سر ہاتھوں میں تھامے دیکھ پریشان ہوا تھا

کیا ہوا میرا بچہ اسکے لہجے میں فکر اور محبت عیاں تھی

سر درد کر رہا ہے طوبیٰ نے روئی آنکھیں اٹھائے اسے دیکھا تھا

کیا ہوا تم روئی ہو؟

فیصل کو اس پر غصہ آیا تھا

وہ میری وجہ سے باہر.... خاموش ہو جاؤ فیصل کی آواز کی سختی محسوس کرتے اسکے آنسو پھر سے نکلے تھے

خبردار جو ایک آنسو بھی نکلا تمہارا کس نے اجازت دی تمہیں رونے کی وہ بھی اتنی فضول سی بات پر بولو فیصل نے اسکا چہرا اپنے سامنے کیا تھا

طوبیٰ کچھ بھی بولے بغیر اسکے سینے میں منہ چھپا گئی تھی

فیصل اسکے ردِ عمل پر چونکا تھا

کیا ہوا میری جان سب ٹھیک ہے... کیوں تم پریشان ہو رہی ہے؟

ادھر دیکھو میری طرف طوبیٰ کی پکڑ اسکے بازوؤں پر مزید مضبوط ہوئی تھی مطلب صاف تھا وہ اس سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی فیصل نے بھی اسے سینے سے لگائے رونے دیا تھا وہ اتنی ہی حساس تھی چھوٹی سی بات پر گھنٹوں روتی تھی فیصل اسکی حساس طبیعت سے واقف تھا اس لئے بس خاموشی سے اسکے بال

سہلاتا اسے رونے دے رہا تھا مگر جب وہ کافی دیر رونے کے بعد بھی چپ نہیں ہوئی تو فیصل کو پھر سے غصہ آیا تھا

طوبیٰ اگر پانچ منٹ میں تم خاموش نہیں ہوئی تو میں تمہیں اپنے طریقے سے خاموش کراؤں گا

اسکی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی

طوبیٰ اس سے دور ہوتی اپنے آنسو پونچھنے لگی تھی

فیصل نے پھر سے اسکے قریب آتے اسکی دونوں آنکھوں کو چوما تھا اتنے سے دکھ پر اتنی فضول خرچیاں واللہ میری جان آئندہ ایسا ہوا تو مار کھاؤ گئی فیصل پیار اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں بولتا اسکی عقل ٹھکانے لگا گیا تھا

طوبیٰ نفی میں سر ہلاتی اسکے کندھے پر سر رکھ گئی تھی باہر چلیں سب ویٹ کر رہے ہوں گئیں فیصل کی بات پر طوبیٰ اسکے ساتھ کمرے سے باہر نکلی تھی

وہ تین دن سے گھر کے ایک کونے میں گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی نا دن کا ہوش نا رات کی فکر بس کچھ یاد تھا تو اتنا کہ اس سے بھی وہ گناہ سرزد ہوا جس کی خاطر اسکی ماں آج اس سے دور ہے وہ اپنی حال میں مست تھی اپنی دنیا میں مگن سوگ منانے میں مصروف تھی جب اسے کھٹ کھٹ کی آواز سنائی دی تھی کوئی اسکے گھر کی باہر کھڑکی کو بجا رہا تھا وہ فوراً محتاط ہوتی اپنی ریوالور نکالتے کھڑکی کے پاس آئی تھی

دیوار کی اوٹ میں ہوتی کھڑکی کھولیں تھی سامنے کھڑے شخص پر گن تانتی انسپکٹر وقاص رضا خان کو اپنے سامنے دیکھ ساکت ہوئی تھی

سوری میں بہت دیر سے دور بیل بجا رہا تھا تم نے دروازہ نہیں کھولا تو مجھے کھڑکی نظر آئی اور میں نے وقاص نظریں جھکائے اپنی صفائی بیان کر رہا تھا

یہ میں کچھ چیزیں دینے آیا تھا تمہاری میرے گھر رہ گئی تھیں وقاص نے نظریں اٹھائے سر تا پیر اسے دیکھا تھا لمبے الجھے بال چہرا بے رنگ آنکھیں سوجھی ہوئی وہ کہیں سے بھی فائیٹر نہیں لگ رہی تھی وہ تو ایک عام سی لڑکی تھی جس کو محبت کی بیماری ہو گئی تھی ایسی بیماری جو لاعلاج تھی وقاص سر جھٹکا بوکس اسکے ہاتھ میں پکڑتا انہی قدموں پر واپس لوٹ گیا تھا

ملائکہ کھڑکی پر کھڑے اسے دیکھتی رہ گئی تھی اسنے تب تم اسے دیکھا جب تک وہ اسکی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو گیا اسکی آنکھوں میں چھاجی افسردگی اور دل میں پنپتا تازہ تازہ غم اسے نڈھال کیے جا رہا تھا وہ کھڑکی بند کرتی واپس سے خود کو اس چار دیواری میں قید کر گئی تھی ایک وہ تھا جو تین سال سے اسکے عشق میں گرفتار مارا مارا پھرتا تھا اور ایک وہ تھی جو اسکے تین سال کے عشق کو بیس دن میں اسکے منہ پر مار آئی تھی

زارا میں لاسٹ ٹائم بول رہی ہوں اٹھ جائیں ورنہ پھر آپ کو ڈانٹ پر جائے گئی تب اپنے بابا سے شکایت مت کریئے گا سمیرا بیگم برہم ہوتی بولی تھی کل رات 12 بجے تک مہندی کا فنکشن رہا تھا سمیرا بیگم کے لاکھ کہنے پر فیصل اور حمزہ نے ڈیک بند نہیں کیے تھے اور اب ان میں سے کوئی نہیں اٹھ رہا تھا طوبیٰ اور زارا دونوں بے سدھ ہو کے سوئی ہوئی تھیں ان دونوں کو تو اریان نے اٹھا دیا تھا مگر ان کو کون جگاتا سمیرا بیگم نے ایک بار پھر اسکا کندھا ہلایا بیٹا بارات کا ٹائم ہو جائے گا آپ کو تیار بھی ہونا اٹھ جائیں زارا نے مندی مندی آنکھیں کھول کے اپنی جنت کو دیکھا تھا ماما انہیں بولیں بارات کل لے آئیں دولہن ابھی تھکی ہوئی ہے زارا کہتی پھر سے تکیے پر گری تھی

سمیرا بیگم نے اپنا ماتھا پیٹا تھا آپ میری کوئی بات نہیں مانتی زارا میں ناراض ہوں آپ سے سوتی رہیں آپ...

جا رہی ہوں میں وہ غصے سے بولتی اسکے پاس سے اٹھی تھیں

اففف ماما اب آپ دولہن کو بلیک میل نہیں کر سکتی زارا منہ کے ڈیزائین بناتی انکے کندھے پر سر رکھ گئی تھی

یہ دولہن اب مجھ سے مار بھی کھا لے گئی زارا نے آنکھوں میں بے یقینی لیے انہیں دیکھا تھا طوبیٰ جو کچھ دیر پہلے اٹھی تھی سیدھا زارا کے کمرے میں آئی تھی شکر ہے آپ بھی اٹھ گئی سمیرا بیگم نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا

اوکے آپ دونوں فریش ہو جاؤ میں ناشتہ بھیجواتی ہوں زارا ابھی دس بج رہے ہیں ٹھیک ایک گھنٹے بعد بیوٹیشن آپ کو تیار کرنے آ جائے گئ اپنا ڈریس اور باقی چیزیں اکٹھی کر لیں تب تک میں مہمانوں کو دیکھ کے آتی ہوں وہ انہیں ہدایات دیتی کمرے سے باہر نکلی تھیں سامنے سے آتے اریان کو دیکھ انکے پریشان چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئ تھی

آپ نے ناشتہ کیا؟

جی ماما کر لیا اریان انکا ماتھا چومتے بولا تھا

حمزہ اور فیصل کہاں ہیں؟

فیصل حمزہ کے ساتھ سیلون گیا باقی یہاں سے ہال جانا اس لئے میں نے گاڑیاں تیار کرا دی ہیں تا کہ بعد میں کوئی پریشانی نا ہو

آپ کا ڈریس آ گیا سمیرا بیگم اسکی ساری بات سنتے مسکرائی تھی وہ جانتی تھی جب تک اریان وہاں تھا ان کو کسی بھی طرح کی ٹینشن نہیں ہوتی تھی

جی وہ کچھ دیر پہلے ہی آیا اریان انکے پاس رکتا اسکا موبائل بجا تھا آج ناممکن ہے میں کل تک آتا ہوں آپ پریشاں نہیں ہوں سب ٹائم پر ہو جائے گا اریان نے موبائل واپس رکھتے ان کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں

کیا بات ہے آپ پریشان لگ رہے ہیں کچھ خاص نہیں ماما کام کا برڈن ہے بس آج یہ شادی بھی ختم ہو جائے گئی تو کل سے واپس آفس جاؤں گا کافی سارے کام رکے ہوئے ہیں وہ تفصیل میں انہیں بتاتا بے فکر کر گیا تھا

وہ تمام لوگ اس وقت ہال میں موجود تھے حمزہ اور فیصل سٹیج پر بیٹھے اپنی باتوں میں مگن تھے اریان سمیرا بیگم اور عون صاحب کے ساتھ تھا

فیصل یہاں آؤ بیٹا

سمیرا بیگم نے اسے اپنی طرف بلایا تھا

جی!...

جاؤ بیٹا دیکھ کے آؤ زارا تیار ہوئی ہے یا نہیں آپ کی دادی کا کہنا ہے جلدی سے رخصتی کرائی جائے بہت ٹائم ہو گیا ہے

اوکے آپ فکر نہیں کریں میں ابھی دیکھتا ہوں فیصل برائیڈل روم کی طرف گیا تھا جہاں اس وقت طوبیٰ اور زارا باقی کچھ لڑکیوں کے ساتھ موجود تھیں

ارے بندروں کے سردار تم یہاں فیصل کو کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر ہی زارا اس پر چڑھ دوڑی تھی شرم کرو لڑکی دلہن بن کر بھی تمہیں شرم نہیں آرہی!...

فیصل دو بدو جواب دیتا بولا تھا

ہیییں مجھے تو آج پتہ چلا دولہن بن کر شرم آتی ہے

واہ بندر شکریہ میری نالج میں اضافہ کرنے کے لئے...

زارا ہاتھ اٹھاتی داد دیتے قہقہ لگا کے ہنسی تھی

افففف آپی کیا کر رہی ہیں اتنا زور سے نا ہنسیں آپ دولہن ہیں لوگ کیا کہیں گئیں طوبیٰ جو فیصل کی آمد پر چھپ گئی تھی فوراً سے باہر آتی بولی تھی جہاں زارا اسکی بات پر خاموش ہوئی تھی وہی فیصل کی نظر اپنی معصوم بیوی پر گئی تھی جو آج الگ ہی قہر ڈھا رہی تھی فیصل کی نظریں اسکے چہرے سے ہٹنے سے انکاری ہو گئی تھی

بس بھی کرو فیصل اب کیا نظر لگاؤ گئے ہماری لڑکی کو...

زارا اپنا لہنگا سنبھالتی اسکے آگے آئی تھی طوبیٰ جو اسکی بے باک نظروں سے شرمائی اور گھبرائی کھڑی تھی

زارا کے پیچھے چھپی تھی

چھوٹی ماما پوچھ رہی تھیں کہ تم تیار ہو تو باہر آجاؤ ختم کردو اس بچارے کے انتظار کو بھی فیصل دانتوں کی نمائش کرتا بولا تھا

زارا نے اسے گھوری سے نوازا تھا

ہاں میں تو تیار ہوں وہ اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتی بولی تھی

تو ٹھیک ہے چلو پھر اسکا صبر بھی ختم کرو

فیصل باز آجاو

اوکے اوکے اب کچھ نہیں بولوں گا

چلو لڑکیوں اسے باہر لے جاؤ طوبیٰ بھی زارا کے ساتھ نکلتی جب فیصل نے اسکی کلائی کو مضبوطی سے تھامے باہر جانے سے روکا تھا کہاں میری جھلی بیگم فیصل اسے اپنے حصار میں لیتا مسکرایا تھا مجھے آپی کے ساتھ جانا فیصل چھوڑیں اسکی گرفت طوبیٰ کی کمر پر مزید مضبوط ہوئی تھی

پہلے یہ بتاؤ مجھ سے چھپ کیوں رہی تھی؟

آج اسے طوبیٰ کا انداز بھی بدلا بدلا لگ رہا تھا

پھر آپ مجھے جانے دیں گئیں وہ معصوم سی شکل بناتی اپنی منتشر ہوئی سانسوں کے درمیان بولی تھی

بلکل جانے دوں گا وہ آج سب بول رہے تھے کہ میں نے میک اپ کیا تو میں بہت پیاری لگ رہی ہوں

فیصل اسکی بات پورے دھیان سے سن رہا تھا

تو جب آپ مجھے دیکھیں گئیں تو تنگ کریں گئیں کہیں جانے نہیں دیں گئیں پر یہ تو جھوٹ ہے نا آپ تو مجھے تنگ نہیں کرتے میں نے ان سب سے بھی بولا تھا فیصل اسکی معصومیت پر فدا ہی تو ہو گیا تھا شاید طوبیٰ نے ان کی بات کا مطلب نہیں سمجھا تھا اس لئے وہ بے ڈھرک فیصل کو سب کچھ بتائے جا رہی تھی

اگر وہ انکی بات کا مطلب سمجھ جاتی تو فیصل کو نظر اٹھا کے بھی نہیں دیکھتی صحیح کہا تم نے میں اپنی بیوی کو تنگ نہیں کرتا میں تو بس پیار کرتا ہوں فیصل نے اپنے لب اسکے ریشم جیسے گال پر رکھے تھے

طوبیٰ جی جان سے لرز گئی تھی

مم...مجھے جانے دیں طوبیٰ کی دھیمی سی سرگوشی اسے واپس سے ہال میں کھینچ لائی تھی

فیصل بھی کچھ سوچتے اسے لیے باہر کی طرف بڑھا تھا

حمزہ کا انتظار اب اسکی جان پر بنا تھا وہ اپنی دولہن کے انتظار میں مارا مارا بیٹھا تھا جب دولہن کے آنے کا شور اٹھا تھا

حمزہ کی نظر بے ساختہ اسکی جانب اٹھی تھی مہرون کلر کے ہیوی لہنگے میں ملبوس بالوں کا جوڑا بنائے کچھ لٹیں چہرے پر ہی لٹک رہی تھی سونے کے زیورات پہنے پیروں میں ہیل ڈال رکھی تھی اس کا میک اپ آج بھی خاصا ہلکا تھا ہونٹوں پر مہرون کلر کی لپسٹک لگائے وہ حمزہ کے دل پر قیامت ڈھا رہی تھی حمزہ نے اسکا ہاتھ پکڑے سٹیج پر آنے میں مدد کی تھی وہ دونوں آج صحیح معنوں میں ایک کپل لگ رہے تھے ایک مکمل اور خوبصورت کپل جسے دیکھنے والے کی نظریں پلٹنے سے انکاری ہو جاتی تھیں

زارا کا دل بے ترتیب ڈھرک رہا تھا جب کہ حمزہ اسے اپنے ہمسفر کے روپ میں دیکھ کے خدا کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا

وہ زارا کو دیکھنے میں مصروف تھا جب طوبیٰ گلا کھنگالتے ہاتھ میں دودھ کا گلاس پکڑے سٹیج پر آئی تھی

دودھ پلائی کی رسم کا تو آپ کو پتہ ہی ہو گا طوبیٰ کے سوال پر حمزہ کے لب مسکرائے تھے

بلکل گڑیا پتہ ہے تو یہ دودھ کا گلاس آپ کو تب ملے گا جب آپ مجھے.... طوبیٰ نے فیصل کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہاتھوں کے اشارے سے پیسے بتا رہا تھا

حمزہ نے اسکی حرکت پر سر ہلایا تھا

تم بتاؤ کتنے پیسے چاہئیں؟ حمزہ کی بات پر طوبیٰ کا منہ بنا تھا

پر بھائی ایسے کیسے آپ کو پہلے تنگ کرنا چاہئیے تھا نا پھر پیسے دیتے یہ رسم ایسے ہی ہوتی ہے وہ معصومیت سے اسے رسم کے بارے میں سمجھا رہی تھی

سب اسکی باتوں پر ہنسے تھے زارا نے باقاعدہ اسکے گال کھینچ دیئے تھے

آہ... آپی دولہن بن کر تو سکون سے بیٹھ جائیں طوبیٰ کی بات پر وہاں موجود سب ہنسے تھے

میں ضرور تنگ کرتا گڑیا مگر تم اتنی معصوم اور کیوٹ ہو تنگ کرنے کا دل ہی نہیں کیا

طوبیٰ اسکی بات پر مسکرائی تھی

یہ لیں پورے ایک لاکھ روپے ہیں

اتنے زیادہ طوبیٰ حیرانی سے پیسے پکڑے بولی تھی

مجھے جو تحفہ ملا ہے میں تو اپنا سب کچھ قربان کر دوں

حمزہ کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ وہاں موجود دینگ پارٹی نے اوہووو کے نعرے لگانے شروع کر دیئے تھے

اسکی بات پر زارا کا چہرا سرخ اناری ہوا تھا وہ اپنی خفگی چھپانے کے لئے چہرا نیچے جھکا گئی تھی

کھانا کھل چکا تھا اور کچھ دیر بعد ہی رخصتی کا شور اٹھا تھا زارا اریان کا ہاتھ تھامے سٹیج سے نیچے آئی تھی اسکا گھر اور سسرال ایک ہی تھا مگر پھر بھی اسکے آنسو بہہ نکلے تھے سمیرا بیگم نے اسکا ماتھا چوما تھا وہ اسکی ماں تھی بے شک وہ اسی گھر میں رہنے والی تھی مگر اس کے حقدار اب بدل گئے تھے اسکی قسمت بدلنے والی تھی وہ اب اپنی من چاہی زندگی سے پریکٹیکل لائف میں آنے والی تھی وہ اب اپنی زندگی میں اکیلی نہیں تھی اب ایک اور وجود تھا جس کا وہ حصہ بن چکی تھی جس کے مطابق اسنے خود کو ڈھالنا تھا جس کی پسند ناپسند اچھی بری ہر عادت کو اسے اپنانا تھا عون صاحب بھی رو پڑے تھے اریان اسکے سر پر قرآن پکڑے باہر تک آیا تھا نا چاہتے ہوئے بھی دادی طوبیٰ سمیرا بیگم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں زارا کو کار میں بٹھاتے ڈرائیور نے ڈرائیونگ سیٹ سنھبالیں تھی ان کی گاڑی حویلی کی جانب رواں دواں تھی باقی تمام گھر والے بھی حویلی کے لئے نکل چکے تھے

ڈیڑھ دن گزر گیا تھا وہ ایسے ہی آنکھیں کھولے لیٹی تھی درانی صاحب اپنی کل دنیا کو یک ٹک دیکھے جا رہے تھے وہ اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھے اسے بچپن کے قصے سنا رہے تھے اپنی اور اسکی پرانی یادوں کو تازہ کر رہے تھے جب انکی نظر اسکے گال پر پھسلتے آنسو پر پڑی تھی

مت رو بابا کی جان آپ کے بابا نے اپنے آپ کو بہت مشکل سے جوڑ کر رکھا ہوا ورنہ جیسی آپکی حالت ہے میرا دل کٹ کے رہ گیا

آپ کی آنسو مجھے کمزور بنا رہے ہیں درانی صاحب نے اسکے آنسو پونچھے تھے وہ کچھ پل کے لئے خاموش ہوئے تھے شاید وہ انکی بات کا جواب دے گئی مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا وہ تو شاید ان سے بھی ناراض ہو گئی تھی اپنے بابا سے بھی منہ موڑ گئی تھی تب ہی تو اسکا بولنے کو دل نہیں کرتا تھا وہ سنتی سب تھی وہ دیکھتی تھی مگر خاموش سی لیٹی اپنے اندر کی جنگ سے لڑ رہی تھی وہ اس قدر بکھر گئی تھی کہ اسکے پاس ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں تھے وہ بولنا چاہتی تھی مگر اسکے اندر کی توڑ پھوڑ اسکے خوابوں کی ٹوٹی کرچیاں اسکے گلے میں پیوست ہو گئی تھی وہ بولنا چاہتی تو اسکے اپنے الفاظ ہی اسکو چھلنی چھلنی کر دینے پر در پے تھے

شام کے سائے گھنے ہونے لگے تھے زیادہ تر مہمان رخصتی کے بعد ہی اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے اور جو دور دراز سے آئے تھے وہ ابھی حویلی میں ہی موجود تھے اریان اور فیصل دن بھر کی تھکاوٹ کے بعد تھکن سے چور ہو گئے تھے طوبیٰ اور سمیرا بیگم کچھ دیر پہلے ہی زارا کو حمزہ کے کمرے میں چھوڑ کے آئی

تھیں وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے طوبیٰ تھکن کے باعث اپنے کمرے میں آگئی تھی فیصل کا پورا ارادہ تھا کہ وہ حمزہ کو تنگ کرے گا کمرے میں جانے نہیں دے گا مگر اسکی اپنی حالت ایسی تھی کہ وہ اٹھنے کی بھی حالت میں

نہیں تھا اریان بھی اپنے کمرے میں جا چکا تھا جبکہ سمیرا بیگم فیصل کو کسی بھی طرح کی شرارت سے منع کرتی حمزہ کو اسکے روم میں بھیج چکی تھی فیصل ان کی بات کی تائید کرتا سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا طوبیٰ فنکشن والے ڈریس میں ہی بیڈ پر بیٹھی بیٹھی سو گئی تھی

فیصل بغیر دستک دیئے کمرے میں داخل ہوا تھا مگر اپنے سامنے اسکو اپنی تمام تر سحر انگیز خوبصورتی کے ساتھ سوئے دیکھ فیصل کا دل اسکی جانب کھینچا تھا وہ کچھ بھی بولے بغیر اسکی گود میں سر رکھتے لیٹ گیا تھا طوبیٰ جو ابھی کچی نیند میں تھی اپنی گود میں بھاری بھر کم بوجھ محسوس کیے اسکی آنکھ کھلی تھی

فیصل آپ یہاں کیوں سو رہے ہیں اپنے کمرے میں جا کے سوئے نا..

فیصل جو صرف آنکھیں موندے لیٹا تھا اسکی آواز پر فوراً سے اسکی طرف متوجہ ہوا تھا میں بہت تھک گیا ہوں پلیز آج یہی سونے دو وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا تھا فیصل کو واپس سے لیٹتے دیکھ طوبیٰ کے حواس جاگے تھے

وہ اسکی گود میں سر رکھتا طوبیٰ بیڈ سے نیچے اتری تھی

آج یہ حرکت کی ہے آئندہ ہوئی تو تمہارا حشر کر دوں گا میں!...

اسے طوبیٰ کا خود سے دور جانا ناگوار گزرا تھا اسکے چہرے پر سرد تاثرات طوبیٰ کو بھی اپنی موت لگ رہے تھے

واپس آؤ بیڈ پر اسکی کرخت زدہ آواز پر طوبیٰ کی سانسیں اٹکی تھی وہ کچھ بھی بولے بغیر آ کے فیصل کے بغل میں لیٹ گئی تھی وہ ہنوز آنکھیں بند کیے لیٹا تھا طوبیٰ سانس لیتے بھی ڈر رہی تھی

سو جاؤ مجھے صبح اٹھ کے تاڑ لینا!...

فیصل بند آنکھوں سے بھی اسکی مسلسل نظریں خود پر محسوس کر چکا تھا

مم...میں...تت..تو

ششش سو جاؤ فیصل اسے پرسکون کرتے اپنے گھیرے میں قید کیے آنکھیں موند گیا تھا طوبیٰ بھی خاموشی سے سونے میں اپنی عافیت جانتے آنکھیں بند کر گئی تھی

وہ آج اسکے کمرے میں دولہن بنے بیٹھی تھی جس کی چاہ نے نا جانے اسے کتنا تڑپایا تھا کتنا رلایا تھا وہ یہ سب نہیں سوچنا چاہتی تھی اسنے کمرے پر طائرانہ نظر ڈالی تھی پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا ہر جگہ گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی تھیں جس کی خوشبو نے اس کمرے کو اور بھی سحر انگیز بنا دیا تھا زارا چپ چاپ وہاں سے اٹھتی شیشے کے سامنے آئی تھی اور ایک ایک کر کے اپنے سارے زیور

اتارنے لگی تھی وہ جھمکے اتارتی جب اسکی نظر کمرے میں داخل ہوتے حمزہ پر پڑی تھی زارا کی دھڑکنیں یکدم سے تیز ہوئی تھی مگر خود کو نارمل دیکھاتے واپس سے اپنے کام میں مصروف ہوگئ تھی

بہت شکریہ میری زندگی میں آنے کے لئے مجھے ایک موقع دینے کے لیے حمزہ اسکے عکس کو آئینے میں دیکھتا ایک جذب سے بولا تھا

یہ تمہارے لیے ؟حمزہ نے وہی رکے وہ مخملی کیس اسکے آگے بڑھایا تھا جسے زارا نے خوشی سے تھاما تھا

اٹس بیوٹیفل...!اس نفیس سے ڈائمنڈ سیٹ کو دیکھتے زارا نے بے ساختہ کہا تھا

مجھے خوشی ہوئی تمہیں پسند آیا....

حمزہ نے اسکی طرف دیکھا تھا جو ہچکچا رہی تھی

تم چینج کرلو پھر میں کرلوں گا حمزہ اپنی بات مکمل کرتے صوفے پر جا بیٹھا تھا زارا جو اسوقت سے کسی اور سوچ میں مبتلا تھی خوش ہوئی تھی یہ جان کر کے حمزہ کو اپنا کیا وعدہ یاد تھا وہ کچھ بھی بولے بغیر واڈراب میں گئی تھی اور آرام دہ سوٹ پہنتے ڈوپٹہ اچھے سے شانوں کے گرد پھیلائے واپس سے بیڈ پر آئی تھی

حمزہ جو چینج کرکے واپس آیا تھا اسے اپنی جگہ لیٹے دیکھ الجھا تھا

اف یار زارا یہ میری جگہ ہے وہاں ہوکے سو... ،

ایک منٹ مسٹر حمزہ زارا مندی مندی آنکھیں کھولے جھٹ سے اٹھ بیٹھی تھی

تمہیں کس نے کہا تم یہاں سو گئے ؟

زارا آنکھیں چھوٹی کرتی کمر پر ہاتھ رکھتے بولی تھی

تو کہاں سو گا؟ حمزہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولا تھا

زارا کو اسکا لہجہ محسوس ہوا تھا مگر چپ چاپ اسکے اور اپنے درمیان کشن کی بارڈر لائن بناتے پیچھے ہٹی تھی یہ تمہاری سائیڈ اور یہ میری سائیڈ زارا کے بولنے پر حمزہ خاموشی سے اپنی طرف لیٹ گیا تھا زارا کو اسکا موڈ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا

کیا ہوا ہے تمہارا موڈ کیوں خراب ہے؟

ساری رات اس پریشانی میں جاگنے سے بہتر تھا کہ وہ اس سے پوچھ لیتی

کچھ نہیں ہوا سو جاؤ تم...،

حمزہ کی بات پر اسے تسلی نہیں ہوئی تھی زارا وہی بیٹھی اسے پھر سے مخاطب کر گئی تھی

پھر بھی حمزہ ابھی تک تو تم ٹھیک تھے یوں اچانک کیا ہو گیا

زارا کو پریشانی ہوئی تھی

کہا ہے نا کچھ نہیں ہوا اکیلا چھوڑ دو مجھے اور سو جاؤ چپ کر کے اسکے لہجے میں غصہ اور بیزاریت تھی زارا کے دل کو کچھ ہوا تھا اسکے لاکھ بُرا بھلا بولنے پر غصہ کرنے پر بھی کبھی حمزہ نے اس سے ایسے بات نہیں کی تھی زارا کو لگا تھا جیسے کسی نے اسے آسمان پر سے زمین پر لا پٹکا ہو وہ اپنی تذلیل پر آنسو پونچھتے رخ موڑ گئی تھی مگر آنسو تھے جو اسکی سفاکی پر بہے جا رہے تھے اسکے آنسو اب سسکیوں میں بدل گئے تھے

حمزہ کے کانوں میں اسکی سسکیاں کسی تیر کی طرح چبھ رہی تھیں وہ اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹتے منہ پر ہاتھ رکھ گئی تھی زارا آنکھیں بند کیے رونے میں مصروف تھی جب اسنے خود کو کسی کے مضبوط حصار میں محسوس کیا تھا وہ بنا کوئی حرکت کیے لیٹی آنسو بہاتی رہی!...

جب انسان کے سکون کا واسطہ کسی جیتے جاگتے وجود سے جڑ جائے اور وہ آپ کے قریب تو ہو مگر آپ اس تک رسائی حاصل نا کر سکو تو بہت تکلیف ہوتی ہے تم میرا سکون ہو مسز حمزہ میر اسکی آواز کی گھمبیر تا روتی زارا کی سانسیں اتھل پتھل کر گئی تھی اِس سکون کے لئے میں پل پل ترسا ہوں جو مجھے صرف تمہاری پناہوں میں ملتا ہے ایم سوری میری جان یہ سب سوچتے ہی میرا موڈ خراب ہو گیا سوری تم میری وجہ سے روئی میں اپنا وعدہ پورا کرنے کے چکر میں تمہیں رلا بیٹھا حمزہ اسکے آنسو پونچھتا بولے جا رہا تھا جب کے زارا اسکی انہی باتوں میں اٹکی تھی وہ اسے بے سکون نہیں کرنا چاہتی تھی وہ تو بس ڈرتی تھی

حمزہ اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا زارا اسکے بازو کو مضبوطی سے تھامتی اسکے سینے میں اپنا آپ چھپا گئی تھی

حمزہ کو اس سے ایسے ردِ عمل کی ہر گز توقع نہیں تھی

میرا مقصد تمہیں بے سکون کرنا نہیں تھا زارا کے آنسو بہہ نکلے تھے مجھے بس اس بات کا ڈر... چپ ہو جاؤ...

حمزہ اسے ٹوکتے آنسو صاف کرتا خود میں بھینچ گیا تھا میں نے پہلے بھی کہا تھا زارا میں کبھی تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے قریب نہیں آؤں گا زارا جو بات بولنے سے کترا رہی تھی وہی بات حمزہ نے اتنی آسانی سے بول دی تھی زارا اپنا سر اسکے سینے پر رکھ گئ تھی حمزہ کو اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا شکریہ مجھے اُس عذاب سے نکالنے کے لیے حمزہ اسکے سر پر لب رکھ گیا تھا زارا کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ پھیل گئ تھی

کھڑکی سے چھن کر کے آتی سورج کی روشنی سیدھی اسکے منہ پر پڑ رہی تھی اسنے آنکھیں کھول کے اپنے دوسری طرف دیکھا تھا اسکے ہونٹوں پر دلنشین سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا حمزہ کو اپنے اتنے قریب اپنے محرم کے روپ میں دیکھنا اس کے لئے کسی معجزے سے کم نہیں تھا اسکی نظر گھڑی کی طرف گئی تھی جہاں 8 بجنے کو تھے کیا اتنی دیر کیسے سو گئ میں اور ماما نے بھی نہیں اٹھایا زارا فوراً سے بیڈ پر سے اٹھتی مگر اپنا آپ حمزہ کی قید میں دیکھ خود کو ایک نئ مصیبت میں پایا تھا
اففف اسکی بازو اپنے کمر کر گرد سے ہٹاتی بہت تگ و دو کے بعد زارا وہاں سے آزاد ہوتی واشروم میں بند ہوئی تھی تقریباً تیس منٹ بعد وہ فریش ہو کر نکلی تھی مگر حمزہ کو ویسے ہی بے سود سوئے دیکھ ٹھٹکی تھی

حمزہ اٹھ جاؤ 8 بج گئے ہیں نیچے سب ناشتے پر ہمارا انتظار کر رہے ہوں گئیں زارا اسکا کندھا ہلا ہلا کر تھک گئی تھی اسکے بالوں سے گرتی پانی کی ننھی بوندیں حمزہ کے منہ اور گردن پر گر رہی تھی

کیا نشہ کر کے سو رہا ہے جو ٹس سے مس تک نہیں ہوا زارا خود کلامی میں کہتی اس پر پانی پھینکنے کی غرض سے وہاں سے ہٹتی حمزہ نے اسکی کلائی دبوچی تھی

تو تم اس وقت سے مجھے پریشان کر رہے تھے زارا آنکھوں میں غصہ سموئے بولی تھی

حمزہ شرارت سے ہنسا تھا

زارا منہ بناتی کلائی چھڑاوتی حمزہ نے اسنے اپنے اوپر گرایا تھا

نشہ تو میں کر کے سویا تھا یہ تو تم نے ٹھیک کہا مگر وہ نشہ میری فرمابردار بیوی کی پناہوں کا تھا حمزہ آنکھ ونک کرتے اسے شرمانے پر مجبور کر گیا تھا

چھوڑو مجھے ورنہ ابھی میں نے تمہارا سر پھاڑ دینا ہے حمزہ

وہ اپنی شرم کو سائیڈ میں رکھتی جنگلی بلی بنی ڈھاری تھی

پہلے تھوڑی سی فرمابرداری تو دیکھا لو زارا اسکی بات کا مفہوم سمجھتی حمزہ نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالے اپنے مزید قریب کیا تھا کک... کیا.. مم.. مطلب زارا نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں صرف اور صرف محبت تھی ابھی سمجھاتا ہوں بولتے ساتھ حمزہ اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا زارا جو اسکے دائیں بائیں ہاتھ

رکھے اپنا توازن بر قرار رکھے کھڑی تھی اسے لگا تھا وہ گر جائے گئی اپنی اور اسکی سانسوں کو آپس میں الجھاتے وہ پیچھے ہٹا تھا

ایسے ہوشربا حسن کے ساتھ اٹھاؤ گئی تو کس کمبخت کا ایمان نہیں ڈگمگائے گا حمزہ نے مسکراتے اسکی گردن سے ہاتھ نکالا تھا

وہ اسکی بے باکی پر کانوں تک سرخ ہوتی فوراً سے پیچھے ہٹی تھی اگر تم دس منٹ میں تیار نہیں ہوئے تو میں اکیلی نیچے چلی جاؤ گئی حمزہ جو مزے سے بیڈ پر لیٹے اسکے چہرے کے ایکسپریشن دیکھ رہا تھا زارا کی دھمکی پر فوراً سے اٹھا تھا واپس آگئی نا اپنے پرانے روپ میں حمزہ موبائل چیک کرتا بولا تھا

جسے یہ بھی خبر نہیں تھی کہ زارا اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی ہے

خاموشی پا کر حمزہ نے ترچھی نظر سے دیکھا تھا

زارا خطرناک تیور لیے اسے ہی گھور رہی تھی

اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا اپنی شادی کے ایک دن بعد ہی قتل ہونے کا اس لئے فوراً سے واشروم میں بند ہوا تھا

وہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی ناشتے کی ٹیبل پر آئے تھے حویلی کے تمام افراد موجود تھے سوائے اریان ملک کے

بھائی کہاں ہیں ماما یہاں ہوں ہوں میں اریان ڈائیٹنگ ہال میں اینٹر ہوتا بولا تھا سب کی نظر اسکی جانب اٹھی تھی جو بلیک کلر کے پینٹ کورٹ میں ملبوس بہت وجیہہ لگ رہا تھا اسکی بارعب شخصیت وہاں سب کو متاثر کر گئی تھی

آپ کہیں جا رہے ہیں؟

فیصل نے اسکی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں میں آفس جا رہا ہوں وہ اپنی مخصوص نشست پر بیٹھتے بولا تھا

آج جانا ضروری ہے کیا؟ بیٹا آج ولیمہ ہے عون صاحب نے عام سے لہجے میں کہا تھا

جی چاچو جانتا ہوں میں مگر آج میرا جانا بہت ضروری ہے حمزہ اور فیصل ہیں یہ سارے انتظامات دیکھ لیں گئیں آپ فکر نہیں کریں اور میں بھی شام تک آجاؤں گا

بھائی اگر زیادہ ضروری میٹنگ ہے تو میں بھی ساتھ چلتا ہوں فیصل نے اپنی رائے دی تھی

نہیں فیصل میٹنگ میں اکیلا اٹینڈ کر لوں گا تم فکر نہیں کرو اسکی آنکھوں میں ایسا تاثر تھا کہ حمزہ اور فیصل کو اسکی بات سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی فیملی کے بیچ اس پر بات کرنا ان کے لئے مناسب نہیں تھا اس لئے وہ تینوں خاموش ہو گئے تھے زارا اور طوبیٰ ایک دوسرے کے کان میں گھسی باتوں میں مصروف تھیں سمیرا بیگم اور آسیہ بیگم زارا کو خوش دیکھ کر بہت خوش تھیں اسکے چہرے پر الگ ہی رونق تھی

خوشی تو حمزہ کے چہرے سے بھی جدا نہیں ہو رہی تھی جسے کسی نے نوٹ کیا ہو یا نا ہو اریان اور سمیرا بیگم نے بہت غور سے دیکھا تھا انہوں نے دل ہی دل میں ان دونوں کو ڈھیروں دعائیں دے دی تھیں

او کے ماما میں چلتا ہوں اریان ان کا ماتھا چومتا سب کو اللہ حافظ بولتا وہاں سے نکلا تھا حمزہ اور فیصل بھی اس کے پیچھے گئے تھے

مجھے کیوں لگتا کہ بھائی اور تم دونوں کے درمیان کوئی کھچڑی پک رہی ہے وہ جو اریان سے بات کر کے ابھی اندر آئے تھے سامنے کمر پر ہاتھ رکھے زارا کو دیکھ کے ان کی بولتی بند ہوئی تھی

کک... کیا بولنا چاہتی ہو فیصل کی زبان لڑکھڑائی تھی

حمزہ نے اپنا سر پیٹا تھا ایسے بی ہیو کرو گئے تو جو اسے نہیں پتہ ہو گا وہ بھی پتہ چل جائے گا حمزہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا دور ہوا یہ کیا کھسر پھسر کر رہے ہو زارا نے آنکھیں چھوٹی کیے مشقوق انداز میں پوچھا تھا

حمزہ اسے سنبھالنے کا بولتا زارا کی طرف بڑھا تھا

تم ذرا روم میں آو مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے حمزہ کے سنجیدہ لہجے کو سچ سمجھتی زارا بھی اسکے پیچھے گئی تھی

زارا جو اسکے پیچھے روم میں آئی تھی یہ سوچ کر کے اسے کوئی ضروری بات کرنی ہے اسکی طرف مڑی تھی

ہاں بتاؤ کیا بات کرنی ہے وہ سینے پر ہاتھ باندھتے بہت سیریس لگ رہی تھی

بتاتا ہوں اتنی کیا جلدی ہے حمزہ نے اسکے ہاتھ تھامے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکو اپنی باہوں میں بھرتا دیوار سے لگا گیا تھا فرمابردار بیویاں صرف اپنے شوہر کے بارے میں سوچتی ہیں انکا خیال رکھتی ہیں ہر بات مانتی ہیں حمزہ کے اتنے سیریس لہجے پر اسنے گھورا تھا اور جو سوسیاں نہیں کرتیں

اچھا یہ بھی بتادو فرمابردار بیوی جو ہوتی ہے وہ سانس کب لیتی ہے دن میں یا شام میں؟ زارا اسکو دور دھکیلتی غصے سے گویا ہوئی تھی

سانسوں کا کیا ہے جاناں وہ تو میری قربت میں ویسے ہی رکنے لگتی ہیں تمہاری....

حمزہ کے بے باک جملے پر زارا کا چہرا سرخ پڑا تھا وہ اسے کچھ بولتی دروازہ نوک ہوا تھا

آپی... طوبیٰ کی آواز پر حمزہ نے اس سے دور ہوتے دروازہ کھولا تھا

آپی ماما آپ دونوں کو نیچے بلا رہی ہیں حمزہ جو موبائل میں بزی ہو گیا تھا طوبیٰ کی طرف دیکھا تھا ٹھیک ہے گڑیا ہم آتے ہیں

آتے نہیں ہیں۔۔۔ چلو طوبیٰ میں تمہارے ساتھ ہی چلتی ہوں اس کو جب آنا ہو گا آجائے گا زارا منہ بگاڑتی بولتی کمرے سے باہر نکلی تھی اسکا مقصد صرف حمزہ کی بے باک باتوں اور اور اسکی لو دیتی جذبات سے بھری نظروں سے پیچھے چھڑانا تھا حمزہ اسکی بات سمجھتے مسکرایا تھا

« » « » « » « » « » « » « » « »

وہ کچھ دیر پہلے ہی میٹنگ اٹینڈ کر کے آفس پہنچا تھا۔۔۔

یس کم اِن۔۔۔اسکی اجازت پر ورکر ہاتھ میں فائلز پکڑے اسکے کیبن میں داخل ہوا تھا سر یہاں سائن کر دیں اریان سر ہلاتا سائن کرنے لگا تھا جب اس ورکر کو کچھ یاد آیا تھا اریان سائن کر چکا تھا مگر اسے وہی رکے دیکھ سوالیہ نظریں اس پر گاڑھی تھی

سر ایکچولی میں اس شخص کا نام یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں وہ اریان کی دہشت زدہ نظروں سے متعارف ہوتا جلدی سے بولا تھا

کس کا نام ؟ اریان کو تعجب ہوا تھا

سر جب آپ یہاں نہیں تھے تو وہ شخص تقریباً تین سے چار بار آیا تھا بول رہا تھا اسے آپ سے ضروری بات کرنی ہے اریان سوچوں میں الجھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

یاد آیا۔۔۔ ظہیر درانی نام بتایا تھا اسنے وہ نام سن کے شوکڈ نہیں ہوا تھا بلکہ اسکے چہرے پر مغرور سی مسکراہٹ آئی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا آج نہیں تو کل درانی صاحب نے ضرور آنا ہے

صحیح میں مل لوں گا اس سے اب جاؤ تم اریان پر سوچ انداز میں بولتا آفس سے باہر نکلا تھا

شام کے سات بج گئے تھے حویلی میں گہما گہمی تھی ولیمے کی رسم اریان ملک کی وجہ سے شام کی رکھی گئی تھی طوبیٰ فیصل حمزہ اور زارا کا فوٹو سیشن چل رہا تھا سمیرا بیگم آسیہ بیگم اور عون صاحب مہمانوں کے ساتھ مصروف تھے

اسے جو خبر ملی تھی وہ اسے پریشانی میں مبتلا کر گئی تھی اسے اب جلد سے جلد کوئی ایکشن لینا تھا مگر اپنی پوری ٹیم کی ضرورت تھی جس کے لئے اسنے وقاص کو پہلے ہی انفارم کر دیا تھا جو اس وقت کوئٹہ میں موجود تھا ملائکہ کی سیفٹی کے لئے اسے کس سے خطرہ تھا یہ صرف اریان ملک ہی جانتا تھا اس لئے اسنے وقاص کو اس پر پل پل نظر رکھنے کے لئے بولا تھا وہ گاڑی سے اترتا راہداری عبور کرتا ہوا ہال میں پہنچا تھا جہاں مہمانوں کا ہجوم تھا اسنے سمیرا بیگم کی تلاش میں وہی ٹھہرے ارگرد نظریں دوڑائی تھیں وہ تو نظر نہیں آئی تھیں مگر وہاں موجود تمام لوگوں کی ستائش سی نظریں اس پر ضرور جم گئی تھی وہ سارا دن سفر کر کے آیا تھا پینٹ کوٹ پر پڑی سلوٹیں ہاتھ میں پکڑا ویس کوٹ اور ماتھے پر بکھرے چند بال کف فولڈ کیے ہوئے تھے اسکا بکھرا حولیہ بھی اسکی پرکشش شخصیت میں کوئی کمی نہیں کر سکی تھی لڑکیوں کی نظریں خود پر محسوس کرتے اریان کو کوفت محسوس ہوئی تھی وہ حسین تھا لڑکیاں اس سے بات کرنے کو ترستی تھی یہ تو اسکی رعب دار شخصیت اور چہرے پر ہمہ وقت رہنے والی بلا کی سنجیدگی تھی جو ان کو اریان ملک سے دور رکھتی تھی ورنہ وہ گرلز الرجک بندہ وہاں قدم بھی نا رکھتا جہاں کسی لڑکی کے ہونے کے آثار ہوتے

ابھی اسے دو منٹ ہی گزرے تھے کمرے میں آئے سمیرا بیگم بھی کمرے میں داخل ہوئی تھی

آ گئے آپ۔۔۔؟

سمیرا بیگم اسکی پیشانی چومتی خوشدلی سے بولی تھیں

جی بس ابھی آیا...ماما میرا وہ گرے کلر کا پینٹ کوٹ نکال دیں میں فریش ہو کے آتا ہوں اریان اپنی واچ اتارتے مصروف سے انداز میں بولا تھا سمیرا بیگم نے اریان کی طرف دیکھا تھا

کیا ہوا آپ ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں دیکھ رہی ہوں سب کی شادی ہو گئی بس ایک آپ... بھی حامی بھر لیں دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی ڈھونڈ کے لاؤں گئی اپنے شہزادے کے لئے وہ ٹیپیکل ماؤں کی طرح بات کر رہی تھیں

اریان کے حرکت کرتے ہاتھ رکے تھے

میں پہلے بھی بول چکا ہوں مجھے شادی نہیں کرنی اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا سمیرا بیگم نے کرب سے اسکی طرف دیکھا تھا

شادی کبھی نا کبھی تو کرنی ہے نا اریان وہ بھی آج شاید اپنی ضد منوانے کے چکر میں تھیں

وہ جو واشروم کی طرف جا رہا تھا اسکے قدم رکے تھے

تو اسکے جیسی کوئی ڈھونڈ لائیں ماما میں کرلوں گا شادی وہ زخمی لہجے میں بولتا انہیں تکلیف میں مبتلا کر گیا تھا

کاش میں ایسا کر سکتی میری جان انہوں نے اریان کے چہرے پر اپنے ہاتھ رکھے تھے اس دنیا میں ہر شے کا نعم البدل ہے مگر عورت کا نعم البدل اللہ نے نہیں رکھا ہر عورت اپنے آپ میں ایک ایسی خاصیت رکھتی ہے جو کسی دوسری عورت میں نہیں ملتی ہر عورت اپنے آپ میں ایک الگ مزاج رکھتی ہے خامیاں رکھتی ہے خوبیاں رکھتی ہیں کاش اس لڑکی کا نعم البدل ہوتا تو آج آپ کی ماما آپ کے صرف ایک بار کہنے پر اپنی پوری جان لگا دیتی اگر اس لڑکی کے سامنے ہاتھ بھی جوڑنے پڑتے تو جوڑ دیتی مگر آپ کی خواہش پوری کرتی

اریان کے ہونٹوں کو زخمی مسکراہٹ چھو گئی تھی

مگر یہ سب ناممکن ہے وہ شکست خور لہجے میں بولتا آگے بڑھ گیا تھا سمیرا بیگم نے رکے ہوئے آنسو کو آزادی بخشی تھی وہ جانتی تھی اریان بے شک موو اون کر گیا تھا زندگی میں آگے بڑھ گیا تھا مگر اسکا دل ابھی بھی وہی اس لمحے میں اس پل میں اٹکا تھا جب حیام کو اسنے خود سے دور کیا تھا وہ بظاہر خوش رہتا تھا پر اندر سے اسکی دنیا ویران ہو چکی ہے اسکا مضبوط وجود اس لڑکی کی یاد میں کھوکھلا ہو اجا رہا تھا وہ سوچوں میں گھری بیڈ پر بیٹھ گئی تھیں

ولیمے کا فنکشن بھی خیر و عافیت سے اپنے اختتام پر پہنچ چکا تھا

جو مہمان ابھی حویلی میں موجود تھے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے اسوقت صرف عون صاحب سمیرا بیگم حمزہ فیصل اور اریان ملک لاؤنج میں اکٹھے بیٹھے تھے طوبیٰ زارا اور آسیہ بیگم اپنے اپنے کمرے میں جا چکی تھیں

چاچو ماما مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے

جی ہم سن رہے ہیں انہوں نے بغور اریان کو دیکھا تھا

کافی چھٹیاں ہوگئی ہیں اس لئے ہم کل سے واپس آفس جوائن کرنے کا سوچ رہے ہیں سمیرا بیگم کے چہرے سے خوشی غائب ہوئی تھی ہم ہر ویکینڈ پر آئیں گئیں ماما آپ اداس نا ہوں حمزہ اپنی جگہ سے اٹھتے انہیں تسلی دیتے بولا تھا

ہاں اب تو تم نے آنا ہی ہے فیصل نے بھی لقمہ دیا تھا

اریان سمیت سمیرا بیگم اور عون صاحب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی

تو کیا طوبیٰ بھی جا رہی ہے؟ عون صاحب نے اریان کی طرف دیکھا تھا

جی...

اسکے پیپرز ہونے والے ہیں اسکا جانا ضروری ہے جیسے ہی اسکے پیپرز ختم ہوں گئیں فیصل اسے چھوڑ جائے گا باقی ہم تو آتے رہیں گئیں عون صاحب نے اثبات میں سر ہلایا تھا اداسی ابھی بھی قائم تھی چلو اللہ تم سب کو اپنے امان میں رکھیں

کب نکلنا ہے؟

کل ہی چاچو میں اور حمزہ صبح ہی نکل جائیں گئیں ضروری میٹنگ میں پہنچنا ہے طوبیٰ کو فیصل لے آئے گا

اریان نے ساری بات انہیں تفصیل سے سمجھائی تھی عون صاحب اور سمیرا بیگم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا

ٹھیک ہے!...

اگر آپ دونوں اداس ہوں گئیں تو گڑیا بھی اداس ہو جائے گئی جانتے ہیں نا آپ اریان اپنی جگہ سے اٹھتا انکے گھٹنے کے ساتھ بیٹھا تھا

ہم اداس نہیں ہیں پر بیٹا آپ سب کے بغیر یہ حویلی بہت سونی ہو جائے گئی

ایسے کیسے ماما ایک شرارتی بلی چھوڑ کے جائیں گئیں ہم اسکے رہتے یہ حویلی کبھی سنسان نہیں ہو گئی فیصل شرارت سے بولتا ہنسا تھا وہ سب بھی مسکرائے تھے وہ یقیناً زارا کا ہی ذکر کر رہا تھا یہ بندہ کبھی سیریس نہیں ہو سکتا حمزہ منہ میں ہی بڑبڑایا تھا

اوکے اب آپ دونوں آرام کریں صبح ملاقات ہو گئی انشاء اللہ اریان انہیں کمرے میں بیھجتا واپس لاؤنج ین آیا تھا جہاں حمزہ اور فیصل اسکا انتظار کر رہے تھے

مجھے خبر ملی ہے سرور کو جیل سے فرار کرنے کی پلاننگ کی جارہی ہے اریان اپنی نشیت پر بیٹھتا چہرے پر پتھریلے تاثرات سجائے بولا تھا

اگر ایسا ہو گیا تو ہماری ساری محنت رائیگاں جائے گئی حمزہ افسوس سے بولا تھا

ایسا کچھ نہیں ہو گا حمزہ ایک دن بعد سرور کو سینٹرل جیل میں شفٹ کیا جائے گا اور عین ممکن ہے کہ اسے اسی وقت وہاں سے فرار ہونے میں مدد دی جائے گی.... اریان سوچتے ہوئے بولا تھا

تو بھائی پلان کیا ہے ؟فیصل ماتھا مسلتے گویا ہوا تھا

پلان یہی ہے فیصل سرور کا جیل سے سینٹرل جیل تک کا سفر ہماری نگرانی میں ہو گا تا کہ کوئی بھی چالا کی نا ہو...

حمزہ پورے دھیان سے اسکی ہر بات کو سن رہا تھا

جبکہ فیصل کسی گہری سوچ میں گم تھا

کیا سوچ رہے ہو فیصل ؟

اریان نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا تھا

بھائی۔۔۔وہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے

میں سوچ رہا ہوں ایسا کوئی غیر قانونی کام نہیں ہے جو سرور نے نا کیا ہو لڑکیوں کی سمگلنگ سے لے کر ڈرگز تک...؟

بلکل یہ تو ہم سب جانتے ہیں تم کیا کہنا چاہتے ہو

بھائی سرور ایک نمبر کا کرپٹ آدمی ہے وہ جیل میں ہے صحیح ہے مگر بہترین یہ ہے کے اسکے جسم سے چار پانچ بم اکٹھے لگا کر اسے اڑا دیا جائے کل جب یا جب بھی اسکی شفٹنگ ہو ہم اسکی گاڑی میں بوم فٹ کر دیں اور اسکا کام ہی تمام کر دیں نا ہو گا کوئی سرور اور نا رہے گئی کوئی ٹینشن....

وہ جو پچھلے دس منٹ سے اسکی طرف مکمل متوجہ ہوئے بیٹھے تھے اریان کا دل کیا اسے ہی بوم سے اڑا دے

فیصل ---

جی بھائی ---

وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بہت شان سے بولا تھا جیسے کوئی آوارڈ ملنے والا ہو

اپنی شکل گم کرلو اس سے پہلے سرور کی جگہ میں تمہیں اڑادوں کسی دوسرے پلینٹ پر---

اریان بہت ضبط سے بولا تھا حمزہ کی ہنسی چھوٹی تھی

بھائی فل پروف پلان ہے ایسے تو نہیں بولیں فیصل اپنی اور اپنے پلان کی ناقدری پر بے چارگی سے بولا تھا

سو جاؤ جا کے فیصل اور حمزہ تم بھی جاؤ باقی کی ڈسکشن کل آفس میں کریں گئیں اریان ان دونوں کو وہاں سے بھیجتا خود وہی بیٹھا سگریٹ سلگانے لگا تھا

وہ کمرے میں آیا تھا جہاں زارا میٹھی نیند کے مزے لے رہی تھی اسکے لمبے بال کنفرٹر سے باہر نکلے ہوئے تھے اور کچھ منہ پر پڑے تھے اسکے چہرے پر بلا کا سکون تھا جو حمزہ کو بھی پر سکون کر گیا تھا حمزہ چینج کر کے باہر آیا تھا

آج پھر میری جگہ پر سو گئی حد ہے یار۔۔۔ اسے اپنی جگہ پر سونے کی عادت تھی مگر زارا جان بوجھ کے اسکی جگہ پر سوتی تھی تاکہ اسے تنگ کر سکے وہ بھی چپ چاپ اسکی چھوڑی جگہ پر لیٹا تھا اسکی نظریں زارا کے چہرے پر ٹکی تھیں اسے محسوس ہوا تھا وہ سو نہیں رہی صرف سونے کی ایکٹنگ کر رہی ہے حمزہ کے دماغ میں شرارت آئی تھی اپنا موبائل اٹھائے اسکے قریب ہوا تھا

Hello baby...

I also miss you...

Yes really love you...

زارا جو کنفرٹر میں منہ دیئے اسکی ساری باتیں سن رہی تھی اسکا خون کھول اٹھا تھا جھٹ سے کنفرٹر منہ پر سے اٹھاتی حمزہ کی طرف مڑی تھی مگر حمزہ کو دانتوں کی نمائش کرتے دیکھ اسکی چال سمجھ میں آئی تھی

یہ سب کیا ڈرامہ ہے ؟ زارا خفگی سے پوچھتی اٹھ بیٹھی تھی دوپٹے سے بے نیاز زارا اس کو گھورے جا رہی تھی

جب حمزہ کی نظریں جھکتی دیکھی تو اسے اپنی جلد بازی سمجھ میں آئی تھی فوراً سے خود کو کنفرٹر میں چھپاتی شرمندہ ہوتی رخ موڑ گئی تھی

اسکو اپنی جنگلی بلی پر پیار آیا تھا حمزہ اسے اپنی آغوش میں لیتا بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا گیا تھا

زارا جو اپنی جلد بازی پر خود کو کوس رہی تھی اپنی پشت حمزہ کے سینے کے ساتھ ٹچ ہوتے محسوس کرتے زارا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا ہوئی تھی وہ دور جانا چاہتی تھی مگر حمزہ نے اسکے پیٹ کے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کی بارڈر لائن بنا دی تھی جسے وہ چاہ کر بھی توڑ نہیں پا رہی تھی حمزہ اسکی کوششوں کو سراہتے مسکرایا تھا

میں کل جا رہا ہوں زارا کے ہاتھ یکدم رکے تھے

کہاں جا رہے ہو؟ وہ رخ موڑے بغیر بولی تھی

لاہور اور کہاں۔۔۔

حمزہ عام سے لہجے میں بولتا اسے خود میں بھینچ گیا تھا

مجھے یاد کرو گئے؟ اسکی انگلیوں کے ساتھ چھیڑ کانی کرتی بولی تھی لہجے میں اداسی جھلک رہی تھی

نہیں... حمزہ کے جواب پر وہ مزید افسردہ ہوئی تھی

یاد انہیں کیا جاتا ہے جو بھول جائیں تم میری سانسوں میں بسی ہو۔۔۔حمزہ میر کو جینے کے لئے سانسوں کی ضرورت ہے تمہیں یاد نا کرنا ایسا ہے جیسے سانس کا رک جانا... حمزہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولتا اسکے بالوں میں منہ چھپا گیا تھا زارا کی سانسوں میں روانگی آئی تھی

نہیں جاؤ۔۔۔زارا گھبراہٹ اور اداسی میں وہ بول گئی تھی جو اسے نہیں بولنا تھا

حمزہ اسکے دو لفظی جملے پر جی جان سے مسکرایا تھا اسکی گردن پر جا بجا اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے اسکی سانسوں کو سینے میں ہی الجھا گیا تھا

زارا مزاحمت کرتی حمزہ اسے تکیے پر لیٹا تا خود بھی اسکے پاس لیٹا تھا

سو جاؤ مجھے صبح جلدی اٹھنا ہے حمزہ اسے سینے سے لگاتا آنکھیں بند کر گیا تھا وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی

سو جاؤ مجھے پھر دیکھ لینا حمزہ مسکرایا تھا

میں بس ان آنکھوں کی پیاس بجھا رہی ہوں پھر نا جانے کب تم آؤ اسکی پلکوں پر نمی اتری تھی

کہاں وہ نفرت کا دعویٰ کرنے والی لڑکی تھی اور اب کچھ دن کی جدائی برداشت نہیں کر پا رہی تھی

حمزہ نے اسکی آنکھیں چومی تھی زیادہ انتظار نہیں کراؤں گا وعدہ اسکی اداسی ہنوز قائم تھی

اب سو جاؤ ورنہ میرے اندر کا وہ حمزہ جاگ جائے گا جسکی قربت تم سے پل بھر بھی نہیں سہی جائے گی حمزہ آنکھ مارتے مسکرایا تھا

تم بہت بے شرم ہو...زارا اپنا سرخ چہرا اسکے پہلو میں چھپائے خفگی سے بولی تھی

اس لئے کہہ رہا ہوں سو جاؤ ورنہ پچھتاؤ گی اسکا دھمکی آمیز لہجہ زارا کو ڈرا گیا تھا

وہ پچھتانا نہیں چاہتی تھی اسلئے اسکو مضبوطی سے جکڑتی آنکھیں موند گئی تھی اور پھر حمزہ تب تک جاگتا رہا جب تک اسے یقین نہیں ہو گیا کہ وہ سو گئی ہے

درانی صاحب نا جانے کب سے بیٹھے اپنی جان سے عزیز بیٹی کو دیکھ رہے تھے جو یہاں ہوتے ہوئے بھی یہاں موجود نہیں تھی وہ پورے ایک مہینے بعد ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی مگر پھر بھی صدمے میں تھی صبح کے چار بجنے والے تھے درانی صاحب کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی انہوں نے محسوس کیا تھا حیام نیند میں پلکوں کو جنبش دے رہی تھی اسکی سانسیں پھول رہی تھی شاہد وہ کوئی بُرا خواب دیکھ رہی تھی اور کچھ منٹ بعد وہ نارمل ہو گئی تھی کمرے میں پھیلی خاموشی ماحول کو مزید وحشت زدہ بنا رہی تھی انہوں نے آج اس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی اپنا سر جھکائے کسی سوچ میں مگن تھے جب کمرے میں پھیلی خاموشی ٹوٹی تھی

بابا...؟

انہیں اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا فوراً اسے مڑتے حیام کو دیکھا تھا جو کسی غیر مرئی نقطے کو تک رہی تھی آنکھوں سے انسو بہہ رہے تھے

جی بابا کی جان... !انہوں نے آنسو روکنے کی کوشش کی تھی

بابا میں مر کیوں نہیں گئی ؟

میں کیوں زندہ ہوں... اسکی آواز بلند ہوئی تھی

اب اور کیا سہنا باقی رہ گیا ہے... اب کے وہ سسکیوں کے ساتھ رو دی تھی

وہ جو دن رات اپنے بیٹی کی صحت کی دعائیں کر رہے تھے اسکی خاموشی ٹوٹنے کی آس میں دن رات ایک کیے بیٹھے تھے

اب اسکے الفاظ انہیں گھائل کر رہے تھے انہیں کیا معلوم تھا وہ خاموشی اتنی بھیانک ٹوٹے گئی وہ چیخ رہی تھی اپنا قصور پوچھ رہی تھی اور درانی صاحب کو لگا تھا اب اگر ایک منٹ بھی وہ وہاں رکے تو انکا دل پھٹ جائے گا وہ آنسوؤں سے بھری آنکھیں صاف کرتے کمرے سے باہر نکل گئے تھے ان کے پاس اپنی بیٹی کو دلاسا دینے کے لئے بھی الفاظ نہیں بچے تھے وہ کیا قصور بتاتے اپنی بیٹی کو؟ کون سا جرم اخذ کرتے جس کے تحت اسے سزا دی گئی تھی۔۔۔وہ تو خالی ہو گئے تھے کچھ نہیں بچا تھا ان کے پاس نا الفاظ نا کوئی شکوہ... شکوہ تھا بھی تو کس سے کرتے انہیں اپنا وجود ناقابلِ برداشت لگ رہا تھا آنسوؤں سے جھلملاتی نظریں اٹھائے انہوں نے آسمان میں دیکھا تھا زبان سے ایک لفظ ادا کیے بغیر آنکھوں سے سارے شکوے کہہ گئے تھے اور پھر انہیں وہ آیت یاد آئی تھی

"وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا"

اور تیرا رب تجھے بھولنے والا نہیں "

اپنے آنسو صاف کرتے ہمت باندھتے کمرے کی طرف قدم بڑھائے تھے "

مجھے موت دے دیں اللہ جی.... وہ چیخی تھی

میں اس اذیت کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتی

مجھے مار دیں۔۔۔ کیوں ہوا میرے ساتھ ایسا؟

کیا قصور تھا میرا؟ لے لیں یہ رہی سہی سانسیں بھی نکال دیں اسے میرے دل سے اللہ جی ختم کر دیں اس اذیت کو اپنے بال مٹھی میں جکڑتی سسکی تھی

یہ اذیت بہت جان لیوا ہے بابا میں مر جاؤں گی یہ تکلیف میرا دل چھلنی کر رہی ہے حیام سرخ آنکھیں لیے درانی صاحب کی طرف مڑی تھی جو ابھی اسکے پاس آ کے بیٹھے تھے لاکھ کوشش کے باوجود بھی اپنی جان سے عزیز بیٹی کو اس حال میں دیکھ انکے آنسو بہہ نکلے تھے اسے سینے سے لگائے رونے دے رہے تھے حیام کی زبان پر بس ایک ہی سوال تھا... کیوں؟

اور اس کیوں کا جواب ہوتے ہوئے بھی ان کے پاس نہیں تھا۔۔۔

صبر کرو میرا بچہ بے شک وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

صبر کی تلقین تو کر دی آپ نے مگر یہ بھی بتا دیتے کس کس بات پر صبر کروں وہ انکے سینے سے لگی گھٹی گھٹی آواز میں بولی تھی...

اپنے دل کے ٹوٹنے پر؟

ناحق سزا پر؟

اس ظالم شخص سے محبت کرنے پر؟

اپنے جذبات احساسات، اپنی ذات کی توہین پر؟

یاں۔۔۔اپنی عزت کو سر عام بازار میں لوٹتے دیکھنے پر؟

آخر کس بات پر صبر کروں بابا اور کس بات پر روؤں۔۔؛

میری تو ساری زندگی آزمائش بن کے رہ گئی ہے وہ پھولے سانس کے ساتھ بولتی ہچکیوں میں رو دی تھی

میری روح کو زخمی کر گیا اسکا بدلہ۔۔۔

اسنے میری عزت کی دھجیاں اڑادی ہیں اور آپ بولتے ہیں صبر کروں وہ روتے ہوئے ان سے دور ہوئی تھی

کیسے صبر کرلوں بابا کیسے؟

اسکی آواز بلند ہوتی درانی صاحب نے پاس کھڑی نرس کو اشارہ کیا تھا جس نے اسے سکون کا انجیکشن لگایا تھا۔۔۔

آپ کی بیٹی اتنی بہادر نہیں۔۔۔ہے۔۔۔بب۔۔با۔۔۔صبر۔۔۔نن۔۔نہیں۔۔۔

وہ مکمل طور پر غنودگی میں چلی گئی تھی

درانی صاحب کچھ سوچتے ہوئے وہاں سے باہر نکلے تھے

صبح کے آٹھ بج رہے تھے اور وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود کسی ضروری فائل کا معائنہ کر رہا تھا

اسے آفس آئے دو گھنٹے گزر چکے تھے مگر ملائکہ کا ابھی تک کچھ اتہ پتہ نہیں تھا

May I come in...

وہ جتنی تمیز سے بولا تھا اریان اسے دیکھنے پر مجبور ہوا تھا

آجاؤ۔۔۔ کون سا میرے منع کرنے پر تم نہیں آؤ گئے اریان کی بات پر جہاں فیصل بدمزہ ہوا تھا حمزہ کا

قہقہ چھوٹا تھا یہ بات الگ تھی وہ فیصل شاہ کی درگت بنتے دیکھ ہمیشہ خوش ہوتا تھا۔۔۔

فیصل شاہ آپ کے لئے جان بھی دے سکتا ہے بھائی وہ جذب سے بولا تھا۔۔۔

ابھی جو کام میں نے تم لوگوں کے ذمہ لگایا ہے اسے پورا کرو فیصل۔۔۔

اریان سیریس لہجے میں بولتا دوبارہ فائل پر جھکا تھا۔۔۔

وہ تو آپ سمجھے بس ہو گیا اس سرور کو اڑانا۔۔۔ اریان کی گھوری پر اسنے جلدی سے اپنے الفاظوں کو

درست کیا تھا۔۔۔ مطب اس سرور کی شفٹنگ کرانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے

جانتاہوں میں مجھے تم سب پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ ہے اریان کی بات پر انکا سینہ چوڑا ہوا تھا

طوبیٰ کو چھوڑ آئے تم۔۔۔

جی بھائی چھوڑ آیا۔۔۔

مگر اداس تھی فیصل اپنی جھلی بیوی کے بارے میں سوچتا خود بھی اداس ہو گیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہو جائے گئی فکر نہیں کرو اریان کی بات پر اسنے سر ہلایا تھا

May I come in...

ان تینوں نے آنے والی ہستی کو دیکھا تھا

ہمیشہ کی طرح جینز شرٹ میں ملبوس لمبے بالوں کو پونی ٹیل میں مقید کیے آنکھوں پر سن گلاسز چڑھائے انتہائی ادب سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہی تھی

Yes...

اریان کی اجازت پر بنا کوئی تاثر دیئے وہ آفس میں داخل ہوئی تھی حمزہ اور فیصل کے سلام کا جواب دیتی ملائکہ نے اپنی گلاسز کو اتار کا ٹیبل پر رکھا تھا

کیا میں وجہ جان سکتا ہوں کہ اتنے دن تم کہاں تھی؟

اریان کے سوال پر اسنے اسکی طرف دیکھا تھا جیسے بولنا چاہتی ہو کیا تمہیں نہیں معلوم۔۔۔۔اور اگر نہیں معلوم تو وقاص کو وہاں کس نے بھیجا پھر۔۔۔؟

میں نے کچھ پوچھا ہے مس ملائکہ صدیقی۔۔۔اریان نے سخت لہجے میں استفار کیا تھا وہ جانتے بوجھتے بھی اسکی آنکھوں میں اُمڈتے سوال کو نظر انداز کر گیا۔۔۔

مم۔۔میں ماما سے ملنے گئی تھی ملائکہ کا گلا خشک ہوا تھا۔۔۔

تو تم بتا کر بھی جا سکتی تھی موبائل آف کر کے جانے کا مقصد کیا تھا اتنی غیر ذمہ دار تم کب سے ہو گئی۔۔۔؟

اریان کی دہشت زدہ آواز پر وہ اندر تک کانپ گئی تھی مجھے اپنے ساتھ سختی سے پیش آنے پر مجبور مت کرو۔۔۔یہ لاسٹ وارننگ ہے اگر اسکے بعد ایسی کوئی غلطی ہوئی تو تمہیں سزا نہیں فارغ کر دیا جائے گا

اسکے الفاظ ملائکہ کو اندر تک گھائل کر گئے تھے اور تم سے بہتر اس بات کو اور کون جان سکتا ہے ملائکہ صدیقی۔۔۔۔

اریان ملک نے دوسرا موقع دینا نہیں سیکھا!..

اس لئے آئندہ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔۔

ملائکہ اپنے آنسوؤں کو پلکوں کی باڑ سے پیچھے دھکیلتی ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

فیصل اور حمزہ کو اس سے ہمدردی ہوئی تھی وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ اریان کام کے معاملے میں کتنا سنجیدہ ہے اس لئے وہ کم ہی کوئی غلطی کرتے تھے کیونکہ غلطی کے بعد اریان کی دی سزا اچھے اچھوں

کے چھکے چھڑا دیتی تھی۔۔۔وہ خوش تھے ملائکہ سزا سے بچ گئی تھی۔۔۔گر ابھی بھی ان کو ملائکہ کی اس حرکت کے پیچھے کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی فیصل وہ وجہ جاننا چاہتا تھا وہ کچھ بولتا اریان کی آواز نے آفس میں پھیلے سکوت کو توڑا تھا

تم نے بتایا نہیں ملائکہ کہ تم بغیر بتائے کیوں گئی تھی؟

ملائکہ کی رنگت اڑی تھی اریان کو اپنا شک سچ ہوتا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

میں نے بتایا تو ہے اریان میں ماما سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔

بلکل تم نے بتایا ہے مگر جھوٹ بتایا ہے اریان کی بات پر ان تینوں نے اسکی طرف بیک وقت دیکھا تھا اب سچ کیا ہے وہ بتاؤ؟

ملائکہ کو لگا اسے سچ بتا دینا چاہئیے۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔مم۔۔میں،،،میں تمہارے ساتھ ہوں ملائکہ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اریان کو محسوس ہوا تھا وہ کسی خوف کے زیرِ اثر بول رہی تھی۔۔۔

اس رات میں وقاص کے گھر تھی جب وہ کوئی ضروری کام بول کے باہر نکلا تھا مجھے کچھ دن سے اسکی حرکتیں مشقوق لگ رہی تھیں میں نے اسکا پیچھا کرنے کا سوچا تھا مگر جب میں وہاں پہنچی تو میں نے دیکھا۔۔۔کہ وقاص وہاں کسی مافیا گینگ کے لیڈر سے ہاتھ ملا رہا تھا اور جب میں نے معلوم کرایا تو پتہ چلا کہ وہ گینگ لڑکیوں کی تزکری کرتا ہے یہاں سے لڑکیوں کو کڈنیپ کرنے کے بعد بیرون ملک میں

انکے جسم کی بولی لگائی جاتی ہے میں گھر واپس آگئی اور اسکا انتظار کرنے لگی مجھے اس سے ایسی حرکت کی امید نہیں تھی وہ جتنا قابل انسپکٹر دنیا کی نظروں میں بنتا ہے اندر سے وہ اتنا ہی گھٹیا اور پیچ انسان ہے ملائکہ نفرت سے پھنکاری تھی

بلا آخر اریان کا شک حقیقت میں بدل گیا تھا حمزہ اور فیصل کو اسکی بات سن کر جھٹکا لگا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے وقاص جیسا سینیئر اور قابلِ احترام انسپکٹر ایسی کوئی حرکت کرے گا

تو تم نے وجہ پوچھی اس سے اریان کے سوال پر ملائکہ کو بے ساختہ اسکا تھپڑ یاد آیا تھا

ہاں پوچھی تھی نا۔۔۔اور اسکا جواب اسنے مجھے تھپڑ مار کے دیا تھا اسکی آنکھ سے آنسو نکلتا ٹیبل پر گرا تھا

اسکے جواب پر اریان کی ماتھے کی رگیں تن گئی تھی حمزہ اور فیصل کو بھی وقاص پر غصہ آیا تھا

تو ٹھیک ہے ملائکہ میں تمہیں ایک موقع دیتا ہوں تم اپنا بدلہ لے سکتی ہو۔۔۔

یہاں آؤ وقاص "...

وہ جو نا جانے کتنی دیر سے کھڑا ملائکہ کی باتیں سن رہا تھا اسکی ہمت ہی نہیں ہوئی تھی آگے قدم بڑھانے کی۔۔۔

تم نے کیا سوچ کے ہاتھ اٹھایا اس پر فیصل ڈھارتا ہوا اسکے گریبان تک پہنچا حمزہ نے اسے قابو کیا تھا

فیصل خاموشی سے اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ مجھے بات کرنے دو اریان کی بات پر فیصل اپنا غصہ ضبط کرتے بالوں میں ہاتھ پھیرتا سائیڈ پر جا کھڑا ہوا تھا

حمزہ اپنی جگہ پریشان کھڑا تھا

ملائکہ اسے وہاں موجود دیکھ کر جیسے اپنی جگہ پر ہی جم گئی تھی

وقاص چلتا ہوا اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا

اپنا بدلہ لو ملائکہ میں عورتوں پر ہاتھ اٹھانے والوں کو مرد نہیں سمجھتا میرے نزدیک وہ کسی عزت کے قابل ہیں وقاص نے غلط کیا اور اسے اس بات کی سزا ملنی چاہئیے

میں بدلہ لینے کے بجائے معاف کر کے آگے بڑھنے والوں میں سے ہوں اریان وہ سرد مہری سے بولتی اٹھی تھی وہ آفس سے باہر نکلتی اریان کے جملے نے اسکے قدم روکے تھے

ٹھیک ہے تو یہ مسئلہ یہی ختم ہوا مگر اب جو باقی کا سچ ہے وہ بھی جان لو۔۔۔

اریان کی بات پر حمزہ فیصل سمیت ملائکہ بھی حیران ہوئی تھی

اریان نے ایک فائل ملائکہ کے سامنے رکھی تھی

ملائکہ نے کانپتے ہاتھوں سے اس فائل کو اٹھایا تھا اسکے ہاتھوں کی لرزش وہاں موجود سب نے دیکھی تھی

وقاص اس رات انکا آدمی بن کر مافیا گینگ سے ہی ملا تھا ملائکہ مگر یہ آدھا سچ تھا

پورا سچ اس فائل میں ہے جو اس وقت تمہارے ہاتھ میں موجود ہے

مافیا گینگ سے ملنا اور انکا ساتھ دینا وقاص کے مشن کا حصہ تھا جس کے ذریعے وہ انکے اڈے تک رسائی حاصل کر سکتا تھا یہ سب اسکی مجبوری تھی اور اس بارے میں وقاص کے علاوہ مجھے بھی سب معلوم تھا میں نے ہی اسے تم سے یہ بات چھپانے کو بولی تھی کیونکہ یہ مشن صرف مجھے اور وقاص کو دیا گیا تھا

ایک اور دھماکہ۔۔۔

تو کیا وقاص جانتا ہے ہم کون ہیں؟

حمزہ کے سوال پر اریان نے اثبات میں سر ہلایا تھا

حمزہ اور فیصل کو ایک اور جھٹکا لگا تھا۔۔۔

ملائکہ کے ہاتھ سے فائل چھوٹتی زمین بوس ہوئی تھی اسنے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائے وقاص کی طرف دیکھا تھا

کیا کچھ نہیں تھا اسکی آنکھوں میں دکھ، غصہ، ادھوری محبت، اذیت، اپنی تذلیل ملائکہ اسکی آنکھوں سے اسکے دل کا حال تک جان گئ تھی وہ بس رویا نہیں تھا ورنہ جو آج ملائکہ نے اسکے ساتھ کیا تھا وہ کسی دیوار پر ہاتھ رکھتا تو وہ بھی اسکا دکھ نا برداشت کرتی اور ریزہ ریزہ ہو جاتی

مم۔۔۔مجھے معاف کر دو ملائکہ خود پر ضبط کرتے اسکے سامنے آئی تھی

وقاص نے زخمی نظریں اسکی آنکھوں میں گاڑھی تھی کہ کیا کوئی اتنی تذلیل کے بعد بھی معاف کر سکتا ہے بھلا؟

آگے کیا کرنا ہے کال پر بتا دینا مجھے کورٹ جانا ہے بعد میں ملاقات ہو گئی وقاص اسے سرے سے نظر انداز کرتا باہر نکل گیا

اریان حمزہ اور فیصل کو ان دونوں کے لیے دکھ ہوا تھا مگر اب ملائکہ کو یہ جنگ بھی خود ہی لڑنی تھی اکیلی ۔۔۔ اسنے وقاص کو صرف تکلیف نہیں پہنچائی تھی اسکا دل توڑا تھا اور اتنی بُرے طریقے سے توڑا تھا کہ وہ مضبوط اعصاب کا مالک بھی ذرہ ذرہ کر کے بکھر گیا تھا وہ جو اسکی محبت کی قسمیں کھاتا نہیں تھکتا تھا ملائکہ نے اسکی محبت کو ایسے کھینچ کھینچ کے تھپڑ مارے تھے کہ اب لفظ محبت اسے زہر لگنے لگا تھا

ملائکہ ۔۔۔۔

وہ چیئر پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی چہرا ہاتھوں میں چھپا گئی تھی

حمزہ اور فیصل اسکے قریب آئے تھے رونے سے کچھ نہیں ہو گا ملائکہ جو غلطی آج جانے انجانے میں تم سے ہوئی ہے اسے سدھارنا بھی تم نے ہی ہے اس لئے ہمت سے کام لو خود کو مضبوط بناؤ ابھی اس سے زیادہ مشکل حالات بھی تمہیں دیکھنے پڑیں گئیں مگر میری دعا ہے کہ تم دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو جائے اور کوئی مشکل اب نا آئے حمزہ نے اسے اچھے دوست کی طرح سمجھاتے کندھا تھپتھپایا تھا

ملائکہ اپنے آنسو پونچھتی آرزدگی سے مسکرائی تھی

دیکھو چڑیل میرا مطلب ہے ملائکہ میں تمہیں کوئی نصیحت نہیں دوں گا اِس بابا کی طرح۔۔۔

حمزہ نے اسے مکا جڑا تھا

کیونکہ مجھے افسوس ہے تم نے گولڈن چانس گوا دیا اس دو ٹکے کے۔۔۔اسکی زبان پھر سے پھسلی تھی مطلب وقاص رضا کو تھپڑ نہیں مارا ٹو بیڈ یار!...

جہاں ملائکہ نے اسے گھوری سے نوازا تھا وہی حمزہ اور اریان نے افسوس سے سر ہلایا تھا مطلب کوئی مر بھی رہا ہو گا تب بھی فیصل شاہ کو صرف اپنے مطلب کی بات سے غرض ہو گا

گھورو نہیں لڑکی۔۔۔دیکھ تو ایسے رہی ہو جیسے وہ انسپکٹر نہیں میاں ہو تمہارا اور تمہیں برا۔۔۔

وہ آگے کچھ بولتا ملائکہ اسکی ناک پر وار کیا تھا

بکواس بند رکھو ہوا ایڈیٹ وہ دھاڑی تھی

صیح وہ تمہیں لیڈی ڈیانا کہتا ہے تم ہو اسی نام کے لائق۔۔۔ناک

توڑ دی میری ظالم لڑکی:...

فیصل ناک پر ہاتھ رکھے بولنے سے پھر بھی باز نہیں آیا تھا

ملائکہ کوئی جوابی کارروائی کرتی اور پھر سے اسکا آفس میدانِ جنگ بنتا اریان کی آواز نے ان سب کو اپنی اپنی جگہ سِٹل کیا تھا

اگلے دس منٹ کے اندر تم سب مجھے اپنی اپنی لوکیشن پر موجود چاہیئے ہو آ گئی سمجھ۔۔۔

ان سب نے بیک وقت ہاں میں سر ہلایا تھا

تم نہیں آؤ گئے ہمارے ساتھ۔۔۔

نہیں مجھے ایک خاص شخص سے ملنا ہے میں بعد میں تم لوگوں کو جوائن کر لوں گا پر مجھے ایک ایک بات کی خبر ملتی رہنی چاہئیے اور کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہئے اریان کی بارعب آواز پر وہ تینوں خاموشی سے آفس سے باہر چلے گئے تھے

ٹھیک دس منٹ بعد ہی اریان کو تین ڈن کے میسج وصول ہوئے تھے وہ جانتا تھا اسکے بغیر بھی وہ سب بہتر طریقے سے یہ ڈیوٹی سر انجام دے سکتے ہیں وہ فائل کا مطالعہ کرنے میں مصروف ہوا تھا

میری بیٹی کا خیال رکھیے گا مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے انہوں نے سوتی حیام کی پیشانی چومی تھی اور نرس کو ہدایات دیتے ہوسپٹل سے باہر آئے تھے گھر سے کچھ ضروری سامان لینے کے بعد وہ واپس سے گاڑی میں بیٹھتے اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہوئے تھے

اوکے بھیج دو انہیں۔۔۔ اریان انٹر کام رکھتا واپس سے فائل دیکھنے لگا تھا وہ کئی دن بعد آفس آیا تھا جس کی وجہ سے کئی فائلز پیڈنگ میں پڑی تھی وہ اپنے سیکرٹری کے ساتھ ضروری ڈسکشن کر رہا تھا جب

درانی صاحب اسکے آفس میں داخل ہوتے نظر آئے تھے وہ آج اریان ملک کو اسکی کیے کی سزا دینے آئے تھے مگر جو سچ آج وہ اریان ملک کو بتانے والے تھے وہ اسکی پوری زندگی برباد کرنے کے لئے کافی تھا

کیسے آنا ہوا درانی صاحب؟

سیکرٹری کو وہاں سے بھیجتے اریان نے سگریٹ سلگائے پوچھا۔۔۔

وہ ہنوز خاموش رہے تھے۔۔۔

اریان کی نظر انکے ہاتھ پر گئی تھی

توشاہد آپ اپنی بیٹی کو یہاں انصاف دلانے کے لئے آئے ہیں اسنے درانی صاحب کے ہاتھ میں پکڑی گن کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔۔ مگر افسوس میں آپ کی بیٹی۔۔۔۔

درانی صاحب کے ماتھے پر بل پڑے تھے وہ اپنی بیٹی کے لئے ایک لفظ اور نہیں سن سکتے تھے

میں یہاں تمہاری ماں کو انصاف دلانے آیا ہوں اریان ملک

وہ اسکی بات کاٹتے طنزیہ لہجے میں بولے تھے

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میری ماں کے بارے میں بات کرنے کی بھی وہ چیخ ہی تو اٹھا تھا۔۔۔

درانی صاحب کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ آئی تھی

تم نے میری بیٹی کو میرے حصے کی سزا دی مگر افسوس اریان ملک تم نے میری بیٹی کو میرے ناکردہ گناہ کی سزا دی ہے وہ بہت ضبط سے بولے تھے

کہنا کیا چاہتے ہیں آپ صاف صاف بولیں وہ غصے سے بپھرا تھا

تمہاری ماں کے ساتھ زیادتی کرنے والا اور انکا قتل کرنے والا میں نہیں کوئی اور تھا اریان ملک۔۔۔

اور آپ کو لگتا ہے میں آپ کی بات کا یقین کر لوں گا اسکا دل تو کیا تھا اپنی ماں کے بارے میں بات کرنے والے کو زندہ زمین میں گاڑ دے مگر خود پر ضبط کیے تلخی سے بولا تھا

انہوں نے آگے بڑھتے ہاتھ میں پکڑا پیکٹ جس میں ایک یو ایس بی اور فائل موجود تھی اسکے سامنے رکھی تھی

میرے پاس جھوٹ بولنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اریان کیونکہ میری کل دنیا تو تم ویران کر ہی چکے ہو میری بیٹی کو قبر میں زندہ دفن کر آئے ہو اسکی زندگی تو تم برباد کر چکے ہو اور کیا جھوٹ بولوں گا۔۔۔

میں چاہوں تو اریان ملک تمہیں ابھی اسی وقت ختم کر دوں

مگر میرا یہ عمل مجھے میری بیٹی سے دور کر دے گا اور اب مجھ میں پھر سے اتنی ہمت نہیں ہے کہ اس کی دوری برداشت کر سکوں وہ دکھ بھرے لہجے میں کہتے رو پڑے تھے

وہ اپنی بات مکمل کرتے جا چکے تھے مگر اریان کی نظریں ابھی بھی اس راہ پر ٹکی تھی جہاں سے وہ گئے تھے اسکے گرد کئی سوچیں منڈلا رہی تھیں اسنے جلدی سے وہ پیکٹ کھولا تھا اس میں جو ایس بی کو نکالتے اپنے لیپ ٹاپ کے ساتھ کنیکٹ کرتے اس میں موجود ویڈیو کو پلے کیا تھا

وہ ویڈیو اس ہسپتال کے کمرے کی تھی جس میں

اسکی ماں کے ساتھ زیادتی کر کے قتل کر دیا گیا تھا وہ ویڈیو بہت پرانی ہونے کی وجہ سے بلر تھی مگر یہ صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ شخص درانی صاحب نہیں بلکہ کوئی اور ہے اریان کو ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی تھی یہ ویڈیو جھوٹا بھی ہو سکتا ہے مگر اس میں نظر آنے والی اسکی ماں ہی تھی یہ بات وہ کیسے جھٹلاتا اسنے جلدی سے وہ فائل نکالی تھی جسے پڑھ کر اسکی دنیا ہل گئی تھی

وہ چاروں اس وقت اپنی اپنی پوزیشن پر موجود تھے

ابھی تک سب انکے پلان کے مطابق ہی ہو رہا تھا وقاص سرور کو پولیس وین میں لیے سینٹرل جیل کی طرف جا رہا تھا اس وین کے آگے پیچھے تین تین پولیس وین تھیں وہ اس وقت سنسان روڈ سے گزر رہے تھے اچانک ان پر گولیوں کی برسات کر دی گئی تھی سرور والی وین الٹ چکی تھی مقابل بھی ان کی ٹکر کا تھا اب وہ

روڈ جنگ کا سماں لگ رہا تھا جہاں چاروں طرف گولیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں وقاص اپنے اہلکاروں سمیت اس وین کے ارگرد بیٹھے مقابل پر وار پر وار کر رہے تھے جبکہ اریان ملک کی ٹیم خود کو نقاب میں چھپائے انکے بیچ آئی تھی

یہ نقاب پوش کون ہیں؟؟ وہ اپنے بندے پر دھاڑا تھا

مجھے نہیں پتا بوس

جو بھی ہیں بھون ڈالو ان سب کو اور سرور کو اس وین سے آزاد کراؤ ورنہ آج ہماری لاشیں اٹھ جائیں گئیں

وہ اپنے بوس کے حکم کی تعمیل کرتے گولیاں چلاتے وین کی طرف بڑھے تھے جنہیں حمزہ اور فیصل نے نشانہ بنائے مار گرایا تھا ملائکہ جو سائیڈ میں بیٹھی ان سب کو ایک ایک کر کے نشانہ بنا رہی تھی اس کی نظر مقابل پر پڑی تھی جس نے بم وقاص کی جانب پھینکا تھا جو وین کو پوری بہادری کے ساتھ کور کیے بیٹھا تھا ملائکہ فوراً سے اسے شوٹ کرتی وقاص کی جانب پہنچی تھی حمزہ اور فیصل بھی اسکی حرکت پر حیران ہوئے تھے حمزہ نے بروقت اسے کور دیا تھا ورنہ انکی اگلی گولی ملائکہ کو زخمی کر گئی ہوتی ملائکہ اسے دھکہ دیتی دور گرا گئی تھی مگر خود اس بوم کی زد میں آچکی تھی بلاسٹ کی آواز گونجی تھی اور وہ تینوں دم سادھے اس دھواں میں دیکھنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے سموگ کا فایدہ اٹھاتے وہ آگے بڑھا تھا جیسے ہی وہ وین کی جانب پہنچا اسکی دل دہلا دینے والی چیخیں گونجی تھیں

ملائکہ نے بڑی بے رحمی سے چاقو اسکی بازو میں کھوبویا تھا ان دونوں نے شکر کا سانس لیا تھا کہ وہ ٹھیک ہے وقاص کی بھی جان میں جان آئی تھی وہ تینوں اسے کور کرتے باقی کے لوگوں کو بھی مار چکے تھے اب صرف وہاں وہ چار اور وقاص کے کچھ اہلکار بچے تھے اسے افسوس ہوا تھا اسکے کئے پولیس آفیسرز اس حملے میں جان بحق ہو گئے تھے حمزہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے دلاسا دیا تھا

لے جاؤ اسے اور ہوش میں لانے کی تیاری کرو وہ اپنے اہلکاروں کو انکے بوس کو لے جانے کا حکم دیتا آگے بڑھا تھا

وہ تینوں ابھی بھی نقاب میں موجود تھے وقاص کی نظر ملائکہ پر پڑی تھی جس کی بازو بُری طرح زخمی تھی اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا

کس نے کہا تھا سامنے آنے کے لئے وقاص اسکا بازو دبوچے غصے سے ڈھارا تھا اسکی ہاتھ کی سختی ملائکہ کو لہجے کی سختی سے کئی زیادہ محسوس ہوئی تھی

میں بس تمہیں کور دے رہی تھی۔۔۔ وہ ممنائی تھی

فیصل اور حمزہ کو وہ بھیگی بلی لگ رہی تھی

بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے وہ سرور کو لے کر وہاں سے نکلے تھے

میں نے تم سے مدد نہیں مانگی تھی آئندہ میرے کام یا راستے میں آنے کی کوشش مت کرنا اسکے لہجے میں چٹان جیسی سختی تھی مگر مقابل بھی ملائکہ صدیقی تھی جو چٹان جیسے حوصلے رکھتی تھی تمہارے اب

تمام راستے مجھ سے ہی جڑے ہیں اس لئے اب مجھے اپنے راستوں میں دیکھنے کی عادت ڈال لو میرے کو جے انسپکٹر ملائکہ نقاب اتارتی بالوں کا جوڑا بناتی بولی تھی

وقاص کے گاڑی کی طرف بڑھتے قدم رکے تھے تو مجھے راستے بدلنا بھی اچھی طرح آتا ہے آفٹر آل تم سے جو سیکھا ہے وہ سرد مہری سے بولتا گاڑی زن سے بھگا لے گیا تھا اور ملائکہ بس اسکا منہ تکتی رہ گئی تھی

وہ مسلسل پچھلے تین گھنٹوں سے سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا اسکا آفس دھواں سے بھر گیا تھا اسکی سوچیں حیام کے گرد گھوم رہی تھیں تب ہی ڈور نوک ہوا تھا۔۔۔

یس۔۔۔

اسنے اجازت دی تھی۔۔۔ وہاں کوئی اور نہیں اسکے اپنے آفس کا قابلِ اعتبار ورکر کھڑا تھا

سر۔۔۔ یہ رپورٹس بلکل درست ہیں میں نے اس ہوسپٹل میں بذاتِ خود جا کے پتہ کرایا ہے وہ ادب سے بولتا رپورٹس کو ٹیبل پر رکھتا اسکے اشارے پر باہر چلا گیا تھا

اریان ملک سناٹوں کی زد میں تھا اسکے سر پر ساتوں آسمان ان گرے تھے

مطلب میں نے۔۔۔ اس سے آگے سوچتے ہی اسکی روح فنا ہونے لگی تھی وہ چیئر پر گرا تھا

ایسا نہیں ہو سکتا... وہ بے یقینی سے بولا تھا

کیا نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ تینوں ابھی اسکے آفس میں داخل ہوئے تھے مگر کمرے میں پھیلا دھواں اور اریان کی حالت انہیں پریشان کر گئی تھی

ملائکہ اسکے قریب آئی تھی۔۔۔اریان کیا ہوا ہے؟

وہ خالی نظروں سے ان سب کو دیکھ رہا تھا اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا وہ بس اتنا جانتا تھا کہ اس سے گناہ ہو گیا اسے بار بار حیام کے الفاظ یاد آرہے تھے

تم پچھتاؤ گئے۔۔۔۔میں مکافاتِ عمل کا انتظار کروں گئی۔۔۔

بہت جلد تمہارے دل میں بھی خوف برپا ہو گا

نن۔۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا یہ کک۔۔کیا ہو گیا مجھ سے وہ حلق کے بل چلایا تھا ٹیبل پر موجود ہر شے اسنے جھٹکے سے زمین پر پھینک دی تھی اسنے پورا آفس پل میں برباد کر دیا تھا اسکے زبان پر بس یہی الفاظ تھے۔۔۔مجھ سے گناہ ہو گیا میں گنہگار ہوں وہ چلاتے ہوئے ہر چیز کو ٹھوکر مارتا گرا گیا تھا آفس کی حالت دیکھنے لائق بھی نہیں چھوڑی تھی اریان ملک آج اپنے ضبط کی آخری حد پر تھا وہ تینوں ہی اسکی حالت پر ششدر کھڑے تھے

حمزہ کو اسکی حالت ٹھیک نہیں لگی تھی وہ اریان کے قریب جاتا وہ فوراً سے دور ہٹا تھا

دور رہو مجھ سے۔۔۔میں ایک قاتل ہوں۔۔۔گنہگار ہوں میں دور رہو تم سب بھی مجھ سے وہ بے ربط جملے بولتا آفس سے باہر نکلا تھا

حمزہ اور فیصل اسکے پیچھے لپکے تھے

میرے پیچھے آنے کی کوشش مت کرنا وہ ان پر ڈھارا تھا وہ دونوں اپنی جگہ رکے تھے وہ آگے بڑھتے

ملائکہ کی آواز آئی تھی

وہ دونوں اندر کی طرف بھاگے تھے

جہاں ملائکہ اسکے آفس کا سی سی ٹی وی فوٹیج کھولے دیکھ رہی تھی وہ تینوں ہی ظہیر درانی کو وہاں دیکھ

کے چونکے تھے مگر ابھی بھی انہیں آدھی بات سمجھ میں آئی تھی اریان کے اتنے سٹرونگ ری ایکشن کا

مطلب انہیں سمجھ نہیں آیا تھا وہ کچھ سوچتے ملائکہ کی نظر ٹیبل پر پڑی یو ایس بی پر گئی تھی وہ فائل تو

اریان اپنے ساتھ لے گیا تھا مگر وہ یو ایس بی وہی چھوڑ گیا تھا وہ دونوں ورکرز سے پوچھ گچھ کر رہے تھے

ملائکہ نے وہ فوٹیج دیکھی تھی اریان کی طرح اسکا بھی دماغ پھٹنے کو تھا وہ لمبے قد کا پینٹ کوٹ میں ملبوس

آدمی جو اسکی ماں کے ساتھ زیادتی کر رہا تھا وہ ظہیر درانی نہیں تھا

اسکے ادا کیے جملے پر انہوں نے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا

کیسا ہے میرا بچہ ؟

درانی صاحب اسے نیند سے جاگتے دیکھ مسکرا کے بولے تھے وہ کچھ بھی کہے بغیر انہیں یک ٹک دیکھے جا

رہی تھی

بابا۔۔۔اسکے لب ہلے تھے۔۔۔

کچھ مت کہو درانی صاحب نے اسے کچھ بھی بولنے سے باز رکھا تھا اب صرف میں بولوں گا اور آپ سنو گئی وہ اسکے پاس بیٹھتے پیار سے بولے تھے حیام زندگی اتار چڑھاؤ کا نام ہے کبھی کبھار ہمارے ساتھ ایسے ایسے واقعات پیش آجاتے ہیں کہ ہمیں لگتا اب بس ہماری زندگی یہاں ختم ہوگئی ہے ہم ختم ہوگئے ہیں اب ہم آگے نہیں بڑھ سکتے ہم خود اپنے ہاتھوں سے خود کو اندھیروں میں دھکیل دیتے ہیں ہم اس ایک ہار کو اپنی ساری زندگی کی محنتوں پر حاوی کر کے مایوسیوں کے ساتھ جینے لگتے ہیں مگر ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ زندگی اس رب کریم کی عطا کردہ ہے اگر اسنے آزمائش میں ڈالا ہے تو اس آزمائش سے نکالے گا بھی وہی وہ تو اپنے بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے میرے بچے وہ کیسے آپ کو اکیلا چھوڑ سکتا کچھ دکھ ایسے ہوتے ہیں جنہیں بھولا یا نہیں جاسکتا میں مانتا ہوں مگر ان دکھوں کو ساری زندگی اپنے ساتھ لے کر چلنا یہ کہاں کی سمجھداری ہے آپ تو میرا بہادر بچہ ہو صبر کرنے والی اور ہر حال میں اللہ پر بھروسہ کرنے والی لڑکی ہو میں جانتا ہوں اب جو غم آپ کو ملا ہے وہ سب دکھوں سے بہت بڑا ہے اس کی اذیت سے باہر نکلنا آپ کے لئے مشکل ہے مگر یہ بھی مت بھولو بیٹا جس نے دکھ دیئے ہیں وہ صبر بھی دینے والا ہے اور وہ تو پھر اپنے بندے کو اسکی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا بچے کسی بھی دکھ کے بعد جینا نہیں چھوڑا جاتا زخم بھر جاتے ہیں مگر کچھ وقت لگتا ہے ٹوٹے دل بھی جڑ جاتے ہیں اگر یہ دنیا توڑنا جانتی ہے تو وہ ذات جوڑنا بھی جانتی ہے بس آپ یقین کرو اس ذات پر اور یقین بھی ایسا کامل ہو

کہ آپ مانگو اور وہ آپ کو عطا کر دے گا آپ طلب کرو اور وہ معجزہ کر دے آپ فریاد کرو اور وہ راستے بنا دے

حیام آنکھوں میں آنسو لیے انہیں دیکھے جا رہی تھی ان کے کہے ہر ایک لفظ پر اسنے لبیک کہا تھا مگر اس دل میں غم کی شدت تھی جو اسے روک رہی تھی وہ مدد مانگنا چاہتی تھی رونا چاہتی تھی فریاد کرنا چاہتی تھی مگر صرف اپنے اللہ کے سامنے ہاں وہ سجدہ کرنا چاہتی تھی وہ بے چین تھی کیونکہ وہ اپنے رب سے ملنا چاہتی تھی اسکو بتانا چاہتی تھی جو بھی اس پر گزرا سب اسکو سنانا چاہتی تھی

بابا۔۔۔اسکی پکار پر درانی صاحب نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا تھا

مجھے گھر جانا ہے پلیز۔۔۔۔وہ اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتی مشکل سے بولی تھی

درانی صاحب ہاں میں سر ہلاتے کمرے سے باہر نکل گئے تھے

وہ دسویں بار ان رپورٹس کو پڑھ رہا تھا اور جتنی بار پڑھتا اسکی اذیت اتنی بڑھتی جا رہی تھی ان رپورٹس نے اسے اذیت کی آخری حد پر لا کھڑا کیا تھا اسکی ماں کو جان لیوا بیماری تھی مگر پھر بھی وہ کام کرتی تھی کیونکہ وہ کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھیں

فاطمہ بیگم پیشے سے ڈاکٹر تھی وہ اس ہسپتال میں کام کرتی تھیں جہاں ظہیر درانی بھی کام کیا کرتا تھا وہ روز سکول سے واپس آنے کے بعد سیدھا ہوسپٹل ہی جایا کرتا تھا مگر اس دن جب وہ ہوسپٹل پہنچا تو

وہاں سے ملنے والی خبر نے اسکی دنیا ہلا کے رکھ دی تھی اسکی ماں کا قتل کر دیا گیا تھا وہ خبر اسکی سماعتوں پر بجلی بن کر گری تھی وہ اس بار مکمل طور پر یتیم ہو گیا تھا اور اس پورے واقع میں جس شخص کا نام بار بار لیا جا رہا تھا وہ ظہیر درانی تھا اریان کے دل میں اسکے لئے نفرت نے جنم لیا تھا وہ اسے پل پل تڑپانا چاہتا تھا ایسی دردناک موت دینا چاہتا تھا جس سے اسکی ماں کی روح کو تسکین ملتی اسکے دل میں لگی نفرت کی آگ کچھ ٹھنڈی ہو سکتی۔۔۔

ماضی۔۔۔" « « « « « « « « « « « « « «

اریان۔۔۔

جی ماما۔۔۔ اسنے معصومیت سے اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا

آپ کی ٹیچر نے مجھے سکول بلایا ہے کیا آپ نے پھر کوئی شرارت کی ہے؟

ماما۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا اسکی آواز میں ڈر تھا

تو آپ کی ٹیچر نے مجھے کیوں بلایا؟

ماما۔۔۔ میں نے آج ایک لڑکی کو پش کیا اور اسے چوٹ لگ گئی۔۔۔ اسنے ڈرتے ہوئے اپنی کارستانی بتائی تھی

فاطمہ بیگم حیران ہوئی تھی ان کا بیٹا بہت خاموش طبیعت کا مالک تھا اور لڑکیوں سے کوسوں دور رہنے والا کسی لڑکی کو کیسے تکلیف دے سکتا تھا

پر آپ نے ایسا کیوں کیا؟ وہ پوچھے بنا نا رہ سکی تھی

ماما وہ لڑکی مجھے روز تنگ کرتی ہے مجھے بولتی ہے میرے دوست بن جاؤ۔۔۔ماما مجھے لڑکیاں اچھی نہیں لگتی۔۔۔ میں نے اسے منع کیا اور پش کر دیا وہ گر گئی اور اسے چوٹ لگ گئی وہ بہت معصومیت سے بتا رہا تھا

فاطمہ بیگم کو بے ساختہ اپنے اس چھوٹے سے گرلز الرجک بیٹے پر پیار آیا تھا مگر اسے سمجھانا بھی ضروری تھا

بیٹا۔۔۔ عورت ذات بہت جذباتی اور حساس ہوتی ہے چھوٹی سی بات بھی اسکو بری لگ جاتی ہے اسکو سمجھانا ہے تو پیار اور عزت سے سمجھاو۔۔۔ غصہ اور رعب اسے برا بنا دیتا ہے
وہ اسکی عمر کے مطابق آسان اور درست لفظوں کا چناؤ کرتی سمجھا رہی تھی
مجھ سے پرامس کریں اریان۔۔۔ اج کے بعد کبھی کسی لڑکی ذات کو آپ کی وجہ سے ذرا سی بھی تکلیف نہیں ہو گئی

وہ جوان کی باتیں بہت غور سے سن رہا تھا جھٹ سے سر اثبات میں ہلا گیا تھا

میں پرامس کرتا ہوں ماما وہ چہرے پر ڈھیروں

معصومیت سجائے بولا تھا

اریان ملک کی آنکھ کھلی تھی اسنے محسوس کیا تھا اسکی آنکھیں بھیگی ہوئی تھی اسکے ذہن میں بار بار اپنی ماں کے کہے الفاظ گونج رہے تھے

اور وہ پتھر دل رکھنے والا آج زارو قطار رو دیا تھا

میں ہار گیا ماما۔۔۔ نہیں کر سکا آپ سے کیا وعدہ پورا۔۔ آپ کا بیٹا ہار گیا وہ پوری شدت سے حلق کے بل چلایا تھا

میں نے برباد کر دیا اسے۔۔۔ میں گنہگار ہوں اسکا۔۔ یہ سب کیا کر دیا میں نے وہ خود سے سوال کرتا بچوں کی طرح رو پڑا تھا

اب وہ بھی مجھ سے نفرت کرے گئ ماما کیسے کر سکتا ہوں میں اسکے ساتھ ایسا۔۔ کیسے؟ وہ اپنے بال مٹھی میں جکڑے زمین پر گرا رو رہا تھا

اسی حالت میں وہ سجدے کی حالت میں آیا تھا

مجھے معاف کر دیں یا اللہ۔۔۔ مجھے معاف کر دیں اسنے اپنے بند ہاتھ زمین پر پے در پے مارے تھے وہ گڑ گڑا رہا تھا اپنے اللہ کے سامنے بچوں جیسے رو رہا تھا مگر وہ شاہد یہ بھول گیا تھا کہ بندے کی معافی بندہ دیتا ہے جب تک وہ معاف نا کرے اللہ بھی معاف نہیں کرتا۔۔۔

میں نے اسکے بے داغ دامن پر کیچڑ مل دیا۔۔اسے بدکردار بنا دیا جو بھی ہوا سب میری وجہ سے ہوا میں نے۔۔روتے روتے اسکا سانس رکا تھا مگر آنسو تھے جو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔اذیت تھی جو جسم کو چیر رہی تھی

اپنا سانس بحال کرتے وہی زمین پر بیٹھا تھا جب اسے حیام کے دی بدعا پھر سے یاد آئی تھی

تم پچھتاؤ گئے اریان ملک۔۔۔اور آج وہ پچھتا رہا تھا اپنے کیے گناہ کی سزا بھگت رہا تھا

تم سکون کو ترسو گئے مگر تمہیں سکون نصیب نہیں ہو گا اریان ملک۔۔۔اسنے اپنے بال نوچے تھے اسے بدعا لگ گئی تھی وہ رو رہا تھا تڑپ رہا تھا اس لڑکی پر کیے ظلم کو آج وہ بھی برداشت کر رہا تھا اسکے آنسو اسے اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے اس کشادہ کمرے میں اسکا دم گھٹنے لگا تھا اسے لگا تھا اسکا سانس رک جائے گا دماغ پھٹ جائے گا اور دل کام کرنا بند کر جائے گا وہ وہاں سے باہر نکلتا اس سے پہلے ہی زمین بوس ہوا تھا

رات کا ایک بج گیا تھا انہیں اریان کی کوئی خبر نہیں ملی تھی وہ تینوں آفس میں موجود پریشانی سے بے حال بیٹھے تھے جب وقاص اندر داخل ہوا تھا

کچھ پتہ چلا بھائی کا۔۔۔حمزہ اور فیصل ایک ساتھ بولتے اسکی طرف تیزی سے آئے تھے

نہیں۔۔۔اسکا فون آف ہے میں نمبر ٹریس نہیں کروا سکا۔۔۔وقاص کے جملے پر ان تینوں کو مایوسی ہوئی تھی

تم لوگ شاہد بھول رہے ہو کہ وہ اریان ملک ہے وہ خود میں ایک پوری فوج کی طاقت رکھتا ہے اسکی ٹریننگ کسی عام شخص کی ٹریننگ جیسی نہیں ہے وہ بیک وقت ہزاروں دکھوں کو اپنے سینے پر برداشت کر سکتا ہے اور تم یہ کیسے بھول گئے وہ کبھی ہار نہیں مانتا وہ آگے بڑھنے والوں میں سے ہے مجھے یقین ہے اگر اس سے غلطی ہوئی ہے تو وہ اپنی غلطی سدھار بھی لے گا وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔تم سب کا یہاں اسکے لئے ایسے بیٹھ کے انتظار کرنا مجھے سراسر بیوقوفی لگ رہا تھا وقاص ان تینوں کو باری باری دیکھتا بولا تھا اسکی ہر بات سو ٹکا صحیح تھی مگر وہ بھی کیا کرتے انکا بھائی تکلیف میں تھا اسے کیسے اکیلا چھوڑ دیتے میری مانو تو تم سب لوگ گھر جاؤ وہ صبح تک یہاں موجود ہو گا اور کوشش کرنا کہ حویلی میں اس بات کی خبر نا پہنچے وقاص نے حمزہ کی طرف دیکھا تھا جو اسکی بات سمجھتے سر اثبات میں ہلا گیا تھا حمزہ اور فیصل اپنی جگہ سے اٹھے تھے جبکہ ملائکہ کی سوچ ابھی کسی غیر مرئی نقطے پر تھی

پورے تیس دن بعد وہ اپنے گھر میں آئی تھی اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو برس رہے تھے اپنے پیچھے سے آتے درانی صاحب کی آواز سنتے اسنے فوراً سے آنسو صاف کیے تھے

بیٹا ڈاکٹر نے آپ کو کسی بھی طرح کی پریشانی سے دور رہنے کے لئے کہا ہے

حیام ان کی بات سنتی آنسو صاف کرنے لگی تھی وہ ان کو کیسی بتاتی جس پریشانی سے وہ اسے دور رہنے کے لئے بول رہے تھے وہ تو اسکی نس نس میں بس چکی تھی وہ محبت کر بیٹھی تھی اس شخص سے جس نے محبت کے نام پر اسکا استعمال کیا تھا ساری اذیت تو اس لاحاصل محبت کی تھی اس دھوکے کی تھی جو وہ دل پر بڑی رحمی سے کھائے بیٹھی تھی وہ کچھ بھی کہے بغیر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تھی

کچھ دیر پہلے ہی اسکی آنکھ کھلی تھی وہ بے بسوں کی طرح زمین پر پڑے ادھ کھلی آنکھیں کھولے رات کے ایک ایک منظر کو یاد کر رہا تھا اسے یاد تھا وہ کل رات اتنا رویا تھا کہ اسے سانس لینے میں تکلیف ہونے لگی تھی اور وہ اسی پل بے ہوش ہو گیا تھا آنکھیں سرخ متورم سوجھی ہوئی اور چہرا پیلا زرد ہو رہا تھا اسنے محسوس کیا تھا اسکے سر میں درد کی ہلکی ہلکی ٹیس اٹھ رہی تھیں

حیام۔۔۔وہ بے بسی سے اسکا نام پکارتا رو پڑا تھا مگر اگلے ہی لمحے اسکے ذہن میں جھماکہ ہوا تھا اگر اسکی ماں کے قاتل درانی صاحب نہیں تھے تو پھر کون تھا؟ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا

وہ اپنی ماں کے قاتل کو سخت سزا دے گا اور حیام کو اپنی زندگی میں لائے گا اس سے معافی مانگے گا اسکو اپنائے گا اریان ملک اپنے آنسو صاف کرتا خود سے مضبوط لہجے میں بات کرتا آگے بڑھا تھا

اس سب کے لئے اسے سب سے پہلے درانی صاحب سے ملنا تھا جو کہ آساں نہیں تھا مگر اسے کرنا تھا وہ فریش ہوتا باہر آیا تھا جب اسکی نظر اسی بوکس پر پڑی تھی جو اسے حیام نے دیا تھا اس میں ایک خوبصورت سی برنڈیڈ واچ تھی وہ واچ حیام نے اسے تب دی تھی جب اسے ان گنڈوں سے بچانے میں

اریان کی واچ ٹوٹ گئی تھی اس واچ کو دیکھتے اریان کے دل کو کچھ ہوا تھا اسے اپنی مضبوط کلائی پر باندھتے گھر سے باہر نکلا تھا اسے اپنا کل کا آفس والا رویہ بھی یاد آیا تھا یقیناً وہ سب اسکے لئے پریشان ہوں گئیں اریان نے کچھ سوچتے ہوئے دیش بورڈ سے موبائل اٹھایا تھا جسے کل رات اسنے وہی پھینکا تھا اسے اون کرتے ایک میسج ان سب کے نمبرز پر سینڈ کرتے گاڑی سٹارٹ کرتے فارم ہاؤس سے باہر نکلا تھا

وہ آفس آیا تھا جب اسکی نظر وہی ٹیبل پر سر رکھے بے خبر سوتی ملائکہ پر پڑی تھی

توکیا یہ کل رات سے یہی پر ہے ؟ وقاص جو اریان کا میسج ملتے ہی آفس پہنچا تھا اسے وہاں دیکھتے ماتھے پر بل پڑے تھے اسکی نظر ملائکہ کے زخمی بازو پر پڑی تھی جس کی ابھی تک پٹی نہیں کی گئی تھی وقاص کو اس لڑکی کی لاپرواہی پر انتہائی غصہ آیا تھا

اٹھو۔۔۔ تم سے بات کر رہا ہوں وقاص اسکے سر پر سوار کرخت آواز میں بولا تھا

ملائکہ کی آنکھ کھلی تھی وقاص کو اپنے قریب دیکھ کر فوراً سے دور ہوئی تھی۔۔۔

یہ آفس ہے تمہارے سونے کی جگہ نہیں...

وقاص کی بات پر ملائکہ کو یاد آیا تھا وہ گھر جانا چاہتی تھی مگر بازو میں چوٹ لگنے کے باعث ہیوی بائیک چلانا ناممکن تھا حمزہ اور فیصل وہاں سے جا چکے تھے وقاص نے اسے منع ہی کرنا تھا اس لئے وہ چپ چاپ وہی سو گئی تھی

بہت شکریہ بتانے کے لئے کہ یہ آفس ہے میں تو جانتی ہی نہیں تھی ملائکہ منہ کے ان گنت ڈیزائین بناتی بولی تھی

وقاص کو حیرت ہوئی تھی اسے واپس سے پہلے والی ٹون میں بات کرتے دیکھ۔۔۔

بازو کی پٹی کیوں نہیں کرائی تم نے اور زخم پر بھی کچھ نہیں لگایا وقاص اسکی کڑوی باتوں کو ضبط کرتے پھر سے بولا تھا۔۔

میں انتظار میں بیٹھی تھی کہ کب تم آؤ گئے اور میرے زخموں پر مرہم رکھو گئے

وہ جو پہلے بازو کے درد سے نڈھال ہوئی بیٹھی تھی اس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔۔

وقاص اسکے جوابوں پر سر تھام گیا تھا وہ خاموشی اختیار کرتا فرسٹ ایڈ نکالتا واپس اسکے پاس آیا تھا

بازو ادھر کرو۔۔۔وہ نرمی سے بولا تھا

جب تم مجھ سے اپنے تمام راستے الگ کرنے کا سوچ چکے ہو تو یہ مہربانیاں کس خوشی میں کر رہے ہو؟

ملائکہ اسکا نرم لہجہ دیکھتی شکوہ کر گئی تھی

دل توڑنے والوں کے منہ سے ایسی شکوہ کناں باتیں زیب نہیں دیتی۔۔۔اخر اسکی زبان سے بھی شکوہ پھسلا تھا

ملائکہ کو چپ لگی تھی۔۔۔

مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولتی سر جھکا گئی تھی۔۔۔

وقاص ہنوز خاموش بیٹھے پٹی کرنے میں مصروف تھا

اسکے جواب کے انتظار میں ملائکہ کی آنکھ سے آنسو پھسلتا اسکے ہاتھ پر گرا تھا

وہ پٹی کرتا اٹھا تھا ملائکہ نے بامشکل اپنی پلکیں اٹھائے اسے دیکھا تھا

تمہاری ایک غلطی نے میرے چہرے کی ہنسی چھین لی میرے سارے خواب مٹی کر دیئے۔۔۔

وقاص نے اسکی آنکھوں میں جھلملاتے سوال کو پڑھتے دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے احسان کرنے والے انداز میں جواب دیا تھا

ملائکہ اپنے دفاع میں کچھ بولتی وقاص اسکے نزدیک آیا تھا اور پتہ ہے

کیا کیا تمہاری اس غلطی نے؟

اپنی کالی وحشت زدہ آنکھیں ملائکہ کی گرے آنکھوں میں گاڑھی تھیں

وہ جو پہلے سے آدھ موئی ہوئی بیٹھی تھی وقاص کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی اسکی سانسیں رکی تھی

تمہاری اس ایک غلطی نے میری تین سال کی محبت کو ایسا زور دار طمانچہ مارا ہے ملائکہ صدیقی کی اب مجھے لفظ محبت سے بھی ڈر لگنے لگا ہے

وقاص کے بولے گئے جملے نے اسے آنکھیں اٹھانے پر مجبور کر دیا تھا اسکی آنکھوں سے بہتا گرم سیال وقاص کی ہاتھوں کو جھلسا رہا تھا وہ کچھ بھی بولے بغیر اسکی التجائی آنکھوں کو نظر انداز کرتے دور ہوا تھا اریان کا میسج پڑھ لینا اور وہ رکا نہیں تھا۔۔۔

آج ڈیڑھ دن گزر گیا تھا اسے واپس سے گھر آئے اور اس آدھے اور پورے دن میں وہ اپنے رب کے حضور جتنا رو سکتی تھی روئی تھی ابھی وہ عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی اسنے خود کو کمرے تک محدود کر لیا تھا جب سے اسکے رشتے داروں اور محلے والوں کو خبر ملی تھی کہ وہ گھر آ گئی ہے وہ چاہ کر بھی کمرے سے باہر نہیں نکل سکی تھی کیونکہ اسکے پاس انکے سوالوں کے کوئی جواب نہیں تھے

زندگی نے بھی کیا کھیل کھیلا تھا اسکے ساتھ صرف محبت ہی تو کی تھی اسنے اور بدلے میں بھی محبت کی ہی تمنا کی تھی مگر اس محبت نے اسے اتنا ذلیل کیا تھا کہ اب اسکی بس ہو چکی تھی اسے لفظِ محبت سے نفرت ہونے لگی تھی وہ ابھی بھی اپنے کمرے میں موجود انہی سوچوں میں مگن تھی درانی صاحب ڈور نوک کرتے اسکے کمرے میں داخل ہوئے تھے وہ نیچے کارپٹ پر بیٹھی ان کے پیروں کو دیکھنے میں محو تھی

بابا۔۔۔ درانی صاحب جو اسے بلانے آئے تھے اسکی پکار پر قربان ہوئے تھے

یس مائے پرنسس۔۔۔ وہ حیام کے نزدیک بیٹھتے اسکے بال سنوارنے لگے تھے

باقی سب کی طرح آپ مجھ سے وہ سوال کب کریں گئیں؟

درانی صاحب کو حیرت ہوئی تھی

کونسا سوال میرا بچہ؟ اگر ان کے وہم و گمان میں بھی ہوتا کہ حیام ان سے کیا پوچھنے جا رہی ہے تو وہ اسے کے بولنے پر بھی پابندی لگا دیتے۔۔۔

یہی کے میں نے اتنے دن کہاں گزارے، کس کے ساتھ گزارے اور کیا میں ابھی پہلے جیسی پاک۔۔۔۔

درانی صاحب نے اسے سینے سے لگائے خاموش کرایا تھا اسکے آگے ایک لفظ نہیں بولیے گا... مجھے میری بیٹی پر پورا یقین ہے اور میری بیٹی آج بھی پہلے جیسی پاک دامن ہے اور اسکا سب سے بڑا گواہ میں خود ہوں وہ پورے مان سے بولتے اسے حیرت میں مبتلا کر گئے تھے حیام ان سے دور ہوئی تھی تو کیا آپ جانتے تھے کہ میں کہاں ہوں؟

وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

مجھے یقین نہیں تھا مگر شک ضرور تھا درانی صاحب نے اسکے بالوں کو بینڈ میں قید کیا تھا۔۔۔

بابا۔۔۔

جی۔۔۔

وہ سب جھوٹ تھا نا جو اسنے بولا تھا حیام بات کو گول کرتی نظریں گرا گی تھی

وہ سب غلط فہمی تھی میرا بچہ اور اب اسے سچ پتہ چل گیا ہے درانی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے تھے

مگر بابا۔۔

بس بہت باتیں ہو گئی بابا کی جان نیچے چلیں آپ کی تائی اور کزن آپ سے ملنے آئیں ہیں

حیام بہانا بناتی درانی صاحب نے اسکا ڈوپٹہ سر پر اوڑھا تھا۔۔۔

کوئی بہانا نہیں وہ آپ سے ملنے آئیں ہیں ایسے اچھا نہیں لگتا درانی صاحب اسے بہلاتے اپنے ساتھ لے گئے تھے وہ بھی بے دلی سے چلتی ان کے ساتھ لاؤنج میں پہنچی تھی اسکی فیملی اتنی بڑی نہیں تھی صرف ایک تایا تھے جو ایک کار ایکسیڈنٹ میں خالق حقیقی سے جا ملے تھے ان کی بیوی یعنی تائی امی اور انکا بیٹا اسکا کزن اشعر درانی باہر لاؤنج میں بیٹھے تھے

تائی امی اسے دیکھتے ہی نخوت سے منہ موڑ گئی تھی حیام نے انکاررویہ محسوس کیا تھا مگر پھر بھی سلام کرتی درانی صاحب کے ساتھ جا بیٹھی تھی

وعلیکم اسلام۔۔ کیسی ہو حیام؟

اسکی ماں نے تو مخاطب کرنے کی کی زحمت نہیں کی تھی اس لیے اشعر نے ہی مروتاً اسے مخاطب کیا تھا

ٹھیک ہوں میں اشعر بھائی۔۔۔ آپ کیسے ہیں؟

حیام دھیمی آواز میں بولی تھی

میں تو تمہارے سامنے ہوں دیکھو اور بتاؤ کیسا لگ رہا ہوں... وہ خوشدلی سے بولا تھا

حیام نے صرف مسکرانے پر اتفاق کیا تھا

کہیں باہر چلیں گھومنے ۔۔۔ گھومنے نہیں تو آئسکریم کھانے تمہارا موڈ بھی فریش ہو جائے گا اشعر اسکا موڈ بحال کرنے کے لئے بولا تھا مگر حیام کے خاموش رہنے پر اسنے درانی صاحب کی طرف دیکھا تھا

کیوں چاچو ہم جاسکتے ہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے ؟ اسنے اجازت طلب نظروں سے انہیں دیکھا تھا

نن۔۔ نہیں میرا موڈ نہیں ہے وہ جانتی تھی اسکے بابا اجازت دے دیں گئیں اس لئے وہ خود انکار کر گئی تھی

ارے ابھی تو اتنا بڑا واقع ہوا ہے اتنے دن یہ لڑکی گھر سے باہر رہی ہے کہاں تھی ؟

کس حال میں تھی ؟

کسی کو کچھ نہیں پتہ اور اب تم اسے گھر سے بھی باہر لے کے جانا چاہتے ہو تا کہ جن کو نہیں پتہ ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ یہ لڑکی ہماری گھر کی عزت کو مٹی میں ملا آئی ہے وہ جو بھری بیٹھی تھیں یکدم پھٹ پڑی تھی

اتنی توہین پر حیام کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے

بس بہت ہوا ۔۔ اب ایک لفظ بھی نہیں بولیے گا بھابھی ۔۔۔ میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں بہتر یہی ہے کہ آپ بھی اپنی حدود مت بھولیں ۔۔۔ میری بیٹی بے قصور ہے اور ویسی ہی پاک دامن ہے جیسے یہاں سے جانے سے پہلے تھی انکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں

درانی صاحب بلکل ٹھیک کہہ رہیں ہیں حیام بے قصور ہے ساری غلطی میری ہے جس نے غلط فہمی کی بنا پر اسکی زندگی برباد کر دی وہ آخری جملہ ضبط سے بولا تھا

کوثر بیگم انہیں کوئی جواب دیتی بارعب اور دہشت زدہ مردانہ آواز پر پیچھے مڑی تھی حیام سمیت وہاں موجود تمام لوگ اریان ملک کو اینٹرنس پر کھڑے دیکھ ششدر رہ گئے تھے وہاں موجود کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اریان ملک اتناسب کرنے کے بعد وہاں آئے گا حیام کے آنسوؤں میں شدت آئی تھی

اوہ۔۔۔ تو اب عاشق گھر تک بھی پہنچ گیا۔۔۔ وہ ابھی بھی زہر اگلنے سے باز نہیں آئی تھیں۔۔۔

درانی صاحب کچھ بولتے وہ پھر سے بولی تھی

معاف کیجیے گا بھائی میں یہاں آپ کی ہمدردی میں آئی تھی۔۔۔ چاہتی تھی کہ میرے بیٹے اشعر کی شادی آپ کی بیٹی سے ہو جائے۔۔۔ کیونکہ ایسی لڑکی سے کون شادی کرے گا جو اتنے دن اور رات باہر کسی غیر مرد کے ساتھ گزار کے آئی ہو۔۔۔

حیام کا دل کیا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سماں جائے

درانی صاحب اپنی جگہ ضبط کیے کھڑے تھے

بس منہ بند کریں۔۔۔ ورنہ۔۔ اریان ملک تقریباً چلایا تھا

ورنہ کیا ہاں۔۔۔ سہی تو کہہ رہی ہیں ماما کون کرے گا اس سے شادی۔۔۔ اس بدکردار سے ...

ابھی اشعر بول ہی رہا تھا کہ اریان نے اسکے سر پر گن رکھی تھی۔۔۔اگر اب ایک لفظ بھی اپنی گندی زبان سے نکالا تو اسکی ساری گولیاں میں تیرے بھیجے میں ڈال دوں گا۔۔۔

اریان کی بات پر وہاں سب کو سانپ سونگھ گیا تھا

گن نیچے کرو۔۔۔پاگل ہو گئے ہو تم۔۔۔درانی صاحب تیزی سے اسکی طرف آئے تھے

سہی تو کہہ رہے ہیں برباد ہی تو کر دی ہے تم نے میری بیٹی کی زندگی وہ اسکے روبرو آتے دھاڑے تھے

چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔انہوں نے اریان کو سخت نظروں سے گھورا تھا

اور آپ لوگ بھی جائیں مہربانی ہو گئی آپ کی اب انکا رخ کوثر بیگم اور اشعر کی طرف تھا

چلو بیٹا اب ہماری یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔آگیا ہے اسکا عاشق وہ نفرت سے پھنکاری حیام اور اریان کو دیکھتے پیر پٹکتی چلی گئی تھیں

تائی کے الفاظ حیام کو تیر کی طرح لگے تھے اسنے نظر اٹھا کے اریان کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔حیام نے نفرت سے نظریں پھیر دی تھیں

مجھے معاف کر دو حیام۔۔۔وہ اسکے مقابل آتا بولا تھا۔۔میں تمہارا گنہگار ہوں تم جو سزا دو گئی مجھے قبول ہو گئی بس ایک بار مجھے معاف کر دو اریان نے باقاعدہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے

درانی صاحب حیران تھے اریان ملک ہاتھ جوڑے کھڑا اپنی غلطی کی معافی مانگ رہا تھا

وہ کیا بولتی اریان نے تو اسے بولنے لائق ھی نہیں چھوڑا تھا سو وہ رخ موڑے آنسو ہی بہاتی رہی

مجھے اس اذیت سے نکال دو۔۔۔اریان اسکو خاموش پا کر پھر سے گڑ گڑ ایا تھا

حیام نے رخ موڑ کر اسے دیکھا تھا اسکے ہونٹوں کو زخمی مسکراہٹ چھو گئی تھی

اذیت۔۔۔اسنے ہنکار بھرا تھا۔۔۔تم جانتے بھی ہو اریان ملک اذیت ہوتی کیا ہے ؟ حیام نے اپنی سوالیہ نظریں اسکی پشیمان آنکھوں میں گاڑھی تھیں

اذیت میں تو میں ہوں۔۔۔اذیت دن رات میں کاٹ رہی ہوں۔

۔۔میری پاکیزگی مجھ سے چھین لی۔۔۔میرا کردار داغدار کر دیا۔۔۔مجھے دو ٹکے کا کر دیا تم نے اریان ملک وہ بپھری شیرنی بنی اسکا گریبان تھام گئی تھی

بے قصور ہوتے ہوئے بھی مجرم بن گئی ہوں ۔۔ لوگ حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہیں مجھے۔۔۔میری ذات کا تماشا بنا دیا تم نے اور تم بولتے ہو تم اذیت میں ہو وہ روتی ہوئی چلائی تھی

اریان ضبط کے کڑے مراحل پر ٹھہرا اسکی ہر بات انتہائی ضبط سے سن رہا تھا

کون سی اذیت کی بات کر رہے ہو تم ؟

بولو۔۔۔؟ حیام چیختی ہوئی اسے دھکا دے گئی اریان ہاتھ باندھے سر جھکائے اسکا ہر لفظ برداشت کر رہا تھا درانی صاحب آگے بڑھتے اسنے ہاتھ کے اشارے سے انہیں رہی روکا تھا

بولو۔۔۔چپ کیوں ہو۔۔ بولو وہ روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی تھی

کچھ آنسو بہا لینے سے دل میں ذرا سی تکلیف محسوس کر لینے سے یا ذرا سا بے سکون ہونے سے تمہیں لگتا ہے تم اذیت میں ہو۔۔۔وہ زمین کو تکتے ٹرانس کی کیفیت میں بولی تھی۔۔۔

میں گنہگار ہوں تمہارا۔۔۔اریان اسکے قدموں میں بیٹھا تھا ہر سزا ماننے کو تیار ہوں۔۔

حیام نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔

بابا۔۔۔دیکھ رہیں ہیں میری زندگی برباد کر کے بولتا جو سزا دو گئی قبول کروں گا حیام کسی چھوٹے بچے کی طرح روتے ہوئے درانی صاحب کی طرف دیکھتے بولی تھی

برباد کر دیا مجھے۔۔۔سب ختم ہو گیا۔۔ہاں۔۔ختم۔۔بس وہ اپنے ہوش و حواس کھو رہی تھی وہ ایسے بات کرے کوئی پاگل معلوم ہو رہی تھی اریان نے اذیت سے اسکی طرف دیکھا تھا

میں کیوں زندہ ہوں۔۔۔؟وہ اتنا دھیرے بولی تھی جیسے خود سے پوچھ رہی ہو

حیام۔۔۔اریان نے ضبط سے اسے پکارا تھا

بتاؤ میں کیوں زندہ ہوں۔۔۔وہ ہزیانی انداز میں چیخی

اریان کا بازو دبوچ گئی تھی

اریان نے اسکا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی جسے حیام بڑی بے رحمی سے جھٹکتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی وہ سسکیاں لے رہی تھی۔

روتے روتے وہ نڈھال ہوگئی تھی اسکی آواز رند گئی تھی گلا خشک ہونے لگا تھا مگر اسے ابھی جواب چاہیئے تھا وہ پھر سے اریان کی طرف بڑھی تھی

میں تمہیں معاف کر دوں گئی۔۔۔ مجھے بس میرا قصور بتا دو۔۔۔ اور اگر بدلہ ہی لینا تھا تو مار دیتے مجھے زندہ کیوں چھوڑ دیا پھر۔۔۔ ختم کیوں نہیں کیا مجھے۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیا تمہاری دی گئی اذیت کم تھی جو یہ بھی سہنے کے لئے زندہ چھوڑ دیا مجھے

بتاؤ مجھے وہ اسکا گریبان پکڑے اس سے سوال کر رہی تھی مگر اریان ملک کے پاس اسکے کسی سوال کا جواب نہیں تھا اسنے سانس لینے کے لئے دل پر ہاتھ رکھا تھا اریان کو وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی وہ کچھ بولتا دیکھتے ہی دیکھتے حیام بے ہوش ہوگئی تھی حیام کا بے جان ہوتا وجود اسکی باہوں میں ہولے ہولے لرز رہا تھا اریان کی جان تب نکلی تھی جب اسنے حیام کی ناک سے خون بہتے دیکھا۔۔۔۔

وہ سکتے میں آیا تھا۔۔۔

حیام۔۔۔ اسنے کرب بھری آواز میں اسے پکارا تھا ۔۔۔انکھیں کھولو حیام ۔۔۔میری طرف دیکھو۔۔۔ تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔ میں گنہگار ہوں تم مجھے سزا دے دینا۔۔۔ پر آنکھیں کھولو ایسے مت جاؤ وہ اسکی منتیں کر رہا تھا۔۔۔ تم مجھے چھوڑ کے نہیں جا سکتی۔۔۔ وہ رو رہا تھا۔۔ تڑلے ڈال رہا تھا.. تڑپ رہا تھا۔۔۔ اسکے آنسو حیام کے چہرے پر گر رہے تھے

تو تمہارے کہنے کا مطلب ہے جب تک بھائی نہیں آجاتے آفس ہمیں سنبھالنا ہو گا وہ جو ابھی طوبیٰ کو یونیورسٹی چھوڑ کے آیا تھا حمزہ اور ملائکہ کی بات پر چونکا تھا۔۔۔

بکواس بند کرو فیصل اریان کے میسج کے مطابق ہمیں یہی کرنا ہے اور اگر تمہیں زیادہ مسئلہ ہے تو خود اریان سے بات کر لو۔۔۔

ملائکہ کو نا جانے کس بات کا غصہ تھا فیصل کی ذرا سی بات پر کاٹنے کو دوڑی تھی

تم کیوں لیڈی ڈیانا بنی پھرتی ہو صبح صبح۔۔

میاں جی۔۔اوہ سوری۔۔۔میرا مطلب ہے وقاص صاحب کے دیدار نصیب نہیں ہوئے کیا؟ وہ ملائکہ کو چڑھاتے زوردار طریقے سے ہنسا تھا۔۔۔

بہت ہو گیا جاؤ تم دونوں اور کام کرو حمزہ ملائکہ کے موڈ کو دیکھتا بیچ میں آیا تھا۔۔۔

اب اسے یہاں کس نے بلایا۔۔۔؟

ملائکہ جو اپنے کیبن کی طرف جا رہی تھی وقاص کو آتے دیکھ چڑتی ہوئی بولی تھی حالانکہ غلطی اسکی تھی مگر وہ بی ہیو ایسے کر رہی تھی جیسے ساری غلطی وقاص کی ہو۔۔

وقاص کو میں نے بلایا ہے ضروری فائل منگوائی تھی اس سے وہ حمزہ کی بات پر سر ہلاتی فائل ریک کے ساتھ جا کھڑی ہوئی تھی۔۔

یہ لو وہ فائلز حمزہ جو تم نے کہی تھی وقاص اپنا کام ختم کرتے واپس مڑا تا فیصل نے اسے بلایا تھا۔۔۔

وقاص۔۔۔

ہوں۔۔۔

یار وہ کچھ ضروری بات کرنی تھی فیصل اتنے سیریس انداز میں بولا تھا کہ ملائکہ بھی اسے دیکھنے لگی تھی مگر وہ جانتی تھی فیصل شاہ کبھی سیریس نہیں ہو سکتا

وقاص چیئر کھینچتے بیٹھا تھا۔۔۔

یار بات دراصل ایسی ہے۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہماری لڑکی اداس رہنے لگی ہے فیصل کی بات پر وقاص نے لب بینچے تھے

ملائکہ نے حمزہ کی طرف دیکھا تھا جس کا مطلب تھا اسے چپ کرا لے ورنہ اسکا قتل پکا ہے۔۔۔۔

تمہاری لڑکی ہے۔۔ تم جانو۔۔ اور اسکی اداسی جانے۔۔ میرا کوئی مطلب نہیں ہے اس سب سے ۔۔۔وہ سرد مہری سے بولتا اٹھا تھا

جہاں ملائکہ کی آنکھوں میں اتنی نفرت پر نمی اتری تھی حمزہ نے اسے دیکھا تھا

اچھا یار سنو تو۔۔۔ جاو نہیں مجھے ایک مشورہ دے دو بس فیصل نے اسکے بڑھتے قدم پھر سے روکے تھے

اب کیا مصیبت ہے؟ وقاص اکتائے ہوئے لہجے میں چلایا تھا

میری مانو تو یہ محبت وحبت کے چکر چھوڑو آؤ مل کے کمیٹی ڈالتے ہیں تم بھی خوش میں بھی خوش ۔۔ کیسا۔۔؟

فیصل نے آنکھ دباتے پوچھا تھا حمزہ کا اسکی بات پر قہقہ ابھرا تھا وقاص اسے لعن طعن کرتا آفس سے نکل گیا تھا وہ ابھی اپنی کارستانی پر مسکرا رہا تھا جب ایک اڑتی فائل اسکے سر میں آ کے لگی تھی

فیصل نے سامنے کھڑی اس لیڈی ڈیانا خطرناک تیوروں سے گھورا تھا اور پھر وہی ہوا تھا جس کا حمزہ کو ڈر تھا اریان ملک کا آفس ایک بار پھر سے میدان جنگ بن چکا تھا

وہ اس وقت درانی صاحب کے ساتھ ہوسپٹل میں موجود تھا حیام کی کنڈیشن کافی زیادہ بگڑ چکی تھی وہ مسلسل اس روم کے باہر چکر لگا رہا تھا جہاں حیام اس وقت زیرِ علاج تھی درانی صاحب کا دھیان بار بار اس جوان کی طرف اٹھ رہی تھی وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہے تھے

ڈاکٹر اب وہ کیسی ہے؟ وہ ٹھیک ہے نا؟ اسے کچھ ہوا تو نہیں؟ کچھ بولتے کیوں نہیں ہیں آپ؟

اریان انہیں کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر سوال پر سوال کر رہا تھا ڈاکٹر نے پریشانی سے درانی صاحب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ یہ میری بیٹی کے ہسبنڈ ہیں

درانی صاحب نے ان کا تجسس ختم کیا تھا ڈاکٹر بھی اریان ملک کی بے قراری پر مسکرایا تھا

آپ دونوں میرے ساتھ آئیں مجھے ضروری بات کرنی ہے ڈاکٹر ان دونوں کو اپنے روم میں بلایا تھا جبکہ اریان ابھی تک اپنے تعارف پر حیران کھڑا تھا

میری بیٹی کی پہلے بہت بدنامی ہو چکی ہے یہ ڈاکٹر مجھے جانتے ہیں اور میں نہیں چاہتا میری بیٹی کے کردار پر کوئی بات کرے اس لئے مجھے ایسا بولنا پڑا۔۔ درانی صاحب اپنے بولے گئے جملے کی وضاحت دیتے ڈاکٹر کے پیچھے جا چکے تھے اور اریان ملک ایک بار پھر اذیت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گیا تھا

حیام کو کیا کچھ نہیں سہنا پڑ رہا تھا اس کی وجہ سے اور اب اسکی یہ حالت اریان کو اپنا دل کسی انجانے بوجھ تلے دبتا محسوس ہوا تھا

کیا ہوا ہے میری بیٹی کو۔۔۔؟

دیکھیں آپ سے میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ کی بیٹی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی ہیں انہیں کسی بھی طرح کے سٹریس سے دور رکھیں پر شاہد آپ نے میری بات سیریس نہیں لی۔۔۔

پر ہوا کیا ہے اسے؟

نروس بریک ڈاؤن۔۔۔

وااااٹ۔۔۔ ڈاکٹر کے الفاظ اریان پر کوڑے کی طرح برسے تھے

یی۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔۔ وو۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گئی۔۔۔ اسے ٹھیک کر دیں۔۔ اریان لڑکھڑاتی آواز میں کہتا بے چین ہوا تھا

درانی صاحب کو تو بولنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اسنے۔۔۔وہ آج اپنی بیٹی کے لئے خود سے بھی زیادہ کسی کو فکر مند دیکھ رہے تھے۔۔۔تو کیا وہ جو سوچ رہے تھے وہ سچ تھا۔۔درانی صاحب کی ساری توجہ اریان ملک کی طرف تجھ جس کی بے چینی مزید بڑھ گئی تھی

ان کے پاس چوبیس گھنٹے ہیں اگر انہیں ہوش آجاتا ہے تو ٹھیک۔۔۔۔ورنہ۔۔۔ورنہ کیا ہاں کہنا کیا چاہتے ہیں آپ اگر حیام کو کچھ بھی ہوا تو میں اس ہوسپٹل کو آگ لگا دوں گا کچھ بھی کر کے اسے ہوش میں لائیں ورنہ یہاں سب کی لاشیں ملیں گئی۔۔اریان غصے میں ٹیبل پر پڑی ہر چیز کو نیچے پھینکتے باہر نکلا تھا ڈاکٹر اور درانی صاحب اسکے ردّعمل پر شوکڈ تھے

وہ شکستہ قدم اٹھاتے باہر آئے تھے اتنے لمبے سفر کے بعد تو انہیں اپنی بیٹی واپس ملی تھی ابھی تو ایک دن بھی نہیں گزرا تھا اور آج وہ پھر۔۔۔درانی صاحب بینچ پر بیٹھتے رو پڑے تھے

اریان جو غصے میں کھڑا تھا درانی صاحب کو روتے دیکھ انکے پاس آیا تھا۔۔۔مجھے معاف کر دیں سب میری وجہ سے ہوا وہ معذرت خواہ لہجے میں بولا تھا

اگر تمہاری معافی سے میری بیٹی پہلے جیسی ہو سکتی ہے تو میں تمہیں معاف کرتا ہوں اریان۔۔۔میں معاف کر دوں گا تمہیں بس مجھے میری بیٹی واپس لا دو۔۔۔وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے رو پڑے تھے اریان کے دل کو کچھ ہوا تھا

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں حیام کو بلکل پہلے جیسا کر دوں گا وہ ٹھیک ہو جائے گئی

درانی صاحب نے تعجب سے اسکی طرف دیکھا تھا جسے ڈاکٹرز نہیں بچا پا رہے تھے اسے اریان ملک کیسے بچا تا۔۔۔

مگر وہ اسکی سچی محبت اور اللہ پر کامل یقین نہیں دیکھ رہے تھے اگر دیکھ لیتے تو اسکے ہر حرف پر راضی ہو جاتے اریان انہیں دلاسا دیتے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا

وہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوا تھا نماز ادا کرتے ہی اسنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے اسکے لفظ ادا ہونے سے پہلے آنسو بہہ نکلے تھے وہ کتنی دیر خاموش بیٹھا آنسو بہاتا رہا۔۔وہ جانتا تھا خدا خاموشی بھی سنتا ہے

اسے لوٹا دے آخر طویل خاموشی کے بعد اسکے منہ سے الفاظ نکلے تھے۔۔۔اسے لوٹا دے میرے مالک۔۔میں جانتا ہوں میں نے اسے بہت تکلیف دی ہے میں شرمندہ ہوں اپنے کیے پر وہ جو سزا مجھے دے گئ مجھے قبول ہوگئ میں اسکی نفرت بھی برداشت کرلوں گا بس اسے لوٹا دے۔۔۔وہ اللہ سے اپنی محبت کا سودا اسکی نفرت قبول کر کے کر رہا تھا

میں تجھ سے بھیک مانگتا ہوں یا اللہ اسے نئ زندگی عطا کر۔۔۔اریان ملک سجدے میں گڑ اگڑا تا التجائیں کر رہا تھا اور درانی صاحب پورے دھیان سے اسکی ہر ایک بات سن رہے تھے

وہ وہاں کچھ دیر پہلے ہی شکرانے کے نفل ادا کرنے آئے تھے کیونکہ حیام کو ہوش آگیا تھا وہ جانتے تھے اریان ملک ان کی بیٹی سے محبت کرتا ہے وہ اس کے ہی متعلق کسی سوچ میں مبتلا تھے جب اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا دباؤ محسوس ہو۔۔۔ویاں کوئی اور نہیں اریان کھڑا تھا

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔

درانی صاحب نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

میں نہیں جانتا آپ مجھے کس طرح کا مرد سمجھتے ہیں۔۔۔اریان نے بنا کوئی تمہید باندھے بات کا آغاز کیا تھا وہ تھا ہی ایسا صاف گو شخص۔۔۔ آپ کی بیٹی آج بھی ویسی ہی پاک دامن ہے جیسی پہلے تھی اریان ایک سانس میں بولتا سر جھکا گیا تھا۔۔۔میرا مقصد صرف بدلہ لینا تھا پر میں حقیقت سے آگاہ نہیں تھا اور حیام کو اپنے بدلے کی بھینٹ چڑھا دیا میں نے آپ کا بدلہ اس سے لیا آپ کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا نا کہ اسکی عزت کو خراب کرنا۔۔۔ مگر اسنے سرد آہ بھری تھی میری وجہ سے اسکا کردار مشقوق ہو گیا اسکی ذات پر سوال اٹھ رہے میں اس سب کا مداوا کرنا چاہتا ہوں وہ ہنوز نظریں جھکائے ادب سے بولا تھا۔۔۔

درانی صاحب اسکے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔

میں حیام سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اسکا جھکا سر مزید جھک گیا تھا

جس شخص سے وہ بچپن سے نفرت کرتا آیا تھا آج اس سے کے در پر ہی سر جھکائے اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا تھا

میرے لئے میری بیٹی کی مرضی سب سے پہلے ہے وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے بولے تھے۔۔۔

اور اریان ملک جانتا تھا حیام کبھی ہاں نہیں کرے گئ وہ مایوس ہوا تھا مگر پھر درانی صاحب کی آواز پر پلٹا تھا جہاں درانی صاحب پیٹھ کیے کھڑے تھے

میری بیٹی کو ہوش آگیا ہے اسکے لئے دعا کرنے کا شکریہ اور وہ رکے نہیں تھے

اریان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا اگلے ہی لمحے وہ پھر سے سجدہ ریز ہوا تھا مگر اس بار کا سجدہ خوشی کا تھا۔۔ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔بے شک تو رحیم ہے تو مہربان ہے تو نے مجھ جیسے گنہگار کی بھی سن لی اریان اس رب کی بڑائی بیان کرتا غمگین ہوا تھا

وہ اب خطرے سے باہر تھی مگر ابھی بھی دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہی تھی درانی صاحب حیام کے پاس رکھی چیئر پر بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے

وہ مایوس نہیں تھے مگر پھر بھی ان کا دل اپنی بیٹی کے لئے تڑپ رہا تھا میں تو کبھی آپ کو اداس بھی نہیں ہونے دیتا تھا اور اب اتنی آزمائشیں یا اللہ میری بیٹی کیسے برداشت کر رہی ہو گئ وہ بہت معصوم ہے

میرے مالک اسے صبر دے اور اسکے دامن کو خوشیوں سے بھر دے ان آزمائشوں کو ختم کر دے یااللہ

انکی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی تھیں

اس مہربان اور رحیم ذات سے ہم کلام ہوتے کب ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے انہیں پتہ ہی نہیں چلا تھا

حیام کو ہوش میں آتے دیکھ انہوں نے جھٹ سے آنکھیں صاف کی تھیں وہ نہیں چاہتے تھے حیام انہیں روتے دیکھ اداس ہو جائے وہ تو اسکی ہمت بننا چاہتے تھے کمزوری نہیں۔۔۔

بابا۔۔۔حیام نے کمزور سی آواز میں پکارا تھا

جی بابا کی جان۔۔۔

آپ رو رہے ہیں؟

نہیں تو بیٹا میں کہاں رو رہا ہوں وہ چہرا جھکا گئے تھے

بابا ادھر دیکھیں حیام نے اٹھنے کی کوشش کی تھی جب آپ کو جھوٹ بولنا نہیں آتا تو کیوں بولتے ہیں بتائیں نا بابا کیا ہوا؟ وہ پریشانی سے بولی تھی

بیٹا کوئی ماں باپ نہیں چاہتا کہ انکی اولاد کسی معمولی سے بھی دکھ سے گزرے بیٹا میں ہمت ہار رہا ہوں میں اب برداشت نہیں کر پا رہا آپ کی یہ حالت۔۔وہ دکھ سے بولتے رونے لگے تھے۔۔۔

بابا۔۔حیام ان کے آنسو دیکھتی تڑپ اٹھی تھی

میں ٹھیک ہوں بابا۔۔۔پلیز آپ رونا بند کریں آپ تو میرا حوصلہ ہیں آپ کو دیکھ کے ہی تو حیام درانی جیتی ہے آپ روئیں گئیں تو کیسے چلے گا

میں نہیں روؤں گا بس آپ ٹھیک ہو جاؤ۔۔درانی صاحب نے حیام کے ہاتھ تھامے تھے۔۔

آپ نے بولا تو سمجھیں ہو گئی آپ کی بیٹی ٹھیک...وہ مسکراتے ہوئے بولتی انکا تھاما ہاتھ چوم گئی تھی

بس اب آپ رونا نہیں۔۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

جو حکم مائے پرنسس درانی صاحب سر کو خم دیتے بولے تھے

حیام انکی حرکت پر کھکھلائی تھی۔۔

درانی صاحب کی تو مانو دنیا کھکھلا اٹھی تھی ان کی دنیا میں جیسے پھول کھلنے لگے تھے ان کے سینے میں بڑھتا درد پل میں ختم ہوا تھا

بابا گھر چلیں۔۔۔

سوری بیٹا آپ کو ڈسچارج کل ملے گا سو ابھی آپ ریسٹ کریں گئیں اور کوئی بات نہیں درانی صاحب اسکے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے بولے تھے

بابا۔۔۔حیام چہرے پر ڈھیروں معصومیت سجائے انکو دیکھتی بولی تھی

کوئی بلیک میلنگ نہیں حیام آج آپ نے یہی رہنا ہے درانی صاحب اسے ڈپٹتے مصنوعی غصے سے بولے تھے

اوکے۔۔۔ حیام بھی چپ چاپ آنکھیں بند کیے لیٹ گئی تھی

رات ہو چکی تھی درانی صاحب کمرے کے باہر بیٹھے سو گئے تھے نرس حیام کو دوائیں دیتی جا چکی تھی

آدھی رات ہو چکی تھی حیام گہری نیند میں سو رہی تھی

جب وہ بنا کوئی آواز کیے اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا مکمل خاموشی اختیار کرتے اسکے چہرے کو اپنی نظروں میں بھرے آنکھوں کی پیاس بجھانے لگا تھا نیند میں ہی حیام خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کرتی جھٹ سے آنکھیں کھول گئی تھی

مگر اپنے سامنے اریان ملک کو پا کر وہ پل کو ششدر رہ گئی تھی اسنے بغور اسکا چہرا دیکھا تھا یہ وہ اریان ملک تو نہیں تھا جس کے چہرے پر ہمہ وقت جادوئی کشش اپنا احاطہ کیے رکھتی تھی حیام کو اسکے چہرے کی کشش کم ہوتی محسوس ہوئی تھی اسکی آنکھوں کی چمک بھی ماند پڑ گئی تھی

حیام نے کمرے میں نظر دوڑائی تھی مگر درانی صاحب کہیں نہیں تھے اسکا دل رکنے کو تھا حیام فوراً سے اٹھتی دور ہوئی تھی

اریان نے اسکی حرکت پر کوئی خاص ریایکٹ نہیں کیا تھا مگر اسنے حیام کی آنکھوں میں خوف محسوس کیا تھا وہ ڈورنے لگی تھی اس سے جو اریان ملک ہرگز نہیں چاہتا تھا وہ اسے ڈرانا نہیں چاہتا تھا اریان اسے سمجھانے کی غرض سے آگے آتا حیام فوراً سے بول اٹھی تھی

رر۔۔ک۔۔جج۔۔جاؤ۔۔مم۔۔میرے۔۔پاس۔۔نہیں۔۔انا۔۔اسے لگا تھا اگر وہ نا رکا تو حیام رو دے گئی

مجبوراً اریان کو اپنے قدم واپس لینے پڑے تھے

حیام کو ریلیکس ہوتے دیکھ اریان اسکے پیروں میں ہی بیٹھ گیا تھا

وہ پل کو ساکت ہوئی تھی اریان ملک اسکے قدموں میں بیٹھا معصومیت سے اسے فیکھ رہا تھا مگر اسے اریان سے خوف محسوس ہونے لگا تھا اسکی آنکھیں آنسو بہانے کے لئے تیار تھی۔۔۔

خبر دار جو ایک آنسو بھی نکلا تمہاری آنکھ سے اپنے حشر کی ذمہ دار تم خود ہو گئی۔۔۔

اریان اسکے اور اپنے درمیان کچھ انچ کا فاصلہ چھوڑے رعب سے بولا تھا

اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی حیام کا دل ڈھر کا تھا جو آنسو باہر آنے کو مچل رہے تھے حیام نے زبردستی انہیں واپس دھکیلا تھا۔۔۔

میں یہاں تمہیں ڈرانے نہیں آیا ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔اریان نے اسکے آنسو اپنے پوروں پر چنے تھے

اس کو اپنے اتنے نزدیک دیکھ کر اسکی جان پر بنی تھی وہ رو دینے کو تھی مگر اریان کی دھمکی یاد کرتے خود پر ضبط کر گئی تھی

یہ ہوسپٹل تمہیں کچھ زیادہ ہی نہیں پسند آگیا۔۔۔

وہ جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی اسکے بے تکے سوال پر تعجب سے اسے دیکھا تھا وہ جو اسے دیکھنے میں ہی محو تھا حیام اسکی نظروں کی تاب نالاتے پھر سے سر جھکا گئی تھی

وہ اسکی اتنی سی قربت پر ہی اپنا آپ نہیں سنھبال پا رہی تھی وہ سب بھول گئی تھی اس کے ساتھ کیا کیا ہوا؟ وہ اس حال میں کیسے پہنچی۔۔۔۔سب کچھ۔۔بس اسے یاد تھا تو اتنا ایک نا محرم رات کے پچھلے پہر اسکے اتنے نزدیک موجود تھا جس بات کا ڈر اسکی سوچنے کی تمام صلاحیتوں کو شل کر گیا تھا

کک۔۔کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟

صرف اتنا کہ اگر اب تم مجھے اس ہوسپٹل میں نظر آئی یا تمہاری وجہ سے ذرا سی بھی طبیعت تمہاری خراب ہوئی تو میں خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گا۔۔ سمجھ گئی۔۔۔اریان اسکے ایک سائیڈ اپنی بازو ٹکاتے گھمبیر تا سے بولا تھا

حیام نے بے یقینی سے نظریں اٹھائے اسکی جانب دیکھا تھا اریان ملک کے لہجے کی سرد مہری اسے بہت کچھ یاد دلا گئی تھی سب کچھ اسکی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چلنے لگا تھا۔۔۔ایک پل بھی نہیں لگا تھا اسکی نفرت کو ڈر پر حاوی ہونے میں۔۔

اس کو خود سے دور دھکیلتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی اور میرے قریب بھی آنے کی۔۔۔تمہارا بدلہ پورا ہو گیا نا تو اب یہاں کیوں آئے ہو چلے جاؤ یہاں سے۔۔بخش دو مجھے اور میرے باپ کو۔۔۔حیام اسکے سامنے

ہاتھ جوڑتی غصے سے بولی تھی۔۔میرے ان جڑے ہاتھوں کو دیکھو اریان ملک اور معاف کرو ہمیں سکون سے رہنے دو ہمیں۔۔۔

اوکے میں جارہا ہوں بس میری بات یاد رکھنا۔۔۔

تم ہوتے کون ہو مجھے حکم دینے والے۔۔۔وہ تنفر سے کہتی اسکے سامنے آئی تھی میں نفرت کرتی ہوں تم سے مہربانی کرنا آج کے بعد اپنی یہ شکل دوبارہ کبھی میرے سامنے مت لانا۔۔۔حیام نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے دھکا دیا تھا جس سے اریان کچھ انچ ہی دور ہوا تھا حیام کے الفاظ اسے چابک کی طرح لگے تھے وہ نہیں چاہتا تھا اسکی طبعیت خراب ہو اس لئے خاموشی سے الٹے قدم لینے لگا تھا مگر کچھ یاد آنے پر واپس سے اسکی طرف آیا تھا اسے دوبارہ سے اپنے قریب آتے دیکھ حیام کی سانسیں رکنے لگے تھی مگر اریان نے اپنے قدم وہی روک دیئے تھے میں نے جو کچھ کیا اسکی معافی مانگتا ہوں اور تب تک مانگتا رہوں گا جب تک معاف نہیں کروگئ۔۔۔

اریان نے اپنی نظریں اسکی آنکھوں میں جمائی تھیں

اور ہاں اب سے تمہاری ہر منزل کا راستہ اریان ملک سے ہی ہو کے جائے گا سو اس چہرے کو دیکھنے کی عادت ڈال لو چاہے پھر وہ نگاہ نفرت کی ہو یا محبت کی مجھے پرواہ نہیں۔۔۔رہی تمہاری آخری بات اس نے دو قدم مزید آگے بڑھائے تھے

میں کون ہوتا ہوں تم پر حکم چلانے والا اسکا جواب بھی میں تمہیں بہت جلد دے دوں گا اریان اپنی با رعب آواز میں بولتا اسکے سارے باتوں کے جواب دے گیا تھا حیام کی بولتی بند ہوئی تھی وہ پتھر کا بت بنے وہی کھڑی رہ گئی تھی۔۔اب وہ کیا کرے گا یہ سوچ آتے ہی حیام اپنا سر پکڑتے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ماما اور بابا کیسے ہیں؟

ٹھیک ہیں۔۔۔

دادی کیسی ہیں؟

ٹھیک ہیں۔۔۔

ملازم کیسے ہیں؟

ٹھیک ہیں۔۔۔

اور ڈرائیور کیسا ہے؟

ٹھیک ہے۔۔۔

اور وہ گارڈ!...

فعہ ہو جاؤ حمزہ مجھے نہیں کرنی بات تم سے۔۔۔زارا غصہ سے تلملاتی فون رکھ گئی تھی

حمزہ کا قہقہہ چھوٹا تھا وہ کب سے اسے پریشان کر رہا تھا ہر ایک کی بات کر چکا تھا سوائے اپنی بیوی کے

۔۔۔

اب کیا ہے؟ حمزہ کے دوبارہ کال کرنے پر زارا بیزاری سے بولی تھی

ایک آخری سوال پوچھنا تھا؟ پوچھو۔۔۔

میری بیوی کیسی ہے؟ زارا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی مگر بدلہ بھی لینا تھا اس لئے سیریس ہوئی تھی

کونسی بیوی۔۔

کیسی بیوی۔۔۔

کہاں کی بیوی۔۔

مسٹر۔۔۔ اپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔ سوری رونگ نمبر۔۔۔

زارا اپنی ہنسی روکتی شریر لہجے میں بولی تھی

اوہ رئیلی سوری۔۔۔ میں بھول گیا تھا میری بیوی تو میرے ساتھ ہی ہے سوری آپ کو پریشان کیا

وہ بھی پھر حمزہ میر تھا کہاں اپنی چڑیل سے ہار مانتا تھا

حمزہ۔۔۔ زارا بھرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی

جی حمزہ کی جان۔۔۔

مگر وہ خاموش رہی۔۔اسکی سوں سوں کی آواز سے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ رونے میں مصروف ہے

زارا میری جان میں مذاق کر رہا تھا یار رونا بند کرو۔۔۔حمزہ کی جان ہتھیلی پر آئی تھی

ارے پاگل تم ہی ہو میرے پاس میری سانسوں میں ہو میرے دل میں ڈھرکن کے ساتھ ڈھرکتی ہو

میری نس نس میں ہو حمزہ میر کی روح میں بستی ہو تم۔۔۔تم دور ہو کے بھی میرے قریب ہو انتہائی

قریب وہ گھمبیر آواز میں کہتا اسکی ڈھرکنیں منتشر کر گیا تھا

رونا بند کرو میری جان۔۔۔حمزہ میر پر پہلا حق بھی تمہارا ہے اور آخری حق بھی تمہارا ہی رہے گا

ہیلو۔۔۔حمزہ کو لگا تھا کال کٹ چکی ہے

واپس کب آؤ گئے۔۔۔جو نہیں بولنا تھا وہی بول گئی تھی

اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔میں ابھی آجاؤں تم یہ بتاؤ مجھے کیا ملے گا

کچھ نہیں۔۔آنا ہے تو آؤ ورنہ رہو وہی۔۔زارا ناک چڑاتی بولی تھی

میں زبردستی بھی کر سکتا ہوں۔۔۔

مار کھاؤ گئے۔۔۔

منظور ہے مگر مار بھی محبت والی۔۔۔

وعدہ توڑو گئے؟

عنقریب....!اسنے گہرا سانس بھرا تھا

وعدہ خلافی گناہ ہے۔۔۔

محبت اور جنگ میں سب جائز ہے محترمہ۔۔۔

اسکا دل کانوں میں ڈھرک رہا تھا

مجھے نیند آرہی ہے زارا نے کال بند کرنا چاہی تھی نیندیں پوری کر لو۔۔ میرے آنے کے بعد موقع نہیں ملے گا حمزہ بے باکی سے بولتا کال کٹ کر گیا تھا۔۔۔ یہ تین دن اسکے بغیر کیسے رہا تھا صرف وہی جانتا تھا

اسکی پوری رات انگاروں پر گزری تھی ایک پل کو اسکی آنکھ نہیں لگی تھی اب اریان ملک کیا کرنے والا ہے یہ سوچتے سوچتے ہی حیام نے رات بسر کی تھی وہ ابھی بھی انہی سوچوں میں الجھی تھی جب درانی صاحب کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تھا وہ ان سے پہلے ہی ان تک پہنچتی اپنے بابا کو گلے لگا گئی تھی

کیا ہوا میرے بچے؟ درانی صاحب فکر مند ہوئے تھے

کچھ نہیں بابا۔۔ میں بس آپ کو مس کر رہی تھی حیام انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے کل رات کا واقعی نہیں بتایا تھا

تو میری گڑیا بابا کو مس کر رہی تھی؟

بلکل بابا جانی۔۔ وہ ذرا سا مسکرائی تھی

وہ بھی مسکرائے تھے کیونکہ ان کی کل کائنات مسکرا رہی تھی

گھر چلیں۔۔اپ کو ڈسچارج مل گیا ہے۔۔
حیام ان کی بات پر بیڈ سے کودتی ہوئی اٹھی تھی
درانی صاحب اسکی جلدبازی پر مسکرائے بنا نہیں رہ سکے تھے۔۔۔کمرے سے باہر نکلے حیام نے چاروں اطراف اسے دیکھا تھا پر وہ کہی نہیں تھا حیام خود حیران تھی وہ کیوں اس شخص کی باتوں کو سوچ رہی ہے جس سے وہ بے پناہ نفرت کرتی ہے اسکی سوچوں کو ذہن سے جھٹکتی گھر کے لئے نکلی تھی سارے راستے وہ خاموش ہی رہی تھی
جاؤ بیٹا۔۔آپ جا کے فریش ہو جاؤ۔۔۔پھر ہم اکٹھے ناشتہ کریں گئیں۔۔۔۔درانی صاحب اسے گارڈن کی طرف جاتے دیکھ کے بولے تھے
حیام بھی اثبات میں سر ہلاتی کمرے میں چلی گئی تھی
وہ کمرے میں داخل ہوتی سامنے فریش گلاب کا گلدستہ اسکا منتظر تھا اس نے حیرت سے ان پھولوں کو دیکھا تھا اگر بابا لے کے آئے ہوتے تو مجھے بتا دیتے وہ خود کلامی میں بولتی ان کو پھولوں کو بس دیکھے جا رہی تھی اسکی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا کمرے کی خاموش فضا میں موبائل کی رنگ ٹون سنائی دی تھی مگر اسے یاد تھا اسکا موبائل تو اسی دن ٹوٹ گیا تھا جب وہ کڈنیپ ہوئی تھی تو یہ کس موبائل کی آواز ہے حیام نے موبائل کی کھوج میں نظریں ادھر ادھر گھمائی تھی وہ آواز پھولوں سے آرہی تھی حیام نے گلدستہ اٹھایا تھا جہاں ایک موبائل رکھا تھا وہ نئے ماڈل کا موبائل تھا وہ اسے حیران نظروں سے دیکھتی

سوچ رہی تھی جب وہ موبائل پھر سے بجا تھا حیام نے نمبر دیکھا تھا جہاں اریان کالنگ لکھا تھا اسکا تو دماغ گھوم گیا تھا مطلب یہ سب اریان نے سوچ آتے ہی حیام کو سر کی لگی تھی پر وہ میرے کمرے تک کیسے اسکا سر چکرانے لگا تھا اور بار بار اس موبائل نے بھی بج بج کر اسکا غصہ بڑھا دیا تھا چھٹی بار کال آتی دیکھ اسنے کال ریس کی تھی

ایک کال اٹینڈ کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے؟ اریان برہم ہوا تھا۔۔۔

اپنے چھوٹے سے دماغ پر زیادہ زور نہیں دو میری جان۔۔۔ کہ یہ سب میں نے کیسے کیا۔۔۔ میرے لیے کچھ مشکل نہیں ہے۔۔ وہ حیام کی خاموشی کا مفہوم سمجھتے خود ہی بولا تھا

بس اتنا یاد رکھنا۔۔ کہ تم اریان ملک کی امانت ہو صرف اسکی ہو وہ محبت سے چور جذبے سے بولا تھا اور یہ موبائل بھی اس لئے دیا ہے تاکہ مجھے تمہاری خبر ملتی رہے اور اسکے علاوہ۔۔۔

میں کیوں مانوں گئی تمہاری بات۔۔ مجھے تمہارا نہیں ہونا میں صرف خود کی ہوں تمہاری امانت نہیں ہوں میں سمجھے اور اس موبائل کو میں ابھی توڑ دوں گئی تم کیا کر سکتے ہو اور کیا نہیں مجھے فرق نہیں پڑتا ۔۔ جا کے کہیں اور اپنا ٹائم ویسٹ کرو کیونکہ یہاں سے تمہیں نفرت کے سوا کچھ نہیں ملنے والا ۔۔۔ حیام اسکی بات بیچ میں ہی کاٹتے انتہائی سفاکی سے بولی تھی

کر تو میں بہت کچھ سکتا ہوں۔۔ مگر اسکے لئے تمہارا میری دسترس میں ہونا بہت ضروری ہے۔۔ میری جان۔۔ اریان نے میری جان کو کافی لمبا کھینچا تھا

حیام اسکے بولے گئے جملے پر سٹپٹائی تھی اسنے کبھی نہیں سوچا تھا وہ اتنی صاف گوئی سے بات کرے گا۔۔۔

اریان کو اسکی خاموشی بری لگی تھی۔۔ تم صرف اریان ملک کی ہو اس لئے یہ سوچ اپنے دل و دماغ سے نکال دو کہ میں تمہیں کہیں جانے دوں گا۔۔۔

میں نفرت کرتی ہوں تم سے سمجھے۔۔

مجھے نفرت بھی قبول ہے۔۔ بس شرط یہ ہے کہ میری ہو کے رہو اور ایسا ہی ہو گا اریان اپنی بات مکمل کرتے کال کٹ کر گیا تھا

سر۔۔۔

ہمممم۔۔۔

سر۔۔۔ وہ باہر کوئی لڑکی آئی ہے کہہ رہی ہے آپ سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔

نام کیا بتایا؟ وہ ہنوز کام میں مصروف بولا تھا

اسکی خاموشی پر وقاص نے نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا۔۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔۔۔ حوالدار کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔ سس۔۔ سر۔۔ وہ۔۔ لڑکی بول رہی ہے کہ وہ آپ کی وائف ہے۔۔۔ اور نام نہیں بتا رہی۔۔۔ وقاص نے پچھلے دونوں سے جیسا برتاو

اپنے تھانے میں سب کے ساتھ رکھ کھا تھا ان سب کی جان جاتی تھی وقاص کے سامنے آتے ہی اور اب یہ بات اسے پتہ تھا اسکے سر کی شادی بھی نہیں ہوئی ہے وہ تو اب اپنی خیر منا رہا تھا

او کے اندر بھیجو اسے۔۔۔وقاص کے اتنے نارمل ری ایکٹ پر حوالدار کو تو جیسے کرنٹ ہی چھو گیا تھا

کھڑے کھڑے منہ کیا دیکھ رہے ہو میرا جاؤ اب وقاص خاصے سخت لہجے میں بولتا دھاڑا تھا

حوالدار جی سر بولتے وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا تھا

وہ باخوبی جانتا تھا اپنی نقلی بیوی کے بارے میں۔۔۔

اسلام علیکم۔۔وقاص نے آواز کے تعاقب میں سامنے کھڑی اس برقع پہنے لڑکی کو دیکھا تھا

جی فرمایئے۔۔۔کیا کام ہے آپ کو محترمہ۔۔۔؟

واقع نہیں پہچانا یا جان کے انجان بن رہے ہو۔۔۔ملائکہ منہ پر سے برقع اٹھاتی اسکے ٹیبل پر ہاتھ رکھے اسکے سر پر پہنچی تھی

جی نہیں میں نہیں پہچانتا۔۔آپ کام بتایئے اور نکلیئے مجھے اور بھی بہت کام ہیں وقاص فائل دیکھتا مصروف سے انداز میں بولا تھا

توبہ توبہ استغفرُللہ یہ کیسا انسپکٹر ہے اپنی بیوی کو ہی پہچاننے سے انکار کر رہا ہے۔۔ملائکہ اونچی آواز میں کہتی رونے کی ایکٹنگ کرنے لگی تھی

بیوی کے نام پر وقاص نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔وہ اسوقت اپنے افس میں تھا جہاں اسکی اجازت کے بغیر کسی کو آنے کی اجازت نہیں تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ملائکہ یہ سب ڈرامہ کیوں کر رہی ہے مگر ملائکہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ ڈرامہ کر کے کتنی بُری پھسنے والی ہے

بیوی۔۔۔وقاص نے بہت دلچسپ لہجے میں کہا تھا

ملائکہ کے دل کو کچھ ہوا تھا

چیئر پر سے اٹھتا اپنے قدم اسکی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

اسکی آنکھوں میں ابھرتی چمک ملائکہ کا دل ہولا رہی تھی۔۔۔

وقاص اسکی طرف بڑھتا ملائکہ اپنے قدم پیچھے کی جانب لے رہی تھی اتنے میں وہ دیوار سے جا لگی تھی

وقاص نے سرعت سے اپنے دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں جوڑے تھے۔۔

تو آپ کا فرمانا ہے آپ میری بیوی ہیں۔۔۔

مم۔۔میں۔۔۔مذاق کر رہی تھی وقاص پلیز دور ہٹو اسکی گرم سانسوں سے اسے اپنا چہرا جھلستا محسوس ہو رہا تھا

وہ طاقتور اور بہادر لڑکی آج اس دو ٹکے کے انسپکٹر کی قربت میں اپنا آپ نہیں سنھبال پا رہی تھی

پر میں مذاق نہیں کر رہا۔۔میری بیوی ہو تو ظاہر ہے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔وقاص نے اپنا چہرا اسکے اور نزدیک کیا تھا۔۔

ملائکہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

وقاص کچھ کرتا اس سے پہلے ملائکہ نے اپنی گن اسکے سینے پر رکھی تھی۔۔۔دور رہو مجھ سے ورنہ ملائکہ نے بات اُدھوری چھوڑی تھی

تم مجھے اپنے لفظوں سے پہلے ہی مار چکی ہو اس کھلونے سے کسی اور کو ڈرانا وقاص تنفر سے کہتا اس سے دور ہوا تھا

وقاص پلیز میری بات سنو۔۔۔ضبط کے باوجود وہ رو پڑی تھی

کیا بات سنوں ہاں۔۔۔ کیا سناؤں گئی۔۔میں نے بھی ایسے ہی منتیں کی تھی نا تمہاری ایک بار نہیں بار ہا دفعہ کہا تھا۔۔ایک بار میری بات سن لو۔۔ تم نے سنی تھی۔۔تو آج میں کیوں سنوں۔۔۔

تم سنو گئے کیونکہ تم میرے جیسے بے حس نہیں ہو۔۔ملائکہ نے اسکا بازو تھاما تھا

بدلے میں وقاص نے اسکا بازو اتنی زور سے پکڑا تھا ملائکہ کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔بے حس تو تم ہو مگر بے رحم بھی انتہا کی ہو ملائکہ صدیقی

اسکے لہجے کی نفرت ملائکہ کو اپنا دل کرچی کرچی ہوتا محسوس ہوا تھا

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اور اب میرے سامنے آنے کی کوشش مت کرنا میں اب وہ انسپکٹر وقاص نہیں رہا جو تمہارے سامنے کتے کی طرح دم ہلاتا پھرتا تھا بہت کرلی تم نے میری تذلیل اب بس میری سہنے

کے حد بس اتنی ہی ہے۔۔۔میں کوئی سخت قدم اٹھاؤ اس سے پہلے میری زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور چلی جاؤ

ملائکہ نے کھارے پانی سے بھری آنکھیں اٹھائی تھی وہ اپنی جگہ بت بن گئی تھی آنسو اسکا چہرا بھیگو رہے تھے اور کچھ بھی بولے بغیر وہاں سے چلی گئی تھی

وہ اس وقت اپنے بابا جانی کے ساتھ کئی دنوں بعد ناشتہ کر رہی تھی جس کی خوشی اسکے چہرے سے واضح ہو رہی تھی درانی صاحب بھی بہت خوش تھے ان کی بیٹی ٹھیک ہو رہی تھی خوش رہنے لگی تھی مگر وہ جانتے تھے اتنی جلدی وہ سب کچھ نہیں بھول پائے گئی یہ سب صرف دکھاوا ہے جو وہ اپنے بابا کے لئے کر رہی ہے ان کی نظریں حیام پر ہی ٹکی تھیں جو آدھا پراٹھا کھائے باقی کو بس گھور رہی تھی درانی صاحب کو وہ پریشان معلوم ہوئی تھی

کیا ہوا ہے بیٹا؟ کوئی پریشانی ہے

نہیں بابا کوئی بھی پریشانی نہیں ہے حیام نے فوراً سے اپنے ایکسپریشن نارمل کرنے کی کوشش کی تھی مگر اندر سے وہ اریان ملک کی باتوں میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔

درانی صاحب کوئی خاص مطمئن نہیں ہوئے تھے وہ مزید کچھ بولتے حیام نے بات پلٹ دی تھی

بابا میں سوچ رہی تھی یونی جوائن کرلوں۔۔۔گھر بیٹھے بور ہو جاتی ہوں کچھ کرنے کو بھی نہیں ہوتا۔۔۔

ہمم درانی صاحب کو اسکی بات کوئی خاص پسند نہیں آئی تھی

اگر آپ کو برا لگا تو سوری بابا۔۔۔حیام معصومیت سے بولتی ان کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی

نہیں بیٹا اس میں برا لگنے والی کون سی بات ہے۔۔۔میں بس سوچ رہا تھا آپ کی طبیعت ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی ہے ایسے میں یونی جانا۔۔۔

افففف ہو بابا میں بلکل ٹھیک ہوں بلکہ مجھے تو لگتا اگر میں اگر کچھ دن اور گھر میں رہی تو ضرور بیمار ہو جاؤں گئی حیام اپنی بات کے اختتام پر مسکرائی تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں مگر اپنا پورا خیال رکھیں گئیں وہ بھی اسکی بات سمجھتے حامی بھر گئے تھے اب چلیں باہر واک کرتے ہیں اسے اپنے ساتھ لان میں لے آئے تھے جہاں کی تر و تازہ ہوا اور سکون دہ ماحول اسے سکون بخش رہا تھا

ان تینوں کو میرے آفس میں بھیجو۔۔۔اریان کچھ دیر پہلے ہی آفس آیا تھا اسکے کافی سارے کام پیڈنگ میں پڑے تھے مگر اس سے پہلے اسے ان تینوں کی کلاس لگانی تھی اور کوشش کرنی تھی کہ ان کی عقل ٹھکانے پر واپس آجائے۔۔

ورکر یس سر بوتے آفس سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔

اگلے پانچ منٹ میں وہ تینوں باادب طریقے سے اسکے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

میں نے تین دن کے لئے آفس کی زمہ داری تم تینوں کو دی تھی میرا خیال ہے تم لوگوں نے سب اچھے سے مینج کرلیا ہو گا اریان آرام سے بات کرتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

جی بھائی ہم نے سب مینج کرلیا تھا یہ بولنے والا فیصل شاہ تھا جو شاہد اپنا کارنامہ بھول گیا تھا

اور تم کیا بولو گئی۔۔۔؟ اریان نے فیصل کے گرد گھومتے ملائکہ سے استفار کیا تھا۔۔۔

میں بھی یہی بولوں گئی اریان سب ٹھیک سے ہو گیا تھا ملائکہ نے اٹکتے ہوئے بات کمپلیٹ کی تھی

تو یہ سب کیا ہے؟ اریان نے اپنے موبائل کی سکرین انکی طرف پھیری تھی

ملائکہ اور فیصل تو اپنی جگہ ساکت ہو گئے تھے یہ اچھے سے مینج کیا تم لوگوں نے اریان کی ڈھار پر وہ اپنی جگہ سے دو دو قدم دور ہٹے تھے۔۔۔

بھائی وہ۔۔۔ جسٹ شٹ اپ فیصل۔۔۔

یہ کہا تھا کرنے کو میں نے۔۔۔ یہ کیا طریقہ ہے بچے ہو کیا تم دونوں ابھی بھی۔۔ جانتے بھی ہو کتنی امپورٹنٹ فائلز ہیں وہ سب جن کو تم دونوں نے ایک دوسرے کو اٹھا اٹھا کے ماری ہیں میں پوچھتا ہوں یہاں کوئی پانی پت کی جنگ لگی ہوئی ہے جو ہر دو دن بعد پورا آفس الٹا کے رکھ دیتے ہو۔۔۔ میچور ہو جاؤ تم دونوں یہی بہتر ہے یہ لاسٹ وارننگ ہے تم دونوں کو اسکے بعد گھر بیٹھنا۔۔۔ اریان درشتگی سے کہتا اپنی چیئر پر جا بیٹھا تھا

سوری۔۔۔ ملائکہ کا سر جھکا تھا اتنی بے عزتی اسکی اریان نے کبھی نہیں کی تھی

بھائی سارا کیا دھرا اسکا ہے پہلے اسنے شروع کیا تھا۔۔اسکے جھوٹ پر ملائکہ کی تیوری چڑھی تھی وہ کچھ بولتی اریان بولا تھا

بلکل حویلی میں زارا اور طوبیٰ تمہیں تنگ کرتی ہیں اور یہاں یہ تمہیں کرتی ہے تنگ۔۔تم تو ازل کے شریف ہو۔۔۔تم تو کسی کو کچھ کہتے ہی نہیں ہو۔۔۔حمزہ کو ہنسی آرہی تھی ان دونوں کی شکلیں دیکھ کر

گھر گئے تھے ؟

اریان نے فیصل کی طرف دیکھا تھا۔۔

جی بھائی گیا تھا طوبیٰ کی طبیعت ٹھیک ہے بس آپ کو اور حویلی میں سب کو بہت مس کرتی ہے کل رات بھی بہت اداس تھی بہت مشکل سے اسکا موڈ ٹھیک کیا تھا فیصل بے چارگی سے بولتا چیئر پر بیٹھا تھا حقیقت تھی فیصل شاہ دنیا کے ہر کام میں نمبر ون تھا فلرٹنگ سے لے کر شرارتوں میں اور فضول کے مشوروں میں مگر یہاں آکر وہ مار کھا جاتا تھا طوبیٰ کے موڈ سونگز اسکے نخرے فیصل شاہ کا دماغ پھیر کے رکھ دیتے تھے مگر پھر بھی چپ چاپ سب برداشت کرتا تھا اگر نا کرتا تو اسکا جلاد بھائی اسکی جان لے لیتا

فیصل کی حالت پر حمزہ اور ملائکہ مسکرائے تھے۔۔۔

حمزہ۔۔۔جی بھائی۔۔۔حویلی جانے کی تیاری کرو ویسے بھی ویکینڈ آنے والا اور ماما بھی بول رہی تھیں

آپ نہیں آئیں گئیں ہمارے ساتھ۔۔ حمزہ کے سوال پر اریان نے تھاما موبائل ٹیبل پر رکھا تھا۔۔

تم لوگ جاؤ میں بھی آجاؤں گا مجھے ابھی کچھ ضروری کام ہے یہاں اریان کی بات پر وہ سر ہلا گیا تھا مگر فیصل ابھی بھی کسی گہری سوچ میں گم تھا

کیا سوچ رہے ہو؟

اریان کی آواز پر فیصل نے منہ بنایا تھا صاف تھا وہ ناراضگی ظاہر کر رہا تھا

اوکے جا سکتے ہو تم سب۔۔۔ میں آپ کی مما سے شکایت کروں گا آپ ڈانٹ دیتے ہیں اور پھر مناتے بھی نہیں ہیں۔۔۔ فیصل بچوں کی طرح بولتا منہ پھیر گیا تھا۔۔

ٹھیک ہے تو یہ بھی بتانا کہ تم کیا کر آئے ہو۔۔

اریان کی بات پر فیصل نے تھوک نگلا تھا

میں تو بس مذاق کر رہا تھا بھائی

آپ بھی نا چل کریں فیصل نے یکدم موڈ بدلا تھا وہ اب سمیرا بیگم سے ڈانٹ نہیں کھانا چاہتا تھا جو بھی تھا غلطی تو اسکی ہی تھی۔۔

میں سوچ رہا تھا بھائی آپ کے پاس یہ ویڈیو کیسے آئی؟

فیصل نے دماغ میں گردش کرتا سوال پوچھا تھا

اس آفس کا کیمرا میرے موبائل سے کونیکٹڈ ہے فیصل۔۔اریان بات اس سے کر رہا تھا مگر دیکھ ملائکہ کی طرف تھا جس کا صاف مطلب تھا وہ ملائکہ کی اور وقاص کی بات چیت کے بارے میں بھی جان گیا تھا ملائکہ منہ جھکائے فائل دیکھنے لگ گئی تھی

« » « » « » « » « » « » « » « » « »

کیا ہم سچی واپس جا رہے ہیں؟ طوبیٰ کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں تھا وہ یہی سوال تیسری بار پوچھ رہی تھی

بلکل میری جان ہم جا رہے ہیں۔۔۔

فیصل تھکے ہوئے لہجے میں بولتا بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔

آپ بھائی سے ملے وہ بھی آ رہے ہیں؟

ہاں ابھی ان سے ہی مل کے آ رہا ہوں وہ کل آئیں گئیں ہم آج جا رہے ہے۔۔۔فیصل نے پھر سے نظریں ہٹائی تھی۔۔۔

اور حمزہ بھائی وہ۔۔۔اسکے آگے کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے فیصل نے اسکی کلائی تھامے اپنے اوپر گرایا تھا

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ فیصل کے سوال پر طوبیٰ نے پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا۔۔

میں نے تو کچھ نہیں کہا آپ کو۔۔ طوبیٰ ناسمجھی سے بولتی خود کو چھڑانے لگی تھی۔۔۔

اب یہ مزاحمت بیکار ہے میری جان فیصل اسے اپنی باہوں میں مکمل قید کر گیا تھا۔۔

دیکھ رہی ہو شوہر تھکا ہوا ہے اسے آرام کرنے دینا چاہیئے پر نہیں تم تو اپنی اس دل جلانے والی معصومیت سمیت سر پر سوار ہو۔۔۔

نا تو آرام کرنے دیتی ہو۔۔۔ نا آرام دیتی ہو۔۔۔ اسکی آنکھوں میں جلتے محبت کے دیئے اور گھمبیر لہجہ طوبیٰ کو اپنا آپ مشکل میں نظر آیا تھا۔۔۔

فیصل۔۔۔

جی جان۔۔۔

اسکے بالوں میں منہ چھپائے سرگوشی کی تھی۔۔

آا۔۔پ۔۔تت۔۔ تھک۔۔۔ے۔۔ہوئے۔ ہہ۔۔ہیں۔ سس۔۔ سو جائیں۔۔ طوبیٰ کی سانسیں ذرا سی قربت پر اٹکنے لگی تھی۔۔

میرا بچہ جب تمہیں پتہ تم فیصل شاہ کی ذرا سی قربت نہیں برداشت کر سکتی تو کیوں بے سکون کرتی ہو۔۔۔

فیصل نے اسکے بال کان کے پیچھے اڑسے تھے۔۔۔

سوری۔۔ جج۔۔ جانے۔۔۔ دیں۔۔۔

نہیں.. اب مجھے سکون چاہیئے میری جان جو صرف تمہارے پاس ہی ملنا تمہارے قریب!...

اس لئے اب بھگتو "...

فیصل اسکا چہرا اوپر کرتے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔

فیصل اپنے اندر کی بے سکونی کو اسکے ہونٹوں سے بھلا رہا تھا مگر شاید وہ یہ بھول گیا تھا کہ وہ نازک وجود اسکی اتنی شدت برداشت نہیں کر پائے گا

طوبیٰ نے سختی سے اسکی شرٹ کو دبوچا تھا

آخر اس پر ترس کھاتے فیصل نے اسکی جان بخشی تھی۔۔۔

اپنی رکی ہوئی سانسیں بحال کرتی اسکے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔۔ آپ بہت برے ہیں وہ اسکے سینے سے لگی ہی بولی تھی۔۔۔

ابھی میں برا نہیں بنا میری جان جس دن بن گیا نا تمہارے ہوش ٹھکانے لگ جانے ہیں.. وہ بے باکی سے بولتا اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

مجھے چھوڑیں اب۔۔۔ طوبیٰ مزید اسکی کوئی جسارت سہنے کی حالت میں نہیں تھی۔۔۔

نہیں مجھے نیند آرہی ہے اور تمہارے بغیر مجھے سکون کی نیند نہیں آئے گئی اس لئے تم بھی میرے پاس ہی سو جاؤ۔۔۔

مگر فیصل ہمیں جانا ہے۔۔۔

شام کو جانا ہے ابھی چار بھی نہیں بجے سوچ چاپ بغیر کسی چوں چراں کے یہاں آ کے لیٹ جاؤ۔۔۔

طوبیٰ منہ بناتی اسکے سینے پر سر رکھ گئی تھی۔۔۔

آپ مجھ پر رعب مت جھاڑا کریں۔۔۔

اور میں ایسا کیوں نا کیا کروں۔۔۔

آپ کی بیوی ہوں اور جو بیوی ہوتی ہے اس پر رعب نہیں جھاڑتے۔۔۔ طوبیٰ سوچ سوچ کے اپنی بات مکمل کرتے اسکے سینے پر انگلیاں پھیرنے میں مصروف تھی۔۔۔

میں اپنی بیوی کو صرف پیار کرنا چاہتا ہوں مگر وہ میری ذرا سی بے باکی برداشت نہیں کر پاتی اس لئے رعب جھاڑتا ہوں وہ آنکھیں موندے اسکی چلتی انگلیوں کے لمس کو اپنے سینے پر محسوس کرتا مسکرایا تھا۔۔۔

اب سو جاؤ فیصل نے اسے دوبارہ سے بولتے دیکھ کہا تھا۔۔

مجھے نیند نہیں آئی اسکا منہ بنا تھا۔۔

سو جاؤ ورنہ میں اپنے طریقے سے سولاؤ گا پھر خواہ مخواہ تمہاری سانسیں بڑھ جاتی ہیں۔۔

آپ بہت برے ہیں فیصل ہمیشہ بری باتیں کرتے ہیں۔۔۔

اسکا قہقہہ چھوٹا تھا سو جاؤ ورنہ عمل بھی کر دوں گا فیصل کی بات پر طوبیٰ نے آنکھیں میچ لی تھیں

تم نہیں آؤ گئی ہمارے ساتھ۔۔۔

حمزہ نے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا شام کے آٹھ بج رہے تھے اور وہ سب اریان کے گھر کے باہر کھڑے تھے ملازم سامان گاڑیوں میں رکھ رہے تھے۔۔۔ ملائکہ کی خاموشی کو اریان نے نوٹ کیا تھا وہ آفس میں بھی زیادہ تر خاموشی رہنے لگی تھی۔۔۔

ملائکہ یہاں ایسا کوئی امپورٹنٹ کام نہیں ہے تم بھی اگر جانا چاہو جا سکتی ہو اریان نے اپنی طرف سے اسکی پریشانی دور کی تھی۔۔۔ اوکے ٹھیک ہے وہ کافی سوچنے کے بعد بولی تھی۔۔۔

واؤؤؤ ملائکہ آپی بھی ہمارے ساتھ چل رہی ہیں کتنا مزہ آئے گا طوبیٰ چیختی ہوئی اریان کے بازو کو پکڑ گئی تھی۔۔۔

وہ سب اسکی بات پر مسکرائے تھے

ملائکہ کو تو وہ چھوٹی سی لڑکی کوئی اینجل لگتی تھی اتنی کیوٹ سی ہو تم ایسے مسکراتی ہو تو اس بھی کیوٹ لگتی ہو ملائکہ اسکے گال پر بوسہ دیتی پیچھے ہٹی تھی اور وہ ازل کی معصوم اسکا چہرا سرخ پر چکا تھا فیصل اسکے لال چہرے کو دیکھتا ہنسا تھا وہ واقع بہت شئے تھی اریان انہیں اللہ حافظ کہتا گھر کے اندر جا چکا تھا وہ سب بھی روانہ ہو چکے تھے

صوفے پر بیٹھتا کسی گہری سوچ میں مگن تھا جب اسکا ملازم پاس آیا تھا۔۔۔

سر آپ سے ملنے کوئی انسپکٹر وقاص رضا آئے ہیں۔۔

اسکی اطلاع پر اریان نے اثبات میں سر ہلاتے اندر آنے کی اجازت دی تھی۔۔

وہ جیسے آیا تھا پیکٹ دے کے جا چکا تھا اسکا زیادہ دیر وہاں رکنا خطرے سے خالی بھی نہیں تھا اسکے ذریعے اریان ملک کے دشمن اس تک بھی پہنچ سکتے تھے اور یہ بات اریان بلکل نہیں چاہتا تھا وقاص کے جانے کے بعد اسنے وہ پیکٹ کھولا تھا اس میں موجود ایس ڈی کارڈ کو لیپ ٹاپ میں چلا کے دیکھا تھا اسنے ضبط سے مٹھیاں بھینچ دی تھی لیپ ٹاپ کو لاک کرتے گھر سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

وہ سب بہت محتاط طریقے سے حویلی تک سفر طے کر رہے تھے حویلی میں کسی کو نہیں پتہ تھا کہ وہ لوگ آ رہے ہیں طوبیٰ ملائکہ کے ساتھ گھل مل گئی تھی وہ دونوں ابھی باتوں میں مگن تھی طوبیٰ کو ہنستے ہنستے اپنا سر دکھتا محسوس ہوا تھا اسنے فوراً سے سر پر ہاتھ رکھا تھا

فیصل کی اچانک نظر اس پر گئی۔۔۔

طوبیٰ میری جان کیا ہوا۔۔۔ ادھر دیکھو۔۔ اسکی تو جیسے جان پر بن گئی تھی

حمزہ اور ملائکہ اسکی اتنی پرواہ پر مسکرائے تھے اور طوبیٰ تو بس سب کے سامنے میری جان کہنے پر ہی شرم سے سر جھکا گئی تھی۔۔۔ کک۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔

بھوک لگی ہے؟

طوبیٰ نے معصومیت سے ہاں میں سر ہلایا تھا

تو بتانا چاہئیے تھا نا۔۔۔ تو یہ سب بھوک کی وجہ سے ہو رہا ہے؟ ملائکہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا۔۔۔

ہاں دراصل جب طوبیٰ کو زیادہ دیر کچھ کھانے کو نا دیا جائے تو ایسا ہوتا۔۔۔

ملائکہ اسکے آگے کوئی سوال کرتی۔۔

فیصل نے اشارے سے چپ کرا دیا تھا۔۔۔

حمزہ وہ کھانے کا بیگ کہاں رکھا ہے؟

فیصل کے پوچھنے پر حمزہ نے پیچھے کی طرف اشارہ کیا تھا فیصل کسی ہوٹل میں رکنا نہیں چاہتا تھا اس لئے بہت سارا کھانا پہلے ہی گاڑی میں رکھوا چکا تھا۔۔۔ طوبٰ کو جوس اور سینڈوچ دیتے فیصل نے بیگ ملائکہ کی طرف بڑھایا تھا

اور کتنا سفر باقی ہے حمزہ؟ ملائکہ نے بیگ تھامتے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

ابھی ایک دو گھنٹے مزید لگ جائیں گئیں

اسنے پھر سے نظر سامنے روڈ پر کر لی تھی۔۔

ملائکہ اسکی بات سنتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

چہرے کو ہڈ سے ڈھکے وہ اس گودام میں داخل ہوا تھا اسنے چھپنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ شاید ایسا چاہتا تھا کہ وہ لوگ اسے دیکھ لیں۔۔۔

اے ے کون ہو تم آخر جو وہ چاہتا تھا ویسا ہی ہوا تھا۔۔۔ گینڈے نما گنڈے نے سر تا پاوں اسکا جائزہ لیا تھا۔۔۔

بلیک ہڈ پہنے اسنے اپنا چہرا کور کر رکھا تھا مگر چند سلکی بال ماتھے پر بکھرے پڑے تھے بازو فولڈ کیے بغیر کسی ہتھیار کے وہ پر سکون سا آگے بڑھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی چہرے پر پھیلے پتھریلے تاثرات کسی کو بھی پتھر بنانے کے لئے کافی تھی۔۔۔

اے ہیرو کون ہے تو؟

تم سب کتوں کی موت۔۔۔

وہ اپنی مخصوص گرجدار آواز میں کہتا ان سب کو انگلی کے اشارے پر گنتے بولا تھا

تو جانتا بھی ہے یہ کس کا علاقہ ہے۔۔۔ وہ سب اسکی بات پر قہقہے لگا کے ہنسے تھے

میں جانتا ہوں۔۔۔ مگر شاید تم سب یہ نہیں جانتے کہ میں کون ہوں۔۔۔ وہ تمسخر اڑاتی آواز میں کہتا سگریٹ سلگانے لگا تھا

تیرے پاس دس منٹ ہیں۔۔۔ چلا جا یہاں سے ورنہ تیرا بھرتا بنا دیں گئیں۔۔۔

انتظار کس بات کا ہے۔۔۔ وہ سگریٹ بوٹ کے نیچے مسلتا دہشت زدہ ہوا میں بولا تھا

وہ سب اپنے اپنے ہتھیار تھامے اسکی طرف بڑھے تھے اور اگلے دس منٹ میں زمین پر پڑے کراہ رہے تھے جب باقی کے گنڈوں نے انکی یہ حالت دیکھی تو انکی پینٹ گیلی ہونے لگی تھی۔۔۔

ہو کون تم۔۔۔ اور کیا چاہتے تھے کیوں مار رہے ہو تم ہمیں۔۔۔ وہ گنڈہ شاید انکا لیڈر تھا جو ابھی مار کھا کے دوبارہ اٹھا تھا۔۔۔

یہ بھی بتا دوں گا اتنی بھی کیا جلدی ہے

ابھی یہ بتاؤ اور کون کون ہے یہاں۔۔۔

تجھے اس سے کیا تو جو کوئی بھی ہے میرے بوس کو پتہ چلا تو تیرا۔۔۔

تیرا بوس جیسے گھٹیا بندے کی تو بات ہی نا کرو وہ کیا ہے نا جب اس جیسے گھٹیا اور بزدل لوگوں کا میرے سامنے ذکر کیا جاتا ہے تو مجھے اور بھی غصہ آتا ہے اسنے بولتے ہی سامنے کھڑے اس شخص کی گردن دبوچی تھی کڑک کی آواز آئی تھی اسکی گردن ایک سائیڈ پر لڑھک گئی تھی۔۔۔

وہ ان سب پر طائرانہ نظر ڈالتے آگے بڑھتا دو گنڈے اور اس گودام میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

یار میں ابھی تم دونوں سے لڑنے کے موڈ میں نہیں ہوں اس لئے ذرا صبر کرو مجھے میرا کام کر لینے دو کہتے ساتھ ہی اسنے زمین پر اپنا بیگ رکھے ان میں وہ شیشی کی بوتلیں نکال نکال کر ان وہاں موجود کینز پر رکھنا شروع کر دی تھی وہ اسے حیرانی سے دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ کینز ان میں بڑی تعداد میں ڈرگز بھری ہوئی تھیں۔۔۔

اے یہ کیا کر رہے ہو تم ہٹو وہاں سے۔۔۔

وہ اس تک پہنچتے اس سے پہلے ہی اسنے دو فائر مار کر انہیں وہی زمین پر لیٹا دیا تھا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا اسکی آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی تھی ان تمام کینز کو ایک دیوار کے ساتھ رکھتے اسنے وہاں موجود زمیں پر پڑے ان آدھ مرے لوگوں پر نظر ڈالی تھی اور پاکٹ سے لائٹر نکالا تھا وہ لائٹر نکال کر آگ جلاتا ایک گنڈے نے اسکے بوٹ کو پکڑا تھا۔۔۔

کون ہو بھائی تم۔۔۔ کیوں کرے ہو یہ سب۔۔۔

اسنے اسے دور پھینکتے لائٹر ان کینز پر پھینکا تھا۔۔۔

اتم جیسوں کی تباہی... اریان ملک!...

اپنا نام بتاتے وہ اپنے پیچھے اس پورے گودام کو آگ کی بھٹی بناتا نکل گیا تھا

وہ آج پانچ دن بعد اس سے ملنے والا تھا وہ پہلے بھی ایک دوسرے سے دور رہتے تھے مگر اس بار کی دوری حمزہ میر نے بہت مشکل سے کاٹی تھی شاید اسکی وجہ انکا حلال رشتہ تھا ایک دوسرے کا محرم ہونا اسکے بارے میں سوچتے ہی حمزہ کے لب مسکرائے تھے...

رات کے ایک بج گئے تھے ٹھنڈ کی شدت میں بھی اضافہ ہونے لگا تھا انہوں نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ حویلی آرہے ہیں زارا کو بھی نہیں وہ اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا وہ حویلی میں داخل ہوئے تھے ان کی سوچ کے مطابق سب سو رہے تھے۔۔۔

اب کیا کرنا ہے؟

فیصل نے اپنی باہوں میں اٹھائے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھتے کہا تھا۔۔

کیا کرنا ہے اپنے اپنے کمروں میں چلو... اب سب کو جگانے سے تو رہے ملائکہ نے بولتے کندھے اچکائے تھے۔۔۔

ملائکہ تمہارا روم وہ بیچ والا ہے حمزہ نے اس کمرے کی طرف اشارہ کیا تھا جس کا اریان نے بولا تھا کہ وہ ملائکہ کا کمرا ہے۔۔۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔ حمزہ میں وہاں کیوں رہوں گئی؟

ملائکہ تو جیسے حیران ہوئی تھی۔۔

کیوں تم اس کمرے میں کیوں نہیں رہ سکتی بھائی نے خود بولا تھا کہ وہ تمہارا کمرا ہے۔۔۔

اسکی بات پر ملائکہ نے اپنا سر تھاما تھا

اسنے ایسا اس لئے بولا تھا تا کہ اس کمرے میں کوئی نا جائے کیونکہ میں تو یہاں تھی نہیں تو بس اس نے میرا نام استعمال کیا۔۔۔

وہ کیسے اس کمرے میں کسی کو رہنے کی اجازت دے گا جہاں پہلی بار حیام رکی تھی ملائکہ کی بات پر حمزہ کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگی تھی۔۔

تو تم کہاں سوگئی۔۔۔؟

میں زارا کے روم میں چلی جاتی ہوں وہ تو ویسے ہی تمہارے روم میں ہو گئی نا۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے تم وہی چلی جاؤ پھر میں کل تمہارے لئے گیسٹ روم کھلوا دوں گا۔۔۔

حمزہ کے بولنے پر ملائکہ اثبات میں سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

طوبیٰ اور فیصل پہلے ہی اپنے کمرے کی طرف جا چکے تھے

حمزہ بھی چپ چاپ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا اسنے دروازہ کھولے اپنی بے قرار نظر سے بیڈ پر دیکھا تھا جہاں وہ دشمنِ جان اپنی تمام تر خوبصورتی اور دلربا حسن سمیت خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی اسے دیکھتے ہی حمزہ کو اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا آج بھی وہ اسکی جگہ پر ہی سو رہی تھی حمزہ مسکراتا ہوا واشروم کی طرف بڑھ گیا تھا فریش ہو کے باہر آتے بیڈ پر لیٹا تھا آج بھی وہ ڈوپٹے بغیر سو رہی تھی حمزہ کو اپنا دل اسکی کشش میں کھینچتا محسوس ہوا تھا لاکھ ضبط کے باوجود وہ آگے بڑھتا زارا کی بے داغ پیشانی کو چوم گیا تھا مگر شاید اسکی طلب کچھ زیادہ کی تھی اسنے جا بجا اسکے چہرے پر اپنا لمس بکھیرا تھا زارا جانی پہچانی خوشبو اپنے ارگرد محسوس کرتی آنکھیں کھول گئی تھی اپنے سامنے حمزہ کو دیکھتے جیسے اسکی جان میں جان آئی تھی وہ ایک پل بھی ضائع کیے بنا اس سے لپٹ گئی تھی حمزہ کو وہ خود سے بھی زیادہ بے چین لگ رہی تھی

زارا کو اپنی جلد بازی کا احساس تب ہوا تھا جب اسنے حمزہ کا لمس اپنی گردن اور کان پر محسوس کیا تھا اسکی جان لبوں کو آئی تھی زارا مزاحمت کرتی خود کو مزید اس میں الجھا گئی تھی دونوں کی سانسیں الجھنیں لگی تھی

ح۔۔ حمزہ۔۔۔ زارا نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری تھی

اسکی غیر ہوتی حالت دیکھ حمزہ نے اسے آزاد کیا تھا زارا رخ موڑتی اپنی اکھڑی سانسوں کو بحال کرتی اس سے پہلے ہی حمزہ نے اسکی پیٹھ کو اپنے سینے سے لگایا تھا

مجھے مس کیا؟ حمزہ نے اسکی کان کی لو کو چومتے سرگوشی کی تھی

اسنے بھاری ہوتی سانسوں کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا تھا

مجھ سے بھی زیادہ ؟ اسکے اگلے سوال پر زارا کے ہونٹوں پر دلکش سی مسکراہٹ آئی تھی

وہ بغیر انجام سوچے سر اثبات میں ہلا گئی تھی

حمزہ نے اسکا چہرا اپنی طرف کیا تھا تو میرا حق بنتا ہے تمہاری ان تمام بے قراریوں کو ختم کر دوں حمزہ اسکے ہونٹوں پر چھکا تھا زارا کوئی مزاحمت کرتی حمزہ اسے تکیے پر گرا گیا تھا اپنے اتنے دن کی بے قراریوں کو اپنے لبوں کی گرمی سے اسکے اندر منتقل کر رہا تھا

اسکی پکڑ میں اتنی شدت تھی زارا کو لگا تھا اسکا سانس رک جائے گا وہ مزاحمت کرتی اسکو دور دھکیلنے لگی تھی حمزہ اس پر ترس کھاتا پیچھے ہو گیا زارا اسکے سینے میں منہ چھپائے گہرے سانس لے رہی تھی زارا کو آج اسکے تیور بدلے بدلے لگ رہے تھے

مجھ سے یہ دوری اب اور برداشت نہیں ہوتی وہ اسکے کانوں میں سرگوشی کرتا پیٹھ سہلانے لگا تھا

حمزہ کی بات پر اسکی پکڑ میں مزید مضبوطی آئی تھی

اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی

ڈر لگ رہا ہے؟

حمزہ نے اسکا چہرا اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔۔

اسکی نظریں ہنوز اپنے گود میں رکھے ہاتھوں پر ٹکی تھی۔۔۔

مم۔۔میں ابھی تیار نہیں ہوں حمزہ۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے۔۔۔کچھ۔۔۔وقت۔۔چاہئیے

اسکے بالوں میں رینگتے ہاتھ رکے تھے زارا کو لگا تھا وہ ناراض ہو گیا ہے اسنے پلکیں اٹھائے اسکی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھنے میں محو تھا۔۔۔

میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں میری جان۔۔۔ مگر اتنا تڑپانا جتنا تمہارا یہ دیوانا برداشت کر سکے حمزہ ہونٹوں پر دلفریب سی مسکان سجائے اسکی سانسیں بڑھا گیا تھا۔۔۔

وہ کچھ بھی بولے بغیر دوبارہ سے اسکے سینے پر سر رکھ گئی تھی حمزہ بھی سکون محسوس کرتا اسے خود میں سمیٹتے سو گیا تھا

معمول کے مطابق آج بھی وہ صبح صبح ہی اٹھ گئی تھی بال سمیٹتے طریقے سے سر پر دوپٹہ اوڑھے وہ اپنے کمرے سے نکلتی کچن کی طرف جارہی تھیں جب ان کی نظر لاؤنج میں پڑے بیگز پر پڑی تھی۔۔۔

خالد چاچا۔۔۔ انہوں نے حویلی کے ملازم کو آواز دی تھی۔۔۔

جی بی بی جی۔۔۔ وہ ادب سے سر جھکائے انکے سامنے آ کھڑا ہوئے تھے۔۔۔

یہ بیگز کس کے ہیں چاچا۔۔۔ انہوں نے بیگز کی طرف اشارہ کیا تھا

یہ بیگز بی بی جی۔۔۔

ہمارے ہیں....

طوبیٰ کی آواز پر وہ یکدم پلٹی تھیں اپنے سامنے طوبیٰ اور فیصل کو کھڑے دیکھ وہ سرپرائز ہوئی تھی مگر پھر اگلے لمحے ہی طوبیٰ انکے گلے لگتی اس شوک سے باہر نکال گئی تھی۔۔۔

آپ دونوں کب آئے طوبیٰ کو اپنے سینے میں بھینچے وہ خوشی سے بولی تھی

ہم کل رات کو ہی آگئے تھے چھوٹی ماما فیصل انکا ماتھا چومتا مسکرایا تھا۔۔۔

آپ نے ہمیں کیوں نہیں اٹھایا؟ وہ ان دونوں کے پاس بیٹھتی بولی تھی رات بہت ہو گئی تھی ماما اس لئے نہیں اٹھایا۔۔۔ماما میں نے آپ کو بہت مس کیا وہ معصومیت سے بولتی انکو پھر سے گلے لگا گئی تھی ماما نے بھی اپنی گڑیا کو بہت مس کیا سمیرا بیگم نے اسکا ماتھا چوما تھا۔۔۔

حمزہ اور اریان وہ کہاں ہیں؟

ماما بھائی اپنے روم میں ہیں اور اریان بھائی نہیں آئے وہ کہ رہے تھے کہ بعد میں آئیں گئیں طوبیٰ ترکی بہ ترکی بولتی چوکلیٹ کھانے لگی تھی۔۔۔

یہ سب کیا ہے بچے ؟ناشتہ کریں پھر کھایئے گا ماما میرا دل کر رہا ہے اور بھوک بھی لگی ہے۔۔۔

ماما کی جان یہ نہیں کھاؤ میں ناشتہ بناتی ہوں وہ کھایئے گا سمیرا بیگم اسکا گال سہلاتی کچن کی طرف چلی گئی تھیں

میں بابا سے مل کے آتی ہوں چلو میں بھی آرہا ہوں فیصل موبائل چیک کرتا اسکے پیچھے ہو لیا تھا

دو گھنٹے گزر چکے تھے اسے دیکھتے ہوئے مگر اسکی آنکھیں تھی جو تھکی نہیں تھی وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھے جارہی تھی جیسے اگر پلک جھپکا دی تو وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے گا۔۔۔اپنی انگلیوں کے

پوروں سے اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چھوتی محسوس کر رہی تھی ۔۔۔جب انگلی اسکے ہونٹوں کے مقام پر پہنچی تو زارا کا دل زور سے ڈھڑ کا تھا وہ ذرا سی محبت میں موم کی طرح پگھل جانے والی لڑکی اسکی انیند کا بھرپور فایدہ اٹھا رہی تھی ۔۔۔حمزہ جو اسکی ہر حرکت کو آنکھیں بند کیے باخوبی نوٹ کر رہا تھا اسکے ہونٹوں کو چھوتی اسکی نرم ملائم سی انگلی کے لمس پر اسکے موچھوں تلے عنابی لب مسکرائے تھے

زارا اسے مسکراتے دیکھ گنگ رہ گئی تھی

وہ فوراً سے اپنا ہاتھ پیچھے کرتی حمزہ ہاتھ تھامے اسکے اوپر آیا تھا آااپ۔۔۔جج۔۔جاگ۔۔رہے

کتنی بار کہا ہے جاناں ایسی حرکتیں مت کیا کرو۔۔۔پہلے خود بہکا دیتی ہو اور پھر پاس بھی نہیں آنے دیتی حمزہ اسکی گردن میں منہ چھپائے سرگوشیاں کر رہا تھا

زارا اپنے آپکو کوستی سختی سے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔

ح۔۔ حمزہ۔۔ جان۔۔۔ے۔۔ دیں زارا بامشکل اپنی الجھی ڈھرکنوں کے بیچ بولی تھی

ابھی نہیں جاناں...! ابھی تھوڑی سی سزا تو بھگت لو بہکانے کی۔۔۔ حمزہ گھمبیرتا سے کہتا اسکی شہ رگ پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔ زارا اپنی گردن پر اسکی گرم سانسیں اور جنونیت بھرے لمس برداشت کرتی نڈھال ہوئی تھی اسکی اکھڑتی سانسیں اپنے کان کے قریب محسوس کرتے حمزہ نے اسے آزادی بخشی تھی۔۔۔

ابھی کے لئے چھوڑ رہا ہوں جاناں مگر اگلی بار کی کوئی گرینٹی نہیں ہے اس لئے اپنے اس ننھے سے دل کو مضبوط کر لو کیونکہ اگلی بار میں ترس نہیں کھاؤں گا۔۔۔

حمزہ اسکے دل کے مقام پر لب رکھتا وہاں سے اٹھتا واشروم میں بند ہو تھا۔۔

اسکے جاتے ہی زارا اپنا سرخ چہرا ہاتھوں میں تھامے لمبی لمبی سانسیں بھرتی خود کو کمپوز کرنے لگی تھی۔۔۔ شیشے کے سامنے اپنے عکس کو دیکھتے زارا کسی اور ہی دنیا میں پہنچی ہوئی تھی اسکے دماغ میں ابھی تک حمزہ کی کہی باتیں گھوم رہی تھیں۔۔۔ اب میں اس سے دور رہوں گئی... ڈرتے ہوئے خود سے عہد

کرتی زارا کی نظر آئینے میں اپنی گردن پر گئی تھی جہاں اسکی جنونی محبت کے نشان واضح تھے اس نشان پر ہاتھ رکھے اسکا دل زور سے ڈھرکا تھا۔۔۔

وہ سب اس وقت ڈائننگ ہال میں موجود تھے آسیہ بیگم سمیرا بیگم اور عون صاحب تو ان سب کے سرپرائز پر انتہائی خوش تھے ملائکہ کی آمد نے انکی خوشی ڈبل کردی تھی۔۔۔وہ بھی خوش تھی ان سب کے درمیان اسے ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کسی پرائے کے گھر میں ہے سمیرا بیگم اور عون صاحب کی محبت اور شفقت نے اسے اپنے ماں باپ کی یاد دلادی تھی باپ کے ساتھ اسکے اچھے تعلقات نہیں تھے وہ تو اسے بیٹی ہی نہیں مانتے تھے مگر اسکی ماں تو اس دنیا میں سب سے زیادہ اس سے محبت کرتی تھی اور ابھی بھی وہ سمیرا بیگم کی طرف دیکھتی انہیں ہی سوچ رہی تھی

سمیرا بیگم نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا

جس پر ملائکہ بھی مسکراتی آنکھیں جھکا گئی تھی اسے اپنی آنکھیوں میں نمی محسوس ہوئی تھی۔۔۔پلکیں جھکائے آنسو کو وہ آنکھوں میں ہی قید کرنے کی کوشش میں تھی جب کسی کا ہاتھ اپنے کندھے پر محسوس کرتی اوپر کی جانب دیکھنے لگی تھی وہاں زارا چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ

سیڑھیوں سے اترتی ہی اسکی نظر اپنی ماما پر دیکھ چکی تھی اور پھر ان آنکھوں میں آنسو بھی وہ باخوبی نوٹ کر چکی تھی۔۔۔انسو بہنے کے لئے ہوتے ہیں انکو آنکھوں میں سنبھالنے سے بہتر ہے بہا دیا جائے زارا اسکے گلے لگتی رازدانہ انداز میں بولی تھی ملائکہ حیران سی نظر جھکا گئی تھی سب حمزہ سے ملنے میں مصروف تھے جب طوبیٰ بھاگتی ہوئی اسکے گلے سے لگی تھی

آپی میں نے آپ کو بہت مس کیا؟زارا اسکی بات پر مسکرائی تھی

آج تو ملک حویلی میں سب کو شوک پر شوک لگ رہے تھے پہلے ان چاروں کی آمد اور پھر اریان ملک کو نک سک کا تیار ہوئے سیڑھیوں سے اترتے دیکھ سب چونکے تھے۔۔۔

آپ کب آئے بھائی؟

وہ تینوں ہی بیک وقت بولے تھے

زارا اور ملائکہ ہنسی تھی۔۔۔

سمیرا بیگم تو اپنے شہزادے کو دیکھ کر ہی صدقے واری جا رہی تھیں وہ سب سے ملتا ان کی طرف آیا تھا

انہوں نے اریان کے چہرے پر الگ ہی خوشی اور سکون اترا دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں دیکھتی مسکرائی تھیں ہمیشہ ایسے ہی خوش رہیں۔۔۔

ابھی تو میں نے آپ کو کچھ بتایا ہی نہیں اور آپ نے پہلے ہی دعا دے دی وہ منہ بناتا بچے کی طرح بولا تھا

وہاں موجود سب ان لگائے ان کی باتیں سننے کی کوشش کر رہے تھے جس کی بڑی وجہ اریان ملک کا الگ روپ تھا وہ پہلے کی نسبت ترو تازہ اور خوش نظر آ رہا تھا۔۔۔

وہ بھی سن لوں گی ابھی آپ بیٹھے اور ناشتہ کریں۔۔۔

بھائی آپ آئے کب آپ نے تو کہا تھا ایک دن بعد آئیں گئیں

ہاں ارادہ تو یہی تھا میر احمزہ پر کام جلدی ختم ہو گیا تو آ گیا رات تین بجے پہنچا تھا اریان پر سکون سے لہجے میں بولتا سمیرا بیگم کے ہاتھ گرم کافی کا کپ تھام گیا تھا۔۔ اور ایسے ہی ہلکے پھلکے مزاق میں ان سب نے ناشتہ ختم کیا تھا

وہ اسوقت سمیرا بیگم کے ساتھ اپنے کمرے میں موجود تھا وہ جو اسکا موڈ فریش دیکھ کر پیکٹ ساتھ ہی اٹھا لائی تھیں اگر جان جاتیں کی اریان انہیں کیا بتانے والا ہے تو خوشی سے ساتویں آسمان میں پہنچ جاتی

آپ فری ہیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے ؟ وہ اریان کے کمرے کے دروازے میں ہی رکی بولی تھی

آپ کے لیے اریان ملک ہر وقت فری ہے آپ بتائیں کیا بات کرنی ہے اریان اپنا لیپ ٹاپ بند کرتے سائیڈ پر رکھتے بولا تھا۔۔

وہ بیٹا سمیرا بیگم کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ بات کیسے شروع کریں۔۔۔

اس پیکٹ میں کیا ہے اریان تشویش سے بولتا پیکٹ کھولنے لگا تھا اسکے چہرے پر پھیلی خوشی تھمی تھی اس میں لڑکیوں کی پکس تھیں

میں چاہتی ہوں آپ ان میں سے کوئی لڑکی پسند کر لیں اور شادی کر لیں۔۔۔

انہوں نے اپنی بات ختم کرتے اریان کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔

مگر ماما ان میں تو اسکی پک ہے ہی نہیں۔۔۔۔اریان ساری تصویریں الٹ پلٹ کرتا دیکھ ڈھونڈتے ہوئے بولا تھا۔۔

کس کی تصویر بیٹا؟ وہ نا سمجھی سے بولی تھی۔۔۔

ارے آپ کی بہو کی۔۔۔اریان کی بات پر وہ چونکی تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے آپ کا اریان اس میں بھلا اسکی کیسے تصویر۔۔۔

کیوں نہیں ماما۔۔۔جب اتنی لڑکیوں کی تصویر آپ لا کر میرے سامنے رکھ سکتی ہیں تو اسکی کیوں نہیں ۔۔۔

وہ انہیں کنفیوز کر رہا تھا۔۔۔

انکی الجھن کو سمجھتے اریان نے پاکٹ سے تصویر نکالی تھی اور سمیرا بیگم کے سامنے رکھی تھی۔۔۔

ماشااللہ بے ساختہ ان کے ہونٹوں سے ادا ہوا تھا

مگر یہ ہے کون بیٹا؟وہ ابھی بھی نہیں سمجھی تھی۔۔۔

آپ کی بہو ہے اور کون؟وہ کندھے اچکا تا نارمل انداز میں بولا تھا۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے بیٹا مگر یہ آپ کو ملی کہاں اور نام کیا ہے اسکا۔۔۔؟ حیام ظہیر درانی۔۔۔ وہ تو جیسے اپنی جگہ پتھر کی ہو گئی تھیں۔۔۔ اریان آپ سچ کہہ رہیں یہ وہی لڑکی ہے حیام ہے جس سے آپ کو مگر بیٹا آپ کا بدلہ وہ سب کچھ انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بول رہی ہیں۔۔۔

اریان ان کی الجھن کو سلجھاتا۔۔۔ اس سے پہلے اٹھتا دروازے کی طرف گیا تھا۔۔۔

ٹھاہ کی آواز سے دروازہ کھلا تھا حمزہ اور فیصل زمین پر پڑے تھے زارا طوبیٰ اور ملائکہ انکے پیچھے کھڑی دانت نکال رہی تھیں۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ اریان نے آنکھوں میں غصہ لیے استفار کیا تھا۔۔۔ بھائی ہمارا بھی حق ہے اپنی بھابھی کو دیکھنے کا فیصل حمزہ کو آگے کرتا بولا تھا باقی سب بھی بیک وقت اسکے پیچھے بات کو دوہرا رہے تھے سمیرا بیگم نے نفی میں سر ہلایا تھا اریان کچھ بولتا فیصل زارا اور باقی سب نے سمیرا بیگم کے ہاتھ تصویر لپکی تھی مگر سب ہی اپنی جگہ ششدر کھڑے رہ گئے تھے اریان اور سمیرا بیگم انکے تاثرات بہت لطف دے رہے تھے تو اسکا مطلب حیام بھابھی ہی ہماری بھابھی ہیں فیصل نے سب کی طرف دیکھتے سرگوشی کی تھی اور اگلے ہی لمحے کمرے کی خاموش فضا میں شور برپا ہو گیا تھا وہ سب ایک

دوسرے سے گلے ملتے مبارکباد دے رہے تھے خوش تو وہ اریان کے لئے تھے مگر مبارکباد ایسے ایک دوسرے کو دے رہے تھے جیسے بات ان سب کی پکی ہوئی ہو۔۔۔ اریان اور سمیرا بیگم ان سب کی حرکتیں دیکھتے مسکرائے تھے۔۔۔ ہو گیا اریان نے فیصل کے ہاتھ سے تصویر جھپٹی تھی

دیکھ لی تصویر اب نکلو یہاں سے۔۔۔ اور اگر اب ایسی کوئی حرکت ہوئی تو مت بھولنا میں ابھی وہی اریان ملک ہوں۔۔۔

ہاں سڑیل اریان ملک.... فیصل کی زبان پھسلی تھی مگر اریان کی گھوری پر وہ دم دبا کے بھاگا تھا باقی سب بھی اپنی خیر مناتے بھاگے تھے کمرے کے دروازے کو بند کرتا وہ واپس سمیرا بیگم کی طرف آیا تھا ماما اب جو میں آپ کو بتانے والا ہوں اسے سن کر شاید آپ کو دھکا لگے گا مگر یہی سچ ہے۔۔۔

ایسا کیا بتانے والے ہیں آپ؟ وہ تعجب سے بولی تھیں۔۔۔

دادی۔۔۔ دادی۔۔۔ طوبیٰ اور زارا چہکتے ہوئے لان میں پہنچی تھیں جہاں آسیہ بیگم اور عون صاحب دوپہر کی چائے پی رہے تھے۔۔۔ ملازم ان دونوں کو آندھی کی طرح آتے دیکھ حیران تھے۔۔۔

ارے ارے کیا ہو گیا ہے؟ کیوں ساری حویلی سر پر اٹھا رکھی ہے تم دونوں نے۔۔۔ دادی آپ یقین نہیں کریں گئیں۔۔۔

کچھ بتاؤ تو سہی بیٹا۔۔۔ عون صاحب کو اب تجسس ہوا تھا۔۔۔

بھائی شادی کر رہے ہیں بابا۔۔۔ طوبیٰ تو خوشی سے چلا ہی اٹھی تھی

حمزہ فیصل زارا اور ملائکہ بھی مسکرائے تھے عون صاحب اور آسیہ بیگم کو بھی تعجب ہوا تھا

کیا یہ سچ ہے؟ دادی نے حمزہ کی طرف دیکھا تھا اس نے اثبات میں سر ہلا کر انکی بات کی تصدیق کی تھی

۔۔۔۔

ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھی خبر دی ہے اریان نے۔۔۔

ہے کہاں بلاؤ تو اسے۔۔۔

میں یہاں ہوں دادی۔۔۔ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ چہرے پر قاتلانہ مسکراہٹ سجائے ان سب کے بیچ آیا تھا

میں نے سنا تم شادی کر رہے ہو برخودار۔۔۔ اریان دادی کے ماتھے کا بوسہ لیتا انکی طرف مڑا تھا۔۔۔

جی کچھ ایسا ہی سمجھ لیں۔۔۔ اریان کی بات پر وہ سب پھر سے شور مچانے لگے تھے جیسے کوئی جنگ فتح کر لی ہو۔۔۔

بھائی ہم رشتہ کب لے کے جائیں گئیں۔۔۔ سمیرا بیگم طوبیٰ کی جلد بازی دیکھ کے مسکرائی تھی۔۔۔

پہلے مجھے یہ تو بتاؤ لڑکی کون ہے؟ کس خاندان کی ہے؟ کیا کرتی ہے؟ دادی وہ۔۔۔ ظہیر درانی کی بیٹی ہے۔۔۔ جواب عون صاحب کی طرف سے آیا تھا وہاں سب نے دادی کے ری ایکشن دیکھے تھے عون صاحب کو تو اریان نے سب سے پہلے ہی بتا دیا تھا مگر دادی ابھی تک انجان تھیں۔۔۔ ظہیر کی بیٹی۔۔۔ مگر وہ تو بیٹا۔۔۔ جی اماں پر وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔ دادی کے دماغ میں ایک دم اپنی کہی بات آئی تھی۔۔۔

تم نے اسکو ناحق سزا دی ہے۔۔۔

اریان اور دادی کی نظروں کا بیک وقت تصادم ہوا تھا۔۔۔

چھوڑیئے ان باتوں کو جو ہو گیا اسے گزرے وقت کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیں اور اپنے آج پر دھیان دیں۔۔۔ سمیرا بیگم اریان کی جھکتی نظریں دیکھ کر جلدی سے بولی تھیں...

کوئی میری بات بھی سن لے اب کی بار وہ ناراضگی سی بولی تھی۔۔۔ جی گڑیا بولیں اریان نے اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیا۔۔۔

بھائی ہم کب جائیں گئیں ان کے گھر۔۔۔ اریان نے نظر اٹھا کے دیکھا تھا سب ہی اسکے جواب کے منتظر کھڑے تھے۔۔۔

ابھی صحیح وقت نہیں ہے اریان کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا سب ہی اداس ہوئے تھے ہم بہت جلد جائیں گئیں بیٹا۔۔۔ فکر نہیں کرو آپ سمیرا بیگم طوبیٰ کا حوصلہ بڑھاتی بولی تھی

مگر مما مجھے انسے ابھی ملنا ہے وہ ضدی بچے کی طرح بولی تھی۔۔ گڑیا آپ کو نہیں پتہ وہ آپ کی یونی میں ہی پڑھتی ہیں آپ وہاں بھی تو ان سے مل سکتی ہیں حمزہ کی بات پر وہ پورا منہ کھولے حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی

آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا حمزہ بھائی۔۔۔

وہ قدرے تعجب سے بولتی ان سب کو ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔ آپ نے کبھی پوچھا ہی نہیں حمزہ بھی اس کے سٹائل میں بولتا مسکرایا تھا

طوبیٰ منہ پھولاتی ہوئی درانی صاحب کے پاس جا بیٹھی تھی۔۔۔ اچھا اب میری بیٹی کو کوئی کچھ نہیں کہے گا درانی صاحب نے ان سب کو ڈپٹا تھا زارا کو اپنی چھوٹی سی گڑیا پر بے ساختہ پیار آیا تھا آپ سب کا وہی بیٹھنے کا ارادہ ہے اندر آجائیں ٹھنڈ بڑھ رہی ہے۔۔۔ سمیرا بیگم کی آواز پر سب ہی مستی مذاق کرتے اندر کی طرف بڑھ گئے تھے

کیا سوچ رہے ہو؟

اریان نے چاند سے نظر ہٹائے اپنے ساتھ کھڑی ملائکہ کو دیکھا تھا۔۔۔ کبھی کبھی انسان پر وہ وقت بھی آتا ہے جب وہ خالی ذہن لیے سوچ رہا ہوتا ہے کہ کیا سوچے اور کیا نہیں۔۔۔ کس مسئلے پر غور کرے اور کس پر نہیں وہ سرد آہ بھرتے بولا تھا۔۔۔ جسم کو چٹخا دینے والی ٹھنڈ میں وہ دونوں ہی خالی ذہن لیے ہاتھ اس ٹھنڈی ریلنگ پر رکھے اپنی اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہے تھے۔۔۔

تم کیا سوچ رہی ہو؟

اریان کے سوال پر اسنے بے ساختہ اسے دیکھا تھا اسکی عادت نہیں تھی ایسے سوالات پوچھنے کی وہ تو ہمیشہ سے ہی خود تک محدود رہا تھا کبھی کسی کو خود تک رسائی حاصل کرنے کا حق نہیں دیا تھا ملائکہ کے لئے یہ معجزے جیسا تھا مگر پھر محبت اچھے اچھوں کو بدل کے رکھ دیتی ہے چاہے پھر وہ انا پرست سے لے کر خود پرست ہی کیوں نہ ہوں۔۔۔ سوچتے ہی اسنے سر جھٹکا تھا۔۔۔

وہ انا پرست ہی تو تھا اپنی دھن میں رہنے والا کسی سے کوئی مطلب کوئی غرض نہیں ہونا کسی کی زندگی میں گھسنے کی عادت نہیں تھی مگر کوئی سامنے سے ایسی حرکت کرتا تو اریان ملک اسکے لئے تباہی ثابت ہوتا۔۔۔

سوچ نہیں رہی دیکھ رہی ہوں اس آدھے ادھورے چاند کو اتنے سارے تاروں کے بیچ بھی کیسے اکیلا سالگ رہا ہے نا۔۔۔ حالانکہ ان سے زیادہ چمکدار اور خوبصورت ہے۔۔۔ بلکل ہماری زندگی کی طرح ہے ہمارے ارگرد بھی اتنے سارے لوگ ہیں مگر پھر بھی ہم اکیلے ہیں۔۔۔ ہجوم میں بھی خود کو اکیلا محسوس کرنا جیسا ہوتا

اریان نے بغور اسکا چہرا دیکھا تھا۔۔۔

اور اس کی وجہ پتہ ہے کیا ہے ؟

اس کی بات پر اریان نے ناچاہتے ہوئے بھی نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔چاند پر داغ ہے۔۔۔اسنے طائرانہ نظر ڈالے اپنی نظر واپس سے ریلنگ پر ٹکالی تھی۔۔۔ایسے ہی ہم میں بھی کئی ساری خامیاں ہوتی ہیں بلکل اس داغ کی طرح۔۔۔ہمارے کردار پر بھی کچھ داغ ہوتے ہیں۔۔۔کچھ ماضی کے۔۔۔کچھ اللہ کی طرف سے آزمائش جیسے۔۔۔کچھ لوگوں کے لگائے۔۔۔اور کچھ ہمارے خود کے ہاتھ ہماری خود کی زبان ہم پر ہماری زات پر داغ لگا دیتی ہے اور ایسے داغ کبھی نہیں دھلتے پھر ہم ساری زندگی ان داغوں کے ساتھ ہی ہجوم میں بھی تنہا زندگی گزارنے لگتے ہیں۔۔۔وہ داغ اتنے نمایاں ہوتے ہیں کہ کوئی نا تو خود ہمارے قریب آنا چاہتا اور ہی ہمیں خود کے قریب رکھتا۔۔۔اور...

اسنے گہری سانس لئے اسے ہوا کے سپرد کیا تھا۔۔۔

اور یہ سب بہت اتنا تکلیف دہ ہوتا ہے وہ خاموش ہوئی تھی کیونکہ وہ اس تکلیف کو لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر تھی مگر وقت کے ساتھ ساتھ سب سہنے کی عادت ہو ہی جاتی ہے اور پھر تنہائی اتنی

بُری اور وحشت زدہ بھی نہیں لگتی جتنی ہم نے سوچی ہوتی ہے۔۔۔ وہ اپنی بات مکمل کرتے سر جھکا گئی تھی مگر اریان نے اسکی آنکھوں میں چمکتے موتی دیکھے تھے۔۔۔

کافی پیو گئے۔۔۔ ملائکہ کی بات پر اریان نے ہلکا سا سر کو خم دیا تھا۔۔۔

ملائکہ بالکنی میں سے ہٹتی کچن کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔ سب رات کا کھانا کھا کے سو چکے تھے وہ دونوں ہی تھے جو اس غضب کی ٹھنڈ میں کھڑے اپنے سینے میں لگی عشق کی آگ کو بجھانے کی سعی کر رہے تھے۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔

ملائکہ نے کپ اسکے سامنے کیا تھا۔۔۔

اریان شکریہ کرتا تھام گیا تھا۔۔۔

کبھی کبھی اپنی ہار کو تسلیم کر کے آگے بڑھنا پڑتا ملائکہ۔۔۔

اریان کی بات پر اس کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔

آئی نو یہ مشکل ترین سیڑھی ہوتی ہے مگر خود کو کسی کی تلخ باتوں کا اذیت بھری یادوں اور ٹوٹے خوابوں کا پابند بھی تو نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ زندگی تو چلتے رہنے کا نام ہے۔۔۔ مایوس ہونے سے کچھ نہیں ملتا ملائکہ صدیقی۔۔ اریان کے جملے نے اسے گردن موڑ کے دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

یہ دنیا کا دستور ہے جس چیز کی چاہ کرو گئے وہی تم سے دوری اختیار کر لے گئی بھلے وہ کوئی انسان ہی کیوں نا ہو۔۔ بس تم خواہش کر کے دیکھو اس انسان یا چیز کی... اس چاہ نے تمہیں ذلیل کر کے نا رکھ دیا اپنے پیروں میں رول کے نا رکھ دے تو کہنا۔۔۔ ضرض کرو عشق کو۔۔۔ یہ اونچے مرتبے شان وشوکت محلوں میں رہنے والے شہزادوں کو بھی جوتے کی نوک پر لے آتا ہے پیروں میں روند کے رکھ دیتا۔۔۔ یہ عشق بہت ظالم شے ہے یہ کسی پر ترس نہیں کھاتا مگر ہم ازل کی بیو قوف مخلوق ایک وار میں چاروں خانے چت۔۔۔

اسکے ہونٹوں پر تمسخر پھیلا تھا۔۔۔

اگر کسی کی چاہ رکھتے ہو تو اس عشق کی طرح ظالم بن جاؤ خود پر دوسروں پر ترس کھانا چھوڑ و اور جو پسند ہے اسے حاصل کرو۔۔۔ پھر بھی لاحاصل رہے تو اسے چھین لو۔۔۔

مگر میرا یہ ماننا غلط تھا۔۔۔ میں نے آج تک ہر وہ چیز حاصل کی ہے جس کی مجھے چاہ تھی محنت کر کے یا زبردستی کر کے۔۔۔ مگر جب معاملہ کسی شے سے انسان تک جا پہنچا تو مجھے سمجھ آیا زبردستی حاصل تو سب کچھ کیا جا سکتا ہے مگر زبردستی کسی کو اپنا نہیں بنایا جا سکتا۔۔۔ ہم زبردستی کسی کے دل میں خود کے لیے محبت نہیں ڈال سکتے۔۔۔ نا زبردستی کسی کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں یہ سب تو ہمارا امتحان ہوتا ہے اور اس امتحان میں پاس ہونا ہر کسی کی بس کی بات نہیں ہے کیونکہ ہر کوئی صبر نہیں کر پاتا۔۔۔ صبر ایک مشکل ترین عمل ہے چاہے پھر وہ کسی کی جدائی کا ہو۔۔۔ کسی کی بے وفائی کا یا کسی کی بے پناہ نفرت پر ہو۔۔۔ صبر ہر صورت مشکل ہے اس میں اپنی خواہشوں اپنے دل کو مارنا پڑتا اس رب کے آگے ہاتھ پھیلانے پڑتے ہیں اس سے مانگنا پڑتا کیونکہ وہی دے سکتا اور وہی دے گا اسکے علاوہ کوئی ایسا نہیں ہے

ملائکہ یک ٹک اسے دیکھے جارہی تھی۔۔۔وہ حیران تھی اریان ملک کے کامل یقین پر اسکی باتوں پر وہ اسے سیدھا راہ دکھا رہا تھا اسے اللہ کی طرف راغب کر رہا تھا اسے اندھیروں سے روشنیوں کا شہر دیکھا رہا تھا۔۔۔کافی اچھی بنائی ہے وہ ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا

اسکی دلخراش چیخوں سے پورا بنگلہ ہل گیا تھا مگر سامنے بیٹھے شخص کو پھر بھی رحم نہیں آیا تھا اسکے ہاتھوں کی کٹی وہ آٹھ انگلیاں خون سے لت پت زمین پر پڑی تھی وہ نوجوان مرد تڑپ رہا تھا چیخ رہا تھا اسکے ہاتھوں سے خون کے فوارے بہہ رہے تھے مگر اس گناہوں کے بادشاہ ہر تو جیسے جنون سوار تھا۔۔۔ جب میں نے کہا تھا کہ اس مال پر ذراسی بھی آنچ نہیں آنی چاہیئے تو پھر یہ کیسے ہوا داروپی کے سونے کے پیسے دیتا ہوں میں تم سب کو میرا لاکھوں کا نقصان کر دیا تم لوگوں نے وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے اسکے خون سے سنے ہاتھ پکڑے غرا رہا تھا سامنے بیٹھا وہ آدھ مویا شخص تو کچھ بولنے لائق بھی نہیں بچا تھا وہ اسکی ایک اور انگلی کاٹتا اسکا لیفٹ ہینڈ ادب سے اسکے سامنے آیا تھا۔۔۔

کیا پتہ چلا؟ کس نے کیا میرا لاکھوں کا نقصان۔۔۔وہ سرخ آنکھیں لئے دھاڑا تھا۔۔۔

بوس وہ اسنے تھوک نگلا تھا۔۔۔

بھونکو بھی کس کی اتنی جرات ہوئی کہ وہ اجمل پاشا سے ٹکر لینے چلا ہے

اریان ملک۔۔۔وہ ایک ہی سانس میں نام بولتا پیچھے ہٹا تھا

وہ آج کا آفیسر اسکی یہ مجال میرے آدمیوں کو جلا ڈالا میرا لاکھوں کا سامان برباد کیا مجھے وہ بندہ چاہئیے اور زندہ چاہئیے اسکی تو میں وہ حالت کروں گا کہ آئندہ کوئی اجمل پاشا سے ٹکر لینے سے پہلے ایک بار مرے گا پھر زندہ ہو گا اور پھر ٹکر لینے کی سوچے گا۔۔۔

بھائی اس آفیسر کو قابو کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔

وہ آنکھوں میں بے یقینی لیے اسکی سمت مڑا تھا

چھوٹے تو یہاں اس گارڈ کو لات مارتے وہ ڈورتا ہوا اپنے چھوٹے بھائی تک پہنچا تھا۔۔۔

کیسا ہے تو؟ دیکھ تو نے کہا تھا اور میں ملنے آ گیا تجھ سے اجمل اپنی باہیں پھیلائے محبت سے بولتے اسے اپنے گلے سے لگا گیا تھا۔۔۔

میں تو بلکل ٹھیک ہوں بھائی مگر جس کی آپ بات کر رہے ہیں وہ بہت خطرناک ہے وہ سیدھے مدعے پر آیا تھا۔۔۔

تم اسے جانتے ہو؟ اجمل کے سوال پر وہ ہنسا تھا۔۔۔

بھائی مجھ سے زیادہ اسے کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔ یہ پوچھیں میں کیا نہیں جانتا اسکے بارے میں۔۔۔ سو لوگوں سے اکیلے لڑنے کی طاقت رکھتا ہے وہ بندہ بغیر ہتھیار کے وہ جنگ جیت سکتا ہے اسکی بارعب شخصیت اور اونچا مرتبہ اسکی شان کو مزید بڑھا دیتے ہیں وہ چیل کی نظر رکھنے والا اسکی شیر جیسی دھاڑ اور انتہائی چالاک انسان ہے"...

وہ ایک جادوگر ہے جس کی سحر انگیز پرسنیلٹی کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا دے اسکی بس ایک نظر انسان کے اندر تک خوف بھر دیتی ہے۔۔۔ان دونوں سمیت گارڈز نے بھی مڑ کر اس خوبصورت سی دوشیزہ کو دیکھا تھا جو ایک ایک کر کے اریان ملک کی خوبیاں بتا رہی تھیں۔۔۔

میری سنڈریلا بھی آئی ہے۔۔۔

کیسے ہیں چاچو۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔۔اجمل اس لڑکی کا ماتھا چومتا مسکرایا تھا۔۔۔

یہ کیا تم دونوں باپ بیٹی میرے اس دشمن کی تعریفیں کرنے یہاں آئے ہو۔۔۔

نہیں چاچو بس آگاہ کر رہے ہیں کہ جس پر ہاتھ ڈال رہے ہیں آپ وہ کوئی عام بندہ نہیں ہے۔۔۔

مگر ہر انسان کی کوئی نا کوئی کمزوری ضرور ہوتی ہے سنڈریلا وہ اسے پیار سے سنڈریلا کہتا تھا۔۔۔

بلکل میں نے ایسا کب کہا کہ اسکی کوئی کمزوری نہیں ہے وہ شیطانی ہنسی ہنسی تھی

تو جلدی بتاؤ کیا کمزوری ہے اسکی...؟

اسکی فیملی اسکی سب سے بڑی کمزوری ہے وہ وائن کا گلاس تھامتی ایک ادا سے بولتی صوفے پر بیٹھی تھی دیکھنے والوں کے تو دلوں پر وہ وار پر وار کیے جا رہی تھی۔۔۔

تو بس سمجھو اریان ملک تو گیا اجمل پاشا چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لائے ہنسا تھا

آج تین ہفتے گزر گئے تھے حیام نے دوبارہ سے یونیورسٹی جانا شروع کر دیا تھا سب معمول پر آ گیا تھا بس کچھ رکا تھا۔۔۔ تو وہ تھی ان دونوں کی زندگی۔۔۔ وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ ٹھہرے تھے۔۔۔

ایک آگے نہیں بڑھ پا رہا تھا اور دوسرا آگے بڑھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ حیام درانی اپنے ماضی میں ہی کہی اٹکی تھی اور اریان ملک وہ آگے بڑھنا تو چاہتا تھا مگر صرف حیام کے ساتھ۔۔۔ غیر ارادی طور پر وہ دونوں ہی کسی معجزے کے انتظار میں تھے جو اسے اسکا ماضی بھلا دیتے اور اریان ملک کے لیے حیام کو صرف اسکا بنا دیتے۔۔۔ وہ راتوں کو جاگتی تھی نیند تو جیسے اس سے روٹھ گئی تھی اپنا ماضی یاد کر کے سسکتی رہتی تھی اسے اپنا ماضی نہیں بھولتا تھا شاید وہ بھلانا ہی نہیں چاہتی تھی

حیام زندگی کے اس موڑ پر تھی جہاں اسے لگتا تھا وہ آگے قدم بڑھائے گئی تو سب ختم ہو جائے گا اسکا ماضی اسے جینے نہیں دے گا یا شاہد وہ لوگوں کے طعنوں سے ڈرتی تھی ان لفظوں کے تیروں سے بچتی تھی جو اسے اور اسکے دل کو چھلنی چھلنی کر دیتے اس بدکردار لفظ سے ڈرتی تھی اور ڈرتی بھی کیوں نا اب وہ پہلے جیسی تو نہیں رہی تھی وہ تو اب وہ لڑکی بن چکی تھی جو کئی راتیں باہر گزار کر آئی تھی جس کا شرمناک ایم ایس اپلوڈ کر دیا گیا تھا۔۔۔ اسکی تو سگی تائی نے اسکا یقین نہیں کیا تھا یہ تو پھر دنیا تھی انجان لوگ تھے یہ سب تو اسے جیتے جی مار دیتے۔۔۔ اج وہ خود کو ایسے پہاڑ پر کھڑا محسوس کرتی تھی

جہاں سے اسے لگتا تھا وہ گری تو اسکے وجود کے ٹکرے ٹکرے ہو جائیں گئیں۔۔۔وہ بچ نہیں پائے گئی اور اگر بچ گئی تو یہ لوگ اسے مار ڈالے گئیں۔۔۔

موبائل بجا تھا اور اسکی سوچوں کا تسلسل بھی ساتھ ہی ٹوٹا تھا حیام نے جائے نماز طے کر کے اٹھتی بیڈ پر پڑے موبائل کی طرف دیکھا تھا اسکی سوچ کے عین مطابق اریان ملک کی ہی کال تھی وہ بغیر کوئی رسپانس دیئے موبائل واپس سے بیڈ پر رکھ گئی تھی

تقریبا آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا اسے حیام کو کال کرتے ہوئے وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی ایک ضروری میٹنگ سے فارغ ہوا تھا اتنے دن اسنے حیام سے بات نہیں کی تھی کچھ مصروفیات تھی اور کچھ وہ اسے وقت دینا چاہتا تھا تا کہ حیام اسکے نکاح والی بات پر سوچے مگر اب بے قراری تھی جو بڑھتی جا رہی تھی اسکے لاکھ دل کو سمجھانے پر اسے کال کر دی تھی مگر وہ تھی جو کال ٹینڈ ہی نہیں کر رہی تھی دماغ میں کچھ آتے ہی اریان نے واپس سے موبائل تھاما تھا

وہ تقریباً دس کالز کر چکا تھا۔۔۔اگر وہ ضدی تھی تو وہ بھی اریان ملک تھا ڈھیٹوں کا سردار۔۔۔

کتناڈھیٹ انسان ہے یہ۔۔۔ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب میسج کی ٹون بجی تھی حیام نے میسج بوکس کھولا تھا۔۔۔

اگر اب تم نے کال ٹینڈ نا کی تو اگلی بار بات آمنے سامنے ہو گئی میری جان۔۔۔

اسنے موبائل کو بیڈ پر پٹکا تھا اور اپنے غصے کو ضبط کرنے کے لیے کمرے میں ٹہلنے لگی تھی اتنے میں موبائل دوبارہ بجا تھا اسنے کچھ سوچتے ہوئے کال اٹھالی تھی اسے ڈر تھا کہیں وہ اپنا کہا سچ نا کر دے اور وہ ایسا کر بھی سکتا تھا۔۔۔ایک نمبر کا سر پھرا جو تھا حیام نے سوچتے ہوئے کال یس کرتے فون کان سے لگایا تھا

لگتا ہے میری جان ناراض ہے مجھ سے؟

وہ میری جان لگانا نہیں بھولا تھا۔۔۔

ناراض۔۔۔ ہمارے بیچ ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔ہاں نفرت ضرور کرتی ہوں وہ بھی بے انتہا۔۔۔

وہ جو سوچے بیٹھی تھی جواب نہیں دے گئی اسکے میری جان کہنے پر سلگ اٹھی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔ کتنی نفرت۔۔۔وہ پوچھنا نہیں چاہتا تھا

اس محبت سے بھی زیادہ جو میں نے تم سے کی تھی۔۔۔حیام نے تھی پر زور دیا تھا

تھی۔۔۔ اسنے زیر لب دوہرایا تھا۔۔۔

معاف نہیں کر سکتی.. اسکی آواز میں کرب تھا۔۔۔

میں بہت اذیت میں ہوں تمہیں دکھ دے کر خوش میں بھی نہیں ہوں۔۔۔

معاف۔۔۔ تمسخر اڑاتا لہجہ۔۔۔

اگر تم مجھے محبت میں دھوکہ دیتے نا اریان ملک تو میں تمہیں معاف کر دیتی مگر تم نے تو میرا امان میرا یقین ہی توڑ دیا۔۔۔ وہ یقین جو میں نے اپنے بابا کے بعد کسی پر کیا تھا اسکے لہجے میں نمی اتری تھی۔۔ تم قاتل ہو اریان ملک تم نے میری محبت میری خوشیوں کا قتل کیا ہے۔۔ میری روح کو زخمی کیا ہے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گئی۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔ اخر وہ رو پڑی تھی۔۔۔

رومت حیام پلیز۔۔۔ تمہارے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں۔۔۔ اریان ملک منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ تم مجھ سے بے شک ساری زندگی نفرت کرو میں کبھی اف تک نہیں کروں گا بس ایک بار میری ہو جاؤ۔۔۔ میں محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ عشق بن گئی ہو میرا۔۔۔ مر جاؤں گا تمہارے بغیر وہ تھکے ہوئے ٹوٹے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

محبت۔۔۔ ہووووا اسکے لہجے کو اگنور کیے حیام نفرت سے پھنکاری تھی۔۔۔ محبت تو میں نے کی تھی اریان ملک تم نے صرف سودا کیا تھا۔۔۔ میری محبت تو محبت ہی تھی مگر تمہاری محبت بدلہ تھی۔۔۔ وہ بدلہ جس کو تم نے پورا کرنے کے لیے محبت جیسی گھٹیا چال چلی تھی مجھ سے کوئی بھی امید رکھنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا کہ اب میری ذات میں تمہارے لیے صرف نفرت ہے اور نفرت کے سوا کچھ نہیں حیام نے کال بند کر دی تھی تکیے پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی شاید اسکی آج کی رات پھر سے رو

کر گزرنے والی تھی۔۔۔ میرے ساتھ ہی کیوں اللہ جی۔۔ کیا میں اتنی بُری ہوں جو مجھے سزا ملی مجھے اس اذیت سے نکال دیں نا چاہتے ہوئے بھی اسکی زبان سے شکوہ پھسلا تھا اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی آنکھیں آنسو سے بھری آسمان میں اٹھائے دیکھ رہی تھی مجھے صبر دے دیں۔۔۔ التجائیہ لہجے میں کہتی وہی بیٹھ گئی تھی

وہ جو اپنی بے قراری کم کرنا چاہتا تھا حیام کے آنسوؤں نے مزید بڑھا دی تھی اسے وہاں گھٹن ہونے لگی تھی ٹیبل سے گاڑی کی کیز اٹھاتے وہ وہاں سے نکل گیا تھا

طوبیٰ ضد نہیں کرو اور چپ چاپ میڈیسن کھا لو۔۔۔ فیصل پندرہ منٹ سے اسکی منتیں کر رہا تھا مگر وہ ٹھہری اپنے بھائی جیسی ضدی کہاں سننی تھی۔۔۔

یہ کڑوی ہوتی ہے ناپلیز مجھے نہیں کھانی...وہ شکل پر ڈھیروں معصومیت سجائے بولی تھی۔۔۔

بلیک میل کرنے کی ضرورت نہیں ہے

کس نے کہا تھا بارش میں بھیگنے کو؟.. آئی برو اٹھائے آنکھوں میں غصہ لیے اسے سہا گیا تھا۔۔۔

میری جان فیصل ہاتھ میں پکڑی میڈیسن اور پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھتے نرمی سے اسکے قریب ہوا تھا
۔۔۔

یہ جو ٹھنڈ لگی ہوئی ہے نا تم کو اس میڈیسن سے ختم ہو جائے گی فیصل اسے دوائیوں کے فوائد بتا رہا تھا

طوبیٰ بغیر کچھ بولے اسکے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔۔

جب میں ایسے آپ کے پاس ہوتی ہو تب مجھے ٹھنڈ نہیں لگتی۔۔۔ فیصل جو اسکی حرکت پر حیران بیٹھا تھا طوبیٰ کی لو جک سن کر اسکے مونچھوں تلے عنابی لب مسکرائے تھے۔۔۔

میری جان ایسے میرے قریب رہنا تمہارے لئے مشکل کا سبب بن سکتا ہے۔۔۔اسکی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتا اپنی بات کا مفہوم بھی سمجھا گیا تھا۔۔۔

بخار کی حدت میں تپتی اپنی گردن پر اسکا کا گرم لمس طوبیٰ کو اپنی گردن جلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

فف۔۔فیصل۔۔۔نن۔۔نہیں کریں۔۔۔طوبیٰ نے دور ہونا چاہ تھا۔۔۔

ایک شرط پر فیصل کی بات پر اسنے ہلکی سی پلکیں اٹھائے اسے دیکھا تھا۔۔۔

میڈیسن کھاؤ گئی روز جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی ورنہ میں ایسے ہی قریب رہوں گا اپنی جان کے!...

اپنی شرط بتاتے پھر سے اسے سینے میں قید کر گیا تھا

اسکا منہ بنا تھا۔۔۔

میں جواب کا انتظار کر رہا ہوں میری جان فیصل نے اسکے بال سہلاتے کہا تھا مگر پھر بھی کوئی جواب نا پا کر اڈے نے جابجا اسکی گردن پر اپنا لمس بکھیرا تھا۔۔۔

طوبیٰ کی جان لبوں پر آئی تھی۔۔۔

مم۔۔میں لوں۔۔۔گئی۔۔میڈیسن وہ اسکی باہوں میں پھڑ پھڑاتی تیز تیز سانسیں لینے لگی تھی۔۔۔

فیصل نے مسکراتے ہوئے اسے آزاد کیا تھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی میڈیسن اٹھائے اسکے ہاتھ پر رکھی تھی

وہ کچھ بھی بولے بغیر اسے نگل تو گئی تھی مگر جو منہ کے ڈیزائین وہ بنا رہی تھی فیصل زوردار ہنسا تھا۔۔۔

یہ کڑوی تھی... آپ بہت بُرے ہیں آپ نے مجھے زبردستی میڈیسن کھلائی میں آپ سے بات نہیں کروں گئی... وہ رونی صورت بنائے کمبل میں گھس گئی تھی۔۔۔

میری جان فیصل نے اسکے منہ پر سے کمبل اٹھائے پیار سے اسے پکارا تھا۔۔۔

میرا منہ کا ٹیسٹ بھی کڑوا ہو گیا وہ مزاحمت کرتی رو دی تھی۔۔۔فیصل شاہ کی جان اٹکی تھی وہ کچھ بھی بولے بغیر طوبیٰ کے لبوں پر جھکتا اس پھیلی کڑواہٹ کو اپنے لبوں سے چننے لگا تھا۔۔۔

یہ تو واقعی کڑوی ہے اسکے ہونٹوں کو آزادی بخشتا انہماق سے بولا تھا

وہ اپنی رکی سانسیں بحال کرتی رخ دوسری طرف موڑ گئی تھی۔۔۔فیصل بھی اسکے پیٹ کے گرد بازو پھیلائے اسے خود میں بینچے وہی لیٹ گیا تھا۔۔۔

اب تو میرا ابھی منہ کا ٹیسٹ گندا ہو گیا نا میری جان اب تو ناراض نہیں ہو۔۔۔

آپ جائیں مجھے نہیں بات کرنی ویسے بھی مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔اوکے میں بھی یہی سوں گا پھر فیصل اسے تکیے کی طرح خود میں سختی سے بینچے چپ چاپ لیٹ گیا تھا

درانی صاحب کچھ دیر پہلے ہی اٹھے تھے ملازمہ کو کچن سے باہر بھیج کر آج وہ خود اپنی بیٹی کے لئے ناشتہ بنانے میں مصروف تھے ناشتہ بن چکا تھا اب انکا رخ حیام کے کمرے کی طرف تھا کچن سے نکلتے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھتے جب انہوں نے لاؤنج کی جانب آتے اریان ملک کو دیکھا تھا

اسلام علیکم۔۔۔کیسے ہیں اپ ؟اس نے احتراماً استفار کیا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔کیسے آنا ہوا؟وہ کسی بھی سوال کا جواب دیئے بغیر سیدھے مدعے پر آئے تھے

آج اسکی آنکھ دیر سے کھلی تھی خود کو کل رات والی جگہ پر سوئے دیکھ جہاں وہ روتے روتے سو گئی تھی اریان اور اپنی باتیں یاد آئی تھی جلدی سے قضا نماز ادا کرنے کی نیت سے وہ واشروم کی طرف گئی تھی فریش ہو کے نماز ادا کرتی دعا مانگ رہی تھی جب اسے لاونج سے آوازیں آتی سنائی دی تھیں۔۔۔

یہ اتنی صبح کون آ گیا؟ حیام سوچتے ہوئے ڈوپٹہ سیٹ کرتی نیچے آئی تھی وہ ہر وقت ڈوپٹے میں ہی رہتی تھی چاہے پھر گھر میں ہو یا باہر جاتی اور یہی وجہ تھی جو اسکی خوبصورتی کو مزید بڑھا دیتی تھی۔۔۔

آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں انکل.. کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں؟

آج پہلی بار اسنے درانی صاحب کو انکے نام سے نہیں بلکہ انکل کہہ کر پکارا تھا وہ اس تبدیلی پر خوش ہوئے تھے مگر ظاہر نہیں کیا تھا۔۔۔

میں حیام سے نکاح کرنا چاہتا ہوں.... انکے خاموش رہنے پر اریان ملک خود ہی بول پڑا تھا۔۔۔

حیام جو لاؤنج کی طرف آ رہی تھی۔۔ اریان کے جملے نے اسے وہی پتھر کا بنا دیا تھا

درانی صاحب بھی اپنی جگہ خاموش کھڑے تھے وہ جانتے تھے حیام کبھی بھی اس نکاح کے لئے رضامندی نہیں دے گئی

وہ پھر سے کچھ بولتا اسنے حیام کو لاونج میں داخل ہوتے دیکھا تھا

اور کتنا تماشا بناؤ گئے میرا۔۔۔ ابھی تک بدلہ پورا نہیں ہوا تمہارا۔۔۔ حیام دھیمی آواز میں بولتی اسے دھکا دے گئی تھی پہلے محبت کا کھیل رچاتے ہو پھر رسوا کرتے ہو اور پھر نکاح کرنے آجاتے ہو۔۔۔ اچانک ہی اسکی آواز اونچی ہوئی تھی۔۔۔ آخر چاہتے کیا ہو تم بند کرو اس ڈرامے کو یہی۔۔۔ یہ میری زندگی ہے اریان ملک کوئی شو نہیں ہے جسے جب تم چاہو اپنی مرضی کے مطابق ردوبدل کر کے دیکھو گئے اور اگر وہ پسند نا آیا تو پھر آجاؤ گئے اسے بدلنے کے لیے۔۔۔ حیام کے الفاظ تیروں کی طرح اسے لگ رہے تھے

اپنے ہاتھ پیٹھ پر باندھے سر جھکائے خود پر ضبط کے پہرے بٹھائے وہ بس اس دشمنِ جاں کی نفرت برداشت کر رہا تھا۔۔۔

بولو خاموش کیوں ہو؟ اب کوئی جواب نہیں ہے تمہارے پاس۔۔۔

درانی صاحب نے آگے بڑھتے اسے کندھے سے تھاما تھا۔۔۔

ایک منٹ بابا مجھے اس سے پوچھنے دیں نا۔۔۔ آخر یہ شخص کیوں میری زندگی عذاب بنانے پر تلا ہوا؟

کیوں مجھے سکون سے نہیں جینے دیتا؟

کیوں سے مجھ جیسی بدکردار لڑکی سے نکاح ...

بکواس بند کرو۔۔۔ وہ اتنی زور سے ڈھارا تھا حیام اور درانی صاحب اپنی اپنی جگہ فریز ہو گئے تھے

اس کے آدھے لفظ منہ میں ہی رہ گئے تھے وہ لمبے لمبے ڈنگ بھرتا حیام کے روبرو آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ایک لفظ اور نہیں۔۔۔ اریان اپنی شہادت کی انگلی اٹھائے اسے وارن کرتے بولا تھا

حیام اسکی آنکھوں میں پھیلی سرخی دیکھ کر خوف زدہ ہوئی تھی۔۔۔

تمہیں جتنی اذیت دینی ہے۔۔۔ مجھے دو۔۔۔ جتنی نفرت کرنی ہے۔۔ مجھ سے کرو۔۔۔ تمہارے سامنے ہوں مارنا چاہتی ہو تو مار بھی سکتی ہو تب بھی دل میں بسی نفرت ختم نا ہو تو ایک ہی بار جان سے مار دو۔۔۔ خدا کی قسم حیام ظہیر درانی اریان ملک اف تک نہیں کرے گا۔۔۔

مگر اسنے اپنی غصے سے بھری آنکھیں حیام کی آنکھوں میں گاڑی تھیں۔۔۔

خود کو تکلیف دینے کا یا اپنے بارے میں ایسے گھٹیا الفاظ استعمال کرنے کا تمہارے پاس کوئی حق نہیں ہے۔۔۔ تم کتنی پاکیزہ لڑکی ہو مجھ سے پوچھو حیام۔۔۔ اسکے لہجے میں نرمی اتری تھی۔۔۔ تمہارے کردار پر کوئی داغ نہیں ہے تم بے داغ ہو پاک ہو بلکل اس صاف شفاف سفید پانی کی مانند خود کے لئے ایسے الفاظ استعمال کر کے خود کی بے قدری مت کرو۔۔۔ وہ بہت تحمل سے بولتا اسے سمجھا رہا تھا

وہ سانس روکے اسے سن رہی تھی حیام نے بہتی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی کی تھی جس میں اسے صرف صدیوں کی اذیت اور کرب ہی دیکھا تھا.. دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ کچھ بھی بولے بغیر وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں جا بند ہوئی تھی

اریان بھی اپنے شکستہ قدم اٹھائے واپس سے فارم ہاؤس پر چلا گیا تھا خود کو کمرے میں بند کیے کب صبح سے شام ہو گئی اسے خبر ہی نہیں ہوئی وہ وہاں سے جیسے آیا تھا ویسے ہی بیٹھا تھا جیسے پتھر کا بت بن گیا ہو آج کے دن میں جو پہلا کام اسنے کیا تھا وہ درانی صاحب سے ملنے کا ہی تھا مگر اسے کیا معلوم تھا حیام اتنی سخت باتیں کہہ جائے گئی اریان نے بالوں کو مٹھی میں دبوچا تھا اسکے دماغ میں بس حیام کی باتیں ہی گھوم رہی تھی حیام کا خود کو بدکردار کہنا اسے نہیں بھول رہا تھا سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اسکا دماغ گرم ہوا تھا ضبط کی شدت سے اسے اپنی دماغ کی رگیں ابلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اسنے ٹیبل پر پڑا لیمپ اٹھا کے سامنے دیوار پر مارا تھا اور اگلے ہی لمحے اسنے پورے کمرے کو تہس نہس کر دیا تھا حیام کا خود کو بدکردار کہنا اسے یہ الفاظ چابک کی طرح لگ رہے تھے اسکا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا آخر تھک کر وہ زمین پر گرا تھا۔۔۔ وہ بدکردار نہیں ہے۔۔۔ وہ میری محبت ہے۔۔۔ میری۔۔۔ اریان ملک کی۔۔۔ اپنے سینے پر ہاتھ مارتا وہ حلق کے بل چلایا تھا

وہ بدکردار نہیں ہے اللہ جی۔۔۔ وہ کسی بچے کی طرح بولتا رو دیا تھا۔۔۔ اسکے دل میں میرے لیے رحم ڈال دیں اسے میرے جیسا پتھر دل مت بنائیں اسنے برداشت کر لیا تھا میں اسکی بے رخی برداشت نہیں کر پاؤں گا دھیرے دھیرے اسکے آنسوؤں میں روانی آ رہی تھی۔۔۔ آپ کیوں چلی گئی ماما؟ اریان نے کھڑکی سے آسمان کی طرف دیکھتے کہا تھا اگر آج آپ یہاں ہوتیں تو یہ سب نا ہوتا میں کبھی یہ غلطی نا کرتا۔۔۔ سر گھٹنوں میں دیئے وہ خود کلامی کر رہا تھا

اسے خبر ملی تھی کہ اگلے دو گھنٹوں میں یہاں ڈرگ ڈیلنگ ہونے والی ہے اسکے پاس انہیں رنگے ہاتھوں پکڑنے کا اس سے بہتر موقع اور نہیں تھا مگر ایک پریشانی تھی وہ کل سے نا جانے کتنی بار اریان کا نمبر ٹرائے کر چکی تھی مگر اسکا نمبر مسلسل آف جا رہا تھا وہ گھر پر بھی نہیں تھا اسلئے وہ اکیلی ہی اس مشن کو انجام تک پہنچانے کے لئے وہاں پر پہنچی تھی اریان کے آرڈرز کے مطابق فیصل طوبیٰ کے پاس تھا اور حمزہ کا آفس میں رہنا ضروری تھا۔۔۔ ملائکہ اپنی پوری تیاری کے ساتھ انکے اڈے پر موجود تھی جہاں ڈرگز کی ڈیلنگ ہونے والی تھی یہ گینگ کوئی جانا مانا یا سیریل گینگ نہیں تھا ملائکہ کے لئے ان سب کو

سنبھالنا آسان تھا حمزہ کو مطمئن کرتی وہ اکیلی ہی آئی تھی۔۔۔ چھپتے چھپاتے وہ دیوار کی اوٹ میں کھڑی انکی ساری باتیں ریکارڈ کر رہی تھی۔۔۔

یہ بہت مہنگی اور خطرناک ڈرگز ہے اس کی زیادتی سے انسان کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے سیمپل چیکنگ کے لیے میں نے کچھ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ کو یہ دی تھیں۔۔۔ اور وہ لوگ اس راکٹ کو چلانے میں ہماری مدد کرنے کے لیے تیار ہیں بس یہ ڈرگز مجھ تک تم لاؤ گئے اور آگے میرا کام ہو گا ۔۔۔

بہت خوب آج کل کی ینگ جنریشن ہمارے اس پلان کو بلندیوں تک پہنچانے کے لئے بہت معاون ثابت ہو گئی مجھے تم سے ایسی ہی سمجھداری کی امید تھی وہ استہزاء ہنستا ہوا بولا تھا۔۔۔

ملائکہ کا پارہ ہائی ہوا تھا اسکا دل چاہا تھا انکو وہی گولیوں سے بھون ڈالے مگر اسے ہوش سے کام لینا تھا یہاں سوال ان لاتعداد ینگ جنریشن کا تھا جسکو اس زہر کی لت لگ گئی تھی اور آگے بھی شاید بہت کو لگنے والی تھی ملائکہ سوچتے ہوئے ہاتھ دیوار پر رکھنے کی بجائے ڈبے پر رکھ گئی تھی جو وزنی نا ہونے کی وجہ سے نیچے گرا تھا وہاں موجود گارڈز سمیت وہ دو لوگ بھی اس آواز کی سمت مڑے تھے۔۔۔

کون کے وہاں۔۔؟

ان میں سے ایک اونچی آواز میں بولا تھا اے جاؤ دیکھو کون ہے وہاں۔۔۔

کہیں کسی نے ہماری باتیں سن تو نہیں لی دوسرے آدمی کے پسینے چھوٹنے لگے تھے

گارڈ نزدیک آرہا تھا ملائکہ جتنا پیچھے ہو سکتی تھی ہو رہی تھی مگر اس بند دروازے کے قریب پہنچتے ہی اسکے راستے بھی ختم ہوئے تھے کچھ بھی سوچے بغیر ملائکہ نے آنے والی مصیبت کو ویلکم کرنے کے لئے اپنی گن تھامی تھی وہ اپنی پوری تیاری میں تھی جب کسی نے اسے بند دروازے سے اندر کھینچا تھا

اپنے منہ پر کسی کا بھاری بھر کم ہاتھ ملائکہ کو اپنا آپ مشکل میں لگا تھا مگر ایک پل بھی ضائع کیے بنے اپنی ٹانگ اسکے پیٹ میں مارتی گن تھامے مڑی تھی۔۔۔

مگر اپنے سامنے وقاص کو اپنا پیٹ پکڑے دیکھ اسے ناگوار سی حیرت ہوئی تھی۔۔۔

تم یہاں کیا کر۔۔۔وقاص نے جلدی سے اپنا ہاتھ پھر سے اسکے منہ پر رکھا تھا

چیخو مت۔۔۔ورنہ تمہاری وجہ سے مجھے بھی شہید ہونا پڑے گا وقاص اسے سختی سے بولتا ہاتھ اٹھا گیا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو اور یہ کیا حرکت تھی۔۔۔

میں یہاں اپنی ڈیوٹی کر رہا ہوں۔۔۔وقاص گولیاں چیک کرتے انتہائی اطمینان سے بولا تھا

تم نے پھر سے جاسوسی کرنی شروع کر دی ہے وہ حیرت میں مبتلا تھی

وقاص اسکی بات پر شوکڈ ہوا تھا

کس دنیا میں ہو لڑکی؟اور بہت کام ہیں مجھے تمہاری جاسوسی کرنے کے علاوہ سمجھی تم اب ہٹو میرے راستے سے۔۔۔

کیا مطلب تمہارے راستے سے ہٹوں یہ مشن میرا ہے درمیان میں تم ٹپکے ہو۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں تھا ٹپکنے کا حمزہ کی کال آئی تھی اسنے بولا تو یہاں آگیا ورنہ مجھے کوئی پاگل کتے نہیں کاٹا تھا جو یہاں تمہیں بچانے کے لیے ڈورا ڈورا آتا۔۔۔

ہاں تو مرنے دیتے میں نے کہا تھا بچاؤ مجھے۔۔۔

ملائکہ کی آواز یکدم تیز ہوئی تھی

وقاص کی آنکھوں میں اترتی سرخی اسے رخ موڑنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

اے ے ے کون ہے وہاں؟ گارڈ نے لات مارے دروازہ کھولا تھا وقاص جو اسے نشانہ بنانے والا تھا ملائکہ اسکے سر میں گولی مارتی آگے بڑھی تھی وہ گہری سانس بھرتا اسکے پیچھے ہوا تھا اس بند فیکڑی میں

گولی کی آواز نے بھگدڑ مچادی تھی ملائکہ اور وقاص نے ایک ایک کر کے ان تمام گنڈوں کو مار گرایا تھا ڈیلر وہاں سے بھاگنے کے چکر میں تھا ملائکہ گن بیلٹ میں رکھتی اسکے پیچھے بھاگی تھی

ملائکہ یہ خطرناک ہو سکتا مت جاؤ اسکے پیچھے۔۔۔

وقاص کی آواز گونجی تھی مگر وہ اگنور کرتی اسکے پیچھے بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

وہ آدمی اس ڈرگ ڈیلنگ اور اس راکٹ کو چلانے والا بندہ تھا اور ملائکہ اسے کسی حال میں چھوڑنا نہیں چاہتی تھی ۔۔۔اور موقع آگیا تھا ایک بھرپور جمپ مارتے وہاں موجود پلر پر پاؤں ٹکاتے ہوا میں کلابازی کھاتے اسکے سامنے آئی تھی۔۔۔

اوہ تو آپ ہیں اس گھنونے جرم کے پیچھے ملائکہ تمسخر سے بولتی اپنی گن اسکے سامنے کرتے کھڑی ہوئی تھی۔۔

بلکل میں ہی ہوں محمد خالد سیف۔۔۔اس راکٹ کو چلانے والا اس وطن کے نوجوانوں کو برباد کرنے والا سیف تنفر سے کہتا اپنی گن نکال کر گولی چلا چکا تھا گولی ملائکہ کی بازو کو چھو کے گزر گئی تھی ملائکہ تیزی سے آگے سے ہٹی تھی جس کی وجہ سے اسکی گن دور جا گری تھی۔۔۔

ہاہاہا اب کیا کرو گئی حسین لڑکی سیف اسکے سر پر گن رکھتے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے بولا تھا

ملائکہ کچھ بولتی فضا میں گولی چلنے کی آواز آئی تھی سیف کے جس ہاتھ میں گن تھی وہ ہاتھ خون سے سرخ ہو چکا تھا وہ درد سے بلبلاتا گن تک پہنچتا ملائکہ اسکے پیٹ پر لات مارتی زمین پر گرا گئی وقاص کے آتے ہی ملائکہ دیوار کی اوٹ میں ہو گئی تھی کیونکہ اسکے ساتھ اسکا حوالدار بھی تھا جو سیف کو ہتھکڑی لگا رہا تھا

ان دونوں کے وہاں سے جاتے ہی وقاص اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

کس نے کہا تھا یہ سب کرنے کے لیے وہ برہم ہوا تھا اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔

کچھ ہو جاتا تو کیا دو چار لوگ روتے دو چار دن اور بس پھر کون ملائکہ صدیقی اور۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔ بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ وقاص ایک دم دھاڑا تھا۔۔۔ بھولو مت وقاص رضا کہ میں ایک سیکریٹ ایجنٹ ہوں ایک آفیسر ہوں یہ چھوٹی موٹی چوٹیں میرے لیے معمولی ہیں اس لئے میری فکر کرنے سے بہتر ہے اپنے کام پر توجہ دو جب سے وقاص نے اس سے روڈلی بات کی تھی وہ بھی وقاص کو نظر انداز کرنے لگی تھی۔۔۔ اب زیادہ تر اسی کے لہجے میں بات کرتی تھی۔۔۔

تم بہت بدتمیز ہو آخر تین سال سے دل میں رکھی بات آج وہ بول گیا تھا۔۔۔

اور تم بہت ظالم ہو وہ استہزائیہ ہنستی آگے بڑھتی وقاص کے الفاظوں نے اسے وہی جکڑ دیا تھا۔۔۔

تم بے وفا ہو۔۔۔ ملائکہ آنکھوں میں بے یقینی لیے اسکی سامنے آئی تھی وقاص اسکے بولنے کے انتظار میں تھا جب ملائکہ نے ایک زوردار مکا اسکے منہ پر مارا تھا۔۔۔

آہ پولیس والے پر ہاتھ اٹھاتی ہو۔۔۔

پولیس والا اپنی حد میں رہے ورنہ ابھی صرف ہاتھ اٹھایا ہے کل کو ہڈیاں ٹوٹی ملے گئیں

ملائکہ اسے وارن کرتی بائیک پر سوار دھول اڑاتی غائب ہوئی تھی ۔۔وہ جو اس سے بات کرنے کے لئے بے وفا بول گیا تھا اب منہ کی کھائے سکون سے کھڑا تھا

ہمم... تمہاری کالز آئی ہوئی تھیں

افففف اریان کہاں تھے تم کل سے کالز کر رہی ہوں ۔۔۔ ملائکہ پریشانی میں بولی جا رہی تھی یہ سوچے بغیر کہ وہ کس سے بات کر رہی ہے۔۔۔

میں فضول گفتگو کرنے کا عادی نہیں ہوں ملائکہ کام کی بات کرو۔۔۔وہ ٹھنڈے یخ لہجے میں بولا تھا

اسے چپ لگی تھی۔۔۔ وہ مجھے بتانا تھا کہ مشن کامیاب رہا اور۔۔۔ باقی کی ڈیٹیلز میں آفس میں آکے سنوں گا ابھی ٹریفک میں پھنسا ہوں۔۔۔ اریان نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہے کال کٹ کر دی تھی ۔۔۔

یہ ٹریفک بھی آج ہی ہونا تھا۔۔۔ اس نے اپنا سر سیٹ ہی پشت سے ٹکرایا تھا کچھ دیر گزری تھی اسکی کار کا شیشہ بجا تھا اریان نے شیشہ نیچے کیا تھا وہاں ایک بوڑھا ضیعف شخص کھڑا بھیک مانگ رہا تھا۔۔۔ اللہ تمہیں خوش رکھے بچے کچھ پیسے دے دو دو دن کا بھوکا ہوں اسنے اپنا کٹورا آگے کیا تھا اریان نے والٹ سے پانچ ہزار کا نوٹ نکالے اسکے کٹورے میں رکھا تھا اسکے تاثرات ویسے ہی تھے بوڑھے بابا نے بغور اسکا چہرا دیکھا تھا۔۔۔

اللہ تمہاری ہر پریشانی حل کرے بیٹا اور جس کی مراد ہے وہ عطا کرے۔۔۔

اسے کیسے پتہ چلا وہ کس طرح کی پریشانی میں ہے اریان جو آنکھیں موند گیا تھا جلدی سے آنکھیں کھولے اسکی طرف دیکھا تھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا وہ حیران ہوا تھا اتنی جلدی کوئی کیسے جا سکتا۔۔۔ اریان اپنے ارگرد دیکھ رہا تھا تب ہی سگنلز کھلے تھے اور اسے اپنی گاڑی آگے بڑھانے پڑی تھی پہلے وہ

آفس جانا چاہتا تھا مگر اب اسکا ارادہ پھر سے درانی صاحب کی طرف تھا اریان نے گاڑی انکے گھر کی طرف موڑدی تھیں

حیام ابھی یونیورسٹی میں داخل ہوئی تھی جب اسنے طوبیٰ کو اپنی طرف آتے دیکھا تھا وہ بہت خوش نظر آرہی تھی خیر یہ کوئی نئی بات نہیں تھی وہ لڑکی ہمیشہ ہی خوش رہتی تھی حیام اسکی معصومیت اور مسکراہٹ دیکھ اسے دعائیں دیا کرتی تھی کبھی اسکی پیاری سے سمائل اسکے چہرے سے جدا نا ہو۔۔۔ طوبیٰ کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا حیام سے ملتے ہوئے مگر اسنے ابھی تک حیام کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اریان ملک کی منہ بولی بہن ہے اگر بتا دیتی تو شاید حیام اس سے دوستی نا رکھتی اور دوسری وجہ اریان نے خود اسے منع کیا تھا کہ وہ حیام کو کچھ نا بتائے۔۔۔

کن سوچوں میں ہیں آپ؟ حیام نے طوبیٰ کا گال تھپتھپایا تھا۔۔۔ کچھ نہیں... وہ مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔

کیوٹ لگ رہی ہو۔۔۔حیام نے روز والا جملہ بولا تھا۔۔۔

آپی آپ مجھے روز یہی بولتی ہیں طوبیٰ کھکھلائی تھی۔۔۔

ہاں تو تم ہو ہی اتنی کیوٹ روز بولنے کو دل کرتا۔۔۔

حیام اسکے گال کھینچتے ہنسی تھی بہت کم عرصے میں وہ حیام کے دل کے بہت قریب آگئی تھی جس کی وجہ طوبیٰ کا اخلاق اور اسکی پیاری پیاری باتیں تھیں۔۔۔حیام چونکہ دوسری بار پیپرز دے رہی تھی اس لئے اب اسکی حورالعین اور سارہ سے ملاقات نہیں ہوتی تھی کیونکہ وہ لاسٹ ائیر ہی کلئر کر کے جا چکی تھی عین کی شادی ہو چکی تھی اور سارہ واپس سے دوبئ چلی گئی تھی حیام نے نئے دوست بنانے کی بھی کوشش نہیں کی تھی مگر طوبیٰ کی کیوٹنس نے اسے اپنا دوست بنانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

آپی گھر پر میری آپی اور ایک اور دوست ہیں وہ آرہی ہیں آپ آئیں گئیں ہم بہت مزہ کرے گئیں آپ کو پتہ ہے مجھے آپ کو انوائیٹ کرنا تھا مگر آپکا موبائل نمبر نہیں تھا میں پریشان تھی آپ کو کیسے

بلاؤں مگر پھر اللہ جی نے میری سن لی اور آپ یونی آگئی طوبیٰ نون سٹاپ بولے جا رہی تھی اور حیام ابھی تک موبائل والی بات میں اڑی تھی اسے بے ساختہ اریان ملک یاد آیا تھا۔۔۔

کہاں کھو گئی آپ طوبیٰ نے اسکا بازو ہلایا تھا۔۔۔

ہوؤں یہی ہوں۔۔۔

تو بتائی پھر آپ آئی گئی نا۔۔

کہاں؟...وہ ناسمجھی سے بولی تھی۔۔۔

میرے گھر پارٹی میں۔۔۔

میں کسی کے گھر نہیں جاتی طوبیٰ ورنہ میں ضرور آجاتی اور آج بھی میں نے بس کچھ بکس ایشو کرانی تھی اس لئے آگئی۔۔۔ حیام کو طوبیٰ کو یوں انکار کرتے برا لگ رہا تھا مگر اب وہ خود کو زیادہ تر چار دیواری میں ہی قید رکھنا پسند کرتی تھی۔۔۔

آہ میرے لیے اتنا سا بھی نہیں کر سکتی میں تو آپ کی چھوٹی بہن ہوں نا طوبیٰ نے آنکھیں گول کیے معصومیت سے بولا تھا۔۔۔

اوکے اوکے آجاؤ گئی ڈرامہ کوئین حیام اسکے گال کھینچتی مسکرائی تھی۔۔۔

آہ آپی دکھتا ہے گال نا کھینچا کریں۔۔۔

اب میری بہن ہو میں تو گال کھینچوں گئی حیام نے بھی اسکی بات کا فایدہ اٹھایا تھا۔۔۔

اوکے پر ابھی کچھ کھالیں مجھے بھوک لگی ہے طوبیٰ کے بولنے پر حیام نے کلائی میں بندھی گھڑی کی طرف دیکھا تھا ابھی کافی ٹائم ہے سوچتے ہوئے وہ بھی طوبیٰ کے ساتھ کینٹین کی طرف بڑھ گئی تھی

۔۔۔وہ دونوں کینٹین کی طرف جارہی تھی جب حیام کی نظر یونی کے سب سے آوارہ لڑکوں کے گروپ پر پڑی تھی وہ سب ہی حیام کو غلیظ نظروں سے دیکھ رہے تھے حیام کی سپیڈ تیز ہوئی تھی وہ جلد سے انکی گندی نظروں سے اوجھل ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔تب ہی اس گروپ کے ایک لڑکے نے فقرہ اچھالا تھا۔۔۔

تھوڑی سی کرم نوازی یہاں بھی کر دو جانِ من ۔۔۔ ہمیں بھی خدمت کا موقع دو۔۔۔ یقین کرو شکایت نہیں ملے گئ وہ بے غیرتی کی انتہا کرتا ہنسا تھا اسکے ساتھ باقی کے گروپ کے لڑکے بھی اونچا اونچا ہنسنے لگے تھے۔۔۔

حیام جو تیزی سے جارہی تھی یکدم اسکے قدم رکے تھے اسکی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تھے اپنی آنکھوں پر پڑے بوجھ کا وزن اٹھائے حیام نے پلکیں اٹھائے اپنے ارگرد دیکھا تھا جہاں سب لوگ اسے ہی دیکھ رہے تھے کچھ کی نظروں میں حیرت تھی اور کچھ کی نظروں سے حقارت ٹپک رہی تھی حیام کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے اپنی اتنی تذلیل تو اسے تب بھی محسوس نہیں ہوئی تھی جب تائی نے اسکے کردار پر بات کی تھی جس بات سے وہ ڈرتی تھی آج وہی تو ہو رہا تھا پوری دنیا کے سامنے اسکا تماشا بنایا جارہا تھا اور وہ چپ چاپ سر جھکائے کھڑی آنسو بہا رہی تھی جیسے ساری غلطی اسکی ہی تھی

طوبیٰ کو اسکے آنسو دکھ دے رہے تھے حیام کو بازو سے پکڑے اسنے واپسی کے لیے قدم بڑھائے تھے۔۔۔ طوبیٰ اس لئے آگے بڑھتی اسنے فوراً سے موبائل نکالے میسج سینڈ کیا تھا۔۔۔

وہ دونوں آگے بڑھتی جب اسی گروپ کا ایک لڑکا انکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

بولو نا جانِ من خدمت کا موقع دو گئی بس تم ہماری آج کی رات حسین بنا دو ہم تمہیں پوری پیمنٹ کریں گئیں۔۔۔ وہ غلاظت بکتا ہنس رہا تھا۔۔

اور یہاں حیام کی برداشت ختم ہوئی اسنے نظریں اٹھائے اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو نفرت اور حقارت سے دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے زناٹے دار تھپڑ اسکے چہرے پر پڑا تھا۔۔۔ وہاں موجود تمام لوگ اسکی جرات پر دم بخود رہ گئے تھے۔۔۔

سالی مجھ پر ہاتھ اٹھاتی ہے سیم اپنے چہرے پر سے ہاتھ ہٹا تا غصے سے پھنکارا تھا۔۔۔

حیام اور طوبیٰ اپنی جگہ سہم گئی تھیں حیام نے فوراً سے طوبیٰ کو اپنے پیچھے چھپایا تھا کیونکہ وہ انکی گندی نظر اب طوبیٰ پر بھی پڑتی محسوس کر چکی تھی۔۔۔

سیم اسے اول فول بکتا ہاتھ اٹھاتا اسکا ہوا میں لہراتا ہاتھ کسی نے وہی دبوچ لیا تھا۔۔۔

اریان ملک اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ درانی صاحب کو اس نکاح سے کوئی پریشانی نہیں ہے مسئلہ تھا تو صرف حیام کو اور سب کیسے بھی کر کے حیام کو منانا تھا وہ جانتا تھا حیام اس وقت یونی میں ہے اسنے گھر پر بات کرنے سے بہتر یونی لگی تھی یہاں حیام اس سے بھاگ نہیں سکتی تھی چھپ نہیں سکتی تھی اور اگر چھپ بھی جاتی تو کون سا اریان ملک نے اسے بخش دینا تھا وہ بات کرنے کے لیے یونی پہنچا تھا اریان نے اپنے چاروں طرف نظر دورائے حیام کی تلاش میں لگا تھا وہاں پر ہر طرف سٹوڈنٹ ہی سٹوڈنٹ تھے کچھ گروپ کی صورت میں تھے اور کچھ الگ تھلگ بیٹھے تھے اریان ابھی اسے ڈھونڈ ہی رہا تھا جب اسکی نظر ایک ہجوم پر پڑی تھی اریان آگے بڑھتا موبائل بجا تھا سکرین پر گڑیا کے نام سے میسج جگمگا رہا تھا اسنے جلدی سے نکالے میسج دیکھا تھا جس میں صرف ایک سائن تھا۔۔۔ اریان کا ماتھا ٹھنکا تھا یہ وہ سائن تھا جس کا اسنے طوبیٰ کو بتایا تھا۔۔۔

اگر کبھی بھی کسی پریشانی میں ہو تو فوراً سے یہ سائن مجھے سینڈ کر دینا میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا

اریان کو کسی انہونی کا اندیشہ ہوا تھا وہ کچھ سوچنے کے قابل ہوتا جب واپس سے اسکی نظر ہجوم پر پڑی تھی اور اب کی بار اسنے وہاں حیام اور اسکے پیچھے طوبیٰ کی جھلک دیکھی تھی وہ ڈورتا ہوا وہاں پہنچا تھا

اسکی نظر ہجوم میں کھڑی ڈری سہمی سی طوبیٰ اور حیام پر پڑی تھی جس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اریان کے ماتھے کی رگیں تن گئی تھی اریان نے اس لڑکے کو دیکھا تھا جو حیام سے بدتمیزی کر رہا تھا اسنے تھپڑ مارنے کے لئے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا تھا اس سے پہلے ہی اریان نے اسکا ہاتھ وہی روک دیا تھا اسکی گرفت میں اتنی سختی تھی کہ سیم کو لگا اسکے ہاتھ کا کچومر بن جائے گا۔۔ طوبیٰ اور حیام دونوں ہی اریان کی آمد پر خوش ہوئی تھی مگر حیام حیران بھی تھی اسکا خوف کچھ کم ہوا تھا مگر اریان کی نظروں میں پنپتا غصہ دیکھ اب اسے مزید خود محسوس ہونے لگا تھا

تیری اتنی ہمت تو نے سوچا بھی کیسے اسے ہاتھ لگانے کا۔۔ اریان نے اسکے چہرے پر غراتے اسکا ہاتھ توڑ دیا تھا پوری یونی میں سیم کی دردناک چیخیں گونجنے لگی تھی۔۔۔

چھوڑ دو مجھے پلیز سیم زمین پر گرا درد سے کراہتا ہوا بولا تھا مگر اسکا غصہ تو ساتویں آسمان پر پہنچا ہوا تھا بازو فولڈ کرتے اریان نے اس پر گھوسوں اور لاتوں کی برسات کر دی تھی وہ اسے وحشی کی طرح پیٹ رہا تھا میری حیام کو ہاتھ لگائے گا تو اریان نے ایک زور دار مکا اسکے منہ پر مارا تھا حیام کے آنسوؤں میں روانی آئی تھی وہ اریان کے اتنے شدید ری ایکشن پر ششدر کھڑی تھی اسکی رہی سہی جان بھی نکلی تھی جب اریان نے اپنی پسٹل سیم کے سر پر رکھی تھی۔۔۔

نن۔۔ نہیں چھوڑ دو مجھے اب ایسی غلطی نہیں ہو گئی۔۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا وہ تمہاری بندی ہے سیم اریان ملک کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا اسکا دوسرا نام یعنی تباہی کے نام سے مشہور تھا سیم باقاعدہ ہاتھ جوڑتے رو رہا تھا اسکے ساتھ کوئی بھی غلط کرتا تو اریان ملک اس کے لیے تباہی بن کے ثابت ہوتا ۔۔۔ اسکی باتوں نے اریان کا غصہ مزید بڑھا دیا تھا۔۔۔ بیوی ہے وہ میری اریان دھاڑتا ہوا مکا اسکے منہ پر مارتے اٹھا تھا سیم کراہ کے رہ گیا تھا اسکا وجود ہولے ہولے کانپنے لگا تھا۔۔۔ اگر آج کے بعد کسی نے یہاں کی طرف میلی نظر سے دیکھنے کی کوشش بھی کی تو وہ اپنے حشر کا زمہ دار بعد ہو گا اریان نے زمین پر پڑے آدھ موئے سیم کی طرف اشارہ کیا تھا

اریان اپنی بات مکمل کرتا حیام کا ہاتھ تھامتا ہجوم سے نکل آیا تھا

طوبیٰ کو وہ پہلے ہی گارڈ کے ساتھ بھجوا چکا تھا۔۔۔ حیام تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسکے ساتھ جا رہی تھی اسے گاڑی میں بیٹھاتے ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کیا تھا حیام کے آنسو پھر سے بہہ نکلے تھے۔۔۔

اگر اب تمہاری آنکھ سے ایک آنسو بھی نکلا تو مجھ سے برا کوئی میں ہو گا اپنی سیٹ پر بیٹھتے اسے کڑے تیوروں میں وارن کر گیا تھا

تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا اریان ملک۔۔۔ حیام سوں سوں کرتی بولی تھی

اریان نے ترچھی نظر سے اسے دیکھا تھا کالے رنگ کے فراک میں وہ بہت اٹریکٹو لگ رہی تھی اسکی سرخ آنکھیں سوجھی ہوئی تھی ناک بھی رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھی جو اسے مزید دلکش بنا رہی تھی اریان اپنے جذبات پر قابو پاتے نظریں پھیر گیا تھا

وہ ڈرائیونگ میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

ہم شاہد غلط راستے پر آ گئے ہیں۔۔۔وہ کافی دیر بعد بولی تھی

جانتا ہوں میں۔۔۔اریان نے اسکی طرف دیکھنے کی حماقت نہیں کی تھی

حیام کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔ ہم کہاں جا رہے ہیں وہ ڈرتے ہوئے مگر اپنے لہجے کو مضبوط بنائے بولی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر تک تمہیں سب پتہ چل جائے گا اب بلکل خاموش ہو کے بیٹھی رہو۔۔۔

مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا گاڑی روکو میں خود چلی جاؤں گئ وہ بہت ہمت کر کے بولی تھی مگر آواز میں لرزش واضح تھی

تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے ؟ اریان نے پل بھر کو دیکھتے پھر سے نظر چرا لی تھی وہ جواب جانتا تھا مگر پھر بھی پوچھ رہا تھا

یقین۔۔۔حیام کافی دھیمی آواز میں بڑبڑائی تھی

یقین کے نام پر تم نے میرے پاس چھوڑا ہی کیا ہے نا چاہتے ہوئے بھی حیام کا لہجہ سرد ہوا تھا

سب کچھ تو گنوا بیٹھی ہوں اس یقین کے پیچھے۔۔۔ جانتے ہو اریان ملک اگر کبھی مجھے تم پر دوبارہ یقین کرنا پڑا نا تو حیام ظہیر درانی مر جائے گی مگر تم پر یقین نہیں کرے گی۔۔۔حیام بھیگی آواز میں کہتی رخ موڑ گئی تھی آنسو اسکا چہرا گیلا کر رہے تھے

اسنے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہر بات خاموشی سے سن لی تھی مگر بولا کچھ نہیں تھا گرفت اسٹرینگ وہیل پر مضبوط ہوئی تھی اتنی مضبوط کے اسکے ہاتھ کی رگیں پھول گئی تھیں

کچھ دیر بعد اسنے گاڑی روکی تھی

ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟ حیام ہاسپٹل کے سامنے گاڑی رکتے دیکھ پریشانی سے بولی تھی

چلو بتاتا ہوں۔۔۔ اریان سپاٹ چہرا لیے گاڑی سے نیچے اتر گیا تھا

وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے چلتی اس کمرے تک پہنچ گئی تھی جہاں سے اریان اندر گیا تھا حیام نے ڈرتے ہوئے دروازہ کھولا تھا اسکا دل کسی انہونی کے تحت ڈھرک رہا تھا اور وہی ہوا تھا اپنے سامنے موجود ہستی کو بیڈ پر لیٹے دیکھ وہ سکتے میں چلی گئی تھی

بابا۔۔۔ بابا کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔ حیام صدمے کی حالت میں اپنا بیگ وہی گرائے درانی صاحب کے پاس آئی تھی۔۔

اپ یہاں کیوں ہیں بابا کیا ہوا ہے آپ کو...؟ وہ روتی ہوئی ان سے سوال پر سوال کر رہی تھی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بابا کی جان آپ رونا بند کرو۔۔۔

اگر آپ ٹھیک ہوتے تو یہاں نہیں ہوتے مجھ سے جھوٹ نہیں بولے اور بتائیں کیا ہوا ہے؟ حیام کو غصے میں دیکھ وہ مسکرائے تھے

مائنر ہارٹ اٹیک۔۔۔ اریان کی آواز گونجی تھی اور حیام نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا تھا اور پھر درانی صاحب کو دیکھا تھا جو کوئی نیا بہانا سوچتے ساتھ اریان کو گھوری سے بھی نوازا تھا۔۔

سوری میں جھوٹ نہیں بول سکتا اس نے کندھے اچکایا خود کو بری الزمہ کیا تھا۔۔

آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے اس لئے جھوٹ بول رہے تھے اور مجھے بتایا بھی نہیں وہ ابھی بھی مسلسل بولے جا رہی تھی۔۔۔

بیٹا میں اب ٹھیک ہوں دیکھو آپ کے سامنے ہوں حیام ان پر خفا نظر ڈالتی پھر سے رونے میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔

بابا آپ کو یہاں کون لایا وہ سوں سوں کرتی بولی تھی۔۔۔

ایسے بچوں کی طرح بات کرتے وہ اریان کو بہت معصوم سی لگی تھی اور بلاشبہ وہ معصوم ہی تھی۔۔۔

درانی صاحب نے اریان ملک کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

حیام نے نظریں اٹھائے اریان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اس کو اپنے بیہیویر پر شرمندگی ہوئی تھی

افففف میں بھی کیا کیا سوچ لیتی ہوں یہ تو ہیلپ کر رہا تھا اگر آج یہ نا ہوتا تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا حیام کو اپنے رویے پر دکھ پر ہوا تھا۔۔۔

اریان اسکی نظروں میں شرمندگی دیکھ چکا تھا وہ اسے مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا میں ڈاکٹر سے مل کے آتا ہوں وہ کہتا ہوا روم سے باہر نکل گیا تھا

حیام جو اپنی سوچوں میں تھی اریان کی آواز پر سر اٹھائے اسے دیکھا تھا۔۔۔

بابا میں بھی آتی ہوں حیام کچھ سوچتی ہوئی اسکے پیچھے گئی تھی

اریان ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا جب وہ اسکے پاس جا کے رکی تھی مجھے آپ سے بات کرنی ہے ؟ وہ ہچکچاتے بولی تھی

جی بولیں ؟ اپنی تمام توجہ کا مرکز حیام کو بنائے وہ پابند کھڑا تھا

آپ نے میرے بابا کی جان بچائی ہے اس کے لئے شکریہ میں آپ کی احسان مند رہوں گئی اور جو کچھ بھی میں نے کار میں آپ سے کہا میں معافی چاہتی ہوں۔۔۔ ہو سکے تو معاف کر دیجئے گا حیام ایک ہی سانس میں بولتی اسے جواب کا موقع دیئے بغیر مڑی تھی

میں ایک شرط پر معاف کروں گا؟

وہ جو بھاگنے کی تیاری میں تھی رک کے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

وہ کیا؟

مجھ سے نکاح کرلو۔۔۔ بھلے نفرت کرلو معاف نا کرو۔۔ بس یہی ایک بات مان لو اریان کے لہجے میں شکست واضح تھی۔۔۔

یہ ناممکن ہے حیام بس ایک جملہ بولتی واپس سے روم میں چلی گئی تھی

اریان بس اسے دیکھتا رہ گیا تھا اسکے پاس اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ اسے روک سکے اگر حیام اس سے نفرت کرتی تھی تو ٹھیک ہی کرتی تھی وہ خود کو اسی قابل سمجھتا تھا۔۔۔

شکستہ قدم لیے واپس سے آفس چلا گیا تھا جہاں اسکی ٹیم پہلے سے ہی اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

کام ہو گیا۔۔ وہ خود کو نارمل دیکھاتے آفس میں اینٹر ہوتے ہی فائل کا معائنہ کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

جی بھائی جیسا آپ نے کہا تھا ویسا ہی کیا میں نے.. ملائکہ اور وقاص کو اس مشن کے لئے بھیج دیا تھا باقی کی بات تو آپ اس سے کر ہی چکے ہوں گئیں۔۔۔

ہاں میری بات ہو گئی تھی حمزہ مگر ڈیٹیلز وہ آفس آ کے دینے والی تھی

کہاں ہے وہ؟ ابھی تک آئی نہیں اریان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔

میں یہاں ہوں ہمیشہ کی طرح جینز شرٹ میں ملبوس گرم جیکٹ پہنے وہ آفس میں داخل ہوئی تھی ۔۔۔

یہ ہے وہ فائل اس میں اب تک کی ساری ڈیلیز ہیں سیف نے اب تک کس کس کو ڈرگز سپلائی کی کون کون اسکے ساتھ اس راکٹ کو چلانے میں شامل ہے اور کون سے سٹوڈنٹ کو وہ مزید اس سب کا حصہ بنانے والا ہے۔۔۔ ملائکہ نے تمام ڈیٹیلز اسے بتائے ایک اور فائل کھولی تھی

مگر اریان تو سٹوڈنٹ کا سن کے ہی چونک گیا تھا۔۔۔

سٹوڈنٹ سے کیا مطلب ہے ملائکہ اریان نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا۔۔۔

اریان جس یونی میں حیام اور طوبیٰ جاتی ہیں میں اس یونی کی بات کر رہی ہوں وہاں سے تقریباً 30٪ سٹوڈنٹ ایسے نکلے ہیں جو وہ ڈرگز لیتے ہیں اور آگے دوسرے سٹوڈنٹ کو بھی اس میں انولو کرتے ہیں اور یہ ہے وہ لڑکا جو ٹاپ لسٹ پر ہے یونی میں ڈرگز سپلائی اور دوسرے سٹوڈنٹ کو اس کی لت لگانے والا یہ مین بندہ ہے یوں سمجھ لو یہ اس گروپ کا خاص اور اہم ممبر ہے۔۔۔

تو یہ وہاں کیا کر رہا ہے اٹھاؤ اسے۔۔

اس سے پہلے مزید یہ ایسی کوئی حرکت کرے وقاص کو اسکی خبر کر دو اور اسے بولو یونی کے ہر سٹوڈنٹ کی چیکنگ کی جائے وہاں کے ہوسٹل کی چیکنگ کی جائے اس کیس میں ملوث ہر ایک سٹوڈنٹ کو لاک اپ میں ڈالا جائے اور اس سیم کی ایسی دھلائی کرے وہ زندگی میں دوبارہ ڈرگز کے بارے میں سوچے بھی نہیں... اریان کڑک لہجے میں بولا تھا۔۔۔

فیصل کو بولو سیف سے نپٹ لے۔۔۔

بھائی میں چلا جاتا ہوں وہ بزی ہے۔۔۔

بزی کہاں بزی ہے؟

بھائی وہ طوبیٰ نے گھر پر کچھ فرینڈز کو بلایا ہے اسکی سیفٹی کے لئے میں نے اسے کہا کہ وہ وہی رکے طوبیٰ کو اکیلا نہیں چھوڑے۔۔۔ ہمم سہی کیا اوکے تم ہی چلے جاؤ اور اسکے سارے جواب ریکارڈ کرنا میں بعد میں سنوں گا۔۔۔

اوکے بھائی....! حمزہ اللہ حافظ بولتا آفس سے نکلا تھا۔۔۔

تمہارا مشن کہاں تک پہنچا؟

ملائکہ جو لیپ ٹاپ میں بزی تھی اریان کے سوال پر چونکہ تھی۔۔۔ کونسا مشن؟

تم جانتی ہو ملائکہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں اریان کی بات پر ملائکہ نے سرد آہ بھری تھی ۔۔۔ میں نے سب اللہ پر چھوڑ دیا اریان جیسا کہ تم نے کہا تھا اب میں اسے اس سے نہیں مانگتی میں اسے اللہ سے مانگ رہی ہوں اور اگر وہ میری قسمت میں ہو گا تو مجھے ضرور مل جائے گا۔۔۔ اسکے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

اگر ارادے پاک ہوں اور یقین پختہ ہو تو ناممکنات بھی ممکن ہو جاتے ہیں۔۔۔ اریان نے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

ملائکہ بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

تمہاری مسکراہٹ بہت پیاری ہے اریان۔۔۔ اسکے ہونٹوں کو زخمی مسکراہٹ چھو گئی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔ دکھاوا ہمیشہ خوبصورت ہی ہوتا ہے ملائکہ صدیقی۔۔۔

اریان کی بات پر ملائکہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ کچھ بولتی آفس کا ورکر اریان کی اجازت لیے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ وہ کام میں مصروف تھا اور ملائکہ ابھی تک اسکے کہے جملے میں ہی اٹکی تھی۔۔۔ یا اللہ میرے دوست کی مدد کر اسکی دعا پر کن فرما دے ملائکہ سچے دل سے دعا مانگتی اس کے لئے افسردہ ہوئی تھی۔۔

سب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے تھے وقاص اور فیصل نے اس یونی کے ہر سٹوڈنٹ کی انکوائری کی تھی فیصل نے بھیس بدل کر وقاص کی بہت مدد کی تھی جس کی وجہ سے اب وہ تمام لڑکے اور لڑکیاں پولیس کی حراست میں تھے جو جو اس ڈرگ ریکٹ میں ملوث تھے سیف اور سیم کے جرم کو بھی ثابت کر کے جیل بھجوا دیا گیا تھا

وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔۔۔ آج دو دن گزر گئے تھے مگر حیام ہوسپٹل میں ہوئی نکاح والی بات ابھی تک نہیں بھولی تھی کھڑکی کے سامنے کھڑی وہ باہر کا منظر دیکھ رہی تھی جو بار بار دھند کی وجہ سے دھندلا رہا تھا مگر ذہن تو کہیں اور ہی اٹکا تھا کہیں بہت پیچھے جہاں سے وہ تو بہت دور آ چکی تھی مگر اسکا وجود اسکی ذات شاید آج بھی وہی کی ہو کے رہ گئی تھی جس کے آگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی شیشے

پر ننھے ننھے پانی کے قطروں کی ریس لگی تھی ایک گرتا تو دوسرا گرتا ہے پھر تیسرا۔۔۔ دنیا بھی تو ایسی ہی تھی اسنے سوچا تھا پہلا ایک انسان مرتا پھر دوسرا اور پھر تیسرا زندہ تو کسی نے نہیں رہنا کوئی اداس ہی مر جاتا اور کوئی دکھ اور حسرتوں کو سنبھالے... پر مر تو جاتا ہے نا... اس جملے پر آکر اسے جیسے تسلی ہوئی تھی کہ کوئی تو طریقہ تھا جس سے انسان ان وحشتوں سے ان سوچوں کے جال سے تکلیفوں سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے حیام نے سوچتے سوچتے نظر سامنے دیوار پر ٹنگی وال کلاک پر ڈالی تھی درانی صاحب کی دوائی کا سوچتے وہ سیڑھیوں اترتے انکے کمرے میں آئی تھی جہاں وہ بستر پر لیٹے آرام کر رہے تھے حیام انکی پہلے سے بھی زیادہ کیئر کرنے لگی تھی ان کے کھانے پینے سے لے کر دوائی تک کی زمہ داری خود اسنے اٹھا رکھی تھی اب وہ کسی بھی طرح کا رسک برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ آیا تھا؟ درانی صاحب کی کمزور سی آواز پر اسنے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔۔

اریان ان سے ملنے دوبار آیا تھا مگر جب بھی وہ آتا حیام خود کو کمرے میں بند کر دیتی تھی شاید وہ اسے تڑپانا چاہتی تھی مگر وہ تو یہ تک نہیں جانتی تھی جسے وہ تڑپانے کی خواہشمند تھی وہ تو پہلے سے ہی پل پل اسکے عشق کی آگ میں جل رہا ہے سلگ رہا ہے۔۔۔

وہ اپنے کام مصروف انکی دوائیں نکال رہی تھی درانی صاحب غور سے اسے دیکھ رہے تھے وہ انہیں دوائیں دیتی کمرے سے جانے کے لئے مڑی تھی۔۔۔

حیام میری بات سنو۔۔۔درانی صاحب کی آواز پر حیام نے پلٹ کر انہیں دیکھا تھا۔۔۔

بیٹا یہاں آئیں میرے پاس بیٹھیں۔۔۔

حیام انکے پاس بیٹھتے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

بیٹا مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے

جی بابا بولیں میں سن رہی ہوں۔۔۔

بیٹا میں چاہتا ہوں آپ شادی کر لو۔۔۔وہ بہت سوچنے کے بعد بولے تھے۔۔۔

وہ جو کسی نارمل سی بات کی توقع کیے بیٹھی تھی ایک دم سکتے میں آئی تھی

بیٹا مجھے میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں رہا۔۔ آج ہوں کل نہیں ایسے میں اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو آپکو اکیلا چھوڑ کے نہیں جانا چاہتا... میں چاہتا ہوں آپ شادی کر لو میں آپ کے سر پر میرے بعد مضبوط سایہ دیکھنا چاہتا ہوں جو صرف آپ کا شوہر ہی ہو سکتا۔۔۔

بابا۔۔ پلیز ایسی باتیں نہیں کریں آپ کو کچھ نہیں ہو گا اسکا آنسو گال پر لڑکھرتا ہوا نیچے گرا تھا۔۔

میں آپ کو چھوڑ کے نہیں جانا چاہتی بابا۔۔ درانی صاحب نے اسے گلے سے لگایا تھا نکاح تو ہر مرد اور عورت پر فرض ہے بیٹا اور آپ کونسا مجھے چھوڑ کے جاؤ گئے بس اپنے اصل گھر جاؤ گئے اپنے شوہر کے گھر وہ مسکرائے تھے حیام تو وہ بھی نہیں کر سکی تھی۔۔۔

میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں بیٹا اسکے کافی دیر خاموش رہنے پر وہ پھر سے بولے تھے

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بابا۔۔۔ اسے لگا تھا اسکی روح کو کسی نے مٹھی میں قید کر کے آزاد کیا ہو اسکو اپنے کہے الفاظوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا اسکے پاس اور ہمت نہیں تھی اگر وہ اور کچھ دیر وہاں رکتی تو ضرور رو دیتی اس لیے وہاں سے جانا ہی بہتر حل لگا تھا

آپ نام نہیں پوچھو گئی اسکا؟ حیام کے قدم دروازے میں ہی رکے تھے مجھے فرق نہیں پڑتا بابا۔۔۔ جب ہر حال میں مرنا ہی ہے تو قبر کہیں بھی بنوائیں کیا فرق پڑتا ہے وہ آخری بات قدرے دھیمی آواز میں بولتی کمرے کی طرف چل دی تھی۔۔۔

درانی صاحب نے اسکے لہجے میں پنپتی اداسی بھانپ لی تھی مگر یہی اسکے لئے بہتر تھا وہ آرزدگی سے سوچتے کمبل اوڑھنے لگ گئے تھے۔۔۔

وہ کمرے میں پہنچی تو اسے لگا بہت لمبی مسافت طے کر کے آئی ہے سانس پھولی ہوئی شدید سردی میں بھی ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے واضح تھے اس میں کھڑے ہونے کی ہمت نہیں بچی تھی وہی صوفے کے ساتھ کارپٹ پر بیٹھتی سر گھٹنوں پر رکھ گئی تھی۔۔۔

آج اسے واقع لگ رہا تھا اسنے سب گنوا دیا ہے عزت تو پہلے ہی گنوا چکی تھی اور آج محبت بھی سپردِ خاک کر آئی تھی۔۔۔ میں ہی کیوں اللہ جی اسنے آج بھی وہی جملہ دوہرایا تھا آج بھی وہی پرانا سوال تھا مگر غم میں اضافہ ہوا تھا اذیت ایک نئ ملی تھی آج ایک

آخری کیل بھی ٹھوک دی گئ تھی وہ شکوہ نہیں کرنا چاہتی تھی مگر وہ اس کیوں کا جواب چاہتی تھی۔۔۔

اگر آپ چاہتے تو وہ کبھی میری زندگی میں آتا ہی نہیں

اگر آپ چاہتے تو میرے دل میں اس کے لئے محبت کبھی پیدا ہی نہیں ہوتی۔۔۔ آپ چاہتے تو کچھ بھی نا ہوتا۔۔۔ وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولتی جا رہی تھی۔۔

مگر آپ نے ایسا کچھ نہیں چاہا۔۔۔ کیوں اللہ جی ؟ آخر کیوں ؟ اسکی آنکھ سے آنسو نکلتا گال پر لکیر کھینچ گیا تھا۔۔۔ اللہ جی میں تو اس اذیت کو ابھی نہیں سہہ پائیں تھی اب اس نئے غم کو کیسے سمبھالوں گئ وہ ہاتھ اٹھاتی اپنے رب سے ہمکلام ہوئی تھی۔۔۔ میں نے صرف اس سے محبت کی ہے اللہ جی اب کیسے

کسی اور کو نکاح میں قبول کرلوں بتائیں مجھے... کیسے کروں؟ کہاں سے لاوں اتنا حوصلہ... کہ خود کو کسی کو سونپ سکوں... آخر آیا ہی کیوں وہ کیوں حیام زارو قطار روتی اپنے بال نوچنے لگی تھی میرا دل کرتا ہے میں اس دل کو نوچ ڈالوں ان سانسوں کا گلا گھونٹ دوں ان رگوں میں بہتا خون بہا دوں اور اگر پھر بھی اذیت کم نا ہو تو خود کو ایسی اذیت ناک موت دوں کہ آئندہ آنے والی سات نسلیں بھی محبت کرنے سے پہلے سو بار سوچے گئی اور پھر بھی محبت نا کریں۔۔۔اس تکلیف کو کم کر دیں اللہ جی مہربانی کریں آخر وہ گڑگڑائی تھی اگر محبت لکھی تھی تو خودکشی بھی حلال کرتے نا آخر اب ہم جیسے کہاں جائیں ان لاشوں کو کہاں دفن کریں؟

کون تدفین کروائے گا انکی؟

کون فاتحہ پڑھے گا ان پر۔۔۔؟

وہ روتی روتی وہی زمین پر ہی لیٹ گئی تھی مجھے صبر دیں اللہ جی میں یہ سب بھولنا چاہتی ہوں اسے بھولنا چاہتی بس آپ ہی ہیں جو مدد کر سکتے ہیں میری مدد کریں میں بہت اکیلی ہوں مجھے تھام لیں۔۔۔مجھے صبر دیں تاکہ میں اپنی آنے والی زندگی کو بہتر طریقے سے گزار سکوں یہ سب بھول جاؤں۔۔۔اسکی

یادوں کو نکال دیں میرے ذہن سے میرے دل سے ... وہ سرگوشیوں میں بولتی غنودگی میں اتر گئی تھی۔۔۔

اسلام علیکم کیسی ہے میری گڑیا۔۔؟

آج وہ کئی دنوں بعد گھر آیا تھا مگر صوفے پر بیٹھی اس اداس گڑیا کو دیکھ کر اریان بھی اداس ہوا تھا۔۔

کیا ہوا بچے ادھر دیکھیں اریان نے طوبیٰ کا چہرا اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔

میں ناراض ہوں سب سے مجھ سے بات نا کرے کوئی بھی وہ اپنا چہرا چھوڑاتی پھر سے رخ موڑ گئی۔۔

بھائی سے ناراض۔۔ اچھا وجہ بتائیں پھر میں مناتا ہوں اریان نے حل نکالا تھا۔۔

آپ کو پتہ؟ وہ چہرے پر ڈھیروں خفگی اور معصومیت سجائے واپس سے مڑی تھی۔۔

کیا گڑیا۔۔۔

میں نے گھر پر پارٹی رکھی تھی اپنی فرینڈز کے لیے کیونکہ میرے پیپرز ختم ہو گئے نا اریان نے اثبات میں سر ہلایا تھا میں نے حیام بھابھی کو بھی انوائیٹ کیا تھا مگر وہ آئی ہی نہیں میں کل پورا دن انکا انتظار کرتی رہی وہ چھوٹے سے دل کی مالک لڑکی رو دی تھی۔۔۔ ارے میرا بچہ اریان نے پیار سے اپنے گلے سے لگایا تھا۔۔۔

ان کے بابا کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی وہ ہوسپٹل میں تھے اسلئے وہ نہیں آئی اریان نے نا آنے کی وجہ بتائی تھی مگر وہ پھر بھی سوں سوں کئے جا رہی تھی۔۔۔

مگر انہوں نے وعدہ کیا تھا۔۔۔

وہ اپنا وعدہ پورا کرتی بیٹا پر وہ مجبور تھی نا اپنے بابا کو کیسے چھوڑ کے جاتی.... اب کی بار پر طوبیٰ نے سر اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔ انکے بابا کو کیا ہوا؟ اب وہ ٹھیک ہیں؟۔۔۔

وہ بلکل ٹھیک ہیں گڑیا آپ ناراض نہیں ہو ان سے اور یہ دیکھو میں کیالایاہوں اپنی گڑیا کے لئے اریان نے ان گنت چاکلٹس کے ڈبے اسکے سامنے کیے تھے۔۔۔

واؤؤؤیہ سب میرے لئے ہے۔۔۔

سب میری گڑیاکے لئے ہے اریان مسکرایا تھا۔۔۔

ایک اور گڈ نیوز دوں....؟وہ اسکے گال کھینچتا بولا تھا...

بھائی آپ کے ہاتھ ٹھنڈے ہیں گال نا کھینچیں طوبیٰ جھنجھلائی تھی۔۔۔

سوری بھائی کی گڑیا اریان کھل کر ہنسا تھا۔۔۔

آپ کے پیپیرز ختم ہو گئے اسلئے اب آپ حویلی واپس جاؤ گئے اور وہی رہو گئے ماما بابا اور زارا آپی کے ساتھ۔۔۔۔

ریئلی بھائی وہ اتنی زور سے چیخی تھی کہ اریان کو اپنا دل بند ہوتا لگا تھا وہ کچھ بوبتا فیصل بوتل کے جن کی طرح نمودار ہوا تھا۔۔۔ کیا ہو گیا لڑکی کس خوشی میں سارا گھر سر پر اٹھا رکھ.... وہ کانوں سے ہاتھ ہٹائے تعجب سے بولا تھا۔۔۔

طوبیٰ مجھے ڈر ہے تم کہیں کان کے پردے ہی نا پھاڑ ڈالو آج۔۔۔

فیصل سختی سے بولے گھورنے لگا تھا۔۔۔

بھائی یہ مجھے گھور رہے ہیں اریان جو خود اسکی چیخوں سے کان پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا جلدی سے سیدھا ہوا تھا۔۔۔

میں تو بس بات کر رہا تھا فیصل کو رعب جھاڑنا مہنگا پڑ گیا تھا اریان کی گھوری پر وہ بھاگنے کی تیاری میں تھا

۔۔۔

سب تیاری کر لو کل ہم حویلی جا رہے ہیں طوبیٰ کو بھی چھوڑ آئیں گئیں اور مجھے کچھ ضروری بات بھی کرنی ہے۔۔۔

کونسی ضروری بات بھائی۔۔؟

سب کے ساتھ ہی بتاؤں گا بس تم سب کل نکلنے کی تیاری کرو اور ہاں صبح ہی نکلنا ہے رات کا سفر کرنا خطرناک ہو سکتا ہے وہ قدرے دھیمے لہجے میں کہتا کمرے میں چلا گیا تھا... فیصل باہر نکلتا اسکا فون بجا تھا

وعلیکم السلام آج مجھے کیسے یاد کر لیا چڑیل؟

ایک تو یہ بندہ کبھی تمیز سے بات نہیں کر سکتا۔۔۔ وہ بس سوچ ہی سکی تھی اگر بول دیتی تو وہ بھی فیصل شاہ تھا دنیا ادھر کی ادھر ہو جاتی مگر مدد نا کرتا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ... زارا خوشگوار لہجے میں بولی تھی

آج خیر تو ہے چڑیل غصہ نہیں کیا تم نے... بخار وخار تو نہیں چڑھ گیا

ہاں خیر ہی ہے تم مجھے یہ بتاؤ حمزہ کہاں ہے؟

فیصل کو اسکا سوال عجیب لگا تھا... وہ اس وقت آفس میں ہوتا ہے ہمیشہ کی طرح خیر ہے مجھ سے پوچھ رہی ہو

ہاں خیر ہے تم میرا ایک میسج دے دو گئے اسے۔۔۔ زارا التجائیہ لہجے میں بولی تھی

ہاں ضرور۔۔۔ مگر مجھے یہ بتاؤ لڑائی کیوں ہوتی تم دونوں کی؟

ہر بات میں مت گھسا کرو... وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولی تھی

لڑکی جس سے مدد لی جاتی ہے اس سے ایسے بات نہیں کرتے کسی نے بتایا نہیں تمہیں۔۔۔

اففففف۔۔۔اوکے پلیز میرا میسج دے دو اسے کہ زارا کو کال کرو...زارا نے ریکویسٹ کی تھی

ڈیسٹ گڈ۔۔۔ اوکے میں بول دوں گا فیصل خوشی سے جھوم اٹھا تھا آخر اسنے زارا عون ملک سے ریکویسٹ کروائی تھی۔۔۔

بھائی کہاں جا رہے ہیں آپ؟

فیصل اریان کو باہر کی طرف جاتے دیکھ جلدی سے پاس آیا تھا۔۔ آفس جا رہا ہوں کل حویلی جانا ہے ایک دو کام تھے سوچا ختم کر کے جاؤں۔۔۔

اوکے میں بھی چلتا ہوں مجھے بھی ضروری کام ہے...

اوکے چلو اریان کے کہنے پر فیصل اسکے پیچھے ہو لیا تھا

کل چل رہی ہو تم ہمارے ساتھ؟

کہاں؟

حویلی...! طوبیٰ کے پیپرز ختم ہو گئے اور دوسرا بھائی بول رہے تھے کچھ ضروری بات کرنی ہے انہوں نے سب سے۔۔۔

اچھا...بٹ سوری حمزہ میں ضرور چلتی مگر مجھے یہاں بہت امپورٹنٹ کام ہے...وہ ابھی موبائل میں مصروف بولی تھی

ایسا کون سا ضروری کام ہے؟ جہاں تک مجھے پتہ ہے ابھی کوئی مشن نہیں ہے ہمارا... اسکا لہجہ تشویشناک ہوا تھا

ہاں میرا کزن آرہا ہے پہلی بار یہاں پاکستان تو میرا یہاں ہونا ضروری ہے

کہاں سے آرہا ہے ویسے تمہارا یہ کزن؟ حمزہ کا انداز بہت عجیب تھا

اٹلی... وہ مختصر سا جواب دیتی چیئر سے اٹھی تھی

وقاص کو پتہ ہے... حمزہ کے سوال پر ملائکہ نے اس ساری گفتگو میں پہلی بار سر اٹھا کے اسے دیکھا تھا

وہ کون ہوتا ہے جسے میں بتاؤں... ملائکہ کی تیوری چڑھی تھی

کول ڈاؤن لڑکی میں بس پوچھ رہا تھا حمزہ کو لگا تھا اسنے کسی بلا کو چھیڑ دیا ہے

اوکے میں جارہی ہوں اریان پوچھے تو بتا دینا اور کوئی کام ہو تو کال کر لینا... وہ اپنی کہتی اسکی سنے بغیر نکل گئی تھی

ملائکہ کو گئے ابھی دو منٹ ہی گزرے تھے جب اریان اور فیصل ایک ساتھ آفس میں داخل ہوئے تھے

ہاں کیا بنا ڈیل کا؟ اریان اپنی چیئر پر بیٹھتا جلدی سے بولا تھا

بھائی ڈیل فائنل ہو گئی ہے اب میٹنگ کی ڈیٹ فکس کرنی ہے

اوکے نیکسٹ منتھ کی کوئی ڈیٹ رکھ لو... نیکسٹ منتھ بٹ بھائی ابھی تو اس منتھ کے بھی دس سے گیارہ دن رہتے ہیں... فیصل نے بتانا ضروری سمجھا تھا

میں جانتا ہوں فیصل اور جو کہہ رہا ہوں سوچ سمجھ کے ہی کہہ رہا ہوں ...مجھے کہیں جانا تم بات کر لینا کلائنٹ سے اریان کہتا ہوا ٹیبل سے موبائل اٹھاتا آفس سے نکل گیا تھا

حمزہ ایک بات پوچھوں؟

بولو۔۔۔ حمزہ نے زیادہ دھیان نہیں دیا تھا

تمہاری اور زارا کی کوئی لڑائی ہوئی ہے... فیصل نے بہت مصروف سے انداز میں پوچھا تھا

تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ زارا سے بات ہوئی تمہاری... اسنے فٹ سے پوچھا تھا

ہاں... اسکی کال آئی تھی فیصل ابھی بھی خود کو مصروف دیکھانے کی پوری کوشش کر رہا تھا

اچھا تو کیا بولا اسنے؟

حمزہ کے سوال پر فیصل نے سرد آہ بھری تھی جیسے کوئی بہت بری خبر ہو... ..

یہ ایکٹنگ بند کرو اور بتاؤ کیا بولا زارا نے... حمزہ سے رہا نہیں جا رہا تھا اسنے کے لئے اتاولا ہوا تھا کیونکہ زارا اور اسکی دو دن سے لڑائی چل رہی تھی جسکی وجہ سے انکی صبح سے بات نہیں ہوئی تھی... فیصل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی...

اب کچھ بولو گئے یا بت بنے بیٹھے رہو گئے...

زارا نے مجھے کال کر کے بولا کہ تمہیں اسکا میسج دے دوں کی اب تم اسے کال نا کرو وہ تم سے بات نہیں کرنا چاہتی فیصل کے چہرے پر افسردگی ہی افسردگی تھی کوئی اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے...

اچھا زارا نے یہ کہا تم سے... وہ دھیمی آواز میں بولتا واپس سے چیئر پر جا بیٹھا تھا اسکو لگا تھا زارا نے معافی مانگی ہو گئی مگر یہاں تو فیصل شاہ نے بات ہی پلٹ کے رکھ دی تھی...

کہاں جا رہے ہو؟

گھر جا رہا ہوں اور کہاں جانا حمزہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولا تھا اچھا مجھے بھی ساتھ لے جاؤ میں وہی سے پھر طوبیٰ کے پاس چلا جاؤں گا حمزہ نے سر ہلائے اسے ساتھ آنے کا اشارہ دیا تھا

صبح کا اجالا پھیلتے دیکھ اسنے تسبیح چوم کر سائیڈ پر رکھی تھی سیٹ ہوئے ڈوپٹے کو مزید سیٹ کرتی نیچے آئی تھی... اٹھ گئی میری بیٹی درانی صاحب جو ڈائننگ روم سے نکل رہے تھے خوشدلی سے بولے تھے...

جی بابا حیام نے بھی مسکرانے کی سعی کی تھی...

آج میں نے اپنی بیٹی کے لئے اسکا فیورٹ ناشتہ بنایا ہے...

بابا اس سب کی کیا ضرورت تھی آپ کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے اور آپ پھر سے کام کرنے لگ گئے حیام خفا ہوئی تھی...

بیٹا میں چلتا پھرتا ہوں کام کرتا ہوں تو خود کو تندرست اور تروتازہ محسوس کرتا ہوں ایسے بستر پر لیٹا رہوں گا تو بیمار ہی رہوں گا حیام ہوا میں سر ہلاتی چیئر گھسیٹتے بیٹھی تھی...

آپ یہ کھاؤ اور بتاؤ کیسا بنا ہے؟ درانی صاحب اسکا فیورٹ چیز آملیٹ پلیٹ میں نکالتے بولے تھے...

بہت اچھا ہے بابا... وہ خوشی سے بولتی انکا ہاتھ چوم گئی تھی... ابھی اسنے کچھ نوالے ہی کھائے تھے درانی صاحب پھر سے بولے تھے

بیٹا اسی جمعے کو آپ کا نکاح ہے.. وہ اتنے آرام سے بول گئے تھے جیسے کوئی نارمل سی بات ہو

اور حیام کو نوالہ گلے میں اٹکا محسوس ہوا تھا... کیا مطلب ہے آپ کا بابا وہ کھانستے ہوئے بولی تھی

مجھے لگا تھا ابھی صرف آپ میری رضامندی چاہتے ہیں اتنی جلدی نکاح بابا ابھی میرے پیپرز ہونے والے ہیں

حیام آپ کو جلدی نکاح پر مسئلہ ہے یا پیپرز کی فکر ہے وہ اسکی بات درمیان میں ہی ٹوکتے سیریس انداز میں پوچھا تھا

بابا مجھے دونوں باتوں پر مسئلہ ہے... وہ ٹھہر ٹھہر کے بولتی سر جھکا گئی تھی

اسکے علاوہ کوئی اور مسئلہ تو نہیں حیام نے اپنے بابا کے سوال پر چونک کے انہیں دیکھا تھا وہ انکے سوال کا مطلب باخوبی سمجھ گئی تھی

میں اسے دفن کر چکی ہوں بابا... یہاں... یہاں دفن ہے وہ حیام نے اپنے دل پر انگلی رکھی تھی... اسکی طرف سے دی گئی تمام تکلیفوں اذیتوں اور میری رہی سہی محبت سمیت میں اسے اپنے سینے میں دو گز زمین کی تہے میں قبر کھودے دفنا چکی ہوں اب وہ کہیں نہیں ہے

وہ یہ سب اتنے ضبط سے بولی تھی اسنے اپنی آنکھ سے ایک آنسو تک گرنے نہیں دیا تھا...

درانی صاحب اسکے جواب پر رنجیدہ ہوئے تھے انہیں اپنی بیٹی کی تکلیف شدت سے محسوس ہوئی تھی مگر وہ جانتے تھے وہ جو قدم اٹھا رہے ہیں وہی اسکے لئے اور اسکی آنے والی زندگی کے لئے بہتر ہے ...

بابا.. مجھے اس نکاح پر کوئی اعتراض نہیں ہے اسنے ایک بار پھر خود کو اذیتوں کی حد میں اتارا تھا...

مگر میری ایک شرط ہے؟

وہ کیا...؟

بابا ابھی صرف یہ نکاح ہوگا رخصتی میرے پیپرز کے بعد...

حیام نے اپنی بات مکمل کر کے انکی طرف رضامندی کے لئے دیکھا تھا... آپ نے ہاں کر کے اپنے بابا کا مان رکھ لیا بیٹا میرے لئے یہی بہت بڑی بات ہے جیسا آپ کہو گئے ویسا ہی ہوگا حیام نے انکے لہجے میں بے انتہاء خوشی جھلکتی محسوس کی تھی۔۔۔

چہرے پر ہیلمٹ چڑھائے ہاتھوں میں گلوز جینز شرٹ میں ملبوس گرم جیکٹ پہنے اسنے سگنل توڑے اپنی بائیک بھگائی تھی...

وقاص جو اس وقت ڈیوٹی پر تھا غصے سے تلملا اٹھا تھا

حوالدار...

یس سر...

پیچھا کرو اس بائیک کا حوالدار اسکا حکم مانتے جیپ سٹارٹ کیے اس بائیک کا پیچھا کرنا سٹارٹ کر دیا تھا...

سر یہ جو کوئی بھی ہے بائیک بہت مست چلا رہا ہے حوالدار کی بات پر وقاص نے اسے گھورا تھا تمہارا کام ان جیسے لوفر اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں پر سخت اقدام لینا ہے نا کہ بیٹھ کے تعریفیں کرنا...

اس لئے منہ بند رکھو اور ڈرائیونگ پر دھیان دو...

جج..جی سر... سوری حولدار اپنی بے عزتی پر منہ بسورے سیدھا ہوا تھا

اسکی بائیک کے آگے جیپ روکو۔۔

وقاص کی بات پر کٹ مارتے حوالدار نے زن سے اپنی جیپ اس کی بائیک کے آگے روکی تھی...

اترو نیچے بائیک سے...

مقابل بغیر چوں چراں کے بائیک سے اتر گیا تھا...

آنکھیں خراب ہیں کیا تیری ؟ نظر نہیں آتا ریڈ سگنل ہے مطلب ابھی روڈ بلاک ہے رک کر انتظار کرنا ہے وقاص ایک ایک بات اسے سمجھانے والے انداز میں بول رہا تھا

مقابل بھی کوئی انوکھی مخلوق تھی بائیک سے ٹیک لگائے کھڑا بس اسے سنے جا رہا تھا جیسے بولتے رہو مجھے کیا ...

اے ہیرو سر بات کر رہے ہیں تو سن بھی رہا ہے یا نہیں اور اس ہیلمٹ کو اتارو حوالدار اسکا ہیلمٹ چھینتا ایک اور بائیک ہوا سے باتیں کرتی دھول اڑاتی انکے قریب آئی تھی دس منٹ تک وہ بس کھانستے ہی رہے تھے ...

ہیلمٹ سر سے اتارے اپنے لمبے براؤن گھنگھرالے بالوں کو ہوا میں جھٹکتی بائیک سے اتری تھی...

آگئی آفت... حوالدار زیر لب بڑبڑایا تھا

ہاں کیا مسئلہ ہے بھائی.. ملائکہ گرم تیور لیے حوالدار کے سامنے آئی تھی

ج۔۔۔جی مجھے کیا مسئلہ ہوگا میڈم میں تو رولز فالو کر رہا تھا سر کے۔۔۔اس نے وقاص کی طرف اشارہ کرتے اپنی راہ لی تھی وہ ملائکہ کو بہت بار وقاص کے ساتھ دیکھ چکا تھا یہ بھی جانتا تھا وہ کراٹے چیمپئن ہے اس سے پنگا لینا اپنی شکل کا کباڑا کرنے جیسا ہے...

ملائکہ وقاص کے سامنے آئی تھی جو سینے پر ہاتھ باندھے اپنی وجیہہ پرنسیلٹی کے ساتھ آنکھوں پر گلاسز لگائے سکون سے کھڑا اسے دیکھ کم اور گھور زیادہ رہا تھا...

حوالدار چلان کاٹو ان دونوں پر۔۔۔

انسپکٹر وقاص رضا بتانا پسند کرو گئے کس بات کا چلان کاٹ رہے ہو...

سگنل توڑنے کا یا دل توڑنے کا...

ملائکہ بے باکی سے بولتی آنکھ دبا گئی تھی...

بکواس بند کرو..

شروع کس نے کی تھی ؟ وہ بھی حاضر جوابی سے کام لے رہی تھی... یہ میرا کزن ہے مارکو اٹیلین ہے پہلی بار پاکستان آیا ہے اسے پتہ نہیں تھا...

کزن لفظ پر وقاص نے اسکے ساتھ کھڑے موبائل میں مصروف اس خوبرو نوجوان کو دیکھا تھا...

میں نہیں جانتا جو کوئی بھی ہے یہ نمونا... چلان کٹے گا مطلب کٹے گا...

وقاص نے اسے گھورتے ہوئے ناپسندیدگی سے کہا تھا...

دو ٹکے کے پولیس والے اگر اب تم نے میرے فیونسے کو کچھ بولا تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گئی ملائکہ اس پر چڑھ دوڑی تھی جو منہ میں آیا تھا بولتی گئی تھی

وقاص تو اسکے فیونسے لفظ پر ہی اٹکا رہ گیا تھا...

فیونسے۔۔

ہاں فیونسے ملائکہ اترا کر کہتی مارکو کو اشارہ دے گئی تھی وہ کچھ بولتا سمجھتا وہ دونوں بائیک پر سوار ہوتے زن سے بھگا لے گئے تھے۔۔۔

سر وہ دونوں تو بھاگ گئے حوالدار فوراً سے اسکے پاس آیا تھا جو ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا اس راستے کو خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

حویلی کی رونق پھر سے لوٹ آئی تھی وہ سب لاونج میں بیٹھے کافی اور چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے سب ہی خوشگپوں میں مصروف تھے صرف زارا ہی تھی جو چہرے پر ناراضگی لیے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ مسلسل اسے اگنور کر رہا تھا

مما یہاں بیٹھیں.. اریان کی بات پر سمیرا بیگم جو ان ملازمہ کے ساتھ مل کر لوازمات کی ٹرے رکھوا رہی تھی اریان کی مسکراتی ہوئی اسکے پاس آبیٹھی تھی۔۔۔

دادی چاچو ماما مجھے آپ سب سے بہت ضروری بات کرنی ہے... اریان کی آواز پر وہ سب خاموش ہوئے تھے...

جی بولیں کیا بات کرنی ہے ؟

جیسا کے میں نے طوبیٰ سے وعدہ لیا تھا اور آپ سب بھی جانتے تھے اس بارے میں کہ جب تک طوبیٰ کے پیپرز نہیں ہو جاتے رخصتی نہیں ہوگی۔۔۔

جی بلکل بیٹا سمیرا بیگم مسکرائی تھی۔۔

تو اب میں اپنا وعدہ پورا کر چکا ہوں تو دادی آپ رخصتی چاہتی تھی اب آپ لوگ کوئی ڈیٹ فکس کر لیں اریان کی بات پر وہاں سب خوشی سے جھوم اٹھے تھے...

طوبیٰ جو اتنے دن سے سوچ رہی تھی آخر وہی بات ہوئی تھی سرخ چہرا لیے آنکھوں میں ڈھیروں شرم سجائے طوبیٰ نے فیصل کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا اسکی آنکھوں سے جھلکتی محبت اور شرارت طوبیٰ کو اپنا تنفس بگڑتا محسوس ہوا تھا اور وہ کچھ بھی بولے بغیر اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی...

اریان کے اشارے پر زارا اسکے پیچھے گئی تھی...

اس نے حمزہ کی طرف دیکھا تھا جو کچھ پریشان نظر آرہا تھا اور فیصل جس کے چہرے پر خوشی کا ایک رنگ آرہا تھا تو دوسرا جا رہا تھا اسے سب سمجھ میں آیا تھا کیوں اریان نے کلائنٹ سے ملنے کی ڈیٹ نیکسٹ منتھ کی رکھی تھی...

تو کون سی ڈیٹ رکھی جائے۔۔۔ عون صاحب کے کہنے پر اریان متوجہ ہوا تھا... فیصل اپنی مما سے میری بات کرا دینا میں چاہتی ہوں سارے فنکشن یہی ہوں اسلئے آپ انہیں بھی ٹائم سے بلا لیجیئے گا...

فیصل کی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔

میرے خیال سے تین ہفتے بعد کی ڈیٹ رکھی جائے دادی کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

مگر اماں یہ تو لیٹ ہو جائے گا بہت۔۔۔

نہیں عون یاسر کی بیٹی اور بیٹے کی شادی ہے یاد نہیں ہے دو دن پہلے کارڈ بھیجا تھا انہوں نے۔۔۔

ہاں یاد آیا اماں۔۔۔

آپ کی بات بھی ٹھیک ہے اماں جی وہاں جانا بھی ضروری ہے سمیرا بیگم کی بات پر وہ متفق ہوئی تھی تو ٹھیک ہے پھر تین ہفتے بعد کی کوئی ڈیٹ رکھ لو اور سب کا منہ میٹھا کرادو دادی خوشی سے بولتی فیصل کو گلے سے لگا گئی تھی حویلی میں پھر سے خوشیوں نے ڈیرا ڈالا تھا سب خوش تھے سمیرا بیگم نے سب کا منہ میٹھا کرایا تھا۔۔۔

اریان نے دل ہی دل میں اپنی گڑیا اور بھائی کی خوشیوں کے لیے ڈھیروں دعائیں مانگی تھی وہ مسکراتا ہوا فیصل کے گلے لگا تھا۔۔۔

وہ بہت خوش تھا اور ایسے کیسے ہو سکتا تھا وہ خوش ہو اور اسکا بھائی اداس ہو فیصل نے حمزہ سے گلے ملتے اپنا جھوٹ بھی بتادیا تھا...

اسے غصہ تو بہت آیا تھا مگر اس خوشی میں بھنگ نہیں ڈالنا چاہتا تھا اس لئے دو تین مکے جڑتا اپنے کمرے کی طرف بھاگا تھا اب اسے اپنی جنگلی بلی کو بھی تو منانا تھا جو اس بندر کے جھوٹ کی وجہ سے مزید ناراض ہوگئی تھی...

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے ملائکہ مار کو کے ساتھ کچھ دیر پہلے ہی گھر آئی تھی۔۔۔ سارا کراچی گھومنے کے بعد اب وہ دونوں تھکن سے چور اپنے کمروں میں بند ہوئے تھے۔۔۔ مار کو کھانا کھالو۔۔۔

ملائکہ اسکے روم کا ڈور نوک کرتے واپس سے ڈائیٹنگ روم میں آئی تھی جو کے کچن کے ساتھ ہی اٹیچ تھا
۔۔۔

اسکا انتظار کرتے ملائکہ نے اپنا فون نکالا تھا جس پر وقاص کی لاتعداد کالز دیکھ کر اسے حیرانی ہوئی تھی وہ کال بیک کرتی مگر مارکو کو آتے دیکھ واپس سے فون کو ٹیبل پر رکھ گئی تھی

Your country is damn beautiful and this food is so delicious ...

وہ کھانا کھاتے ساتھ ساتھ پاکستان کی اور کھانے کی تعریف بھی کیے جا رہا تھا ملائکہ اسکی تعریف پر سر اثبات میں ہلاتی مسکرائی تھی وہ دونوں کھانا کھانے میں مگن تھے جب ملائکہ کو احساس ہوا کہ اسنے کھڑکی کے باہر کسی کی پرچھائی دیکھی ہے نا محسوس طریقے سے چیئر سے اٹھتی اپنی گن نکالے گھر کے باہر آئی تھی گھر کا پورا چکر لگائے جب اسے کچھ نہیں ملا تو واپس سے گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

I am too much tired so I am going to my bed ... meet you tomorrow...

مارکو اپنا کھانا ختم کرتے کمرے میں چلا گیا تھا ملائکہ کا دن بھر بھی کافی بزی گزرا تھا اسے تھکن محسوس ہو رہی تھی کچن سمیٹتے وہ کمرے کی طرف جاتی جب اسکی نظر لیونگ ایریا پر پڑی تھی۔۔۔

میں نے لائیٹس آف کی تھی یہ کس نے اون کی؟

ملائکہ سوچتی ہوئی لیونگ روم میں آئی تھی مگر اپنے سامنے صوفے پر براجمان انسپکٹر وقاص رضا کو دیکھ کر اسکا سر گھوما تھا۔۔۔وقاص ملائکہ پر ایک نظر ڈالتے واپس سے چینل سرچنگ میں مصروف ہو گیا تھا

جیسے اسکا یہاں موجود ہونا کوئی عام سی بات ہے۔۔۔ ملائکہ اسکی ڈھیٹائی دیکھتے ایل سی ڈی کا سوئچ کھینچتے اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔

اب یہ کون سا نیا ڈرامہ ہے؟ وہ کمر پر ہاتھ باندھتے غصے سے بولی تھی

اس چوزے سے تو اتنے پیار سے بات کر رہی تھی اور مجھ سے ایسے بات کر رہی ہو جیسے میں نے تمہیں فائر مار دیا ہو۔۔۔ اس نے آنکھوں میں برہمی لیے اسے گھورا تھا

ملائکہ کو لگا وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے۔۔۔ نہیں ایک منٹ تم جیلس ہو رہے ہو میرے کزن سے ۔۔۔ ملائکہ نے آئی بروا چکائی تھی

شکل دیکھی ہے اسکی مینڈک جیسی میں اس سے جیلس ہو گا وقاص نے ہنکار بھرا تھا

تو یہاں رات کے اسوقت تم کون سے مشن کے تحت چوروں کی طرح میرے گھر میں داخل ہوئے ہو ۔۔۔ ملائکہ نے گن اسکے سر پر رکھی تھی

وقاص صوفے سے اٹھتا اسکے قریب ہوا تھا اسکے کے بڑھتے قدموں نے اسے الٹے قدم لینے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔ ملائکہ دیوار سے جا لگی تھی

میں جس مشن کے تحت بھی آیا ہوں مگر میرے ارادے نیک بلکل بھی نہیں ہیں وقاص نے گن اسکی تھوڑی پر ٹکائی تھی۔۔۔

دور ہٹو تم دو ٹکے کے وردی والے دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔

وہ پھر سے اسکی باتوں میں نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔

میں یہاں ہمیشہ کے لئے تمہارے قریب ہونے آیا ہوں مائے لیڈی وقاص اسے پھر سے دیوار سے لگاتے اپنے بازؤں سائیڈ پر رکھتے قید کیے بولا تھا

ملائکہ صدیقی قید کرتی ہے قید میں رہتی نہیں ہے

تو ٹھیک ہے پھر تم ہی قید کر لو اپنے دل میں "...

شاید تم پی کر آئے ہو اسوقت اپنے آپ میں نہیں ہو اس لئے بہکی باتیں کر رہے ہو۔۔۔

تمہیں میں بیورہ نظر آتا ہوں... کانوں کو ہاتھ لگائے استغفراللہ کہا تھا

وقاص جاؤ یہاں سے تنگ نہیں کرو میں پہلے ہی تھکی ہوئی ہوں تمہاری باتیں مزید دماغ خراب کر رہی ہیں

مجھ سے نکاح کرو گئی؟ وقاص نے آنکھیں بند کیے ایک ہی سانس میں بولا تھا

ملائکہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

گیٹ آؤٹ...

مطلب... اس کو سمجھ نہیں آئی تھی

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے وقا!...

ملائکہ خود پر ضبط کرتے ہوئے بولی تھی

کیوں دفعہ ہو جاؤں۔۔۔ اور اگر تم یہ سب اس کزن کی وجہ سے بول رہی ہو تو کان کھول کے سن لو ۔۔۔ تم صرف میری ہو صرف انسپکٹر وقاص رضا کی سمجھی اور کسی کا سوچا بھی تو پہلے اسے گولی ماروں گا اور پھر تمہیں کیونکہ اگر میری نہیں ہوئی تو کسی کی بھی نہیں ہو سکتی تم۔۔۔

اور کس حق سے گولی مارو گئے تم یہ بھی بتا دو ایک محبت تو سنبھالی نہیں گئی تم سے میری ذرا سی غلطی پر تم نے میرا ہاتھ بیچ راہ میں ہی چھوڑ دیا تھا بھول گئے ہو تو یاد کرا دیتی ہوں

چھوڑ کے تو تم بھی گئی تھی وہ بھی صرف ایک غلط فہمی پر۔۔۔ وقاص نے اپنی نظریں اسکی خفگی سے بھری آنکھوں میں گاڑھی تھی

ہاں گئی تھی کیونکہ مجھے غلط فہمی ہوئی تھی مگر تم تو سب جانتے تھے معاف کر دیتے نا چاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھ سے آنسو گال پر پھسلا تھا

میں معاف نہیں کرتا ملائکہ صدیقی سزا دیتا ہوں اور تمہاری سزا صرف قید ہے عمر بھر کی قید... وقاص چٹان سے بھی سخت لہجے میں بولا تھا

اس لئے بہتر یہی ہے نکاح کے لئے مان جاؤ !...

اور اگر میں نا مانو تو؟ سینے پر ہاتھ باندھے ضدی لہجے میں بولی تھی

تو اس دو ٹکے کے وردی والے کو زبردستی کرنی بھی آتی ہے وقاص بھی اسکے لہجے میں بولا تھا

اب تم ملائکہ صدیقی کے ساتھ زبردستی کروگئے... ملائکہ اسکے سینے پر انگلی رکھتے کرخت لہجے میں بولی تھی

محبت بھی تو صرف تم سے ہی کروں گا نا مائے لیڈی... اسکی انگلی تھامتا ذہ معنی لہجہ میں گویا ہوا تھا

ہمم...

کیا ہمممم؟

اچھا تم جاؤ ہم بعد میں اس بارے میں بات کریں گئیں

جب بھی بات کریں جواب میرے حق میں ہونا چاہئے ورنہ تم انجام جانتی ہو.... اسکے لہجے کو سمجھتے وقاص جیسے کھڑکی سے ایا تھا ویسے ہی کھڑکی پھلانگتا باہر نکل گیا تگا

حمزہ...

جی بھائی ...

کہاں جارہے ہو؟

روم میں جارہا ہوں بھائی رات کے اسوقت اور کہاں جانا میں نے حمزہ نے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا تھا ...

کوئی کام تھا آپ کو؟

نہیں کام تو نہیں تھا تم کچھ پریشان لگ رہے ہو سوچا پوچھ لوں... ارے نہیں بھائی کوئی خاص بات نہیں تھی...

آئی یو شور؟ اریان چادر اپنے شانوں پر پھیلاتے پھر سے گویا ہوا تھا شاید وہ مطمئن نہیں تھا...

ٹرولی شور بھائی حمزہ کی مسکراہٹ نے اسے قدرے مطمئن کیا تھا اریان اسے شب بخیر کہتے اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا اور حمزہ نے بھی قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے تھے

آج پھر وہ دشمنِ جان سارا بیڈ چھوڑے اسکی جگہ پر سو رہی تھی حمزہ کندھوں سے چادر کو اتارے اسکے گرد اپنی جگہ بنائے لیٹ گیا تھا...

ناراض ہو؟ کچھ دیر بعد سوال کیا تھا

زارا کوئی بھی جواب دیئے بغیر کمبل منہ تک تانے کروٹ لے گئی تھی... اتنی ناراضگی وہ صدمے سے بولا تھا...

ہاں ہے ناراضگی تم دفعہ ہو جاؤ وہ مزید کچھ بولتی حمزہ اپنی جگہ سے اٹھتے اسے سینے سے لگا گیا تھا...

حمزہ میں نے کہا ہے چھوڑیں... آواز دھیمی ہوئی تھی...

چھوڑ دوں؟ اسکے کہنے کی دیر تھی زارا نے اپنے بازو اسکی کمر کے گرد باندھے تھے۔۔۔

وہ ناراض تھی مگر ناراضگی میں بھی دور ہونے کی روادار نہیں تھی۔۔۔

تم نے مجھے اگنور کیا جب سے آئے ہو تب سے صرف اگنور ہی کر رہے ہو زارا بچوں کی طرح اسکے سینے سے لگے اسی کی شکایت کر رہی تھی۔۔۔

سوری میری جان فیصل نے کہا مجھے کی تم نے اسے بولا کہ اب تمہیں اب کال نا کروں۔۔۔مجھے غصہ آ گیا تھا کیونکہ ایک تو غلطی تمہاری تھی اور پھر یہ بات اس لئے میں نے بات نہیں کی مگر پھر تھوڑی دیر پہلے اسنے بتایا کہ وہ سب اسنے تنگ کرنے کے لیے مذاق میں کہا تھا...

میرا ہی دماغ خراب تھا جو اس بندر کی مدد لے لی حمزہ کی بات پر زارا نے خود کو کوسا تھا۔۔۔

ویسے یہ میری شرٹ کس خوشی میں پہن رکھی ہے تم نے۔۔۔

اسکا چہرا سامنے کرتے وہ آنکھوں میں محبت لیے بولا تھا۔۔۔

وہ.. جب بھی تم یہاں نہیں ہوتے تو میں تمہاری شرٹ پہن کے سوتی ہوں تمہاری خوشبو میرے آس پاس رہتی ہے تو مجھے اچھی نیند آتی ہے زارا جھکے ہوئے چہرے کے ساتھ بولتی اسکے دل کے تار چھیڑ گئی تھی۔۔۔

مگر آج تو میں یہی ہوں تمہارے پاس.. "اپنا موبائل سائلنٹ پر کرتے وہ مزید قریب ہوا تھا۔۔۔

ہاں یہی ہو مگر ناراض تھے۔۔۔

ناراضگی اپنی جگہ اور سکون اپنی جگہ میری جان میں چاہے لاکھ ناراض سہی مگر سکون صرف تمہارے پاس ہی ہے تو دور رہنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انگوٹھے کی مدد سے اسکے ہونٹ سہلاتا گھمبیرتا سے بولا تھا۔۔۔

اسکے محبت بھرے لہجے پر زارا کو اپنی جان مشکل میں نظر آرہی تھی۔۔۔

مم.. مجھے نیند آرہی ہے... وہ اسکے حصار سے نکلتی حمزہ نے اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی تھی

۔۔۔

Tonight you are mine...

حمزہ نے سرگوشی کرتے اسکی شہ رگ پر اپنا گرم لمس چھوڑا تھا۔۔۔ حمز...ہ۔۔۔

ششش بہت وقت دے دیا میری جان اب عمل کرنے کا وقت ہے...

زارا مزاحمت کرتی حمزہ اسکے لبوں پر جھکا تھا اسکے بعد وہ رکا نہیں تھا زارا اپنے سینے پر جابجا اسکے لمس محسوس کرتی تڑپ اٹھی تھی دل پسلیاں توڑے باہر آنے کو تھا پھر سے کوئی مزاحمت کرتی حمزہ اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے تکیے سے لگا گیا تھا... حمزہ کی بڑھتی جسارتیں زارا کو اپنا آپ اسکو سونپنے پر مجبور کر گیا تھا وہ جانتی تھی جتنا بے قرار وہ تھا اسکے سامنے اسکی ایک نہیں چلے گئی۔۔۔ آخر کار اسکی سچی محبت کے سامنے زارا کی نفرت بھی گھٹنے ٹیک گئی تھی حمزہ نے اس موم کی گڑیا کو پور پور اپنی محبت میں بھگو دیا تھا اور زارا اسکی سنگت میں خود کو دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی تصور کر گئی تھی

صبح اسکی آنکھ دیر سے کھلی تھی گھڑی دس کا ہندسہ دیکھا رہی تھی زارا کی نظر وہاں سے ہٹتی حمزہ پر آرکی تھی جو شرٹ لیس سو رہا تھا اسکے چہرے پر سکون ہی سکون تھا... بغیر کوئی حرکت کیے بس اسے سوتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟

زارا جو فیصل کی کلاس لینے کے بارے میں سوچتی بیڈ سے اٹھنے والی تھی حمزہ کی گرفت میں اپنی کلائی دیکھتی پھر سے لیٹ گئی تھی

فریش ہونے جا رہی ہوں !...

نہیں تم کہیں نہیں جا رہی۔۔۔ اسے خود میں دبوچے وہ پھر سے آنکھیں موند گیا تھا اسکی پکڑ میں اتنی سختی تھی زارا کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

حمزہ مجھے سانس نہیں آرہا چھوڑو...

زارا کی گھٹی گھٹی آواز سنے حمزہ نے اپنی گرفت ڈھیلی کی تھی۔۔۔ سو جاؤ ابھی کہیں نہیں جا رہی تم۔۔۔

اسکی بات پر زارا کا منہ بنا تھا

حمزہ ٹائم دیکھو کیا ہو رہا ہے اور مجھے سخت بھوک لگ رہی ہے اس لئے چھوڑو مجھے... تمہیں سونا آرام سے سوتے رہو پر مجھے جانے دو۔۔۔

اسکے لاکھ مزاحمت پر بھی وہ اپنی کلائی اسکے ہاتھ سے نہیں آزاد نہیں کرا سکی تھی

تم بھی میرے ساتھ سو گئی...وہہ ضدی لہجہ اپنائے بولا تھا۔۔۔

حمزہ مجھے تنگ نہیں کرو ورنہ میں نے تمہارا سر پھاڑ دینا ہے آخر اپنی ٹون میں واپس آتے زارا نے اپنے لمبے ناخن اسکے ہاتھ پر چبھوئے تھے

تمہاری کچھ ایسی ہی نشانیاں میری کمر اور کندھے پر بھی رقم ہیں میری جان حمزہ اپنے ہاتھ پر ناخن کے نشان دیکھتا بے باکی سے بولا تھا۔۔۔

وہ کان کی لو تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

تم ایک نمبر کے لوفر اور گھٹیا انسان ہو حمزہ۔۔۔

زارا اپنی شرم بالائے طاق رکھتی کشن سے مارنے لگی تھی۔۔۔

اس میں گھٹیا والی کیا بات ہوئی جو سچ ہے وہ سچ ہے حمزہ اسے قریب کرتا گردن میں منہ چھپا گیا تھا زارا اسے پھر سے رات والی ٹون میں واپس آتی دیکھ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

اب میرے پاس آنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ بہت برا ہو گا زارا اسے دھمکی سے نوازتے اپنی جان بچاتی واشروم میں بند ہوئی تھی۔۔۔

حمزہ اسکی معصوم دھمکیوں پر ہنستا بیڈ سے اٹھا تھا یقیناً آج کی صبح اسکی زندگی سے سب سے حسین صبح تھی۔۔۔۔

مما بیٹھے سمیرا بیگم جو چائے اور دیگر لوازمات ملازمہ کے ساتھ رکھتی واپس جانے کے لئے مڑی تھی اریان کی آواز اسکے ساتھ صوفے پر جا بیٹھی تھی

وہ سب اسوقت لاؤنج میں موجود تھے ملائکہ کل رات ہی اریان کو وقاص کی نکاح والی پیشکش کے بارے میں بتا چکی تھی جس پر اریان نے اسے حویلی بلایا تھا مگر ملائکہ یہاں آکر حیران ہوئی تھی کیونکہ وہاں وقاص بھی موجود تھا عون صاحب سمیرا بیگم اور آسیہ بیگم فیصل سمیت سب وہاں موجود تھے

۔۔۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں میرا اریان فیصل اور حمزہ کے علاوہ کوئی نہیں ہے ان تینوں کے بعد مجھے آپ سب کی شکل میں انمول رشتے ملے میرے پاس پہلے صرف اچھے دوست اور بھائی تھے پھر مجھے انکی بدولت زارا اور طوبیٰ جیسی پیاری بہنیں سویٹ سی دادی اور آپ دونوں جیسے عظیم اور اتنی محبت کرنے والے انکل آنٹی ملے میرا آپ سب کے سوا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اسکی آنکھوں میں نمی اتری تھی طوبیٰ نے اسکا کندھا تھپتھپائے حوصلہ دیا تھا... عون صاحب اپنی جگہ سے اٹھتے ملائکہ کے سر پر ہاتھ رکھ گئے تھے کس نے کہا آپ کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے بیٹا ہم ہیں نا آپ ہمیں طوبیٰ اور زارا جیسی ہی پیاری ہو بیٹا۔۔۔

آپ کے انکل نے بلکل ٹھیک کہا ہے ملائکہ رونا بند کریں سمیرا بیگم پیار سے بولتے اسے سینے سے لگایا تھا ۔۔۔ عون صاحب اور سمیرا بیگم اسکے پاس ہی بیٹھ گئے تھے۔۔۔

تو تم ہماری بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہو؟ عون صاحب باپ کی حیثیت سے رعب دار لہجے میں سامنے بیٹھے اس نوجوان سے مخاطب ہوئے تھے۔۔۔

ملائکہ تو بیٹی لفظ پر جیسے جی اٹھی تھی اسکے سگے باپ نے تو کبھی اسے بیٹی کہنا تو دور سمجھا بھی نہیں تھا اور یہاں وہ لوگ جنہیں وہ جانتی تھی نہیں تھی جو اسے نہیں جانتے تھے آج اپنی بیٹی کہہ کر مخاطب کر رہے تھے ملائکہ کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہنے لگے تھے۔۔۔

وقاص جو فیصل اور اریان کے درمیان بیٹھا تھا عون صاحب کی دہشت زدہ آواز پر گڑبڑا گیا تھا۔۔

جی .... وہ ایک لفظی جواب دیئے پھر سے خاموش ہوا تھا۔۔ وقاص نے ایک نظر اریان کی طرف دیکھا تھا جو بہت شان سے اپنے چاچو کو دیکھ رہا تھا ان کا لہجہ دبدبہ رعب سب خاندانی تھا جو عون صاحب میں بھی ویسا ہی تھا جیسا کہ وہ اریان ملک میں دیکھتا آیا تھا۔۔ میں کیسے مان لوں تم میری بیٹی کو خوش رکھو گئے؟

عون صاحب کا سوالیہ لہجے نے وقاص کو سوچوں سے باہر لا پٹخا تھا۔۔۔

میری تو جان بھی حاضر ہے انکل آپ کی بیٹی کے لئے اسکی خوشی کے لئے وقاص رضا کچھ بھی کر گزرنے کے لئے تیار رہے گا بس ایک ریکویسٹ ہے آپ سے۔۔۔

وقاص آخر میں التجائیہ لہجہ لیے بولا تھا۔۔

ملائکہ نے بھی اسکی طرف نظریں اٹھائی تھی۔۔۔

وہ کیا بیٹا؟اب کی بار جواب سمیرا بیگم نے دیا تھا۔۔۔

آنٹی آپ کی بیٹی مجھ پر ظلم بہت کرتی ہے یہ سوجھی ناک آپ دیکھ تو رہی ہوں گئیں یہ بھی اسکی ہی کرامات ہیں میں اسکی ہر بات ماننے کو تیار ہوں بس اسے بولیں اپنے ہاتھوں کا استعمال میرے چہرے پر نا کیا کرے وہ بہت معصوم سے لہجے میں بولتا رونی صورت بنا گیا تھا۔۔۔

طوبیٰ کی ہنسی چھوٹی تھی یہ سب ملائکہ آپی نے کیا؟وہ ہنستے ہوئے بولی تھی مگر خود پر ٹکی عون صاحب کی نظریں دیکھ جھٹ سے خاموش ہوئی تھی۔۔۔وہ تو خاموش ہو گئی تھی مگر وہاں موجود سب دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے ملائکہ کو اسکے سب کے سامنے ایسے بولنے پر شرمندگی ہوئی تھی دادی کو وہ معصوم اور سیدھا سادھا سا لڑکا بہت پسند آیا تھا۔۔۔

ملائکہ بیٹا یہ بلکل بھی اچھی بات ہیں ہے سمیرا بیگم نے وقاص کی اتری شکل دیکھ فوراً سے اسکو ڈپٹا تھا

۔۔۔

سوری اب نہیں ہو گا ایسا ملائکہ اپنی غلطی مانتے سر جھکا گئی تھی مگر وقاص کو گھوری سے نوازنا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔

تو پھر میں یہ رشتہ ڈن سمجھو وقاص کی جوش بھری آواز نے سب کو اسکی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔

کیوں نہیں بیٹا آپ جیسے شریف اور سمجھدار لڑکے کو بھلا کون ریجیکٹ کرے گا۔۔۔

شریف... تیرے جیسا شریف تو ہم چراغ لے کر بھی ڈھونڈے گئے تو نہیں ملے گا فیصل مزاحیہ انداز میں کہتا قہقہہ لگا گیا تھا وقاص نے اسے آنکھیں دیکھانے پر ہی ٹرکایا تھا۔۔۔ پر عون صاحب کی آواز پر وہ سب انکی طرف متوجہ ہوئے تھے... زارا اور حمزہ بھی انکے پیچ آچکے تھے۔۔۔ طوبیٰ زارا کو ساری بات بتاتی مار والی بات پر ہنسے جا رہی تھی۔۔۔

پر اگر کبھی تمہاری وجہ سے میری بیٹی کو ذرا سے بھی تکلیف ہوئی تو مجھ سے کسی قسم کی نرمی کی امید مت رکھنا یہ دونوں تمہارے سامنے ہیں عون صاحب نے حمزہ اور فیصل کی طرف اشارہ کیا تھا مجھے بیٹوں کی طرح عزیز ہیں مگر زارا اور طوبیٰ کے معاملے میں یہ بھی میرے لئے بعد میں آتے ہیں ویسے ہی ملائکہ بھی مجھے بہت عزیز ہے اسلیئے اسکی ساری زمہ داری میں آپ کو سونپ رہا ہوں مجھے امید ہے کبھی میری بیٹی کی اداسی کی وجہ آپ نہیں بنو گئے۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں انکل ملائکہ کو کبھی میری طرف سے شکایت کا موقع نہیں ملے گا... وقاص ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ سجائے سر کو خم دیئے بولا تھا۔۔۔

تو پھر دیر کس بات کی ہے بیگم سب کا منہ میٹھا کرائیں عون صاحب کی چہکتی ہوئی آواز نے ان سب کو خوش کر دیا تھا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں فیصل اور حمزہ نے تمام انتظامات کر دیئے تھے اور سب کی رضامندی سے ملائکہ اب ملائکہ صدیقی سے ملائکہ وقاص رضا بن گئی تھی۔۔۔

مبارک ہو برخودار جیتے رہو عون صاحب وقاص سے گلے ملتے خوشی سے بولے تھے۔۔۔

ملائکہ میرے لئے بہت خاص ہے بہن سے لے کر ایک بہترین دوست تک وہ آج تک میرے ساتھ رہی ہے اگر اسے ذرا سی بھی تکلیف ہوئی چاچو تو تمہیں معاف کر دیں گئیں مگر مجھ سے اس طرح کی کوئی امید مت رکھنا اریان اسکے گلے لگتے کان میں سرگوشی کرتے بولا تھا۔۔ وقاص کو اسکی آنکھوں میں صاف وارننگ نظر آئی تھی چاچو بھتیجا دونوں ایک جیسے ہی ہیں آرام سے بات تو کرنی نہیں ہے سیدھا مرنے مارنے پر آجاتے ہیں وقاص دل میں سوچتا گہری سانس بھر کے رہ گیا تھا۔۔

مبارک ہو مسز ملائکہ وقاص رضا فیصل شرارت سے بولتے اسکے سر پر ہاتھ رکھے ہنسا تھا۔۔

ملائکہ بھی مبارکباد وصول کرتی مسکرائی تھی۔۔

اب تم یہی رہو گئی۔۔۔

اور وہ کس خوشی میں ملائکہ نے اسکی بات پر آئی برو اٹھایا تھا۔۔ ارے تمہارے دوست کی شادی ہے فیصل اترا کے بولتا کالر جھاڑنے لگا تھا اریان اور حمزہ اسکی حرکت پر ہنسے تھے جیسے کوئی بہت بڑا عظیم کارنامہ سرانجام دینے جا رہا ہو۔۔۔

رئیلی مبارک ہو پھر تو تمہیں بھی ملائکہ گرم جوشی سے بولی تھی۔۔۔

نکاح مبارک میری جان زارا اسکے گلے ملتی مسکرائی تھی۔۔۔

اللہ پاک آپکو ہمیشہ خوش رکھیں ملائکہ آپی طوبیٰ کی دعا پر اسکے لب بے ساختہ کِھل اٹھے تھے۔۔۔

تمہیں بھی مبارک ہو چھوٹی سی گڑیا دولہن بننے والی ہے ملائکہ کے گال کھینچنے اور جملے پر یکدم طوبیٰ کے چہرے پر سرخی اتری تھی جو وہاں کسی سے بھی چھپی نہیں رہ سکی تھی جس دن سے اسکے دن ڈالے گئے تھے وہ کمرے میں نظر بند ہو گئی تھی فیصل سے دور بھاگنے لگی تھی اس سے چھپتی پھرتی تھی۔۔۔

فیصل چاہتا تو ایک پل میں اس تک رسائی حاصل کر لیتا مگر وہ بھی وقت دے رہا تھا کیونکہ شادی کے بعد تو اسے خود کے لیے بھی وقت نہیں ملنے والا تھا۔۔۔ اسکی پلکیں ہنوز جھکی ہوئی تھی مگر خود پر فیصل کی بے باک نظریں وہ اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

مم... میں روم میں جا رہی ہو زارا اور ملائکہ جو اسے ریلیکس کرنے کا بول رہی تھی وہ کچھ بھی سنے بغیر اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

افففف یہ لڑکی کتنا شرماتی ہے ملائکہ کے جملے نے وہاں موجود سب لوگوں کو ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

مجھے اجازت دیں میں اب چلتا ہوں وقاص کی آواز پر وہ سب اسکی طرف مڑے تھے۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے بیٹا کھانا کھا کر جایئے گا میں ضرور رکتا آنٹی مگر میں بہت سارے کیس پینڈنگ میں چھوڑ آیا ہوں کھانا پھر کسی دن انشاء اللہ آپ سب کے ساتھ ضرور کھاؤں گا۔۔۔

جی جی چھوٹی ماما جانے دے اب تو ویسے بھی آنا جانا لگا رہے گا انسپکٹر کا انکی امانت جو یہاں ہے فیصل کے مضحکہ خیز جملے پر وہاں سب کے چہرے مسکرا اٹھے تھے۔۔۔

ملائکہ اسکی بات پر خجل سی ہوتی سر جھکا گئی تھی وہ جو ابھی طوبیٰ کے شرمانے پر ہنس رہی تھی اب خود شرما رہی تھی وقاص اسکا شرم سے گلابی پڑتا چہرا نظروں میں بھرتا سب کو اللہ حافظ کہتا حویلی سے باہر نکلا تھا۔۔۔

اریان جو وہاں سب کو خوش دیکھ کر پرسکون سا کھڑا تھا ملائکہ کی نظریں بار بار خود پر اٹھتے دیکھ لاؤنج سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔ میں ابھی آتی ہوں۔۔۔

ملائکہ زارا سے ایسکیوز کرتی اسکے پیچھے آئی تھی۔۔۔

کوئی پریشانی ہے؟ اریان بازو فولڈ کرتا بولا تھا

اسکے چہرے پر مسکراہٹ ہنوز قائم تھی

مگر ملائکہ سے ملی خبر نے اسکی مسکراہٹ کو اسکے خوبصورت چہرے سے نوچ ڈالا تھا اسکے قدم لڑکھڑائے تھے اگر وہ دیوار کا سہارا نہیں لیتا تو ضرور زمین بوس ہو جاتا

اریان سنھبالو خود کو۔۔۔ ملائکہ اسکا ہاتھ تھامتی اریان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے دور رہنے کو کہا تھا۔۔۔

رات ہو گئی تھی حویلی کے مکین اس گرم کمرے میں بیٹھے کھانے کے بعد چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے وہاں موجود تمام لوگ خوشگپیوں میں مصروف تھے سوائے ملائکہ کے اسے اریان کی فکر ستائے جا

رہی تھی جو دوپہر کا نکلا تھا اور ابھی تک حویلی نہیں آیا تھا۔۔۔ طوبیٰ بھی ان کے ساتھ موجود تھی جسے زارا زبردستی کھینچ کر اپنے ساتھ لائی تھی۔۔۔ چلو بچہ پارٹی سب اپنے اپنے کمروں میں چلو عون صاحب کے بولنے پر سب کے منہ بنے تھے بابا ویٹ ابھی گیم چل رہی ہے میں بس جیتنے ہی والی ہوں وہ چاروں مل کر لڈو کھیل رہے تھے۔۔۔ جس میں فیصل لگاتار چیٹنگ کرتا ان کو ہرا رہا تھا۔۔۔ کوئی گیم نہیں صبح جلدی اٹھنا ہے۔۔۔ افف ماما جانا آپ نے ہے اور جلدی ہم کیوں اٹھیں گئیں زارا اپنی باری چلتی مصروف سے انداز میں بولی تھی وہ اسلیئے بیٹا جی کہ ملازمہ کے ساتھ مل کر ناشتے کی ساری تیاری آپ کراؤ گئی سمیرا بیگم کی بات پر زارا کو پتنگے لگے تھے۔۔۔ نا کریں مما میں کیوں اٹھوں گئی

میں... نو مما میری نیند وہ بے ربط جملے بولتی دہائی دینے لگی تھی ملائکہ اور طوبیٰ اسکی حالت پر مسکراتی محفوظ ہو رہی تھیں۔۔۔ میں کرلوں گئی کوئی ایشو نہیں ہے آنٹی اسے سونے دیں گئیں ملائکہ کی بات پر انہوں نے زارا کو گھورا تھا۔۔۔

اوکے میں اٹھ جاؤں گئی۔۔۔ زارا ہار مانتی منہ بنائے اٹھی تھی

ارے گیم تو ختم کرلو فیصل کی آواز پر مڑتے اسنے ساری گیم پلٹ کے رکھ دی تھی۔۔۔

تم جیسے چیٹر کے ساتھ مجھے نہیں کھیلنا زارا منہ چڑاتی کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

زارا کی بچی فیصل بھی غصے سے اٹھتا اسکے پیچھے بھاگا تھا مگر تب تک وہ کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔

حمزہ اور ملائکہ نے اپنا اپنا سر پکڑا تھا اچھا ہوا اماما چلی گئی تھی ورنہ وہ یہ حال دیکھتی تو کل کا پلان کینسل کرتے یہی بیٹھ جاتی۔۔۔ ملائکہ اسکی بات پر ہنسی تھی۔۔۔

حمزہ

وہ جو کمرے کی طرف جارہا تھا لائکہ کی آواز پر پلٹا تھا۔۔۔

وہ اریان سے بات ہوئی تمہاری وہ ابھی تک واپس نہیں آیا حمزہ کو وہ پریشان لگی تھی۔۔۔

بھائی اکثر لیٹ آتے ہیں تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔

نہیں وہ جب گیا تھا تو کافی پریشان تھا اس لیے پوچھا ملائکہ نے ساری بات اسے نہیں بتائی تھی۔۔۔

آجائیں گئیں فکر نہیں کرو تم اور رہی بات پریشانی کی تو وہ مما کی طبیعت کو لے کر کچھ پریشان تھے اور کوئی وجہ نہیں ہے تم بھی آرام کرو جاؤ اور پریشان نہیں ہونا۔۔۔۔

آج اسکا نکاح تھا وہ کب سے بیٹھے خالی نظروں سے اپنے ہاتھوں کو تکے جارہے تھی اپنے ہاتھوں پر بنی لکیروں پر انگلی پھیرتی مسکرائی تھی وہ سب قسمت کا ہی تو کھیل تھا جو دل میں تھا وہ ان لکیروں میں نہیں تھا... اور پھر کچھ محبتیں لاحاصل ہی رہیں جو بہتر ہیں وہ شاید خود کو تسلی دے رہی تھی مگر دل میں درد کی ٹیسے اٹھی تھی۔۔۔ دل کے اس شور کا کیا کرتی جو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا تم یہ کرلوگئی مگر وہ بے موت مارا جائے گا وہ اسے مارنا نہیں چاہتی تھی مگر بچانا بھی اسکے بس میں نہیں تھا نا چاہتے ہوئے بھی

اسکی آنکھوں سے دو موتی لڑکھڑاتے ہوئے گال پر آ پھسلے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک کے بعد ایک اسکی آنکھوں نے کئی موتی بہائے تھے جنہیں اسنے بہنے دیا تھا

اپنے پیچھے درانی صاحب کو کھڑے دیکھ کر بھی اسنے انہیں صاف کرنے کی کوشش نہیں کی تھی

بابا۔۔۔میں یہ کیسے... وہ ہمت ہاری تھی

مجھے میری بیٹی پر پورا بھروسہ ہے درانی صاحب اسکی بات درمیان میں ہی کاٹتے اسکا ماتھا چومتے بولے تھے۔۔۔

چلیں... اپنے پیچھے عین کو کھڑے دیکھ حیام نے سر اثبات میں ہلایا تھا وہ کل سے ہی اسکے گھر پر تھی جو کچھ بھی اسکی زندگی میں ہوا تھا اسکے بعد حیام کا فیصلہ اسے بلکل ٹھیک لگا تھا حیام کو بھی اپنی دوست کو اپنے ساتھ کھڑا دیکھ کر کچھ ڈھارس ملی تھی۔۔۔

صبح کے گیارہ بج رہے تھے نکاح کی رسم لان میں ہی منعقد کی گئی تھی سردیوں کی صبح کی پھیلی ہلکی ہلکی دھوپ بھلی لگ رہی تھی درانی صاحب نے صرف چند لوگوں کو ہی اس رسم میں بلایا تھا جس میں حیام کی تائی اور اشعر سرفہرست تھے۔۔۔ عین نے اسکا اتنا بڑا گھونگھٹ نکالا تھا کہ اسے کچھ بھی صحیح سے نظر نہیں آرہا تھا حیام کو لاکر سٹیج کی ایک سائیڈ پر بیٹھایا گیا تھا اور دوسری سائیڈ پر دولہے کو بیٹھایا تھا درمیان میں سرخ گلاب سے سجے پردے کی دیوار بنائی گئی تھی۔۔۔

دل کو کچھ ہوا تھا اسنے نظر اٹھا کے اپنی دوسری طرف دیکھا تھا مگر وہاں اشعر کو بیٹھے دیکھ اسکا دل پل بھر کو بند ہوا تھا۔۔۔ تو تم نہیں تھے میرے نصیب میں سوچتے ہوئے اسکے لبوں پر تلخ مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔۔۔ میں راضی ہوں تیرے فیصلے پر یارب بس مجھے صبر دے حیام اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی آنکھوں میں امڈتے ان آنسو کو واپس پیچھے دھکیلتی بہت ضبط سے بولی تھی... اسنے دوبارہ سے نظریں جھکالی تھی

تقریباً آدھے گھنٹے بعد مولوی صاحب اس طرف نکاح پڑھاتے حیام کی طرف آئے تھے۔۔۔ نکاح پڑھانا شروع کریں مولوی صاحب درانی صاحب کے کہنے پر مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا تھا۔۔۔

حیام درانی ولد ظہیر درانی گواہوں کی موجودگی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر طے پائے گئے 50 لاکھ حق مہر کے عوض آپ کا نکاح اریان ملک ولد انور ملک کے حق میں دیا جاتا ہے۔۔۔

آپ کو قبول ہے؟

وہ یکدم سکتے میں آئی تھی اریان ملک زیر لب اسکا نام دوہرانے ہر اسے لگا شاید اسنے کچھ غلط سنا ہے اسنے سر اٹھائے درانی صاحب کی طرف دیکھا تھا جنہوں نے شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر رکھا تھا حیام نے آنکھوں میں ڈھیروں آنسوؤں اور شکوئے لیے نظریں پھیری تھی مگر انکی آنکھوں میں جھلکتا بیٹی والا مان حیام نظر انداز نہیں کر پائی تھی۔۔۔ دل پر پتھر رکھے اسنے اپنے آپ کو کچھ کہنے کے قابل بنایا تھا۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

اور کہا بھی تو کیا۔۔۔ آج وہ سر جھکا گئی تھی اپنے بابا کا مان رکھ گئی تھی

کیا آپ کو قبول ہے ؟

قبول ہے... تین بار قبول ہے کہتے ہی اسکے دل میں سرد مہری اتری تھی وہ پتھر کی بت بنی اپنی جگہ سن ہو گئی تھی اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اگر آج اس سے کوئی پوچھتا اذیت کی آخری حد کیا ہے تو وہ بلا جھجھک بولتی ۔۔۔ کسی ایسے شخص کو نکاح میں قبول کرنا جو آپ کی عزت کی دھجیاں اڑا دے اور پھر معاوضے کے طور پر آپ سے نکاح کر لے بھلا ایسے بھی عزتیں واپس آتی ہیں ۔۔۔ وہ رونا چاہتی تھی چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی پوچھنا چاہتی تھی آخر کیوں ہوا تھا یہ سب اسکے ساتھ کیوں اسکے مجرم کو سزا دینے کے بجائے اسکا سرپرست بنا دیا گیا تھا کیوں اسکی ذات کا تماشا بنایا جا رہا تھا ۔۔۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی جیسی اذیت وہ سہہ رہی تھی کیا کسی نے ایسی اذیت سہی ہے اگر سہی ہے تو اسے بھی راہ فرار کا راستہ ملے وہ کیوں گھٹ گھٹ کر جی رہی تھی ۔۔۔۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی وہاں پہنچا تھا اسکے دل کی حالت کیا تھی صرف وہی جانتا تھا مگر کچھ دیر بعد اس لڑکی کو نکاح میں لیتے جیسے اسکی دل کے دنیا ہی بدل گئی تھی

حیام کے قبول ہے کہتے ہی اریان ملک سجدے میں جھکا تھا۔۔۔

حیام کا وہاں دم گھٹنے لگا تھا وہ کسی سے بھی ملے بغیر اٹھتی ہوئی کمرے کی طرف چلی گئی تھی اریان کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہو رہا تھا وہ شاید اس نکاح کو قبول نہیں کر رہی تھی درانی صاحب فوراً سے حیام کے پیچھے گئے تھے۔۔۔ کمرے کے وسط میں کھڑی نظریں غیر مرئی نقطے پر جمی تھیں

مجھے دھوکہ دیا ہے۔۔۔ وہ اپنے پیچھے درانی صاحب کی قدموں کی آہٹ سنے تھکن سے چور لہجے میں بولی تھی۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے بیٹا کوئی بھی چاپ اپنی اولاد کو اداس نہیں دیکھ سکتا اور میں نے محبت دیکھی ہے اریان کی آنکھوں میں آپ ...

محبت محبت کیا کروں میں اس محبت کا بابا۔۔۔ حیام ان سے دور ہوتی پھٹ پڑی تھی

مجھے جواب دیں میں کیا کروں اس محبت کا جس نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا میری عزت میرا وقار سب چھین لیا مجھ سے.... میرے دل کے ہزار ٹکرے کر ڈالے میری روح زخمی کر دی وہ آنسو بہاتی اپنے سوالوں کے جواب مانگ رہی تھی۔۔۔

درانی صاحب خاموش کھڑے بس اسے سن رہے تھے ان کے پاس الفاظ نہیں تھے جس سے وہ اسے دلاسا دیتے۔۔۔

میں نے آپ پر یقین کیا تھا بابا... وہ توقف کے بعد پھر سے بولی تھی۔۔۔ اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا درانی صاحب کا دل مٹھی میں آیا تھا

آپ نے بھی میرا یقین توڑ دیا بابا وہ افسردگی سے بولتی رخ موڑ گئی تھی

معاف کر دو مجھے میرے بچے اور معاف کر دو اریان کو بھی۔۔۔

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ اریان کی وقالت کر رہے تھے حیام نے آنکھوں میں بے یقینی لیے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

یہ آپ کہہ رہے ہیں وہ سپاٹ چہرا لیے بولی تھی آپ تو واحد گواہ تھے میری ہر اذیت کے... آپ بھی بدل گئے بابا آپ نے تو حیام کو راتوں میں پل پل تڑپتے سسکتے دیکھا ہے پھر بھی بابا وہ ٹوٹے بکھرے لہجے میں کہتی ان سے فاصلہ بنا گئی تھی۔۔۔

میں نہیں بدلا میری جان آپ کے بابا اب بھی آپ کے ہیں میں گواہ ہوں آپ کی ہر تکلیف کا میرے بچے مجھ سے بدگمان ناہوں میں جیتے جی مر جاؤں گا حیام۔۔۔ کب تک آپ ایسے ہی رہو گئے معاف کر دو اسے ایک موقع دے کر دیکھو صرف ایک۔۔۔ بھول جائیں سب اور ایک نئی زندگی کی شروعات کریں میں نہیں دیکھ سکتا آپ کو ایسی حالت میں۔۔۔ انکی آواز میں نمی اتری تھی

مجھے اکیلا چھوڑ دیں بابا۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولتی بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔۔

درانی صاحب بھی مزید کچھ بولے بغیر کمرے سے نکل گئے تھے

حیام کا کہا ایک ایک لفظ اسنے بہت ضبط سے سنا تھا ہر جملہ اریان کو اپنے دل پر کسی چابک کی طرح لگتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

درانی صاحب اسکے پاس سے گزرے تھے مگر وہ نظریں نیچے کیے کھڑا رہا اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

ایک ہی پوزیشن میں گھنٹوں بیٹھنے کے بعد اسکے کانوں میں دور سے آتی مغرب کی اذان کی آواز گونجی تھی۔۔۔ خود کو اس بھاری جوڑے سے آزاد کراتی باوضو ہو کر نماز ادا کرنے لگی تھی نماز ادا کرتے اسنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔۔

یہ کیسا انصاف ہے اللہ جی ؟ اسکی آنکھ سے آنسو بہتا گال پر لکیر کھینچ گیا تھا اور پھر نا جانے کتنی دیر وہ وہی بیٹھی بنا آواز کے روتی رہی تھی۔۔۔

رات کے تین بجے وہ چوروں کی طرح اسکے کمرے کی کھڑکی سے اندر داخل ہوا تھا اسکی نظر سب سے پہلے بیڈ کی جانب اٹھی تھی مگر اسے وہاں ناپا کر اریان کو تشویش ہوئی تھی چند قدم آگے بڑھانے پر اسکے قدم رکے تھے سامنے ہی دیوار کے ساتھ حیام جائے نماز پر ہی بیٹھی دیوار سے سر ٹکائے سو رہی تھی۔۔۔اریان گھٹنوں کے بل بیٹھتا اسکے قریب ہوا تھا وہ بے خودی کے عالم میں اپنی محرم کو دیکھ رہا تھا میک اپ اور آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان اس دشمنِ جان کو اور بھی حسین بنا رہے تھے اس نے نظروں سے ہی اسکے ہر ایک نقش کو چھوا تھا دل کے اکسانے پر اسنے ہاتھ بڑھائے حیام کے گال سے اپنی انگلیاں مس کی تھی اور وہی لمحہ تھا حیام کی آنکھ کھلی تھی اپنے سامنے اریان ملک کو بیٹھے دیکھ اسے یقین نہیں آیا تھا حیام خواب سمجھتی پھر سے آنکھیں موندتی اریان کی آواز نے اسے ہوش کی دنیا میں لا کھڑا کیا تھا۔۔۔

یہاں کیوں سو رہی ہو؟ لہجے میں محبت ہی محبت تھی

تت.. تم یہاں اسوقت میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟

یہ میری بیوی کا کمرہ ہے اور میں یہاں جب بھی آؤں میری مرضی۔۔۔ اسکے لہجے میں ایک مان تھا جو پہلے حیام نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا

میں تمہاری بیوی نہیں ہوں اریان ملک۔۔۔ تھکے ہوئے لہجے میں کہتی اس سے دوری بنا گئی تھی

ہم یہ بحث پھر کسی دن کر لیں گئیں ابھی میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں کتنا خوش ہوں ہمارے نکاح پر... تمہیں اپنی زندگی کا اہم ترین حصہ بنا کر اپنی محبت کو محرم بنا کر۔۔۔ وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے ان دونوں نے درمیان عرصوں کی بے تکلفی ہو۔۔۔

دوسروں کو اذیت میں ڈال کر خوش ہونے کا فن صرف تمہارے پاس ہی ہے مسٹر اریان ملک۔۔۔ وہ کاٹ دار لہجے میں بولی تھی۔۔۔

میں خوش ہونے سے زیادہ پر سکون ہوں کہ اب تم میری بیوی ہو۔۔۔ میری دسترس میں ہو... صرف اریان ملک کی ہو۔۔۔ اریان اسکا لہجہ اگنور کیے نرمی سے بولا تھا

حیام نے نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا آنکھوں کا ملاپ ہوا تھا اس نے اریان کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت ہی محبت دیکھی تھی

اسکا پر سکون لہجہ حیام کی نفرت کو مزید بڑھا رہا تھا مگر میں اس نکاح کو نہیں مانتی سنا تم نے... تم دھوکے باز ہو تم نے ایک بار پھر مجھے دھوکہ دیا وہ اپنی بے بسی پر روتی اس کے سینے پر مکے برسا رہی تھی

جو سزا دو گئی قبول کروں گا جب تک معاف نہیں کرو گئی معافی مانگتا رہوں گا بس خود کو تکلیف مت دو یہ رونا چھوڑ دو میں تمہارے سامنے ہوں مجھے تکلیف دو مجھے سزا دو۔۔۔ تمہیں تکلیف میں دیکھتا ہوں تو دگنی تکلیف سے گزرتا ہوں وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولتا اسکی دونوں کلائیوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں پکڑ گیا تھا

اسکی آواز میں جھلکتے کرب نے اسے ایک بار پھر اریان ملک کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا تھا وہ روتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اریان اسے خود کو دیکھتے پا کر سینے سے لگا گیا تھا

جس طرز کی سزا مقرر کرنی ہے کر سکتی ہو بس شرط یہ ہے مجھ سے دور مت ہو میرے قریب رہو تمہاری دوری کے تصور سے ہی میری سانسیں رکنے لگتی ہیں وہ دھیرے دھیرے اسکے کان میں سرگوشیاں کرتے بال سہلاتا اسے پر سکون کر رہا تھا

اسکی گرم سانسیں اپنے کان اور گردن کے گرد محسوس کرتی حیام کی جان پر بنی تھی ڈھرکنوں میں انتشار برپا ہوا تھا وہ بے دھیانی میں اسکے اتنے قریب آگئی تھی جس کا احساس اسے اب ہوا تھا اسنے دور ہونا چاہا تھا مگر اریان اسکی مزاحمت کو ناکام بناتے پھر سے بولا تھا۔۔

تمہاری محبت ہی اب میرے جینے کا سہارا ہے حیام قبول کر لو مجھے اور میری محبت کو... اریان اپنا گھیرا مزید تنگ کرتے ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا تھا

یہ محبت نہیں ہے اریان۔۔۔ یہ پچھتاوا ہے جو تمہیں تمہارے کیے گناہ پر ہو رہا ہے

میری محبت کو پچھتاوے کا نام نہیں دو حیام یہ بہت پاکیزہ ہے بلکل تمہاری طرح تمہیں مجھ سے نفرت کرنی ہے کرو میں اف تک نہیں کروں گا مگر میری محبت کو پچھتاوا مت کہو.... اسکا چہرا اپنے ہاتھوں کے

پیالے میں بھرا تھا کیونکہ اگر یہ پچھتاوا ہوتی تو میں کبھی تمہارے لیے اتنا خوار نا ہوتا تمہیں پانے کے لیے اللہ کے سامنے روتا نہیں۔۔۔

مگر مجھ سے کوئی بھی امید مت رکھنا کیونکہ میں تو نا وہ سب بھول سکتی ہوں اور نا ہی تمہارے ساتھ نارمل زندگی گزار سکتی ہوں حیام ڈھکے چھپے الفاظوں میں اسے اپنا مطلب سمجھا گئی تھی

اریان اسکی بات سمجھتے مسکراتا ہوا اپنے لب اسکی آنکھوں پر رکھ گیا تھا

میری محبت میں بہت اثر ہے جان مجھے یقین ہے تم پھر سے مجھ سے محبت کرنے لگو گئی چاہے پھر وہ دن میرے زندگی کا آخری دن ہی کیوں نا ہو۔۔۔ اریان کے جملے پر حیام نے تڑپ کر اسکی طرف دیکھا تھا

۔۔۔ تمہیں اب جانا چاہیئے یہاں سے... وہ خفگی سے بولتی اسکی جانب پیٹھ کر گئی تھی

حیام کی نظر ہنوز گھڑی پر جمی تھی جو پانچ کا ہندسہ واضح کر رہی تھی۔۔۔

مگر میرا اپنی بیوی کو چھوڑ کے جانے کا ابھی کوئی موڈ نہیں ہے اریان اسکی پیٹھ کو سینے سے چپکائے گھمبیر لہجے میں بولا تھا حیام کی سانسیں بے ترتیب ہوئی تھیں

نن... نماز کا ٹائم اور بابا بھی اٹھ جائیں گئیں وہ اپنے جملے کو ادھورے چھوڑتے اپنی سانسیں بحال کرنے لگی تھی آج پہلی بار کوئی شخص اسکے اتنے قریب آیا تھا مگر وہ اسکا محرم تھا پھر بھی وہ ڈرتی تھی اریان اسکی غیر ہوتی حالت سے محفوظ ہوتا مسکرایا تھا۔۔۔ کوئی بات نہیں تو میں بابا سے بھی مل لوں گا۔۔۔ اریان کا اسکے بابا کو بابا کہنا حیام کو ناگوار گزرا تھا۔۔۔

وہ تمہارے کچھ نہیں لگتے۔۔۔

وہ میری بیوی۔۔۔

بس بہت ہوا اریان نہیں ہوں میں تمہاری بیوی نہیں لگتے تم کچھ بھی میرے... یہ سب دھوکہ ہے میں کچھ نہیں لگتی تمہاری چلے جاؤ یہاں سے اور دوبارہ مت آنا جو تم چاہتے تھے وہ ہو گیا ہے اب مزید مجھے

پریشان نہیں کرو۔۔۔اسکی باتیں اریان کے دل کو لگی تھی مسکراتے لب یکدم سکڑے تھے وہ کچھ بھی بولے بغیر جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا تھا

وہ نماز ادا کر کے اٹھی تھی جب اسکی نظر بیڈ پر پڑی ڈائمنڈ رنگ پر گئی تھی جو اریان اسکے لئے نکاح کے گفٹ کے طور پر لایا تھا۔۔۔مجھے آج بھی تکلیف ہوتی ہے تمہیں تکلیف میں دیکھ کر اسنے سوچتے لمبی سانس کھینچی تھی آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے تھے۔۔۔مجھے اپنے دل و دماغ پر کیے تمہارے وہ ظلم نہیں بھولتے... مجھے سانس نہیں لینے دیتی وہ تمہاری تلخ باتیں مجھے زندہ درگور کر گئی ہے تمہاری سفاکی اریان ملک... اور اب یہ لڑکی صرف مٹی کا پتلا ہے ہر احساس سے عاری وہ خیالوں میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

اب اسکا رخ کچن کی طرف تھا جہاں معمول کے مطابق اسکے بابا اسکے لئے کھانا بنانے میں مصروف ہوتے تھے اور آج بھی عین اسکی سوچ کے مطابق ہوا تھا۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔

وعلیکم السلام اٹھ گئی بابا کی پرنسس۔۔۔

جی بابا اٹھ گئی ہوں اور اب آپ جائیں کچن سے فریش ہو کر آئیں باقی کا کام میں خود کر لوں گئی۔۔۔
درانی صاحب جانتے تھے اب وہ انکی نہیں سنے گئی اس لئے ہار مانتے وہ باہر نکلے تھے۔۔۔

وہ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھی۔۔۔ درانی صاحب کچھ دیر پہلے ہی الگ بیٹھے تھے۔۔۔۔

حیام ...

جی بابا وہ مصروف سے انداز میں بولی تھی۔۔۔

بیٹا آپ مجھ سے ناراض ہیں ؟۔۔۔ نہیں میں کیوں سپنے اتنے پیارے بابا جانی سے ناراض ہوں گئی حیام مسکراتے ہوئے انکا گال چوم گئی تھی۔۔۔

کیونکہ میں نے آپ سے ...

رہنے دیں بابا حیام انکے بات کے درمیان میں بولی تھی ۔۔ جو ہو گیا سو ہو گیا میں نے اسے قبول کر لیا ہے اپنی قسمت سمجھ کے ۔۔۔

تو معاف بھی کر دو بیٹا ۔۔۔

وہ خاموش ہوئی تھی اس کے حرکت کرتے ہاتھ رکے تھے ۔۔۔

بابا بھولنے میں اور معاف کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے اور یہ بات سچ ہے میں کچھ نہیں بھولی بابا مگر میں نارمل رہنے کی کوشش کر رہی ہوں اور رہی بات معاف کرنے تو یہ آج آخری بار بات ہوئی ہے ہمارے درمیان اس ٹاپک پر.... بابا آئندہ پلیز وہ بھرائے ہوئے لہجے میں کہتی اٹھی تھی

درانی صاحب نے بھی سر ہلائے اسکی تائید کی تھی ۔۔۔

اوکے میں چلتی ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے ۔۔۔

بیٹا ناشتہ تو کر لو۔۔۔

بابا کچھ کھا لوں گئی کنٹین سے وہ مسکراتی ہوئی انہیں اللہ حافظ کہتی انکی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی مگر باہر آتے ہی اسکی مسکراہٹ بھی غائب ہو گئی تھی

وہ اس وقت اپنے لاہور والے گھر موجود تھی گاڑی پارک کرتے وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ گاڑی کی چابی ٹیبل پر رکھتی وہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھی

میں نے کتنی بار کہا ہے مائے لیڈی جہاں دل ہوتا ہے ڈھرکن بھی وہی ہوتی ہے وقاص کے معنی خیز جملے نے اسے مزید تپایا تھا۔۔۔

منہ بند رکھو اپنا اور پہلے مجھے یہ بتاؤ تمہیں کیسے پتہ میں یہاں۔۔۔ نہیں ایک منٹ تم گھر میں کیسے داخل ہوئے ملائکہ کے اتنے سارے سوالوں پر وہ ہنوز کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

وقاص کے آنکھوں کے اشارے پر ملائکہ نے کھڑکی کی طرف دیکھا تھا جو ٹوٹی ہوئی تھی۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے؟ وہ چیخی تھی

کھڑکی توڑ دی دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔ وہ سخت تیور لیے اسے گھورتے بولی تھی۔۔۔

گھورو مت میں کچھ غلط کر بیٹھوں گا اسکے کہنے کی دیر تھی ملائکہ اس پر ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔

ایک تو چوروں کی طرح گھر میں گھسے اور اوپر سے مجھے ہی وارن کر رہے ہو... ایک کے بعد ایک مکے مارتی اس پر اپنا غصہ نکال رہی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسکی آواز بند ہوئی تھی وقاص نے بڑی چالاکی سے اسکے دونوں ہاتھوں کو ہتھکڑی لگائے منہ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

کتنا بولتی ہو تم... بولتی بھی نہیں چیختی ہو تم .....

وقاص اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا غصے سے بولا تھا

مجھے اپنی بیوی کی یاد آرہی تھی اس لئے جیسے ہی مجھے پتہ چلا تم یہاں آرہی ہو میں بھی آگیا اور رہا دوسرا سوال تو شکر کرو کھڑکی توڑی ہے ورنہ میرا ارادہ تو پہلے دروازہ توڑے کا تھا

اسنے اپنا ہاتھ ہٹایا تھا ملائکہ نے آنکھوں میں خفگی لیے بھنویں اچکائی تھی۔۔۔

ایسے مت دیکھو توڑا تو نہیں نا۔۔۔

تمہیں کس نے بتایا میں یہاں آرہی ہوں؟ ملائکہ کے سوال پر اسنے آنکھیں گھمائی تھی۔۔۔

جس نے بھی بتایا تم سے مطلب۔۔۔

وقاص میں تم سے پوچھ رہی ہوں بتاؤ ورنہ وہ پھر سے چیخی تھی۔۔۔

مائے لیڈی اگر اب تم چیخی تو میں تمہیں اپنے طریقے سے چپ کراؤں گا۔۔۔

ڈرا رہے ہو؟۔۔۔

میں کیوں ڈراؤں گا وہ بھی تم جیسی آفت کو بھلا کون ڈرا سکتا ہے مگر میں اپنے کہے پر عمل کرنے کا عادی ضرور ہوں۔۔۔

اسکے ہونٹوں کو فوکس میں لیے وہ معنی لہجے میں بولا تھا۔۔۔وقاص اگر تم نے کوئی بھی گھٹیا حرکت کی تو میں۔۔۔

وہ ابھی بول رہی تھی وقاص نے اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے اسے بولنے سے باز رکھا تھا۔۔

اپنی تمام تر شدت اور محبت اپنے ہونٹوں سے اس کو لوٹاتا وہ بے خود ہو رہا تھا اسکے ہونٹوں کو قید کیے یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ پتھر جیسی نظر آنے والی لڑکی ہے تو ایک لڑکی ہی جو اسکی ظالمانہ شدت برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔ وہ ہاتھ ہلانے سے بھی عاری تھی اسلئے کندھے ہلاتی اسے خود سے دور کرنے لگی تھی وقاص بھی اسکی مزاحمت پر اسکے ہونٹوں کو آزادی بخشتا دور ہوا تھا۔۔۔

گہری سانسیں لیتی ملائکہ اس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔

میری جان کتنی بار کہا ہے ایک بات ایک بار میں مان لیا کرو دیکھ لیا نا نتیجہ اپنی ضد کا اسکی کمر سہلاتا آہستگی سے بولتا وقاص اسکے ہاتھ کھول گیا تھا۔۔۔

ملائکہ !...

ملائکہ کے زیادہ دیر خاموش رہنے پر اسنے بے ساختہ اسکا نام پکارا تھا۔۔۔

وقاص مجھے کبھی چھوڑ کے مت جانا وہ پرانے اندیشے کے تحت بے بسی سے بولی تھی میں لاکھ ضدی بدتمیز اور ہٹ دھرم سہی مگر ملائکہ صدیقی تم سے بہت محبت کرتی ہے بہت مان ہے مجھے تمہاری محبت پر کبھی میرا مان نہیں توڑنا۔۔۔ کبھی مجھے اس بات کا احساس مت دلانا کہ میں نے بھی اپنی ماں والی غلطی دوہرائی ورنہ یہ ملائکہ صدیقی جیتے جی مر۔۔۔

ششش بہت بول لیا خاموش ہو جاؤ اس سے آگے ایک لفظ بھی نہیں وقاص نے اسکا چہرا اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔

نکاح ایک بہت پاکیزہ اور مقدس بندھن ہے میری جان اس رشتے کو توڑنے کے لئے نہیں بنایا جاتا اور بھلا کوئی نکاح میں لے کر کیسے اپنی بیوی کو چھوڑ سکتا وہ اسکے سارے شک وشبہات کو دور کرتا رسانیت سے سمجھاتا بولا تھا۔۔۔

یہ بندھن مقدس اور پاکیزہ ہو گا وقاص مگر لوگ تو پیٹ میں پلتی اولاد کے ساتھ دھتکار دیتے ہیں پھر نکاح تو صرف نکاح ہے ایک کاغذی رشتہ جو کافی سارے لوگوں کے لیے صرف جسموں کا کھیل ہوتا ہے اسکی آنکھ سے آنسو ٹپکا تھا جسے وقاص نے اپنے انگلی کے پوروں پر چنا تھا۔۔

ایسے مرد مرد کہلانے کے لائق نہیں ھوتے میری جان جو نکاح کو صرف اپنی حوص مٹانے کا ذریعہ سمجھتے ہوں اور بھول جاؤ سب پرانی باتوں کو میں تمہیں روتا نہیں دیکھ سکتا آج کے بعد تمہاری آنکھ میں ایک بھی آنسو نا آئے ورنہ مجبوراً مجھے اپنے طریقے استعمال کرنے پڑیں گئیں جو تمہیں بلکل بھی پسند نہیں آئیں گئیں۔۔۔وقاص اسکا موڈ بحال کرنے کے سہی میں پھر سے ناک پر کھا کے بیٹھا تھا۔۔

آہ.... تم نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے مجازی خدا پر ہاتھ نہیں اٹھاؤ گئی۔۔۔

ہاں تب تک جب تک وہ کوئی گھٹیا حرکت نا کرے تو۔۔۔

اگر بیوی سے محبت کرنا تمہارے خیال سے گھٹیا حرکت ہے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں تو باز نہیں آؤں گا.... اپنی بات مکمل کرتے اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر وقاص پھر سے ہونٹوں پر جھکا تھا مگر اب کی بار نرمی سے انکو چھوتے واپس ہٹ گیا تھا سوری تم نے اتنی انرجی ویسٹ کر دی اسلئے "...

وہ اپنی حرکت پر دانت نکالتا کندھے اچکائے بے شرمی سے بولا تھا۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے غصہ نہیں کرنا تم جو سامان لینے آئی ہو وہ نکالو میں چائے بناتا ہوں۔۔۔

اسکی بک بک سے ملائکہ کے سر میں درد ہونے لگا تھا ....

اسلئے کچھ بھی بولے بغیر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

ویسے وہ چوزا چلا گیا واپس وقاص نے کچن سے ہی ہانک لگائی تھی۔۔۔

ہاں چلا گیا!...

نام کیا ہے اسکا؟

مارکو۔۔۔پر وہ تو مسلم ہے نا پھر سے سوال کیا تھا۔۔

ہاں مسلم ہی ہے۔۔۔

تو رئیل نیم کیا ہے ؟۔۔۔

وہ تو مجھے بھی نہیں پتہ !...

اب کی بار وہ اپنی نادانی پر کھکھلائی تھی۔۔۔

وقاص اسکی کھکھلاہٹ پر مسکراتا چائے کپ میں نکالتا اسکے پیچھے گیا تھا۔۔۔۔

وہ جو شادی کے لئے کپڑے اور کچھ ضروری چیزیں لینے گھر آئی تھی مصروف سے انداز میں اسکی باتوں کے جواب دیتی اپنا کام کر رہی تھی اپنے پیٹ پر اسکے مضبوط بازو کی گرفت دیکھ ملائکہ پل بھر کے لئے بوکھلائی تھی۔۔

وقاص چھوڑو مجھے۔۔۔

اسکے چھوڑنے کی بات پر وقاص کی پکڑ میں مزید مضبوطی آئی تھی۔۔۔

اسے اپنے سینے سے لگائے تھوڑی کندھے پر ٹکائے وہ آنکھیں موندے سکون سے کھڑا تھا

ملائکہ بھی اسے ایک نظر دیکھتے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوگئی تھی اگلے ہی لمحے اسکی سانسیں تھمی تھیں

وقاص کے ہاتھ اسکے جسم پر سرائیت کر رہے تھے بالوں سے گردن پر پھر سینے سے ہوتے پیٹ تک آئے تھے ملائکہ اسکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتی تیز ہوتی ڈھرکنوں کے ساتھ آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔

نہیں جاؤ تمہارے جانے سے میں پھر سے اکیلا ہو جاوں گا

اسکے لہجے میں بے بسی در آئی تھی۔۔

ملائکہ نے نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا جو آنکھیں موندے اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارتے بظاہر پر سکون تھا۔۔۔

ملائکہ کو اس پر پیار آیا تھا وہ جانتی تھی وہ بھی اسکی طرح ہمیشہ سے اکیلا ہی رہا ہے اور اب یوں ایک نیا رشتہ مل جانے سے وہ بھی خوش رہنے لگا تھا۔۔۔

اپنے ماتھے پر نرم ملائم سا لمس محسوس کرتے وقاص نے آنکھیں کھولیں تھی۔۔۔

دونوں پہلی بار ایک دوسرے کے انتہائی قریب کھڑے تھے۔۔۔

بیک وقت دونوں کے دلوں نے بیٹ مس کی تھی.... اسکی محبت لٹاتی نظروں سے خائف ہوتی ملائکہ پلکیں گرا گئی تھی۔۔۔

چلو چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے اسکا ہاتھ تھامتے وہ باہر لاؤنج میں آئے تھے۔۔۔

کب تک واپس آؤ گئی؟

وہ چائے کا گھونٹ بھرتا بولا تھا۔۔۔

تین دن تک۔۔۔

اتنی لیٹ اسنے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔

تین کے چھ بھی ہو سکتے ہیں اگر مجھے تنگ کیا تو ملائکہ بھی اسکی حرکت کا بدلہ لیتی تنگ کرنے کے لئے بولی تھی۔۔۔

وقاص اسکی بات پر چڑا تھا۔۔۔

صحیح ہے میری بلا سے آٹھ دن بعد آؤ مجھے کوئی لڑکیوں کی کمی ہے وہ کالر جھاڑتے اترایا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اسکے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔۔

ٹیبل پر رکھا کپ چور چور ہو گیا تھا ملائکہ کی پسٹل سے نکلی گولی نے اس کپ کے چھیتڑے اڑا دیئے تھے۔۔۔۔

یہ صرف ٹریلر تھا جو تم نے ایسا سوچا اگر کبھی اپنی اس سوچ پر عمل کرنے کا خیال بھی کیا تو ساری کی ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار دوں گئی ایک ہاتھ سے اسکا گریبان پکڑے اور دوسرے ہاتھ میں پسٹل تھامے وہ غضبناک تیور لیے بولی تھی۔۔۔

اگر وہ وقاص رضا تھا جس کی تین سال کی محبت کا کوئی مقابلہ نہیں تھا تو مقابل بھی ملائکہ صدیقی تھی محبت سے کوسوں دور رہنے والی مگر جب کرلی تو مر مٹنے والی اور مار دینے والی۔۔۔

جان میں تو مذاق کر رہا تھا ....

تھوک نگلتے وہ بامشکل بولا تھا۔۔۔

مجھے ایسے مذاق بھی نہیں پسند جس میں ملائکہ صدیقی کی من پسند شے پر کسی اور کا سایہ بھی لہرائے ۔۔۔وہ اٹل لہجے میں بولتی بیگ اٹھائے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

حویلی میں گہما گہمی مچی تھی حویلی کے کونے کونے کو سجایا گیا تھا فیصل اور طوبیٰ کی مایوں اور مہندی کی مشترکہ رسم ادا کی جانی تھی سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف نظر آرہے کوئی پریشان تھا وہ تو تھی سمیرا بیگم جنھوں نے ایک ہفتے سے اریان کو نہیں دیکھا تھا البتہ کال پر بات ہو چکی تھی مگر پھر بھی انکا دل مطمئن نہیں تھا مگر آج وہ خوش تھی کیونکہ وہ بھی آنے والا تھا فیصل کی طرف سے اسکی واحد ماما تھی جو کہ سمیرا بیگم کی سب سے اچھی دوست بھی تھیں دیکھا جاتا تو فیصل کے لئے حویلی میں رہنے والا ہر شخص دل و جان سے عزیز تھا دادی جان سے لے کر زارا تک جو اسے بہنوں سے بڑھ کر پیاری تھی وہ آج خوش تھا اتنا خوش تھا کہ اپنی ہی شادی میں بھنگڑے ڈال رہا تھا سمیرا بیگم جو ملازموں کو کام سمجھا رہی تھی اچانک ڈھول کی تیز آواز پر کانوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی مگر مڑتے ہی انکو حیرت کا خوشگوار جھٹکا

لگا تھا راہداری پر اریان ملک اپنی تمام تر وجاہت اور طلسم زدہ حسن لیے بازوں کو فولڈ کرتے انکی طرف آرہا تھا۔۔۔ وہ تو وہی سے صدقے واری جا رہی تھی۔۔۔ میرا شہزادہ میرا اریان آپ کہاں تھے اتنے دن ہو گئے میں نے آپ کو نہیں دیکھا وہ شکوے کرتی اسکا چہرا چوم رہی تھی۔۔۔

میں نے بھی آپ کو بہت مس کیا اریان انکو اپنی باہوں میں بھرتا مسکرایا تھا

حمزہ اور فیصل بھی خوش ہوتے ڈھول پر بھنگڑے ڈال رہے تھے دھیرے دھیرے سب حویلی والے اسکے گرد جمع ہو گئے تھے۔۔۔ بھائی۔۔۔

پھر ڈھیروں آوازوں اور ڈھول کے آواز کے درمیان ایک شرارتی آواز گونجی تھی۔۔

کیا؟

اریان نے آسیہ بیگم سے نظریں ہٹائے اسے دیکھا تھا

بھائی سچ سچ بتائیں کون سے پارلر سے ہو کر آرہے ہیں؟

مجھے بھی بتائیں میں بھی جاؤں گا.... فیصل بچوں جیسے بولتا وہاں سب کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا

سچ تھا سب نے نوٹس لیا تھا اسکے چہرے پر آج الگ ہی نور چھایا تھا وہ پہلے سے زیادہ حسین ہو کے آیا تھا

--

ویسے بات تو ٹھیک ہے اس بندر کی بھائی آج آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں ....

کیا راز ہے؟

زارا اسکے بال بگاڑتی پیار سے بولی تھی---

وجہ بہت خاص ہے بھائی کی جان اریان نے اسکے گال کھینچے تھے---

رئیلی کیا وجہ ہے سب ہی اسکی بات پر تجسس سے اسے دیکھنے لگنے تھے۔۔۔

پہلے مجھے بتاؤ میری گڑیا کہاں ہے؟

یہ اسکے لئے بہت بڑی خبر ہے سب کو ایک ساتھ ہی بتاؤں گا اریان کے بولنے کی دیر تھی زارا بوتل کے جن کی طرح وہاں سے غائب ہوئی تھی۔۔۔

حویلی کے تمام افراد اسوقت ہال نما کمرے میں موجود تھے سب اپنی اپنی جگہ دماغ لڑا رہے تھے اور اریان کی خوشی کا راز عیاں کرنے کے کوشش میں تھے مگر کسی کے ہاتھ میں بھی کوئی سرا نہیں آ رہا تھا

۔۔۔

بھائی اب بتا بھی دیں ورنہ میں تو تجسس سے ہی مر جاؤں گا فیصل نے منت کی تھی

بلکل فیصل ٹھیک کہہ رہا ہے برخودار بتا بھی دو اب۔۔۔

چاچو تھوڑی دیر طوبیٰ کو آجانے دیں پھر سب کو بتاؤں گا۔۔۔

لیں طوبیٰ آگئی وہ ابھی بول رہا تھا

فیصل اونچی آواز میں بولا تھا سب ہی اسکی جلد بازی پر مسکرائے تھے۔۔۔

اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ؟ طوبیٰ چہکتی ہوئی سلام کرتے اریان کے پاس آئی تھی۔۔۔

وعلیکم السلام میں تو بلکل ٹھیک ہوں گڑیا اور بہت خوش بھی ہوں اریان رازدانہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

آپ اتنے خوش کیوں ہیں؟ طوبیٰ بھی اسی انداز میں جواب دیتی کھکھلائی تھی۔۔۔

اریان کیا بات بتانی ہے آپ کو؟ سمیرا بیگم نے آخر تجسس کے مارے پھر سے مخاطب کیا تھا

میں نے نکاح کرلیا ہے ماما...

اریان پر سکون سے لہجے میں بولتا ان سب کے سروں پر دھماکہ کر گیا تھا وہ سب اپنی اپنی جگہ ساکت کھڑے تھے ایک ملائکہ تھی جس کا ری ایکشن نارمل تھا جیسے وہ پہلے ہی سے سب جانتی ہو۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بیٹا۔۔۔ نکاح آپ جانتے بھی ہیں یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے جو آپ نے بولی ہے

یہی رہ گیا تھا دیکھنے کے لئے آپ نے کسی کو بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا اور نکاح کر لیا۔۔۔ سمیرا بیگم کی بات ابھی آدھی ہی ہوئی تھی آسیہ بیگم غصے بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

عون صاحب اس سچویشن کو مزید بگڑنے دیتے فوراً سے بولے تھے۔۔۔ ضرور کوئی وجہ رہی ہو گئی اماں جی جو اریان کو یہ قدم اٹھانا پڑا اور نہ آپ جانتی ہیں وہ ایسا قدم کبھی نہیں اٹھا سکتا انہوں نے اریان کی سائیڈ لینی چاہی تھی۔۔۔

چاچو بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں دادی میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا مگر میری مجبوری تھی اور ہاں میری آپ سب سے ایک درخواست ہے کوئی بھی مجھ سے ایسا کرنے کی وجہ نہیں پوچھے گا اریان بات ختم کرنے والے لہجے میں بولتا ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرنے لگا تھا۔۔۔

کوئی نہیں پوچھے گا مطلب اب کسی کی ہمت نہیں ہونی تھی جو اس سے سوال کر پاتا سوائے ایک وجود کے۔۔۔

سمیرا بیگم اسکی بات پر خاموش کھڑی تھی سب ہی خاموش تھے۔۔۔ حمزہ نے اسے کندھا مارا تھا اور فیصل کو نا چاہتے ہوئے بَلی کا بکرا بننا پڑ گیا تھا۔۔۔

مگر بھائی لڑکی کون ہے؟

جس سے آپ نے نکاح کیا ہے؟

فیصل ہاتھ اٹھاتا بہت تمیز سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اسکی حرکت پر اریان سمیت سب کے چہروں پر رونق آئی تھی۔۔۔حیام اریان ملک!....

اسکے جواب پر سب کی چہروں سے رونق پل بھر میں مدھم پڑی تھی۔۔۔

اب کی بار انہیں لگا تھا ہال کی چھت انکے سر پر آ گری ہے۔۔۔

فیصل خاموشی سے چلتا اریان کے قریب آ کھڑا ہوا تھا اپنا ہاتھ اسکے ماتھے پر رکھا تھا۔۔۔

بھائی آپ کو بخار تو نہیں ہے پھر یہ بہکی بہکی باتیں آپ کیوں کر رہے ہیں۔۔۔

زارا حمزہ اور ملائکہ نے اپنا سر تھاما تھا مطلب جو کچھ بھی ہو جائے اس بندے کو بغیر کوئی الٹی حرکت کیے آرام نہیں آنا تھا اور اب تو سیدھا سیدھا اسنے جا کر شیر کے منہ میں ہاتھ دے دیا تھا وہ سب تو اسکی بننے والی درگت پر ابھی سے افسوس کر رہے تھے۔۔۔

میں تمہیں پاگل نظر آتا ہوں فیصل۔۔۔اریان درشتگی سے بولتا اسکا ماتھے پر رکھا ہاتھ مڑورتے ہوئے کمرے کے پیچھے لے گیا تھا۔۔۔

آہ بھائی میں تو بس مذاق کر رہا تھا... چھوڑیں بچے کی جان لیں گئیں کیا فیصل اپنا بازو چھڑاتا عون صاحب کے پاس جا کھڑا ہوا تھا ملائکہ اسکی بہادری پر ہنسی تھی۔۔۔

تو مطلب بھائی آپ نے وہی یونی والی حیام آپی سے نکاح کیا وہ کافی دیر سوچ بچار کے بعد بولی تھی

اریان نے ایک لمبی سانس کھینچتے اسے ہوا کے سپرد کیا تھا۔۔۔

آپ سب کو یقین کیوں نہیں آرہا کہ میں نے حیام سے ہی نکاح کیا۔۔۔وہ ہارے ہوئے لہجے میں کہا تھا ۔۔۔

ویسے بیٹا مجھے آپ کے بتائے بغیر نکاح کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے میں خوش ہوں کیونکہ آپ خوش ہیں مگر سچ بولوں تو مجھے بھی یقین نہیں آرہا۔۔۔

اریان کا دل چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے اتنی بڑی بات اور انہیں یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

جو کچھ بھی اریان نے حیام کے ساتھ کیا تھا اس سب کے بعد کسی کا بھی یقین کر پانا مشکل تھا کہ حیام نے نکاح کے لئے رضامندی دے دی تھی مگر ان کو کون سمجھاتا یہ سب اللہ کی مرضی تھی انہوں نے چاہا اور وہ ہو گیا۔۔۔

یہ لیں اریان نے پاکٹ سے نکاح نامہ نکال کر سمیرا بیگم کے ہاتھ پر رکھا تھا اور سب لوگ مکھیوں کی طرح انکے نزدیک جھمگٹا لگائے کھڑے ہو گئے تھے

اللہ جی یہ تو سچ ہے سب سے پہلے طوبیٰ کی چیخ گونجی تھی جو کہ اتنی اونچی تھی اریان کو بھی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنا پڑا تھا مطلب اب حیام آپی میری پکی والی بھابھی بن گئی ہیں اللہ جی بہت شکریہ آپ نے میری دعا سن لی وہ اپنی ہی رو میں بولی جا رہی تھی اور سب کن اکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

سوری ماما وہ غلطی سے میرا مطلب ہے خوشی سے اونچا بول دیا وہ شرمندہ ہوتی سر جھکا گئی تھی

کچھ دیر پہلے ہی اسکی سمیرا بیگم سے کلاس لگی تھی

کوئی بات نہیں بچے اریان اسے اپنے بازو میں لیتے پیار سے بولا تھا۔۔۔ دولہن اونچی آواز میں بات نہیں کرتی یہ سچ ہے؟

طوبیٰ نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

اریان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی ایسا کس نے کہا میری گڑیا سے؟۔۔

ماما نے بولا وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

اب ماما نے کہا ہے تو صحیح ہی کہا ہو گا گڑیا۔۔۔

اس پر تو پہلے ہی الزام لگا تھا اسکو بگاڑنے کا اگر سب مزید اسکی سائیڈ لیتا تو سمیرا بیگم سے اسکی بھی کلاس لگ جاتی اس لیے عقلمندی سے کام لیا تھا۔۔ وہاں سب ہی طوبیٰ کی معصوم باتوں سے خوش ہو رہے تھے جب سمیرا بیگم کی آواز نے انہیں چپ کرایا تھا۔۔ نکاح ہو گیا ہے تو ہمیں انکے گھر جانا چاہئیے ایک بار کیوں اماں...

سمیرا بیگم اریان کی طرف دیکھتی آسیہ بیگم سے بولی تھی۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ کی بہو ہے جتنی بار جائیں اریان انکے آنکھوں میں جگمگاتا سوال پڑھتا مسرور کن لہجے میں بولا تھا۔۔ہاں اب اعتراض ہونا بھی کسے ہے فیصل گلا گھنگالتے ہنسا تھا۔۔

اگر تمہاری شادی نا ہوتی تو میں تمہیں بتاتا فیصل کسے اعتراض ہے اریان کی کھلی دھمکی فیصل کے منہ کو تالا لگا تھا۔۔

مبارک ہو بھائی حمزہ اسکے گلے لگا تھا۔۔۔

میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے۔۔۔

بہت شکریہ اگر تم ناہوتی تو شاید یہ سب نہیں ہو پاتا۔۔۔ اریان کے کہنے پر ملائکہ نے سر کو خم دیا تھا تمہارے لیے تو جان بھی حاضر ہے۔۔۔

اریان اسکے اسٹائل پر مسکرایا تھا۔۔۔۔

عون صاحب آسیہ بیگم سمیرا بیگم اور باقی سب نے بھی اسکو مبارک باد دی تھی۔۔۔

آج رخصتی کا فنکشن تھا سب ہی خوش تھے مگر طوبیٰ کا سوچ کر ہی ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے اسے رہ رہ کر فیصل کی دھمکیاں یاد آرہی تھی جو اسنے دو دن پہلے اسے دی تھی۔۔۔

وہ جو اس سے چھپتی پھرتی تھی پانی لینے کچن کی طرف گئی تھی مگر بد قسمتی تھی یا فیصل کی خوش قسمتی وہ بھی وہی موجود تھا۔۔۔

طوبیٰ اسے دیکھ کر بھاگتی فیصل نے اسے اچک لیا تھا۔۔۔

کہاں بھاگ رہی ہو مسز؟ فیصل نے اسے اپنے گھیرے میں قید کیا تھا۔۔۔ فیصل چھوڑیں مجھے وہ مچلی تھی
۔۔۔

اوکے چھوڑ دیا... وہ پر سکون سا کہتا پیچھے ہٹا تھا

وہ دوبارہ بھاگتی اسکی کلائی ابھی بھی قید میں تھی۔۔۔

بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے آنا تو فیصل شاہ کے پاس ہی ہے اور پھر میں تمہیں بتاؤں گا کسی کو بے قرار کر کے کیسے سکون سے رہا جاتا ہے۔۔۔ تب تم پر تمہاری ان سانسوں پر صرف فیصل شاہ کا حق ہو گا وہ بہکے بہکے لہجے میں کہتا اسکا سانس اٹکا گیا تھا۔۔۔

کیا ہوا گڑیا؟

زارا جو اسکا برائیڈل ڈریس لیے کمرے میں آئی تھی گن سم کھڑی اس چھوٹی سی دولہن کو دیکھا تھا جو اپنے ہی خیالوں کی دنیا میں کھوئی تھی۔۔۔

آپی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

زارا اسے نروس دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔ڈرنے کی کیا بات ہے گڑیا یہ تو متعین ہے ہر لڑکی کی رخصتی ہوتی ہے۔۔۔

آپی مجھے فیصل سے ڈر لگ رہا ہے وہ معصوم اپنا خدشہ بیان کرتے بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔۔

زارا ہنسی چھپاتی اسکے قریب آئی تھی۔۔۔

وہ بہت اچھا ہزبینڈ ثابت ہو گا میری گڑیا کے لئے اور ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے بہادر بنو ڈرو نہیں ڈرانا سیکھو۔۔۔

زارا ابھی کسے سمجھا رہی تھی وہ جو کاکروچ دیکھ کر چیخیں مار دیتی تھی فیصل شاہ کی قربت کا سامنا کرنا اسے زندگی کا اہم ترین مراحل طے کرنے جیسا لگ رہا تھا۔۔۔ سوچتے ہی اسکے ہاتھ پاؤں بھیگ چکے تھے ۔۔۔اچھا یہ لو پانی پیو میں ماما کا پتہ کر کے آتی ہوں اب تمہیں صرف وہی سمجھا سکتی ہیں۔۔۔

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ ہمیں سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا کیا جائے اور کیا نا کیا جائے۔۔۔ آج میری چھوٹی بیٹی کی رخصتی ہے میں یہاں سپیشل اپنی بہو سے ملنے آئی ہوں باقی سب بھی آنا چاہتے تھے مگر شادی کا گھر تھا آپ سمجھ سکتے ہیں۔۔۔

میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں بہن جی یہ تو آپ کا بڑا پن ہے کہ آپ اپنی بیٹی کی شادی چھوڑ کر یہاں اپنی بہو سے ملنے آئی ہوں درانی صاحب نے اپنے سامنے بیٹھی اریان ملک کی ماں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔ تو کہاں ہے ہماری بہو؟ عون صاحب بے صبری سے بولے تھے مگر ان سے زیادہ بے صبر تو وہاں کوئی اور ہی تھا جو اس دشمنِ جان کے دیدار میں بے چین سا بیٹھا تھا۔۔۔

جی میں ابھی بلاتا ہوں درانی صاحب حیام کے کمرے کی طرف گئے تھے۔۔۔

انہیں یہاں یوں اچانک آنا اچھا تو نہیں لگا تھا مگر وہ اپنے بیٹے کی پسند سے ملنا چاہتی تھی جس نے انکے پتھر دل جیسے بیٹے کو موم جیسا بنا دیا تھا۔۔۔ سمیرا بیگم نے اپنے سامنے کھڑی من موہ لینے والی دبلی پتلی سی لڑکی کو نظر بھر کر دیکھا تھا مگر نظر تھی جو ہٹنے سے انکاری تھی وہ واقع میں اس مقام پر تھی کہ اسکی نظر اتاری جاتی اور بار ہا دفعہ اتاری جاتی نورانی چہرہ صاف شفاف رنگت لمبے بالوں کو جوڑے میں قید کیے عام سے لباس میں سر پر دوپٹہ رکھے وہ انکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ اب انہیں سمجھ آیا تھا کہ کیوں انکا بیٹا اسے پانے کی چاہ میں رب سے ہمکلام ہونے لگا تھا وہ واقعی پریوں جیسا حسن رکھتی تھی تیکھے نقوش کی مالک وہ پیاری سی لڑکی انہیں اپنی بہو کے روپ میں بہت پسند آئی تھی۔۔۔

بیٹا یہاں آئیں۔۔۔ سمیرا بیگم نے اسے پیار سے بلاتے اپنے پاس بیٹھایا تھا۔۔۔ عون صاحب نے شفقت بھرا ہاتھ اسکے سر پر رکھا تھا۔۔۔

جتنی آپ کی تعریف سنی تھی آپ اس سے زیادہ پیاری ہیں۔۔۔ طوبیٰ سارا دن حویلی میں صرف آپ کی ہی باتیں کرتی ہے عون صاحب کی پوری بات سنے اسکے تنے نقوش ڈھیلے پڑے تھے وہ جو اریان ملک سمجھ رہی تھی طوبیٰ کے نام پر مسکرائی تھی۔۔۔

بھائی صاحب کل میری بیٹی کا ولیمہ ہے اور میں چاہتی ہوں میری بہو بھی اس میں شرکت کرے درانی صاحب انکی خواہش پر مسکرائے تھے حیام کا بجھا چہرا مزید بجھ گیا تھا اسنے اس سارے وقت میں اریان کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔

آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟

ارے نہیں بھائی صاحب آخر مجھے کیا اعتراض ہو گا حیام اب آپ کے گھر کی بہو ہے نکاح کی رسم ادا ہو چکی ہے وہ ضرور آئے گئی درانی صاحب نے مسکرا کر کہتے انکی طرف چائے کا کپ بڑھایا تھا۔۔۔

اریان کی نظریں خود پر جمی دیکھ اب اسے کوفت ہونے لگی تھی ان سب سے ایسکیوز کرتی حیام کچن میں چلی گئی تھی۔۔۔

بہت خاموش طبیعت کی لگتی ہے مجھے حیام وہ سب اس وقت حویلی لوٹنے کی تیاری کر رہے تھے۔۔۔
ماشاءاللہ میری بہو کیوٹ بھی بہت ہے اریان مسکراتا ہوا انکی باتیں سنتا ڈرائیو کر رہا تھا وہ حقیقت میں کیسی ہے وہ صرف وہی ہی تو جانتا تھا۔۔۔

وہ اسوقت اس پھولوں سے سجے کمرے میں بیٹھی انتہائی نروس ہو رہی تھی زارا اور ملائکہ کچھ دیر پہلے ہی اسکے پاس سے گئی تھی وہ بہت تھک چکی تھی اسلئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گئی تھی ۔۔۔

حمزہ اور ملائکہ اسے کمرے میں جانے نہیں دے رہے تھے کمرے کو لاک کیے اسکی چابی کو چھپا دیا تھا اور اب فیصل انکی حرکت پر بل کھاتا ان سے لڑنے میں مصروف تھا۔۔۔

حمزہ تم ٹھیک نہیں کر رہے وہ ناراضگی سے بولا تھا۔۔۔

اور جو تم نے ہمارے ساتھ کیا اسکا کیا حمزہ نے اسے وہ جھوٹ یاد دلایا تھا۔۔۔

بھائی آپ خاموش کیوں بیٹھے ہیں بولیں نا انہیں چابی دیں مجھے۔۔۔فیصل کب سے خاموش بیٹھے اریان سے بولا تھا۔۔۔

سب ٹھیک ہی تو کر رہے ہیں تمہارے ساتھ پہلے تم ان سب کو تنگ کرتے تھے آج ان کے پاس موقع ہے اریان ہنستا ہوا کہتا پھر سے موبائل میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

ملائکہ اور حمزہ نے اریان کی بات پر دانت نکالے تھے۔۔۔

وہ اب انکی منتیں نہیں کرنے والا تھا اس لئے چپ چاپ صوفے پر جا بیٹھا تھا ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی سمیرا بیگم آخری بار سب چیک کرنے کے لیے آئی تھی لاونج کی لائیٹس آن دیکھے وہ اندر آئی تھی۔۔۔آپ سب سوئے نہیں ابھی تک؟

اور فیصل آپ یہاں کیا کر رہے ہیں سمیرا بیگم کے روپ میں اسے جیسے نئی امید ملی تھی

چھوٹی ماما ان دونوں نے کمرے کو لاک کر دیا

اور چابی چھپا دی ھے اور بھائی بھی کچھ نہیں بول رہے انہیں وہ معصومیت طاری کرتا ان سب کے ساتھ اریان کی بھی کلاس لگوا گیا تھا۔۔۔

یہ کیا مذاق ہے حمزہ چابی دیں مجھے سمیرا بیگم کے کہنے کی دیر تھی ملائکہ وہاں سے رفو چکر ہوئی تھی اور حمزہ بھی چابی دیئے فوراً سے بھاگا تھا۔۔

یہ لیں جائیں آپ اپنے روم میں.... چابی فیصل کو دیتی اب وہ اریان کے پاس آئی تھی۔۔

آپ کو انہیں منع کرنا چاہئے تھا اور آپ بھی ان سب کے ساتھ شامل ہو گئے۔۔۔

ماما آپ تو جانتی ہیں فیصل سب کو کتنا تنگ کرتا ہے تو بس میں نے بھی انکا ساتھ دے دیا۔۔۔

اریان شرارت سے بولتا انہیں ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

آپ پر یہ مسکراہٹ بہت جچتی ہے بیٹا اسے کبھی خود سے دور مت کیجئیے گا۔۔۔

تو آپ دعا کریں آپ کی بہو مجھے معاف کر دے اسکے لہجے میں اداسی در آئی تھی۔۔۔

انشاء اللہ کر دے گئی معاف وہ بہت معصوم سی اور سادہ دل لڑکی ہے اریان میں نے زندگی گزاری ہے پہلی نظر میں ہی مجھے معلوم ہو گیا تھا وہ آپ کے ساتھ بہت پیاری لگتی ہے اللہ پاک آپ دونوں کو ہمیشہ ایک ساتھ رکھیں اور خوش رکھیں.. آمین

وہ دونوں بیک وقت آمینیں کہتے مسکرائے تھے۔۔۔

چلیں بہت رات ہو گئی سو جائیں آپ میں بھی جا رہی ہوں سمیرا بیگم اسے شب بخیر کہتے اپنے کمرے کی طرف گئی تھی

کمرے کو لاک کرتے وہ بیڈ کے قریب آیا تھا جہاں اسکی کل کائنات اپنے تمام تر فسوں خیز حسن سمیت نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی مگر آج تو بدلے کی رات تھی آج کی شب تو طوبیٰ نے اسکی تمام بے قراریوں کا حساب چکانا تھا۔۔۔ فیصل اسکے قریب ہوتا ذرا سا جھکا تھا طوبیٰ اپنے ماتھے پر پر حدت لمس محسوس کرتے کسمسائی تھی ذرا سی آنکھیں کھولے اپنے اتنے قریب فیصل کو دیکھ کر اسکی چلتی سانسوں میں انتشار برپا ہوا تھا۔۔۔ نیند کا خمار کہیں کھو گیا تھا۔۔ پوری کی پوری نیند سے جاگی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ تمہارا منہ دکھائی کا گفٹ۔۔۔ فیصل اسکے قریب بیڈ پر بیٹھتے نرمی سے بولا تھا۔۔۔

یہ بہت پیارا ہے طوبیٰ نے اس نفیس سے بریسلٹ کو دیکھتے بہت لگن سے کہا تھا۔۔۔

وہ مسکرایا تھا اب میرا گفٹ اسنے اپنا ہاتھ طوبیٰ کے آگے بڑھایا تھا۔۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ شوہر کو بھی گفٹ دیتے ہیں میں کل آپ کو دے دوں گئی پکا وہ معصومیت سے بولتے اسے اپنا دیوانہ کر رہی تھی ۔۔۔ کوئی بات نہیں تم مجھے ابھی بھی گفٹ دے سکتی ہو میری جان۔۔۔ وہ کیسے ؟

وہ ایسے کہ میری جان فیصل نے انگوٹھے سے اسکے ہونٹ سہلائے تھے طوبیٰ کی جان لبوں کو آئی تھی فیصل مزید قریب ہوتا طوبیٰ اسکا حصار توڑے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

آپ کی سائیڈ وہ ہے یہ میری سائیڈ ہے مجھے نیند آرہی ہے اس کے اتنی اہم ترین بات بتانے پر فیصل نے اسے گھورا تھا

وہ جو کمفرٹر مٹھیوں میں دبوچے سونے کی تیاری میں تھی فیصل کے حملے پر اسکے کشادہ سینے سے ٹکرائی تھی

اور تم سے کس نے کہا میری جان کہ میں تمہیں سونے دوں گا فیصل اسکا ڈوپٹہ کندھے سے سرکائے بہکے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔۔۔ طوبیٰ کے طوطے اڑے تھے فیصل وہ اسکے آگے کچھ بولتی وہ اسکے

ہونٹوں پر جھکتا اسکی آواز کو بند کر گیا تھا اپنی شدت سے وہ اسے کچھ ہی منٹوں میں نڈھال کر رہا تھا۔۔۔ اسکے لبوں کو آزادی بخشے اپنے دہکتے لب اسکی گردن پر رکھے تھے

فیصل پلیز۔۔۔! وہ بس اکھڑی سانسوں میں اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔ اس کی شدتوں کو سہنا اسکے لئے مشکل تھا جان تو تب نکلتی محسوس ہوئی جب فیصل نے اسکے کندھے سے شرٹ کھسکائی تھی۔۔۔ نو نو نو دور ہٹیں طوبیٰ اسے دھکا دیئے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

یہاں واپس آؤ وہ رعبدار لہجے میں بولتا اسکو کانپنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے طوبیٰ نے اپنا لرزتا ہاتھ اسکے بڑھائے ہاتھ میں رکھا تھا اور وہ کسی کٹ ڈال کی طرح اسکے حصار میں آ کے قید ہوئی تھی۔۔۔

اسے اپنی باہوں میں بھرتا نرمی سے بیڈ پر لیٹایا تھا۔۔۔

میری جان تنگ کرو گئی تو میں بھی تنگ کروں گا۔۔۔۔ بولتے ہوئے اپنے لب وہ اسکے سینے پر رکھ گیا تھا

طوبیٰ کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا سنائی دے رہا تھا اپنے پیٹ پر اسکے گرم لمس کو محسوس کرتے... اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے مگر اب وہ وہاں سے بھاگ کر مزید کوئی مشکل نہیں چاہتی تھی اپنے لیے اس لئے دم سادھے لیٹی رہی فیصل اسکی گردن پر اپنے جا بجا لمس چھوڑ تا جب اسے نمکین سے پانی کا ذائقہ اپنے ہونٹوں پر ہوا تھا۔۔۔

اسنے جھٹ سے سر اٹھایا تھا طوبیٰ آنکھوں پر ہاتھ رکھے رونے میں مصروف تھی آنسو بہتے ہوئے گردن تک آ رہے تھے۔۔۔

رونا بند کرو فیصل اٹھ کے بیٹھتا اسے بھی اپنے ساتھ بیٹھایا تھا۔۔۔ طوبیٰ اسکے سینے میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔۔۔ ریلیکس میری جان رونا بند کرو۔۔۔

وہ روتے ہوئے اسکا ضبط آزما رہی تھی۔۔۔

ششش اب ایک آنسو بھی نہیں۔۔۔! اسکے آنسو لبوں سے چنتے دونوں آنکھوں پر باری باری اپنے ہونٹ رکھے تھے چلو سو جاؤ ورنہ دوبارہ رحم نہیں کھاؤں گا اسے اپنے سینے پر لیٹائے وہ آنکھیں موند گیا تھا ۔۔۔ خود پر ضبط کرنا مشکل تھا مگر یوں طوبیٰ کا خوفزدہ ہونا اسے بُرا لگا تھا

طوبیٰ بھی سکون کا سانس لیتی فیصل کی پناہوں میں میٹھی نیند میں اتر گئی تھی

وہ سب اس وقت اریان ملک کے آفس میں موجود تھے اریان نے انہیں بہت ایمر جنسی میں بلایا تھا وہ تینوں پریشان سے بیٹھے تھے مگر اسکا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔۔۔

میں بھائی کو کال کرتا ہوں حمزہ کہتا ہوا موبائل نکالنے لگا تھا جب اریان آفس میں داخل ہوا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔ بیٹھو تینوں وہ جو اسکے احترام میں ہمیشہ اسکے منع کرنے کے باوجود بھی کھڑے ہوتے تھے آج بھی احتراماً اپنی جگہ سے اٹھے تھے مگر آج ان کے چہروں پر پریشانی واضح تھی اگر اریان نے ان سب کو اتنی ہڑبڑی میں بلایا تھا تو ضرور کوئی بہت اہم بات تھی۔۔۔

مجھے تم تینوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ اریان کی بات پر ان تینوں کو خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائی دی تھی۔۔۔

مگر بھائی یہ تو بہت خطرے کی بات ہے اریان کے بتانے پر سب سے پہلے فیصل بولا تھا

بھائی آپ نے ہم سے یہ بات چھپائی کیوں اتنا سب کچھ ہو گیا اور آپ نے کچھ بتایا ہی نہیں حمزہ نے شکوہ کیا تھا۔۔۔

حمزہ میں کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

بھائی ہم کسی کب سے ہو گئے۔۔۔ بھائی ہیں آپ کے فیصل ناراض ہوتے بولا تھا۔۔۔

اس بحث کو ختم کرو فیصل یہ سوچو ہم اس سے نپٹنے گئیں کیسے وہ جو کب سے خاموش بیٹھی تھی مدعے کی بات پر آئی تھی۔۔۔

ان تینوں نے ایک دوسرے کو پر سوچ نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

اب بھی وہی کریں گئیں جو اس سرور کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

نہیں فیصل اس بار یہ اتنا آسان نہیں ہو گا جتنا تم سمجھ رہے ہو اس بار مقابلے میں سرور سے دو گنا زیادہ کمینا اور گھٹیا شخص ہے۔۔۔

اریان بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے فیصل میں نے پچھلے دنوں اسکی ایک دو خبریں پڑھی ہیں یہ بہت ہی شاطر ہے ایسے کام کرتا ہے کہ پیچھے اسکے نام نہیں آتا اور نا ہی کوئی ثبوت چھوڑتا اور چھوڑ بھی دے تو دبئی کی پولیس اس گنڈے کا کیا بگاڑ لے گئی حمزہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

حمزہ سب سے پہلے حویلی کی سیکیورٹی بڑھا دو دوسرا تم تینوں کے پاس ہر وقت اپنی گن موجود ہونی چاہیے دشمن کو کبھی بھی کمزور نہیں سمجھنا چاہئیے۔۔۔

وہ ایسا ہی تھا دشمن سے دس قدم آگے کی سوچ رکھنے والا۔۔۔

اور بھائی آج کے فنکشن کا کیا کرنا ہے کینسل کر دیں۔۔۔

نہیں فیصل یہ نہیں کرنا ایسا کرنے سے اسے لگے گا ہم اس سے ڈر گئے ہیں وہ حملہ کرنے میں جلدی کر سکتا ہے فنکشن آج ہی ہو گا بس تم سیکیورٹی کا خاص خیال رکھنا میں نہیں چاہتا ہماری ذرا سی بھی بے دھیانی کسی نقصان کا سبب بنے۔۔۔ان تینوں نے ہر بات کو غور سے سنے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

فیصل تم شام کے فنکشن کی تیاری کرو باقی ہم اسکے اگلی چال کا انتظار کریں گیں۔۔۔

بھائی!...

حمزہ کے بلانے پر اریان اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اور بھابھی کی سیکیورٹی۔۔۔اریان نے اسے گھورا تھا

ارے نہیں بھائی میں مذاق نہیں کر رہا وہ اب ہماری فیملی کا حصہ ہیں جیسے پہلے سرور نے کیا اگر اب ۔۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا حمزہ وہ اسکی بات کاٹتے فوراً سے بولا تھا حیام کی حفاظت میں خود کر لوں گا اور باقی میں اسکے گھر کے باہر پہلے ہی چار گارڈز کو تعین کر چکا ہوں جس کی اسے خبر تک نہیں ہے۔۔۔

مگر اریان حیام تمہیں اپنے آس پاس نہیں رہنے دے گئی ملائکہ کی بات پر وہ متفق تھا۔۔۔

میں پہلے کی طرح اسکی حفاظت کروں گا ملائکہ اسکے جواب پر وہ سب مطمئن ہوئے تھے۔۔۔

اب جاؤ تم دونوں شام کے فنکشن کی تیاری کرو۔۔

اوکے میں بھی شکار کے چارے کا انتظام کرلوں وہ بھی اپنے انداز میں بولتی اٹھی تھی۔۔۔

خیال رکھنا اپنا اور وقاص کی مدد لے لینا۔۔۔

مگر اریان میں اکیلے۔۔۔

نہیں ملائکہ جانتی ہونا سرور کی بار کیا ہوا تھا میں یہ رسک دوبارہ نہیں لے سکتا اس لئے تم جو بھی کرو گئ وقاص تمہارے ساتھ رہے گا میں نے اسے بول دیا ہے۔۔۔

افففف اب اس دو ٹکے کے وردی والے کے ساتھ کام کرنا پڑے گا۔۔۔

اسنے بڑبڑاتے دانت کچکچائے تھے۔۔۔

جانتی ہونا اگر تمہاری یہ عظیم سوچ اپنے شوہر کے لئے ماما کے کانوں تک پہنچی تو کیا ہو گا۔۔۔

وہ کیسے بھول گئی تھی کہ اریان ملک کے آفس میں کھڑی بول رہی تھی چاہے پھر ہلکی آواز میں ہی کیوں نا بولتی۔۔۔

میں تو بس یونہی پلیز... آنٹی کو کچھ مت بتانا میں اسکے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہوں ملائکہ منت بھرے لہجے میں بولتی وہاں سے نو دو گیارہ ہوئی تھی۔۔۔

وہ بس مسکرا کے رہ گیا تھا۔۔۔

زہے نصیب آج سنڈریلا کو میری یاد کیسے آگئی وہ محبت بھرے لہجے میں بولتا اسکی جانب آیا تھا۔۔۔
گارڈز جو ہمہ وقت نظریں جھکائے رکھتے تھے اس کے آتے ہی کن اکھیوں سے اسے دیکھنے لگے تھے وہ تھی ہی غضب کی پیاری اور پھر اسکی وہ بےہودہ ڈریسنگ سب کو اسکی طرف مزید راغب کر دیتی تھی ۔۔۔

مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

سنڈریلا الجھی سی لگ رہی تھی انہیں۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔

مجھے بابا نے بتایا آپ کل واپس جا رہے ہیں۔۔۔

اجمل خان نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔۔

مجھے آپ کی مدد چاہیئے میں اس اریان ملک اور اسکے پورے خاندان کا نام ونشان تک مٹا دینا چاہتی ہوں
۔۔۔

اسکی وجہ سے بھرے فنکشن میں میری اور میرے بابا کی بے عزتی ہوئی وہ غصے سے بولتی جارہی تھی جب اجمل خان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

میں سنڈریلا کی مدد ضرور کروں گا آخر دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے وہ کمینگی سے ہنسا تھا۔۔

آپ کیسے میری مدد کریں گئیں وہ وائن کا گلاس اٹھاتی منہ سے لگا گئی تھی۔۔۔

یہ لو اجمل خان نے اسکے سامنے ایک یو ایس بی رکھی تھی۔۔۔

اس میں کچھ ایسا ہے جو اگر تم نے صحیح سے استعمال کیا تو اس کے ذریعے تم اریان ملک کو با آسانی برباد کر سکتی ہو بس تمہیں اسکی کمزوری معلوم ہونی چاہئیے۔۔۔

سنڈریلا نے اسکی ہر بات کو غور سے سنتے ہو ایس بی کو مٹھی میں دبوچا تھا تو اریان ملک کی شکست پکی سمجھو میں اجمل خان نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا۔۔۔

ایک دم پکی ایسا کوئی کھیل نہیں ہے جس میں کوئی مجھ سے جیتا ہو اور یہاں بھی میں ہی جیتو گئی اس یو ایس بی میں موجود چیز کو ایسے استعمال میں لاؤں گئی کہ شکست اسکا مقدر بن جائے گئی ۔۔۔ مجھے تمہارے شاطر دماغ کا آئیڈیا ہے سنڈریلا اس لئے تو یہ کام تمہیں دیا ہے وہ دونوں بے غیرتی سے قہقہے لگاتے وائن کے گلاس منہ سے لگا گئے تھے ۔۔۔

اسلام علیکم ...! وہ منہ بنائے بولی تھی

وعلیکم السلام ...! آ گئی میری بیٹی وہ کچن سے نکلتے فوراً اسکی جانب آئے تھے مگر اسکا اترا چہرا دیکھ پریشان ہوئے تھے ۔۔۔

کیا ہوا حیام سب ٹھیک ہے ؟ وہ سوچوں کو جھٹکتی انکی طرف متوجہ ہوئی تھی ۔۔۔

بابا بہت تھک گئی ہوں وہ برا سا منہ بنائے بولی تھی۔۔۔

اوہو میری پرنسس تھک گئی ہیں آپ جلدی سے فریش ہو جائیں میں کھانا لگا دیتا ہوں پھر آپ سو جانا تھوڑی دیر۔۔۔

اوکے بابا وہ مختصر سا جواب دیتے کرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

اور کتنے دن یونی جانا آپ نے ابھی؟

بس بابا آج لاسٹ ڈے تھا اب باقی کی تیاری میں گھر پر ہی کروں گی حیام سکھ کا سانس لیتے مسکرائی تھی۔۔۔

حیام آپ کو یاد ہے ناشام میں اریان کے دوست اور اسکے بھائی کے ولیمے کے فنکشن پر جانا ہے۔۔۔

وہ جو مزے سے کھانا کھا رہی تھی ہاتھ پیچھے لیے تھے۔۔۔

جی بابا یاد ہے وہ بیزار سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اسکا اب کہیں جانے کو دل نہیں کرتا تھا اسے اب انہی چار دیواری کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔

اوکے تو ٹائم سے ریڈی ہو جانا میں ڈرائیور کو بول دوں گا وہ آپ کو چھوڑ آئے گا۔۔۔

آپ نہیں چلیں گئیں وہ اداسی سے بولی تھی۔۔۔

نہیں بیٹا مجھے کچھ ضروری کام ہے اسلئے نہیں پاؤں گا۔۔۔ آپ فنکشن انجوائے کرنا وہاں اریان کی فیملی بھی ہو گئی وہ مسکرائے تھے۔۔۔

اوکے بابا اسکا موڈ خراب ہو چکا تھا وہ کھانا چھوڑتی کمرے میں آگئی تھی۔۔

تیاریاں کہاں تک پہنچی ؟ وہ آفس سے سیدھا حویلی آیا تھا جہاں ملائکہ حمزہ اور فیصل پہلے سے ہی موجود تھے۔۔۔۔

افففف بھائی یہ پہلا ریسیپشن ہے جس میں دولہا خود کام کر رہا ہے ہائے میری کمر وہ رونی صورت بنائے کمر پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔۔

دکھاؤ کہیں ٹوٹ تو نہیں گئی۔۔۔ حمزہ نے شرارت سے کہتے اسکی کمر پر ایک دھپ رسید کی تھی۔۔۔

حمزہ تیری تو۔۔۔ فیصل کچھ بولتا اریان نے اسے گھورا تھا۔۔۔

ایک دن کام کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا تمہاری اس بندروں جیسی شکل پر اور نا ہی کمر ٹوٹے گئی ملائکہ نے بھی لقمہ دیا تھا

حمزہ نے زور زور سے دھری کا سر ہلائے اسکی بات کی تصدیق کی تھی۔۔۔

فیصل تو بس ان دونوں کو گھور کے رہ گیا تھا۔۔

تمہاری باری بھی تو آئے گئی پھر پوچھوں گا تم سے... ملائکہ کو دھمکی دیتے وہ بے چارگی سی شکل بنا گیا تھا
۔۔۔

اور ہاں آپ کو بھی۔۔۔لگے ہاتھوں اسنے اریان کو بھی بیچ میں گھسیٹ لیا تھا

وہ جو انکی نوک جھوک پر مسکرا رہا تھا یکدم سنجیدہ ہوا تھا۔۔ میں بھابھی کو بتاؤں گا کتنے بڑے سڑیل ہیں آپ۔۔۔وہ بولتا اپنی جان بچائے وہاں سے بھاگا تھا۔۔۔

جبکہ اریان ملک کی نظروں میں وہ حسین سراپا گھوم گیا تھا۔۔۔۔

اسکا دل دھڑکا تھا اس دشمنِ جان کی یاد ستانے لگی تھی اریان کال کرنے کا سوچتا موبائل نکالے لان میں آیا تھا سردیوں کی ہلکی سے دھوپ میں چہل قدمی کرتے اسنے نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

افف پھر سے نہیں بالا آخر اسنے تیسری بار کال اٹینڈ کر ہی لی تھی مگر بغیر دیکھے۔۔۔

آپ کا ملایا ہوا نمبر اسوقت سو رہا ہے برائے مہربانی بعد میں کال کریئے گا۔۔۔وہ نیند سے بوجھل آواز میں بولتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

سوری ٹو سے مجھے اپنی بیوی کی بہت یاد آرہی ہے اسلئے مجھے تو ابھی بات کرنی ہے

حیام جو موبائل منہ پر ہی رکھے پھر سے سو گئی تھی اریان ملک کی آواز پر اچھلی تھی اور موبائل بیچارا کارپٹ پر گرا اپنی مالکن کی بیوقوفوں کا نتیجہ بھگت رہا تھا۔۔۔

افففف اللہ جی۔۔۔حیام نمبر تو دیکھ لیتی کال اٹھانے سے پہلے وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتی خود کو خود ہی ڈپٹ رہی تھی۔۔۔اسنے فوراً سے کارپٹ پر گرا موبائل اٹھایا تھا جس پر کال ابھی بھی چل دی تھی۔۔۔

I am sorry...

مجھے لگا تھا طوبیٰ کی کال ہو گئی اسلئے بغیر دیکھے ہی بول گئی حیام شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

It's ok meri jan...

اریان اسے مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا اسلئے عام سے لہجے میں بولتا بات ختم کر گیا تھا۔۔۔ میں نے کال کی تھی کہ شام کو تیار رہنا میں پک کرنے آؤں گا۔۔۔

شکریہ پر میں مینج کر لوں گئی۔۔۔

میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں مس حیام اریان ملک۔۔۔ وہ برہم ہوا تھا۔۔۔۔

حیام کو اپنے نام کے ساتھ اسکا نام لگانا گوارا گزرا تھا۔۔۔

میں بھی بتا ہی رہی ہوں اریان ملک کہ مجھے تمہارا احسان نہیں چاہیئے اشعر بھائی مجھے چھوڑ جائیں گئیں۔۔۔وہ تیکھے لہجے میں بولتی اسے آگ لگا گئی تھی

میں تمہیں وارن کر رہا ہوں حیام اگر اس اشعر کے ساتھ تم کہی بھی گئی تو اپنے حال کی ذمہ دار تم خود ہو گئی۔۔۔

اشعر کے نام سے اریان کو اپنے جسم میں آگ لگتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

حیام جانتی تھی اریان کو اشعر نہیں پسند اسے تنگ کرنے کے لئے جان بوجھ کے اسکا نام لیا تھا۔۔۔

میں تمہاری دھمکیوں سے نہیں ڈرتی اریان ملک اور بھولو نہیں میرے نزدیک اس شادی کی کوئی اہمیت نہیں ہے اسلئے میرے شوہر بننے کی اور مجھ پر حکم چلانے کی کوشش بھی مت کرنا حیام وارننگ دینے والے لہجے میں کہتی اسکی سنے بغیر کال کٹ کر گئی تھی اگر سن لیتی تو شاید نہیں یقیناً اپنے کہے پر عمل نا کرتی۔۔۔

شادی کی اہمیت سے تو تمہیں میں واقف کراؤں گا حیام میڈم وہ معنی خیز سا بولتا واپس حویلی میں چلا گیا تھا۔۔۔اسے چہرے پر پھیلی دلکش مسکراہٹ کو کسی نے بہت نفرت سے دیکھا تھا۔۔۔

کیا کام تھا کیوں بلایا مجھے ؟

زارا کمرے میں داخل ہوتی تیزی سے بولی تھی۔۔۔

وہ جو واڈراب میں گھسا نا جانے کیا ڈھونڈ رہا تھا اسکی طرف گھوما تھا۔۔۔

میں نے کب بلایا تمہیں ؟حمزہ خود کی طرف اشارہ کرتے تعجب سے بولا تھا۔۔۔

حمزہ پلیز مذاق نہیں کرو ابھی فیصل نے۔۔۔

افففف فیصل کے بچے نقلچی بندر کہیں کے پھر سے بیو قوف بنا گیا مجھے۔۔۔

وہ خود سے ہی بات کرتی شدید غصے کے عالم میں بولی تھی۔۔۔

ارے ارے میری جنگلی بلی مجھے بتاؤ تو ہوا کیا ہے اب کیا کر دیا فیصل نے؟

حمزہ اس الجھی ہوئی حسینہ کو غصے سے بڑبڑاتے دیکھ قریب آیا تھا۔۔۔

فیصل نے مجھے کہا کہ تم نے مجھ بلایا ہے اس لیے میں یہاں آ گئی تم جانتے ہو میں کتنی مشکل سے اس ہیوی میکسی کے ساتھ سیڑھیوں چڑھ کے یہاں تک آئی ہوں۔۔۔ اسنے گہری نظروں سے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا تھا جو میکسی کو ہاتھوں میں تھامے بالوں کے چٹیا بنائے بغیر میک اپ کے بھی وہ اس پر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔

اب پھر جانا پڑے گا میرے تو پاؤں بھی دکھنے لگ گئے ہیں۔۔۔

وہ منہ بناتے اتنی کیوٹ لگ رہی تھی حمزہ نے اسکی ناک پر لب رکھے تھے۔۔۔

وہ کچھ بولتی حمزہ اپنا بازو اسکے پیٹ کے گرد لپیٹتا مزید قریب کر گیا تھا۔۔۔

حمزہ مجھے تیار ہونا ہے جانے دیں۔۔۔

زارا اپنی خفگی مٹاتے غصے سے چلائی تھی۔۔۔

جانے دوں گا پہلے میں تمہیں بتا تو دوں آج تم کتنی حسین لگ رہی ہو اس ڈریس میں زارا اسکا مطلب سمجھتی حمزہ اسکے لبوں پر جھک چکا تھا وہ خود کو مسلسل سیر اب کرتے یہ بھی بھول گیا تھا وہ نازک وجود اسکی شدت نہیں سہہ پائے گا زارا اسکی شرٹ کو کھینچتی خود سے دور ہٹانے کی سعی کرنے لگی تھی حمزہ بھی ترس کھاتے اسکے ہونٹوں کو بخشتا پیچھے ہوا تھا مگر آزادی پھر بھی نہیں دی تھی۔۔۔

مجھے نہیں معلوم تمہاری قربت میں ایسا کیا جادو ہے جب بھی میرے قریب آتی ہو دور جانے کا دل نہیں کرتا وہ گھمبجر لہجے میں بولتے اسکے گیلے ہونٹ سہلا رہا تھا وہ بس اکھڑتی سانسوں کے ساتھ اسکی جسارتیں برداشت کر رہی تھی ابھی زارا سانس بحال کرنے کی تگ و دو میں تھی جب اسے ڈوری کھلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔حمزہ!...

زارا کی جان لبوں کو آئی تھی

وہ مزید بولتی حمزہ نے ہولے سے اسکے کندھے پر بائیٹ کیا تھا۔۔

اسکے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔

وہ مزید اسکے وجود میں کھوتا دروازے کی دستک نے ان دونوں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرائی تھی ۔۔۔

زارا موقع کا فائدہ اٹھاتی اسکے حصار کو توڑے باہر نکلی تھی۔۔۔ ملازمہ سمیرا بیگم کا حکم سنائے جاچکی تھی ۔۔۔

زارا نے بھی فوراً سے ڈوری باندھے کندھے سے میکسی ٹھیک کی تھی۔۔۔

حمزہ وہی کھڑا اسے دلچسپ نظروں سے دیکھتا مسکرا رہا تھا۔۔

مجھ سے بات نہیں کرنا اب تم...وہ دھمکی دیتے کمرے سے باہر نکلتی حمزہ نے اسکے قدم روکے تھے۔۔

ایسے کیسے بات نا کروں میں تو بات بھی کروں گا اور پیار بھی کروں گا... کر لو جو کر سکتی ہو وہ بھی کھلی دھمکی دیتا اسے اپنی گود میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

حمزہ کیا کر رہے ہو نیچے اتارو مجھے باہر سب فیملی والے ہیں کیا سوچیں گئیں۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا زارا کوئی کیا بولتا ہے میں اپنی بیوی کو اتنی بھاری میکسی کے ساتھ سیڑھیوں اترنے کی اجازت نہیں دے سکتا اسکے نازک پاؤں دکھنے لگ جائیں گئیں۔۔۔

سمجھا کرو حمزہ اسکی کہی بات دوہرائے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔

باہر موجود سب ملازم اور سمیرا بیگم جو اریان سے بات کر رہی تھی انکی طرف متوجہ ہوئے تھے زارا کا چہرا خفت سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔ سمیرا بیگم اور اریان مسکرائے تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش تھے ساری حویلی کے لئے یہی کسی معجزے سے کم نہیں تھا ورنہ ہر دو دن بعد تو وہ لڑتے تھے ۔۔۔

سیڑھیوں سے اترے حمزہ نے اسے گود سے نیچے اتارا تھا اور زارا بغیر کسی سے نظریں ملائے کمرے کی طرف ڈوری تھی۔۔۔۔

حمزہ مسکراتا ہوا سمیرا بیگم اور اریان کے پاس آیا تھا۔۔۔

ماماوہ زارا کے پاؤں۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا آپ سے سمیرا بیگم مسکرائی تھی... انکی بات پر اریان کے ہونٹوں پر بھی خوبصورت سی مسکراہٹ ابھری تھی

حمزہ بھی خجل سا ہوتا مسکرایا تھا اوکے میں تیار ہونے جارہا ہوں۔۔۔اوکے جائیں۔۔۔

آآپ بھی جائیں اریان جو موبائل میں بزی تھا انکی بات پر چونکتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتا کمرے کی طرف آیا تھا۔۔۔

تو تم نے اپنی ہی مرضی کی آخر۔۔۔وہ جو کب سے حیام کے میسج کا انتظار کر رہا تھا اب اسے یقین ہو گیا تھا وہ اپنی ہی مرضی کرنے والی ہے چلو تو سزا کے لیے بھی تیار رہنا اریان اسے خیالوں میں مخاطب کرتا دلسوز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

بھائی یہ ٹائی سیٹ کر دیں...وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا فیصل کی آواز پر اسکی طرف مڑا تھا جو بچوں کی طرح ٹائی ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔ اریان جو اپنے سب کام چھوڑے اسکی ٹائی سیٹ کر رہا تھا نظروں کے ذریعے ہی بلانے کا مقصد پوچھا گیا تھا۔۔۔

دولہا میں ہوں آپ کیوں اتنا سج سنور رہے ہیں مجھ سے زیادہ تو آپ پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔

یہ سب حیام بھابھی کا اثر ہے اریان کے لب مسکرائے تھے ...زارا حمزہ طوبیٰ اور ملائکہ سمیت اسکے کمرے میں آئی تھی۔۔۔

اللہ بھائی آپ تو بلش کر رہے ہیں اب کے طوبیٰ کی بات پر سب ہنسے تھے

تم سب یہاں مجھے تنگ کرنے آئے ہو اریان اسکی ٹائی سیٹ کرتا ذرا رعب سے بولا تھا۔۔۔

کیا مسٹر ہینڈسم اب یہ رعب اپنی بیوی پر ڈالنا۔۔۔ زارا کی بات پر سب دبی دبی ہنسے تھے۔۔۔

اس پر خاک رعب جھاڑوں گا وہ تو خود مجھے دھمکیاں دیتی ہے ...اریان کے معصومیت سے بولنے پر وہاں سب کے بے ہنگم قہقہے گونجے تھے۔۔۔ اس نے سب کو باری باری گھورا تھا

اب یہ تو ہونا تھا اریان جیسے تم خود ہو ویسی ہی تمہیں بیوی ملی ہے۔۔۔ ملائکہ کے بولنے پر سب نے اسکی تائید کی تھی۔۔۔

یار جسٹ امیجن ... جس اریان ملک کے سامنے اچھے اچھوں کے سانس سوکھ جاتے ہیں کسی کی بولنے کی ہمت نہیں ہوتی لوگ جس کے نام سے ڈرتے ہیں۔۔۔ وہ اپنی بیوی کی دھمکیاں سنتا ہے اس اریان ملک کی اپنی بیوی کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں ہوتی فیصل کی امیجینیشن پر وہاں موجود سب کے ایک بار پھر چھت پھاڑ قہقہے گونجے تھے۔۔۔ اگر اسے معلوم ہوتا اسکی بات پر وہ سب اتنا اسے تنگ کرنے والے ہیں تو وہ کبھی منہ نا کھولتا انکے سامنے مگر ہائے رے قسمت۔۔۔ وہ سب ابھی آپس میں تبصرے کرنے میں مصروف تھے۔۔۔

اریان کچھ بولتا سمیرا بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ آپ سب یہاں ہیں آپ کے چاچو بلا رہے ہیں اور یہ کس بات پر آپ سب اتنا اونچا ہنس رہے ہیں۔۔۔

آپ بھی سنے گئی تو ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہو جائیں گئیں ماما حمزہ کے بولنے پر اریان نے اسے سخت تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔

ایک منٹ کے اندر اندر تم سب یہاں سے رفو چکر ہو جاؤ ورنہ مجھے بتاتے دیر نہیں لگے گئی کہ اریان ملک کیا چیز ہے...وہ اتنے سخت لہجے میں بولا تھا کہ وہ سب منٹوں میں بوتل کے جن کر طرح وہاں سے غائب ہوئے تھے۔۔۔ سمیرا بیگم کا ہاتھ سر پر گیا تھا انہوں نے پھر سے کوئی شرارت کی۔۔۔

وہ اریان کو دیکھتے بولی تھی۔۔۔

چھوڑیں ماما آئیں ہم بھی چلتے ہیں اریان مسکرایا تھا تو وہ بھی مطمئن ہوتی اسکے ساتھ فنکشن میں آگئی تھی ۔۔۔

حیام اور کتنی دیر ہے بیٹا؟ درانی صاحب بولتے ہوئے کمرے میں آئے تھے جہاں حیام شیشے کے سامنے کھڑی میک اپ کو فائنل ٹچ دے رہی تھی۔۔۔

کِھلا ہوا سرخ کلر کا ہیوی ایمبرائیڈری کے کام کا فراک زیب تن کیے وہ بالوں کو جوڑے میں قید کرتی کچھ لٹوں کو چہرے پر ہی چھوڑ گئی تھی۔۔۔ پیروں میں ہیل پہنے اور ہلکا سا میک اپ کیا تھا جس میں ریڈ لپسٹک واضح تھی ہم رنگ ڈوپٹہ سر پر سلیقے سے سجائے وہ کسی سلطنت کی شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔

کیسے لگ رہی ہوں؟ وہ درانی صاحب کی طرف مڑتے بولی تھی۔۔۔ ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں میری شہزادی کو کسی کی نظر نا لگے۔۔۔ وہ مسکرائے تھے کیونکہ انکی بیٹی مسکرا رہی تھی۔۔۔

بیٹا اشعر کو آپ نے بلایا ہے؟ درانی صاحب کو اشعر کا خیال آیا تھا۔۔ جی بابا وہی مجھے گھوڑ کے آئیں گئیں۔۔۔

مگر بیٹا آپ اریان کو بول دیتے۔۔۔

بابا انہیں خواہ مخواہ اتنی تکلیف ہوتی حیام بولتے ہوئے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔ اگر درانی صاحب کو پتہ چل جاتا کہ وہ یہ سب اسکی مرضی کے خلاف جا کر... کر رہی ہے تو وہ اس سے سخت ناراض ہوتے۔۔۔ مگر انہیں کون بتائے گا سو حیام میڈم سوچ میں کو جھٹکتی اپنا ہیوی فراک سنبھالتے سیڑھیاں اترتے نیچے آئی تھی۔۔۔ اشعر کی نظر اسکی جانب اٹھی تھی مگر اب وہ کسی اور کی ہے یہ خیال آتے ہی اسنے اپنی نظروں کو فوراً سے واپس جھکا لیا تھا۔۔۔

چلیں۔۔۔

جی ... وہ دونوں درانی صاحب کو اللہ حافظ بولتے گھر سے نکلے تھے مگر درانی صاحب بلکل خاموش کھڑے تھے پریشانی انکے چہرے پر ہر سو پھیلی تھی۔۔۔

بھائی۔۔۔ بھابھی کیوں نہیں آئی ابھی تک ؟ طوبیٰ کے سوال پر اریان نے صاف کندھے اچکائے تھے وہ تو خود اسکے انتظار میں بے قرار کھڑا تھا۔۔۔

اسکا کیا مطلب ہے بھائی۔۔۔وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

آجائے گئی وہ فکر نہیں کرو۔۔۔اریان نے اسے تسلی دی تھی

افففف یہاں ہو تم واپس چلو سٹیج پر لڑکی پہلی دولہن ہو گئی تم جو اپنے ہی ولیمے ہر یوں گھومتی پھر رہی ہو ۔۔۔وہ اور کوئی سوال کرتی زارا اسکے سر پر موت کے فرشتے کی طرح حاضر ہوئی تھی۔۔۔

اف اللہ آپی میں بھابھی کا پوچھنے آئی تھی طوبیٰ چڑی تھی۔۔۔

زارا آپی وہاں دیکھیں کیسے لڑکیاں اریان بھائی کو دیکھ رہی ہیں اسلئے میں حیام بھابھی کا پوچھنے آئی تھی ۔۔۔

اریان اور زارا اسکی معصومیت پر مسکرائے تھے۔۔۔

مطلب اب تم چاہتی ہو تمہارے بھائی کو اب کوئی لڑکے دیکھے بھی نہیں۔۔۔

اریان کے سوال پر طوبیٰ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اریان اسکی بات پر مسکرایا تھا جس مسکراہٹ پر نا جانے کتنی لڑکیاں مر مٹی تھیں۔۔۔

اشعر اسے حویلی کے باہر چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔ حیام کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا مگر اپنے کونفیڈینس کو بر قرار رکھتے وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔ حویلی کو کسی دولہن کی طرح سجایا گیا تھا وہ حویلی کی سجاوٹ دیکھتے آگے بڑھ رہی تھی جب اسکا کسی سے زور دار تصادم ہوا تھا۔۔۔ حیام گرتی وقاص نے اسے فوراً سے تھاما تھا۔۔ اپنے سامنے وقاص کر دیکھ کر وہ پل میں اسے پہچان گئی تھی حیام اس سے فوراً سے دور ہوئی تھی۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہیں۔۔۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔

طوبیٰ اور باقی سب کہاں ہیں ؟ حیام کو وہاں رکنا مناسب نہیں لگا تھا اس لیے اپنے مطلب کا سوال پوچھا تھا

وہ سٹیج پر ہیں آئیں میں آپ کو لے چلتا ہوں وقاص باادب طریقے سے بولتا سٹیج تک آیا تھا مگر حیام کا وقاص سے ٹکرانا کسی نے بہت ضبط سے دیکھا تھا۔۔۔

حیام اسکے ساتھ ساتھ چلتی سٹیج تک پہنچی تھی خود پر اٹھتی لاتعداد نظریں اس کو کنفیوز کر گئی تھی ۔۔ طوبیٰ اور باقی سب نے اسکا پرتپاک استقبال کیا تھا سمیرا بیگم اسکی نظر اتارنے میں لگی تھی وہاں سب اس سے گرم جوشی سے ملے تھے حیام ان سب کے بیچ آج ایک الگ ہی خوشی محسوس کر رہی تھی ایک فیملی والی خوشی جو اسے پہلے کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی وہ یہاں آکر خوش تھی مگر اسکی نظریں بار بار کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

آپ کسی کو ڈھونڈ رہی ہیں بھابھی ؟ حمزہ کے بولنے پر فیصل نے اپنی ہنسی چھپائی تھی

نہیں میں بھلا کسے ڈھونڈوں گئی حیام اسکے سوال پر بوکھلائی تھی

خبر دار جو کسی نے میری بیٹی کو تنگ کیا۔۔۔ عون صاحب سٹیج پر آتے حیام کے سر پر ہاتھ رکھتے پیار سے بولے تھے۔۔۔

ارے چاچو ہم تو بس بھابھی کی ہیلپ کر رہے تھے کسسسسی کو ڈھونڈنے میں۔۔۔ فیصل شرارت سے کہتا ہنسا تھا وہاں موجود سب اسکی بات پر ہنسے تھے۔۔۔

فیصل... سمیرا بیگم نے اسے ڈپٹا تھا۔۔۔ اوکے اوکے اب تنگ نہیں کروں گا...وہ ہار مانتے بولا تھا۔۔۔

اریان کہاں ہے؟

انکل وہ کسی کام سے گیا ہے کہہ رہا تھا تھوڑی دیر تک آجائے گا عون صاحب کے سوال پر ملائکہ جھٹ سے بولی تھی۔۔۔ سب نے اسے کن اکھیوں سے دیکھا تھا۔۔۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہے ہو ابھی مجھے اریان نے کال کی تھی ۔۔۔ ملائکہ نے بات بنائی تھی ان سب نے بھی نظروں کے زاویے بدلے تھے

ملائکہ کی بات سنتے ہی اسکی اٹکی سانسیں چل پڑی تھی حیام خوش ہوئی تھی کہ اریان وہاں موجود نہیں ہے ورنہ جو حرکت اسنے کی تھی اریان اسے ضرور سزا دیتا مگر یہ بھی اسکی خوش فہمی تھی کہ اریان ملک کی سزا سے بچ جائے گئی وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن کھڑی تھی جب ملائکہ کے ہاتھ سے جوس اسکے ڈریس پر گرا تھا۔۔۔

اوہو رئیلی سوری حیام مجھ سے غلطی سے گر گیا۔۔۔ ملائکہ نے جھٹ سے معذرت کی تھی

ارے کوئی بات نہیں آپ مجھے واشروم بتادیں میں صاف کر لیتی ہوں

حیام کے مسکرا کے کہنے پر ملائکہ اسے لیے ایک کمرے کی طرف آئی تھی۔۔۔

تم اسے صاف کریں میں ابھی آتی ہوں۔۔۔

اوکے حیام سر اثبات میں ہلاتی واشروم میں بند ہوئی تھی۔۔۔

شکر ہے صاف تو ہوا... مگر اب اسے سکھاؤں کیسے ؟

حیام سوچتی ہوئی کمرے سے باہر آئی تھی۔۔۔

اسنے ہر ڈراڑ دیکھ لی تھی مگر ڈرائیر کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔۔ افففف کہاں ہو گئ؟ وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی

کیا ڈھونڈ رہی ہو؟ اس خاموش کمرے میں بھاری آواز گونجی تھی

وہ آواز کے تعاقب میں مڑی تھی

تت... تم یہاں حیام اٹکی تھی اور سانسیں بھی سینے میں ہے اسے دیکھتے اٹک گئی تھی۔۔۔ میرا مطلب ہے تم تو یہاں نہیں تھے۔۔۔

اسکے معصوم سوال پر اریان نے اسکا سر تا پاوں بغور جائزہ لیا تھا وہ بغیر ڈوپٹے سامنے کھڑی اپنی کشش سے اس دیوانے کو بے قابو کر رہی تھی

اسکی نظروں سے خائف ہوتی حیام نے فوراً سے بیڈ پر پڑا ڈوپٹہ اٹھایا تھا جسے سر پر اوڑھنے میں ناکام ہو رہی تھی ڈوپٹہ بھاری اور شفون کا ہونے کی وجہ سے سر سے بار بار سرک رہا تھا۔۔۔

اسے ڈوپٹے میں الجھا دیکھ اریان ملک کے لب مسکرائے تھے۔۔۔ وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔۔۔

اسکی ڈھرکنیں میں انتشار برپا ہوا تھا وہ غیر اردای طور پر پیچھے کی طرف قدم اٹھاتی اپنے ہی ڈوپٹے میں الجھی تھی اس سے پہلے حیام منہ کے بل گرتی اریان نے فوراً سے اسے تھاما تھا۔۔۔ اسکی باہوں میں آتے ہی حیام کی ڈھرکنیں بے ترتیب ہوئی تھی۔۔۔

اسکی قربت میں اس اپنا آپ سلگتا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ مچلتی اسکا گھیرا توڑنے کی ناکام کوششیں کرنے لگی تھی مگر اریان ملک کی گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔

کس کے ساتھ آئی ہو؟ لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا

حیام نے ذرا سی نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا وہ اریان کے چہرے اسکے تاثرات جاننا چاہتی تھی مگر اسکے چہرے پر پھیلے سرد تاثرات اس کو مزید خوفزدہ کر گئے تھے۔۔۔

میں بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔اسکی کمر پر گرفت سخت کرتے چہرا اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

اش. عر۔۔۔ بھائی کے ساتھ وہ تکلیف کی وجہ سے بے ربط الفاظ بولتی سر جھکا گئی تھی۔۔۔وہ جو پہلے ہی اسکی قربت میں موم کی طرح پگھل رہی تھی خوف کے مارے سہمی تھی

میرے منع کرنے کے باوجود بھی۔۔۔ وہ قدرے کم لہجے میں مگر سختی سے بولا تھا۔۔۔ اریان ملک دوسرا موقع نہیں دیتا اس لئے سزا تو تمہیں بھی ملے گئ تاکہ تم آئندہ ایسی غلطی نا کرو۔۔۔ وہ محبت سے بھرپور لہجے میں اسکے کان میں سرگوشی نما بولا تھا۔۔۔

سزا۔۔۔ حیام کی خوف سے آنکھیں پھیلی تھی۔۔۔ وہ بھائی ہیں میرے اسنے سزا سے بچنے کے لئے بات بنائی تھی۔۔۔

تمہارے معاملے میں اریان ملک کسی پر یقین نہیں کرتا مسز۔۔۔ وہ گھمبیرتا سے کہتا کان کی لو کو ہلکا سا بائیٹ کر گیا تھا۔۔۔

وہ جو کچھ سنھبلی سی کھڑی تھی ڈھرکنیں بے قابو ہونے لگی تھی۔۔۔

اریان پلیز۔۔۔ حیام نے سینے پر ہاتھ رکھے دور کرنا چاہا تھا مگر وہ تو آج شاید اپنے ہوش میں تھا ہی نہیں ۔۔۔

اس بار معافی نہیں ۔۔۔ انگوٹھا اسکے تھوڑی تلے رکھے اریان نے اسکا چہرا اپنے اور بھی نزدیک کیا تھا۔۔۔

دل پسلیاں توڑے باہر آنے کو تھا۔۔۔ وہ خوف کے زیرِ اثر اسکے سحر میں جکڑی آنکھیں موند گئی تھی ۔۔۔

ایک پل بھی ضائع کیے بنا اسنے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھے تھے۔۔۔ اسکے عمل میں اتنی شدت تھی کہ کچھ ہی پلوں میں اسنے حیام کو کسی اور ہی دنیا کی سیر کروادی تھی۔۔۔ حیام کی سانسیں رکنے لگی تھی مگر مقابل تو شاید آج بے قراریوں کی حدود کو چھوتا خود کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔ حیام کا لگا تھا وہ سانس نہیں لے پائے گئی اریان کی شرٹ کو مضبوطی سے جکڑتے اسنے اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

وہ جو ہوش گنوائے بیٹھا تھا حیام کی مزاحمت سے ہوش میں آتے ہی نرمی سے دور ہوا تھا اس نازک سے وجود کو اپنی مضبوط باہوں میں بھرا تھا ورنہ وہ ضرور زمین بوس ہو جاتی۔۔۔ اپنے عمل میں شدت کا اندازہ وہ اسکی اکھڑی سانسوں سے ہی لگا گیا تھا۔۔۔

وہ اپنی سانسوں کو بحال کرتی ابھی اسکی شرٹ کو مضبوطی سے دبوچے آنکھیں بند کیے کھڑی تھی

اسکے چہرے پر آتے جاتے حیا کے رنگ اریان کو بہت بھلے لگے تھے۔۔۔

حیام اسکی طرف سے منہ موڑتی اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتی سانس لے رہی تھی چہرا سرخ پڑ چکا تھا ۔۔۔اریان کی طرف دیکھنے کی غلطی اسنے نہیں کی تھی۔۔۔۔

آئندہ اپنی من مانی کرنے سے پہلے اس سزا کو سوچ لینا۔۔۔ انگوٹھے سے اسکے ہونٹ سہلاتے وہ معنی خیزی سے بولا تھا۔۔۔

سانسیں اتھل پتھل ہوئی تھی۔۔۔

تم بہت برے انسان ہو۔۔۔وہ خفت سے سرخ پڑتی خفگی لیے اسکے سینے پر مکے برسانے لگی تھی۔۔۔

یقین مانو میری جان میں اس سے بھی زیادہ برا بن سکتا ہوں اگر تم نے آئندہ میری بات نہ مانی تو۔۔۔

اگر اب دوبارہ تم نے ایسی کوئی بے ہودہ حرکت کی تو میں تمہارا سر پھاڑ دوں گئی۔۔۔ سزا دینے کے بعد بھی وہ اسے دھمکیاں دے رہا تھا یہ حیام کی نظر میں سراسر غلط تھا اور حیام اریان ملک نے تو غلط بات برداشت کرنا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔ آئندہ مجھے دھمکی دینے سے پہلے سو بار سوچیئے گا حیام انگلی اٹھاتی اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی تھی۔۔۔

اب تم جیسے خود ہو ویسی ہی بیوی تمہیں ملی ہے۔۔۔ حیام کی دھمکیاں سنتے اریان کو بے ساختہ ملائکہ کی کہی بات یاد آئی تھی

میں صرف دھمکیاں نہیں دیتا عمل بھی کرتا ہوں میری جان انتہائی سکون سے جواب دیا تھا

خود پر غصہ کرتے دیکھ اریان کو وہ اپنے دل کے اور بھی قریب لگی تھی۔۔۔

اسکی لو دیتی نظریں اور معنی خیز سی باتیں حیام کو پزل کر رہی تھی اریان کی نظروں کی تاب نہ لاتے اس نے اپنا رخ موڑ لیا تھا۔۔۔ وہ جو ابھی اسے اتنی بڑی بڑی دھمکیاں دے رہی تھی اسکی جان لٹاتی نظروں سے ہی منہ چھپا گئی تھی۔۔۔

ادھر دیکھو۔۔۔ ابھی تو بہت بول رہی تھی اب کیا ہوا۔۔۔ وہ بامشکل اپنی ہنسی ضبط کرتے بولا تھا۔۔۔

حیام کو اس پر انتہائی غصہ آرہا تھا وہ کچھ بولتی دروازہ نوک ہوا تھا اس نے پریشانی سے اریان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

پریشان نہیں ہو بیوی ہو تم میری۔۔۔ اریان اسکی پریشان نظروں کا مفہوم سمجھتے سادہ سے لہجے میں بولا تھا

حیام کو حیرت ہوئی تھی وہ اسکی نظروں کا مطلب بھی سمجھ جاتا تھا۔۔۔

وہاں سب نے تمہارا اور حیام کا پوچھ پوچھ کر میرا دماغ کھا لیا ہے۔۔۔ اریان کے دروازہ کھولتے ہی وہ ایک دم پھٹ پڑی تھی۔۔۔

ہم بس آ ہی رہے تھے ملائکہ۔۔۔ اریان نے حیام کی طرف دیکھا تھا جو ابھی بھی منہ پھیلائے کھڑی تھی۔۔۔

تمہارا شکریہ... اریان نے شاید پہلی بار کسی کا شکریہ ادا کیا تھا کیونکہ اسنے پہلی بار زندگی میں کسی کی ہیلپ لی تھی ورنہ وہ اپنے کام خود کرنے کا عادی تھا۔۔۔

اوکے جلدی آو انکل بھی تم دونوں کا پوچھ رہے ہیں۔۔۔ اور شکریہ آخری کام ہونے کے بعد کرنا اریان۔۔۔ ملائکہ مسکرا کے بولتی واپس مڑی تھی۔۔۔

حیام کو ان دونوں کی باتوں سے کوئی غرض نہیں تھا اس لئے جب تک وہ باتیں کر رہے تھے حیام نے اپنا دوپٹہ دوبارہ سے سر پر اچھے سے سجا لیا تھا۔۔۔

چلیں... اریان نے اپنا ہاتھ اسکے آگے بڑھایا تھا

جسے حیام مکمل اگنور کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ بھی اسکے پیچھے گیا تھا وہ دونوں ابھی سیڑھیوں پر ہی تھے جب ہال کی تمام لائیٹس آف ہوئی تھی اور اب صرف ایک سپوٹ لائیٹس اون تھی جو ان دونوں پر تھی

پوری حویلی تالیوں سے گونج اٹھی تھی ملائکہ نے پہلے ہی مائیک میں مسٹر اور مسز اریان ملک کے ویلکم کا بول دیا تھا کچھ کی نظروں میں رشک تھا تو کچھ حسد سے دیکھ رہے تھے اریان ملک نے نکاح کر لیا تھا یہ خبر وہاں سب مہمانوں کے لئے تہلکہ خیز تھی نا جانے کتنی لڑکیوں کے دل ٹوٹے تھے اور کتنی تو آنسو بہا رہی تھی۔۔۔ ان چاروں نے ترچھی نظر سے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ملائکہ کندھے آچکا گئی تھی مجھے اریان نے بتانے سے منع کیا تھا۔۔۔ وہ سب بھی چپ چاپ رخ موڑ گئے تھے اب اریان نے منع کیا تھا وہ سب کیا بولتے۔۔۔

سمیرا بیگم اور آسیہ بیگم تو ان دونوں کی ایک ساتھ بلائیں لے رہی تھی۔۔۔

حیام کو اس سب کی توقع نہیں تھی وہ اچھی خاصی کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔ اسکی اری رنگت دیکھتے اریان نے اپنا بازو اسکی کمر کے گرد پھیلاتے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

۔حیام اسکی حرکت پر بوکھلائی تھی

آج کے بعد مجھ سے دور جانے کا سوچنے بھی نہیں کیونکہ جہاں بھی جاؤ گئی اریان ملک کو اپنے راستے میں کھڑا پاؤ گئی ۔۔۔ وہ ہنوز چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسکی کمر کو مضبوطی سے جکڑے غضب ناک تیوروں سے بولا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں الجھی تھی۔۔۔ اسے اریان کو اگنور کرنا یاد آیا تھا حیام نے خوفزدہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

نظر ہنوز سامنے ٹکائے سیڑھیوں سے اترتا سب کے بیچ آیا تھا۔۔۔اسنے حیام کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔وہاں موجود سب لوگ انکی جوڑی کو چاند سورج کی جوڑتی سے تشبیہ دے رہے تھے وہ دونوں الگ ہی اتنے خوبصورت رہے تھے ایک ساتھ۔۔۔ان چاروں نے معنی خیز نظروں سے اریان اور حیام کی طرف دیکھا تھا حمزہ اور فیصل کے بیک وقت گلا گھنگالنے پر اریان کے لبوں پر دلفریب سی مسکراہٹ پھیلی تھی جب کے حیام مزید نروس ہوئی تھی۔۔۔

وہ ان سب کی حرکتوں سے تنگ آتی سمیرا بیگم کی ساتھ جا کھڑی ہوئی تھی وہ جانتی تھی انکے سامنے کسی کی ہمت نہیں ہوگئی اسے تنگ کرنے کی مگر یہ بھی اسکی غلط فہمی تھی۔۔۔اریان اسکی ہر حرکت کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔۔۔

بھائی کیا کہتے ہیں حیام بھابھی کی رخصتی ہمارے ولیے کے ساتھ ہی کرا لیتے ہیں۔۔۔طوبیٰ نے چہکتے ہوئے اپنے دماغ میں گردش کرتی سوچ
سے ان سب کو بھی آشنا کیا تھا۔۔۔
طوبیٰ کی بات پر اسکی نارمل ہوئی دھڑکنیں پھر سے مچلنے لگیتھیں اسنے نظر اٹھائے اریان کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے خود کو دیکھتے پا کر اریان کے ہونٹوں پر جان لیوا مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ اریان نے کندھے اچکائے بے نیازی سے کہا تھا۔۔۔

وہاں موجود سب لوگ اسکی رائے پر خوش ہوئے تھے۔۔۔

اریان کے جواب پر حیام کا سر گھوما تھا اسے اریان سے ایسے ہی جواب کی امید تھی۔۔۔

مگر میں ایسا کچھ نہیں چاہتی وہ ٹھوس لہجے میں بولی تھی۔۔۔

جسٹ ریلیکس حیام... طوبیٰ مذاق کر رہی ہے۔۔۔ ملائکہ نے اسے پر سکون کرنا چاہا تھا

میں مذاق نہیں کر رہی ملائکہ آپی۔۔ وہ معصومیت سے بولی تھی۔۔ میں واقع چاہتی ہوں حیام بھابھی کی جلدی سے رخصتی ہو جائے اور وہ ہمیشہ کے لئے یہاں آجائیں۔۔۔

حیام اسکے اتنے پیار پر مسکرائی تھی۔۔۔

اب میری بیوی اتنا پیار سے بول رہی ہے تو مان جائیں بھابھی۔۔۔ اپنی معصوم جان کی نئی فرمائش سنے فیصل کے لب بھی ہلے تھے۔۔۔

میرے ابھی ایگزیم ہو رہے ہیں گڑیا۔۔۔ اس لئے ابھی یہ ناممکن ہے۔۔۔ حیام انہیں رسانیت سے سمجھاتی مسکرائی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں گڑیا ایگزیم میں بھی کچھ ہی دن ہیں پھر دیکھتے ہیں کون منع کرتا ہے رخصتی سے۔۔۔ وہ بات طوبیٰ سے کر رہا تھا مگر نظریں حیام پر ہی ٹکی تھی۔۔۔

حیام اسکا تحکمانہ لہجہ محسوس کرتی گھبرائی تھی اسنے نظر اٹھا کے اریان کی طرف دیکھا تھا جو شاید اس سے ناراض تھا۔۔۔

فنکشن اپنے عروج پر تھا۔۔۔ اریان حمزہ کے ساتھ پورے ہال کی سیکیورٹی ایک بار پھر چیک کر رہا تھا

۔۔۔

ملائکہ۔۔۔ وہ جو ہر آنے جانے والے پر نظر رکھے کھڑی تھی زارا کی آواز پر اسکی طرف مڑی تھی

۔۔۔

ہاں۔۔۔

تمہیں ماما بلا رہی ہیں اس روم میں۔۔۔ زارا نے کمرے کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

مجھے کیوں بلا رہی ہیں ملائکہ کو تعجب ہوا تھا۔۔

مجھے کیا معلوم جاؤ اور خود پوچھ لو۔۔۔ زارا کندھے اچکائے وہاں سے نو دو گیارہ ہوئی تھی۔۔۔

ملائکہ کو وہ مشقوق لگی تھی مگر پھر اپنا وہم سمجھ کے سر جھٹکتی کمرے کی طرف گئی تھی جس کی طرف زارا نے اشارہ کیا تھا۔۔۔

آنٹی۔۔۔ وہ دروازہ نوک کرتی کمرے میں داخل ہوئی تھی جو بلکل سنسان اور اندھیرے میں ڈوبا تھا

شاید زارا نے کوئی شرارت کی ہے۔۔۔ وہ سوچتی ہوئی کمرے کے داخلی دروازے پر پہنچی تھی مگر اس سے پہلے ہی اسکے منہ پر کسی نے ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ ملائکہ کی تمام حسیں پل میں الرٹ ہوئی تھی۔۔۔

اس شخص کی مضبوط گرفت سے اپنا آپ چھڑاتی اس نے کمر کے ساتھ بندھی بیلٹ سے اپنی گن نکالی تھی۔۔۔

کون ہو تم؟ اپنے گن اسکے سر پر رکھے ملائکہ نے لائیٹس ان کی تھی۔۔۔

تم...؟ وہ کوفت سے کہتی اپنی گن واپس سے بیلٹ میں رکھ گئی تھی۔۔۔

ویسے تمہیں ماننا پڑے گا تم واقعی میں ایک بہترین فائیٹر ہو مائے لیڈی۔۔۔ وقاص اسکی تعریف کرتا پاس ہوا تھا

ہو گیا۔۔۔ اب یہ بتاؤ زارا کو کیوں بولا مجھے یہاں بلانے کے لئے۔۔۔ وہ سرد لہجے میں بولتی وقاص کو پل میں خاموش کر گئی تھی۔۔۔

ناراض ہو... اسکی جان پر بنی تھی۔۔۔

تم یہ بتاؤ کیا بات کرنی ہے اگر میرا وقت برباد کرنے کے لئے بلایا تو بھی بتا دو میں جاؤں۔۔۔ وقاص کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ تیکھے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

یار میں مزاق کر رہا تھا میری جان پلیز ناراض نہیں ہو تمہارا یہ دو ٹکے کا وردی والا سب برداشت کر لے گا مگر تمہارا یہ رویہ نہیں۔۔۔ چابک جیسے لگتی ہیں تمہاری باتیں۔۔۔

ملائکہ کو لگا وہ رو دے گا۔۔۔

وقاص بتاؤ کیوں بلایا مجھے۔۔۔ اب کی بار وہ تھوڑا نرمی سے بولی تھی

تمھیں بتانے کے لیے کہ تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ اپنا بازو اسکی کمر کے گرد باندھتے وہ معصومیت سے اسے یہاں بلانے کی وجہ بتا رہا تھا۔۔۔

ملائکہ کو بے ساختہ اپنے وردی والے پر پیار آیا تھا۔۔۔

اوکے تو بتاؤ... ملائکہ بغیر کوئی مزاحمت کیے اسکے حصار میں کھڑی خفگی سے بھوئیں اچکائے بولی تھی۔۔۔

بتا دوں۔۔۔

بلکل۔۔۔ بتاؤ

اوکے۔۔۔ اجازت ملتے ہی وقاص اسکے لپسٹک سے رنگے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔

ملائکہ نے دور ہونے کی کوشش کی تھی مگر اسکی کمر کو مضبوطی سے جکڑے وقاص نے اسے خود میں سمویا تھا۔۔۔

اسکی سانسوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتا خود کو پرسکون کیے وقاص نے ہولے سے اسکے لبوں سے اپنے ہونٹوں کو ہٹایا تھا جہاں اب لپسٹک کا نام ونشان تک نہیں تھا۔۔۔

ملائکہ اپنی اکھڑی سانسوں کو روانی بخشنے کی سعی میں اسکے کندھے پر سر رکھ گئی تھی۔۔۔

ویسے حیرانی کی بات ہے اتنی بہادر اور دلیر لڑکی وقاص رضا کی چٹکی بھر قربت میں اپنا تنفس نہیں بحال رکھ پاتی۔۔۔ وہ قدرے افسوس سے بولتا اسکے بالوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ تم ملائکہ نے اسکے سینے پر مکے برسائے تھے۔۔۔ مجھے لگا تھا تم تعریف کرنے والے ہو مجھے کیا پتہ تھا پھر سے یہ بے ہودہ حرکت کرو گئے ملائکہ اپنا لال اناری چہرا پھیرتے ناراضگی سے بولی تھی۔۔۔

میرا ہر اندازا ہی الگ ہے میری جان۔۔۔ اب تم مجھے سمجھ نہیں پائی ابھی تک تو اس میں میرا کیا قصور ۔۔۔ وقاص خود کو صاف ستھرا کرتے سارا الزام اسکے سر دے گیا تھا۔۔۔

مجھے تمہیں سمجھنے کا کوئی شوق نہیں ہے سمجھے تم اور یہ مینڈک کی طرح ہر وقت ٹرٹر کرنے والا کام چھوڑ دو۔۔۔ ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔ وقاص نے اپنے قدم اسکی جانب بڑھائے تھے۔۔۔

مجھے نہیں پتہ ۔۔۔ ہٹو میرے راستے سے ۔۔۔ وظ اکتائے ہوئے لہجے میں بولتی سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

مگر مجھے اس ورنہ کا مطلب بہت اچھی طرح سے پتہ ہے اسے دیوار سے لگائے بے باکی سے کہا تھا۔۔۔

کندھے پر نفاست سے سیٹ کیے ڈوپٹے کو وقاص نے ذرا سا سرکایا تھا۔۔۔

وقاص دور رہو مجھ سے ورنہ میں اب سچ میں ناراض ہو جاؤں گئی ۔۔۔ ملائکہ کی جان لبوں کو آئی تھی ۔۔۔

سچ ہی کہا تھا اسنے وہ بہادر لڑکی اسکی قربت میں بھیگی بلی بن جاتی تھی۔۔۔

اوکے ہو گیا دور۔۔۔ وقاص شرافت دیکھاتے ہاتھ اٹھائے دور ہوا تھا۔۔۔ مگر رخصتی کے بعد ایسی شرافت کی زرا سی بھی امید مت رکھنا مجھ سے۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا کھڑکی سے حویلی کی بیک سائیڈ پر کود گیا تھا۔۔۔ ملائکہ سکھ کا سانس لیتی اپنا حولیہ درست کرتی باہر آئی تھی۔۔۔

وہ حویلی کا چکر لگاتے واپس سے ہال میں آیا تھا جہاں اندر آتے ہی اریان ملک کو لڑکیوں کا ریلا اپنے جانب آتے دیکھائی دیا تھا۔۔۔ ان لڑکیوں میں کچھ زارا اور طوبیٰ کی فرینڈز تھی اور کچھ عون صاحب کے بزنس پارٹنر کی شہزادیاں تھی جو اس غرور شہزادے کی ایک جھلک کے لیے اسکے آگے پیچھے گھوم رہی تھی۔۔۔ اور وہ ٹھہرا گرلز الرجک ان سب کو اگنور کرتے ان ہزاروں لڑکیوں میں سے اس ایک دشمنِ جان پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔۔۔ آخر ان سب سے تنگ آتا وہ وہاں سے غائب ہوتا اریان ملک کے دماغ میں ترکیب آئی تھی۔۔۔

وہ ایک کونے میں بیٹھی فنکشن انجوائے کر رہی تھی۔۔۔ زارا اور طوبیٰ نے ایک منٹ کے لئے اسکو اکیلا نہیں چھوڑا تھا وہ پہلی دولہن تھی جو اپنے دولہے کو اکیلا سٹیج پر چھوڑے اپنی ہونے والی بھابھی کے ساتھ خوشگپوں میں مصروف تھی۔۔۔ عجیب دولہن ہے۔۔۔

حیام کی نظر بار بار اسکے تعاقب میں اٹھ رہی تھی اب بھی وہی ہوا تھا مگر اس بار اریان ملک کو ان لڑکیوں کے گروپ میں گھرا دیکھ حیام کے تن بدن میں آگ لگی تھی اریان کا ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا حیام کو وہ کسی زہر سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اریان کو ان سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ تو بس اس دشمنِ جان سے بدلہ لینے کے لئے انہیں جھیل رہا تھا اسنے نظر اٹھا کے حیام کی طرف دیکھا جو بہت غور سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اریان کو اپنا مشن کامیاب ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔

زارا اور طوبیٰ بھی اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتی سب سمجھ گئی تھی۔۔۔

بھابھی آپ کو نہیں لگتا آپ نے بھائی کو کچھ زیادہ ہی چھوٹ دے رکھی ہے۔۔۔ زارا کی بات پر حیام نے اسکی طرف دیکھا تھا جسکی نظر بھی ہنوز اریان پر ہی ٹکی تھی طوبیٰ نے بھی سر ہلائے اسکی بات سے رضامندی ظاہر کی تھی۔۔۔

مگر حیام کے جواب ہے ان دونوں نے اپنا سر تھاما تھا۔۔۔

کیا کہا لڑکی تمہیں فرق نہیں پڑتا...؟ ملائکہ حیرت کی زیادتی سے چیخی تھی۔۔۔

ہاں مجھے فرق نہیں پڑتا حیام کا اطمینان قابلِ دید تھا۔۔۔ مگر اسکی بات ان تینوں کو حیرت میں مبتلا کر گئی تھی۔

مگر تمہیں فرق پڑنا چاہئیے حیام وہ شوہر ہے تمہارا تم اسے کیسے کسی اور عورت کے ساتھ برداشت کر سکتی ہو۔۔۔ ملائکہ نے اسے سمجھانا چاہا تھا

فرق وہاں پڑتا ہے جہاں محبت ہو یا کوئی اسکے جیسا رشتہ ہو۔۔۔ مگر میرے دل میں اس شخص کے لئے کچھ نہیں ہے اور نا ہی یہ رشتہ میرے لیے کوئی معنی رکھتا ہے۔۔۔

وہ تینوں ہی اسکے جواب ہکابکا کھڑی تھی۔۔۔ تو حیام اس رشتے سے خوش نہیں تھی زارا کے دماغ میں سب سے پہلا سوال یہی آیا تھا۔۔ ملائکہ کا ہاتھ بے ساختہ کان کی طرف گیا تھا جہاں اسنے ائیر پیس لگایا ہوا تھا تو مطلب اریان نے سب سن لیا۔۔۔ اسکی نظر فوراً سے اریان کی طرف اٹھی تھی۔۔۔

اسکے چہرے پر سختی در آئی تھی اریان کو اتنی ذلت کبھی زندگی میں محسوس نہیں ہوئی تھی جتنی آج حیام نے اسکی محبت تین لوگوں میں اسکے منہ پر مارے محسوس کرائی تھی۔۔۔

اپنے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش میں اسکی گرفت ہاتھ میں پکڑے گلاس پر سخت ہوئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا گلاس اسکے ہاتھ میں ہی کرچی کرچی ہو تا زخمی کر گیا تھا۔۔۔ اریان فنکشن میں کوئی تماشہ نہیں چاہتا تھا اس لیے ہال سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔

ملائکہ اسکا زخمی ہاتھ دیکھ چکی تھی۔۔۔ دیکھا تو حیام نے بھی تھا مگر دل پر پتھر رکھے وہ سفاکی کی حد کرتے رخ دوسری جانب موڑ گئی تھی۔۔۔

جبکہ ملائکہ اسکے پیچھے ہال سے باہر گئی تھی۔۔۔

ملائکہ اسے ڈھونڈتی ہال سے باہر آئی تھی وہ حیام کو غلط نہیں سمجھتی تھی کیونکہ جو اسکے ساتھ ہوا تھا اس کے بعد اسکا بیہیویر اریان کے ساتھ ایسا ہی ہونا تھا۔۔۔ مگر اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا کہ وہ اپنے اتنے اچھے دوست کو اکیلا چھوڑ دیتی۔۔۔ ملائکہ اسکی تلاش میں نظریں ڈوراتی پھر رہی تھی بالآخر اسکی تلاش ختم ہوئی تھی وہ اسے مل ہی گیا تھا۔۔۔

اریان ملک لان کے اندھیرے والے حصے میں بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ پھونکے جا رہا تھا۔۔۔

اریان تم ٹھیک ہو... ملائکہ سگریٹ کے دھوئیں سے بچنے کے لئے منہ پر ہاتھ رکھتے بولی تھی۔۔۔

جس کی بیوی اپنے شوہر سے بے انتہا نفرت کرتی ہو وہ بھلا ٹھیک ہو سکتا ہے۔۔۔ اریان توقف کے بعد ہارے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

میں تمہاری تکلیف سمجھ سکتی ہوں اریان۔۔۔ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ سمجھ سکتی تھی کیونکہ وہ خود بھی تو اس مراحل سے گزر چکی تھی۔۔۔

کوئی نہیں سمجھ سکتا... سرد آہ بھر کے رہ گیا تھا۔۔

اسے کچھ وقت دو اریان وہ جس ٹرانس سے گزری ہے اسکے لئے اس رشتے کو اتنی جلدی قبول کرنا ناممکن سی بات ہے اسکا غصہ بجا ہے اریان اسلئے خود کو تکلیف دینے سے بہتر ہے صبر سے کام لو اسے سمجھاو۔۔۔ کچھ اپنی کہو کچھ اسکی سنو۔۔۔

اریان نے اسکی باتوں پر غور کیا تھا وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی حیام کا روڈ بیہیویر سب اسکی وجہ سے ہی تو تھا اور اسے ٹھیک بھی اب اسے ہی کرنا تھا مگر وہ صبر کیسے کرتا اپنے دل کا کیا کرتا جو اسکی ذرا سی بے رخی بھی برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اسے بلا کے لاؤ ملائکہ بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔ بابا بھی راہ دیکھ رہے ہوں گئیں۔۔۔ اریان اسکی بات کا جواب دیئے بغیر چیئر سے اٹھا تھا۔۔۔

اس سے پہلے تم اپنا ہاتھ دیکھاؤ اریان ملائکہ اسکی بات کو اگنور کرتی فرسٹ ایڈ باکس لیے اسکی جانب بڑھی تھی۔۔

میں ٹھیک ہوں فکر نہیں کرو۔۔۔ یہ چوٹ دل پر لگے زخم سے زیادہ گہری نہیں ہے۔۔۔ اسنے دیکھا تھا اریان نے ہاتھ پر رومال باندھ رکھا تھا۔۔۔

جاؤ حیام کو بلا کے لاؤ۔۔۔ ملائکہ اوکے بولتی واپس سے ہال کی طرف گئی تھی۔۔۔

اگلے دس منٹ میں ملائکہ حیام کو لیے کار کے پاس پہنچی تھی جہاں اریان پہلے سے ہی کار میں بیٹھا تھا۔۔۔ حیام کو وہاں چھوڑتے ملائکہ واپس سے ہال میں چلی گئی تھی۔۔۔

وہ گاڑی کے باہر ہی کھڑی تذبذب کا شکار تھی وہ اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی مگر اسکی بات ٹال کے پھر سے اپنی جان پر کوئی سزا بھی نہیں جھیلنا چاہتی تھی۔۔۔ اریان جو ہنوز خاموش بیٹھا تھا حیام کے بیٹھتے ہی گاڑی کو حویلی کی حدود سے باہر لے گیا تھا۔۔۔

حویلی سے گھر تک کا سفر تین گھنٹے کا تھا۔۔ حیام نے سوچتے اپنا رخ باہر کی جانب کر لیا تھا

۔۔۔

اریان نے بغور اسکا جائزہ لیا تھا وہ بہت تھکی ہوئی لگ رہی تھی معلوم نہیں اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا

۔۔۔ آخر کافی دیر بعد اسنے خاموشی توڑی تھی۔۔۔

کتنی نفرت کرتی ہو؟ اریان نے بنا کوئی تہمید باندھے سوال کیا تھا۔۔۔

حیام جو شیشے سے پار آتے جاتے مناظر میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔ اسکے اچانک سوال پر اپنا رخ موڑا تھا

مگر مکمل لاتعلقی ظاہر کرتے واپس سے منہ پھیرے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

خاموشی طویل ہوئی تھی اتنی کہ ایک گھنٹہ گزر گیا تھا اریان کی نظر بار بار اسکی جانب اٹھ رہی تھی جو

لاتعلق بنی باہر کی طرف چہرا کیے بیٹھی تھی۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے... سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں کہا تھا

میرے خیال سے طویل خاموشی نفرت کا اظہار لفظوں سے کئی گنا بہتر طریقے سے کرتی ہے۔۔۔ وہ

بغیر اسے دیکھے بولی تھی۔۔۔

اسکے وجود میں درد کی لہر اٹھی تھی۔۔۔ مگر میں لفظوں میں ہی سننا چاہتا ہوں اریان ملک شاہد اپنے ضبط

کی انتہا پر جانا چاہتا تھا۔۔۔

تو سمجھ لو کہ جہاں تمہاری محبت کی انتہا ختم ہوئی ہے وہاں سے حیام ظہیر درانی کی بے انتہا نفرت کی ابتداء ہوتی ہے۔۔۔وہ بھی شاید اریان ملک کی طرح سفا کی کی تمام حدیں پار کرنے کا سوچا بیٹھی تھی ۔۔۔

اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو...پہلے سوال کی اذیت شاید کم تھی اسلئے پھر سے سوال کیا تھا۔۔

پہلے بھی تو چھوڑا تھا... تمسخر اڑاتا لہجہ ...

تب نہیں مری تھی اب بھی کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

اسکے چہرے پر کرب کے سائے لہرائے تھے۔۔۔

خیر... اب میں اور تب میں ایک فرق ضرور ہو گا۔۔۔تب محبت میں دھوکہ دے کے چھوڑا تھا اور اب نکاح میں لے کر چھوڑو گئے۔۔۔اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے سفاکی کی حد کر گئی تھی۔۔۔

اتنی ظالم مت بنو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔۔۔اسکے چہرے سے نظریں ہٹائے وہ شکست خور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔جہاں اتنی تکلیفیں سہی ہیں وہاں پچھتاوے کی تکلیف بھی سہہ لوں گئی۔۔۔

حیام قدرے سرد مہری سے بولی تھی۔۔۔

اریان کو یقین نہیں آیا تھا یہ وہی حساس لڑکی تھی جو کسی غیر کی تکلیف پر بھی آنسو بہا دیتی تھی آج اپنے شوہر کا کاٹ دار لفظوں سے دل چیر گئی تھی

یونہی کچھ لمحے خاموشی کی ندز ہو گئے... اپنے ٹوٹے دل کی کرچیاں سنبھالتے وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔

مگر میں اب اور نہیں پچھتانا چاہتا اور نہ ہی مجھ میں اب اتنا حوصلہ ہے کہ تمہیں دوبارہ کھو دوں میں نے بہت صبر کیا ہے تمہیں حاصل کرنے کے لئے میں نے اریان ملک جس نے کبھی کسی چیز کی تمنا ہوتے

ہوئے بھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے۔۔ اسنے تمہارے لیے بھیک تک مانگی ہے صرف اس اللہ کے سامنے نہیں۔۔۔ اسکا لہجہ بھیگا تھا اسکے بندوں کے آگے بھی جھکا ہوں میں صرف تمہیں پانے کے لئے۔۔۔ صرف تا عمر سکون سے رہنے کے لئے۔۔۔ نظر سامنے روڈ پر رکھتے وہ اذیت سے اپنا حالِ سفر بیان کر رہا تھا۔۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی ایک ننھا سا موتی اسکی آنکھ سے پھسلتا ڈارھی میں جذب ہوا تھا

۔۔۔

اسکے آنسو حیام کے دل پر گر رہے تھے۔۔۔ وہ شاہد کچھ زیادہ بول گئی تھی مگر اب کیا فایدہ اب بہت دیر ہو چکی تھی وہ اس شخص کا دل ایک بار پھر بری طرح دکھا چکی تھی۔۔۔۔

میں مجبور ہوں حیام... میری غیرت اور محبت یہ گوارا نہیں کرتی ورنہ اریان ملک تمہیں کبھی اس رشتے میں باندھ کے نہ رکھتا جسکی تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔ نظر سامنے سنسان روڈ پر جمائے ہارے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہ شاید نہیں یقیناً انکی باتیں سن چکا تھا۔۔۔ اسکی تلخ باتیں اب حیام کی برداشت سے باہر تھی مگر اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے اسنے خود کو مزید صبر کی تلقین کی تھی۔۔۔

افسوس کہ تمہیں اب تا عمر اسی رشتے میں رہنا پڑے گا۔۔۔ تمہیں آزادی مل سکتی ہے مگر ان حالات میں جب میں مر جاؤں اس سے پہلے نہیں۔۔۔ وہ حیام کی خاموشی پر ایک بار پھر سے بولا تھا۔۔۔ اس

لیے آج سے ابھی سے ہی میرے مرنے کی دعا کرنا شروع کر دو۔۔۔ تا کہ تمہیں اس بے معنی رشتے سے نجات مل جائے وہ اپنے ضبط کی آخری سیڑھی بھی پار کر گیا تھا۔۔۔

حیام کو لگا تھا اگر اب بھی اسنے اپنے آنسوؤں کو روکا تو اسکا دل درد کی شدت سے پھٹ جاتے گا۔۔۔

حیام...! اسنے شدت سے اس نفرت کا دعویٰ کرنے والی لڑکی کو پکارا تھا۔۔۔ جواب اسکی ذرا سی نفرت کی خلاصی پر روئے جا رہی تھی

اگر میں مر گیا تو...؟ وہ آرزدگی سے بولا تھا

کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا اریان...! اپنی سسکیوں کو بامشکل دبائے وہ بولی تھی۔۔۔

مگر میں مر جاؤں گا۔۔۔ مر جائے گا اریان ملک تمہارے بغیر سمجھتی کیوں نہیں ہو تم اتنی سی بات کو۔۔۔ وہ مضبوط اعصاب کا مالک آج اس لڑکی کے سامنے پاش پاش ہوا تھا رویا تھا مگر وہ مٹی کی مورت پتھر کی بنے بیٹھی اسکی بے بسی کا تماشا دیکھتی رہی تھی۔۔۔

اسکی تکلیف حیام کو اپنا دل چیرتی محسوس ہو رہی تھی مگر پھر بھی تسلی کا ایک بول اسکے منہ سے نہیں نکلا تھا۔۔۔

اسے خاموش پا کر اریان کے لب ہلے تھے۔۔۔

تم واقعی ظالم ہو...! وہ تنفر سے کہتا اپنے آنسو صاف کر گیا تھا۔۔۔

اریان نے گاڑی اسکے گھر کے سامنے روکی تھی۔۔۔

حیام گاڑی سے اترتی اریان کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔

تم آزاد ہو میری طرف سے۔۔۔ حیام درانی۔۔۔

حیام کو اسکے الفاظ نہیں کسی تیر کی طرح لگے تھے اسنے مجبوراً نظر اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔۔

جہاں مرضی جاؤ۔۔۔ جس کے ساتھ مرضی جاؤ۔۔۔ جو کرو۔۔۔ جیسے رہو۔۔۔ تمہیں کوئی ایک لفظ نہیں بولے گا۔۔۔ مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا تم صرف اریان ملک کی ہو اسکی امانت ہو۔۔۔ اور رہو گئی مگر کبھی تمہیں آنکھ بھر کے نہیں دیکھوں گا۔۔ تم میری دسترس میں تو رہو گئی مگر اریان ملک کبھی تمہیں ہاتھ تک نہیں لگائے گا۔۔۔ وعدہ رہا۔۔۔ اذیت بھری مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ اسے زخمی کر گیا تھا۔۔۔

تم میری دن رات کی تڑپ اور بے پناہ دعاؤں کو حصول ہو حیام ۔۔۔ اریان نے بالآخر اپنی سرخ آنکھیں اسکی سوجھی آنکھوں میں گاڑھی تھی ۔۔۔ میں تمہاری بے قدری نہیں کروں گا تمہاری نفرت بھی میرے لیے قابلِ احترام ہے میں اب تمہاری پریشانیاں نہیں بڑھاؤں گا جتنا ہو سکا تم سے دور رہوں گا اپنی بات ختم کرتے اسنے گاڑی کو ان لاک کیا تھا۔۔۔ تم میری ہو اور تمہیں میرے پاس ہی لوٹ کے آنا ہے میں انتظار کروں گا اس دن کا اپنی آخری سانس تک ۔۔۔ اسکے لہجے میں جنونیت ہی جنونیت تھی

حیام اسے مڑ کے دیکھتی گاڑی ہواؤں سے باتیں کرتی وہاں سے اوجھل ہوا تھا۔۔۔

اپنے بے جان ہوتے وجود کو گھسیٹتے وہ گھر میں داخل ہوئی تھی درانی صاحب جو گاڑی کی آواز سنے باہر آئے تھے حیام کی حالت دیکھ کر گھبرائے تھے۔۔۔

کیا ہوا بیٹا... آپ رو کیوں رہے ہو؟ انکا دل کسی انہونی کے تحت گھبرایا تھا۔۔۔

حیام نے بھیگی پلکیں اٹھائے خالی نظروں سے انہیں دیکھا تھے۔۔۔ درانی صاحب اسکی آنکھوں میں وہ پرانا درد اور اذیت دیکھ انکا دل مٹھی میں آیا تھا۔۔۔ بے ساختہ انہوں نے حیام کو اپنے حصار میں لیا تھا

۔۔۔۔

مضبوط باہوں کا سہارا ملتے ہی اسکے رونے میں بھی شدت در آئی تھی۔۔۔ اتنی کہ روتے روتے اسکی ہچکی بندھ گئی تھی۔۔۔

بیٹا آپ کا رونا مجھے پریشان کر رہا ہے آخر بات کیا ہے؟ اریان نے کچھ بولا آپ سے۔۔۔

بابا۔۔۔ وہ بامشکل بول پائی تھی

جی بابا کی جان بتائیں کیا ہوا۔۔۔

بابا وہ مجھے اتنا کم ظرف سمجھتا۔۔۔ بابا وہ چاہتا ہے میں اسکی موت کی دعا کروں تاکہ میں اس رشتے سے نجات حاصل کر سکوں۔۔۔ اسکے لہجے میں بے یقینی اور اذیت رقم تھی۔۔۔

درانی صاحب پریشان کھڑے تھے۔۔۔ وہ کچھ بولتے حیام پھر سے بولی تھی۔۔

میں نے تو اسے تب بھی بد دعا نہیں دی تھی بابا جب اسنے میری ہی محبت کو میرے منہ پر مارا تھا۔۔ میرا کردار داغدار کیا تھا میری روح کو زخمی کر دیا تھا۔۔۔ اپنا سر سر دہاتھوں میں گرائے وہ بس بولے جا رہی تھی۔۔۔ آنسوؤں ٹپ ٹپ کرتے اسکی جھولی میں گر رہے تھے۔۔۔

تو اب کیسے بابا؟ وہ ان سے پوچھ رہی تھی جو بت بنے بس اسے سن رہے تھے۔۔۔

وہ مجھے اتنا سنگدل سمجھتا ہے بابا اسنے مجھ سے اپنا نام تک چھین لیا۔۔۔ آپ کو پتہ ہے اسکے آخری الفاظ کیا تھا۔۔۔ درانی صاحب کو وہ اپنے ہوش میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

حیام درانی۔۔۔ اسکے بھیگے لہجے میں تلخی اور تمسخر ابھرا تھا۔۔۔

یہ تھا آپ کا انتخاب بابا۔۔۔ جس ے ذرا سے بے رخی پر مجھ سے اپنا نام تک چھین لیا۔۔۔ تمسخر اڑاتی آنکھوں سے اسنے انہیں دیکھا تھا۔۔۔

بیٹا وہ آپ سے محبت کرتا ہے...! ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ بولے تو تھے مگر اریان ملک کی وقالت میں ....

اسکے لئے آپ کی بے رخی برداشت کرنا نفرت سہنا آسان نہیں ہے۔۔۔ انہوں نے اس عشق میں گرفتار نفرت کا دعویٰ کرنے والی لڑکی کو سمجھانا چاہا تھا جو سب سمجھنے کے باوجود بھی ہر بات کی نفی کیے جا رہی تھی۔۔۔

میں نے بھی تو سہی تھی بابا۔۔۔ تھکا ہوا لہجہ تھا۔۔۔

میں تو بے قصور ہوں۔۔۔وہ تو پھر قصوروار تھا۔۔

وہ شخص بس ایک بار وہ اذیت جی لے بابا جس میں نے دن رات گزارے۔۔۔بس ایک بار وہ ایسا تڑپے کہ حد ہو جائے۔۔۔وہ۔۔۔وہ سب کچھ محسوس کرے جو مجھ پر گزرتی تھی۔۔۔میری تکلیف آسان ہو جائے گئی۔۔۔وہ روئی تھی اور اتنی شدت سے روئی تھی کہ سننے والے کی دل دہل جاتے وہ اپنے اندر کا غبار رو کے باہر نکالنا چاہتی تھی درانی صاحب نے بھی اسے رونے دیا تھا۔۔۔بس خاموش سے اسکا سر تھپتھپاتے رہے تھے۔۔۔

میں اسکی تعرفداری نہیں کروں گا بیٹا میں مانتا ہوں اریان سے غلطی ہوئی تھی مگر اسنے اپنی غلطی کو سدھارا بھی ہے۔۔۔جتنی تکلیف آپ نے سہی ہے اس سے زیادہ وہ سہہ کے بیٹھا ہے۔۔۔آپ تو عورت ہو رو لیتی ہو اپنا دل ہلکا کر لیتی ہو۔۔۔وہ تو مرد ہے بیٹا رو بھی نہیں سکتا۔۔۔وہ جو زمین پر سر گھٹنوں میں دیئے بیٹھی تھی درانی صاحب کی آخری بات پر سر اٹھایا تھا۔۔۔۔

حیام یہ جو مرد ذات ہوتی ہے نا وہ مغرور اور انا پرست ہوتی ہے مگر اپنی من پسند عورت کے معاملے میں اسکا دل موم سے بھی زیادہ نرم ہو جاتا۔۔۔اور مرد کی آدھی موت تو اسی وقت ہو جاتی ہے جب اسکی من پسند عورت اسے چھوڑ جاتی ہے اور نفرت کا دعویٰ کرنے لگتی ہے۔۔۔ایک مرد ہزار دکھ دل میں چھپائے تنہا دنیا سے لڑتا ہے مگر اپنی من پسند عورت کے سامنے وہ بہت کمزور ہوتا ہے وہ عورت وہ واحد ہستی ہوتی ہے جس کے سامنے وہ اللہ رب العزت اور اپنی ماں کے بعد روتا ہے۔۔

اللہ گواہ ہے بابا اسکی تکلیف میرے وجود کو زندہ لاش بنا دیتی ہے میں نفرت کا دعویٰ کرتی ہوں مگر اسکے آنسو مجھے میرا دل چیرتے محسوس ہوتے ہیں میں اسکو تکلیف نہیں دینا چاہتی بابا وہ کرب سے بولی تھی ۔۔۔ میں جب جب اس شخص کو دیکھتی ہوں مجھے وہ سب یاد آتا ہے اسکے لفظوں کے تیر آج بھی یہاں پیوست ہیں بابا حیام نے اپنے دل کے مقام پر انگلی رکھی تھی جو چھبتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے میرے دل کو بری طرح کچل ڈالا ہو ۔۔۔ میں سب بھولنا چاہتی ہوں مگر مجھے کچھ نہیں بھولتا وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولے جا رہی تھی ۔۔۔

حیام اریان ملک اسکو تکلیف کیسے دے سکتی ہے بابا ۔۔۔ اسے تکلیف میں دیکھ کر مجھے اپنی تکلیف بھول جاتی ہے میرا انگ انگ اذیت میں مبتلا ہو جاتا ۔۔۔ مگر ساری بات وہی آ کے رکتی ہے بابا میں مجبور ہوں مجبور ہوں ۔۔۔ وہ اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑے پھر سے رو دی تھی ۔۔۔

درانی صاحب نے اریان ملک کے عشق میں پور پور ڈوبی لڑکی کو بغور دیکھا تھا جو آج اس تکلیف پر رو رہی تھی جو اس شخص کو دے کے آئی تھی ۔۔۔

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو صبر دیں بیٹا اور تمہیں ہمت دے کہ تم آگے بڑھ سکو وہ دل برداشتہ ہوئے تھے حیام نے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ انہیں دیکھا تھا جیسے کہنا چاہتی ہو اب وہ آگے نہیں بڑھ پائے گی یہ محبت اب اسے آگے بڑھنے نہیں دے گی ۔۔۔

آج اسے اپنی جان سہی معنوں میں مشکل میں نظر آرہی تھی ۔۔۔بچنے کے لئے اسکے چھوٹے سے معصوم سے دماغ میں ایک ترکیب آئی تھی جس پر عمل کرتے وہ جلدی سے کپڑے چینج کرتی کمفرٹر میں گھسی تھی ۔۔۔ فیصل کچھ دیر بعد کمرے میں داخل ہوا تھا ۔۔۔ فیصل کی کمرے میں موجودگی کے احساس سے طوبیٰ نے کمفرٹر کو زور سے مٹھیوں میں بینچا تھا اپنی جان کی معصوم سی اداؤں پر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی اسکی عقل ٹھکانے لگانے سے پہلے وہ واڈراب کی طرف گیا تھا کپڑے چینج کیے وہ واپس سے بیڈ کی طرف آیا ۔۔۔ جہاں طوبیٰ سونے کی بھرپور ایکٹنگ کررہی تھی ۔۔۔ اسکے قریب ہی لیٹتے فیصل نے اسکے منہ پر سے کمفرٹر ہٹانا چاہا جسے طوبیٰ نے مزید مضبوطی سے جکڑا تھا ۔۔۔

اگر اگلے پانچ منٹ میں تم نے یہ ڈرامہ ختم نا کیا تو میں تمہیں خود اپنے طریقے سے اٹھاؤں گا میری جان ۔۔۔ فیصل نے سخت لہجے میں اسے دھمکی دے ڈالی تھی ۔۔۔ جو کارآمد ثابت ہوئی ۔۔۔

طوبیٰ نے فوراً سے کمفرٹر اپنے چہرے سے ہٹایا تھا ۔۔۔ اپ مجھے ایسے دھمکیاں نہیں دے سکتے ۔۔۔ کمفرٹر کو ہنوز مٹھی میں دبوچے وہ معصومیت سے بولی تھی ۔۔۔

اور میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا ۔۔۔ اس نے دلچسپ سے لہجے میں کہا تھا ۔۔۔

کیونکہ میں آپکی بیوی ہوں اور بیوی سے ایسے بات نہیں کرتے ۔۔۔ وہ اپنی عقل کے مطابق سوچ سوچ کر جواب دیتی ساتھ میں کیوٹ کیوٹ منہ بنا رہی تھی جو فیصل شاہ پر ظلم ڈھا رہے تھے ۔۔۔

میں تو دھمکیاں بھی دوں گا اور ان پر عمل بھی کروں گا میری جان جو کرنا ہے کرلو۔۔۔وہ گھمبیر تا سے کہتا اپنا چہرا اسکے چہرے کے بلکل پاس کر گیا تھا۔۔۔

اسکی گرم سانسوں سے طوبیٰ کو اپنا چہرا جھلستا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے نیند آ رہی ہے مجھے سونا ہے۔۔۔

اور میری تھکن کا کیا بیوی وہ کون اتارے گا۔۔۔۔ فیصل کے اتنے بے باک جملے پر اسکو سانس لینا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

وہ مزید کوئی بہانہ بناتی فیصل کوئی بھی مہلت دیئے بغیر نرمی سے اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔

اسکی سانسوں کو سینے میں ہی الجھائے وہ بہک رہا تھا مگر طوبیٰ کی مزاحمت پر اسے پیچھے ہٹنا پڑا تھا۔۔۔

فیصل نے ہنوز اسکا چہرا دیکھا تھا جو سرخ ہوا تھا مگر اسکا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔۔

سو جاؤ چپ کر کے۔۔۔۔ سو رہا میں بھی... اس کے لہجے میں اکتاہٹ اور ناراضگی واضح تھی

وہ ناراض ہو گیا تھا طوبیٰ کو رونا آیا تھا۔۔۔

فیصل میری بات سنیں !...

خبر دار جو تمہارا ایک آنسو بھی نکلا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔وہ جو تیز سانسیں لیتی رونے کی تیاریوں میں تھی جلدی سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

آپ ناراض ہیں ؟

فیصل نے رخ موڑا تھا۔۔۔

اسکی ناراضگی طوبیٰ کو اپنی لیے جان لیوا لگتی تھی۔۔۔وہ فوراً سے اسکے قریب ہوئی تھی۔۔۔

میں کیا کروں مجھے ڈر لگتا ہے مجھے لگتا ہے مجھے سانس نہیں آئے گئی۔۔۔ اسنے فوراً سے اپنے گریز کی وجہ بیان کی تھی کیونکہ وہ ناراضگی بھی افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

فیصل نے نظر اٹھائے اس دیوانہ کر دینے والی لڑکی کو دیکھا تھا جو اسکے بازو پر سر رکھے انتہائی معصومیت سے بول رہی تھی

پر سکون رہو میری جان فیصل نے اسکا ماتھا چوما تھا وہ پر سکون ہو گئی تھی مگر اپنے کندھے گردن اور سینے پر جا بجا اسکے لمس پاتے طوبیٰ کی سانسیں اٹکنے لگی تھی پھر بھی دم سادھے لیٹی رہی جان پر تو تب بنی جب اسے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ فیصل نے اسکی مزاحمتوں کو روکے اپنے لب اسکے ہونٹوں پہ رر کھے تھے

وہ نا جانے کب سے سر ہاتھوں میں گرائے سڑک پر بیٹھے اپنی دلی اذیت کے کم ہونے کا انتظار کر رہا تھا مگر اذیت تھی جو بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ اسنے گردن اٹھائے موبائل کو دیکھا تھا جو پانچویں بار بج رہا تھا ۔۔۔ اب کی بار اسنے کال کاٹی نہیں اٹینڈ کی تھی۔۔۔۔جی آرہا ہوں۔۔۔جی دس منٹ میں۔۔۔ وہ شدید ضبط سے کہتا موبائل پاکٹ میں رکھے گاڑی کی طرف آیا تھا۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے جب وہ حویلی میں داخل ہوا تھا اسکی سوچ کے مطابق سمیرا بیگم ہال میں ہی بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

آنکھیں سرخ متورم۔ بال بکھرے ہوئے تھے چہرے پر حد درجہ سنجیدگی رقم تھی وہ بازو فولڈ کرتا انکے پاس بیٹھا تھا۔۔

آپ سوئی کیوں نہیں ابھی تک۔۔۔وہ دھیرے سے بولا تھا۔۔۔

آپ اداس کیوں ہیں؟ پہلے یہ بتائیں۔۔۔وہ اسکی سگی ماں نہیں تھی مگر آنکھیں پڑھنا جانتی تھی۔۔۔
جس میں اس وقت شکست کے سائے لہرا رہے تھے

مجھے بھی نہیں بتائیں گئیں۔۔۔اریان کی خاموشی پر وہ ایک بار پھر بولی تھی۔۔۔

وہ بہت ظالم ہے ماما۔۔۔اسنے روتی سرخ آنکھوں سے سمیرا بیگم کو دیکھا تھا۔۔۔

اسکے آنسو ٹپ ٹپ کرتے انکے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔۔۔ انہیں آج وہ تین مہینے والا پرانا اریان ملک نظر آرہا تھا۔۔۔ ٹوٹا بکھرا لہجہ۔۔۔ بگڑا حولیہ۔۔۔ چہرے پر پھیلی اذیت۔۔۔ آنکھوں میں درد اور بہتے انسو۔۔۔

آپ کو پتہ ہے ماما۔۔۔ وہ میری زندگی میں آنے والی دوسری عورت ہے جسکے سامنے میں رویا ہوں ۔۔۔ میں نے اسکی منتیں کی ماما اسکے سامنے ہاتھ تک جور دیئے مگر وہ نہیں مانی اسکے آنسوؤں میں شدت آئی تھی۔۔۔ آج ایک بار پھر وہ دل پر ضرب کھا کے آیا تھا۔۔۔ آج بھی وہی دشمنِ جان تھی جس نے اسکے دل کو تار تار کیا تھا

ابھی کچھ دیر پہلے تو آپ دونوں خوش تھے یوں اچانک کیا ہو گیا اریان۔۔۔ آپ یہ سب کیوں بول رہے ہیں۔۔۔ وہ فکر مند ہوئی تھی۔۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی ماما؟ شکست خور لہجہ تھا

کیسی غلطی بیٹا۔۔۔؟

ماما مجھے لگا تھا اس رشتے میں آنے کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا وہ مجھے قبول کر لے گئی میں اسے سمجھاوں گا پیار سے منا لوں گا۔۔۔

مگر میں غلط تھا ماما۔۔۔ اسکے نزدیک تو یہ رشتہ ہے کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔۔ میری محبت تو صرف ایک احساس ہے۔۔۔ ایسا احساس جسے صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔۔۔ اور وہ تو اب ہر احساس سے عاری ہو گئی ہے اپنی آنکھیں صاف کیے وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولا تھا

اسکے بدلتے تاثرات سمیرا بیگم کو کسی اور ہی بات کا پتہ دے رہے تھے۔۔۔ اریان کیا کرنے والے ہیں ایک ؟ انکے لہجے میں ایسا کچھ تھا اریان کی آنکھوں میں تمسخر ابھرا تھا۔۔۔

بے فکر رہیں ماما۔۔۔ اسے اس رشتے سے مسئلہ ہے مگر میں اس رشتے کو ختم نہیں کر سکتا یہ میرے بس میں نہیں ہے اسنے سرد آہ بھری تھی۔۔۔

اسے اریان ملک سے اور اسکی محبت سے مسئلہ ہے۔۔۔ میں اب کبھی اسکو اپنی محبت کا احساس نہیں دلاؤں گا۔۔۔ وہ اس رشتے کو اہمیت نہیں دینا چاہتی تو ٹھیک ہے میں بھی ایسا ہی کروں گا۔۔۔ وہ تنفر سے کہتا انکے قریب سے اٹھا تھا۔۔۔

اب میں اور اپنی محبت کی توہین نہیں کر سکتا اب سے اریان ملک حیام درانی کے راستے میں نہیں آئے گا ۔۔۔ وہ اٹل لہجے میں کہتا مڑا تھا۔۔۔

اریان ایسے تو وہ آپ سے دور ہو جائے گئ ایسے تو یہ مسئلے۔۔۔

ابھی کون سا وہ میرے قریب ہے ماما ابھی بھی تو نفرت ہی کرتی ہے تھوڑی اور سہی ۔۔۔ وہ تمسخر بھرے لہجے میں کہتا انکی بات کاٹتے جا چکا تھا۔۔۔

جتنے سکون اور ٹھوس لہجے میں وہ ان سے بات کر کے آیا تھا کمرے میں آتے ہی وہ سارا سکون غارت ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔ ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔

کیا کروں ایسا جو یہ بے چینی ختم ہو جائے اور سکون مل جائے اپنے بال نوچتے وہ زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا ۔۔۔ اچانک ذہن میں جھما کہ ہوا تھا طوبیٰ کی کہی بات یاد آئی تھی ۔۔۔ خود کو واشروم میں بند کیا ۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی باوضو ہو کر جائے نماز بچھائے اسنے اپنے رب کے حضور سجدہ کیا تھا ۔۔۔ سلام پھیرتے ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھے تھے ۔۔۔ آنسوؤں میں روانی آئی تھی ۔۔۔ بہت دیر خالی نظروں سے نماز کو تکتے اسنے اپنے ہاتھوں کی لکیروں پر غور کیا تھا ۔۔۔ اس قدر کوئی کسی سے نفرت کیسے کر سکتا ہے ؟ آپ نے تو انسانوں کے دل نرم اور انہیں محبت کرنے والا بنایا تھا ۔۔۔

مانتا ہوں مجھ سے گناہ ہوا تھا ۔۔۔ مگر میں نے معافی مانگی اس سے اللہ جی پھر وہ کیوں اتنی سنگدل بن رہی ہے معاف تو آپ بھی کر دیتے ہیں تو وہ کیوں نہیں ۔۔۔ اسکے آنسوؤں میں شدت در آئی تھی ۔۔۔ اسکے دل میں میرے لیے رحم ڈال دیں اللہ جی ۔۔۔ مجھ سے اسکی نفرت برداشت نہیں ہوتی میں بے بسی کی انتہا پر کھڑا ہوا بلکل اکیلا کوئی نہیں میرے پاس سنبھال لیں مجھے ایک بار پھر بکھرنے سے بچا لیں یا اللہ وہ سجدے کی سر گرائے گڑ گڑایا تھا ۔۔۔

اور یہ کیسے ممکن تھا وہ ذات اپنی در سے کسی کو خالی لوٹا دے مگر ایک حقیقت یہ بھی تھی کہ محبت کی قدر نا کرنے والوں سے محبت چھین لی جاتی ہے۔۔۔

ابھی اسے سوئے بامشکل آدھا گھنٹہ کی گزرا تھا کہ الارم بجنا شروع ہوا۔۔ اف کیا مصیبت ہے اریان نے ٹیبل پر سے موبائل اٹھائے ٹائم دیکھا تھا جہاں ٹائم دیکھ کر اسکی نیند پل میں اڑی تھی۔۔۔ اتنا لیٹ کیسے سو گیا میں۔۔۔ وہ خود کلامی میں باتیں کرتا دس منٹ میں ریڈی ہوئے باہر آیا تھا جہاں حمزہ اور فیصل کے سب موجود تھے۔۔۔

ماما آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟ اریان کافی کے سپ لیتا جلدی میں بولا تھا۔۔۔ آپ بہت گہری اور پرسکون نیند سو رہے تھے بیٹا اس لئے نہیں اٹھایا۔۔۔ سمیرا بیگم کے جواب پر اسنے نظر موبائل سے ہٹائے آنکھ طرف دیکھا تھا جن کے چہرے پر پر شفقت سی مسکراہٹ چھائی تھی۔۔۔

وہ لاکھ بے سکون اور اذیت میں ہوتا مگر انکا چہرا دیکھتے ہی اسکی ساری تکلیفیں اڑن چھو ہو جاتی تھیں

حمزہ اور فیصل کہاں ہیں؟ اریان نے نظریں وہاں سے گھمائے زارا اور طوبیٰ پر ٹکائی تھی۔۔۔

وہ دونوں صبح صبح ہی چلے گئے تھے بھائی بول رہے تھے کسی ضروری میٹنگ کی تیاری کرنی ھے۔۔۔

زارا کے جواب پر سر ہلائے اریان ان سب کو اللہ حافظ بولتا حویلی سے باہر نکلا تھا جہاں اسکا ڈرائیور اسکے انتظار میں کھڑا تھا۔۔۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ آفس پہنچا تھا جہاں وہ تینوں اسکے انتظار میں تھے اریان کے جاتے ہی وہ سب کچھ بھی بولے بغیر اس خفیہ تہہ خانے کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔ ملائکہ کے علاوہ وہ سب پر سکون تھے ایک وہی تھی جسکے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک خفیہ میٹنگ تھی جسے آفس کے بیسمنٹ میں منعقد کیا گیا تھا۔۔۔وہ سب اس ہستی کے انتظار میں بیٹھے تھے سب ہی اپنی جگہ خاموش اور پر سوچ نظر آرہے تھے۔۔۔

تب ہی ایک ادھیڑ عمر شخص بڑھی ہوئی ڈارھی اور میلے کپڑوں میں ملبوس اس تہہ خانے میں داخل ہوا تھا اور چلتا ہوا سیدھا انکے بیچ میں آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اے ے ے کون ہو تم؟ اور یہاں کیسے آئے؟ فیصل اس انجان شخص اپنی خفیہ جگہ پر دیکھ کر غصے سے بولا تھا۔۔۔

بیٹھ جاؤ فیصل۔۔۔ یہ وہی ہیں جن کا ہم انتظار کر رہے تھے۔۔۔ اریان اسکی کم عقلی پر ماتم کرتے بولا تھا ۔۔۔

پر بھائی آپکو کیسے پتہ چلا۔۔۔ فیصل نے اریان کی طرف دیکھا تھا جو پر سکون سا بیٹھا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا ۔۔۔

I am sorry sir...

میں آپ کو پہچان نہیں سکا۔۔۔ فیصل معذرت خواہ لہجے میں بولا تھا

حمزہ اور ملائکہ بھی اریان کی بات پر ششدر رہ گئے تھے۔۔۔ لوگوں کو پہچاننے کے لئے اس بندے کی ایک نظر ہی کافی تھی۔۔۔ ملائکہ سوچ کے رہ گئی تھی

It's ok young man ...

میرا حولیہ ہی ایسا ہے تمہیں غلطی ہونی تھی مگر میرا اشک صحیح تھا اریان ملک وہ اسکی طرف مڑے تھے۔۔۔ تم میں واقع لوگوں کو پہچاننے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے وہ خوشدلی سے بولے تھے

اریان ملک سر کو ہلکا سا خم دیئے مسکرایا تھا۔۔۔

مجھے تم چاروں کو ایک ضروری انفارمیشن دینی ہے مگر اس سے پہلے میں کچھ پوائنٹس ہیں جو کلئیر کرنا چاہتا تھا۔۔۔ میں یہ بات تم تک ایسے بھی پہنچا سکتا تھا مگر میرا یہاں خود آنے کا مقصد تم چاروں کو نہایت خفیہ انفارمیشن دینی تھی اور ایک دو باتیں تھی جو میرے خیال سے غلط تھی جن کی درستگی ضروری تھی انہوں نے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

تم سب ایک ٹیم ہو ایسی ٹیم جس کو اب تک کی سب سے طاقتور اور بہترین ٹیم مانا گیا ہے۔۔۔ تم سب ہی میرے لئے قابلِ احترام ہو۔۔۔ مگر ملائکہ صدیقی تم نے جو غلطی کی ہے وہ قابلِ فراموش نہیں ہے ۔۔۔

ملائکہ کی نظریں جھکی تھی۔۔۔

ہم جب اس فیلڈ میں آتے ہیں تو سب کچھ چھوڑنا پڑتا گھر اپنے پیارے اور اسکے علاوہ وہ سب کچھ جو ہمارے کام میں روکاوٹ جا باعث بنے۔۔۔

میں معذرت خواہ ہوں سر۔۔۔ ملائکہ اس سے زیادہ اپنی صفائی میں کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

تم اس ٹیم کی قابل نڈر اور بہادر لڑکی ہو ملائکہ صدیقی ۔۔۔ تمہاری فائٹنگ سکلز نشانہ بہترین ہیں تمہاری قابلیت کو دیکھتے ہی میں نے کوئی سخت فیصلہ نہیں لیا ورنہ یہ ضروری تھا تاکہ تم دوبارہ کوئی ایسی غلطی نا کرو۔۔۔

آپ کو میری طرف سے آئندہ کسی بھی طرح کی شکایت کا کوئی موقع نہیں ملے گا سر۔۔۔ وہ مودبانہ انداز میں بولی تھی۔۔۔ اسکے کئے یہی بہت تھا کہ اسے غلطی پر ہونے کے باوجود بھی کوئی سخت سزا نہیں دی گئی تھی۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔

حمزہ میر تم ہمارے گروپ کے وہ ممبر ہو جس کے بغیر کوئی ماسٹر مائنڈ پلان نہ بن سکتا ہے اور نا ہی کامیاب ہو سکتا ہے تمہارا دماغ ایسا ہے کہ تم کسی کمپیوٹر کو بھی منٹوں میں مات دگ سکتے ہو۔۔۔ میں خوش ہوں کہ تم جیسا ہویار بندہ ہمارے گروپ کا ممبر ہے۔۔۔

حمزہ کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی میں خوش نصیب ہوں سر کہ مجھے میرے وطن کی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔۔۔ میں حمزہ میر ہمیشہ اپنے ملک کے لیے حاضر رہوں گا۔۔۔ اور اسکی حفاظت کروں گا۔۔۔

کرنل اسکے جوش اور جذبے پر مسکرائے تھے۔۔۔

فیصل شاہ... تم اپنی حرکتیں سدھار لو بہتر ہے۔۔۔

وہ جو اپنا کندھا تھپتھپائے خود کو خود ہی شاباشی دے رہا تھا۔۔۔ کرنل کی بات پر اسکا منہ بنا تھا۔۔۔

سر آپ زیادتی کر رہے ہیں وہ منہ کے ڈیزائین بناتا بولا تھا۔۔۔ وہ تینوں بھی اسکی تعریف پر ہنسے تھے ۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے فیصل تم میرے بہت قابل اور ذہین جنگجو ہو۔۔۔ تم بغیر ہتھیاروں کے بھی لڑنا جانتے ہو سچ کہوں تو تم اب تک کے سب سے بیسٹ کراٹے چیمپئن رہے ہو۔۔ فیصل نے اپنا کندھا تھپتھپایا تھا سب ہی اسکی حرکت پر ہنسے تھے۔۔۔

اریان ملک۔۔۔ کرنل کی آواز میں فخر تھا۔۔

اریان بازو فولڈ کرتا مسکرایا تھا۔۔۔ اسکی عادت تھی لڑائی کے وقت اور جب وہ خوش ہوتا بازو فولڈ کرتا ۔۔۔ مگر اسکی اس عادت ہی عجیب لوجک کسی کو سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

تم اکیلے ان سب کا مجموعہ ہو اریان ملک۔۔۔ تم اس ٹیم کے سربراہ اور میرے بہتریں اور بہادر جنگجو ہو ۔۔۔ تمہاری بہادری اور صلاحیتیں ہمیں ہمارے ہر مشن میں کامیاب کرتی ہیں۔۔۔ تم اور تمہاری ٹیم ہمارے وطن کا کل سرمایہ ہو۔۔۔

میں جب تک ہوں میں اور میری ٹیم اس وطن کے لیے پیش پیش رہے گئیں اپنے ملک کو دشمنوں کی چالوں سے محفوظ رکھیں گئیں یہ میرا آپ سے وعدہ ہے سر۔۔۔ اریان جوش اور ولولے کے ساتھ کہتا ٹھوس لہجے میں بولا تھا۔۔۔

کرنل اسکے جواب پر اندر تک سرشار ہوئے تھے۔۔۔ اسلئے تو میں آج پھر یہاں آیا ہوں تم اور تمہاری ٹیم کے لیے ایک نیا مشن لے کر۔۔۔ انہوں نے باری باری سب کر دیکھا تھا۔۔۔

میں آپ کی بات بیچ میں ٹوکنے کے لیے معافی چاہتا ہوں سر۔۔۔ پر اگر آپ یہاں اجمل پاشا کی بات کرنے آئے ہیں تو ہم اس کے بارے میں پہلے سے ہی سب جانتے ہیں۔۔۔ اریان کی بات پر ان تینوں کے چہروں پر متفقانہ آثار آئے تھے۔۔۔

کرنل حیران ہوئے تھے۔۔۔

تو پھر تم یہ بھی جانتے ہو گئے۔۔۔

کہ وہ پاکستان آرہا ہے سرور کو جیل سے فرار کرانے۔۔۔ حمزہ نے انکی بات مکمل کی تھی۔۔۔

اسکے علاوہ یہ وہ یہاں کے ایک مشہور بزنس مین سے بھی ہاتھ ملانے والا ہے اپنے کالے دھندے کو آگے بڑھانے کے لیے۔۔۔ ملائکہ نے مزید معلومات دی تھی۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ ہم سب جانتے ہیں اسکی ہر چال باخبر ہیں۔۔۔ اور اسکے کئے ریٹرن گفٹ بھی تیار کیے بیٹھے ہیں۔۔۔ رہی سہی کسر فیصل شاہ نے ہی پوری کر دی تھی

وہ حیران ہوتے ان سب کو باری باری دیکھ رہے تھے۔۔۔

دشمن کو ختم کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے سر کہ ہمیں آرڈرز دیئے جائیں گئیں تب ہی ہم کوئی ایکشن لیں گئیں ہم سب کافی دن سے اسکی تاک میں ہیں اسنے جتنا نقصان پہنچانا تھا ہمارے وطن کو پہنچا لیا اب اور نہیں۔۔۔ ہم آپ سے اجازت لینے ہی والے تھے مگر اس سے پہلے ہی آپ نے ہمیں یہاں بلا لیا۔۔

تو اس کالی رات میں کیا گیا میرا فیصلہ غلط ثابت نہیں ہوا مجھے فخر ہے تم سب پر اور مجھے پورا یقین ہے کہ تم سب اس بار بھی کامیابی سے ہمکنار ہو گئے۔۔۔ کرنل کو وہ رات یاد آئی تھی جب انہوں نے ان چاروں کو اس وطن کے محافظوں کے طور پر چنا تھا۔۔۔ انکی آواز میں اپنے لئے مان محسوس کرتے ان چاروں کے سر فخر سے بلند ہوئے تھے۔۔۔

وقت پر لگا کے اڑا تھا۔۔۔ آج چھ روز گزر گئے تھے مگر اسنے دوبارہ اریان سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی اور نا ہی اریان کی طرف سے کوئی پہل ہوئی تھی۔۔۔ حیام خوش تھی مگر دل کے کسی نہ

کسی کونے میں بے چینی تھی جو پنپ رہی تھی جو صرف اریان ملک کا ذکر چھیڑتی تھی۔۔۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی سو کے اٹھی تھی۔۔۔ کل رات پڑھتے پڑھتے ہی سو گئی آف کب ختم ہوں گئیں یہ پیپرز ۔۔۔ حیام نے منہ بناتے دوبارہ سے بوکس اٹھائی تھی۔۔۔ انہیں کھولتے ہی اریان کا چہرا اسکی نظروں میں لہرایا تھا۔۔۔ افففف کیا مصیبت ہے یہ شخص خیالوں میں بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔۔۔ حیام جھنجھلائی تھی۔۔۔

اگر اریان ملک کو پتہ چل جاتا کہ ایسا عظیم گناہ اسکے سر پر عائد کر دیا گیا ہے تو وہ صدمے سے ہی مر جاتا ۔۔۔ نہیں مطلب اسکے ہوش و حواس میں ہونے کے باوجود بھی اریان کا اسکے خیالوں میں آنا اگر یہ گناہ بھی اریان ملک کا تھا تو اس بیچارے کی کشتی پار تھی۔۔۔

کافی دیر دھیان لگانے کے بعد بھی اسکا دھیان پڑھائی میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ حیام نے کتانیں ایک سائیڈ پر رکھے موبائل اٹھایا تھا۔۔۔

وہ اسوقت اپنے آفس میں موجود پریشان سا بیٹھا تھا۔۔۔ چھ روز گزر گئے تھے مگر اجمل خان کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا اسکی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ کورٹ نے سرور کی پیشی ڈیلے کر دی تھی مگر وہ کیسے بھی

کر کے اس فساد کی جڑ کو ہی ختم کرنا چاہتا تھا اس سے پہلے کہ وہ پاکستان کے لئے کوئی مزید نقصان کا باعث بنتا۔۔۔ سوچتے سوچتے اسکے دماغ میں ایک ترکیب آئی تھی۔۔۔ مگر اس میں رسک ہی رسک تھا وہ ابھی کچھ اور سوچتا اسکا موبائل بجا تھا۔۔۔

حیام جو اسکی ڈی پی زوم کر کے دیکھ رہی تھی غلطی سے کال بٹن پریس کر گئی تھی۔۔۔

سکرین پر چمکتا نمبر دیکھ کر اریان کو تعجب ہوا تھا۔۔۔

مگر حیام کسی مصیبت میں نا ہو یہ سوچ آتے ہی اسنے فوراً سے کال یس کی تھی۔۔۔

ہیلو...؟

اسپیکر سے ابھرتی اسکی بارعب آواز حیام کا دل زوروں سے ڈھرکا تھا۔۔۔۔

افففف کیا مصیبت تھی حیام اسکی ڈی پی دیکھنے کی اب پر گئے نا لینے کے دینے وہ مسلسل خود کو کوسے جا رہی تھی یہ دیکھے بغیر کہ کال چل رہی تھی

میڈم اگر خود سے ہی باتیں کرنی تھی تو مجھے کال کیوں کی۔۔۔ اریان اسکی باتیں سنتا بامشکل اپنی ہنسی ضبط کیے بولا تھا۔۔۔

ج...جی۔۔۔ کیا اسنے میری بات سن لی۔۔۔ دل میں ہی سوچتی اسنے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔۔۔ اب پھر سے بولنے کی غلطی کون کرتا۔۔۔

ہیلو... اریان نے پھر مخاطب کیا تھا

سوری غلطی سے کر دی تھی کال حیام نے جھٹ سے بولتے کال رکھنی چاہی تھی مگر اریان کی بات سنے رکی تھی

اب اگر غلطی سے کر ہی دی ہے تو کیا بات نہیں کر سکتی؟

وہ منت بھرے لہجے میں بولا تھا

حیام حیران تھی تعجب ہی تو تھا اریان ملک منت کر رہا تھا۔۔۔

سوری مگر میں آپ کی طرح اتنی ویلی نہیں ہوں حیام نے بولتے ہی اسکی سنت بغیر کال کٹ کر دی تھی

۔۔

اور آج ایک بار پھر اریان ملک کی استدعا رد ہوئی تھی۔۔۔ وہ جو اتنے دنوں سے خود پر ضبط کر کے بیٹھا تھا آج اس لڑکی نے پھر سے اسے امتحان میں ڈال دیا تھا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اریان نے اسے دوبارہ کال کر دی تھی۔۔۔ دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے آج وہ پہلی بار اپنے کہے سے پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔

اسکی دوبارہ کال آتے دیکھ حیام کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے ۔۔۔ کال اٹھاؤ یا نا اٹھاو۔۔ یہی سوچتے سوچتے اب وہ دوسری بار کال کر رہا تھا

بالآخر اسنے کال اٹینڈ کر لی تھی مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔

میرا ضبط مت آزمایا کرو۔۔۔ پہلے بھی بول چکا ہوں۔۔۔

آواز میں رعب ہنوز قائم تھا

حیام کی تیوری چڑھی تھی۔۔۔ اور میں نے پہلے بھی کہا ہے مجھے دھمکیاں مت دیا کرو۔۔۔ اپنی تمام تر ہچکچاہٹ پسِ پشت ڈال کر بولی تھی۔۔۔

کبھی اتنا میرے روبرو ہو کے بول لو تو شاہد میں دھمکیاں دینا بند کر دوں۔۔۔

اریان کی آواز میں طنز کی ملاوٹ کو محسوس کرتے اسکا سر گھوما تھا۔۔۔نہیں تم کوئی جن ہو جو میں تمہارے سامنے بولنے سے ڈرتی ہوں۔۔۔بول سکتی ہوں میں تمہارے سامنے بھی۔۔۔حیام بھی شاید آج فل لڑنے کے موڈ میں تھی اسلئے جو منہ میں آیا بولے جا رہی تھی۔۔۔

جن تو نہیں.... شوہر ضرور ہوں تمہارا محترمہ۔۔۔انتہائی اطمینان سے جواب دیا تھا۔۔۔

اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا بولتی ہوئی حیام کو فوراً چپ لگی تھی۔۔۔

اریان کے لب مسکرائے تھے وہ اسکی باتوں کے مطلب سمجھتی تھی۔۔۔

تمہارے پیپرز کب ختم ہو رہے ہیں؟

اسکی خاموشی اریان کو کھل رہی تھی بات کرنے کے لئے پھر سے سوال کیا تھا۔۔۔

دو دن بعد۔۔۔وہ توقف کے بعد بولی تھی۔۔۔

تو ٹھیک ہے تیار رہنا۔۔۔ میں ایک دن بعد ماما کو بھیجوں گا ڈیٹ فکس کرنے کے لیے۔۔۔

مگر میں ابھی یہ رخصتی نہیں چاہتی۔۔۔ حیام نے اسکی بات کے اختتام پر لہجے کو مضبوط رکھے کہا تھا

اریان ملک نے آج تک وعدہ خلافی نہیں کی اور نا ہی پسند کرتا ہوں۔۔۔

But for you my girl .... I can break my all promises...no matter at which cost...!

So don't force me to do that ....!!!

اسکے لہجے کی حد درجہ سنجیدگی پر حیام کو پل کے لئے خوف محسوس ہوا تھا۔۔ اریان کی بات کا مفہوم سمجھتے اسنے کھٹ سے کال کٹ کی تھی۔۔۔۔

ضدی، اکڑو، بدتمیز ہو تم۔۔۔ ہر بار اپنی مرضی کرنی ہوتی ہے یہ نہیں کہ بندہ کبھی دوسرے کی بھی سن لیتا ہے۔۔۔ موبائل بیڈ پر پٹختے حیام اسے خیالوں میں ہی مخاطب کرتی اپنا غصہ اتار رہی تھی۔۔۔ کیونکہ اسکے روبرو اتنا بولنا اسے مرنے کے برابر لگتا تھا۔۔۔ پہلے تو بچ گئی تھی مگر اب کیا بہانہ بناؤں ۔۔۔ سوچو حیام ورنہ وہ کھڑوس انسان رخصتی کروا کے ہی دم لے گا کوئی سولڈ پلان سوچو حیام۔۔۔ وہ کمرے میں ادھر ادھر ٹہلتی خود سے ہی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

یہ بات تو وہ بھی اچھے سے جان گئی تھی۔۔۔ کہ اب اگر اسنے رخصتی سے منع کیا تو اریان ملک کچھ بھی کرے گا اپنی بات منوانے کے لیے اور اب تو وہ صاف الفاظ میں کہہ بھی چکا تھا۔۔۔ اب تو اور مشکل تھی مگر پھر بھی خود کو تسلیاں دیتے وہ کمرے میں ٹہلتی کوئی نئی ترکیب سوچ رہی تھی۔۔۔

حیام کا یوں کال بند کرنا اریان ملک کو طیش دلا گیا تھا مگر اب مزید اس پر حق نہیں جتانا چاہتا تھا اور خود سے کیا وعدہ تو پہلے ہی توڑ چکا تھا یہ سوچ آتے ہی اسنے اپنے بال نوچے تھے مگر غصہ تھا جو کم نہیں ہو رہا تھا ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھائے اریان ملک نے پوری قوت سے سامنے دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔

جسے وقت رہتے سامنے سے آتی ملائکہ نے بڑی مہارت سے کیچ کیا تھا۔۔۔

Cool down man...

What's the problem...?

ملائکہ اپنی ٹون میں واپس آتی حیرانگی سے اسکی حرکت کی وجہ استفار کر رہی تھی۔۔۔

مگر وہ کہاں سن رہا تھا وہ تو سر ہاتھوں میں گرائے آنکھوں میں بے پناہ غصہ لیے کسی غیر مرئی نقطے کو تکے جا رہا تھا۔۔۔

صلح نہیں ہوئی کیا تم دونوں کی ابھی تک ؟ ملائکہ کو اسکی اور حیام کی لڑائی یاد آئی تھی اور اسکے مطابق اریان کے اتنے شدید غصے کے پیچھے کی وجہ صرف وہی بات ہو سکتی تھی۔۔۔

میں نے خود سے کیا وعدہ توڑ دیا۔۔۔؟ اریان افسوس اور تعجب کے ملے جلے تاثرات میں بولا تھا

کون سا وعدہ... ؟ وہ شوکڈ ہی تو ہوئی تھی اریان ملک نے زندگی میں کبھی کسی بات کو اتنی اہمیت نہیں دی تھی جتنی وہ دوسروں سے اور خود سے جڑے وعدوں کو دیا کرتا تھا۔۔۔

دنیا اِدھر سے اُدھر تو ہو سکتی ہے مگر اریان ملک اپنا وعدہ نہیں توڑ سکتا۔۔۔ وہ مان سے بولی تھی

تو سمجھو دنیا اِدھر کی اُدھر ہو گئی مگر صرف اریان ملک کی۔۔۔ اسنے سرد آہ بھری تھی

اسکا جواب ملائکہ کو حیرت میں مبتلا کر گیا تھا

میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ اب میرے قدم اسکی طرف نہیں بڑھیں گئیں نا میں اس سے بات کروں گا اسکو بھی سکون سے رہنے دوں گا اور خود... وہ خاموش ہوا تھا

ملائکہ آنکھوں میں حیرت سموئے اس عاشق کر دیکھ رہی تھی

خیر... بات کو ادھورا چھوڑا تھا۔۔۔

آج اسنے کال کی تھی اسکے لہجے میں غصے کی رمق تھی۔۔۔ ملائکہ پورے دھیان سے ہمہ تن گوش تھی
۔۔۔

اور پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا اسکے کال کٹ کرتے ہی میں نے دوبارہ سے اسے کال کر دی۔۔۔ لہجے میں بے چارگی ہی بے چارگی تھی۔۔۔

ملائکہ اس ناکام عاشق کی دکھی داستان سنے اپنے ہنسی پر کنڑول کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔

مجھے خود نہیں پتہ مجھے کیا ہو جاتا ہے میں اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسکی آواز معلوم نہیں ایسا کون ساسحر میرے کانوں میں پھونکتی ہے میرا دل کرتا ہے بس اسے سنتا جاؤں۔۔۔ واحد وہ لڑکی ہے جسکے سامنے اریان ملک کا غصہ بھی جھاگ ہو جاتا ہے الفاظ بدل جاتے ہیں اسے تکلیف دینے کا سوچوں بھی تو خود کو تکلیف ہوتی ہے۔۔۔

میرے اپنے وعدے تو یہ لڑکی مجھ سے تڑوا چکی ہے مگر لگتا ہے اب یہ خود سے کیے وعدے بھی پورے نہیں ہونے دے گئی۔۔۔

ہارے ہوئے لہجے میں کہتے اسنے سر چیئر کی پشت کے ساتھ ٹکائے گہری سانس بھری تھی۔۔۔

ختم کر دو ان وعدوں کے کھیل کو۔۔۔

سمپل۔۔۔ ملائکہ اسکی ساری بات غور سے سنتی اسکے سامنے بیٹھی اطمینان سے بولی تھی۔۔۔

یہ اتنا سمپل بھی نہیں ہے۔۔۔ میں اس سے زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ میں چاہتا ہوں وہ اس رشتے کو سمجھے اسکی اہمیت کو سمجھے۔۔۔ آخر پوری زندگی کا سوال ہے۔۔۔

ملائکہ حیران تھی۔۔۔ یہ وہی آدمی تھا جو دنیا کی ہر بری طاقت سے لڑنے کی ہمت رکھتا تھا کسی بھی کام یا مشن کو انجام تک پہنچانے کے لئے کوئی بھی قدم تک اٹھانے کے لئے تیار رہتا تھا۔۔۔

آج اپنی محبت کو انجام تک پہنچانے کا وقت آیا تو وہ پتھر سے موم بنا بیٹھا تھا۔۔۔ جس کی سفاکی اور بربریت کی داستانیں لکھی جاتی تھی آج اسے ایک لڑکی محبت حساس اور کمزور کر گئی تھی۔۔۔

ملائکہ کو اسکی محبت پر رشک آیا تھا ایک لڑکی کی محبت نے اس کو اس حد تک بدل کے رکھ دیا تھا وہ سوچ کے ہی دنگ رہ گیا تھا۔۔

ملائکہ کو وہ خود سے باتیں کرتا کہیں سے بھی پتھر دل ضدی اور سخت اریان ملک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

تو اب کیا کرو گئے...؟ ملائکہ نے ہاتھ میں پکڑا موبائل ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔

رخصتی... اطمینان ہی اطمینان تھا

وہ راضی ہے...؟

نہیں بھی ہو گئی تو

I don't care...!

جہاں میں اتنا کمپرومائز کر رہا ہوں اسے بھی ماننا پڑے گا پھر چاہے پیار سے مانے یا زبردستی۔۔۔

کیونکہ اس رشتے کی اہمیت اسے تب ہی ہو گئی جب وہ مکمل طور پر اس رشتے میں بندھ جائے گئی۔۔۔
اریان پر سوچ انداز میں کہتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے ہلکی ہلکی ہوا میں وہ اکیلی بیٹھی اس چاند کو دیکھنے میں محو تھی۔۔۔

ریشم جیسے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ دنیا سے بیگانہ اپنی ہی دنیا میں مگن تھی کچھ حرکت میں تھا تو وہ اسکے خوبصورت اور لمبے بال جن کو ہر وقت وہ جوڑے میں قید کر کے رکھتی تھی مگر آج انہیں اڑنے دے رہی تھی۔۔۔ جیسے انہیں آزادی بخش دی ہو کیونکہ آج وہ خوش تھی۔۔۔ یہ کیسی خوشی تھی کس بات

کی خوشی تھی وہ خود نہیں جانتی تھی مگر وہ خوش تھی اسکا دل آج صحیح معنوں میں پر سکون تھا اسے اس بات کی خوشی تھی۔۔۔

مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے...؟

ہاں...!۔

اچھا کتنا خوبصورت ہے...؟

لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔۔۔ دھیرے سے بولتی وہ مسکرائی تھی۔۔۔

مگر وہ کیوں...؟

اگر محبت لفظوں میں بیان ہوتی... تو آج کوئی دکھی نا ہوتا... کسی کا دل نا ٹوٹتا... کسی کو اپنی محبت کا احساس دلانے کے لئے جیتے جی مرنا پڑتا۔۔ وضاحت دیتے اسکے مسکراتے لب سکڑے تھے جیسے ماضی کی کوئی بھیانک یاد سامنے آئی تھی

اور اگر میں کہوں کہ تم محبت کو لفظوں میں بیان کرو پھر...؟

خود سے پہلے کسی اور کی خوشی کی دعا کرنا یہ محبت ہے۔۔۔

خود کے بجائے کسی اور کی خیر و عافیت کی دعا کرنا یہ محبت ھے۔۔۔۔

اس شخص کے لئے سارے جہاں کی خوشیاں مانگنا اور اپنے لیے صرف اسے مانگ لینا یہ محبت ہے۔۔۔

اپنے آپ کو صرف اس ایک شخص کے لئے سنبھال کے رکھنا اپنی محبت کو اپنے محرم کے لئے رکھنا یہ محبت ہے۔۔۔۔

ایک اس شخص کی محبت پانے کے لیے دن رات اپنے رب کے سامنے رونا تڑپنا اسکو حاصل کرنے کے لئے ہر حد پار کر جانا یہ محبت ہے۔۔۔

یہ ملائکہ وقاص رضا کی محبت ہے۔۔۔ انسپکٹر وقاص رضا۔۔۔

ملائکہ اپنی محبت لفظوں میں بیان کرتی مان سے مسکرائی تھی

وقاص اسکے انداز بیان پر قائل ہوا تھا۔۔۔

تمھیں ایک راز کی بات بتاؤں۔۔؟؟ وہ رازدانہ انداز میں کہتا ملائکہ کی پیٹھ کو اپنے سینے سے لگا گیا تھا

ہاں کہو… اسکے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے پر سکون لہجے میں بولی تھی۔۔۔

تم محبت میں بہت شدت پسند ہو۔۔۔۔ تمہاری محبت کے سامنے مجھے میری تین سال کی محبت بے معنی لگتی ہے۔۔۔ وقاص کی اتنی اہم بات پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔

وہ اس لئے کیونکہ تمہاری محبت نے مجھے میرے اللہ کے مزید قریب کر دیا ہے ۔۔۔ تمہارے حصول کے لئے میں بہت تڑپی ہوں وقاص ۔۔۔ وہ وقت یاد کرتے ملائکہ کا لہجہ بھرایا تھا ۔۔۔

اداس نہیں ہو میری جان ۔۔۔ وہ ایک برا وقت تھا اور اسے برا وقت سمجھ کے بھول جاؤ ۔۔۔

ابھی کے بارے میں سوچو ہماری آنے والی زندگی کے بارے میں سوچو ہمارے بچوں کے بارے ۔۔۔

وقاص ۔۔۔ ملائکہ نے دانت پیسے تھے

جی وقاص کی جان ۔۔۔ اسکا گال چومتا اپنی تھوڑی اسکے کندھے پر ٹکائے وہ آنکھیں موندے بولا تھا

سدھر جاؤ ۔۔۔ ملائکہ اسکے بے باکی پر سرخ ٹماٹر ہوتی غصے سے بولی تھی

سدھر گیا تو تم بور ہو جاؤ گئی مائے لیڈی۔۔۔ پھر تمہیں کوئی تنگ کرنے والا نہیں ہو گا۔۔۔ کوئی ہنسانے والا نہیں ہو گا۔۔۔ کوئی پیار کرنے والا بھی تو نہیں ہو گا۔۔۔

وہ واقع نہیں سدھر سکتا تھا یہ ملائکہ کی محبت تھی جو اس جوان مرد کو بچہ بنا دیتی تھی وہ اسکی محبت میں ہر وہ حرکت کرتا جو اسکی لیڈی کو ہنسانے کا باعث بنتی۔۔۔

تم واقعی نہیں سدھر سکتے وقاص۔۔۔ ملائکہ نے سر جھٹکا تھا۔۔۔

ملائکہ بولتی ہوئی اسکی پناہوں میں سمٹی تھی۔۔۔

اریان کیسا ہے؟

وہ جو آنکھیں موندے اسکے سینے سے لگی تھی۔۔۔ اریان کا اداس چہرا اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا
۔۔۔

اریان ملک نہیں عاشق کہو حیام کا۔۔۔

اس کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

یہ محبت شے ہی ایسی ہے جسے ہوتی ہے پاگل کر دیتی ہے۔۔۔

جسے مل جاتی ہے اسے دیوانہ بنا دیتی ہے اور جس سے روٹھ جاتی ہے اسے عاشق بنا دیتی ہے۔۔۔
وقاص نے گہرا سانس اندر کھینچا تھا۔۔۔

تمہیں کیا بنایا...؟ ملائکہ نے اسکی ڈارھی پکڑے شرارت سے استفار کیا تھا۔۔۔

مجھے۔۔۔ اسنے گہری دلچسپ نظروں سے اپنی آغوش میں بیٹھے اس وجود کو دیکھا تھا۔۔۔

مجھے تمہاری اداؤں نے پاگل کیا تھا۔۔۔

پھر تمہارے ساتھ نے دیوانہ بنا دیا۔۔۔

اور پھر تمہارے ہجر نے مجھے عاشق بنا دیا تمہارا۔۔۔

اور اب... ؟ اسنے پھر سے سوال کیا تھا

اب... وقاص نے اسکے دونوں ہاتھ باری باری چومے تھے۔۔۔

اب تمہیں میری شریکِ حیات بنا دیا مجھے مکمل کر دیا... وہ مسکرایا تھا

اسکی آنکھوں میں جلتے محبت کے چراغ اور اسکا گھمبیر لہجہ ملائکہ اپنے ہاتھ اسکے سینے پر ہی دھرے چہرا اسکے چوڑے وجود میں چھپا گئی تھی

چھپ لو میری جان... جتنا چھپنا ہے جس دن میری پناہوں میں مکمل طور پر میری ہو کے آ گئی اس دن یہ سب نہیں چلے گا۔۔۔ اسکا شرمایا ہوا روپ دیکھتے وقاص بے باکی سے بولا تھا۔۔۔

ملائکہ کے اوسان خطا ہوئے تھے کچھ بھی بولے بغیر مزید اس میں سمٹی تھی اور وقاص بس اسکی حفاظتی اقدامات پر مسکرائے جارہا تھا۔۔۔

بھائی کہاں جارہے ہیں...؟ وہ کچھ دیر پہلے ہی حویلی واپس آیا تھا۔۔ عون صاحب کے ساتھ فیکٹری کے معاملات ڈسکس کرتا اب اپنے کمرے کی طرف جارہا تھا جب طوبیٰ نے اسے آواز دی تھی۔۔۔

اپنے کمرے میں جارہا ہوں بچے... اریان نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔۔

کھانا تو کھالیں۔۔۔ اسکے سوا سب ہی کھانے کی میز پر موجود تھے۔۔۔

نہیں میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔ آپ سب کھاؤ وہ سیریس انداز میں کہتا آگے بڑھا تھا۔۔۔

لگتا ہے بھابھی سے لڑائی ہوگئی ہے۔۔۔۔ فیصل نے اپنی طرف بڑے رازدانہ انداز میں کہا تھا مگر مقابل بھی اریان ملک تھا جو دھیمی سے دھیمی سرگوشی بھی آرام سے سن لیتا تھا۔۔۔۔

کھانا کھانے بیٹھے ہو کھانا کھاؤ۔۔۔مارنا کھالیناوہ سنجیدگی سے کہتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہاں سب فیصل کے تبصرے پر مسکرا رہے تھے اریان کے جواب پر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اب تو کنفرم ہے لڑائی ہوئی ہے۔۔۔وہ پھر بھی باز نہیں آیا تھا۔۔۔ حمزہ اور زارا اسکی بات پر ہنسے تھے

بڑا آیا رعب جھاڑنے والا... یہ کرو وہ کرو۔۔۔ میں نہیں مانوں گئی اسکی بات اور نا ہی رخصتی کرانے دوں گئی۔۔۔ اپنے بال باندھتی وہ خود سے ہی باتیں کیسے جا رہی تھی۔۔۔

پر میں کروں گئی کیا؟ اصل پریشانی تو یہی آتی ہے حیام تمہارے پاس کوئی منصوبہ ہی نہیں ہے اس رخصتی کو روکنے کا۔۔۔ وہ خود کو مخاطب کرتی بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔۔ ساری رات کروٹیں بدلتے وہ یہی سوچتی رہی تھی اور بالآخر نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی تھی اور وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی

کہاں پھسادیا اس لڑکی نے ؟ کیا مصیبت ہے۔۔۔بیڈ پر پڑا کشن اٹھاتے اسنے زمین پر پٹخا تھا۔۔۔یہاں میری نیندیں حرام کر کے وہاں خود سکون سے سو رہی ہو گئی۔۔۔وہ کوفت سے کہتا اپنے بال جکڑ گیا تھا ۔۔۔تمہاری نیندیں بھی حرام نا کی تو میرا نام بھی اریان ملک نہیں مسز اریان ملک ۔۔۔ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ سجائے وہ خیالوں میں اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔۔اچانک نظر دیوار پر ٹنگی گھڑی پر گئی تھی۔۔۔رات کے دو بج گئے اور میں یہاں ناکام عاشق کی طرف پہرے کاٹ رہا ہوں۔۔۔واہ اریان ملک کیا بدلاؤ ہے

ایک بار پھر مخاطب کیا تھا۔۔۔

تم وہی تھے نا جو کہتے تھے اریان ملک کو صرف حکومت کرنا آتا ہے کسی کے زیرِ اثر رہنا نہیں۔۔۔کہاں گئی تمہاری وہ باتیں۔۔۔؟

آج وہ لڑکی تم پر حکومت کر رہی ہے تمہارے دل پر اسکی حکمرانی ہو چکی ہے اسکی محبت تمہیں ایک پل وافر نہیں دیتی کہ تم کچھ اور سوچ سکو۔۔۔وہ ہے تو تمہیں سکون ہے وہ نہیں ہے تو تم عاشق کی طرح دربدر بھٹکتے پھرتے ہو۔۔۔

اپنے اندر سے آتی اس آواز کو ان باتوں کو سنتے اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی گویا وہ ان سب باتوں اور دعوں سے بالاتر اپنی شکست تسلیم کر رہا تھا۔۔۔

گویا وہ تسلیم کر رہا تھا کہ محبت سے انکاری لوگوں کو بھی محبت ہو جاتی ہے مگر دوسروں کی نسبت انکی محبت کئی زیادہ کھری خود سر اور سحر انگیز ہوتی ہے جو ان کو اس سحر میں جکڑ کر انکے تمام حواسوں کو شل کر دیتی ہے انکے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو مفلوج کر دیتی ہے۔۔۔

اریان ملک اپنی نئی تبدیلیوں پر نظر ثانی کر رہا تھا۔۔۔بجتے موبائل نے اسے واپس سے ہوش کی دنیا میں کھینچا تھا۔۔۔

اسلام علیکم سر...!اسنے کال یس کرتے پہلے سلام کیا تھا

وعلیکم السلام... جمل خان کا کچھ پتہ چلا۔۔۔وہ سیدھے مدعے پر آئے تھے۔۔۔

اریان نے لمبی سانس کھینچتے ہوا کے سپرد کی تھی۔۔۔ڈھونڈ تو وہ بھی رہا تھا مگر بے سود۔۔۔

سر اسکو بل سے نکالنے کا ایک ہی طریقہ ہے اب۔۔۔اریان نے نئی ترکیب تجاویز کی تھی۔۔

وہ کیا..؟؟

کل کے نیوز پیپر میں خبر چھپوادی جائے کہ سرور کنگ جیل سے فرار ہو گیا ہے۔۔۔

میں تمہارا پلان سمجھ گیا ہوں اریان پر اگر اجمل پاکستان میں نا ہوا تو ہم کیا کریں گیں۔اور سرور اسکو پھر کیسے پکڑیں گئیں۔۔۔انہوں نے اپنا خدشہ بیان کیا تھا۔۔۔

اسکا حل بھی میں نے سوچ لیا ہے سر۔۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔۔

تم واقعی قابلِ تعریف ہو اریان ملک۔۔۔ مجھے تمہارا پلان بہت پسند آیا ہے۔۔۔ کرنل اسکا پلان سنتے خوشی سے بولے تھے

انکی خوشی دیکھتے اریان کو یہی مناسب وقت نلگا تھا اپنی بات منوانے کے لیے۔۔۔ سر مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے؟

تم اگر دوبارہ اسی بارے میں بات کرنے والے ہو اریان تو میرا جواب اب بھی وہی ہو گا۔۔۔ وہ اسکی بات سنے بغیر فوراً سے بولے تھے جیسے جانتے تھے کہ وہ کیا بات کرنے والا ہے۔۔۔

میں تمہیں کبھی اس کام کی اجازت نہیں دوں گا جس میں تمہاری جان کو خطرہ ہو۔۔۔

سر ہم اس فیلڈ میں اپنی جان وطن پر قربان کرنے کے لیے ہی آتے ہیں اور اگر آج میں یہ قدم۔۔۔

اریان ملک تم میرے آرڈرز ماننے سے انکار نہیں کر سکتے۔۔۔کرنل اسکی بات کاٹتے تیزی سے بولے تھے۔۔۔یہ ہمارے رولز کے خلاف ہے اور میں کبھی اس بات کی اجازت نہیں دوں گا کہ تم ان قوانین کو توڑو جن کی پاسداری ہم صدیوں سے کر رہے ہیں۔۔۔

مجھے یقین ہے تم مجھے مایوس نہیں کرو گئے۔۔۔وہ جانتے تھے اریان ایک خود سر بندہ ہے جو اپنے ملک کو بچانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔۔۔

مگر اب وہ جس بات کی اجازت مانگ رہا تھا وہ سراسر خود کو موت کے منہ میں دھکیلنے والی بات تھے جس کی اجازت وہ کسی قیمت پر نہیں دینے والے تھے۔۔۔

اریان کے ادا ہوتے لفظ وہی رکے تھے میں کوشش کروں گا کی آپ کو مایوس ہونے کا موقع نا دوں

۔۔۔۔اور کال کٹ کر دی تھی۔۔۔

حویلی میں ہولے ہولے سورج کی کرنیں پھیل رہی تھی چاروں طرف سے روشن ہوتی وہ خوبصورت حویلی اپنے آپ میں ایک مثال تھی حویلی کے مکین اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔ سب خوشگپیوں میں مصروف ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔ اریان یہ لیں سمیرا بیگم نے اسکی پلیٹ میں سینڈوچ رکھا تھا۔۔۔ اسے پورا ختم کریں آپ نے رات بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ سمیرا بیگم کی بات پر وہ مسکرایا تھا وہ اب بھی اسے بچوں جیسے ٹریٹ کرتی تھیں۔۔۔

ماما۔۔۔ ماما جلدی آئیں فیصل ہانپتا ہوا ہال میں آیا تھا۔۔۔

یا اللہ خیر۔۔۔ سمیرا بیگم اسکی طرف آتی اریان اس تک پہنچا تھا

کیا ہوا ہے فیصل۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ طوبیٰ کہاں ہے۔۔

بب... بھائی طوبیٰ کو کچھ ہو گیا ہے وہ میری بات نہیں۔۔۔ وہ ابھی بول رہا تھا اریان کی جان پر بنی تھی وہ بھاگتا ہوا اسکے کمرے کی طرف گیا تھا۔۔۔ حمزہ بھی فیصل کو سنبھالتا سب کے ساتھ اریان کے پیچھے گیا تھا۔۔۔

طوبیٰ بچے آنکھیں کھولو۔۔۔ ادھر دیکھو بھائی کی طرف۔۔۔ اریان اسکے بے جان وجود کو اپنی گود میں اٹھاتے بیڈ پر لایا تھا۔۔۔

کیا ہوا میری بچی کو؟ طوبیٰ آنکھیں کھولو۔۔۔ اریان کیا ہوا ہے ان کو۔۔۔ فیصل آپ بولیں آپ کو پتہ ہو گا کیا ہوا ہے۔۔۔

ماما سنبھالیں اپنے آپ کو طوبیٰ بلکل ٹھیک ہو جائے گئی۔۔۔ زارا ٹھیک کہہ رہی ہے ماما سنبھالیں خود کو ورنہ آپ بیمار پڑ جائیں گئیں۔۔۔

حمزہ جلدی سے ڈاکٹر کو کال کرو۔۔۔ عون صاحب کے کہنے پر وہ موبائل نکالتا کمرے سے باہر گیا تھا ---

ابھی تک ڈاکٹر آیا کیوں نہیں ؟ فیصل غصے سے کہتا باہر نکلا تھا جہاں حمزہ ڈاکٹر کو لیے کمرے کی طرف آرہا تھا۔۔۔

سمیرا بیگم کے علاوہ باقی سب باہر چلے گئے تھے۔۔۔ فیصل کی جان ہتھیلی پر تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا اپنی کل کائنات کو سینے سے لگالے اور سب سے چھپالے وہ اضطرابی کیفیت میں چکر کاٹتے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔

پریشان نہیں ہو بیٹا وہ ٹھیک ہو جائے گئی ڈاکٹر آگئی ہے وہ چیک اپ کر رہی ہے عون صاحب نے اسے تسلی دینا چاہی تھی۔۔۔ اریان زارا اور حمزہ اپنی جگہ پریشان بیٹھے تھے۔۔۔

کیسے پریشان نہیں ہوں چاچو۔۔۔ یہ ساری میری غلطی ہے میں اس کا خیال ہی نہیں رکھ سکا اس لیے وہ اس حالت میں ہے میری وجہ سے وہ بیمار ہے اگر اسے ذرا سی بھی کوئی تکلیف پہنچی تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔۔

سنبھالو خود کو کچھ نہیں ہو گا طوبیٰ کو اریان نے اسے گلے سے لگایا تھا۔۔۔ حمزہ زارا کو سنبھالے کھڑا تھا جو بس روئے جارہی تھی۔۔۔

وہ سب ہی انتظار میں کھڑے تھے جب سمیرا بیگم باہر آئی تھی۔۔۔ آپ سب اندر آجائیں۔۔۔ انکے چہرے پر ناخوشی تھی نا اداسی مگر انکے لہجے میں درد ضرور رقم تھا۔۔۔ اریان نے غور سے انکی طرف دیکھا تھا جیسے سمجھنا چاہ رہا ہو۔۔۔ فیصل آپ بھی آئیں اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی مگر خود کو مضبوط بناتے وہ کمرے میں گیا تھا۔۔۔

میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا مسٹر فیصل کہ آپکی بیوی کو میگرین ہے۔۔۔ فیصل جس بات سے ڈر رہا تھا وہی اسکے سامنے آئی تھی۔۔

آپ کو انکے کھانے کا خاص خیال رکھنا چاہیئے تھا

ان کو ٹینشن سے دور رکھنا تھا۔۔۔ مگر آپ نے شاید میری کسی بات کو سیریس نہیں لیا وہ افسوس سے بولی تھی۔۔۔ وہاں سب ہی طوبیٰ کی بیماری سے واقف تھے۔۔۔ مگر وہ اس حد تک اسکے لئے خطرناک ہے یہ صرف فیصل اریان اور حمزہ جانتے تھے۔۔۔

بائے داوے مبارک ہو آپ سب کو۔۔۔ شی از پریگننٹ۔۔۔

فیصل نے پہلے حیرانگی سے بے ہوش ہوئے اس وجود کو دیکھا تھا پھر سمیرا بیگم کو اسکی آنکھوں میں جھلکتی حیرت دیکھ اریان مسکرایا تھا۔۔۔

مبارک ہو تم پاپا بننے والے ہو۔۔۔ اریان نے خوشی سے کہے اسے کس کے گلے لگایا تھا

بہت بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔ سمیرا بیگم نے اسکا ماتھا چوما تھا عون صاحب حمزہ زارا سب ہی بے انتہا خوش تھے مگر وہ پھر بھی اداس تھا۔۔۔

ڈاکٹر میری بیوی۔۔۔

وہ ٹھیک ہے ابھی تو پر اگر آپ نے اب ذرا سی بھی کوئی کوتاہی برتی تو بے بی اور مدر دونوں کے لیے مشکل ہو جائے گئی۔۔۔ انکے کھانے کا خیال رکھیں اور کوئی بھی ٹینشن نہیں دینی۔۔۔ جس سے انکے دماغ پر زور پڑے خوش رکھیں انکو باقی میں نے انجیکشن دے دیا ہے آپ انہیں ابھی آرام کرنے دیں جب یہ اٹھیں تو انکو میڈیسن دے دیجیے گا۔۔۔ فیصل ڈاکٹر کی ایک ایک بات ذہن نشین کرتا ہاں میں سر ہلا رہا تھا کوئی ابھی اس جوان مرد کی یہ حالت دیکھتا تو پہلا لفظ دیوانہ نکلتا اسکے منہ سے۔۔۔ وہ دیوانہ ہی تو ہو گیا تھا اپنی بیوی کی محبت میں۔۔۔ ڈاکٹر اسے تجاویز دیتی باہر چلی گئی تھی۔۔۔

آج تو ضروری میٹنگ ہے بھائی اب کیا کریں؟ حمزہ کمرے سے باہر آتا بولا تھا۔۔۔ اریان نے بند ہوتے دروازے سے طوبیٰ پر نظر ڈالی تھی۔۔۔ طوبیٰ اب ٹھیک ہے بیٹا آپ جائیں میٹنگ اٹینڈ کر کے آئیں ۔۔۔ سمیرا بیگم کی بات پر حمزہ اور اریان انہیں اللہ حافظ کہتے باہر نکلے تھے۔۔۔

زارا تو گلیو کے جیسے چپک گئی تھی طوبیٰ کے ساتھ ایک سیکنڈ کے لئے اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

اٹھ بھی جاؤ گڑیا ورنہ تمہارا شوہر تو پاگل ہو جائے گا چکر کاٹ کاٹ کے۔۔۔ اور میں بھی اپنی گڑیا کو بہت مس کر رہی ہوں۔۔۔ زارا اسکے گال چومتی افسردگی سے بولی تھی۔۔۔ وہ ابھی باتیں کرنے میں مصروف تھی جب طوبیٰ ہلکا سا کسمسائی تھی۔۔۔ زارا تو خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

ماما۔۔۔ ماما جلدی سے اوپر آئیں بابا فیصل آپ بھی آئیں طوبیٰ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔ زارا وہی سے اونچی آواز میں بولتی واپس سے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

جہاں طوبیٰ بھرپور انگڑائی لیتے اٹھ کے بیٹھی تھی۔۔۔

کیسی ہے میری بیٹی عون صاحب اسکے قریب آئے تھے۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بابا۔۔۔ مجھے کیا ہوا ہے۔۔. بھولی سی صورت بنائے وہ کندھے آچکا گئی تھی۔۔

آپ کے سر میں درد تھا؟ سمیرا بیگم نے اسکے پاس بیٹھتے پیار سے پوچھا تھا۔۔۔

ماما مجھے دو دن سے ومیٹنگ ہو رہی تھی اسکی معصوم شکل پر وہ صدقے واری ہوئی تھی تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں بیٹا۔۔

مجھے لگا آپ پریشان ہوں گئی میری وجہ سے اس لئے نہیں بتایا۔۔۔اسکی کم عقلی پر زارا کا ماتھا پیٹنے کو دل چاہا تھا۔۔۔

گڑیا کس نے کہا ہم آپ کی وجہ سے پریشان ہوں گئیں آپ کو پتہ ہے ماما بھائی حمزہ بابا اور فیصل کتنے پریشان ہو گئے تھے صبح جب تم بے ہوش ہو گئی تھی یہ سب تمہاری اس چھوٹے سے دماغ کی وجہ سے ہوا۔۔۔طوبیٰ نے بے چینی سے کمرے میں نظریں دوڑائیں تھی مگر وہ وہاں نہیں تھا۔۔۔

یہ لاسٹ ٹائم تھا اگر اب آپ نے مجھ سے کوئی بات چھپائی تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گئی سمیرا بیگم فل ناراضگی دیکھاتے بولی تھی۔۔۔

اب نہیں ہو گا ایسا ماما آپ ناراض نہیں ہونا پلیز۔۔۔طوبیٰ کی بات پر وہ سب مسکرائے تھے

اچھا ایک گڈ نیوز ہے تمہارے لیے۔۔۔زارا نے شریر لہجے میں کہا تھا

وہ کیا آپی ؟ اسنے زارا کی طرف اشتیاق سے دیکھا تھا۔۔

تم ماما بننے والی ہو۔۔۔زارا کے کیے گئے دھماکے پر طوبیٰ نے باری باری سب کی طرف دیکھا تھا

مم...میں مما بننے والی ہوں۔۔۔ لفظوں کو توڑتے ہوئے اسکا چہرا سرخ پڑ گیا تھا۔۔

مم...میں کیسے ؟ وہ معصومیت سے بولتی اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپا گئی تھی ۔۔۔ زارا اسکی حرکت پر قہقہ لگائے ہنسی تھی۔۔۔

ماما۔۔۔ طوبیٰ نے شکایتی نظروں سے سمیرا بیگم کی طرف دیکھا تھا۔۔

زارا۔۔۔ سمیرا بیگم کی آواز پر اسکی ہنسی تھمی تھی مگر شرارتی نظریں ابھی بھی اسکے چہرے پر جمی تھی ۔۔۔

آپ ریسٹ کرو میں آپ کے لئے کھانا بھجواتی ہوں اور خبر دار جو آپ نے ذرا سی بھی کوئی کوتاہی برتی یا کھانے سے منع کیا۔۔۔ سمیرا بیگم اسے ڈانٹتی عون صاحب کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

آ گئے آپ دونوں۔۔۔ کیسا رہا آج کا دن...؟

اچھا رہا ماما حمزہ کے جواب پر وہ سر ہلا گئی تھی جبکہ اریان کسی اور ہی دنیا میں تھا۔۔

آپ کہاں کھو گئے بیٹا۔۔۔

یہی ہوں۔۔۔ وہ بہت دھیرے سے بولا تھا۔۔

طوبیٰ کیسی ہے؟

اللہ کا شکر ہے اب بلکل ٹھیک ہے سمیرا بیگم کے جواب پر ان دونوں کے چہروں پر رونق آئی تھی۔۔۔

آپ دونوں طوبیٰ سے مل آئیں میں کھانا لگواتی ہوں۔۔۔

طوبیٰ سے ملنے کے بعد سب کھانا کھاتے کمروں میں چلے گئے تھے رات کے ایک بج گئے تھے وہ ابھی بھی اسکے انتظار میں نظریں دروازے پر جمائے بیٹھی تھی۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تھی کمرے میں ملگجہ سا اندھیرا پھیلا تھا۔۔۔ اسنے اپنے اوپر کسی کو جھکے پایا تھا۔۔۔ اسکی سانسوں کی گرم تپش سے اسے اپنا چہرااور گردن جھلستی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ طوبیٰ نے ہاتھ بڑھائے اسے چھونا چاہا تھا مگر بے سود ہاتھ بیچ راستے میں ہی روک دیئے گئے تھے۔۔۔ اپنی کلائی پر بڑھتی سختی محسوس کرتے اسے مقابل کے بگڑے موڈ کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔

آپ ناراض ہیں مجھ سے؟ معصومیت سے پوچھا تھا

خاموشی ابھی بھی برقرار تھی وہ تو شاید آنکھوں کی پیاس بجھانے کی سعی میں تھا۔۔۔

آپ چپ کیوں ہیں ؟ وہ پھر بولی تھی

کیونکہ میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

تو مطلب آپ سچی والے ناراض ہیں۔۔۔

تمہیں کیا فرق پڑتا ہے تم نے تو اپنی مرضی کرنی ہے باتیں چھپانی ہیں مجھ سے جھوٹ بولنا ہے شکایتوں کی ایک لسٹ تیار تھی۔۔۔

فیصل!...

خاموش ہو جاؤ طوبیٰ۔۔۔ تم نے جھوٹ بولا مجھ سے اور تم جانتی ہو مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے ۔۔۔

میں نے جھوٹ نہیں بولا فیصل۔۔۔ اسے اپنی جان مشکل میں نظر آئی تھی۔۔۔

مجھے لگا تھا آپ پریشان ہوں گئیں اور میں خود ہی ٹھیک ہو جاؤں گئ بس یہی سوچتے میں نے نہیں بتایا ۔۔۔وہ بہت معصومیت سے اپنا جرم قبول کر رہی تھی۔۔۔

اور تمہیں کس نے اجازت دی کہ تم اپنے اس چھوٹے سے خالی دماغ پر زور دو اور خود سے ہی اپنے مسئلے حل کرو۔۔۔وہ ہنوز اس پر جھکے بولا تھا

اتنی بے عزتی پر طوبیٰ کا منہ بنا تھا۔۔۔

اگر تمہیں کچھ ہو۔۔۔وہ گہرے کرب سے کہتا اپنی بات اُدھوری چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اسکا غمگین لہجہ اور دھمی آواز طوبیٰ کو اس پر ترس آیا تھا۔۔۔

اسنے اپنی باہیں فیصل کے گرد پھیلائی تھی۔۔۔

فیصل مزید جھکتے ہوئے اپنا آپ اس پر حاوی کرتے چہرا اسکی گردن میں چھپا گیا تھا۔۔۔

سانسیں تھمی تھی۔۔۔

باخدا میری جان فیصل شاہ تمہارے بغیر بس ایک مٹی کا پتلا ہے ہر احساس سے عاری۔۔۔

اگر تم دور ہوئی تو میں مر۔۔۔

فیصل میں ٹھیک ہوں پلیز ایسی باتیں نہیں کریں میں سوری بول رہی ہوں نا اب کبھی بھی جھوٹ نہیں بولوں گئی آپ پلیز روئیں نہیں۔۔۔ اسکے آنسو طوبیٰ کی گردن بھیگو رہے تھے۔۔۔

طوبیٰ فیصل شاہ بھی اپنے شوہر کے بغیر کچھ نہیں ہے۔۔۔ آپ کی ناراضگی میں برداشت نہیں کر سکتی آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ ہلکے ہاتھوں سے اسکے بال سہلاتی وہ دھیرے سے بولی تھی۔۔۔

وہ ہنوز چپ سادھے اسکی قربت میں سکون سے لیٹا تھا۔۔۔

بہت شکریہ میری جان... فیصل نے کافی دیر بعد اسکے کان میں سرگوشی کی تھی

کس بات کا شکریہ۔۔۔ وہ شاید نہیں یقیناً بھول گئی تھی

مجھے پاپا بنانے کے لئے۔۔۔

طوبیٰ کا چلتا سانس رکا تھا وہ جو اسوقت سے اسی کشمکش تھی کہ فیصل کو کیسے بتائے وہ پہلے سے ہی باخبر تھا
طوبیٰ کا چہرا خفت سے سرخ پڑا تھا۔۔۔

کچھ بولو گئی نہیں۔۔۔ فیصل کی آواز پر اسنے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

اسکا شرمایا سا روپ فیصل پر غضب ڈھا رہا تھا اسکی دونوں بند آنکھوں کو باری باری چومتے اسے خود میں سمویا تھا

آئی لو یو میری جان اینڈ تھینکس فار دس بیوٹیفل گفٹ۔۔۔ہاتھ اسکے پیٹ پر رینگ رہا تھا۔۔۔

طوبیٰ گہرے سانس لیتی اسکی پناہوں میں سمٹی تھی

مم...مجھے تنگ نہیں کریں سونے دیں... اسکا ہاتھ اپنے پیٹ پر سے ہٹاتی وہ نروٹھے پن سے بولی تھی

اور جو سارا دن مجھے تکلیف میں رکھا اسکا کیا؟فیصل دور ہوا تھا۔۔۔

طوبیٰ اسکو دور جاتے دیکھ جلدی سے بازو تھام گئی تھی میں نے سوری بھی تو بولا نا اسکے چہرے کو اپنے نرم ہاتھوں سے تھامتی فیصل کے ماتھے پر اپنے نرم گلابی لب رکھے تھے گویا اسکی تکلیف کا مداوا تھا فیصل شاہ کو اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

سو جاؤ میری جان تمہاری یہ ادائیں مجھے بہکا رہی ہیں میرا تو کچھ نہیں جائے گا تمہاری جان مصیبت میں پڑ جائے گی۔۔۔فیصل نے گہرا سانس کھینچتے خود پر کنٹرول کیے طوبیٰ پر کمفرٹر اوڑھا تھا۔۔۔

طوبیٰ اسکی بات کا مفہوم سمجھتے سر فیصل کے سینے پر رکھ گئی تھی۔۔۔

وہ بھی مزید کچھ بولے بغیر اسکے وجود کو خود میں بھینچے سکون میں آیا تھا

اپنے کہے کے مطابق آج وہ دو دن بعد درانی صاحب کے گھر میں موجود تھا۔۔۔

سمیرا بیگم اسکی جلد بازی پر حیران تھی۔۔۔

اریان کیا حیام راضی ہے رخصتی کے لئے؟

وہ جو چائے پینے میں مصروف تھا خاموشی سے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ گیا تھا۔۔۔

جی ماما.. راضی ہے وہ۔۔۔وہ اتنی دھیمی آواز میں بولا تھا سمیرا بیگم تو کیا اسے خود کو اپنے کہے الفاظ سنائی نہیں دیئے تھے۔۔۔

وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا مگر بول گیا تھا

ادھر میری طرف دیکھ کے بولیں۔۔۔

وہ جو ترچھا ہو کے بیٹھا تھا سمیرا بیگم کی آواز پر خود کو کمپوز کرتے مڑا تھا۔۔۔

ایک وہی تو تھیں جو اسکے لفظوں سے ہی سچ جھوٹ کا پتہ کر لیتی تھی

ارے ماما کیا ہو گیا۔۔۔میری دو دن پہلے بات ہوئی تھی آپ کی بہو سے اسکے کہنے پر ہی ہم یہاں آئیں ۔۔۔

اریان نے مزید جھوٹ بولا تھا۔۔۔

سمیرا بیگم اسکے جھوٹ کو سچ مانتی سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

اریان فوراً وہاں سے اٹھا تھا۔۔۔

کہاں جارہے ہیں آپ؟

وہ اگر کچھ دیر اور وہاں بیٹھتا تو یقیناً جھوٹ بولنے کا ریکارڈ قائم کر جاتا اسلئے وہاں سے اٹھنے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔۔

مجھے ایک امپورٹنٹ کال کرنی ہے ماما۔۔۔ ابھی آتا ہوں انکی کوئی بھی بات سنے بغیر وہ فمباہر کی جانب لپکا تھا۔۔۔

اسے معلوم تھا اگر حیام نے انکے سامنے رخصتی سے منع کر دیا تو زمین آسمان ایک ہو جائے گا مگر وہ کبھی ہاں نہیں کریں گئیں کیونکہ وہ زبردستی کی قائل نہیں تھی۔۔۔

مگر وہ اریان ملک تھا انکے بلکل الٹ...وہ زبردستی بھی کر گزرتا مگر اس حالت میں جب اسکی بات رد کر دی جاتی تھی۔۔۔

بابا...میں نہیں چاہتی یہ رخصتی بس۔۔۔

وہ جو آدھے گھنٹے سے اسے سمجھا رہے تھے اسکی سوئی ابھی بھی وہی اٹکی تھی۔۔۔

حیام میں نے آپ کی ہر ضد پوری کی ہے بیٹا مگر آج آپکی یہ ضد بے معنی ہے۔۔۔

آپ نے کہا...! آپ صرف نکاح چاہتی ہیں میں نے مان لیا

انکی آواز سخت ہوئی تھی

اور جب آج وہ رخصتی چاہتے ہیں تو پھر سے آپ کو اعتراض ہے۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا ایسا کیوں ہے؟

زندگی میں پہلی بار اسکے بابا جان نے اس سے اتنے سخت لہجے میں بات کی تھی ضبط کے باوجود اسکے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

نکاح والے دن میں نے آپ کی بات کا مان رکھا تھا۔۔۔

امید ہے آج آپ میری بات کا مان رکھیں گئیں۔۔۔

حیام نے بھیگی پلکیں اٹھائے انکی طرف دیکھا تھا۔۔۔انہیں منانے کی آخری کوشش تھی۔۔۔

میں نیچے آپ کا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔مجھے یقین ہے میری بیٹی مجھے مایوس نہیں کرے گئی۔۔۔

حیام سر جھکا گئی تھی۔۔۔ مگر دل میں اریان ملک کے لئے نفرت مزید بڑھی تھی

کیا میں حیام سے بات کر سکتا ہوں؟

وہ جو لاؤنج میں جا رہے تھے اریان کی آواز پر رکے تھے

اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو کوئی بات نہیں میں فورس نہیں کروں گا۔۔۔ اریان انکے چہرے پر پھیلی سنجیدگی دیکھ بولا تھا

نہیں بیٹا مجھے کیا اعتراض ہو گا۔۔۔ اب وہ آپ کی بیوی ہے درانی صاحب نے اسکا کندھا تھپتھپایا تھا
۔۔۔

حیام کا موڈ کچھ ٹھیک نہیں ہے بس اس لئے تھوڑا پریشان ہو گیا اور کوئی بات نہیں ہے

آپ فکر نہیں کریں میں اسے سنبھالوں گا۔۔۔ اریان انہیں تسلی دیتا حیام کے کمرے کی جانب گیا تھا

کمرے کے دروازے پر رک کے اس نے نوک کیا تھا۔۔۔

وہ جو رونے کا مشغلہ فرما رہی تھی۔۔۔ اسنے آواز کی جانب دیکھا تھا جہاں اریان ملک اپنی تمام تر وجاہت اور سحر انگیز شخصیت کے ساتھ مزے سے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔

میڈم ہم یہاں رخصتی کی ڈیٹ فکس کرنے آئے ہیں تمہاری رخصتی کروانے نہیں جو تم یہاں بیٹھی رونے میں مصروف ہو۔۔۔

وہ جو پہلے ہی آگ بگولہ ہوئی بیٹھی تھی اریان کے تبصرے پر مزید تیوری چڑھی تھی۔۔۔

ایک پل بھی ضائع کیے بنا پاس پڑا اگلدان اٹھائے اسنے اریان کی طرف پھینکا تھا

پہلی بیوی ہو گئی تم جو اپنے شوہر کا استقبال اسکا سر پھاڑ کے کر رہی ہو۔۔۔ وقت رہتے گلدان کو کیچ کرتے وہ افسوس اور حیرت کے ملے جلے تاثرات میں بولا تھا۔۔

وہ چلتے اسکے قریب آیا تھا۔۔۔

افسوس کہ تم پھر بھی صحیح سلامت ہو حیام سرد مہری سے بولتی فاصلہ بنا گئی تھی

تو ایک بار اور ٹرائی کر لو اس بار افسوس کرنے کا موقع نہیں دوں گا۔۔۔ اسکے لہجے میں جسم کو چٹخا دینے والی ٹھنڈ تھی

حیام نے اپنے لفظوں پر غور کیا تھا مگر کوئی بھی تاثر دیئے بغیر سائیڈ سے نکلی تھی

میں تمہارا افسوس ختم کرنے کو تیار ہوں مگر کیا ہے نا میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی بیوہ ہو جائے۔۔۔ اسکی کلائی تھامے وہ عام سے لہجے میں بولا تھا جیسے مرنا اسکے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔

اپنی درد بھری نیلی آنکھیں اریان نے اس ظالم حسینہ کی گہری بھوری آنکھوں میں گاڑھی تھی۔۔۔

پل بھر کے لئے حیام کے چہرے پر خوف کے سائے لہرائے تھے۔۔۔

خیر... میں یہاں تم سے ضروری بات کرنے آیا تھا۔۔۔

اسکے خوف بھری آنکھوں کو دیکھتے اریان نرمی سے بولا تھا

وہ رخ موڑے لاتعلق بنی کھڑی رہی۔۔۔ اسنے دیکھنے تک کی زحمت نہیں کی تھی

اریان کو خود کا نظر انداز ہونا طیش دلا گیا تھا۔۔۔

جب میں تم سے بات کر رہا ہوں تو تمہارا سارا دھیان صرف میری طرف ہونا چاہئے۔۔۔

اسکے جبڑے کو مضبوطی سے پکڑے اریان نے اسکا چہرا اپنے سامنے کیا تھا

تمہارے الفاظ مجھے تکلیف دیتے ہیں میں نہیں دیکھنا چاہتی تمہاری طرف۔۔۔اسکی آنکھوں میں دیکھتی اپنا چہرا آزاد کراتے بولی تھی

حیام کے جواب پر اسکے ہونٹوں پر طنز ابھرا تھا

تو پھر اسے تم میرا ظرف کہو گئی یا اعلیٰ ظرف...؟

کیونکہ تمہارا بولا ہر لفظ یہاں چابک کی طرح لگتا ہے۔۔۔اریان نے انگلی دل کے مقام پر رکھی تھی ۔۔۔

جس کی تکلیف میرے بولے گئے لفظوں کے سامنے چٹکی بھر بھی نہیں ہے۔۔۔

میں تو شکایت نہیں کرتا۔۔۔اریان نے اسے اپنے شکنجے میں لیا تھا۔۔۔

تکلیف... اسکی آنکھوں میں تمسخر ابھرا تھا۔۔۔

تو اریان ملک کو بھی تکلیف ہوتی ہے مجھے تو لگا تھا احساسِ سے عاری انسانوں کو تکلیف نہیں ہوتی اور نا ہی دوسروں کی تکلیف محسوس ہوتی ہے

اسکی آنکھوں میں آج بھی وہ رات بسر تھی جب اسے اسکی محبت سمیت بے دردی سے ٹھکرا دیا گیا تھا ۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی اسکے الفاظ اریان ملک کو اذیت دیتے ہیں پھر بھی وہ سفاکی کی حد کرتے بولی تھی

اور ہاں... مجھ سے بات کیا کرو تو پانچ فٹ کی دوری پر رہ کر۔۔۔ اسے کڑے تیوروں میں تنبیہہ کرتی حیام نے چہرا پھیرا تھا

اور اگر میں ایسا نا کروں تو؟ اریان دلچسپ لہجے میں کہتا مزید قریب ہوا تھا

بلکل میں کیسے بھول گئی؟ حیام بھولنے کی ایکٹنگ کرتی بولی تھی۔۔۔

تم نے صرف اپنی مرضی چلانا ہی تو سیکھا تھا

اسکے لہجے میں سوائے نفرت کے اور کچھ نہیں تھا اریان نے اپنا سر اسکے ماتھے سے ٹکاتے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

وہ چاہے کچھ بھی کر لیتا لاکھ پیار سے سمجھا لیتا منتیں کر لیتا معافیاں مانگ لیتا مگر اس لڑکی کی نفرت تھی جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

مرضی نہیں کر رہا... مجبوری ہے میری

تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ تم سے دور۔۔۔

محبت نہیں۔۔۔ بدلہ کہو اریان ملک

وہ تنفر سے کہتی خود کو اس کے گھیرے سے آزاد کرا گئی تھی

ہم جو بھی سمجھو۔۔وہ تھکے ہوئے لہجے میں کہتا صوفے پر جا بیٹھا تھا۔۔۔

حیام اپنے آنسو چھپانے کے لئے چہرا موڑ گئی تھی۔۔۔اگر وہ اذیت دیتی تھی تو خود بھی ویسی ہی اذیت سے گزرتی تھی

ماما باہر ہماری رخصتی کی ڈیٹ فکس کرنے آئی ہیں اور جب وہ تم سے پوچھے تو تم نے رضامندی ظاہر کرنی ہے۔۔۔

وہ صاف تحکمانہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

حکم دے رہے ہو...؟

ہاں... انتہائی اطمینان سے جواب دیا تھا

اور تمہیں یہ خوش فہمی کب سے ہوگئی کہ حیام درانی تمہارا حکم مانے گئی۔۔۔ وہ لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھے اسکے سامنے آئی تھی۔۔۔

نہیں ایک منٹ۔۔۔ حیام کچھ سوچتے ہی چیخ پڑی تھی

اسنے بولنے کے لئے لب واہی کیے تھے

مگر اچانک اسکی چیخ پر دل پر ہاتھ رکھے حیام کو گھورنے لگا تھا

اسکے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی

اریان نے ماتھا مسئلا تھا

اوکے مان لیا تم بہت سمجھدار ہو۔۔۔ حیام کے کچھ بھی بولنے سے پہلے اریان نے اونچی آواز میں کہا تھا

اسکی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی سمجھ گئی تھی کہ اگر سمیرا بیگم کے سامنے رخصتی سے منع کر دیتی تو اریان ملک بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

مگر تم پھر بھی ہاں میں جواب دوں گئی۔۔۔

رعب اور دبدبہ ہنوز قائم تھا

میں ایسا کچھ نہیں کروں گئی۔۔۔ وہ ٹھوس لہجے میں بولتی وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔

وہ ابھی دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ اریان نے کلائی سے پکڑے اسے وہی دروازے پر ہی روکا تھا

حیام کی آنکھوں میں خوف اور غصہ بیک وقت اترے تھے

میرا کہا ماننے سے پہلے میری بات کان کھول کے سن لو۔۔۔اس نے اپنا چہرا مزید قریب کیا تھا

میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں مگر حق پرست غضب کا ہوں

تم پیار سے مان جاؤ تو ٹھیک ورنہ مجھے زبردستی منوانا بھی آتا ہے۔۔۔ آفٹر آل میری بیوی ہو

اسکی گرم سانسوں سے حیام کو اپنا چہرا اجھلستا محسوس ہوا تھا وہ ہنوز چہرا اجھکائے کھڑی تھی۔۔۔

میری ضد کے سامنے کسی کی بھی بات نہیں ٹک سکتی۔۔۔ میری ماما کی بھی نہیں اس لیے انکا سہارا لینے سے بہتر ہے سوچ سمجھ کے فیصلہ کرو۔۔۔

حیام نے آنکھوں میں ڈھیروں خفگی لیے اس نیلی آنکھوں والے کو دیکھا تھا۔۔۔

اسکی بات غلط نہیں تھی وہ اریان ملک تھا۔۔ جسنے اپنی ہر ضد ڈنکے کی چوٹ پر پوری کی تھی۔۔۔ اور پھر یہاں بات تو اسکی محبت کی تھی یہاں کیسے وہ پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔ یا اپنے حق سے دستبردار ہو جاتا۔۔۔

مجھے یقین ہے تم اپنی لاسٹ ٹائم کی سزا نظر میں رکھے فیصلہ کروگئ۔۔۔

اسکی بے باکی یاد کرتے پل میں اس کا چہرا اجھکا تھا۔۔۔ حلق خشک ہوا تھا

کیونکہ اب کی سزا اس سے کئی گنا بُری ثابت ہوگئی تمہارے لیے۔۔۔

اسکی قربت اور دوسرا اسکی معنی خیز باتیں حیام کی سانسوں میں انتشار برپا ہوا تھا۔۔

اریان اسے اچھا خاصا ڈراتا باہر کی طرف بڑھ گیا تھا

مگر حیام کا دل چاہا تھا اپنی بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کے رو دے۔۔۔

ایک بار اور جیت گئے تم اریان ملک۔۔۔ مگر حیام ظہیر درانی تمہیں پھر بھی معاف نہیں کرے گئ

تمہارا جینا حرام نا کر دیا تو میرا نام بھی حیام درانی نہیں

مضبوط لہجے میں بولتی وہ اسکے پیچھے کمرے سے نکلی تھی

وہ جیسے گیا تھا ویسے ہی واپس آ کے سمیرا بیگم کے ساتھ بیٹھ گیا تھا

کچھ لمحوں بعد حیام بھی لاؤنج میں داخل ہوئی تھی

انہیں سلام کرتی وہ اپنے بابا کے ساتھ بیٹھتی۔۔۔ سمیرا بیگم کی آواز پر انکے پاس جا بیٹھی تھی۔۔۔

سمیرا بیگم کی ایک سائیڈ اریان ملک بیٹھا تھا اور دوسری طرف وہ تھی۔۔۔

آپ کے پیپرز کیسے ہوئے...؟

اچھے... ہوئے۔۔۔ حیام کنفیوز ہوئی تھی

میں سیدھی سیدھی بات کروں گئی بیٹا آپ بھی مجھے ویسے ہی عزیز ہو جیسے زارا اور طوبیٰ ہیں۔۔۔

ہم یہاں رخصتی کی ڈیٹ فکس کرنے آئے ہیں۔۔۔اگر آپ کی رضامندی ہو گئی تو بات آگے بڑھائی جائے گئی ورنہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔اپنی بات ختم کرتے وہ مسکرائی تھی۔۔۔

ان کی بات ہر حیام کی بے ساختہ نظریں اریان کی طرف اٹھے تھی۔۔۔

وہ انتہائی مصروف انداز میں چائے پینے میں مگن تھا جیسے اس سے زیادہ کوئی امپورٹنٹ کام اس دنیا میں اسوقت نہیں تھا۔۔

حیام کے دماغ میں بس اس کی دھمکیاں گردش کر رہی تھی۔۔۔وہ ہاں نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسنے ایک آخری بار اریان کی طرف التجائیں نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

اریان جانتا تھا وہ اسے دیکھ رہی ہے مگر ہنوز نظریں جھکائے وہ حیام کو نظر انداز کیے جا رہا تھا

اسے دکھ ہوا تھا مگر پھر اپنی قسمت سمجھ کر سر جھکا گئی تھی

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے وہ زبردستی کی مسکراہٹ سجائے بولی تھی

اریان نے سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں نظر اٹھائے اسے دیکھا تھا

مگر حیام کو خود کو گھورتے دیکھ پھر سے چہرا موڑ گیا تھا مگر لبوں پر پھیلی فاتحانہ مسکراہٹ نے حیام کو اندر تک جلا کر بھسم کر دیا تھا

اگر حیام سے پوچھا جاتا کسی ایک زہریلے زہر کا نام بتائیں تو وہ بغیر وقت لیے اریان ملک کا نام لیتی وہ شخص اس وقت اس قدر اسے زہر لگ رہا تھا۔۔۔

اور وہ مزید کچھ بھی بولے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

درانی صاحب نے شکر کا سانس لیا تھا انکی بیٹی نے انکا مان رکھا تھا۔۔۔ تو ہم کوئی ڈیٹ فکس کر لیتے ہیں ۔۔۔

اریان بیٹا آپ بتائیں کون سی ڈیٹ رکھنی ہے سمیرا بیگم نے اسکی طرف دیکھا تھا جس کی نظر ابھی تک سیڑھیوں کی جانب تھی جہاں سے حیام گئی تھی

آج کی رکھ دیں وہ نہیں جانتا وہ بے دھیانی میں کیا بول گیا ہے۔۔۔

اسنے نظر اٹھا کے سمیرا بیگم اور درانی صاحب کی طرف دیکھا تھا جو آنکھوں میں بے یقینی لیے اسے ہی دیکھ رہے تھے

نو... نہیں... آئی مین ماما... مم.. میرا مطب تھا

وہ زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے کنفیوز ہوا تھا

افففف ماما مجھے نہیں پتہ جو مرضی ڈیٹ رکھ لیں وہ جھنجھلا کے کہتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا

اسکا دل کر رہا تھا ہر چیز کو آگ لگا دے۔۔۔ تہس نہس کر دے سب کچھ۔۔۔

آخر تم نے ایک بار پھر زبردستی اپنی بات منوا ہی لی۔۔۔

سوچتے ہوئے حیام اپنا چہرا ہاتھوں میں گرا گئی تھی

وہ جو اسکی تلاش میں کمرے میں آیا تھا۔۔۔ حیام کو اداس بیٹھے دیکھ اسکے قریب آیا تھا۔۔۔

تم رو رہی ہو...؟ افسردگی سے پوچھا گیا تھا

نہیں ڈانس کر رہی ہوں۔۔۔

وہ پہلے ہی بھری بیٹھی تھی غصے سے بولتی اسکی جانب پیٹھ کر گئی تھی۔۔۔

اب اتنی بھی کیا خوشی جانم۔۔۔ ابھی تو صرف ڈیٹ فکس ہوئی ہے رخصتی۔۔۔ وہ مزید کچھ بولتا اڑتا ہوا کشن اسکے منہ کی زینت بنا تھا۔۔۔

اریان نے اس خونخوار شیرنی کو دیکھا تھا جو ایک اور کشن اٹھائے اسے ہی گھور رہی تھی

آج خیر تو ہے کبھی گلدان پھینک کے مارتی ہو۔۔۔ کبھی کشن مارتی ہو اریان مصنوعی غصہ دیکھاتے برہم ہوا تھا

ہاں کیونکہ تمہارا قتل کر نہیں سکتی ورنہ ایک ہی بار میں ٹپکا دیتی۔۔۔ وہ تیز لہجے میں بولتی بال سمیٹتی صوفے پر جا بیٹھی تھی۔۔۔

اتنی سی بات۔۔۔ اریان ملک نے تمہیں اپنا قتل معاف کیا۔۔۔ یہ خواہش بھی پوری کر لو اپنی۔۔۔ اریان نے قریب آتے اپنی گن اسکے ہاتھ میں تھمائی تھی۔۔۔

گن دیکھتے حیام کے پسینے چھوٹے تھے۔۔۔

مگر کیا ہے نا مجھے اپنی بیوی کے ساتھ ایک حسین زندگی گزارنی ہے اس لئے تم ابھی اپنا پلان کینسل کر لو۔۔۔

اریان نے گن والا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔

حیام جو گن کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھی۔۔۔ اریان کی بات پر حیرت سے منہ کھولے بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ پل میں بدلا تھا وہ شخص۔۔۔

یو چیٹر۔۔۔ چلے جاؤ یہاں سے ورنہ میں واقعی میں تمہارا قتل کر دوں گئی۔۔۔ اسکو خود سے دور دھکیلتی غصے سے تن فن کرتی حیام کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

اریان ملک کے قہقہے نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔۔۔

ایک ہفتے بعد کی ڈیٹ فائنل ہوئی ہے۔۔۔

یہ تو بہت جلدی ہے بیگم۔۔۔ عون صاحب نے حیرت سے کہا تھا۔۔۔

شکر کریں۔۔۔ ایک ہفتے بعد کی رکھی ہے آپ کے صاحبزادے تو آج کی ڈیٹ بھی رکھنے کو تیار تھے ۔۔۔ سمیرا بیگم کے تبصرے پر وہاں موجود تمام افراد نے شرارتی نظروں سے اریان کی طرف دیکھا تھا جو باتیں تو سب سن رہا تھا مگر دکھاوا موبائل استعمال کرنے کا کر رہا تھا۔۔۔

ماما میں نے بے دھیانی میں بول دیا تھا۔۔۔ بے چارگی سے کہا تھا

بے دھیانی میں ہی سچ بولے جاتے ہیں بھائی۔۔۔ سب حیران تھے

کیونکہ آج فیصل کی جگہ حمزہ بولا تھا۔۔۔

تو اب تم بھی میری ٹانگ کھینچو گئے۔۔۔ اریان نے آئی بروا چکائی تھی

ارے نہیں بھائی۔۔۔میں تو بس آپ کے علم میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔وہاں موجود سب ہی دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔۔۔

اب تم اپنے استاد کے علم میں اضافہ کرو گئے۔۔۔جب سے خاموش بیٹھے فیصل نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا ۔۔۔

اریان اسکی بات پر ذرا سا مسکرایا تھا۔۔۔

ہاں محبت کے معاملے میں بھائی کا علم تھوڑا کم ہے۔۔۔تو سوچا حمزہ نے کندھے اچکائے تھے۔۔۔

یہ تمہاری سوچ ہے۔۔۔فیصل نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

حمزہ کے مسکرانے پر اریان نے ان دونوں کو کن اکھیوں سے گھورا تھا۔۔۔

کیوں مسکرایا جارہا ہے۔۔۔

مسکرانا ثواب ہے بھائی اور ہم ثواب کمارہے ہیں۔۔۔

فیصل کی بات پر عون صاحب بھی مسکرائے تھے۔۔۔

حمزہ بیٹا جائیں۔۔۔زارااور طوبیٰ کو بلا کے لائیں کھانے کے لئے۔۔۔

سمیرابیگم کی بات پر وہ اٹھا تھا۔۔۔

فیصل اب مکمل اریان کے پنجے تلے تھا۔۔۔اور بتاؤ کتنا ثواب کمایا؟ سوال کرتے اریان نے اسے گردن سے دبوچا تھا۔۔۔

بھائی بچے کی جان لینی ہے کیا۔۔۔ آہ میری گردن۔۔۔

چھوٹی ماما بچائیں۔۔۔ فیصل نے صدا لگائی تھی۔۔۔ سمیرا بیگم اور عون صاحب اسکی بچگانہ حرکتوں پر مسکرائے تھے۔۔۔

اریان مزید کچھ بولتا ان نون نمبر سے اسکی سکرین پر نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔ موبائل اٹھاتے وہ لان کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

طبیعت کیسی ہے آپ کی؟

ٹھیک ہوں ماما۔۔۔ وہ بہت نڈھال سی آواز میں بولی تھی۔۔۔

ومٹینگ کرنے کی وجہ سے اسے نقاہت ہوئی تھی۔۔۔ فیصل نے اسکا اترا چہرا دیکھا تھا۔۔۔ آنکھوں کے گرد حلقے پڑ رہے تھے۔۔۔ پچھلے کچھ دنوں سے طوبیٰ کافی چڑچڑی ہو گئی تھی یہ بات اسنے چھوٹی ماما سے بھی کی تھی جس پر انکا جواب تھا اکثر لڑکیاں پریگنینسی کے دوران چڑچڑی ہو جاتی ہیں۔۔۔

وہ پہلے سے بھی زیادہ اسکا خیال رکھنے لگا تھا۔۔۔ زرا سی بھی کوئی بدپرہیزی یا لاپرواہی نہیں برتی تھی ۔۔۔

اریان کہاں ہیں؟

ماما وہ کال سننے باہر گئے ہیں۔۔۔

آپ طوبیٰ کو یہ جوس فنش کرائیں میں بلا کے لاتی ہوں

وہ لان کی طرف گئی تھی۔۔۔

مجھے نہیں پینا یہ۔۔۔ طوبیٰ نے منہ بنایا تھا۔۔۔

ماما ڈانٹیں گئی میری جان پی لو اسے ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گئی۔۔۔ فیصل نے اسے پیار سے سمجھایا تھا

مجھے نہیں پینا... میرا کچھ کھانے کو دل نہیں کر رہا۔۔۔ آپ اسے میرے سامنے سے ہٹا لیں۔۔۔ طوبیٰ نے گلاس دور کیا تھا۔۔۔

اچھا کیا کھانا ہے میری گڑیا کو بتاؤ میں وہی لے آتا ہوں۔۔۔

حمزہ نے اسکا بگڑا موڈ ٹھیک کرنا چاہا تھا۔۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ وہ بے دلی سے بولی تھی۔۔۔

انشاء اللہ۔۔۔ جی میں ٹائم سے پہنچ جاؤ گا۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔

اریان نے کال رکھتے اپنے پاس آتی سمیرا بیگم کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

بیٹا کھانا لگ گیا ہے اور آپ یہاں ہیں؟

جی ماما بس آرہا تھا۔۔۔

آپ نے کل کہیں جانا ہے۔۔۔وہ اسے کال پر بات کرتے سن چکی تھی۔۔۔

جی ماما ضروری میٹنگ ہے۔۔۔

کیوں کوئی کام تھا۔۔۔ سمیرا بیگم کو کسی سوچ میں ڈوبے دیکھ کہا تھا۔۔۔

ہاں کام تو تھا۔۔۔ پر ابھی کھانا کھالیں پھر بتاتی ہوں۔۔۔

اوکے ماما وہ باتیں کرتے لاونج میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

جہاں کا ماحول بگڑا ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا بچے آپ رو کیوں رہے ہو ؟

طوبیٰ کو روتے دیکھ اریان فوراً سے اسکے پاس پہنچا تھا۔۔۔

وہ جو سب کی ناک میں دم کیے بیٹھی تھی۔۔۔ اریان کی آواز پر تیزی سے اسکی جانب آتی سینے میں اپنا چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔

اسکے رونے میں شدت آئی تھی۔۔۔ سمیرا بیگم اور اریان سمیت وہاں سب ہی طوبیٰ کی حالت پر پریشان ہوئے تھے۔۔۔

بچے کیا ہوا ہے ؟ بھائی کو نہیں بتائیں گئیں۔۔۔ اریان نے اسے اپنے پاس صوفے پر بیٹھایا تھا۔۔۔

رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں اور چھوٹی سی ناک سرخ ہو گئی تھی۔۔۔

بھائی مما مجھے ڈانٹتی ہیں اور زارا آپی مجھے کہیں بھی نہیں جانے دیتی اور چوکلیٹس بھی کھانے نہیں دیتی اور یہ۔۔۔ اسنے سوں سوں کرتے فیصل کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

مجھے بُری بُری اور کڑوی دوائیاں کھلاتے ہیں۔۔۔

ایک ایک کر کے سب کی شکایتیں لگا کر اسنے واپس سے اپنا چہرا چھپا لیا تھا۔۔۔

کیوں مما کیوں ڈانٹتی ہیں آپ میری گڑیا کو؟ مصنوعی غصے سے کہا تھا

زارا تم چوکلیٹس کیوں نہیں کھانے دیتی۔۔۔

اور فیصل تم کیوں کھلاتے ہو کڑوی میڈیسن۔۔۔

بھائی طبیعت خراب ہے محترمہ کی میڈیسنز تو کھانی پڑے گئی۔۔۔

کہہ تو ٹھیک رہا ہے گڑیا آپ میڈیسن نہیں لو گئے تو ٹھیک کیسے ہو گئے اور ماما آپ کو ڈانٹتی نہیں ہیں آپ کی کیئر کرتی ہیں تا کہ آپ بیمار نا ہو جاؤ اور میں زارا سے کہوں گا وہ آپ کو چوکلیٹس کھانے دے گئی باہر بھی لے کے جائے گئی آپ رونا بند کرو۔۔۔ اسے رسانیت سے سمجھاتے اریان نے اسکے آنسو پونچھے تھے۔۔۔

میں دودھ نہیں پیوں گئی۔۔۔

اسکے منہ کے ڈیزائین پر سب ہی ہنسے تھے۔۔۔

اوکے نہیں پینا۔۔۔ جو آپ کا دل کرے وہ کھانا کوئی کچھ نہیں بولے گا سب کو سمجھا دیا ہے میں نے ۔۔۔ اریان کی بات پر وہ کھکھلائی تھی۔۔۔ اسکی کھکھلاہٹ پر جیسے حویلی کی رونق واپس آئی تھی۔۔۔ سب کے بجھے چہروں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

چلیں اب کھانا کھالیں۔۔۔ سمیرا بیگم کے اشارے پر اریان نے اسے پیار سے بہلاتے کھانا کھلایا تھا ۔۔۔

فیصل اسکو خوش دیکھ پر سکون ہوا تھا۔۔۔

یہ میرے لیے۔۔۔ طوبیٰ نے خوشی سے چہکتے زارا کے ہاتھ سے چوکلیٹس لی تھی۔۔۔

بلکل میری گڑیا کے لیے۔۔۔ اور میں تمہیں روز بہت ساری چوکلیٹس دوں گئی۔۔۔ اگر تم میری بات مانو گئی تو۔۔۔؟

زارا کی بات پر سب مسکرائے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے وہ کیا بولے گئی۔۔۔

میں وہ کڑوی دوائی نہیں کھاؤں گئی۔۔۔ چوکلیٹس کو اپنے پیچھے چھپاتے طوبیٰ نے اریان کی طرف ڈور لگائی تھی۔۔۔

چیٹر۔۔۔ زارا نے وہی سے ہانک لگائی تھی

اریان حمزہ اور فیصل کا اس معصوم سی چیٹنگ پر قہقہ ابھرا تھا۔۔

ان سب کو ہنستا مسکراتا دیکھ سمیرا بیگم نے نا جانے کتنی بلائیں لی تھی ان سب کی۔۔

حویلی میں شادی کی تیاریاں چل رہی تھی اور وہ اس وقت جیل میں موجود تھا۔۔ جہاں سرور کے دماغ کا آپریشن کیا جا رہا تھا۔۔

اریان کے پلان کے مطابق اسکے دماغ میں ایک مائیکرو چِپ فٹ کی جا رہی تھی۔۔ اگر سرور پاکستان سے باہر جانے کی کوشش کرتا۔۔ اول تو وہ نہیں جا سکتا تھا۔۔ اور اگر وہ ایسا کرتا تو پہلے ہی اریان کو خبر ہو جاتی۔۔ کرنل نے اریان کی طرف دیکھا تھا۔۔ وہ دونوں جیل سے باہر آئے تھے۔۔

تمہارے اس پلان نے میری آدھی ٹینشن دور کر دی ہے اریان وہ خوشدلی سے بولے تھے۔۔ پھر تین دن اور پھر سرور سمیت وہ اجمل خان بھی ہمارے قبضے میں یو گا۔۔ اسکی آواز میں غصہ اور بے قراری واضح تھی۔۔ اجمل خان کو پکڑنا اریان کے لئے مشن سے بڑھ کر ہو گیا تھا۔۔ جسے وہ کسی بھی قیمت پر اختتام تک پہنچانا چاہتا تھا۔۔ وہ دونوں ڈسکشن میں بزی تھے

جب چوتھی بار اریان کا موبائل بجا تھا۔۔۔

آگے کی اطلاع مجھے دیتے رہنا اریان ۔۔۔میں اب چلتا ہوں وہ اللہ حافظ کہتے وہاں سب جا چکے تھے ۔۔۔

اریان اجمل خان کو ہی سوچنے میں مصروف تھا۔۔۔

جب اسکا موبائل پانچویں بار بجا تھا۔۔۔

کوئی آفت آگئی ہے کیا۔۔۔اگر میں کال اٹینڈ نہیں کر رہا تو سمجھ جاؤ کہ بزی ہوں۔۔۔

وہ بغیر نمبر دیکھے بولتا چلا گیا تھا۔۔۔

بات تو ایسے کر رہے ہیں جیسے میں مری جا رہی ہوں بات کرنے کے لیے ہو وو۔۔۔

حیام کی بڑبڑاہٹ واضح اسکے کانوں میں پڑی تھی

اریان نے فوراً سے موبائل کان سے ہٹائے نمبر دیکھا تھا۔۔۔

I am really sorry...

مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم کال کر رہی ہو۔۔۔

اریان نے نرم لہجے میں فوراً سے معذرت کی تھی۔۔۔

اب تو معلوم ہو گیا نا۔۔۔ وہ ہنوز روکھے لہجے میں بولی تھی

بلکل ہو گیا معلوم۔۔۔ کیونکہ تمہارے سوا اور کسی میں اتنی جرات نہیں ہے کہ وہ اس لہجے میں بات کرے۔۔۔

تو آپ کہنا چاہتے ہیں میں بد تمیز ہوں۔۔۔

حیام سمیرا بیگم کے ٹوکنے پر تم سے آپ پر تو آگئی تھی

مگر اسکا لہجہ نہیں بدلا تھا۔۔۔

اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔وہ جز بز سا ہوا تھا

جیسا بھی کہا ہو میں سب مطلب سمجھتی ہوں۔۔۔وہ بہت تیکھے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اگر مطلب سمجھتی تو ابھی تم وہاں نا ہوتی میری جان۔۔۔

میں ایسے مطلب سمجھنے سے قاصر ہوں مسٹر۔۔۔

حیام ہچکچائی تھی۔۔۔

یہ شوہر تمہارا کب کام آئے گا مسز۔۔۔ رخصتی ہونے دو سارے مطلب تفصیل سے سمجھاوں گا۔۔۔

اریان کے معنی خیز جملے نے جیسے اسکے ہونٹ سِل دیئے تھے۔۔۔

حیام نے مزید کوئی پنگا نا لینے میں ہی آفیت جانی تھی۔۔۔

کافی سمجھدار ہو۔۔۔ اسکی خاموشی جانتے شرارت سے بولا تھا۔۔۔

خیر یہ بتاؤ کال کیوں کی تم نے۔۔۔ اریان نے مزید تنگ کرنے کا فیصلہ ترک کیا تھا۔۔۔

کیونکہ اریان ملک اتنا خوش نصیب نہیں ہوا ابھی کہ اسکی بیوی اپنے شوہر کی یاد میں اسے کام کرے گئی
۔۔۔

وہ گہرا سانس بھرتے اپنا سر سیٹ کی پشت سے ٹکا گیا تھا۔۔۔

بے شرم۔۔۔ اسکی بات کا جواب دینے سے پہلے حیام نے لقب سے نوازنا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

ماما نے کہا تھا کال کرنے کے لئے۔۔۔ وہ چاہتی ہیں لہنگا خریدنے ہم آپ کے ساتھ جائیں۔۔۔

حیام نے منہ کے ڈیزائین بناتے سر پیٹا تھا کیونکہ وہ کسی قیمت اریان کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

Interesting...

ماما کو کتنا خیال ہے نا میرا۔۔۔ وہ دھیرے سے کہتا مسکرایا تھا۔۔۔

جی۔۔۔ حیام نا سمجھی سے بولی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں ماما کو بول دیتی ہوں آپ بزی ہیں ہم ابھی نہیں جا سکتے۔۔۔حیام نے فوراً سے اسکی بات کاٹتے کیا تھا۔۔۔

اور میں نے ایسا کب کہا؟ وہ پرسکون سا بولا تھا۔۔۔

میں اپنی ماما کا فرمابردار بیٹا ہوں کوئی بات نہیں ٹالتا انکی۔۔۔ اریان اسکے ارادے باخوبی جان گیا تھا۔۔۔ مگر وہ بھی اریان ملک تھا

ایسے کیسے کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے دیتا۔۔۔

تم تیار رہو میں دس منٹ تک پہنچتا ہوں۔۔۔

کال کٹ چکی تھی۔۔۔ حیام نے موبائل کو بیڈ پر پٹخا تھا۔۔۔

حد ہوتی ہے حکم چلانے کی بھی۔۔۔ تیار رہو دس منٹ تک۔۔۔ حیام بغور اسکی نقل اتارتی پیر پٹختی واڈراب کی طرف گئی تھی۔۔۔

بڑا آیا فرمابردار۔۔۔ایک نمبر کالوفر انسان۔۔۔

افف اللہ جی یہی رہ گئے تھے کھڑوس سے میرے لیے۔۔۔وہ ہاتھ میں کپڑے پکڑے مسلسل شکوے کیئے جارہی تھی

ایک نمبر کاسڑیل۔۔۔بد تمیز اور اکڑو انسان ہے دنیا کا وہ اللہ جی۔۔اور میں اتنی معصوم سی ہوں۔۔۔

حیام نے دہائی دی تھی۔۔۔

یہ کرو۔۔۔وہ کرو۔۔۔نا کیا تو سزادوں گا۔۔۔

ایسے کون کرتا ہے آخر اپنی بیوی کے ساتھ۔۔۔

وہ ہاتھ اٹھائے اسکی نقلیں اتارتی آج سارے شکوے کرنے کی در پے ہوئی تھی۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے اللہ جی۔۔۔ کل کو یہ انسان بولے گا

ابھی سانس نہیں لو۔۔۔

اور اگر سانس لی تو سزا کے لئے تیار رہنا۔۔۔

وہ جو کمرے کی ساری چیزیں بکھیرتی منہ کے ان گنت ڈیزائین بنائے بولی جا رہی تھی

اپنے عقب سے آتی جانی پہچانی آواز پر کرنٹ کھا کے پلٹی تھی۔۔۔

آآاپ...یی...یہاں...کک...کیسے؟

حیام نے تھوک نگلا تھا۔۔۔

کیونکہ اریان ملک اسے سخت نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

میرے اتنے عظیم ناموں میں دو تین ناموں کا اور بھی اضافہ کر دیتی میری معصوم بیوی۔۔۔ اسکی کلائی پکڑے اریان نے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

حیام کو اپنی رہی سہی جان بھی جاتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

آ... آپ... یہاں کیسے۔۔۔ آپ تو دس منٹ تک آنے والے تھے۔۔۔

اس نے بامشکل اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔

اگر تمہیں میری تعریفیں کرنے سے فرصت ہوتی تو پتہ چلتا کہ میں دس منٹ سے تمہارے ہی گھر پر ہوں۔۔۔

حیام کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

تو کیا آپ پہلے سے ہی۔۔۔

بلکل مجھے پہلے سے ہی پتہ تھا۔۔۔ کیونکہ تم سے پہلے ماما نے مجھے ہی کال کی تھی۔۔۔ اور میں رہا تمہارا عاشق پہلی ہی فرصت میں یہاں پہنچ گیا۔۔۔

اریان نے بات کرتے اپنی ناک سے اسکی چھوٹی سی ناک کو چھوا تھا۔۔۔

ہمم... حیام اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو ترتیب دیتے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔ پہلے میرے سوالوں کے جواب تو دے دو جانم۔۔۔ اریان نے اسے مزید مضبوطی سے اپنی باہوں میں قید کیا تھا۔۔۔

حیام نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

ایسے کون سے ظلم میں نے تم پر توڑے ہیں جو میں اکڑو بد تمیز اور سڑیل ہو گیا ہوں۔۔۔ بتانا پسند کرو گئی۔۔۔ اریان نے آئی برو اچکایا تھا۔۔۔

میں۔۔۔ بس۔۔۔ وہ بب۔۔۔ بات۔۔۔ لاکھ سوچنے کے باوجود بھی حیام کے دماغ میں ایسی کوئی بات نہیں آرہی تھی جسکے ذریعے وہ اپنا بچاؤ کر پاتی۔۔۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ معصوم اسکی قربت میں سہم گئی تھی

اریان اسکی حالت سے مخظوظ ہوتا دلکش انداز میں مسکرایا تھا۔۔۔

میں بتاتا ہوں جاناں۔۔۔ ظلم کسے کہتے ہیں؟

ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد اور دوسرے ہاتھ سے نرمی سے اسکے چہرے کو اپنی گرفت میں لیتے وہ دلچسپ لہجے میں بولا تھا

حیام کی جان لبوں کو آئی تھی۔۔۔وہ کوئی بھی مزاحمت کرتی اریان اسکے ہونٹوں پر جھکتا ورت استحقاق سے اپنا حق وصول گیا تھا۔۔۔

حیام کی لگاتار مزاحمت پر وہ دور ہوا تھا مگر آزاد پھر بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

تت... تم وعدہ خلاف بھی ہو۔۔۔حیام تیز تیز سانسیں لیتی اس پر مکے برسا رہی تھی۔۔۔

سارا قصور تمہارا ہے جانم۔۔۔اریان ملک کو وعدہ خلاف بھی تم نے ہی بنایا ہے۔۔۔

بلکل آپ ازل کے شریف۔۔۔دور ہٹیں مجھ سے۔۔۔وہ خفگی سے کہتی اریان کے حصار سے باہر نکلی تھی۔۔۔

مزید کوئی بھی بات سنے بغیر وہ چینجنگ روم کی طرف گئی تھی۔۔۔

ویسے ایسی وعدہ خلافی رخصتی کے بعد بھی ہونے والی ہے میری معصوم بیوی۔۔۔ آنکھ دباتے شرارتی انداز میں کہے وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

لوفر جو ہوئے۔۔۔ حیام اونچی آواز میں اسکو سناتے ٹھاہ کی آواز سے کمرے میں بند ہوئی تھی۔۔۔

وہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی مال پہنچے تھے۔۔۔ تمام راستے حیام نے اسکی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا

حیام دو قدم کی دوری بنائے اپنی ہی رو میں چل رہی تھی

بیوی ہمیشہ اپنے شوہر کے قریب ہی اچھی لگتی ہے۔۔۔ بولتے ہی اریان نے اپنا بازو اسکی کمر کے گرد باندھا تھا۔۔۔

مجھے پیارا لگنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔وہ ہچکچائی تھی

اریان کا یوں پبلک پلیس میں اتنا قریب آنا اسے کنفیوز کر رہا تھا۔۔۔

تو دور جانا چاہتی ہو؟وہ موبائل یوز کرتے مصروف انداز میں بولا۔۔۔

بلکل۔۔۔وہ سرد مہری سے بولی تھی۔۔۔

ایسے خواب نہیں دیکھتے میری جان جن کے سچ ہونے کے کوئی چانسز ہی نا ہوں۔۔۔

قسمت کبھی کبھی ناممکنات کو بھی ممکن میں بدل دیتی ہے اریان ملک۔۔۔قدرے سنجیدگی سے کہا تھا

قسمتوں کے رخ موڑنا تمہارے شوہر کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے میری جان 'ترکی بہ ترکی جواب دیا تھا

اتنا غرور کرنا اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔ حیام نے سر جھٹکا تھا

اریان کے قدم اسکے جواب پر یکدم رکے تھے سپاٹ چہرا لیے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

حیام اسکے یوں رکنے پر ٹھٹکی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اریان کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی دیکھتے وہ پل میں سہمی تھی۔۔۔

یہ غرور نہیں ہے اس ذات پر کامل یقین ہے۔۔۔ اسکولا جواب کرتے اریان ذرا سا مسکرایا تھا۔۔۔

وہ کامل یقین جس کے بدلے تم مجھے واپس ملی ہو۔۔۔ وہ مضبوط لہجے میں کہتا حیام کی کمر پر گرفت بھی مضبوط کر گیا تھا۔۔۔

وہ بول رہا تھا مگر حیام تو یہاں تھی ہی نہیں۔۔۔ وہ تو اس شہزادے کی دلفریب اور ساحر زدہ مسکراہٹ میں ہی کہیں کھو گئی تھی جسے آج وہ پہلی بار اتنے غور سے دیکھ رہی تھی

ایسے مت دیکھو میری معصوم بیوی۔۔۔ورنہ مصیبت میں پھنس جاؤ گئی۔۔۔

وہ بے باکی سے کہتا بوتیک میں داخل ہوا تھا۔۔۔

حیام اسکی بات پر خجل سی ہوئی تھی۔۔۔

اس پوری شاپنگ میں حیام نے اس پر صرف طنز بازی ہی کی تھی۔۔۔

جسے اریان ملک نے ایک بھی لفظ کہے بغیر خاموشی سے سنا تھا۔۔۔

حیام یہ دیکھو۔۔۔کتنے پیارے جوتے ہیں؟

توبہ ہے اس بندے پر۔۔۔ صبح سے ایسا کوئی طعنہ نہیں جو میں نے اسے نا دیا ہو مگر یہ کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔ پتہ نہیں کس مٹی سے بنا ہے۔۔۔ڈھیٹ انسان۔۔۔ دانت پیستے وہ خود سے ہی باتیں کیے جا رہی تھی۔۔۔جب اریان کی آواز پر پلٹی تھی۔۔۔

ہاں پیارے ہیں۔۔۔بے دلی سے کہا تھی

تو کیا خیال ہے لے لیں؟اریان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا

سگریٹ کے دھوئیں کے ساتھ کہیں دماغ بھی تو نہیں اڑا دیا آپ نے اپنا۔۔حیام نے انتہائی اکتائے ہوئے لہجے میں کہتے اسے گھورا تھا

وہ دو سال کے بچے کے چھوٹے چھوٹے سے شوز تھے حیام کو اسکی بات کا کوئی تک سمجھ میں نہیں آیا تھا

اریان نے بوتیک سے نکلتے ہی سگریٹ سلگائی تھی اور اسکی معصوم بیوی نے اسکو بھی نہیں بخشا تھا۔۔۔اریان تو بس اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ کے رہ گیا تھا۔۔۔جو اپنی ہمت سے زیادہ بڑے طعنے دیتی تھی ۔۔۔

ویسے یہ جو بات بات پر طنز کر رہی ہو۔۔۔مہنگے پڑ سکتے ہیں تمہیں میری معصوم بیوی۔۔۔

بلکل یا تو مجھے سزا مل سکتی ہے یا آپ سے بات کرنا مہنگا پڑ سکتا اس سے بہتر ہے میں آپ سے بات ہی نا کروں۔۔۔وہ چڑ گئی تھی

اوکے آج سے نو سزا۔۔۔اونلی پیار۔۔۔اریان نے نئی تجاویز دی تھی

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔لوفر بدتمیز انسان ہیں آپ۔۔۔

اسے القابات سے نوازتے پیر پٹختی وہ پارکنگ ایریا کی طرف چل دی تھی۔۔۔

اتنے پیارے ناموں پر اریان ملک کا جاندار قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

وہ دونوں آگے پیچھے پارکنگ ایریا میں پہنچے تھے۔۔۔اریان کو وہاں کچھ مشقوق سا لگا تھا۔۔۔اپنی تسلی کے لیے اسنے چاروں اطراف میں نظر گھمائی تھی۔۔۔

مگر وہاں ایسا کچھ نہیں تھا جو خطرے کا سگنل دیتے۔۔۔ اریان سر جھٹکتے کار کی طرف آیا تھا۔۔

حیام کار میں بیٹھو۔۔۔ اسے کہتے اریان نے خود بھی ہاتھ ہینڈل کی طرف بڑھایا تھا۔۔

اریان ڈور کھولے گاڑی میں بیٹھتا اسے اپنے پیچھے کسی کا عکس محسوس ہوا۔۔

غیر محسوس طریقے سے اسنے اپنی گن نکالے ایک ہی بار فائر کیا تھا اور پیچھے کھڑا شخص جو اس پر حملہ کرنے والا زمین بوس ہوا تھا۔۔

خاموش فضا میں حیام کی چیخ گونجی تھی۔۔۔

حیام کار میں بیٹھو۔۔۔ فاسٹ۔۔۔ اریان کی آواز پر وہاں اندھا دھند گولیوں کی برسات شروع ہوئی تھی

حیام کے بیٹھتے ہی گاڑی وہ زن سے بھگا لے گیا تھا

ڈرو نہیں سب ٹھیک ہے۔۔۔

وہ جو اس حملے کے بعد سہم گئی تھی۔۔۔اریان کی آواز پر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ چاہتا تو وہاں رک کر ان سے مقابلہ کر سکتا تھا مگر ساتھ میں حیام کے ہونے کی وجہ سے اریان نے وہاں سے نکلنا ہی بہتر سمجھا تھا۔۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر اس پر ذرا سے کھروچ بھی نہیں آنے دے سکتا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی اسکی زندگی تھی جان سے پیاری تھی اسکو۔۔۔اس پر رسک لینا

اسکے مرنے کے برابر تھا۔۔۔
حیام کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھتے اریان نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔۔

میں تجھے چھوڑوں گا نہیں اجمل خان یہ گھٹیا حرکت تیرے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ سوچتے اریان نے اپنا موبائل نکالا تھا

میسج بھیجتے اس نے موبائل ڈیش بورڈ پر رکھا تھا۔۔۔

کچھ پل خاموشی کے نذر ہوئے تھے۔۔۔

حیام کے دماغ میں کئی سوال گردش کر رہے تھے وہ ان سب کے جواب چاہتی تھی اریان سے پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ گاہے بگاہے اس پر نظر ڈال لیتی تھی مگر اریان کے چہرے پر پھیلی حد درجہ سنجیدگی اسے خاموش رہنے پر اکسا رہی تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں تمہارے دماغ میں ابھی کافی سارے سوالات ہوں گئیں جو تم پوچھنا چاہتی ہو گئی۔۔۔

وہ جو کب سے اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا آخر خود ہی بول پڑا تھا۔۔۔

حیام نے گردن اٹھائے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

تو کیا اسنے میرے خیالات تک بھی رسائی حاصل کر لی ہے۔۔۔ وہ سوچنے پر مجبور ہوئی تھی

حیام میں چاہتا ہوں تم اس واقعی کا ذکر گھر یا حویلی میں کسی سے نا کرو بابا سے تو بلکل بھی نہیں۔۔ میں تمہارے ہر سوال کا جواب دینے کے لیے تیار ہوں مگر اس کے لیے تمہیں ہماری رخصتی تک کا انتظار کرنا ہو گا۔۔۔

نظر سامنے روڈ پر رکھے وہ متوازن لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا

حیام اسکے سنجیدہ لب و لہجے پر دنگ رہ گئی تھی۔۔۔

تو مطلب میں جو سوچ۔۔۔

بلکل میری جان تم صحیح سوچ رہی ہو۔۔۔ اریان نے اسکے فیس ایکسپریشن دیکھتے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

مگر ٹینشن کی کوئی بات نہیں ھے سب ٹھیک ہے بس تم گھر میں کسی کو مت بتانا اور اپنا موڈ بھی ٹھیک کرو ورنہ ایسے تو بابا جان پہلی فرصت میں ہی جان جائیں گے۔۔۔ اریان نے اسکے اترے چہرے پر نظریں بکھیرے کہا تھا

ہمم اوکے خیال رکھیئے گا۔۔۔ وہ کار سے اتری تھی

حیام کے لہجے میں اپنے لیے فکر مندی بھانپتے اریان کو اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا

اسے گھر چھوڑتے اریان نے آفس کی راہ لی تھی ارادہ تو حویلی جانے کا تھا مگر جو حرکت اجمل خاں نے کی تھی۔۔۔ اسکو وہ اگنور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

کیا بات ہے طوبیٰ آپ اداس کیوں بیٹھے ہو؟

سمیرا بیگم اسے دیکھنے کی غرض کمرے میں آئی تھی

ماما میں بور ہو رہی ہوں۔۔۔

انہوں نے اس معصومیت کی مورت پر اداسی کے بادل چھائے دیکھا تھا۔۔۔

تو آپ ریسٹ کر لیں۔۔۔ انہوں نے ترکیب بتائی تھی

ماما ریسٹ کرنے سے بوریت ختم ہو جاتی ہے کیا؟ آنکھیں گول کیے استفار کیا تھا۔۔

زارا آپی کب آئیں گئیں؟ وہ کوئی جواب دیتی پھر سے سوال آیا تھا

وہ کچھ دیر میں آجائے گئی آپ تب تک ٹی وی دیکھیں

مجھے نہیں دیکھنا۔۔۔ دوٹوک لہجے میں کہا تھا

تو کیا کرنا ہے آپ کو؟

ایسا کریں میرے ساتھ باہر آجائیں لان میں چلتے ہیں ہلکی ہلکی دھوپ ہے بہت پیارا موسم ہو رہا ہے آپ بھی فریش فیل کریں گئیں۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا ماما۔۔۔ وہ چڑ چڑی ہوئی تھی

سمیرا بیگم اسکے کیوٹ سے منہ بنانے پر مسکرائی تھی

اچھا پھر کچھ کھالیں؟ وہ پھر سے بولی تھی

ماما؟ انکی بات اگنور کیے طوبیٰ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی

ارے آپ رو کیوں رہی ہیں؟ سمیرا بیگم فوراً سے اسکے قریب آئی تھی

سب چلے جاتے ہیں آپی بھی چلی گئی بھائی بابا بھی کام پر چلے جاتے ہیں اور فیصل انہیں تو میری فکر ہی نہیں ہے

سب مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔۔۔ میں کیا کروں

وہ سوں سوں کرتے بولتے جا رہی تھی۔۔۔

سمیرا بیگم جانتی تھی وہ جن مراحل سے گزر رہی تھی ان میں ایسے موڈ سونگز ہونا عام بات تھی۔۔۔

اور طوبیٰ کی تو عادت بن گئی تھی دن میں وہ دو سے تین دفعہ کسی نا کسی چھوٹی سی بات پر بھی رونے کا شغل ضرور فرماتی تھی۔۔۔

گڑیا آپ کی آپی تو روز آپ کے پاس ہی ہوتی ہیں بس آج گئی ہیں انکی بیسٹ فرینڈ کی برتھڈے تھی وہ تو جانا بھی نہیں چاہتی تھی مگر پھر میری ضد پر وہ چلی گئی۔۔۔ ابھی آجائیں گئی

آپ کے بابا اور بھائی شام میں آجائیں گئیں اور رہی بات فیصل کی تو ہم انکے کان کھینچیں گئیں وہ کیوں نہیں رکھتے ہماری گڑیا کا خیال۔۔۔ نرمی سے اسکے بال سہلاتے اسے اپنے سینے سے لگائے وہ پیار بھرے لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔

طوبیٰ کو سکون ملا تھا مگر صرف چند لمحوں کے لئے

مجھے بات کرنی ہے فیصل سے۔۔۔ آپ مجھے کال کر کے دیں

انکی گود میں سے سر اٹھائے وہ اداسی سے بولی تھی

بیٹا وہ ابھی بزی۔۔۔۔

نو مجھے ابھی بات کرنی ہے۔۔۔

اس سے پہلے کی وہ پھر سے روتی سمیرا بیگم طوبیٰ کا ضدی لہجہ دیکھتے افسوس سے سر ہلاتے کمرے سے باہر گئی تھی

فیصل کو کال کرتے انہوں نے موبائل طوبیٰ کی جانب بڑھایا تھا۔۔

بھائی آپ ٹھیک ہیں؟حمزہ تیزی سے اسکی طرف آیا تھا

آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی نا۔۔۔فیصل اسکے ہاتھ اور چہرے کو چھوتے فکرمندی سے بولا تھا

حیام کو گھر چھوڑ آئے اسے کچھ ہوا تو نہیں وہ ٹھیک ہے؟اور تم خود ٹھیک ہو؟

ملائکہ نے بھی سوال کیا تھا

کیا بھابھی بھی آپ کے ساتھ تھی؟فیصل حیران ہوا تھا

انہوں نے آپ سے کوئی سوال نہیں پوچھا میرا مطلب ہے...

تم سب مجھے بولنے کا موقع دو گئے تو کچھ بتاؤں گا نا وہ جو ابھی تک آفس کے اندر بھی نہیں آیا تھا ان تینوں نے راستہ روکے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی

ان کے سائیڈ ہوتے ہی اریان نے اپنی نشست سنھبالیں تھی

یہ سب اجمل خان نے کرایا؟حمزہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

ہاں۔۔۔وہ اطمینان سے بولا تھا

حیام بلکل ٹھیک ہے ملائکہ اور میں نے اسے ابھی تک کچھ نہیں بتایا۔۔۔ حمزہ جو جواب دیتے اریان نے اسے بھی جواب دیا تھا

مطلب بتانے کا ارادہ رکھتے ہو؟

ہاں۔۔۔ آج کے واقع کے بعد وہ مجھ سے سوال ضرور کرے گئ اور اریان ملک کبھی بھی اپنی بیوی سے جھوٹ نہیں بول سکتا اس لیے بتا دوں گا

ملائکہ سمیت وہ دونوں بھی مسکرائے تھے

بھائی آپ بس اجازت دیں۔۔۔ ابھی اسی وقت اس گھٹیا انسان کو آپ کے سامنے پیش کروں گا۔۔۔ فیصل اپنا غصہ دباتا بولا تھا

نہیں فیصل یہ بیوقوفی نہیں کرنی ھے۔۔۔ اسے سرور چاہئیے جو اسے صرف اریان ملک ہی دے سکتا ہے مگر ابھی اسکے آپریشن میں ٹائم ہے ایسے میں اگر ہم کوئی جوابی کاروائی کریں گئیں تو وہ بھی درباری حملہ کرائے گا اور کوئی نا کوئی اسکی زد میں ضرور آئے گا۔۔۔

میں کسی کی جان پر بھی رسک نہیں لے سکتا۔۔۔ تب تک تو بلکل نہیں۔۔۔ جب تک سرور کا آپریشن نہیں ہو جاتا اسکے بعد نمپٹے گئے پھر اس سے۔۔۔ حمزہ اور ملائکہ اسکی بات سے متفق تھے مگر وہ غصے کا تیز پھر سے بولا تھا۔۔۔

مگر بھائی ایسے تو ہم اسے موقع دے رہے ہیں

یہ موقع نہیں ہے وقت ہے جو وہ ہمیں دے رہا ہے یہ حملہ بھی اسنے اسلئے کرایا تاکہ ہمیں بتا سکے کہ وہ سرور کے انتظار میں ہے۔۔۔

اریان کے جواب پر وہ مزید کچھ بولتا اسکا موبائل بجا تھا۔۔۔

سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ وہ بات کو وہی ادھورا چھوڑے آفس سے باہر نکل گیا تھا۔۔

اسے کیا ہوا؟ حمزہ نے اریان اور ملائکہ کی طرف دیکھا تھا

دونوں نے ہی لاتعلقی برتتے کندھے اچکائے تھے۔۔۔

آپ کب واپس آئیں گئیں؟ سلام کیے بغیر وہ اپنی بات پر آئی تھی

کیا ہوا میری جان سب ٹھیک ھے؟

نہیں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے آپ بس گھر آئیں۔۔۔ روتے ہوئے کیا تھا

فیصل کی جان پر بنی تھی۔۔۔ اوکے میں ابھی پہنچ رہا ہوں

وہ کال رکھتے آفس کی طرف بھاگا تھا۔۔۔ ٹیبل سے گاڑی کی کیز اٹھائے وہ باہر نکلتا۔۔۔ اریان کی آواز پر رکا تھا

کیا ہوا ہے فیصل اتنی جلدی میں کہاں جا رہے ہو؟

اسے ہانپتا دیکھ وہ تینوں ہی پریشان ہوئے تھے

بھائی وہ طوبیٰ کی کال آئی تھی رو رہی تھی وہ۔۔۔ مجھے بہت فکر ہو رہی ہے

مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا اسے پر لگ جاتے اور وہ اڑ کے طوبیٰ کے پاس پہنچ جاتا۔۔۔

وہ تینوں بھی پریشان ہوئے تھے۔۔۔۔ اریان نے موبائل نکالے حویلی کال کی تھی۔۔۔ حمزہ گاڑی نکالو ۔۔۔۔ فیصل کے جاتے ہی اریان بھی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

وو دونوں اور فیصل بہت اچھی طرح سے جانتے تھے سمیرا نے ان کو بتایا تھا کہ پریگنینسی میں موڈ سونگز میں ایسا ہوتا ہے رونے کا دل کرتا ہے۔۔۔ آج بھی وہی ہوا۔۔۔ وہ تینوں بھی پریشان ہوئے تھے مگر فیصل تو ان موڈ سونگز میں بھی اسکی آنکھ میں ایک آنسو بھی دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔۔۔۔

آنٹی انکل اور دادی کو میرا سلام دینا۔۔۔ میں کچھ دن تک آؤں گئی ان سے ملنے۔۔۔ ملائکہ کی بات پر اریان نے وعلیکم السلام کہا تھا۔۔۔ وہ دونوں بھی حویلی کے لیے نکل چکے تھے اور ملائکہ بھی اپنی بائیک سٹارٹ کرتے کسی کے ہوش ٹھکانے لگانے کا سوچ رہے تھی۔۔۔

سمیرا بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں وہ معصوم سی گرین آنکھوں والی گڑیا بیڈ پر پاؤں لٹکائے اداس چہرا لیے بیٹھی تھی۔۔۔

بات ہو گئی آپ کی؟

جی ہو گئی۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بولی تھی

اچھاتو پھر فریش ہو جائیں۔۔۔پھر کھانا بھی کھانا ہے اور۔۔۔

میں میڈیسن نہیں لوں گئی ماما وہ معصومیت سے بولی تھی

کوئی ضد نہیں۔۔۔وہ بولتے اسکے کھلے بال سنوار رہی تھی

پر وہ کڑوی ہوتی ہے۔۔۔وہ ممنائی تھی

کوئی بات نہیں آپ چوکلیٹ کھالینا دوائی کھا کے۔۔۔انہوں نے ترکیب لگائی تھی

طوبیٰ بری سی شکل بنائے ٹیڈی بیئر کو ہگ کرتی بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔مطلب صاف تھا وہ ناراض ہو گئی تھی۔۔۔

میری گڑیا جلدی سے ٹھیک ہو جائے مما بس یہی چاہتی ہے اور اسکے لئے میڈیسن لینی پڑے گئی آپ آرام کرو فیصل آتا ہی ہو گا طوبیٰ کی پیشانی چومتے اس پر کمفرٹر درست کرتے وہ کمرے سے باہر چلی گئی تھیں۔۔۔

کون تھی وہ لڑکی؟

بائیک سٹینڈ پر کھڑے کیے ہیلمٹ حوالدار کے حوالے کیا تھا

بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتی وہ دندناتی ہوئی اسکے روم میں آئی تھی۔۔۔

کون تھی وہ لڑکی؟ ملائکہ تن فن کرتی اسکے سر پر پہنچی تھی

وہ جو ضروری فائلز ریڈ کر رہا تھا اچانک اس آفت کو اپنے تھانے میں دیکھتے ہڑبڑا گیا تھا وہ چیئر سے اٹھتا ملائکہ اسکے سر پر پہنچی تھی۔۔۔

بولو چپ کیوں ہو؟

کون تھی وہ لڑکی۔۔۔ جانتے ہو نا میں نے کیا کہا تھا اگر کبھی میرے ساتھ دھوکہ کرنے کی کوشش کی تو ۔۔۔ ملائکہ اپنی گن اسکی چہرے کے گرد پھیرتے سر تک لائی تھی

ارے آفت کی پڑیا میری بات تو سنو !...

خود ہی بولے جا رہی ہو۔۔ وقاص اسکی غصیلی نگاہ خود پر جمے دیکھ فوراً سے بولا تھا ورنہ اس آفت کا کیا بھروسہ ایک پل میں ہی ٹپکا سکتی تھی۔۔۔

بولو کیا بولنا چاہتے ہو اپنی صفائی میں؟ وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی تھی

مائے لیڈی وہ لڑکی یتیم بے سہارا تھی۔۔۔۔

واہ۔۔۔ تو تم سہارا دینے پہنچ گئے اسے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے نا تم دو ٹکے کے وردی والے ۔۔۔ اسکی پوری بات سنے بغیر اس پر مزید جھکتے وہ دھاڑی تھی۔۔۔

ارے بیوی کیا ہو گیا یار۔۔۔ کچھ لوفر لڑکے اسے تنگ کر رہے تھے میں راؤنڈ پر تھا تو اسکی ہیلپ کر دی باقی جب گھر کا ایڈریس پوچھا تو اسنے بتایا کہ وہ بے سہارا ہے اور کسی ہاسٹل میں رہتی ہے اور اس وقت کوئی تھا بھی نہیں تو مجھے ہی اسے لے کے جانا پڑا۔۔۔

وقاص نے اپنی بات ختم کرتے گن اسکے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔

میں آج کے بعد ایسا کچھ نا دیکھوں ورنہ اس بار چھوڑ دیا اگلی بار وہی سب کے سامنے تمہارا سر پھاڑ دوں گئی پھر مجھے کچھ مت کہنا

یار یہ سب میری ڈیوٹی کا حصہ ہے کیوں شک کر رہی ہو۔۔۔

میں تم پر شک نہیں کر رہی وقاص۔۔۔ مجھے تم پر یقین ہے مگر باقی کی لڑکیوں پر میں یقین نہیں کر سکتی ۔۔۔ میں تم پر رسک نہیں لے سکتی۔۔۔ وہ ایک ادا سے بولتی پیچھے ہوئی تھی

مگر اس سے پہلے ہی وقاص نے اسے کمر سے جکڑے اپنے اوپر پر گرایا تھا۔۔۔

مان لیا مائے لیڈی تم مجھ پر شک نہیں کرتی مگر تمہیں پتہ ہے نا ایک پولیس انسپکٹر کو گن دیکھانے کی کیا سزا ہوتی ہے۔۔۔

گھمبیر لہجے میں کہتا وقاص نے اپنا انگوٹھا اسکے ہونٹوں پر پھیرا تھا۔۔۔۔

ہاں جانتی ہوں مگر وہ کیا ہے نا اگر انسپکٹر شوہر ہو تو سزا رد ہو جاتی ہے ملائکہ نے اسکا انگوٹھا دانتوں تلے دیئے زور سے دبایا تھا۔۔۔ وقاص کے چھکے چھوٹے تھے۔۔۔

آہ جنگلی بلی ہاتھ چلانے چھوڑے تو دانتوں سے کاٹنے لگ گئی۔۔۔ کچھ تو رحم کرو شوہر ہوں تمہارا۔۔۔

اپنے انگوٹھے کو سہلاتے وہ رونی صورت بنائے بولا تھا۔۔۔

ارادہ تو نہیں ہے مگر سوچوں گئی اس بارے میں۔۔۔ ملائکہ خود کو آزاد کرواتی مگر وقص کا ایک بازو تب بھی اسکی کمر کے گرد لپٹا تھا۔۔۔۔

کر لو مائے لیڈی... جو ظلم ڈھانا اپنے اس معصوم شوہر پر ڈھالو اف تک نہیں کروں گا مگر پھر مجھے بھی امید ہے۔۔۔

کیسی امید؟ وہ جو بہت غور سے اسے سن رہی تھی اسکے رکنے پر فٹ سے بولی تھی۔۔۔

مجھے امید ہے مائے لیڈی تم بھی میرے ظلم اپنے اس نازک بدن پر برداشت کر لو گئی۔۔۔

اسکے بے باک جملے پر ملائکہ کانوں تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

کر لو گئی نا؟ وقاص نے اسکی جھکی پلکوں کو اپنی انگلی سے چھوا تھا۔۔۔۔

وقاص چھوڑو مجھے۔۔۔

نا اب تو ناممکن ہے میری جان۔۔۔ اب ساری زندگی تمہیں اسی دو ٹکے کے وردی والے کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔

وقاص مجھے ابھی کے لیے چھوڑو میرا مطلب ہے کوئی آجائے گا وہ اپنے ہی لفظوں پر جزبز ہوئی تھی اس شیرنی کی بگڑی حالت پر وقاص کا قہقہہ چھوٹا مگر وہ بڑی مشکل سے ضبط کر گیا تھا ورنہ وہ جنگلی بلی اسے کچا چبا جاتی۔۔۔

جواب نہیں دیا تم نے۔۔۔ وقاص نے مزید اسے خود پر گرایا تھا

وقاص چھوڑو مجھے ورنہ ابھی تمہارا بھیجا اڑا دوں گئی۔۔۔

ملائکہ اپنی گن ٹیبل سے اٹھاتے اسکے سر پر رکھ گئی تھی

کمرے میں وقاص کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔

اوکے چھوڑ دیا مگر ایک بات بتا دوں ہماری شادی کی رات کمرے میں گن نہیں ہو گئی تب کیسے بچو گئی

۔۔۔

میرے پاس تمہارے ان فضول سوالات کے جواب نہیں ہیں۔۔۔

ملائکہ نے اسکی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔

گلے میں لٹکا مفلر سیٹ کرتے وہ اسکے روم سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

شام میں گھر آؤں گا اچھا سا کھانا بنا کے رکھنا میرے لیے۔۔۔۔ اسنے ہانک لگائی تھی

زہر لے کے آنا کام آئے گا

جو حکم سرکار۔۔۔ وہ بھی وقاص رضا تھا کہاں باز آنے والا تھا

وہ آدھے گھنٹے پہلے ہی حویلی آیا تھا بغیر کسی سے کوئی بات کیے کمرے کی طرف بھاگا تھا جہاں وہ معصوم گڑیا نیند کی وادیوں میں اتری ہوئی تھی۔۔۔ فیصل کی نظروں نے اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چھوا تھا۔۔۔

ماتھے پر پڑے بل اور چہرے پر پھیلی ناگواریت نے اسکے بگڑے موڈ کی کہانی سنائی تھی۔۔۔ اسے اتنے مزے سے سوتے دیکھ فیصل کو پچھلی تین راتیں یاد آئی تھی ایسے ہی وہ دن میں سو جاتی تھی اور پھر رات کے ڈھائی تین بجے تک خود بھی جاگتی تھی اور اسے بھی جگاتی تھی۔۔۔ فیصل کو آج بھی وہی سب ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔

میری جان اٹھ جاؤ پھر تمہیں رات کو نیند نہیں آتی۔۔۔ فیصل نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔

جب وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تو وہاں سے اٹھتے وہ بیڈ پر اسکے قریب جا بیٹھا تھا۔۔۔

طوبیٰ اٹھ جاؤ ورنہ اب میں تمہیں اپنے طریقے سے اٹھاؤں گا۔۔۔

وہ جو گہری نیند سو رہی تھی فیصل کی آواز پر آدھی پوری نیند کے ساتھ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔ فیصل نے بغور اسکا جائزہ لیا تھا۔۔۔ پرنور چہرا اور آنکھوں میں نیند کا خمار تھا۔۔۔ وہ اسے دیکھنے میں محو تھا۔۔۔

اور طوبیٰ اپنی جگہ سے اٹھتی اسکی آغوش میں بیٹھے سینے پر سر رکھ گئی تھی۔۔۔ فیصل اسکی حرکت پر مسکرایا تھا۔۔۔

کیا ہوا تھا میری جان رو کیوں رہی تھی۔۔۔ اسکے بال سہلاتے وہاں اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔۔

آپ لیٹ کیوں ائے؟ اسکی عادت بن گئی تھی وہ صرف اپنی مرضی کے سوال کا جواب دیتی تھی ورنہ سوال پر سوال کیا جاتا تھا۔۔۔

کام میں تھا میری جان جیسے ہی تمہاری کال آئی تو آگیا۔۔۔

آپ نے کہا تھا آپ کام پر نہیں جائیں گئیں میرے پاس رہیں گئیں۔۔۔لہجے میں ناراضگی تھی۔۔۔

بہت ضروری کام تھا میری جان میں جلدی آنے والا تھا مگر پھر تمہاری کال بھی آگئی

آپ نے اپنا وعدہ توڑا؟ وہ پھر سے رونے کی تیاریوں میں تھی

خبردار اگر آنسو بھی تمہاری آنکھ سے گرا۔۔۔فیصل نے اسکا چہرا اوپر کیے سختی سے کہا تھا

وہ ازل کی معصوم دھمکی کا اثر ہوا تھا خود پر ضبط کرتے طوبیٰ واپس سے اپنی جگہ پر لیٹ گئی تھی

میں نے ماما سے آپکی شکایت کی تھی۔۔۔خفگی سے کہا تھا

اول تو کوئی بات نہیں پر مجھے ڈانٹ پر چکی ہے چھوٹی مما سے میں نے کال کی تھی پہلے تو انہوں نے میری کلاس لگائی پھر مجھے یہ بھی بتایا کہ تم انکی کوئی بات نہیں سنتی اپنی من مانیاں کرتی ہو تنگ بھی کرتی ہو

۔۔۔

میری جان تم بہت بگڑتی جارہی ہو۔۔۔اسکی طرف سے کوئی جواب نا پا کر وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔

اور مجھے بگڑوں کو سدھارنا بہت اچھی طرح سے آتا ہے اس پر جھکتے فیصل نے گھمبیرتا سے کہا تھا۔۔۔

طوبیٰ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔۔۔وہ اسکے ارادوں کو بھانپتی فیصل نے اسکی بیوٹی بون پر لب رکھے تھے۔۔۔

فف... فیصل۔۔۔ طوبیٰ کا سانس اکھڑا تھا

جی جانِ فیصل۔۔۔

مم... مجھے بھوک لگی ہے؟ وہ ممنائی تھی

ہاں میری جان اب تو تمہیں بھوک لگنی ہے۔۔۔ فیصل کو اپنی ترکیب کامیاب ہوتی نظر آئی تھی۔۔۔

مگر مجھے ابھی پیاس لگی ہے۔۔۔ تمہاری پیاس میری جان... تمہاری محبت کی پیاس جو صرف تم ہی مٹا سکتی ہو۔۔۔ فیصل نے بولتے اپنے لب اسکے ہونٹوں میں پیوست کیے تھے۔۔۔ کئی منٹ خود کو سیراب کرتے فیصل نے انہیں آزادی بخشی تھی۔۔۔

طوبیٰ اسکی ذرا سی قربت پر نڈھال سی لمبے لمبے سانس لیتے خود کو کمپوز کر رہی تھی۔۔۔

اگر اب کھانا کھانے سے منع کیا یا میڈیسن نالی یا تم روئی تو ایسی ہی سزا ملے گئی اور پھر مجھ سے رحم کی امید مت رکھنا۔۔۔ وہ ذرا سا مسکرایا تھا اسکے گیلے ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوتے اسکا گال شدت سے چوما تھا۔۔۔

میں فریش ہو کے آتا ہوں۔۔۔ پھر نیچے چلتے ہیں۔۔۔

اسکے جاتے ہی طوبیٰ نے اپنا رکا سانس بحال کیا تھا۔۔۔ بہت برے ہیں آپ خیالوں میں اسے مخاطب کرتے طوبیٰ نے اپنا گال اور ہونٹ چھوئے تھے۔۔۔ گہرا سانس بھرتے وہ بیڈ سے نیچے اتری تھی۔۔۔

کل سے مہمانوں نے آجانا ہے۔۔۔ گیسٹ روم صاف کروانے ہیں۔۔۔

حویلی کی ڈیکوریشن۔۔۔وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں میں کروالوں گا۔۔۔فیصل نے حامی بھری تھی

ہال بوک کرانا ہے کھانے کا مینیو۔۔۔وہ میں کرلوں گا ماما حمزہ نے کال کٹ کرتے کہا تھا۔۔۔

گاڑیوں کو میں نے سروس کے لئے بھجوا دیا ہے مہمانوں کے لئے ہر چیز کا بندوبست بھی کر دیا ہے

ڈیکوریشن کل کی ڈیٹ میں ہو جائے گئ۔۔۔ہال والا کام بھی ہو جائے گا۔۔۔

باقی ہم سب تیار ہیں دولہے صاحب سے پوچھ لیں انہیں کوئی کام ہو تو بتا دیں۔۔۔

فیصل نے لاونج میں داخل ہوتے اریان کی طرف دیکھتے کہا

تھا۔۔۔

دولہے سے یاد آیا اریان آپ کا ڈریس کب تک آئے گا۔۔۔

سمیرا بیگم کی آواز پر اسنے نظریں موبائل پر سے اٹھائی تھی

وہ تو صبح ہی آگیا تھا ماما۔۔۔اور میں نے بھائی کی واڈراب میں بھی رکھوا دیا تھا۔۔۔زارا کی بات پر انہوں

نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔۔

آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں ماما سب کام ہو جائیں گئیں ہم سب ہیں نا اریان نے فکر میں ڈوبی سمیرا بیگم کا

ماتھا چوما تھا۔۔۔

جیتے رہو آپ سب بیٹا۔۔۔مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے آپ سب کے ہوتے بس ماں ہوں نا فکر لگی رہتی

ہے۔۔۔

وہ مسکرائی تھی۔۔۔

اچھاماما مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔۔۔

وہ قدرے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔ سمیرا بیگم سمیت وہاں موجود سب لوگ اسکی طرف ہمہ تن گوش ہوئے تھے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ فیصل کی اچانک نہیں کی رٹ پر ان سب نے اسکی طرف دیکھا تھا

ایسامت کہیے گا بھائی۔۔۔

کیا؟ اریان نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا تھا

یہ بات اپنے منہ سے مت نکالیے گا کہ آپ یہ شادی نہیں کرسکتے۔۔۔ افففف میں یہ سننے سے پہلے مر کیوں نہیں گیا۔۔۔ اسنے اپناہاتھ ماتھے پر رکھے صدالگائی تھی۔۔۔

وہاں موجود سب لوگ ہی اسکی ایکٹنگ پر قہقہے لگاتے لوٹ پھوٹ رہے تھے

اوہ سٹار پلس کی فلوپ بہو۔۔۔ اریان نے اسے گھڑکا تھا۔۔۔

فیصل بھی اپنے نئے نام پر ہنسا تھا۔۔۔ طوبیٰ جو عون صاحب کے پاس بیٹھی تھی اپنے شوہر کی حرکتوں پر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہورہی تھی۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے اسلئے اب اپنامنہ بندرکھو مجھے بات کرنے دو۔۔۔ اریان سیریس ہوا تھا

توان سب کو بھی سیریس ہوناپڑا تھا

ماما مجھے ابھی حیام کی کال آئی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ پھر سے بولا تھا

کیا بھابھی نے شادی سے منع کر دیا۔۔۔

تمہارے منہ میں مٹی بندر کہیں کے کبھی تو کچھ سیدھا بولا کرو۔۔۔اریان کے بولنے سے پہلے زارا نے پاس پڑا کشن اسکے منہ پر دے مارا تھا۔۔۔

ایک بار پھر وہاں سب ہی ہنسے تھے۔۔۔اس بار اریان بھی اسکی درگت ہر ہنسا تھا۔۔۔

تم چڑیل۔۔۔فیصل نے اسے ایک کی بجائے دو کشن پھینک کے مارے تھے جو زارا کو تو نہیں مگر حمزہ کو ضرور لگے تھے۔۔۔کیونکہ زارا اسکے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔۔

یار میں اسے مار رہا تھا۔۔۔خود کو گھورتے حمزہ کو دیکھ فیصل بے چارگی سے بولا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔حمزہ نے پر سکون سا جواب دیتے کشن فیصل کے سر پر مارا تھا۔۔۔

اوہ سوری میں وہاں رکھ رہا تھا اور تجھے لگ گیا۔۔۔حمزہ کے انداز پر زارا اور طوبیٰ کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔

عون صاحب اور سمیرا بیگم بھی انکی حرکتوں پر ہنسے تھے مگر اگلے ہی لمحے حویلی کا وہ حصہ ایک بار پھر میدانِ جنگ بن گیا تھا۔۔۔

اریان جو ضروری بات کرنے آیا تھا یہاں کا ماحول دیکھتے اسکے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔

خبر دار جو کوئی اپنی جگہ سے ہلا۔۔۔

اسکی کی بارعب آواز پر وہ سب اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے

اگر اب کسی نے کوئی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا میری بات کان کھول کر سن لو فیصل۔۔۔

اریان نے اسے سپیشلی مخاطب کیا تھا۔۔۔

سوری بھائی آپ بات کریں۔۔۔ حمزہ معذرت کرتا صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

اریان کیا بات ہے؟

ماماوہ حیام کی کال آئی تھی آپ نے اسکے لئے جیولری پسند کی تھی اور وہاں بھجوائی تھی۔۔۔

کیا انہیں پسند نہیں آئی؟ سمیرا بیگم نے پریشانی سے کہا تھا

نہیں مما ایسی بات نہیں ہے وہ ایکچولی اپنی شادی کے دن اپنی مما کی جیولری پہننا چاہتی ھے۔۔۔ تو اسنے مجھے کال کی ہے اگر آپ کو برا نا لگے

تو حیام اپنی مما کی جیولری پہن لے۔۔

اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے بیٹا۔۔۔ انکی شادی ہے وہ اپنی مرضی کا زیور پہن سکتی ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے عون صاحب اپنی بیوی کے فیصلے پر مسکرائے تھے۔۔۔

اور کوئی بات نہیں کی انہوں نے۔۔۔ وہ فیصل شاہ تھا۔۔۔ پانچ منٹ سے زیادہ چپ نہیں بیٹھ سکتا تھا

۔۔۔

نہیں۔۔۔اریان اسے دوٹوک لہجے میں جواب دیتے لان کی طرف بڑھ گیا تھا

اچھا۔۔۔وہ بس اتنا ہی بولا تھا

حمزہ اور زارا ہنسے تھے

کھی کھی کرنا بند کرو اور کوئی کام کرلو

رات کے اس پہر ایک ہی کام ہو سکتا ہے اور وہ ہے سونے کا۔۔۔

تو جاؤ جا کے سو جاؤ۔۔۔ حمزہ جو جواب دیتے فیصل نے نظر طوبیٰ کی طرف اٹھائی تھی جو صوفے پر بیٹھی نیند میں جھول رہی تھی۔۔۔۔ سر صوفے کی پشت سے ٹکراتا فیصل نے اسکی طرف آتے اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا۔۔۔

کل ملاقات ہوتی ہے فیصل ان سب کو شب بخیر کہتے اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔۔۔۔

دونوں طرف شادی کی بھرپور تیاریاں چل رہی تھی مہمانوں سے حویلی بھر گئی تھی سب ہی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔۔۔ دوسری طرف درانی صاحب کے ہاں بھی مہمان آچکے تھے جن میں اشعر اور انکی امی جان سر فہرست تھی اشعر ساری تیاریوں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لے رہا تھا۔۔۔ بیوٹیشن بھی آچکی تھی۔۔۔ حیام اس وقت اپنے کمرے میں بیوٹیشن کے ساتھ تھی جو اسے تیار کرنے کے لیے اریان نے اپنی نگرانی میں بھیجی تھی

میم۔۔۔اس بیوٹیشن نے اکتائے ہوئے لہجے میں اسے پکارا تھا۔۔۔

حیام معذرت کرتی موبائل پکڑے ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

وہ بیوٹیشن پیچھلے دو گھنٹوں سے وہاں موجود اسے تیار کر رہی تھی۔۔۔اور ان دو گھنٹوں میں اریان ملک تقریباً دو سو کالز کر چکا تھا۔۔۔جسے حیام بڑی رسانیت سے کٹ کرتے جا رہی تھی

مگر اب تو حد ہو گئی تھی۔۔۔وہ بیوٹیشن بھی حیران تھی کتنا ڈھیٹ تھا اسکا شوہر۔۔۔وہ ابھی یہی سوچتے حیام کا میک اپ کر رہی تھی جب پھر سے موبائل بجا تھا فون اسے پکڑاتی وہ اپنا سر تھامے صوفے پر جا بیٹھی تھی۔۔۔

کیا مصیبت ہے۔۔۔کوئی آفت آگئی ہے کیا؟

حیام دھیمے مگر غصے بھرے لہجے میں بولی کم چیخی زیادہ تھی۔۔۔

آفت تو آج آنی ہے نا اریان ملک کی زندگی میں۔۔۔رخصتی کے بعد۔۔۔اپنے تبصرے پر وہ خود ہی ہنسا تھا۔۔۔

اسکی ہنسی نے جلتی پر پیٹرول کا کام کیا تھا اگر اب مجھے تمہاری کال آئی تو میں اس رخصتی سے منع کر دوں گئی سمجھے۔۔۔کرتے رہنا پھر جو کرنا ہے۔۔۔حیام آپ سے تم ہر آتی جو منہ میں آیا تھا بول گئی تھی کال کٹ کرتے اسنے موبائل بیڈ پر اچھالا تھا۔۔۔

اپنا بھاری بھر کم لہنگا سنبھالتی واپس سے چیئر پر آ کے تھی مگر ہائے رے قسمت موبائل پھر سے بجا تھا ---

کیا آپ میرے ہسبنڈ سے بات کر لیں گئی؟ حیام نے سوالیہ انداز میں پوچھتے موبائل اسکی طرف بڑھایا تھا---

یس شور---وہ تو جیسے تیار کھڑی تھی اریان سے بات کرنے کے لیے---

میری جان اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا---

Excuse me Sir...

میں آپ کی وائف کی بیوٹیشن بات کر رہی ہوں---

میری وائف کہاں ہیں؟ اسکا لہجہ یکدم سخت ہوا تھا

جج...جی سر وہ یہی ہیں---اسکا بارعب لہجہ اس بیوٹیشن کو بھی لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا---

حیام کو اس بیچاری پر غصہ آیا تھا جو اسکی وجہ سے اریان کا غصہ جھیل رہی تھی---

جی سر بولیں---سن رہی ہیں---کال لاؤڈ اسپیکر پر رکھتے اسنے موبایل حیام کے قریب کیا تھا

میری معصوم بیوی---آخر کس دنیا میں ہو تم؟

تمہیں کیا لگتا ہے اگر رخصتی سے منع کر دوں گئی تو میں کچھ نہیں بولوں گا۔۔۔ تم میری اریان ملک کی ملکیت ہو میری جان۔۔۔ تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔ اور اپنا حق چھیننا اریان ملک کو بہت اچھی طرح سے آتا ہے۔۔۔ اس لئے آج جو بات تم نے بولی ہے اسے دوبارہ بولنے سے پہلے سو بار سوچ لینا۔۔۔

اسکے پتھریلے لہجے پر حیام اندر تک کانپ گئی تھی۔۔۔

اتنی بڑی بات تو نہیں کہی میں نے جو یہ اتنا بھڑک اٹھا ہے۔۔۔ اففف شاہد مجھے یہ نہیں بولنا چاہیے تھا حیام کا ننھا سا دل پھڑ پھڑایا تھا۔۔۔

اب غلطی کی ہے تو سزا کے لئے تیار رہنا۔۔۔ اریان ملک دوسرا موقع نہیں دیتا سب کے لئے اصول برابر رکھتا ہوں میری جان اور میں نہیں چاہتا تم پھر سے مجھ سے دور جانے کی بات کرو

سزا کا سنتے ہی حیام کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے وہ کیسے بھول گئی تھی کہ وہ کوئی غلطی کرے گئی اور اریان ملک اسے بخش دے گا۔۔۔

وہ اریان ملک تھا ہر غلطی پر سزا سنانے والا۔۔۔ حیام نے تھوک نگلا تھا

میم۔۔۔ آپ کے لئے پانی لے کے آؤں۔۔۔ کال کٹ چکی تھی اسنے موبائل ٹیبل پر رکھا تھا اور حیام کی طرف آئی تھی جسکے ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ جلدی سے اپنا کام ختم کریں۔۔۔

وہ بس سر ہلاتے اپنا کام نپٹانے لگی تھی۔۔۔ اسنے جو باتیں اریان ملک کی سنی تھی اسے خوف میں مبتلا کر گئی تھی اگر وہ اپنی بیوی کو سزا دے سکتا ہے۔۔۔ میں تو پھر ایک بیوٹیشن ہوں وہ بغیر کوئی غلطی کیے بہت سلیقے سے اپنا کام نمٹا رہی تھی۔۔۔

بیٹا اور کتنی دیر۔۔۔ انکے آدھے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔

ماشاءاللہ میری شہزادی تو بہت پیاری لگ رہی ہیں اللہ پاک میری بیٹی کے نصیب اچھے کریں۔۔۔ درانی صاحب نے دعائیں دیتے اسکا ماتھا چوما تھا

بابا۔۔۔ وہ قدرے پریشانی سے بولی تھی

مجھے آپ کو چھوڑ کے نہیں جانا بابا پلیز۔۔۔ اسکی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر درانی صاحب کی ہتھیلی پر گرے تھے۔۔۔۔

بابا کی جان یہ تو دستورِ دنیا ہے ہر بیٹی کو ایک نا ایک اپنا جگھر چھوڑ کر اپنے اصل گھر میں جانا پڑتا۔۔۔ جہاں اسکا شوہر ہوتا جہاں سے وہ پریکٹیکل زندگی کی شروعات کرتی ہے درانی صاحب اسے گلے سے لگائے رسانیت سے سمجھایا تھا

تو میر اشک صحیح تھا یہاں سیڈ سین ہی چل رہا ہے۔۔۔ ملائکہ نک سک کی تیار کمر پر ہاتھ باندھے انکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

آپ یہاں۔۔۔ حیام آنسو صاف کرتے اس سے گلے ملی تھی

میڈم میں پچھلے ایک گھنٹے سے یہاں ہوں۔۔۔ آپ کے شوہر کا حکم تھا کہ انکی بیوی کو صحیح سلامت ہال تک لایا جائے جسکی ذمہ داری اسنے مجھے دی۔۔۔

حیام اسکی بات پر چہرا جھکا گئی تھی۔۔۔

سوری بیٹا۔۔۔ میں حیام کو یہی بتانے آیا تھا مگر باتوں باتوں میں ذہن سے ہی نکل گیا۔۔۔۔

ارے نہیں انکل میرا یہ مطلب نہیں تھا ملائکہ انہیں معذرت کرتے دیکھ فوراً سے بولی تھی

اب آپ لوگوں کو دیر نہیں ہو رہی۔۔۔ فیصل نے ان سب کو گھورتے کہا تھا۔۔۔

تم بھی یہاں ہو۔۔۔ حیام نے حیرت سے پوچھا تھا

بلکل میری پیاری بھابی۔۔۔ آپ کے شوہر کا حکم تھا سو فیصل شاہ بھی پہنچ گیا۔۔۔۔

فیصل کی بات پر اسنے اپنا سر تھاما تھا۔۔۔ آخر اتنا انسیکیور کون ہوتا؟

تمہارا شوہر نامدار ہوتا لڑکی۔۔۔ ملائکہ نے اسکی بڑبڑاہٹ سنے شرارت سے کہا تھا

باقی باتیں کار میں کر لیجیے گا اب نکلو یہاں سے۔۔۔ یہ نا ہو تھوڑی دیر تک پتہ چلے دولہے صاحب بھی یہاں تشریف لے آئیں ہیں۔۔

وہ کبھی چپ نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔ آخر فیصل شاہ تھا یہاں بھی بولنا اپنا فرض سمجھا تھا۔۔۔۔

وہاں سب فیصل کی بات پر ہنسے تھے سوائے حیام کے اسے سزا والی بات ہی سوچ سوچ کر خود آرہا تھا

چلو لڑکی تمہارے پیا کے گھر چلیں۔۔۔ وہ شرارت سے کہتے حیام کے منہ پر گھونگھٹ نکالے باہر کی طرف بڑھ گئی تھی

غیر ارادہ طور پر اسکی ڈھرکنیں تیز ہوئی تھیں

درانی صاحب ان سب کی نوک جھوک دیکھ کر خوش ہوتے تھے انکی خوشی کے لیے یہی کافی تھا جہاں انکی بیٹھی رخصت ہو کے جاری تھی وہاں سب اسکی عزت کرتے تھے اس سے محبت سے پیش آتے تھے۔۔۔ اور رہی بات اریان ملک کی وہ تو جان چھڑکتا تھا اپنی بیوی پر۔۔۔ درانی صاحب نے اپنی بیٹھی کے نصیب پر خوش ہوتے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

حیام ایک بات کہوں؟

حیام نے گھونگھٹ میں سے ہی ملائکہ کی طرف دیکھا تھا جسکے چہرے پر شرارت کے عنصر نمایاں تھے

جی کہیں۔۔۔؟

آج تمہارے حسن سے میرا دوست مکمل گھائل ہونے والا ہے سنبھال لینا اریان ملک کو۔۔۔ وہ آنکھ دباتے ہنسی تھی

اسکے معنی خیز جملے پر حیام کا سانس رکا تھا

اچانک کی فائرنگ کی آواز گونجی تھی حیام نے ڈر کے مارے اپنے ہاتھ کانوں پر رکھے تھے۔۔۔

ڈرو نہیں حیام۔۔۔ یہ سب تمہارے استقبال کی خوشی میں کیا جا رہا ہے۔۔۔ ملائکہ اسکے چہرے پر خوف اترتے دیکھ فوراً سے بولی تھی۔۔۔

انکی گاڑی اور پیچھے آتی گارڈز کی گاڑیاں ہال کی حدود میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ ہر طرف فائرنگ ہو رہی تھی۔۔۔ دولہن کی گاڑی پر گلاب کی پتیاں نچھاور کی جا رہی تھی۔۔۔

ہر طرف گلاب کی مہک تھی حیام نے اس خوشبو کو اپنے اندر اتارا تھا۔۔۔ وہ سب کسی خواب کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔ گلاب کی پتیاں بارش کی طرح برس رہی تھی انکی سحر انگیز خوشبو۔۔۔ ہاں وہ سب اسی کے لیے ہی کیا جا رہا تھا۔۔۔ اریان ملک کی بیوی کے لیے۔۔۔ حیام کو خود پر رشک آیا تھا

ملائکہ بھابھی کو ہال تک لے جاؤ۔۔۔ فیصل نے گاڑی روکی تھی

حیام نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا تھا کیونکہ ابھی ہال تک پہنچنے میں انکو دس منٹ لگنے تھے وہاں گاڑی کے ذریعے بھی جا سکتے تھے مگر وہ کچھ بھی کہے بغیر گاڑی سے نیچے اتری تھی۔۔۔

ملائکہ ہاں میں سر ہلاتی حیام کا بھاری لہنگا سنبھالتے اسے گاڑی سے اترنے میں مدد دینے لگی تھی

گاڑی سے نکلتے ہی حیام کو اپنے پیروں میں مقید کھسوں کے نیچے کچھ نرم سا محسوس ہوا تھا وہاں گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی تھی۔۔۔ ان کو پتیوں کو دیکھتے اسے سمجھ میں آیا تھا کیوں گاڑی کو دس منٹ کی دوری پر روک دیا گیا تھا۔۔۔

ہال تک پہنچنے کے لئے گلاب کی پتیوں سے راستہ بنایا گیا تھا۔۔۔ وہ سب بہت خوبصورت تھا۔۔۔ حیام نے ایسا صرف فلموں ڈراموں میں دیکھا تھا مگر رئیلٹی میں اسے وہ سب کسی خواب کی طرح لگ رہا تھا

۔۔۔

حیام نے نظریں پھیرے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا جو اس سے دور جا کھڑی ہوئی تھی۔۔

یہاں سے آگے کا سفر تم نے اکیلے ہی پے کرنا ہے تمہاری منزل تمہارے انتظار میں ہے۔۔۔ وہ حیام کی سوالیہ نظروں کا مفہوم سمجھتے اونچی آواز میں بولی تھی۔۔۔

حیام کو اسکی پہیلیوں کی سمجھ نہیں آئی تھی وہ کنفیوز سی قدم اس راستے پر بڑھا گئی تھی

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس نرم اور خوشبوؤں میں رچی منزل پر رواں آج وہ لڑکی خود کو واقعی میں شہزادی تصور کر رہی تھی۔۔۔

نظریں جھکائے لہنگے کو ہاتھوں میں تھامے وہ آگے بڑھ رہی تھی خوشی اسکے چہرے پر جھلک رہی تھی

چند قدم مزید بڑھائے اسنے اپنے سامنے اریان ملک کو کھڑا پایا تھا وہی تو تھا اسکی منزل۔۔۔ پوری شان وشوکت سے ہاتھ پشت پر باندھے اپنی ساحر زدہ بارعب شخصیت کے ساتھ وہ اسکے راستے میں حائل میں ہوا تھا۔۔۔

حیام نے نظر اٹھا کے دیکھا تھا اور پھر نظریں جھکانا بھول گئی تھی۔۔۔ سفید رنگ کی قمیض شلوار میں اپنی وجیہہ اور جاذب پر سینیلٹی میں اریان ملک اس دولہن کے روبرو تھا۔۔۔ نیلی آنکھیں اپنے

پورے آب و تاب سے چمک رہی تھی۔۔۔ خوشی تو اسکے انگ انگ پھوٹ رہی تھی چالوں کو جیل سے سیٹ کیے مضبوط کلائی پر گھڑی باندھے بازو آج بھی فولڈ کیے تھے پیروں میں بلیک کلر کے شوز پہنے وہ نک سک سا تیار کھڑا تھا۔۔۔

اسکے پاس سے اٹھتی پرفیوم کی خوشبو حیام کے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی وہ اس ساحر کے سحر میں خود کو جکڑا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

مقابل کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔۔۔ اسکا جان لیوا دو آتشہ حسن اریان ملک کو چاروں خانے چت کر گیا تھا۔۔۔ اریان نے بغور سر تا پاوں اس شہزادی کا جائزہ لیا تھا

اس گلاب جیسے کھلتے ریڈ کلر میں وہ اسے سرخ گلاب لگ رہی تھی۔۔۔ اسکے ہاتھوں میں اپنے نام کی مہندی۔۔۔ آج وہ لڑکی پور پور اریان ملک کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔۔۔

بے ساختہ اسکے دل نے دہائی دی تھی اس کانچ کی شہزادی کو اپنے دل میں چھپا لے یا کہیں بہت دور لے جائے جہاں اسے اسکے سوا کوئی دیکھ بھی نا سکے۔۔۔

جانے کتنی ہی دیر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساحر میں جکڑے نظروں میں نظریں ڈالے کھڑے تھے

اندر سب دولہا دولہن کا انتظار کر رہے ہیں اور آپ دونوں کا رومینس ہی ختم نہیں ہو رہا۔۔۔ فیصل گلا کھنگالتے ان کو ہوش کی دنیا میں لے آیا تھا۔۔۔

حیام اپنی بے باکی پر کانوں کی لو تک سرخ ہوئی تھی

پلکوں کے جھالڑ گرے تھے۔۔۔

ہاں آرہے ہیں۔۔۔ اریان اسکی بات پر خجل سا ہوا تھا کبھی جو یہ بندہ کچھ سیدھا بول دے فیصل شاہ کو کوستے اپنی دولہن کا ہاتھ تھامے وہ آگے بڑھ گیا تھا

فیصل ان سے پہلے ہی ہال کی جانب گیا تھا

چلیں۔۔۔ اریان کے سوال پر اسنے نظریں جھکائے اجازت دی تھی۔۔۔ اسکی کمر کے گرد اپنا حصار باندھے ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈالے وہ مغرور انداز میں چلتا ہوا ہال کی اینٹرنس پر پہنچا تھا انکے اینٹر ہوتے ہی پھولوں کی برسات کر دی گئی تھی دونوں سائیڈز سے گلاب کی پتیاں نچھاور کی جارہی تھی ۔۔۔ اور وہ دونوں شانِ بے نیازی سے چلتے ہوئے جارہے تھے۔۔۔ وہاں موجود سب لوگ انہیں ستائش نظروں سے دیکھ رہے تھے اگر اریان ملک شہزادہ تھا تو حیام ملک اسکی سلطنت کی شہزادی مقرر ہوئی تھی۔۔۔

راہداری عبور کرکے وہ دونوں سب کی مبارکباد وصول کرتے اس خوبصورت سے سٹیج کی طرف پہنچے تھے جسے اریان ملک نے خود اپنی نگرانی میں تیار کروایا تھا۔۔۔

سرخ گلاب کے پھولوں سے سجے اس جھولے کو بیت نفاست سے تیار کیا گیا تھا وہ جھولا حیام کے دل کو چھو گیا تھا۔۔۔

سٹیج پر جاتے اسنے اپنا ہاتھ حیام کے سامنے کیا تھا جسے وہ ہچکچاتے ہوئے تھامتے سٹیج پر آئی تھی۔۔۔

جھولے پر اسکے ساتھ بیٹھے حیام کی نظریں بار بار اسکے چہرے کی طرف اٹھ رہی تھی جیسے اسکے تاثرات معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔

اریان کے چہرے کو غور سے دیکھتے وہ پھر سے نظریں جھکا گئی تھی اس بات سے بے خبر اریان ملک اسکی ہر حرکت کو نوٹ کر رہا ہے

وہ سب کی مبارکباد وصول کر رہا تھا۔۔۔ اسنے ایک بار پھر کن اکھیوں سے اسکی طرف دیکھا تھا جو اس سے لاتعلق بنا بیٹھا تھا۔۔۔ مگر حیام کی بدقسمتی تھی اریان ملک عین اسی وقت چہرا اسکی جانب موڑا تھا ۔۔۔۔

اسکی جانجتی نظریں اریان ملک کی نیلی آنکھوں سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔ اریان کچھ بولتا حیام نے فوراً سے نظریں واپس جھکائی تھی۔۔۔

آنکھ مچولی کب سے کھیلنے لگ گئی میری معصوم بیوی؟

اسکا ہاتھ تھامتے وہ دلچسپ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اریان کے ہاتھ تھامنے پر حیام نے فوراً سے نظریں ہال میں ڈروائی تھی جہاں سب اپنی باتوں مگن فنکشن انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

مم... میں ایسا کچھ نہیں کر رہی؟

حیام کو آخر جواب دینا پڑا تھا کیونکہ وہ ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا جیسے بہانہ مل گیا ہو دیکھنے کا

مگر مجھے تو اسکا لٹ لگ رہا ہے۔۔۔ اریان نے اسکا تھاما ہاتھ نرمی سے چھوڑتے اپنے بالوں میں پھیرا تھا

حیام کے دل نے بیٹ مس کی تھی۔۔۔ یہ واقعی اتنا خوبصورت ہے یا مجھے لگ رہا ہے۔۔۔ اسنے سوچتے ہی نظریں چورائی تھی

فکر نہیں کرو میں سزا والی بات بھولا نہیں ہوں۔۔۔ اریان کے جملے پر حیام کا چلتا سانس رکا تھا

اور ہاں میں ازل سے ہی خوبصورت ہوں میری جان بس تم نے آج غور کیا۔۔۔ آنکھ دباتے وہ ہنستا ہوا سٹیج سے نیچے اتر گیا تھا

حیام کی حالت بری ہو رہی تھی وہ شخص کیسے میرے دل کی بات جان لیتا۔۔۔ وہ ابھی انہی سوچوں میں مگن تھی جب ان سب کا ریلا سٹیج پر آن ٹپکا تھا

آپ تو بہت کیوٹ لگ رہی ہیں۔۔۔ طوبیٰ پورا منہ کھولے حیرت سے بولی تھی۔۔۔ کیا اندازِ تعریف تھا سب ہی مسکرا دیئے تھے

اریان ملک کی وائف ہیں خوبصورت تو ہونی تھی نا گڑیا۔۔۔ زارا نے اسکے گال کھینچے تھے

پر زارا اگر دیکھا جائے تو حیام اریان سے زیادہ پیاری ہے۔۔۔ ملائکہ نے بھی بولنا ضروری سمجھا تھا

بس دعا کرو۔۔۔ صرف پیاری ہی ہوں باقی عادتیں بھائی جیسی نا ہو۔۔۔ ورنہ۔۔۔ فیصل نے تھوک نگلتے بات اُدھوری چھوڑی تھی

پھر سے الٹی بات۔۔۔

ملائکہ نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔۔ فیصل کیا تمہیں بکواس کرنے کی پرانی عادت ہے؟ ملائکہ کے سوال پر وہاں سب کے بیک وقت قہقہے گونجے تھے

بلا بلا بلا چڑیل کہیں کی۔۔۔ فیصل اسکی نقل اتارتا سٹیج سے ہی نیچے اتر گیا تھا۔۔۔

آج ہمارے بھائی شہید ہونے والے ہیں۔۔۔ زارا آنکھ ونک کرتے حیام کو دیکھ کر ہنسی تھی

جو تب سے بس ان سب کے تبصرے سن رہی تھی

وہ تو پہلے ہی شہید ہو چکا ہے۔۔۔ ملائکہ اترا کے بولتی انکے سامنے اپنا موبائل کر گئی تھی۔۔ جس میں اریان اور وہ دنیا سے بے خبر ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے

اللہ جی کتنے پیارے لگ رہے ہیں دونوں۔۔۔ طوبیٰ خوشی سے چہکی تھی۔۔۔

Made for each other

زارا کی آواز بھی انکی آواز میں شامل ہوئی تھی

حیام کا چہرا ان سب کی ذو معنی باتوں سے سرخ پڑ چکا تھا دل الگ بری طرح شور مچا رہا تھا۔۔۔ اسکا دل چاہا کہیں ایسی جگہ بھاگ جائے جہاں اریان ملک کا نام و نشان تک نا ہو

وہ سب اپنی باتوں میں مگن تھی اور حیام الگ سوچوں میں۔۔۔

اچانک اسکی نظر سامنے سے آتے اریان ملک کی طرف اٹھی تھی جو چہرے پر سرد تاثرات سجائے سٹیج پر ہی آرہا تھا

افففف اللہ جی۔۔۔ کیا یہ پھر میری بات سمجھ گئے۔۔۔ حیام نے خود کے زیرِ اثر اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپایا تھا

حیام کیا ہوا؟ اریان اس تک پہنچتا اسکے ہاتھ چہرے سے ہٹائے وہ فکر مندی سے بولا تھا۔۔۔

باقی سب بھی پریشان ہوئے تھے

وہ۔۔۔وہ مم... میرے سر میں درد۔۔۔ حیام نے بہانا بنایا تھا

اسکی بات سنے اریان نے فوراََ سے میوزک بند کرایا تھا

ملائکہ کو اشارہ کرتے وہ حیام کے ساتھ کی بیٹھ گیا تھا

دودھ پلائی کی رسم بھی ہو چکی تھی اریان نے بنا کوئی چوں چراں کے جتنے پیسے زارا اور طوبیٰ نے مانگے تھے دے کر رولا ختم کیا تھا۔۔۔

بارہ بجے کے قریب وہ لوگ ہال میں پہنچے تھے اب دو بجنے والے تھے رسمیں ادا ہو چکی تھی اریان نے حیام کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جہاں تھکاوٹ رقم تھی

بہو بہت ٹائم ہو گیا ہے رخصتی کب کرانی ہے؟ آسیہ بیگم

سمیرا بیگم کی طرف آئی تھی جو زارا سے رخصتی کی ہی بات کر رہی تھی۔۔۔

جی اماں جی ہم بھی ابھی یہی بات کر رہے تھے

اور کچھ ہی دیر میں وہاں رخصتی کا شور اٹھا تھا

حیام زارا کی مدد سے سٹیج سے نیچے اترتی درانی صاحب کے گلے لگی تھی

کتنی ہی دیر وہ انکے گلے سے لگے روتی رہی تھی

بابا۔۔۔ مجھے آپ کو چھوڑ کے نہیں جانا۔۔۔ حیام نے روتے مضبوطی سے انکا کندھا تھاما تھا جیسے اسے کوئی زبردستی اپنے ساتھ لے جائے گا

اب وہی آپ کا اصل گھر ہے میری جان۔۔۔ میں نے آپ کو پہلے بھی سمجھایا تھا۔۔۔ درانی صاحب نے آنسو پونچھتے اس روتی شہزادی کا ماتھا چوما تھا

وہاں موجود سب لوگوں کی آنکھیں اشک بار ہوئی تھی۔۔۔

طوبیٰ زارا اور ملائکہ بھی رونے میں مصروف کھڑی تھی

تم سب کیوں رو رہی ہو؟ رخصتی حیام بھابھی کی ہو رہی ہے وہ بہت تعجب سے بولا تھا۔۔۔

یہ مومنٹ ہوتا ہی ایسا ہے آنسو خود ہی آجاتے ہیں۔۔۔

زارا نے سوں سوں کرتے اسے جواب دیا تھا

ویسے بھی تم لڑکوں کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئے گئ تم لوگوں کو کون سا اپنی فیملی کو چھوڑ کے جانا پڑتا یہ دکھ صرف لڑکیاں ہی سمجھ سکتی ہیں۔۔۔

اوہ تو یہ وجہ ھے۔۔۔ فیصل شاہ ایسے بولا تھا جیسے کوئی بہت بڑی مسٹری سولو کر لی ہو۔۔۔ مگر کوئی بات نہیں تم فکر نہیں کرو میں تمہارے اس دو ٹکے کے۔۔۔ سوری میرا مطلب تھا انسپکٹر وقاص رضا سے بولوں گا۔۔۔ شادی کی رسمیں کر کے رخصتی بھی کرا لے گا اور پھر تمہیں وہی چھوڑ جائے گا

اب ان دونوں کے لئے تو کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ انکی رخصتی تو ہو چکی مگر تمہاری مدد ضرور کروں گا

اسکا اندازِ گفتگو ایسا تھا مانو ملائکہ اس سے مدد کی بھیک مانگ رہی ہو۔۔۔

آخر وہ فیصل شاہ جو تھا کسی سیریس موقع پر وہ کیسے سیریس رہ سکتا تھا

وہ بول رہا تھا اور ملائکہ خونخوار شیرنی بنی اسکی فضول بکواس ہر بس اسے گھورے جا رہی تھی۔۔۔

فیصل کا ارادہ ابھی قتل ہونے کا نہیں تھا اسلئے وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔۔۔

حیام کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے سمیرا بیگم سے بات کرتے وہ وہاں سے نکل گیا تھا

گاڑی ہال کی اینٹرنس پر لاتے وہ اسکا انتظار کرنے میں مصروف تھا باقی کی گاڑیاں بھی حویلی جانے کے لیے تیار کھڑی تھی

اداس مت ہو حیام۔۔۔ اسنے بہت نرمی سے کہا تھا

وہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی حویلی کے لئے روانہ ہوئے تھے حیام اور اریان کی گاڑی تیسرے نمبر پر تھی باقی کی گاڑیاں بھی آگے پیچھے حویلی کی طرف رواں دواں تھی

سر کو ہلکا سا جنبش دیئے تھوڑا اور کھسکی تھی

بس بھی کر دو میری معصوم بیوی اور کتنا اس دروازے میں گھسو گئی۔۔۔ اریان اسکی حرکت پر ہنسی روکتا اپنے قریب کر گیا تھا

وہ جو بلکل دروازے کے ساتھ چپکی بیٹھی تھی اس اچانک افتاد پر اریان کے سینے سے ٹکرائی تھی

اتنا بھی کیا ڈر شوہر کا؟

اسکے کان میں سرگوشی کرتے اریان نے جھمکوں کو چھیڑا تھا

مم... میں نہیں ڈرتی آپ سے۔۔۔ اسکی قربت میں سہمے وہ دوری بناتے بولی تھی

اچھا نہیں ڈرتی۔۔۔؟ اسکی مزاحمت کو ناکام بنائے وہ ذرا رعب سے بولا تھا

مجھے بس سزا سے ڈر لگتا ھے۔۔۔ آخر وہ سچ بول گئی تھی

اسکے منہ بنا کر کنے پر اریان کو اس پر پیار آیا تھا

کیا دیکھ رہے ہیں؟

سوچ رہا ہوں تمہیں سزا نا دوں۔۔۔ مگر

مگر کیا؟ وہ خوشی اور دکھ کے تاثرات ملائے بولی تھی

مگر پھر مجھے تم پر پیار آتا ہے۔۔۔ بہت اشتیاق سے اسے دیکھتے کہا تھا

تو پیار میں سزا کون دیتا؟ وہ آنکھوں میں بے یقینی لیے پوچھ رہی تھی

اف کورس۔۔۔ اریان ملک۔۔۔

اطمینان قابلِ دید تھا

آپ بہت بُرے ہیں حیام اسکے جواب پر تلملاتی ہوئی پھر سے دروازے کے ساتھ جا چپکی تھی

ہاں تو خود سوچو میری جان ایسی سزائیں پیار میں ہی دی جاتی ہیں۔۔۔

غصہ میں کون ایسی سزا دیتا؟

آف کورس۔۔۔ اریان ملک

حیام نے اسی کے انداز میں منہ بنائے جواب دیا تھا

اسکے جواب پر اریان کا قہقہہ بے ساختہ تھا

حیام کو لگا وہ کچھ غلط بول گئی ہے

میری جان تم واقعی بہت معصوم ہو اریان نے باقاعدہ اسکے گال کھینچے تھے

مگر میں تمہاری سوچ سے زیادہ برا ہوں جس کا اندازہ تمہیں آہستہ آہستہ ہو جائے گا

وہ جو حاضر جواب تھی اسکے آخری جملے کو سمجھتی چہرا جھکا گئی تھی

فیصل جلدی سے اسے وہاں سیٹ کرو۔۔۔ حمزہ نے اسے گائیڈ کیا تھا

وہ سب کچھ دیر پہلے ہی حویلی پہنچے تھے اور اب وہ سب بھائی بھابھی کے ویلکم کی تیاری کرنے میں مصروف تھے

ہاں کر دیا۔۔۔ اب اور کیا کرنا ہے ؟ فیصل جو حمزہ اسے اگلا کام پوچھ رہا تھا اسکی نظر زارا پر پڑی تھی

اوو بس کرو۔۔۔ جتنا بھی میک اپ کر لو لگنا تم نے پھر بھی چڑیل ہی ہے

فیصل نے قہقہ لگایا تھا۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ تم یہاں سے۔۔۔ غصے سے کہتے ساتھ پڑے تمام سموگ بومز زارا نے اسکے منہ پر دے مارے تھے

آہ جنگلی بلی میری ناک ...

ناک پر ہاتھ رکھے وہ اسکی جانب لپکا تھا۔۔۔

خبر دار فیصل جو اب تم لوگوں نے حویلی کو میدانِ جنگ بنایا۔۔۔ حمزہ خطرناک تیور لیے بولا تھا

تمہارے شوہر نے تمہیں بچا لیا لڑکی ورنہ آج من تمہیں سچ والی چڑیل بنا دیتا۔۔۔ غصے سے تلملاتا سموگ بومز اٹھائے وہ باہر نکل گیا تھا

جاؤ جاؤ بڑے آئے تم۔۔۔ اللہ دین کے چراغ والے جن

وہ بھی زارا عون ملک تھی کیسے چپ رہ جاتی۔۔

افففف بس کرو تم دونوں۔۔۔ یہ جنگ اریان کے آنے کے بعد کانٹینیو کر لینا۔۔ ابھی کام ختم کرو

ملائکہ ان پر حکم جھاڑتی پھولوں کی ٹرے اٹھائے ٹیبل کی طرف آئی تھی

بھائی، زارا آپی، ملائکہ آپی۔۔۔ بھابھی آگئی ہیں

طوبیٰ کو باہر مین گیٹ پر نظر رکھنے کی ڈیوٹی دی گئی تھی جو اسکے حساب سے آسان اور سادہ تھی۔۔۔ وہ بھاگتی ہوئی اندر آئی تھی

حویلی میں کھلبلی مچ گئی تھی۔۔۔ جیسے دولہا دولہن نہیں کوئی طوفان آگیا ہو۔۔۔

سب اپنی اپنی جگہ رک جاؤ۔۔۔ حمزہ کی آواز پر سب رکے تھے

سب اپنے اپنے کام سنبھالو۔۔۔ فیصل کیمرہ مین سے بولو وہی دروازے سے شوٹ کرتا ہوا آئے۔۔۔ حمزہ حکم دیتا باہر نکلا تھا

انکے گاڑی سے باہر نکلتے ہی فائر کی آواز گونجی تھی۔۔۔

یہ حرکت فیصل شاہ کی تھی جس نے اریان کے منع کرنے کے باوجود بھی اپنی مرضی کی تھی

شام کے سائے گہرے ہوئے تھے حویلی تک آنے کے راستے میں لگے گلوب جگمگا رہے تھے ٹھیک ہال کی طرح یہاں بھی گلاب کے پھولوں کی پتیوں سے راہداری بنائی گئی تھی اور حویلی کے اندر تک اسکو سجایا گیا تھا

گاڑی سے نکلتے ہی ملائکہ نے اشارہ دیا تھا اور حویلی کی چاروں سائیڈوں سے ان پر گلاب کی پتیوں کی بارش کر دی گی تھی

حیام کو اس سے زیادہ پیارا اور خوبصورت ویلکم کبھی نہیں ملا تھا خوشی اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی

اریان اسے خوش دیکھ کر مسکرایا تھا

اریان کی نظر خود پر محسوس کرتے حیام نے اسکی طرف دیکھا تھا اریان کے ہونٹوں کو طلسم زدہ مسکراہٹ چھو گئی تھی وہ دونوں پھر سے ایک دوسرے کی نظروں میں کھو جاتے فضا میں ٹھاہ کی آواز گونجی تھی

حمزہ کے اشارے پر آسمان بیک وقت لاتعداد رنگ برنگے قندیلوں سے جگمگا اٹھا تھا

بیوٹیفل۔۔۔حیام کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا

اریان مسکرایا تھا۔۔۔

حیام کو وہ سب کچھ عجیب لگ رہا تھا مگر پھر اپنا وہم سمجھتی سر جھٹکا تھا

انکے تھوڑے آگے بڑھتے ہی جیسے قندیلوں کی روشنی کم ہوئی تھی حمزہ کے اشارے پر فیصل زارا اور طوبیٰ نے ہاتھوں میں پکڑے سموگ بومز کے رنگ برنگے دھوئیں کو چاروں اور پھیلا دیا تھا

حیام کی خوشی کی انتہا ہوئی تھی مگر اگلے ہی لمحے وہ چونکی تھی۔۔۔یہ سب کچھ بلکل ویسے ہی ہو رہا ہے جیسے میری وش بک میں لکھا تھا۔۔۔تو اسکا مطلب میری ڈائری۔۔۔

حیام نے گردن موڑے اس ڈائری چور کی طرف دیکھا تھا
جو اسکے روبرو شاہانہ انداز میں چلتے ہوئے راہداری عبور کر گیا تھا
بس کرو حیام نظریں پھیر لو اب۔۔۔سب تمہیں ہی دیکھ رہے ہیں
وہ قدرے دھیمی آواز میں منہ پر ہاتھ پھیرتے بولا تھا
حیام جو اپنی عظیم کتاب کے چوری ہونے کے صدمے میں کھڑی اسے گھورے جا رہی تھی وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ وہ اینٹرنس پر کھڑی ساری فیملی کے درمیان موجود ہے
نظر انداز کرتی ہو تو ایسے جیسے کوئی اریان لک ہے ہی نہیں اور نظرِ کرم کرتی ہو تو باقی سب کو بھول جاتی ہو۔۔۔
اسکے جملے پر حیام کا دل چاہا اپنا ماتھا پیٹ لے
مجھے آپ کو دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔
اسی کے انداز میں جواب دیتے اسنے منہ بنایا تھا
ہم جانتے ہیں بھائی بہت پیارے ہیں پر اب اسکا مطلب یہ بھی نہیں کہ آپ ان میں ہی کھو جائیں بھابھی۔۔۔فیصل گلا کھنگاکتے بولا تھا
اریان کو اسکا تیکھا لہجہ کسی طوفان کا پتہ دے رہا تھا اس سے پہلے وہ کچھ بولتا سمیرا بیگم کی آواز انکے کانوں میں پڑی تھی

بہت ہو گیا مستی مذاق ۔۔۔ زارا جاؤ بھابھی کو اوپر اپنے کمرے میں لے جاؤ وہ بھی تھک گئی ہو گئی ۔۔۔

سمیرا بیگم کی آواز پر حیام نے سکھ کا سانس بھرا تھا

وہ جو سوچ رہی تھی ان سب کی ذو معنی باتوں سے اسکی جان چھوٹنے والی ہے مگر ہائے رے قسمت

ملائکہ کے جملے نے اسکا چلتا سانس روکا تھا

ایسے کیسے آنٹی حیام ایسے نہیں جا سکتی پہلے رسم ادا ہو گئی

انکی بات پر ملائکہ جھٹ سے سامنے آئی تھی

اب کون سی رسم رہ گئی ہے ملائکہ ۔۔۔ اریان نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا تھا

نہیں کچھ خاص نہیں ۔۔۔ بس تمہیں اتنا کرنا ہے کہ حیام کو گود میں اٹھا کر کمرے تک لے کے جانا ہے

نہیں ۔۔۔ اریان کچھ بولتا حیام چیخی تھی

بھابھی یہ رسم ہے اور ہمارے ہاں ایسی رسمیں ہر حال میں پوری کی جاتی ہیں

سمیرا بیگم انکی چالاکی پر ہنسی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی ایسی کوئی رسم نہیں ہے

چلیں بھائی کیا سوچ رہے ہیں پوری رات نہیں ہے ۔۔۔

زارا کی بات پر اریان نے حیام کی طرف دیکھا تھا جو التجائی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اریان کچھ بولتا ان سب نے ہوٹنگ کرنا شروع کر دی تھی ۔۔۔ اسنے ہار مانتے حیام کو گود میں اٹھایا تھا

ان کی ہوٹنگ میں قدرے اضافہ ہوا تھا۔۔۔ حیام خفت سے سرخ پڑتا اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپا گئی تھی۔۔۔

اسکی حرکت پر اریان جی جان سے مسکرایا تھا

وہ کمرے کے دروازے پر پہنچا تھا

جہاں وہ تینوں سینے پر ہاتھ باندھے انکے راستے میں حائل ہوئی تھی

ایسے کیسے بھائی۔۔۔ پہلے ہمارا نیک نکالے اور پھر آپ کمرے میں جا سکتے ہیں۔۔۔ طوبیٰ نے پورے حق سے اپنا حق مانگا تھا

آج جمعرات نہیں ہے۔۔۔ صبح سے اتنی بار بھیک مانگ چکی ہو اب پھر آگئی۔۔۔ پیسے کوئی درخت پر لگے ہیں فیصل کے ماتھے پر تیوری چڑھی تھی

کیوں باد بار اپنی عزت کرانے کا جن چڑھ جاتا ہے تجھے ابھی کچھ بول دے گئی یا کچھ اٹھا کے مار دیں گئیں۔۔۔ اس سے بہتر ہے انہیں اپنا کام کرنے دو اور تم چپ چاپ کھڑے رہو۔۔۔

حمزہ نے اسے مشورہ دیا تھا

ویسے کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو۔۔۔ مگر کیا ہے نا اس جن کی ان چڑیلوں کو تنگ کیے بغیر گزرتی نہیں ہے

۔۔۔وہ ڈھیٹوں کی طرح کہتا دانتوں کی نمائش کر رہا تھا

سیدھی سیدھی طرح بول تجھے بے عزتی کرانے کی عادت ہو گئی ھے۔۔۔ حمزہ نے افسوس سے کہتے اسکا

کندھا تھپتھپایا تھا

یار تم دونوں ذرا چپ ہو جاؤ۔۔۔وہ جھنجھلایا تھا

حمزہ میری پاکٹ سے والٹ نکالو

حمزہ حکم بجالاتے والٹ نکالے اسکے سامنے آیا تھا

میرا کریڈٹ کارڈ نکال دو انہیں۔۔۔ اریان کے کہنے پر حمزہ نے کارڈ نکالے زازا کے ہاتھ پر رکھا تھا

بھائی آپ ایسے کیسے اس بھوکی عوام کو اپنا کارڈ دے سکتے ہیں۔۔۔ فیصل کی حیرانگی کی حد ہوئی تھی

اگر جرات ھے تو جاؤ واپس لے لو۔۔۔ اریان اسے خود پر سے ٹالتا کمرے میں چلا گیا تھا

اریان کی بات پر حمزہ ہنستے ہوئے اس بیچاری شکل والے کو اپنے ساتھ لیے لاؤنج کی طرف بڑھ گیا تھا

قسم لے لو مجھے اس سب کے بارے میں کچھ نہیں پتہ اور نا ہی میں نے ایسا کچھ کہا تھا

کمرے کی سجاوٹ دیکھ کر حیام کا مزید منہ بن گیا تھا

جس پر اریان نے فوراً صفائی دی تھی

حیام بیڈ سے اٹھتی اسکے سامنے آرکی تھی اور کچھ بھی کہے بغیر اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تھا

اریان کنفیوز سا ہوتا اسے دیکھ رہا تھا

وہ کچھ کہنے کے موڈ میں نہیں لگ رہی تھی اسلئے اریان نے خود سے ہی اندازہ لگاتے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا تھا

ہاتھ جھٹکتی مزید آنکھیں گول کیے اسے گھورا تھا

اسے سمجھ میں آیا تھا وہ کیا مانگ رہی ہے۔۔۔ منہ دکھائی کی اتنی بھی کیا جلدی ہے میری جان ابھی۔۔۔

وہ مزید کچھ بولتا اڑتے ہوا کشن نے اسکی بولتے بند کی تھی

میری ڈائری واپس کریں ابھی۔۔۔ وہ غصے سے پھنکارتی صوفے پر جا بیٹھی تھی

سوری وہ تو اب واپس نہیں مل سکتی۔۔۔ اریان کشن کا بدلہ لیتے انتہائی اطمینان سے بولا تھا

حیام جو پاؤں دکھنے کی وجہ سے ہیلز اتار رہی تھی دل چاہا تھا وہی ہیلز اٹھا کے اس ڈائری چور کے سر میں دے مارے۔۔۔

مگر ہائے رے قسمت۔۔۔

وہ مزید کچھ کہتی اریان کا موبائل بجا تھا۔۔۔ وہ نمبر دیکھتے فوراً کمرے سے باہر نکل گیا تھا

ڈھیٹائی کی بھی حد ہوتی ہے مگر نہیں وہ سب تو ان پر آ کے ختم ہو جاتی ہے۔۔۔ ایک نمبر کا ڈھیٹ انسان۔۔۔ میری ڈائری چورالی وہ افسردہ ہوئی تھی کیونکہ وہ ڈائری بچپن سے اسکے پاس تھی مگر اب اس ڈائری چور کے قبضے میں تھی

ڈوپٹے کی پنز اتارے انہیں ٹیبل پر پٹختے جا رہی تھی اور ساتھ ساتھ اس ڈائری چور کی تعریفوں کا سلسلہ بھی جاری رکھا تھا

پہلے نکاح کیا اور پھر ڈرا دھمکا کے رخصتی بھی کرا لی اور اب میرے ڈائری۔۔۔ اللہ جی کہاں پھنس۔۔۔

اپنے پیچھے اریان ملک کو کھڑے دیکھ اسکے الفاظ ادا ہونے سے انکاری تھے

آآ۔۔۔پپ۔۔پ کب آئے۔۔۔زبان لڑکھڑائی تھی

ہمیشہ کی طرح جب تم میری تعریفیں کرنے میں مصروف تھی

اپنا عکس شیشے میں دیکھتے وہ پر سکون سا بولا تھا

مت بھولا کرو میری جان تم میری دسترس میں تو تم سے جڑی ہر شے نے بھی اریان ملک کی ہی دسترس میں ہونا۔۔۔ تھوڑی اسکے کندھے پر تکائی تھی

اریان نے اپنے اور اسکے درمیان ہوا کے گزرنے کا راستہ بھی نہیں چھوڑا تھا

اسکے حرکت کرتے ہاتھ تھمے تھے۔۔۔ اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر حیام کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا تھا

ڈوپٹہ سرک کر کندھوں تک آ گیا تھا اپنا آپ اس شہزادے کی قید میں دیکھ کر وہ بے بس ہوئی تھی

ڈ۔۔۔ڈائری۔۔۔واپ۔۔۔س۔۔۔چ۔۔۔چا۔۔ہیئے

وہ کوئی جسارت کرتا حیام کی بڑبڑاہٹ کانوں میں پڑی تھی

اریان نے اسکے مزاحمت کرتے ہاتھ تھامے تھے۔۔۔

لاکر میں ہے صبح واپس لے لینا۔۔۔ گھمبیر تا سے کہتے اسکی کان کی لو کو چوما تھا۔۔۔ وہاں سے کندھے پر اپنے سلگتے لب رکھے تھے

اسکی بڑھتی جسارتوں پر حیام کا دل پسلیاں توڑے باہر آنے کو تھا سانسوں میں الگ انتشار برپا ہوا تھا

۔۔۔۔

مم... مجھے چینج کرنا۔۔۔ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے اکھڑی سانوں کو بحال کرتے وہ جھٹکے سے دور ہوئی تھی

وہ کچھ کہتا حیام نے چینجنگ روم کی طرف ڈور لگائی تھی

اسکا موڈ بگڑا تھا مگر پھر خود ہر ضبط کرتے چینج کیے وہ اپنی جگہ پر لیٹ گیا تھا

جب اسے یقین ہو گیا کہ اریان سو گیا ہے تب وہ دبے قدموں سے باہر آئی تھی۔۔۔ اسکی قربت میں رہنا حیام کو ناممکن لگتا تھا اسلئے بیڈ سے تکیہ اٹھائے وہ صوفے کی طرف آئی تھی

واپس آؤ بیڈ پر۔۔۔ اریان کی بارعب آواز نے اسکے بڑھتے قدم روکے تھے

اللہ جی یہ تو سو رہے تھے جاگ کیسے گئے۔۔۔ اسے رونا آیا تھا

اگر تم نہیں آسکتی تو بتا دو میں اٹھا کے لے آتا ہوں۔۔۔ اسکی آواز پھر سے گونجی تھی

اسکی دھمکی پر حیام کا ننھا سا دل لرزا تھا مرے ہوئے قدم اٹھاتی بیڈ تک آئی تھی اور چپ چاپ ایک کونے میں سکر کر لیٹ گئی تھی

تمہاری مرضی بہت امپورٹنٹ ہے میرے لیے۔۔۔

اپنے منہ زور جذبات پر قابو پاتے اریان نے اسکی پیشانی چومی تھی۔۔۔

اپنی بات کہتے وہ اپنی جگہ پر جا لیٹا تھا تاکہ وہ کمفرٹیبل ہو کے سو سکے۔۔۔

اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھتے اسکا لمس محسوس کیا تھا حیام اندھیرے میں اسکا چہرا دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی

اسے خوشی ہوئی تھی کہ وہ کھڑوس اپنے وعدے کا پابند تھا
حیام بھی سکھ کا سانس بھرتے آنکھیں موند گئی تھی

سو گئی تم؟

مقابل جتنا بے چین تھا وہ اتنی ہی بے خبر تھی

اسکو سکون سے سوتے دیکھ حمزہ نے اسکے چہرے کے ہر ایک نقوش کو انگلی سے چھوا تھا۔۔۔

آنکھوں کو چھوتے ناک سے ہوتے وہ اسکے ہونٹوں پر رکا تھا

اسکے گلابی نرم گلزار سے ہونٹوں کو چھوتے وہ مدہوش ہوا تھا۔۔

مگر اس سے پہلے ہی اسکی انگلی میں درد اٹھا تھا کیونکہ زارا نے اسکی انگلی کو اپنے دانتوں تلے زور سے دبایا تھا

آہ۔۔۔ حمزہ نے اپنی انگلی سہلائی تھی جہاں پر زارا کے دانتوں کے نشان واضح ہو رہے تھے

اگر اب مجھے تنگ کیا تو میں تمہیں کمرے سے باہر نکال دوں گی حمزہ۔۔۔ وہ غصے سے کہتی رخ دوسری طرف کر گئی تھی

مجھے نیند نہیں آ رہی یار میں کیا کروں۔۔۔

جو بھی کرو مجھے کچھ مت کہو میں پہلے ہی بہت تھکی ہوئی ہوں ابھی مجھے سونے دو۔۔۔

تمہیں تنگ کر لوں۔۔۔ حمزہ اسکا رخ اپنی طرف موڑے گردن میں منہ چھپا گیا تھا

زارا کی سٹی گم ہوئی تھی۔۔۔ کیا مصیبت ہے یار سونے دو۔۔۔۔

حمزہ جو اسکے قریب رہتے سونے کی کوشش کرنے کا سوچ رہا تھا زارا کے لہجے پر سر اٹھا کے اسے دیکھا تھا

۔۔۔

زارا کو اسکی آنکھوں میں پریشانی اور بے چینی واضح نظر آ رہی تھی۔۔۔

وہ کچھ بھی کہے بغیر خاموشی سے اٹھا تھا

کہاں جا رہے ہو؟ زارا کو اپنے تیز لہجے کا احساس ہوا تھا

باہر جا رہا ہوں تم سو آرام سے۔۔۔

وہ خفگی سے کہتا اٹھا تھا

نہیں جانا۔۔۔ زارا نے اسکا بازو تھاما تھا۔۔۔

جانے دو یہاں رہوں گا تو تمہیں تنگ کرتا رہوں گا۔۔۔

کوئی بات نہیں کرلو تنگ بٹ منہ نہیں بناؤ۔۔۔

ہمم۔۔۔ وہ بس اتنا ہی بولا تھا

حمزہ سوری نا پلیز ناراض نہیں ہو۔۔۔ اسنے باقاعدہ کان پکڑے تھے

نہیں ہوں ناراض۔۔۔ کہتے وہ خاموشی سے اپنی جگہ پر لیٹا تھا

زارا خود کو کوستی اسکی طرف آئی تھی۔۔۔

یہاں سر رکھو۔۔۔ اپنا بازو اسکے تکیے پر رکھے حکم دیا تھا

میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔

حمزہ۔۔۔

اسکے لہجے میں جھلکتی وارننگ پر حمزہ نے اسکا حکم مان لیا تھا

ناراض مت ہوا کرو مجھ سے میرے چوزے۔۔۔ زارا اسکے گال کھینچتی مسکرائی تھی

وہ ہنوز آنکھیں بند کیے لیٹا رہا

زارا نے ٹیبل ہر پڑا ڈوپٹہ اٹھایا تھا اسے سر پر رکھتے آیت الکرسی کا ورد کیا تھا اور اس بگڑے موڈ والے چوزے پر پھونکا تھا۔۔۔

اب تمہیں نیند آجائے گئی اور بے چینی بھی نہیں ہو گئی

وہ تو تمہارے قریب آکر ویسے بھی ختم ہو جاتی ہے وہ آنکھیں بند کیے سر اسکی بازو سے ہٹاتے کندھے پر رکھ گیا تھا

اپنی بیوی کی اتنی پرواہ پر اسے خود پر رشک آیا تھا

حمزہ نے اسکی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھے تھے

اسکے بالوں میں رینگتے زارا کے ہاتھ تھمے تھے

حمزہ چیٹنگ کر رہے ہو تم۔۔۔ وہ بامشکل بولی تھی

تم مجبور کرتی ہو حمزہ نے دانت اسکی گردن میں گاڑھے تھے

زارا کے منہ سسکی نکلی تھی۔۔۔ وہ کچھ بولنا نہیں چاہتی تھی اگر بولتی تو وہ ناراض ہو جاتا۔۔۔

آج بخش رہا ہوں کل ایسی امید مت رکھنا۔۔۔ اسکے کان میں سرگوشی کرتے منہ اسکے بالوں میں چھپائے وہ آنکھیں بند کر گیا تھا

آج جان بچ گئی تھی مگر کل کا سوچتے زارا کی جان لبوں کو آئی تھی۔۔۔

نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی تھی۔۔۔

سورج کی شعائیں چھن کر کے کھڑکی سے اندر داخل ہو رہی تھی

اپنے منہ پر تیز روشنی پڑتے اسنے آنکھیں کھولی تھی

موندی موندی آنکھیں کھولے اسنے اپنے ارگرد کا جائزہ لیا تھا جہاں وہ اس ہال نما کمرے میں اکیلی تھی

اسکا پہلا خیال اریان ملک کی گرد گھوما تھا۔۔۔

حیام نے فوراً سے نظر سامنے دیوار پر ٹنگی گھڑی کی طرف پھیری تھی جہاں صبح کے سات بج رہے تھے

اور پھر کمرے میں چاروں اور دیکھا تھا

جلدی سے فریش ہوتے، قضا نماز ادا کرتے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

ویسے جان نہیں چھوڑتا اور آج جب یہاں میرے ساتھ ہونا چاہئے تو پتہ نہیں کہاں چلا گیا؟

افففف حیام تجھے تو راستوں کا بھی نہیں پتہ اگر اس حویلی میں کہیں کھو گئی تو۔۔۔ خود سے ہی باتیں کرتی وہ لڑکی پاگل نظر آرہی تھی۔۔۔

اتنا تو یاد ہے کہ یہ سیڑھیاں عبور کر کے کمرے تک آئی تھی۔۔۔ سوچتے وہ فوراً سے سیڑھیاں عبور کر گئی تھی مگر اب کہاں جاؤں وہ اس وقت اس ہال نما کمرے میں موجود تھی جہاں سے حویلی کے باقی ہال کمرے ملحقہ تھے

پھر سے نہیں۔۔۔ وہ گھومتی پھرتی پھر سے اسی ہال میں آرکی تھی۔۔۔

اسے رہ رہ کر اریان ملک پر جی بھر کے غصہ آ رہا تھا۔۔۔

ارے حیام کیا ہوا؟

ملائکہ جو ڈائننگ ہال کی طرف جا رہی تھی حیام کو اکیلے ہال میں گم سم کھڑے دیکھ ٹھٹکی تھی

کک... کچھ نہیں اسنے خود کو نارمل دیکھانے کی پوری کوشش کی تھی۔۔۔

تم رو رہی ہو؟ ملائکہ نے اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا

اور اریان کہاں ہے؟ اسنے تعجب سے سوال کیا تھا

مجھے نہیں پتہ کہاں ہے وہ... حیام سوں سوں کرتی لہجے میں ڈھیروں ناراضگی سموئے بولی تھی۔۔۔

ملائکہ کو حیرانی ہوئی تھی۔۔۔ وہ ایسے کیسے اپنی پہلے دن کی بیوی کو اکیلے چھوڑ کے جا سکتا۔۔۔

اچھا تم چلو میرے ساتھ آؤ۔۔۔ ملائکہ آپ ی سوچوں کو جھٹکتی است اپنے ساتھ کیے ڈائننگ ہال کی طرف گئی تھی۔۔۔

حمزہ اور فیصل کہاں ہیں؟ اسنے ہال میں آتے ہی زارا کے کان میں سرگوشی کی تھی

مجھے نہیں پتہ میں نے صبح سے نہیں دیکھا دونوں کو۔۔۔

ملائکہ کو اپنا شک سچ ہوتا نظر آ رہا تھا

ارے حیام بیٹا آپ اٹھ گئی۔۔۔

حیام جو اتنے بڑے ڈائننگ ہال اور اس میں موجود سب کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی سمیرا بیگم کی آواز پر حواسوں میں لوٹی تھی

میں نے آپ کو اٹھانا مناسب نہیں سمجھا سوچا آپ خود ہی اٹھ جاؤ گئی میں ڈسٹرب نا کروں وہ مسکرائی تھی

بیٹھو بیٹا۔۔۔وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔

حیام کو وہی جمے دیکھ وہ پیار سے بولی تھی

حیام انکی اتنی پرواہ پر ہی خوش ہو رہی تھی اسنے مزید کیا بولنا تھا ساری اداسی بھی اڑن چھو ہوئی تھی

حیام اریان کہاں ہیں؟

حیام کے مسکراتے لب انکے سوال پر سکڑے تھے

آنٹی وہ مجھے اسکا میسج ملا تھا۔۔ آج ایک ضروری میٹنگ تھی اسلئے وہ صبح صبح ہی چلا گیا۔۔۔

وہ فوراً سے انکی غیر حاضری کا بہانہ بنا گئی تھی

حیام کو پل کے لئے ملائکہ سے جیلسی محسوس ہوئی تھی جو اس سے زیادہ اسکے شوہر کے بارے میں خبر رکھتی تھی

یہ کیا بات ہوئی نئی نویلی دولہن کو چھوڑ کر وہ پہلے دن ہی کام پر چلا گیا۔۔۔ آسیہ بیگم کی سخت آواز پر حیام کے حرکت کرتے ہاتھ رکے تھے

دادی بہت ضروری میٹنگ تھی اسلئے انہیں جانا پڑا ورنہ وہ آج کے دن کیسے جا سکتا تھا؟ اوپر سے وہ انکی طرفداری کر رہی تھی مگر غصہ اتنا آرہا تھا ان تینوں پر دل چاہا تھا تینوں کا سر پھاڑ دے۔۔۔ میں آتی ہوں جینز کی پاکٹ سے موبائل نکالتے وہ باہر چلی گئی تھی

کہاں ہو تم سب؟ اور یہ کونسا طریقہ ہے کم از کم مجھے بتا کے تو چلے جاتے۔۔۔ بغیر بتائے چلے گئے اور مجھے یہاں سب کے سوالوں کے لئے چھوڑ دیا۔۔۔ اگر آج بروقت میں بات نا سنبھالتی تو تم تینوں کی کلاس پکی تھی

حمزہ کے کال اٹھاتے ہی وہ پھٹ پڑی تھی

اریان سے بولو میں ساری ارینجمنٹس دیکھ لوں گئی بس تم تینوں جلدی سے حویلی پہنچو اس سے پہلے کسی کو بھی شک ہو۔۔۔

ہاں اوکے اللہ حافظ۔۔۔ کال کٹ کرتے وہ واپس سے ڈائننگ ہال میں گئی تھی

سر اب کیا کرنا ہے...؟

اریان نے پریشان سے کھڑے کرنل سے سوال کیا تھا

حمزہ اور فیصل بھی اگلے حکم کی تعمیل کرنے کیلئے تیار کھڑے تھے

یہ ناممکن ہے اریان.... کافی سوچنے کے بعد وہ اتنا ہی بولے تھے

سب کچھ آپکے سامنے ہے سر۔۔۔

سرور کو ہم نے جھوٹی بیل پر ریلیز کر دیا تھا صرف اپنے کام کے لئے اب اگر اجمل خان یہاں موجود نہیں ہے تو وہ سیدھا اپنے اڈے پر جاتا یا اس شخص کے پاس جاتا جس سے اجمل خان ہاتھ ملانے والا تھا

۔۔۔۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو اریان مگر مجھے یقین ہے اجمل خان یہاں آیا تھا۔۔۔

اریان انکی بات پر جزبز سا ہوا تھا

اگر ایسا ہوتا تو ہمیں خبر ہو جاتی سر... اب کی بار جواب فیصل کی طرف سے آیا تھا

اور شاید سرور کو اجمل خان کے نئے پارٹنر کا بھی نہیں پتہ۔۔۔ ورنہ وہ اسکے پاس ضرور جاتا۔۔۔

اجمل خان نا سہی ہمیں اسکے پارٹنر کی ہی خبر ہو جاتی۔۔۔

حمزہ کی بات پر وہ سب متفق ہوئے تھے

مگر پریشانی بھی تو یہی ہے حمزہ کہ اجمل خان یہاں موجود نہیں ہے۔۔۔

اریان نے اپنی کہی بات پھر سے دوہرائی تھی۔۔۔

سرور کو سینٹرل جیل بھیجنے کا انتظام کرواو۔۔۔

میں آل ریڈی وقاص کو بول چکا ہوں۔۔۔ اریان نے پین گھماتے سرعت سے جواب دیا تھا

پھر ابھی صرف ایک ٹاسک ہے اس شخص کا پتہ کرو جو اجمل خان کو ہمارے ملک کی خاص انفارمیشن بیچ رہا ہے۔۔۔ کیونکہ ابھی اس شخص کے ہمارے قبضے میں آنے سے زیادہ اور کچھ بھی ضروری نہیں ہے

۔۔۔

وہ اپنی بات ختم کرتے وہاں سے جا چکے تھے۔۔۔

اسنے اپنی نشست سنبھالی تھی حمزہ اور فیصل بھی پاس رکھی چیئر پر بیٹھ گئے تھے

اب کیا کرنا ہے بھائی؟

وہی جو سر بول کے گئے ہیں... اریان کے جواب پر فیصل نے سر ہلایا تھا

بھائی حویلی سے لاتعداد کالز آچکی ہیں اور مما وہ تو بہت ناراض ہو رہی ہیں۔۔۔ کہہ رہی تھی فوراً سے واپس آئیں۔۔۔

حویلی کے ذکر پر اسکی آنکھوں کے سامنے عکس لہرایا تھا

ہونٹوں پر تبسم پھیلا تھا

گاڑی نکالو حویلی جانے کی تیاری کرو۔۔۔ انہیں حکم دیتا وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ وہ دونوں بھی اسکے پیچھے باہر نکلے تھے

آج کا فنکشن حویلی میں ہی ہے اتنے سارے کام پڑے ہیں اور یہ تینوں ہی آفس چلے گئے ہیں یہاں کے انتظامات کون دیکھے گا۔۔۔ انکے لہجے میں پریشانی ہی پریشانی تھی

آنٹی آپ بلکل فکر مت کریں میں اور زارا ملازموں کے ساتھ ساری تیاریاں دیکھ لیں گئ اور باہر کیٹرنگ والے بھی آچکے ہیں انکل انکے ساتھ ہیں

ملائکہ نے انہیں اپنی طرف سے پورا مطمئن کیا تھا

بہت بہت شکریہ آپ کا بیٹا۔۔۔ مگر ابھی بھی ایک کام ہے

حیام کو پارلر لے کے جانا ہے

اریان بلکل صحیح کہتا ہے آنٹی آپ واقعی چھوٹی چھوٹی باتوں کی ٹینشن لیتی ہیں۔۔۔

انکی ذرا ذرا سی پریشانیاں سن کر ملائکہ مسکرائی تھی

اور تم بلکل اریان کی طرح ہو ہر کام بہت اچھے سے سنبھال لیتی ہو۔۔۔ سمیرا بیگم چہرے پر پر شفقت سی مسکراہٹ سجائے بولی تھی

یہ تو آپ کی محبت ہے آنٹی جو آپ مجھے اس قابل سمجھتی ہیں بہت شکریہ آپ کی اتنی محبت کا۔۔۔

ملائکہ انکے ہاتھ چومتی ادب سے بولی تھی

ہمیشہ خوش رہیں۔۔۔ اللہ آپکے نصیب اچھے کریں مجھے آپ میری زارا طوبیٰ اور حیام کی طرح ہی عزیز ہیں

یہ کس مووی کی ہیپی اینڈنگ ہو رہی ہے...؟ زارا لاؤنج میں داخل ہوتی کافی سیریس انداز میں بولی تھی

کیوں مس زارا حمزہ میر جیلس ہو رہی ہیں؟

ملائکہ بھی شرارت پر اتری تھی

اتنی پیاری لڑکی سے بھلا کون جیلس ہو سکتا۔۔۔ زارا اسکے جوڑا کھولتے بھاگی تھی

آسیہ بیگم اور سمیرا بیگم انکی شرارتوں پر مسکرائی تھی

اچھا بہت ہوا جائیں آپ دونوں اور بھابھی کو دیکھیں انکی ہیلپ کریں شام کے لئے پھر پارلر بھی لگ کے جانا ہے

اوکے میری پیاری مما جان۔۔۔ زارا انکا گال چومتی وہاں سے سیڑھیوں کی طرف گئی تھی

جی ٹھیک ہے بابا آپ بھی اپنا خیال رکھیئے گا اور میڈیسن یاد سے لے لیجئے گا۔۔۔ جی ٹھیک ہے اوکے اللہ حافظ۔۔۔ انہیں ہدایات دیتے اسنے موبائل کان سے ہٹایا تھا

بھابھی ہم آجائیں...

حیام نے سر اٹھا کے دروازے میں کھڑے زارا اور ملائکہ کو دیکھا تھا جو اندر آنے کے لئے اجازت مانگ رہی تھی

یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے بھلا وہ مسکراتی ہوئی انکے پاس گئی تھی۔۔۔

آنٹی نے بولا ہے تمہیں پارلر لے کے....

خاموش ہو جاؤ ملائکہ ۔۔۔ ابھی مجھے بہت امپورٹنٹ بات کرنی ہے بھابھی سے ۔۔۔ زارا نے اسے بیچ میں ہے ٹوکا گا

حیام نے تعجب سے پہلے زارا اور پھر ملائکہ کو دیکھا تھا

ملائکہ جو خود اس امپورٹنٹ بات سے ناواقف

تھی حیام کے دیکھنے پر کندھے آچکا گئی تھی

بھائی نے آپ کو منہ دکھائی میں کیا گفٹ دیا؟

اسکے اتنے عظیم سوال پر ملائکہ نے اسے گھورا تھا

حیام کا چہرا جھکا تھا۔۔۔ اب انہیں کیا بتاتی وہ لڑائی میں اتنا مصروف تھی کہ منہ دکھائی لینا ہی بھول گئی تھی

بتائیں بھی... زارا اسکے پاس تک کے بیٹھتی پھر سے بولی تھی

کک... کچھ بھی نہیں۔۔۔ اسکے اتنے اصرار کرنے پر وہ بامشکل بولی تھی

واقعی....؟ ملائکہ جو اسکی جیولری اکٹھی کر رہی تھی

اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا

اریان بھائی اتنے کنجوس لگتے تو نہیں ہیں۔۔۔ مجھے لگتا وہ اتنی پیاری بیوی کو دیکھ کر گفٹ دینا ہی بھول گئے ہوں گئیں۔۔۔ زارا دماغ لڑاتی کافی سوچ بچار کے بعد بولی تھی

ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔۔ ملائکہ شرارت سے ہنستے آنکھ دبا گئی تھی

حیام انکی باتوں پر سرخ چہرا لیے واڈراب کی طرف لپکی تھی

افففف بھابھی آپ شرما تو ایسے رہی ہیں جیسے اریان بھائی بیٹھے ہوں آپ کے سامنے۔۔۔ زارا اسکی کلائی تھامتے ذومعنی انداز میں کہتی واپس سے اپنے ساتھ بیٹھا گئی تھی

اچھا ایک آخری سوال ؟ صرف اتنا بتائیں آپ نے بھائی کو کیا گفٹ دیا۔۔۔ اب کی بار اسکے لہجے میں شرارت ہی شرارت تھی

اسکے سوال پر حیام کے دماغ میں کل رات کا سین چلا تھا جس میں اسنے اریان کو کشن پھینک کے مارا تھا

حیام کی سانسیں تیز ہوئی تھی وہ کچھ بولتی ملائکہ کی آواز گونجی تھی

چپ ہو جاؤ لڑکی۔۔۔ ملائکہ نے اسکے سر میں چت رسید کی تھی ایک تو تمہارے فضول سوال ہی ختم نہیں ہوتے۔۔۔ جلدی سے ساری جیولری سمیٹو اور ڈریس نکالو ورنہ میں آنٹی سے تمہاری شکایت کر دوں گئی۔۔۔ اسکا دھمکی بھرے لہجے نے اثر دکھایا تھا زارا کو چپ لگی تھی۔۔۔ حیام نے بھی اسکے چپ رہنے پر سکھ کا سانس بھرا تھا

ساری چیزیں رکھ لیں ؟

ملائکہ نے ایک بار پھر تمام بیگز پر جانچتی نگاہ ڈالی تھی

تم نہیں چل رہی ہمارے ساتھ ؟ حیام نے زارا سے سوال کیا تھا جو ڈرائیور کر گاڑی نکالنے کا کہہ کر آئی تھی

نہیں وہ دراصل گڑیا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میں اسے بھی خود تیار کروں گئی اور خود بھی ہو جاؤں گئی۔۔۔

تو میرا جانا کوئی اتنا ضروری نہیں ہے میں بھی۔۔۔

نہیں حیام آنٹی نے سختی سے آرڈرز دیئے ہیں ملائکہ فوراً سے بولی تھی

بلکل بھابھی ویسے بھی میرا طوبیٰ کو چھوڑ کے جانے کا دل نہیں کر رہا۔۔۔ میں تو ویسے بھی نہیں آتی ملائکہ آپ کے ساتھ جا رہی ہے آپ دونوں جائیں ٹائم بھی کافی ہو گیا ہے

زارا انہیں روانہ کرتی سیدھا طوبیٰ کے کمرے میں گئی تھی

چلو کچھ کھالو۔۔۔ بریک فاسٹ سے بھری ٹرے۔ ٹیبل پر رکھتے وہ بیڈ کے قریب آئی تھی۔۔۔ جہاں وہ معصوم سی گڑیا اداس چہرا لیے بیٹھی تھی

کیا ہوا گڑیا؟ اداس کیوں ہو؟

آپی فیصل آج پھر مجھے چھوڑ کے چلے گئے۔۔۔

طوبیٰ کی معصومیت پر اسکا دل چاہا تھا فیصل کی کلاس لگا دے کہ کیوں گئے آفس میری گڑیا کو اداس کر کے....

اچھا ہم اسے مل کے تنگ کریں گئیں پھر تمہارا بدلہ پورا ہو جائے گا ابھی جلدی سے یہ فروٹس کھاؤ۔۔۔
پھر میں تمہیں ایک گڈ نیوز سناؤ گئی

وہ کیا آپی ؟ اسکا اداس چہرا کِھل اٹھا تھا

وہ یہ کہ اب گڑیا کو وہ کڑوی میڈیسن نہیں کھانی پڑے گئی

زارا کی بات پر وہ خوشی سے بیڈ سے اچھلی تھی

رئیلی آپی ؟ اسنے پھر سے تصدیق کی تھی

بلکل اب بیٹھ جاؤ ایک جگہ اگر مما نے تمہیں اچھلتے کودتے دیکھ لیا تو ڈانٹ دے گئی۔۔۔

زارا نے اسے ڈپٹا تھا۔۔۔ طوبیٰ اسکی بات مانتی چپ چاپ بیٹھ گئی تھی یہ ختم کرو میں تمہارا ڈریس پریس کروا کے لاتی ہوں

فروٹس کی ٹرے اسے تھماتے زارا اسکا ڈریس لیے روم سے باہر نکلی تھی۔۔۔

وہ تینوں کچھ دیر پہلے ہی حویلی واپس آئے تھے شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔۔۔ آتے ہی انکی پیشی آسیہ بیگم اور سمیرا بیگم کے ہاں ہوئی تھی۔۔۔ جہاں فیصل اور حمزہ سارا ملبہ اس پر ڈالتے خود بری الزمہ ہوتے وہاں سے رفو چکر ہوئے تھے

اسکی اچھی خاصی کلاس لگ چکی تھی ابھی بھی سمیرا بیگم اسکے بغیر بتائے جانے پر خفا ہو رہی تھی پر وہ سن ہی کہاں رہا تھا اسکا سارا دھیان اپنے کمرے کی طرف تھا جہاں وہ دشمنِ جان تھی اسکی معصوم بیوی...

اچھا نا... اب دوبارہ ایسا نہیں ہو گا سوری نا مما معاف کر دیں وہ بچوں کی طرح اپنی غلطی مانتے انہیں منانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا

میں آپ سے ناراض نہیں ہوں بیٹا مگر آپ اتنا خیال تو کریں ابھی کل ہی وہ بچی یہاں آئی ہے آج اسکا پہلا دن ہے اور آپ اسے چھوڑ کے آفس چلے گئے مجھے کتنی شرمندگی ہوئی اس بچی کے سامنے آپ جانتے بھی ہیں...

ماما وہ آپکی کل کی بچی میں معصوم بیوی ہے مجھے اچھی طرح معلوم ہے اسے بلکہ بھی برا نہیں لگا ہو گا بجائے اسکے اسنے تو شکر ادا کیا ہو گا کوئی اسے تنگ کرنے والا نہیں تھا

اریان کی بات پر وہ ذرا سا مسکرائی تھی

اک بہت شرارتی ہوتے جا رہے ہو اریان۔۔۔ خبر دار جو آپ نے میری بہو کو تنگ کیا۔۔۔ اسکے سر میں ہلکی سی چت رسید کرتے وہ مسکرائی تھی

اب آپکی بہو اتنی بھی شریف اور معصوم نہیں ہے۔۔۔

اسنے منہ بنایا تھا

بات بات پر تو مجھے چیزیں پھینک کے مارتی ہے۔۔۔ اریان مصنوعی غصہ لیے منہ ہے منہ میں بڑبڑایا تھا

کچھ کہا آپ نے؟

نہیں وہ میں پوچھ رہا تھا آہپ کی بہو ہے کہاں؟

دلچسپ لہجے میں سوال کیا تھا

اپنے کمرے میں ہے۔۔۔ آپ بھی جا کے ریڈی ہو جائیں مہمانوں کے آنے کا وقت ہو گیا

وہ تو جیسے یہی سننے کے لیے بیٹھا تھا انکے بولنے کی دیر تھی

اور وہ جھٹ سے کمرے کی طرف بھاگا تھا

سمیرا بیگم اسکی جلدبازی پر ہنسی تھی۔۔۔

اللہ میرے بچے کو ایسے ہی خوش و خرم رکھنا بہت دکھ دیکھیں ہیں اسنے مگر اب میری دعا یہی ہے کہ اسے وہ ساری خوشیاں ملیں جن کا وہ حقدار ہے انکا لہجہ نم ہوا تھا۔۔۔ آسیہ بیگم جو کچھ منٹ پہلے نماز ادا کر کے اٹھی تھی۔۔۔ آمین کہا تھا

مگر کسے خبر تھی...؟ اریان ملک کی خوشیاں کتنے وقت کی مہمان تھی....

اسلام علیکم... !کمرے میں داخل ہوتے اسنے پہلا کام اسے سلام کرنے کا کیا تھا

وہ جو اپنے آپ میں ہی الجھی آئینے کے سامنے کھڑی تھی اس پر ترچھی نظر ڈالتے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی

اتنی ناراضگی کس بات کی ہے میری معصوم بیوی...؟ کہ شوہر کی طرف دیکھنا تو دور سلام کا جواب بھی نہیں دیا

اریان بات کرتے ڈریسنگ پر پڑا واس اٹھائے اس سائیڈ میں رکھ گیا تھا... فارمائے سیفٹی... حیام کے تعجب سے دیکھنے پر اسنے جواب دیتے کندھے آچکائے تھے

تمہارا کیا بھروسہ کب کیا اٹھا کے مار دو... ایک تو میں ٹھہرا تمہارا معصوم سا شوہر۔۔۔

صبح سے جہاں تھے ابھی بھی وہی جائیں یہاں کھڑے رہ کر ایسے تکی باتیں کر کے میرا موڈ مزید خراب نہیں کریں۔۔۔ فل تپے ہوئے موڈ میں اسے جواب دیتی حیام واڈراب کی طرف گئی تھی

میری معصوم بیوی۔۔۔ اریان نے اسکی پیٹھ سینے سے لگائے اپنے حصار میں قید کیا تھا

موڈ تمہارا خراب ہے میرا تو نہیں.... کہتے ساتھ ہی اسنے اپنے دہکتے لب حیام کی صراحی داد گردن پر رکھے تھے

اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی

مم... مجھے... جانا... م... مما.. بلا...

میں ابھی مما کی پاس سے ہی آرہا ہوں انہوں نے تمہیں نہیں بلایا اسکا چہرا اپنی طرف موڑے وہ متوازن لہجے میں بولا تھا

میری قربت سے رہائی اتنی آسان نہیں ہے میری جان ان بہانوں سے کام نہیں چلے گا انگوٹھے سے اسکا گال سہلاتے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اسکی نظریں بھٹک بھٹک کر اسکے سرخ لپسٹک سے سجے ہونٹوں پر جا رہی تھی۔۔۔

مم..مجھے کچھ کام..... حیام اسکی بے باک نظروں سے کنفیوز ہوتے جھوٹ بھی نہیں بول پا رہی تھی ۔۔۔وہ تو اپنے بولنے پر پچھتا رہی تھی

حیام کی گری پلکیں اور اپنی باہوں میں اسکا کپکپاتا وجود اریان ملک کو مزید بے خود کر رہا تھا... دل کی خواہش پر سر خم کرتے وہ اسکے ہونٹوں پر جھکتا کمرے کا دروازہ بجا تھا

حیام فوراً سے اسکے حصار سے نکلتی دور جا کھڑی ہوئی تھی

اسنے کھا جانے والے نظروں سے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

آجاؤ... اجازت دیتے اسنے واچ اتارے بیڈ پر اچھالی تھی

صاحب جی... وہ بیگم صاحبہ چھوٹی بیگم کو نیچے بلا رہی ہیں

کیوں بلا رہی ہیں...؟

وہ جی انکے بابا صاحب آئے ہیں تو انہوں نے کہا آکے مل لیں بعد میں...

ٹھیک ہے تم جاؤ... آرہی ہے تمہاری چھوٹی بیگم صاحبہ ۔۔۔ اریان اسکی بات کاٹتے اسے روانہ کر چکا تھا

اسکی نظریں خود پر جمی دیکھ حیام دروازے کی طرف بڑھی تھی

جلدی آنے کی کوشش کرنا مجھے تم سے ضرورت بات کرنی ہے

وہ جو جانے کیلیۓ تیار کھڑی تھی اریان کی جملے پر سر اثبات میں ہلاتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی

بال بکھرے ہوئے وہ ڈوپٹے سے بے نیاز کمرے کو ہر شے تہس نہس کیے نا جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی

۔۔۔

کیا ڈھونڈ رہی ہو؟

ملائکہ نے اس آواز پر کھٹ سے الميرا بند کیے اپنے پیچھے دیکھا تھا۔۔۔ جہاں وہ پولیس وردی میں ملبوس چہرے پر حسین سی مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

پہلے میں نے سوال کیا تھا...

تم یہاں بھی پہنچ گئے ملائکہ نے اسکی ڈھیٹائی پر دانت کچکچائے تھے

تم میرے کمرے میں کیسے آئے....؟ دروازے تو لاک کیا تھا

وہ ابھی بول رہی تھی اور وقاص کھڑکی کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔۔

اسنے اپنا ماتھا پیٹا تھا

تمہارے سر میں درد ہے... ؟جو ایسے کر رہی ہو

نہیں میری قسمت سو گئی ہے اسے جگا رہی ہوں ایسے کر کے

ملائکہ کو اس پر تپ چڑھی تھی

کیا ہوا غصے میں کیوں ہو؟ وہ اب سیریس ہوا تھا

نہیں ہوں... جاؤ تم یہاں سے

ادھر دیکھو... وقاص نے اسکا رخ اپنی طرف موڑا تھا

کس بات کی ٹینشن ہے... ؟اسکی گہری آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنائیت سے کہا تھا

وہ کچھ بھی کہے بغیر اسکے کندھے پر سر رکھ گئی تھی

وقاص بھی مزید کوئی سوال کیے بنا اسے اپنی مضبوط بازوؤں کے حصار میں باندھ گیا تھا

اچانک اسے اپنے کندھے پر نمی محسوس ہوئی تھی

ملائکہ... وقاص نے جتنی شدت سے اسکا نام پکارا تھا اسکے رونے میں بھی اتنی شدت در آئی تھی

کیوں رو رہی ہو.. ؟کچھ تو بتاؤ

وہ ایک مضبوط لڑکی تھی جسے توڑنا یا رلانا کوئی آسان بات نہیں تھی مگر اب اسکا یوں رونا وقاص کو تکلیف میں ڈال گیا تھا

پانچ منٹ... دس منٹ... بیس منٹ گزر گئے تھے وقاص جو اسے رونا دینا چاہتا تھا تا کہ اسکا دل کا بوجھ کم ہو جائے جب وہ چپ نہیں ہوئی تو اسے خود ہی بولنا پڑا تھا۔۔۔

چلو میرے ساتھ... وقاص اسکا ہاتھ تھامتے دروازے کی طرف آیا تھا۔۔۔

کک.. کہاں؟ ملائکہ جیسے وہی جم گئی تھی

آنٹی کے پاس ان سے تمہاری رخصتی کی بات کرنے اور آج ہی تمہاری رخصتی کرواؤں گا۔۔۔۔

وقاص نے اسے اپنے منصوبے سے آگاہ کیا تھا

پاگل ہو گئے تم...؟ وہ جو قبل از رونے میں مصروف تھی ایک دم چونکی تھی

پاگل تو تم ہو گئی ہو مائے لیڈی... ابھی تو میں یہاں ہوں اور تمہارا یہ حال ہے جب میں نہیں ہوتا تب تم کیا کرتی ہو گئی

تمہاری قسم ملائکہ مجھے تمہارے یہ آنسو تکلیف دیتے ہیں میں جانتا ہوں اب بھی تمہارے رونے کی وجہ صرف تمہارا ماضی ہو گا۔۔۔ بھلا کیوں نہیں دیتی اسے تم آخر کیوں خود کو اذیت دیتی ہو... وقاص اسکے چہرے کو اپنی نرم گرفت میں لیتا التجائی انداز میں بولا تھا

میں کوشش کرتی ہوں مگر پھر کوئی ایسی بات کچھ ایسا ہو جاتا۔۔۔ میں نہیں بھول پاتی۔۔۔ وہ بے بسی سے کہتے پھر سے رو دی تھی

اسلئے میں آنٹی سے بات کرنے جا رہا ہوں۔۔۔ میرے پاس رہو گئی میں سب بھلا دوں گا میری محبت تمہیں سب بُری یادوں سے آزاد کر دے گئی بس کچھ یاد رہے گا تو صرف وقاص رضا.... اور بس وقاص رضا.... مان سے کہتے اپنے لبوں سے اسکا ماتھا کا چوما تھا

میں ٹھیک ہوں وقاص تم آنٹی سے کوئی بات نہیں کرو گئے مناسب نہیں لگتا۔۔۔

تم جتنی ٹھیک ہو میں دیکھ چکا ہوں میری جان تمہاری بات نہیں سنوں گا۔۔۔

مگر مجھے ابھی رخصتی نہیں کروانی وقاص تم سمجھتے کیوں نہیں ہو... اسنے انکار کی اصل وجہ بتائی تھی

تو ایسے کہو نا میری جان... ویسے کیوں نہیں کرانی تمہیں ابھی رخصتی... اپنا مضبوط بازو اسکی کمر کے گرد حائل کرتے وقاص نے اسے اپنے بے حد نزدیک کیا تھا

ملائکہ کی دھڑکنیں یکدم تیز ہوئی تھی

وقاص ...

جی جانِ وقاص جواب دو... وہ ہمہ تن گوش ہوا تھا

میں تمہارا سر پھاڑ دوں گئی دور رہا کرو مجھ سے۔۔۔

ملائکہ اپنی ٹون میں واپس آتی اس پر دھاڑی تھی

وہ تو اب ناممکن ہے مائے لیڈی ...

وقاص نے کہتے شدت سے اسکا گال چوما تھا

وقاص کی جسارتیں اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گئی تھی

تم بہت خوبصورت ہو میری جان... ہماری آنے والی زندگی خوبصورت ہے کیونکہ اس میں تم میرے ساتھ ہو اسلیے بھول جاؤ سب اور صرف مجھ پر دھیان دو اپنے آج پر دھیان دو... ہمارے ہونے والے بچوں کے نام سوچو... ملائکہ جو بہت غور سے اسکی محبت بھری آنکھوں میں دیکھتی اسکا ہر الفاظ ذہن نشین کر رہی تھی آخری بات اسکا چہرا سرخ پڑا تھا۔۔۔

اب میں بلکل ٹھیک ہوں اسلئے تم شرافت سے جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے جاؤ ملائکہ نے اسکے گھیرے سے نکلتے بڑے مؤدب انداز سے اسے کھڑکی تک کا راستہ دکھایا تھا

اور ہاں یہ دروازہ ہے... اسے دروازہ کہتے ہیں ...

ٹھیک ہے آئندہ اگر آنا ہو تو اسکا استعمال کرنا... ملائکہ اسے ایسے بتا رہی تھی جیسے وہ کوئی دو سال کا بچہ ہو....

وقاص کا دل چاہا اسکے ایسے بولنے پر اسکا منہ چوم لے مگر وہ شیرنی غصے میں تھی اسلئے شرافت کا لبادہ اوڑھے کھڑکی سے باہر نکلا تھا۔۔۔

پہلا انسپکٹر ہے جو کھڑکی سے کمرے میں داخل ہوتا ہے....

ملائکہ تاسف سے سر ہلاتے ڈوپٹہ اوڑھتی ہال کی طرف گئی تھی

چھوٹی بی بی جی!...

جی...!حیام نے پاس کھڑی ملازمہ کی طرف دیکھا تھا

بی بی جی وہ چھوٹے صاحب جی آپ کو بلا رہے ہیں ...

اسے یاد آیا تھا اریان نے اسے جلدی آنے کو کہا تھا اور وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہی بیٹھی تھی

جاؤ بیٹا اریان کی بات سن کر آؤ!...

اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی درانی صاحب بول اٹھے تھے سب تو وہ چاہ کر بھی نا جانے کا کوئی بہانہ نہیں بنا سکتی تھی

جی بابا...!وہ بے دلی سے انکے پاس سے اٹھی تھی

بات سن کر کیا آؤں گئی جب وہ کھڑوس واپس ہی نہیں آنے دے گا... اف کیا مصیبت ہے.... وہ سخت جھنجھلائی تھی

ایک تو مجھے صبح اکیلا چھوڑ کے چلا گیا وہ بھی بغیر بتائے یہ نہیں کے بندہ بیوی کو.... وہ رکی تھی

یہ سب میں کیا بول رہی ہوں...؟ اسنے تعجب سے خود سے ہی سوال کیا تھا

حیام کیا ہو گیا... میں کیوں اس شخص کے بارے میں سوچ رہی ہوں حیام نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا جہاں صرف اریان ملک کے بارے میں سوچتے ہی اسکی ڈھرکنیں تیز ہوئی تھیں

نہیں مجھے پھر سے محبت نہیں ہو سکتی!...

خود پر کنٹرول کرو حیام تم پھر سے اس شخص کے فریب میں پھنس رہی ہو جس نے تمہیں دن رات اذیت میں مبتلا کر کے چھوڑ دیا تھا... دل و دماغ میں جنگ چھڑ گئی تھی

وہ اپنے ہی رو میں چلتی کمرے تک پہنچی تھی

کمرے میں آتے ہی اسنے ہلکی سی چیخ کے ساتھ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا کیونکہ اریان ملک اسکے سامنے شرٹ لیس کھڑے خود پر باڈی سپرے چھڑک رہا تھا

کیا ہوا میری معصوم بیوی... اریان نے اسکے ہاتھ چہرے پر سے ہٹانے چاہے تھے

نو نو نو... پہلے آپ شرٹ پہنی پلیز... حیام اسکے ہاتھ جھٹکتی چہرا موڑ گئی تھی

اوکے اوکے... واپس جاتے اسنے فوراً سے شرٹ پہنی تھی

اب آنکھیں کھول سکتی ہو تم... اریان مسکراتا ہوا اسکے پاس آیا تھا

جی بلایا تھا آپ نے...؟

حیام لہجے کو نارمل بنائے بولی تھی

ایکچولی مجھے تمہیں کچھ بہت ضروری بتانا تھا

اریان نے اسکے گجروں کے گرد پھیرتے ہاتھ تھامے تھے

یو مین ٹو سے... آپ اپنی اصل پہچان بتانا چاہتے ہیں... اسکے دماغ میں ہال والا واقعہ گردش کر رہا تھا

یہی سمجھ لو... اریان کو وہ اپنی سوچ سے زیادہ سمجھدار معلوم ہوئی تھی

تو بتائیں... وہ نا محسوس طریقے سے اپنا ہاتھ چھڑاتی آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی

I am a spy....!

اریان نے بات کو مختصر کر کے بتانا چاہا تھا

حیام اسکے ادا کیے ان چار لفظوں پر دنگ رہ گئی تھی... اسنے فوراً سے پلٹتے اریان کی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر مزاق کا کوئی شائبہ تک نہیں تھا

وہ جو سمجھ رہی تھی کوئی معمولی سی بات ہو گئی... اتنے بڑے راز ہر گنگ کھڑی تھی

آپ سچ کہہ رہے ہیں..؟

حیام کے سر پر اتنا بڑا دھماکہ کر کے وہ خود بڑے سکون سے کافی کے گھونٹ بھر رہا تھا

بلکل سچ...!وہ کافی کا مگ ٹیبل پر رکھتے اسکے سامنے آیا تھا

ہاتھ پینٹ کے پاکٹ میں ڈالے مغرور انداز میں کھڑا وہ کھڑوس شخص حیام کو اپنے اتنے بڑے راز سے بے یقینی کی آخری حد تک چھوڑ آیا تھا

پانچ سالوں سے میں اس فیلڈ میں خفیہ طور پر کام کر رہا ہوں سوائے میرے ٹیم نے اس راز کے بارے میں کوئی نہیں جانتا... حویلی والے بھی نہیں مگر اب رازداروں میں اضافہ ہوا ہے اور وہ تم ہو میری معصوم بیوی۔۔۔ اریان نے نرمی سے اسکا گال چھوا تھا

آپ کی ٹیم...؟ وہ نا سمجھی سے بولی تھی

ملائکہ صدیقی، حمزہ میر، فیصل شاہ... اریان نے ایک اور دھماکہ اسکے سر کیا تھا۔۔۔

حیام بس پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے کھڑے اس سیکریٹ ایجنٹ کو دیکھے جا رہی تھی کوئی بھی اسے دیکھتا تو پہلی فرصت میں بتا دیتا

وہ لڑکی بے یقینی کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی

تو اسکا مطلب اس دن مال میں جو لوگ آپ پر گولیاں چلا رہے تھے وہ ہمارے دشمن تھے

حیام کے سوال پر وہ ذرا سا مسکرایا تھا.... بلکل میری جان وہ دشمن ہی تھے اب محبت میں کوئی گولیاں تو چلانے سے رہا

سوائے میری معصوم بیوی کے...! وہ کچھ کہتی اریان شرارتی لہجے میں کہتا آنکھ دبا گیا تھا

حیام تو اسکی کوئی بات سن ہی نہیں رہی تھی... وہ تو کسی اور ہی سوچ میں مگن تھی

اس فیلڈ میں ہمیں اپنی پہچان ہر حال میں سیکرٹ رکھنی ہوتی ہے مگر تم میری لائف پارٹنر ہو...
دھیرے سے کہتے اریان نے اسکے چہرے پر جھولتی شریر لٹوں کو کام کے پیچھے اڑسا تھا اس لیے میں چاہتا ہوں مجھ سے جڑی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی تمہیں معلوم ہوں...

مگر یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے... وہ کسی اور ہی رو میں بولی تھی

آئی نو میری جان...! اسلئے تو تمھیں بتایا ہے میں نہیں جانتا... میں نے سہی کیا یا غلط... مگر میں تم سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا... اریان کو وہ کچھ پریشان سی لگ رہی تھی

آپ یہ کام کیوں کرتے ہیں یہ خطرناک ہے... اسکی نظروں کے سامنے بار بار وہ مال والا منظر منڈلا رہا تھا

اللہ نا کرے اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو... اسکے ہاتھ تھامتی وہ لہجے میں ڈھیروں فکر اور خوف لیے ممنائی تھی

اپنی بیوی کی اتنی فجر دیکھ کر اسکے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ ابھری تھی... جو اپنے وطن کے لیے لڑتے ہیں انکی حفاظت خود میرا اللہ کرتا ہے اور حویلی والوں کی دعائیں بھی تو میرے ساتھ ہیں اور اب تو تم...

وہ کہتے کہتے رکا تھا!...

میں کیا..؟خوف کے زیرِ اثر ہی سہی وہ آج اس شخص کے اتنے قریب کھڑی تھی کہ اسکی آنکھوں میں ابھرتا اپنا عکس واضح دیکھ سکتی تھی

تم دعا کرو گئی میرے لیے...؟

وہ جو اسے بہت اشتیاق سے دیکھ رہی تھی پل میں پلکوں کے جھالڑ گرے تھے...

سر اثبات میں ہلاتی اسکے کندھے پر رکھ گئی تھی

اریان بھی اسکی دھڑکنوں کو محسوس کرتا اپنے آپ میں بھینچ گیا تھا

اپنے آس پاس سے بے خبر وہ دونوں ہی اس گاؤں خیز لمحے میں قید کھڑے تھے

حیام اسکے سینے پر سر رکھے اسکی آتی جاتی سانسوں کی روانی میں ہی کھو گئی تھی وہ تو یہ تک بھول گئی تھی اسنے خود سے کیا عہد لیا تھا وہ بس سکون کی تلاش میں بھٹکتی اسکی باہوں میں آئی تھی

کمر پر رینگتے اریان نے ہاتھوں نے اسے ہوچکی دنیا میں لا پٹخا تھا

یہ غلط ہے حیام... اسکے دماغ نے احتجاج کیا تھا

وہ تمہارا شوہر ہے اس میں کچھ غلط نہیں ہے... اور ایک بار پھر اسکے دل و دماغ میں جنگ چھڑی تھی

دماغ کی پکار پر ایمان لاتی اسنے اریان کو خود سے دور دھکیلا تھا اور اسکے حصار سے نکلی تھی

وہ جو سب کچھ بھولائے اس میں مگن کھڑا تھا اچانک کوئی افتاد پر بوکھلایا تھا

کیا ہوا حیام..؟

اریان نے اسکی حرکت پر حیران ہوتے تعجب سے پوچھا تھا

کچھ نہیں ہوا... بس آپ مجھ سے دور رہا کریں مجھے آپ کا میرے قریب آنا نہیں پسند ...

اریان اسکے قریب ہوتا وہ بات ختم کرتے کمرے سے باہر نکلی تھی

مگر اپنے پیچھے اس شخص کو اپنے لہجے سے ششدر چھوڑ کر گئی تھی

چہرے پر پھیلی سنجیدگی دیکھتے ہی دیکھتے پتھریلے تاثرات میں بدل گئی تھی وہ بس سپاٹ چہرے اور دکھے دل سے اس دروازے کو ہی تکتا رہ گیا تھا

کہاں جا رہی ہو...؟

حمزہ نے اس فرار ہوتی لڑکی کا راستہ روکے کلائی تھامی تھی

مم... میں... وہ... آ رہی ہوں بس تھوڑی دیر میں۔۔۔ زارا فوراً سے بہانہ بناتے اپنے کلائی چھڑوانے کی سعی کرنے لگی تھی

جا کہاں رہی ہو یہ بتاؤ؟ اسکی کلائی کو تھامے حمزہ نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا اور زارا کسی ٹوٹی ڈال کی طرح اسکے کشادہ سینے سے آ ٹکرائی تھی۔۔۔ اسکی کمر کے گرد اپنی بازو لپیٹتے حمزہ نے اسے پوری طرح اپنی قید میں لیا تھا۔۔۔

حم... زہ... شادی کو دو ماہ سے زیادہ ہونے والے تھے مگر اب بھی وہ حمزہ کی قربت سے ویسے ہی گھبراتی تھی

جی جان.. نظریں اسکے چہرے پر گاڑھے وہ ہمہ تن گوش ہوا تھا

زارا جو بولنے والی تھی وہ بھی اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتے بھول گئی تھی

آج کس خوشی میں تم نے مجھے سارا فنکشن اگنور کیا ہے؟

اسکے سوال پر زارا نے نظریں اٹھائی تھی مگر پھر خود کو گھورتا پاکر گڑ گئی تھی

میں نے دو سوال کیے ہیں مگر ابھی تک ایک کا بھی جواب مجھے نہیں ملا... اسکے بالوں میں رینگتے حمزہ کے ہاتھ اب کمر پر سفر کر رہے تھے... زارا کی سانسیں تھمی تھی

مم... مجھے چھوڑو... پھر بتاتی ہوں... زارا اسکی جان لٹاتی نظروں سے خائف ہوتی چہرے جھکائے بولی تھی

تاکہ تم طوبیٰ کے روم میں بھاگ جاؤ... حمزہ کے خفگی بھرے لہجے پر زارا نے چونک کر اسکی ظرف دیکھا تھا

اب یہ مت پوچھنا مجھے کس نے بتایا... مگر مجھ سے دور جانے کی حماقت پر تمہیں سزا ضرور ملے گئی... گھمبیر لہجے میں کہتے انگوٹھا اسکے خشک ہوتے لبوں پر پھیرتے وہ بن پیئے ہی بہک رہا تھا... زارا اپنی صفائی میں کچھ بولتی حمزہ اسے گود میں اٹھائے بیڈ پر ڈال چکا تھا...

اب... نہیں... ہو.... گا... ایسا... سوری۔۔۔ حمزہ کو شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ زارا کی جان لبوں کو آئی تھی۔۔۔ زبان لڑکھڑانے لگی تھی۔۔۔ دل الگ ہی دھڑلے پر دھڑک رہا تھا

ڈرو نہیں میری جان...! حمزہ میر کبھی تمہیں ہرٹ نہیں کرے گا

مگر تم پر فرض ہے اپنے شوہر کی جنونی محبت کو سہنا اسے برداشت کرنا... جو تمہیں ہر حال میں کرنا ہے اپنے اس فرض سے تم بھاگ نہیں سکتی۔۔۔ جزبات سے بوجھل لہجے میں سرگوشی کرتے حمزہ اس پر جھکتا بیوٹی بون پر لب رکھ گیا تھا

زارا کے اندر سنسی ڈور گئی تھی وہ آج اتنے وقت بعد پھر سے حمزہ میر کا جنونی روپ دیکھ رہی تھی اسکی جنونی محبت سہنے والی تھی جس سے آزادی بہت مشکل تھی۔۔۔

اسکے مزاحمت کرتے ہاتھوں میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں پھنسائے حمزہ اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا

اسکے لمس کو پاتے ہی زارا کی سانسیں سینے میں ہی اٹکی تھی

کافی دیر تک اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتارتے وہ پیچھے ہٹا تھا

زارا لمبے لمبے سانس لیتی اسکے سینے میں چہرا چھپا گئی تھی

حمزہ کے لب مسکرائے تھے اس سے بچنے کے لیے وہ اسکی ہی پناہوں میں چھپ رہی تھی

آج بخشش ناممکن ہے جان... اسکی کمر کو سہلاتے حمزہ نے کان کی لو کو دانتوں تلے لیا تھا۔۔۔

اسکی بڑھتی جسارتوں کے ساتھ زارانے خود کو اسے سونپ دیا تھا کیونکہ آج رہائی ناممکن تھی بازو اسکی کمر کے گرد باندھے آنکھیں بند کرتے زارا اسکی شدتوں کو سہتی اسکی جنونی محبت میں پور پور بھیگ گئی تھی

ولیمے کا فنکشن اپنے اختتام پر پہنچا تھا آج کا فنکشن بھی اسکے شایانِ شان تھا مگر پھر بھی وہ اداس تھی اریان کے ساتھ اپنا برتاؤ اسے تکلیف دے رہا تھا مگر حیام اسے اپنے قریب آنے کی بھی اجازت نہیں دینا چاہتی تھی

مہمانوں کے جانے کے بعد اپنے کمرے میں آتے ساتھ ہی اسنے سب سے پہلا کام اس بھاری بھر کم میکسی کو چینج کرنے کا کیا تھا

سادہ سا سوٹ پہنے ڈریسنگ کے سامنے آتے حیام نے جوڑے کی پنز اتاری تھی... تمام فنکشن اسنے اریان کو اگنور کیا تھا یہ بات سوچتے ہی اسکے دل کو کچھ ہوا تھا مگر یہی ہم دونوں کے لیے بہتر ہے خود کو سمجھاتی بالوں کی چوٹی بنائے بیڈ کی طرف آئی تھی وہ اریان کے آنے سے پہلے ہی سو جانا چاہتی تھی مگر ہائے رے بد قسمتی... وہ ابھی سوچ رہی تھی اور اریان ملک کمرے میں داخل ہوا تھا

میر ارات کا ڈریس نکال کر دو... اریان اسکا سر تا پاؤں جائزہ لیتے بیزار سے لہجے میں بولا تھا

حیام نے اسکے الفاظ کے بعد چہرے پر پھیلے سرد تاثرات پر غور کیا تھا... اریان کا اکتایا ہوا لہجہ اسے چھبا تھا مگر کچھ بھی کہے بغیر سر ہلاتی وہ واڈراب کی طرف گئ تھی

تقریباً دس منٹ بعد اسکا استری شدہ ہینگ کیا ڈریس تھامے وہ باہر آئی تھی۔۔۔

یہ لیں !...

وہ جو جوتوں سمیت آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا اسکی آواز پر ٹس سے مس تک نہیں ہوا تھا

دو سے تین بار بلانے پر جب حیام کو یقین آگیا کہ وہ سو گیا ہے ڈریس وہی صوفے پر رکھتی وہ مڑی تھی

مگر نظر اریان کے جوتوں پر پڑتے ہی اسکے دل میں نرمی آئی تھی اسکی نیند کا خیال کرتے حیام نے جھکتے اسکے شوز اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا تھا

وہ جو سوتے وقت بھی محتاط رہتا تھا حیام کے چھونے کی دیر تھی پاؤں پیچھے کھینچتے وہ اٹھ بیٹھا تھا

حیام بھی اس اچانک افتاد پر بوکھلاتی پیچھے ہٹی تھی

کیا کر رہی تھی...؟

اریان اپنے جوتے اتارتا اسکے روبرو آیا تھا

میں تو بس جوتے اتار رہی تھی

جو مہربانی کر رہی ہو وہ کافی نہیں ہے جو اب نئے احسانات میرے سر چڑھانا چاہتی ہو... اریان کے کاٹ دار لہجے پر اسکے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا تھا۔۔ اپنی آنسوؤں سے ڈگمگاتی نظریں حیام نے ان ناراضگی سے بھری سرد وسیاہ آنکھوں میں گاڑھی تھی ...

ایک پل کو اسکا دل تڑپا تھا مگر پھر سنگدل بنے وہ ڈریس اٹھائے چینجنگ روم کی طرف جاتا ایک بار پھر اسکی دہشت زدہ آواز کمرے میں گونجی تھی

کافی بنا کر لاؤ میرے لیے... نیا حکم جاری کیا گیا

وہ ابھی تک وہی سٹل کھڑی تھی اسکے اگلے حکم پر آنسوؤں صاف کرتے کمرے سے باہر نکل گئی تھی

کافی بناتے آنسو ٹوٹ کر کپ کی زینت بنا تھا

وہ پانی کی بوتل لینے کچن میں آئی تھی مگر حیام کو رات کے ایک بجے کافی بناتے دیکھ رکی تھی

حیام کی اسکی طرف پیٹھ تھی اسلئے وہ اسے دیکھ نہیں پائی... مگر ملائکہ اسے روتے دیکھ چکی تھی

حیام کیوں رو رہی ہو..؟

اسکے لہجے میں اتنی اپنائیت تھی حیام اسے دیکھتے ہی گلے سے لگ گئی تھی

حیام ہوا کیا ہے؟ ادھر دیکھو... ملائکہ اسکا رخ اپنی طرف کرتے فکرمندی سے بولی تھی

وہ بس خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی اسے تو جسے کندھا مل گیا تھا رونے کے لئے!...

اریان نے کچھ بولا ہے....؟

ملائکہ اسکی خاموشی سے خود ہی وجہ اخذ کر گئی تھی کیونکہ وہ فنکشن میں ان دونوں کو اداس دیکھ چکی تھی اسکے آنسوؤں میں روانی آئی تھی حیام نے روتے روتے سر اثبات میں ہلایا تھا

ملائکہ نے اسکے جواب پر گہرا سانس بھرا تھا

دیکھو حیام میں نہیں جانتی اریان اور تمہارے درمیان ایسا کیا ہوا ہے جو تم یہاں رات کے اسوقت اکیلے کھڑے رو رہی ہو... ملائکہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اپنائیت سے کہا تھا

مگر میں اریان کو بھی طرح جانتی ہوں

وہ اریان ملک ہے... دنیا کی نظر میں ظالم انسان مگر میں نے اسے تمھارے لیے روتے تڑپتے دیکھا تھا

وہ پتھر کا دل رکھنے والا میں نے اسے تمہارے لیے موم ہوتے دیکھا ہے

اسنے تمہیں ہرٹ کیا اس لئے تم یہاں کھڑے رو رہی ہو مگر وہ ایسا نہیں ہے وہ تمہیں ہرٹ نہیں کر سکتا

وہ دنیا کو جوتے کی نوک پر رکھ کر چلنے والا مغرور انسان جس پر کسی کی بات اثر نہیں کرتی اس پتھر دل پر تمہاری باتیں کسی تعویز کی طرح اثر کرتی ہیں وہ کسی کی ایک نا سننے والا تمہارے ہزار تلخ باتیں سہہ جاتا ہے ایسے مت دیکھو... زیادہ نہیں پر مجھے اتنا ضرور معلوم ہے وہ شخص جسکے سامنے لوگ ہزار بار سوچنے کے بعد بھی بول نہیں پاتے تم اسکو منہ پر کھری کھری سنا دیتی ہو

حیام جو اسے خفگی سے دیکھ رہی تھی نظریں جھکا گئی تھی

اسے سمیٹ لو حیام...! اسکی نظروں میں شرمندگی دیکھتے ملائکہ پھر سے بولی تھی

تم جانتی ہو حیام اگر آج آنٹی سمیرا نا ہوتی تو اریان وہی ٹوٹا بکھرا سا خاموش پتھر دل اریان ک ہوتا یہ آنٹی سمیرا کی محنت اور محبت ہے جس نے اسے سنوار کے رکھا ہوا... ملائکہ فریج سے پانی نکالتے اسے اریان کی حقیقت بتا رہی تھی... اگر اسنے تمہیں ڈانٹا ہے تو ضرور کوئی بڑی وجہ ہو گئی جس کی وجہ بھی تم خود ہی ہو گئی حیام ورنہ اریان ملک تم پر کڑی نگاہ بھی نہیں ڈال سکتا اتنی محبت کرتا ہے تم سے ...

میری ایک ریکویسٹ ہے حیام ... اریان کو بکھرنے مت دینا اسے وہ پرانا والا اریان مت بننے دینا تمہارے آنے کے بعد وہ جینے لگا ہے اسے پھر سے زندہ لاش مت بننے دینا اگر بن گیا تو اس بار مکمل بکھر جائے گا

وہ آنسو بہاتی اسے بہت غور سے سن رہی تھی ملائکہ کی آخری

بات پر حیام کانپی تھی وہ لاکھ نفرت کا دعویٰ کر لیتی مگر یہ حقیقت تھی آج بھی اریان ملک ہی اسکے دل و جان میں بستا تھا

ملائکہ اسے رسانیت سے سمجھاتی جا چکی تھی

حیام بھی شکستہ قدم لیے اس کی باتوں کو ذہن نشین کرتے کمرے کی طرف آئی تھی

وہ اضطرابی کیفیت میں اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا

آہٹ پر مڑا تھا جہاں حیام کافی لیے کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ پہلے ہی بے چین تھا حیام کی سرخ متورم سوجھی آنکھیں دیکھ کر اسکا کلیجہ کٹ کے رہ گیا تھا

کافی... اسنے کپ آگے بڑھایا تھا

یہاں بیٹھو... کپ لیتے اپنے ساتھ صوفے پر جگہ بناتے بولا تھا

وہ بھی چپ چاپ اسکی چھوڑی جگہ پر بیٹھ گئی تھی

روئی کیوں تم...؟

نرم لہجے میں استفار کیا گیا تھا

دل کر رہا تھا!...

آنکھوں میں ڈھیروں خفگی لیے حیام نے اسکی طرف دیکھا تھا

وہ سرد آہ بھر کے رہ گیا تھا

ناراض ہو...؟

میں کون ہوں ناراض ہونے والی... یہ تو آپ کی مرضی ہے جب چاہیں پیار سے بات کریں، جب چاہیں دھتکار دیں...

نا چاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کر گئی تھی

میں تمہیں دھتکارنے کا سوچوں بھی تو میری سانسیں تھم جائیں حیام!...

وہ اتنے کرب سے بولا تھا حیام کو اپنا سانس رکتا محسوس ہو رہا تھا

میں تو بس تمہیں احساس دلانے کی کوشش کر رہا تھا جب کوئی اگنور کرتا ہے محبت کے بجائے بے رخی برتنے لگتا ہے تو کیسا فیل ہوتا ہے"...

لہجے میں ناراضگی ہنوز برقرار تھی

مجھے تمہاری بے رخی جیتے جی مار رہی ہے حیام... کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ یہ سب..؟

حیام نے دیکھا تھا وہ کافی کے مگ پر انگلیاں پھیر رہا تھا نظریں جھکی تھی...ڈر تھا کہیں آنسو نا بہہ نکلیں!.

میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی...وہ بولنے ہی لگی تھی جب اریان نے اسے چپ کرایا تھا

میں نے تمہیں وقت دیا کہ تم اس رشتے کو سمجھو مگر تم تو مجھے ہی اگنور کرنے لگ گئی...وہ طنزیہ ہنسا تھا

میں نے تم سے اپنے حقوق نہیں مانگے وگرنہ میں چاہتا تو زبردستی بھی کر سکتا تھا

وہ مجرم کی طرح سر جھکائے بیٹھی تھی اریان کی بات پر فٹ سے گردن اٹھائی تھی

ایسے مت دیکھو..!میں صرف بتا رہا ہوں وہ الگ بات ہے میں تمہاری طرح اتنا ظالم اور سنگدل نہیں بن سکا"...

لبوں پر زخمی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا

اریان میری بات سنیں پلیز...!وہ صوفے سے اٹھتا حیام نے اسکا بازو تھاما تھا

کیا سنوں حیام... کیا بولو گئی تم اپنی صفائی میں... اب کیا جواز پیش کرو گئی اپنے اس رویے کا...

میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا... صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

مجھ سے پلیز ایسا رویہ مت رکھیں آپ کی بے رخی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی،... وہ بولتے وقت اپنا روار کھا رویہ بھول گئی تھی

تم کب سے ہرٹ ہونے لگی حیام... تم تو نفرت کرتی ہو اور جہاں تک میرا خیال ہے نفرت میں تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہئیے... اسکے آنسوؤں کو اپنی انگلی کے پوروں پہ رچتے وہ سنگدلی سے بولا تھا

میں نفرت نہیں کرتی اور... دیر سے ہی سہی وہ قبول کر گئی تھی

اور کیا..؟ وہ اس اور پر اٹکا تھا... وہ اپنے نفرت کے دعوے پیچھے ہٹ گئی تھی اسکے کچھ مرہم بھرے تھے اسے اپنی بے لوث محبت کا کچھ تو صلہ ملا تھا

مجھے ڈر لگتا ہے اریان...؟ آنسوؤں کے درمیان بھیگی آواز میں بولی تھی

کس بات کا ڈر..؟ وہ مشتعل ہوا تھا

مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے... مجھے ڈر لگتا ہے مجھے پھر سے آپ سے محبت ہو جائے گئی اور آپ... وہ ہچکیاں لیتی بس اتنا ہی بول پائی تھی

اور میں کیا حیام...؟

آپ کی محبت مجھے پھر سے اس اذیت میں ڈال دے گئی جسے میں نے بہت مشکل سے اپنے وجود پر کاٹا تھا...

اسکی آواز کی شدت محسوس کرتے وہ ایک ہی سانس میں بول گئی تھی

اسکے لہجے سے جھلکتی اذیت اور آنکھوں میں رقص کرتے خوف نے اریان کو جھنجھوڑ کے رکھ دیا تھا

تم سے کس نے کہا... کہ تمہیں پھر مجھ سے محبت ہو گئی حیام۔۔۔ لرزتے کانپتے وجود کو اپنے حصار میں لیتے اریان نے اسکی پیٹھ سہلاتے بہت نرمی سے کہا تھا

تم پاگل ہو تم جانتے بوجھتے بھی یہ بات ماننے کو تیار نہیں ہو کہ تم آج بھی مجھ سے پہلے دن جیسی محبت کرتی ہو ہاں وہ بات الگ ہے اس محبت پر کچھ وقت نفرت کے سائے لہرانے لگے تھے اریان آرزدگی سے کہتا اسکے بالوں پر لب رکھ گیا تھا

تمہیں مجھ سے پھر سے محبت نہیں ہو سکتی کیونکہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ اب کی بار عشق ہو جائے تو وہ الگ بات ھے

جو بات اسے نا مانتے ہوئے چھ مہینے گزر گئے تھے آج اریان ملک نے اسکے روبرو اتنی آسانی سے کہہ ڈالی تھی کہ حیام اسکے لفظوں میں کھوئی ان پر ایمان لے آئی تھی

وہ ایمان لے آئی تھی اپنی محبت پر جو صرف اسے اریان ملک سے تھی اول دن سے تھی اور آخر تک رہنے والی تھی

آیک بار آزما کے دیکھ لو... مر جاؤں گا تم تک ذرا سی تکلیف کو بھی آنے نہیں دوں گا

اسکے جملے حیام تڑپتے ہوئے اسکے حصار سے نکلی تھی

اوکے سوری... اریان اسکی خفا خفا نظروں کے مفہوم کو سمجھتے کان پکڑے تھے

اسکی معافی کو قبول کرتے حیام واپس سے اسکے سینے میں جا چھپی تھی اس بات سے بے خبر اسکی یہ ادائیں اس پر بھاری بھی پڑ سکتی تھیں ... اچانک اپنی نازک کمر پر اریان کے رینگتے ہاتھ اور گردن پر اسکا دہکتا لمس محسوس کرتے اس کی جان ہوا ہوئی تھی

آپ ناراض ہیں... ؟اسے پٹڑی سے اترتے دیکھ فوراً سے سوال کیا تھا

نہیں... تم رہنے دیتی ہو ؟.. اریان نے اسکا چہرا اپنے سامنے کیا تھا

اسکے جملے پر حیام کے لب مسکرائے تھے مگر بے باک نظروں کی تاب نالاتے وہ فوراً سے قید سے رہائی پاتے صوفے پر جا بیٹھی تھی مگر سزا پھر بھی ملے گئی۔۔ اریان نے کہتے اپنا سر اسکی گود میں رکھا تھا

کیسی سزا اریان.. ؟حیام سزا کا سن کر ڈری تھی مگر اپنی گود میں اریان کا رکھا سر دیکھ کر بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی

اسکی بوکھلاہٹ اور اوپر سے اپنا نام اسکے ہونٹوں سے ادا ہونا اریان کا خود پر اپنے جذبات پر قابو کرنا مشکل لگ رہا تھا۔۔ حیام کے منہ سے بار بار اپنا نام سننا... وہ اسکا ضبط آزما رہی تھی یہ بھی اریان ملک کی محبت تھی کہ وہ صرف اپنا نام ہی اسکے منہ سے سنتے مدہوش ہونے لگتا تھا ادائیں تو پھر ادائیں تھی

میرا سر دبا دو بس اتنی سی سزا ہے... اریان اسکا سر دپڑتا ہاتھ چومتے اپنے سر پر رکھتے آنکھیں بند کر گیا تھا

حیام نے اپنے کپکپاتے ہاتھ اسکے سر پر رکھے آہستگی سے سر دبانا شروع کیا تھا کچھ دیر بعد ہی اسے محسوس ہوا تھا اریان اسکی گود میں سر رکھے ہی سو گیا... حیام بھی صوفے سے ٹیک لگاتی آنکھیں موند گئی تھی

اپنے آپ کو کسی کی مضبوط گرفت میں محسوس کرتے اسنے ذرا سی آنکھیں کھولی تھی مگر وہ جانتی تھی ایک اس شخص کے علاوہ کسی کو جرأت نہیں تھی اسے چھونے کی... اپنی ادھ کھلی آنکھوں کو بند کرتے حیام اسکی باہوں میں ہی سمٹ گئی تھی

مجھے اٹھایا کیوں نہیں...؟ کیوں خود ساری رات بے آرام ہوتی رہی... اریان اسکو جاگتا پا کر محبت سے لبریز لہجے میں بولا تھا

آپ کہیں جا رہے ہیں...؟ حیام اسے نک سک سا تیار کھڑے دیکھ سوال پر سوال کر رہی تھی

اسے نرمی سے بیڈ پر لٹائے اپنے سلگتے لب اسکی بے داغ پیشانی پر رکھے اریان نے چند لمحے آنکھیں موندی تھی...

بہت ضروری میٹنگ ہے جلدی آجاؤں گا تم نیند پوری کرو... اپنے دل کے شور پر قابو پاتے وہ پیچھے ہٹا تھا

ہاتھ ہنوز بالوں میں رینگ رہے تھے

اسکی لو دیتی محبت سے بوجھل نظروں کی تاب نالاتے حیام نے نظریں پھیری تھی... خیال رکھیئے گا اپنا ۔۔۔ اسے اٹھتے دیکھ فوراً سے کہا تھا۔۔۔ اریان کے لبوں پر دلفریب سی مسکراہٹ آئی تھی ...

جو حکم میرے آقا... سر کو ہلکا سا خم دیئے اریان اسکا آنکھوں میں بھرتا باہر نکلا تھا

اسکی مدہوش کن خوشبو میں رچی بسی وہ مسکراتی ہوئی آنکھیں بند کر گئی تھی

میں قریب آدھے گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں... مجھے آج ہر حال میں اس شخص کا نام چاہیئے۔۔۔ ورنہ تم سب اپنا حال سوچ لینا۔۔۔ دھمکی آمیز لہجے میں کہتے اریان راہداری عبور کر گیا تھا

اریان کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی وہ فریش ہوتی اپنا کمرہ درست کرتے نیچے آئی تھی... ایک دو دن میں ہی زارا اور ملائکہ نے اسے حویلی کے کونے کونے سے متعارف کروا دیا تھا جسکی وجہ سے اب وہ گھبراتی نہیں تھی اسے راستے معلوم ہو گئے تھے حیام قدم اٹھاتی لاؤنج میں آئی تھی جہاں طوبیٰ اور زارا سمیت سمیرا بیگم عون صاحب اور آسیہ بیگم بیٹھی تھیں۔۔۔

حیام نے وہاں داخل ہوتے سب کو سلام کیا تھا... جس کا وہاں موجود تمام لوگوں نے گرم جوشی سے جواب دیا تھا۔۔۔

آئیں بھابھی یہاں بیٹھیں...! زارا اپنے اور سمیرا بیگم کے ساتھ جگہ بناتی بولی تھی۔۔۔

آپ نے بریک فاسٹ کیا... ؟ حیام جو زارا کی طرف دیکھ رہی تھی سمیرا بیگم کی آواز پر انکی طرف مڑی تھی

نہیں مما... میں نے چائے پی لی تھی اور کچھ کھانے کو دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

بیٹا دل نہیں چاہتا پھر بھی کھانا پڑے گا ایسے تو آپ کمزور پڑ جائیں گئیں سمیرا بیگم کی فکر مندی سے ڈوبی آواز پر حیام کے ہونٹ مسکرائے تھے۔۔۔

صبح کا ناشتہ سب سے زیادہ ضروری ہوتا ہے مگر نہیں آج کل کی لڑکیوں کو بھلا کون سمجھائے۔۔۔ دادی اسکی لاپروائی پر دبے دبے غصے میں بولی تھی۔۔۔

سوری دادو... آئندہ نہیں ہو گا ایسا... سمیرا بیگم اسکی سائیڈ لیتی حیام کی سوری پر مسکرا اٹھی تھی۔۔۔

میرا بیٹا آپ بتا دیتے جو آپ کو کھانے کا دل کر رہا تھا آپ کی مما بنوا دیتی عون صاحب اپنی بہو کی معصومیت پر رشک کرتے محبت سے بولے تھے

جی بابا... حیام انکی اتنی محبت پر بس اتنا ہی بول پائی تھی

آپ بیٹھیں میں آپ کیلئے فریش جوس لے کر آتی ہوں ...

مما میں خود لے لوں گئی انہیں اٹھتا دیکھ حیام فوراً سے بولی تھی

میں دیکھ چکی ہوں بیٹا آپ بھی ان دونوں کی ہی کاپی ہیں کھانے سے دور بھاگنے والی... سمیرا بیگم خفگی سے کہتے زارا اور طوبیٰ کو بھی کھینچ لائی تھی

افففف مما... طوبیٰ جو موبائل میں گیم کھیل رہی تھی بولتے پھر سے مصروف ہو گئی تھی

ویسے خیر تو ہے نا بھابھی آج کل آپ کی صبح بہت لیٹ ہوتی ہے سمیرا بیگم کے وہاں سے جاتے ہی زارا نے اسے کونی مارتے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

حیام اسکی بات کا مطلب سمجھتی سرخ پڑتے چہرے کو جھکا گئی تھی

آہاں آپ تو بلش کر رہی ہیں کہیں بھائی کے خیال تو نہیں آرہے زارا اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئی تھی

ایسا کچھ نہیں ہے حیام چہرا موڑتے تنک کر بولی تھی

مانیں نا مانیں مجھے تو ایسا لگتا ہے زارا شریر لہجے میں کہتے ہنسی تھی۔۔۔

کیوں تنگ کر رہی ہو بھابھی کو...

سمیرا بیگم نے حیام کا سرخ پڑتا چہرا اور زارا کی مشقوق حرکتیں دیکھ اسے ڈپٹا تھا

ارے نہیں مما... میں تو بھابھی سے شاپنگ کا پلان ڈسکس کر رہی تھی کیوں بھابھی...؟ زارا آنکھ مارتے پھر سے ہنسی تھی

حیام نے سوالیہ نظروں سے اسے گھورا تھا جو کسی بھی ایسے پلان سے ناواقف تھی...

ہاں بلکل حیام بیٹا آپ بھی کل چلنا ہمارے ساتھ... ہم سب طوبیٰ کے بے بی کے لئے شاپنگ کرنے جا رہے ہیں ...

بے بی کی شاپنگ کا سنتے ہی حیام کا چہرا کھل اٹھا تھا ...

دراصل مما آپ کو ایکسپیرینس کروانا چاہتی ہیں اب کل کو آپ کا اور بھائی کا بے بی ہوگا تو آپ کو مشکل نہیں ہو گئی نا... یہاں بھی زارا نے اسے نہیں بخشا تھا۔۔۔ حیام نے خفت سے سرخ پڑتا چہرا مزید جھکا لیا تھا۔۔۔ شرم کرو لڑکی ...

ارے دادو شرم کیسی.... زارا ڈھیٹائی کا مظاہرہ کرتی دانت نکالتے بولی تھی۔۔۔

دیکھ رہی ہو اسکی حرکتیں بہو۔۔۔ جب وہاں سے کچھ نہیں بنا تو آسیہ بیگم نے اپنی توپوں کا رخ سمیرا بیگم کی طرف کیا تھا۔۔۔ عون صاحب ضروری کال سننے لان کی طرف بڑھ گئے تھے جس کا بھرپور فایدہ اٹھاتے زارا بے باکی کی حد کر رہی تھی۔۔۔

مم... میں کمرے میں جاتی ہوں مجھے بابا کو کال کرنی ہے حیام کو وہاں بیٹھنا دشوار لگ رہا تھا چپ چاپ بہانا بناتے جوس کا گلاس اٹھائے کمرے کی طرف ڈور لگا دی تھی

پیچھے زارا کے قہقہے جاری تھے۔۔۔

بہت بد تمیز ہوتی جا رہی ہو زارا۔۔۔ سمیرا بیگم نے اسکے کان کھینچے تھے

آہ... ماما کان چھوڑیں درد ہو رہا ہے... آنے دو حمزہ کو ساری حرکتیں بتاؤں گئی تمہاری وہی سدھارے گا اب تمہیں۔۔۔ سمیرا بیگم اسے دھمکی دیتے کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔ اور زارا بس ہکا بکا انکی دھمکی پر لاجواب بیٹھی تھی۔۔۔ تو اب مما آپ مجھے اپنے داماد سے ڈرائیں گئیں اسکا نام لے کر مجھے بلیک میل کریں گئیں۔۔۔۔ صوفے پر بیٹھے زارا نے صدمے سے کہا تھا۔۔۔

بلکل کروں گئی دو منٹ ہوئے نہیں اس بچی کو اتنا تنگ کیا آپ نے کہ وہ واپس سے کمرے میں چلی گئی ۔۔۔ ارے مما سوری میں بھابھی کو بھی سوری بول دوں گئی نا آپ پلیز حمزہ کو نہیں بتانا۔۔ آخر میں وہ درخواستاً بولی تھی۔۔۔

اب کیا کرنا ہے... نا اجمل خان کو پتہ چلانا اسکے پارٹنر کے نام کا...

کشادہ سا کمرہ جسکو بہت نفاست سے سیٹ کیا گیا تھا ایک طرف کھڑکی اور دوسری دیوار کے ساتھ بک شیلف رکھی گئی تھی جس میں لاتعداد کتابوں کے ڈھیر تھے کمرے کے وسط میں شاندار سا جھومر اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔۔ ایک طرف رولنگ چئیر اور اسکے سامنے ٹیبل کے ساتھ چند کرسیاں رکھی ہوئی تھی جب کے دوسری طرف صوفہ سیٹ رکھا گیا تھا... رولنگ چئیر پر بیٹھا شخص اضطرابی کیفیت میں کہتا پریشان معلوم ہو رہا تھا۔۔ مگر مقابل کے چہرے پر صرف سکون ہی سکون تھا جیسے اسے کسی بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا۔۔۔

اسکا سکون دیکھتے وہ مزید کچھ بولتے... وہ اجازت لیتی آفس روم میں داخل ہوئی تھی

کس نے کہا نام معلوم نہیں ہوا؟

وہ اتراتی ہوئی کرنل کے سامنے آئی تھی

کرنل خوش ہوا تھا مگر اریان یونہی سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھا غیر مرئی نقطے کو تک رہا تھا

کیانام ہے..؟

اکبر خان...

جہاں کرنل نے ملائکہ کی طرف حیران نظروں سے دیکھا تھا وہی اریان نے پوری بے یقینی دیکھاتے اسکی شکل دیکھی تھی اسے بے ساختہ زارا اور حمزہ کی مہندی والا دن یاد آیا تھا

اگر اجمل پاشا کا پارٹنر اکبر خان ہے تو اسکا مطلب اسکا پہلا۔۔۔

انکی پہلی نظر حویلی پر ہے... ملائکہ نے جملہ مکمل کیا تھا

حیام...! اسکا دل مٹھی میں آیا تھا

سر میں یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا مجھے اجازت چاہیے۔۔۔ اسکے لہجے میں التجا تھی

اریان ہم اس بارے میں پہلے ہی بات کر چکے ہیں اب مزید کوئی بات نہیں ہو گئی اپنی ٹیم سے کہو اکبر خان کی گرفتاری کا وارنٹ نکلوائیں اور اسکے ذریعے اجمل پاشا تک پہنچیں

اسکے ذریعے کیا سر... وہ کیوں ہماری مدد کرے گا کیوں اس کی معلومات ہمیں دے اور کیا بھروسہ وہ جو بھی بتائے گا سچ بتائے گا... وہ دھیمے مگر سخت لہجے میں استفار کر رہا تھا

ملائکہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کس چیز کی اجازت چاہ رہا ہے جس کیلئے وہ اپنے سئنیر تک سے بحث کرنے کو تیار تھا وہ کچھ بھی کہے اپنی جگہ سے اٹھے تھے انکے قدم آفس روم سے باہر نکلتے اریان کے لفظوں نے انہیں رکنے پر مجبور کر دیا

اگر میری بیوی یا میرے خاندان کے کسی فرد کو اکبر خان یا اجمل پاشا کی وجہ سے ذرا سی بھی تکلیف پہنچی تو باخدا میں ان دونوں سمیت انکی ریاست کو جلا کے راکھ کر ڈالوں گا اور یہ آپ بھی جانتے ہیں اریان ملک جو کہتا ہے کر گزرتا ہے

اسکی آنکھوں میں پھوٹتا لاوا اور کاٹ دار لہجہ ملائکہ سمیت کرنل کے جسم میں بھی سنسنی ڈور گئی تھی

وہ آفس سے نکلتا کرنل کے اشارے پر ملائکہ بھی اسکے پیچھے نکلی تھی

گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ اریان کی برابر والی سیٹ پر بیٹھی تھی

اریان تم جانتے ہو جو تم کرنے کا سوچ رہے ہو وہ کتنا رسکی ہے... اپنی حرکت کا انجام سوچے بغیر اسنے اریان کو سمجھانا چاہا تھا

تو اور کیا کروں بزدلوں کی طرح یہاں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھا رہوں کہ کب وہ اجمل پاشا پاکستان آئے گا اور کب ہم اس سے مقابلہ کریں گئیں،... وہ چیخ اٹھا تھا

تم بزدل نہیں ہوں اریان ... تم سوچ سمجھ کے فیصلہ کرنے والے ہو مگر دبئ جانا اور اجمل پاشا سے مقابلہ کرنا سمجھداری نہیں ہے

جو بھی کہو ملائکہ ... اریان ملک ابھی اتنا کمزور نہیں ہوا کہ وہاں جا کر ان سے لڑ نا سکے مجھے سمجھ میں نہیں آتا وہ مجھے اجازت دے کیوں نہیں دیتے

تو سمجھو،... رشتوں کو پرکھنے کا ٹائم آ گیا

وہ گاڑی کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھا... نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا تھا

میں نے انڈر یہ بات نہیں بتائی... اکبر خان اجمل پاشا کا چچازاد بھائی ہے

اب کرنا یہ ہے ہمیں اکبر خان کو مہورے کی طرح استعمال کرنا ہے... ملائکہ نے ایک آخری کوشش کی تھی جو کامیاب ہوئی تھی

حمزہ اور فیصل کو سیکریٹ روم میں بلاؤ... آگے کی ڈسکشن ہم وہی کریں گئیں... حکم دیتے وہ حویلی کی بیک سائیڈ پر گیا تھا

کہا تھا جلدی آجاؤں گا... ہوو بس باتیں کرالو صبح سے شام ہونے کو ہے اور اس سڑیل انسان کا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں ہے... اسکا بس نہیں چل رہا تھا سارا کمرہ الٹ پلٹ کے رکھ دیتی

افففف اب میں یہاں کیا کروں..؟

کمرے کی حالت پر نظر ڈالی تھی جس کی کوئی بھی چیز اپنی جگہ پر نہیں تھی وہ سخت جھنجھلا اٹھی تھی

اب بس حیام تم نے اس کھڑوس انسان سے بات نہیں کرنی... خود کو عظیم مشورے دیتی وہ بیڈ پر ٹکی تھی

وہ کافی دیر بعد وہاں سے فارغ ہوتا اپنے کمرے کی طرف آیا تھا جس کی بگڑی حالت اپنی معصوم بیوی کے بگڑے موڈ کا سائن دے رہی تھی کمرے میں ہر طرف دیکھ چکا تھا مگر وہ کہیں نہیں تھی اریان کا دل کسی انہونی کے تحت بُری طرح دھڑکا تھا وہ اسے ڈھونڈنے کمرے سے باہر نکلتا اسے اپنے کمرے سے ملحقہ سٹڈی روم کا خیال آیا تھا

وہ بھاگتا ہوں اس روم میں پہنچا تھا جہاں اسکی معصوم بیوی اپنے بگڑے موڈ کے ساتھ اسکی تمام کتابوں کو بکھیرے نا جانے کون سے خزانے کا نقشہ تلاش کر رہی تھی

اریان ایک پل کی بھی دیر کیے بنا اس تک پہنچتے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا

حیام اس اچانک افتاد پر بوکھلائی تھی

مگر اریان ملک ہنوز چپ سادھے اسکی قربت میں ملتے سکون کو رگوں میں اتار رہا تھا

وہ جو صبح سے اسکی پناہوں میں آنے کیلئے ماری ماری پھر رہی تھی خود کو پر سکون کرتے اسکی باہوں میں سمٹی تھی

مجھے مس کیا...؟

وہ جو پر سکون سی کھڑی تھی اریان کی بات پر اسے اپنا بدلہ یاد آیا تھا... فوراً سے اسکا حصار توڑے دور ہوئی تھی

ناٹ اگین!...

بیزاریت سے کہا تھا

وہ میں ناراض ہوں آپ سے... سوری مجھے پہلے یاد نہ نہیں رہا تھا اور اب آپ میرے پاس نہیں آسکتے'...

شانِ بے نیازی سے اپنا فیصلہ سناتے وہ پھر سے کتابوں میں سر دے گئی تھی

اریان قدم اٹھاتا واپس سے اسکے قریب آیا تھا... آئندہ جب میرے قریب ہو تو یہ حرکت کبھی مت کرنا.. آج آخری بار معاف کر رہا تھا اگلی بار سخت سزا کیلئے تیار رہنا

اسکا بازو دبوچے وہ کام کے قریب غرایا تھا

مگر میں ناراض ہوں...!وہ ممنائی تھی

کمر کے گرد بازو حائل کرتے اسکا چہرا اپنے نزدیک کیا تھا

بندہ حاضر ہے بتاؤ کیسے یہ ناراضگی دور کرنی ہے...؟

اسکے ماتھے سے سر ٹکاتے نرمی سی پوچھا تھا

آپ پشان ہیں...؟ حیام نے غور سے اسکا چہرا دیکھا تھا جہاں ہر سو پریشانی رقم تھی

میں آج تک کسی چیز کے کھو جانے سے نہیں ڈرا یا یوں کہہ لو مجھے کسی بڑے سے بڑے نقصان سے بھی فرق نہیں پڑا... وہ طمانیت سے بولا تھا

مگر تم وہ واحد ہو حیام جس کی دوری کا تصور بھی اریان ملک کو پاگل بنا دیتا ہے مجھے آج پہلی بار ڈر لگ رہا ہے اگر تم مجھ سے دور ہو گئی تو اریان ملک بھی مر.....،

کیا ہو گیا اریان... کچھ تو سوچ کے بولا کریں...

حیام نے اپنا ہاتھ اسکے ہونٹوں پر رکھا تھا

میں تو یہی ہوں ہمیشہ آپ کے پاس... وہ مسکرائی تھی

حیام کے جواب پر اسکے چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ پھیلی تھی اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹائے اریان اسکے لبوں پر جھکا تھا

اپنی تمام تر پریشانی اور تلخی اسکے ہونٹوں سے بھلائے وہ خود کو سیراب کر رہا تھا

اسکا بوجھل لہجہ اور بالوں میں رینگتے ہاتھ اسے اس ساحر کے سحر میں جکڑ رہے تھے

اسکی پکڑ میں ارتنی شدت تھی حیام کو اپنا آپ بے جان ہوتا محسوس ہوا تھا اریان اسکی حالت کو سمجھتے اسے خود سے لگاتا قطرہ قطرہ اسکی خوشبو کو اپنے اندر انڈیل رہا تھا اس بات سے بے خبر وہ اسکی اتنی شدت سہہ نہیں پائے گئی اپنی شرٹ پر حیام کی گرفت سخت ہوتے دیکھ اریان نے اسکے لبوں کو بخشا تھا مگر خود سے دور جانے نہیں دیا تھا

اب میں بلکل ٹھیک ہوں... شرارت سے کہتے انگوٹھے سے اسکے گیلے ہونٹوں پر رب کیا تھا

حیام کی سانسیں مزید الجھی تھی... می.. میں آپ کیلئے کھانا لے کے آتی ہوں... اپنی خفت مٹانے کے چکر میں چہرا جھکائے حیام نے آزاد ہونا چاہا تھا

نہیں... اریان کے لفظی جواب پر حیام کی سانسیں اٹکی تھی

ابھی صرف تم پاس رہو مجھے سکون کی ضرورت ہے اور کسی شے کی نہیں... اسکا محبت سے بوجھل لہجہ حیام کو اپنا آپ مشکل میں لگ رہا تھا

وہ سب اس وقت کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے ہر کوئی اپنی جگہ پر سکون سا بیٹھا تھا بس کسی کی جان اٹکی تھی تو وہ زارا حمزہ میر تھی جس کی شکایت اسکے شوہر نامدار تک پہنچ چکی تھی اور اب حمزہ کا گھورنا اسکی جان نکال رہا تھا...

رات کے نو بج رہے تھے آج کا کھانا معمول کے مطابق لیٹ کھایا جا رہا تھا... ارے آپ نے تو کچھ لیا ہی نہیں...

جی مما لیتی ہوں...

یہ کام بھی میں خود کر دیتی ہوں بیٹا کیونکہ مجھے پتہ جتنا کھانا آپ پلیٹ میں ڈالتی ہیں اتنا تو کوئی ایک نوالہ کھاتا ہو گا۔۔۔ سمیرا بیگم کی بات پر حیام نے منہ لٹکایا تھا

وہ خوش ہوتی تھی جب وہ اسکی فکر کرتی تھیں مگر وہ کھانے کے معاملے میں بہت چور تھی جس کا انداز سمیرا بیگم البتہ اریان کو بھی ہونے لگا تھا وہ اپنی ڈائیٹ کا خیال نہیں رکھتی تھی

اب آپ ہی کچھ سمجھائیں اپنی بیگم کو... صبح ناشتہ بھی نہیں کرتی دوپہر میں بھی ذرا سا کھاتی ہیں ہڈیاں نکل آئی ہیں ایسے تو نہیں چلے گا....

سمیرا بیگم آج شاہد سب کی شکایت لگانے کے موڈ میں تھی

مماڈانٹ کے کھلا دیا کریں میری بابا سے بات ہوئی تھی وہ بھی بتا رہے تھے انکی صاحبزادی کھانے کے معاملے میں بلکل اپنا خیال نہیں رکھتی وہ تو ڈانٹ کے کھلایا کرتے تھے آپ بھی ایسا ہی کیا کریں... کیوں صحیح کہہ رہا ہوں نا... قریب ہوتے آخری جملہ اسکے کان میں کہتے اریان کے لب مسکرائے تھے ۔۔۔حیام اسے بس دیکھ کے رہ گئی تھی کیسا شوہر تھا جو خود اپنی بیوی کو ڈانٹ پڑوانے پر تلا ہوا تھا ...

حیام اسے گھوری سے نوازتی کھانے کی پلیٹ پر جھکی تھی

یہ سارا ختم کرنا ہے... سمیرا بیگم نے اسکی پلیٹ میں کھانا نکالتے حکم دیا تھا

اتنے سارے کھانے کو دیکھ حیام کا منہ بنا تھا معصوم شکل بنائے اریان کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا تھا

یہ دودھ فنش کریں طوبیٰ... وہ جو ہالف گلاس چھوڑے بھاگ رہی تھی فیصل کے اشارے پر سمیرا بیگم نے اسکی بھی کلاس لے ڈالی تھی

عون صاحب اور آسیہ بیگم دونوں ہی انکی اتنی فکر پر مسکرائے جا رہے تھے وہ ان سب کا ایسے خیال رکھتی تھیں جیسے وہ چھ کے چھ ابھی نرسری پریپ کے بچے ہوں...

حمزہ کھانا کھانے میں مصروف تھا جب اسکی نظر اریان اور حیام پر پڑی تھی جہاں اریان حیام کی پلیٹ سے کھانا نکال کر خود کھا رہا تھا

حمزہ نے انکی چالاکی پر مسکراتے فیصل کو دیکھا تھا

فیصل کو تو جیسے بہانہ مل گیا تھا

اچانک اسے کھانسی کا دورا پڑا تھا سب ہی اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے

چونکہ وہ حیام اور اریان کی دائیں سائیڈ پر اور حمزہ اور زارا انکے سامنے بیٹھے تھے اسلئے سب کی نظر ساتھ ہی حیام اور اریان پر بھی گئی تھی جن کے چہرے کا رنگ پیلا پڑا تھا

اریان نے فوراً سے ہاتھ اپنی پلیٹ پر ٹکائے تھے

کیا ہوا آپ کو... اریان بیٹا پانی دیں فیصل کو... سمیرا بیگم کے بولنے پر اریان نے اسے سخت نظروں سے گھورتے پانی کا گلاس پکڑایا تھا

وہ کیا ہے نامما اتنا کھانا کھایا اسلئے ہچکی لگ گئی اور پھر کھانسی... پانی کے گھونٹ بھرتے فیصل نے بیچاری سی شکل بنائی تھی

کیوں بھائی آپ کو ہچکی نہیں لگی آپ نے بھی تو اتنا کھانا کھایا اپنی پلیٹ سے بھی اور۔۔۔

تمہیں کھانسی لگی ہے نا تو چپ رہو تھوڑی دیر... اریان نے اسکی کمر پر تھپڑ مارتے دانت پیسے تھے

بچے کی جان لیں گیا کیا؟ ہاتھ ہے یا ہتھوڑا... فیصل اس کاروائی کا مطلب سمجھتے رونی صورت بنائے بولا تھا

چپ چاپ کھانا کھاؤ ورنہ... سخت نظروں سے اسے تنبیہہ کرتے اریان اپنی جگہ سیدھا ہوا تھا

فیصل کو ایک بار پھر مزاق بھاری پڑا تھا

حمزہ اسکی بنی درگت پر ہنستا کھانے کی پلیٹ پر جھک گیا تھا

فیصل گڑیا کو روم میں لے جاؤ...

سمیرا بیگم کی آواز پر فیصل انکا شکریہ ادا کرتا اسے لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا

وہاں سب کے چہروں پر الگ ہی خوشی جھلک رہی تھی حیام کی پلیٹ میں پڑا کھانا اریان نے ختم کیا تھا جس پر وہ بچوں جیسے خوش ہو رہی تھی اس بات سے بے خبر اسکا معاوضہ بھی دینا ہو گا اریان نے اسے گہری نظروں سے دیکھا تھا

زارا کیا ہوا؟ اسے چپ چاپ خاموش بیٹھے دیکھ اریان نے اسے مخاطب کیا تھا

نہیں کچھ نہیں... مزید کچھ بولتی زارا کا دل خراب ہوا تھا منہ پر ہاتھ رکھتے وہ واشروم کی طرف بھاگی تھی ...ایک پل کی دیر کیے بنا حمزہ بھی اسکی پیچھے گیا تھا

یا اللہ خیر... کیا ہوا میری بچی اسے واش بیسن پر جھکے دیکھ سمیرا بیگم نے فکر مندی سے کہا تھا

پھر کچھ الٹا سیدھا کھالیا ہو گا مما اور کیا ہونا... حمزہ اسکے زرد پڑتے چہرے کو دیکھتے غصے سے بولا تھا

میں ٹھیک ہوں آپ فکر نہیں کریں... پانی کا گھونٹ بھرتے زارا نے انہیں دلاسہ دیا تھا

جائیں ریسٹ کریں میں آپ کے لئے شیک بھیجتی ہوں--- سمیرا بیگم اسے کمرے میں بھیجتی کچن میں گئی تھی حیام بھی انکی پیروی کرتی پیچھے پیچھے آئی تھی

مما میں کوئی ہیلپ کر دوں... سر پر رکھا ڈوپٹہ مزید درست کرتے حیام نے سوال کیا تھا

نہیں بچے آپ جائیں ریسٹ کریں رات بہت ہو گئی ہے اریان آپ کا ویٹ کر رہا ہو گا... انکی آخری بات پر حیام کا حلق خشک ہوا تھا۔۔۔ جبراً مسکراتی اسنے قدم اپنے کمرے کی طرف کیے تھے

زارا بلکل ٹھیک ہے اماں جی!....

آئیں میں آپ کو روم میں لے جاؤ پھر میں اسکے پاس جاؤں گئی

بیگم آپ زارا کے پاس جائیں اپنی امی جان کو ہم خود انکے روم میں چھوڑ آتے ہیں۔۔۔ عون صاحب انکے کندھے پر ہاتھ رکھے مسکراتے ہوئے آسیہ بیگم کو لیے وہاں سے نکل گئے تھے_ حمزہ میں ٹھیک ہوں...

چپ چاپ یہاں بیٹھو۔۔۔ اسے گود سے اتارتے حمزہ نے اس پر بلینکٹ اوڑھا تھا

افففف اتنی فکر مت کیا کرو میرے چوزے... اسکے گال کھینچتی وہ مسکرائی تھی

تم تو رکھتی نہیں ہو اپنا خیال اب کسی کو تو فکر ہو گئی نا... خفگی سے کہتے ہیٹر اون کیا تھا

یہاں آؤ... زارا نے اسے اپنی باہوں میں بلایا تھا جس کی شکل اسکی ذرا سی طبیعت پر ہی اتر گئی تھی پریشانی نے اس خوبصورت چہرے کا احاطہ کر لیا تھا

وہ اسکے معاملے میں بہت حساس ہو جاتا تھا زارا کو اپنی قسمت پر رشک آیا تھا

حمزہ کو اپنی باہوں میں بھرتے اسکے سر پر بوسہ دیا تھا... دروازہ نوک ہوا تھا حمزہ اسکے پاس سے اٹھتے دروازے کی طرف گیا تھا جہاں سمیرا بیگم ہاتھ میں شیک کا گلاس لیے کھڑی تھی

یہ لیں اسے سارا ختم کرنا ہے زارا اور کوئی بہانا نہیں سنوں گئی میں... سمیرا بیگم کی بات پر زارا نے بغیر چوں چراں کے پورا گلاس فنش کرتے انکے سامنے رکھا تھا وہ دونوں ہی حیران ہوئے تھے زارا نے اتنی آسانی سے بات مان لی تھی...

ویری گڈ... حمزہ نے اسکے بال سہلاتے تھے

سمیرا بیگم کی سوچ کہیں اور ہی جا اٹکی تھی مگر صبح ہونے تک کا انتظار کرتی وہ مسکراتے گلاس اٹھائے کچن کی طرف چل دی تھی

اب سو جائیں... زارا اسکی نظروں سے خائف ہوتی فوراً سے کمفرٹر میں گھسی تھی

مجھے تمہاری بہت شکایتیں مل رہی ہیں مسز حمزہ میر...

اسکے قریب لیٹتے مصنوعی غصے سے کہا تھا

وہ میں نہیں ہوں گئی میں تو بہت معصوم ہوں... کمفرٹر کے اندر سے ہی جواب دیا تھا

خدا کا خوف کرو میری جان تم معصوم ہو گئی تو باقی دنیا کے معصوموں کا کیا ہو گا...

حمزہ کے جملے پر فٹ سے منہ باہر نکالے زارا نے اسے گھورا تھا

اور وہی موقع تھا حمزہ نے آدھا کمفرٹر خود پر اوڑھتے اسے خود میں سمویا تھا

حمزہ مجھے نیند آرہی ہے...

نیند تو مجھے بھی آرہی ہے میری جان اور تم جانتی ہو مجھے تمہارے قریب ہی نیند آتی ہے...

مگر تم چیٹنگ کرتے ہو... اسکی بے باکیاں یاد کرتی زارا کا پل میں چہرا سرخ پڑا تھا۔۔

میرا قصور نہیں ہے میری جان... تمہارے جسم کی خوشبو مجھے اتنا مدہوش کر دیتی ہے کی میں بہکنے لگتا ہوں... محبت سے بوجھل لہجے میں کہتے وہ زارا کی سانسیں خشک کر گیا تھا

چہرا اسکی گردن میں چھپائے وہاں اپنا لمس چھوڑا تھا

زارا اسکے جملے پر کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی حمزہ نے چہرا اٹھائے اسکی طرف دیکھا تھا جو سرخ چہرا لیے لال ٹماٹر بنی ہوئی تھی

اسکے ہاتھوں کو اپنی ہاتھوں کی گرفت سے آزاد کرتے اسکے ماتھے پر ہونٹ رکھے تھے...

ایک تو تم سے میری ذرا سی قربت برداشت نہیں ہوتی مسز... اسکا سر اپنے سینے پر رکھے اسکی پیٹ سہلاتے سرگوشی نما انداز میں کہا تھا...

حمزہ...

اچھا اوکے سو رہا... سو جاؤ تم بھی

اسے غصہ کرتے دیکھ حمزہ نے فوراً سے آنکھیں بند کی تھی

وہ کمرے میں آئی تھی جہاں پہلی نظر اسکی بیڈ پر گئی تھی وہ سو رہا تھا یا اسے دیکھ کے سوتا بن گیا تھا وہ اسی کشمکش میں ڈریسنگ کے سامنے آتی ہلکی پھلکی جو جیولری پہنی تھی وہ بھی اتاری تھی اسے جیولری پہن کے سونے میں الجھن محسوس ہوتی تھی جیولری ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے کمرے کی لائٹ آف کیے حیام بیڈ کی طرف آتی اپنی سائیڈ پر لیٹی تھی ابھی اسے لیٹے چند منٹ ہی گزرے تھے جب اسکے کانوں میں ہلکی سی سرگوشی ہوئی تھی...

اتنی جلدی نیند آگئی میری معصوم بیوی ...

اریان کے جملے پر وہ بوکھلاتی اندھیرے میں اسکا عکس دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی سانسوں میں انتشار برپا ہوا تھا اپنے پیٹ پر رینگتے اریان کے ہاتھ نے اسکی جان ہوا کی تھی

مم.. مجھے نیند.. آ رہی

اکھڑی سانسوں میں بولتے حیام نے اپنے جسم پر سرائیت کرتے اسکے ہاتھ کو دور کرنا چاہا تھا

اسکے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے اریان نے اسکے اوپر آتے اسکے نرم و نازک وجود کو اپنی چوڑے وجود میں چھپایا تھا

اندھیرے کمرے میں پھیلی ذرا سی روشنی میں اسکا پر نور چہرا دمک رہا تھا۔۔ کمرے کی فضا میں اسکی ادھم مچاتی سانسوں کا شور برپا تھا اسکے چہرے پر آتے حیام کے رنگ اسکی گہری سانسیں، بوکھلاہٹ اریان ملک کو اپنا حق وصولنے پر اکسا رہے تھے ...

دل کے کہے پر ایمان لاتے پورے استحقاق کے ساتھ اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا ان کچھ لمحوں میں ہی اریان نے اسے اپنی محبت کی شدت سے واقف کروا دیا تھا اسکی سانسوں کو قطرہ قطرہ اپنے اندر اتارتے وہ مدہوش ہو رہا تھا حیام کی مزاحمت پر ہوش میں آتے اریان نے اسکے ہونٹوں کو بخشش عطا کی تھی ۔۔۔ چہرا خون چھلکا رہا تھا سانسیں اتھل پتھل ہوئی تھی ...

ریلیکس میری جان ... اسکے گیلے ہونٹوں کو انگوٹھے سے چھوتے وہ دور ہوا تھا ...

حیام اسکی اتنی بے باکی پر کانوں تک سرخ ہوتی چہرا موڑ گئی تھی

اسکے کروٹ لینے پر گھنی مونچھوں تلے عنابی لب مسکرائے تھے

یہ صرف حساب برابر کیا تھا میری جان... مزید کچھ مت سمجھنا ابھی میرے تمام حق تمہارے پاس امانت ہیں اسکو اپنی باہوں کے حصار میں لیتے اریان نے آنکھیں بند کی تھی

لو فرنا ہو تو... دل ہی دل میں اسے عظیم القابات سے نوازا گیا تھا

کافی دیر گزر گئی تھی اریان کو اسکی بے چینی بے چین کر رہی تھی

حیام کیا ہوا نیند نہیں آرہی کیا... ؟ آخر اتنی دیر بعد اریان نے آنکھیں کھولے اسکا چہرا دیکھا تھا جہاں پر حد درجہ معصومیت پھیلی تھی

سوری میں نے آپ کو بھی جگا دیا... اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا

نہیں میں تو سویا ہی نہیں ابھی تک... مجھے نیند تمہارے سونے کے بعد ہی آتی ہے۔۔۔

اریان کی بات پر اسنے آنکھیں گول کیے اسے دیکھا تھا

تو تب تک آپ کیا کرتے ہیں؟

میں تمہیں دیکھتا رہتا ہوں...

اسکے جملے پر حیام سٹپٹائی تھی

واقعی..

ہاں بلکل... اریان نے جواب دیتے اسکا سر واپس سے اپنے سینے پر رکھا تھا

اریان ایک بات پوچھوں؟

وہ جو سونے کیلئے آنکھیں بند کیے لیٹا تھا حیام کی آواز پر آنکھیں کھولی تھی

جی پوچھو...

نیند سے بوجھل آواز میں کہا تھا

آپ کی کتنی گرل فرینڈز رہ چکی ہیں؟

سر ہنوز اسکے سینے پر رکھے وہ شرٹ کے بٹن سے کھیلنے میں مصروف تھی

تھی کوئی سو پچاس... انتہائی اطمینان سے جواب دیا تھا

سر جھٹکے سے اٹھائے حیام نے اسکی طرف دیکھا تھا

وہ واقعی معصوم تھی اس گرل الرجک بندے سے اسکی گرل فرینڈز کی تعداد پوچھ رہی تھی جو لڑکیوں کے عکس سے بھی دور بھاگتا تھا

میری طرف سے ایسا کچھ نہیں تھا میری معصوم بیوی وہی تمہارے شوہر کے پیچھے پڑی رہتی تھیں... لہجے میں بلا کی معصومیت تھی

اچھاااا... اسنے اچھا کو کافی لمبا کھینچا تھا وہ جانتی تھی اریان ملک کبھی اس سے جھوٹ نہیں بولے گا اسلئے سر ہلاتی اسکی بات پر ایمان لے آئی تھی

ایک سوال اور پوچھوں؟

ہووو... وہ تقریباً نیند میں اتر چکا تھا صرف اتنا ہی بول پایا تھا

اگر میری شادی آپ سے نا ہوتی تو آپ کیا کرتے؟

دل میں رکھا سوال آخر وہ زبان پر لے آئی تھی... ہاتھ ہنوز شرٹ کے بٹن سے چھیڑ کانی کر رہے تھے

میں اسکے لئے دعا مغفرت کرواتا... اطمینان قابلِ دید تھا

اب کی بار حیام نے خفا نظروں سے اسے دیکھا جس طرح سے تم مجھے چیزیں پھینک پھینک کے مارتی جو یہ تو میں ہوں جو بچ جاتا ہوں کوئی اور ہوتا تو بیچارا اب تک ٹپک گیا ہوتا......

آپ جیسا سڑیل انسان مجھ جیسی معصوم لڑکی ڈیزرو ہی نہیں کرتا

حیام اسکی گوہر فشانیاں سنتے غصے سے سر اسکے سینے پر رکھنے کی بجائے درھم کیا تھا

ناراضگی بجا تھی مگر دوری نہیں

اریان کے لب مسکرائے تھے

اچھا ایک آخری سوال پوچھوں؟

تقریباً پانچ منٹ بعد پھر سے سوال ہوا تھا

اریان نے فٹ سے آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا...

سو جاؤ یہ سوالوں کا پٹارا کل پورا کر لینا

مگر مجھے نیند نہیں آئی مجھے آج ہی پوچھنا... وہ با ضد تھی

اچانک سے سائیڈ چینج کرتے اریان اسکو بیڈ پر لٹائے خود اسکے اوپر آیا تھا

میری جان اگر اب تم کچھ بھی بولی تو مجبوراً مجھے اپنے طریقے سے سولانا پڑے گا جو شاہد نہیں یقیناً تمہیں پسند نہیں آئے گا...

وہ جو ابھی تک اس اچانک حملے سے نہیں سنبھل پائی تھی اسکے لفظوں پر غور کرتی سختی سے آنکھیں میچ گئی تھی

اریان کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی... میری معصوم بیوی مسکراتے اسے اپنے حصار میں لیتے وہ بھی آنکھیں موند گیا صبح کی کرنیں ہر سو پھیل چکی تھی وہی دونوں تھے جو بے خبر ایک دوسرے میں مدہوش سو رہے تھے

پر وہ صبح جلدی اٹھنے کی عادی تھی آنکھ کھلی تھی سیدھی نظر سامنے دیوار پر لٹکی وال کلاک پر گئی تھی... صبح کے آٹھ بج رہے تھے اور یہ ابھی تک سو رہے...

اریان چھوڑیں مجھے... میں سانس نہیں لے پا رہی...

وہ جو گہری نیند سو رہا تھا حیام کی گھٹی گھٹی آواز پر فوراً سے اٹھا تھا

کک.. کیا ہوا میری جان... اسکا چہرے تھامے محبت بھرے لہجے میں استفار کیا تھا

وہ بغیر جواب دیئے ہی بیڈ سے اٹھی تھی

کہا جا رہی ہو..؟ اسکی کلائی تھامے اپنے سینے پر گرایا تھا

حیام کی نارمل چلتی سانسوں میں اتار چڑھاؤ آئے تھے سانسیں پھولنے لگی تھی

میں فریش ہونے جا رہی پھر مما کے پاس جانا انہوں نے کہا تھا آج بے بی کی شاپنگ کرنے جائیں گئیں

آخر میں وہ ایکسائیٹڈ ہوئی تھی

اور کس کی اجازت سے جا رہی ہو تم؟ اسکا چہرا مزید قریب کرتے اریان نے ہر ایک نقش کو اپنی آنکھوں سے چھوا تھا

اسکی بڑھتی نزدیکیاں حیام کی جان پر بن رہی تھی مگر اریان کے سوال پر وہ سہمی تھی

کیا مطلب؟

اسے لگا وہ کچھ غلط بول گئی ہے

میری جان آج تم کہیں نہیں جاؤ گئی آج مجھے اپنی بیوی کو کہیں لے کے جانا ہے

اسکی گرم سانسوں سے حیام کو اپنا چہرا جھلستا محسوس ہوا تھا

مم.. مگر مجھے

نو مور آرگومینٹس... پوری شدت سے اسکا گال چوما تھا

حیام کی سانسیں یکدم تیز ہوئی تھی فوراً سے اسکے اوپر سے اٹھتی بیڈ سے نیچے اتر گئی تھی

آنکھوں میں خفگی لیے وہ کوئی شکوہ کرتا... کمرے میں موبائل کی آواز گونجی تھی

ملائکہ کی کال دیکھتے اریان نے فوراً سے کال اٹینڈ کی تھی

حیام اسے مصروف دیکھتے منہ بنائے واشروم میں بند ہوئی تھی

اوکے میں دیکھتا ہوں تم کال بند کرو... اسے جواب دیتے اریان نے ایل سی ڈی اون کی تھی اسنے نیوز چینل سرچ کیا تھا جہاں اس وقت پاکستان کے ہر نیوز چینل پر وہی دھماکہ خیز خبر نشر کی جارہی تھی.. ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا

حیام کو آتے دیکھ اریان نے ایل سی ڈی آف کی تھی

آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا اور کمرے میں یونہی خاموشی چھائی تھی

ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بظاہر وہ اپنی تیاری میں مصروف تھا پر نظریں اس دشمنِ جان پر ہی جم گئی تھی وہ تب سے اسے اگنور ہی کیے جا رہی تھی..

گیلے بالوں کو ڈرائیر سے خشک کرتے حیام نے کمرہ سمیٹنا شروع کیا تھا

حیام میرا والٹ دیکھ دو یار مل نہیں رہا... وہ چیزیں الٹ پلٹ کرتا بولا تھا

یہ لیں.. وہ جیسے منہ بنائے آئی تھی_ ویسے ہی والٹ دیتے واپس مڑ گئی تھی

یار واچ بھی ڈھونڈ دو؟

حیام نے غصے سے اسے گھورا تھا کیونکہ واچ عین اسکے سامنے پڑی تھی.. واچ کو اٹھاتے واپس سے اسے ٹیبل پر پٹختے وہ تن فن کرتی صوفے تک آئی تھی

اف اتنا غصہ... دل میں ہی سوچتے اسنے ہنسی چھپائی تھی

حیام..؟

وہ پرسکون سا پھر سے بولا تھا

اب کیا ہے؟

اسنے دانت پیسے تھے وہ جانتی اریان صرف اسے زچ کر رہا تھا

رات کو کیا پوچھنا تھا تم نے.. اب پوچھ سکتی ہو..پرسکون سے لہجے میں کہتے واچ کلائی پر باندھے وہ اسکے عین سامنے آرکا تھا

مجھے کچھ نہیں پوچھنا..ناراضگی ہنوز برقرار تھی

پوچھنا تو پڑے گا..دلچسپ لہجے میں کہتے اریان اسکے راستے میں حائل ہوا تھا

مجھے آپ کی سیلری پوچھنی تھی ..

حیام نے بتانا ہی بہتر سمجھا تھا کیونکہ وہ اریان ملک کی ضد سے واقف تھی جب تک وہ اسکے منہ سے تیسرا سوال نا سن لیتا اسکے راستے سے ہٹنے والا نہیں تھا

سوال پوچھتے ہی اسنے ہٹ جانا مناسب سمجھا تھا ورنہ اریان کے چہرے پر پھیلی قاتلانہ مسکراہٹ میں اسکی آنکھوں میں ابھرتی چمک حیام کو اپنا دل اس کی کشش میں

ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا

جواب تو سنتی جاؤ میری معصوم بیوی.. اسکا بازو تھامے اریان نے پھر سے اپنے روبرو کیا تھا

حیام نے خفگی سے اس مغرور شہزادے کو دیکھا تھا جو ہر وقت اس پر حکم چلاتا رہتا تھا

میری سیلری اتنی ہے کہ جب میری معصوم بیوی مجھ سے کسی چیز کی ڈیمانڈ کرے گئی تو میں یہ نہیں کہوں گا "میرے پاس پیسے نہیں ہیں"

شکر ہے.. آپ نے جہاں سکندر کی طرح یہ نہیں کہا "میں غریب آدمی ہوں اور..

یہ جہاں سکندر کون ہے؟ حیام کی بات کاٹتے وہ تیز لہجے میں بولا تھا

افففف اللہ کسی کو اتنا پوزیسیو شوہر بھی نا دے... اسنے باقاعدہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا

وہ ناول کا ایک کردار ہے کافی ساری لڑکیوں کا کرش ہے.. آخر میں وہ خوشی سے چہکی تھی مگر اپنے شوہر کا منہ بنا دیکھ فوراً سے اپنی خوشی کو چھپایا تھا

آج کے بعد تمہارے منہ سے میں اپنے علاوہ کسی کا نام بھی نا سنوں.. تم صرف میری ہو میرے علاوہ کسی کو سوچنے کی بھی اجازت نہیں دی میں نے تمہیں.. بگڑے موڈ کے ساتھ کہتے اسنے شوز پہنے تھے

افففف یہ بندہ... ایک فرضی کردار سے جیلس ہو رہا.. کیا کروں میں اسکا؟

وہ بس سوچتی رہ گئی تھی بولنے کی ہمت نہیں تھی ورنہ اسکا کیا بھروسہ پھر سے سزا سنا دیتا تو...

میں جا رہا ہوں ایک ڈیڑھ گھنٹے تک آ جاؤں گا اور آج پکا آ جاؤں گا اسلئے کمرے پر تھوڑا رحم کرنا...

وہ مسکرایا تھا کیونکہ اسکی معصوم بیوی کا منہ بن گیا تھا

پر حدت لمس اسکے ماتھے کے بعد گال پر محسوس کرواتے وہ کمرے سے باہر نکلا تھا

اف مجھے نفرت ہے اپنے لفظوں سے.. اسکے سامنے آتے ہی بدل جاتے ہیں--- حیام سخت جھنجھلائی ہوئی اسکے پیچھے کمرے سے باہر نکلی تھی_ جہاں اریان ملک تو جا چکا تھا مگر سمیرا بیگم اور زارا وہی کھڑی تھی جنہیں وہ پہلے ہی سر درد کا بہانہ بنائے منع کر چکی تھی

سمیرا بیگم اسے دیکھ کے مسکرائی تھی

یہاں آؤ حیام بیٹا"..

وہ اسے سگی ماں جیسے محبت کرتی تھی حیام کو انکے پہلو میں الگ ہی سکون ملتا تھا انکا مخلص رویہ اور بے انتہا محبت تھی جس نے حیام کو بہت کم وقت میں انکے بہت قریب کر دیا تھا

دراصل بیٹا میں اور زارا شاپنگ کرنے جا رہے ہیں آپ کے بابا فیکٹری گئے ہوئے ہیں اور اماں جی اپنی بیٹی کی طرف گئی ہیں طوبیٰ کی طبیعت خراب ہے اپنے روم میں سو رہی ہیں وہ مجھے آپ سے کہنا تھا اگر آپ ہمارے آنے تک انکا خیال رکھ لیں....

آپ ایسے بات کر کے مجھے پرایا کر رہی ہیں مما بیٹا بھی بول رہی ہیں اور ریکویسٹ بھی کر رہی ہیں آپ تو مجھے حکم دینا چاہیے

میں صرف طوبیٰ کو بہن بولتی ہی نہیں مانتی بھی ہوں آپ فکر نہیں کریں آرام سے شاپنگ کر کے آئیں میں خیال رکھوں گئی گڑیا کا.. انہیں تسلی دیتے وہ مسکرائی تھی

سمیرا بیگم کو اپنے بیٹے کے انتخاب پر فخر محسوس ہوا تھا ہمیشہ خوش رہیں اسکا ماتھا چومتی وہ حیام کو اپنا بھی خیال رکھنے کی تاکید کرتے اللہ حافظ بولتی زارا کی طرف گئی تھی جو کار میں بیٹھے انکا ویٹ کر رہی تھی

حیام بھی انہیں اللہ کے حوالے کرتی طوبیٰ کے کمرے کی طرف آئی تھی جہاں وہ پیاری سی گڑیا جیسے دکھنے والی لڑکی بھرے ہوئے وجود کے ساتھ مزے سے نیند کے مزے لے رہی تھی حیام اسکا گال چومتی واپس سے کمرے کی طرف آ گئی تھی

"یو بلڈی آفیسر... چھوڑو میرے ڈیڈ کو.." شانزے اس پر دھاڑی تھی

آواز آہستہ میڈم ...

وقاص اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں غرایا تھا

_"یو..

انسپکٹر وقاص رضا نام ہے میرا... اور اگر اب آپ نے ہماری کاروائی پوری ہونے تک اپنی چونچ کھولی تو یاد رکھیئے گا ہماری وین میں ایک سیٹ خالی ہے... وقاص غضب ناک تیور لیے رعبدار آواز میں دھاڑا تھا

اور یہ جو آپ کے ڈیڈ ہیں مسٹر اکبر خان ... وقاص نے حقارت بھری نظر اس ہھتکریوں میں قید کھڑے وجود پر ڈالی تھی جو انکے وطن کا سب سے بڑا دشمن تھا۔۔۔

انکے خلاف ہمارے پاس اڑیسٹ وارنٹ ہے اگر آپ کو کوئی بھی مسئلہ ہے تو جا کر ہمارے سر سے بات کریں

کون ھے وہ"؟ نام بتاؤ اسکا.. جس نے میرے ڈیڈ کے خلاف اڑیسٹ وارنٹ نکالا ایک سیکنڈ کے اندر اسے ڈیپارٹمنٹ سے باہر نا پھینکوایا تو میرا نام بھی شانزے اکبر خان نہیں...

وہ اترائی تھی...

اسکی مغروریت دیکھ وقاص کو اس پر ترس آیا تھا کیونکہ اب کی بار جس سے انہوں نے ٹکر لی تھی وہ کوئی معمولی شخص نہیں تھا

اب تم سے کیا چھپانا.. وہ آپ سے تم پر آیا تھا اس کو عزت سے مخاطب کرنا بھی وقاص رضا اپنی توہین سمجھتا تھا

تم جیسے کرمنلز سے تو اسکا ہر روز پالا پڑتا رہتا ہے.. نام تو سنا ہو گا

سئینیر آفیسر اریان ملک "_

اسکا نام لیتے وقاص کی آواز میں خود بخود فخر در آیا تھا

شانزے کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا تو آخر اسے معلوم ہو ہی گیا کہ اجمل پاشا کے ساتھ کون اس گھنونے کھیل میں شامل ہے

مس شانزے اکبر خان... جاؤ بگاڑ لو.. جو بگاڑ سکتی ہو اسکا... وقاص اسے راستہ دیتے مغرور انداز میں کہتا اکبر خان کی طرف آیا تھا

"لے چلو اسے"...

اپنے باپ کی اتنی توہین شانزے سے کسی طور برداشت نہیں ہو رہی تھی اور دوسرا وہ خبر میڈیا کی وجہ سے پورے پاکستان میں پھیل گئی تھی اسکا خون کھول اٹھا تھا

موبائل نکالے اسنے اجمل خان کا نمبر ڈائل کیا تھا

تیسری بار بھی جب کسی نے کال اٹینڈ نہیں کی تو اسنے موبائل سامنے دیوار پر دے مارا تھا

میں تمہیں معاف نہیں کروں گئی اریان ملک... تم نے میرے ڈیڈ کی اتنی انسلٹ کرائی ہماری عزت خاک میں ملا کے رکھ دی تم نے... اب میں تم سے تمہاری سب سے قیمتی شے کو دور کر دوں گئی

جنونی انداز میں کہتی وہ اپنا پرس ٹٹولنے لگی تھی

آج اسے استعمال کرنے کا وقت آ گیا... تم پچھتاؤ گئے اریان ملک تمہیں مجھ سے پنگا لینا بہت مہنگا پڑے گا... وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی

ہزیانی انداز میں چلاتی اسنے ہر چیز تہس نہس کر دی تھی

ہیلو اریان"..

وقاص اکبر خان کو لے کر نکل چکا ہے

حمزہ اور فیصل کہاں ہیں..؟

پلان کے مطابق وہ پولیس وین کے پیچھے ہیں وہ سیفلی اکبر خان کو ہماری طے کی گئی جگہ پر پہنچا دیں گئیں

اوکے تمہیں پتہ ہے آگے کیا کرنا ہے؟

ہاں میں بس وہی جا رہی ہوں...

اوکے اللہ حافظ

وہ بھی فون رکھتے گاڑی اس خفیہ جگہ کی سمت گھما گیا تھا جہاں وہ اکبر خان کو رکھنے والے تھے

وہ جس گھڑی کے انتظار میں تھی آخر وہ آگئی تھی شانزے خان کے گھر سے نکلتے ہی وہ چھپتے چھپاتے اکبر خان کے گھر میں داخل ہوئی تھی

ہاتھوں پر گلوز چڑھائے وہ کسی پروفیشنل کی طرح اس پورے گھر کی تلاشی لے رہی تھی خاص کر اکبر خان کے کمرے کی....

کچھ تو مل جائے کچھ تو یہاں ایسا ضرور ہونا چاہئیے جس سے یہ پروف ہو سکے کہ اکبر خان ہی اجمل پاشا کا پارٹنر ہے...وہ خود سے ہی باتیں کرتی اس پورے کمرے کو الٹ پلٹ کے رکھ گئی تھی

وہ ایک اندھیرے سے ڈھکی جگہ تھی جہاں تک نظر جاتی اندھیرا ہی اندھیرا پھیلا تھا سوائے اس ایک کمرے کے جس میں چھوٹا سا بلب ٹمٹمار ہا تھا

ہولے ہولے آنکھیں کھولے وہ ہوش میں آرہا تھا

میں کہاں ہوں؟

یہ کونسی جگہ ہے وہ چیخ رہا تھا اندھیرے کی وجہ سے وہ سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ نہیں پارہا تھا

ویلکم بیک مسٹر اکبر خان

تمسخر اڑاتی آواز آئی تھی ہڈی میں چہرا چھپائے اسکے سامنے ٹیبل پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے شانِ بے نیازی اسکے سامنے بیٹھا بولا تھا

کہاں ہوں میں ؟

اور تم کون ہو ؟

ایک تو تم سوال بہت پوچھتے ہو .. بازو فولڈ کرتے اریان اسکے سامنے آیا تھا سب بتائیں گئیں پہلے تم یہ بتاؤ اجمل پاشا سے تمہارا کیا تعلق ہے اور اس کھیل میں کون کون شامل ہے ؟

کون ہو تم؟

اکبر نے ڈرتے اسے اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی تھی

پھر سے وہی سوال... وہ اکتایا تھا

اب اتنا پوچھ رہا ہے تو بتا دیں نا بھائی... فیصل کی بات پر اریان نے اسے ترچھی نظر سے دیکھا تھا کہ کیا تمہارا اس کے سامنے بولنا ضروری تھا

مجھ ناچیز کو لوگ اریان ملک کہتے ہیں

اور تمہارے جیسے کرمنلز کیلئے میں تباہی کے نام سے جانا جاتا ہوں

شاہانہ انداز میں اپنا تعارف کرواتے وہ عین اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا

وہ پہلے ہی خوف میں مبتلا تھا اپنے روبرو اریان ملک کو دیکھتے اسکے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے

اب اگر میرا دیدار کر لیا ہو تو بتاؤ اجمل پاشا کے بارے میں کیا جانتے ہو مجھے اس سے متعلق ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جاننی ہے

اریان نے ہر ایک لفظ چبا چبا کر کہتے سخت تیوروں سے گھورا تھا

مم.. میں نہیں جانتا کسی اجمل خان کو... پسینے میں شرابور وہ ہکلاتے بولا تھا

یہ میں نے اجمل خان کب بولا؟

اریان نے ایک طائرانہ نظر اسکے پسینے سے شرابور وجود پر ڈالتے فیصل کو مخاطب کیا تھا

مجھے چھوڑ دو.. میں نے کچھ نہیں کیا یہ سب اجمل خان کا کیا دھرا ہے

جتنا چالاک اریان نے اسے سمجھا تھا وہ اس قدر گیڈر نکلا تھا آخر اسنے روتے اپنا جرم قبول کر لیا تھا ورنہ کوئی شک نہیں تھا اریان ملک اسے دردناک موت دے دیتا

اریان ملک کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی وہ کچھ بولتا اسکا موبائل بجا تھا

اوکے تم پولیس سٹیشن پہنچو مگر اپنی پہچان چھپا کے اور وہ فائلز وقاص کو دے دینا

اسے ہدایات دیتا کال بند کرتے اریان نے موبائل ٹیبل پر رکھا تھا

ہاں تو ہم کدھر تھے ؟

وہ اکبر خان کے سامنے آیا تھا جو اب خوف سے کانپ رہا تھا

مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں سب بتاؤں گا... بس مجھے جانے دو... آخر وہ ہاتھ جوڑے گڑ گڑانے لگا تھا

اریان ملک نے دوسرا موقع دینا نہیں سیکھا اکبر خان ورنہ ضرور چھوڑ دیتا مگر ابھی تک اس بات کی خوشی مناؤ تمہاری موت میرے ہاتھوں نہیں لکھی گئی

اسنے نا سمجھی سے اریان ملک کی طرف دیکھا تھا

اریان اگر تفشیش ختم ہوگئی ہو تو میں اس لے جانا چاہوں گا وہاں سٹیشن کے باہر میڈیا کا ہجوم لگا ہے وہ سب اکبر خان کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں ایسے میں اسے یہاں رکھنا خطرے سے خالی نہیں ہو گا

اوکے لے جاؤ اسے... وہ پر سوچ سے انداز میں کہتا ٹیبل پر بیٹھا تھا

کک.. کہاں لے کے جا رہے ہو مجھے؟

اسے اپنی جان کے لالے پڑے تھے

تیرے سسرال... وقاص نے کہتے دوبارہ سے اسے ہتھکڑی لگائی تھی

حمزہ فیصل باحفاظت اسے جیل کے اندر تک چھوڑ کے آؤ باقی کی میٹنگ بعد میں کریں گئیں اس سے... وہ باہر نکلا تھا

فیصل اور حمزہ اسکے حکم کی تعمیل کرتے سر ہلاتے وہاں سے باہر نکلے تھے

چھوٹی بی بی جی... آپ سے ملنے کوئی لڑکی آئی ہے؟

وہ کچن میں چائے بنانے میں مصروف تھی... ملازمہ کی بات پر پریشان ہوئی تھی

کون لڑکی ہے؟ تم جانتی ہو..

چائے کے نیچے چولہا بند کرتے اسنے سوال کیا تھا

نہیں بی بی جی... میں نہیں جانتی... میں نے انہیں پہلے کبھی حویلی میں نہیں دیکھا

اوکے تم یہ چائے دیکھو میں مل کے آتی ہوں... حیام نروس تھی سمیرا بیگم کی غیر موجودگی میں وہ پہلی بار کسی گیسٹ سے مل رہی تھی جس کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی

حیام نے لاؤنج میں داخل ہوتے اس خوبصورت سی لڑکی کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر ناگواری واضح تھی

لاونج کی اینٹرنس پر اس من موہ لینے والی لڑکی کو شانزے نے حقارت سے دیکھا تھا چہرے کی ناگواریت میں اضافہ ہوا تھا

حیام کو وہ کچھ عجیب لگی تھی مگر مہمان تھی اسلئے سلام کرتی چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسکے سامنے آئی تھی

میں آپ کو نہیں جانتی وہ ایکچولی میری کچھ دن پہلے ہی رخصتی ہوئی ہے اور مما گھر پر نہیں ہیں پر آپ بیٹھیں وہ بس آنے ہی والی ہوں گئی میں آپ کیلئے چائے لاتی ہوں

وہ ایک ہی سانس میں بہت بول گئی تھی

بکواس بند کرو... شانزے جو پہلے سے بھری بیٹھی تھی یکدم غصے سے پھنکاری تھی... نا یہاں کسی سے ملنے ملانے آئی ہوں میں بدلہ لینے آئی ہوں تمہارے شوہر سے... جو اب تمہارے ذریعے پورا ہو گا اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی

حیام اسکی بدتمیزی پر کوئی ری ایکٹ کرتی... شانزے کی شوہر والی بات پر سلگ اٹھی تھی...

دیکھیں آپ جو کوئی بھی ہیں تمیز سے بات کریں اور دوسری بات میرے شوہر نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کی وجہ سے آپ کو یہاں آکر یوں تماشہ لگانا پڑے"..

اوہ تو تمہیں بھی جواب دینا آتا ہے مگر جہاں تک میرا خیال ہے تم تو اسے شوہر مانتی ہی نہیں ہو پھر کس بات پر اتنا بڑبڑ کر رہی ہو...

شانزے مزید دو قدم طے کرتی اپنے اور اسکے بیچ کا فاصلہ ختم کر گئی تھی

حیام اسکے لفظوں پر دنگ کھڑی تھی وہ انکی پرسنل لائف کے بارے میں اتنا کچھ جانتی تھی وہ بس سوچ کے رہ گئی تھی

یہی سوچ رہی ہو نا مجھے یہ سب کیسے پتہ... مجھے تمہارے اور تمہارے شوہر کے بارے میں ایک ایک پل کی خبر رہتی ہے میری جان... آخر سب سے بڑا دشمن ہے میرا... وہ اترائی تھی

مگر اس بار تمہارے شوہر نے بہت غلط جگہ پنگا لیا ہے اب اسے پتہ چلے گا شانزے اکبر خان کیا چیز ہے

دیکھیں آپ جو کوئی بھی ہیں میں نہیں جانتی آپ کس بارے میں بات کر رہی ہیں مگر آپ کو کوئی حق نہیں ہے میری پرسنل لائف کے بارے میں بات کرنے کا"...

حیام کو اسکے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے مگر یہاں بات اسکے شوہر اور اسکی عزتِ نفس کی تھی اپنے غصے پر قابو پاتے وہ ٹھوس لہجے میں بولی تھی،

میں کون ہوتی ہوں.. کون نہیں؟

یہ تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا مگر ابھی تو میں تمہارے لیے گفٹ لائی ہوں

کیا مطلب... کیسا گفٹ؟

حیام نے تعجب سے اس عجیب لڑکی کو دیکھا تھا

خود دیکھ لو.. شانزے نے موبائل اسکے سامنے کیا تھا

حیام کو لگا تھا کمرے کی چھت اسکے سر پر آن گری ہو... وہ بے یقینی سے اس ویڈیو کو دیکھ رہی تھی

یہ.. یہ.. ویڈیو.. تمہارے.. پاس.. کیسے... اسنے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائے بے ربط سوال کیے تھے

ابھی تو صرف میرے پاس ہے آنے والے وقت میں کس کس کے پاس ہو گئی اسکا مجھے نہیں پتہ "...

شانزے اسکی حالت سے محظوظ ہوتی صوفے پر جا بیٹھی تھی

وہ زلزلوں کی زد میں آئی تھی

کک.. کیا مطلب آنے والے وقت ... دیکھو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں ایسا کچھ مت کرنا میں مر جاؤ گئی

وہ ہاتھ جوڑے اس بے حس عورت کے سامنے گڑ گڑا رہی تھی

پتہ ہے اسکا کیپشن کیا ہو گا...؟ شانزے نے اسکی التجائیں رد کرتے سفاکی سے کہا تھا

حیام نے بھیگی پلکیں اٹھائے اس لڑکی کی طرف دیکھا تھا جس کی وجہ سے ایک بار پھر اسکا ماضی اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا

مم..میں..رکھ..رکھیل نہیں ہوں...سنا تم نے

شانزے کے جملے پر وہ ہزیانی انداز میں چیخی تھی.

اوہ کم آن لڑکی...یہ تم بھی جانتی ہو تم سرور کے پاس رہی تھی اور...،

اور اریان ملک کے پاس بھی

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اسنے پھر سے زہر اگلا تھا

خاموش ہو جاؤ...بند کرو اپنی بکواس...

اسکے ہاتھ سے موبائل چھپٹنے کے انداز میں چھینتے حیام نے کارپٹ پر پٹخا تھا

اب یہ مت کہنا یہ جھوٹ ہے.. تم بھی جانتی ہو اریان ملک نے تمہیں اپنے پاس رکھا تھا تو تم ہی بتاؤ کس حق سے اسنے تمہیں اپنے پاس رکھا تھا

اسکے چہرے پر سے حقارت اور بے غیرتی ٹپک رہی تھی

حیام نے کرب سے آنکھیں میچی تھی

یہ یو ایس بی دیکھ رہی ہو تمہاری ویڈیو یہاں بھی سیو ہے.. شانزے نے بتاتے موبائل اٹھایا تھا

مت کرو میرے ساتھ ایسا... میں پہلے ہی اس اذیت سے بہت مشکل سے نکلی تھی اب اگر ایسا کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گئی.. رحم کرو مجھ پر..

تمہیں اللہ کا واسطہ"..

ہاتھ جوڑے اسکے پیروں میں گرتے وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھی

تمہارے شوہر نے کیا تھا رحم"..

جب اسے فرق نہیں پڑا میرے باپ کی عزت کو دو ٹکے کا کرتے ہوئے تو میں کیوں رحم کھاؤں

بولو.." اسکے بالوں کو مٹھی میں لیتے وہ کوئی پاگل معلوم ہو رہی تھی

میں شانزے اکبر خان اس کی عزت کی دھجیاں اڑا دوں گئی تب اسے معلوم ہو گا میں کیا کر سکتی ہوں اور کیا نہیں

وہ مکروہ ہنسی ہنستے ڈائین معلوم ہو رہی تھی وہ ڈائین جو عنقریب حیام سمیت اریان ملک کی زندگی کو بھی سیاہ کر دینے والی تھی

نن.. نہیں ایسا مت کرو پلیز.. تم بھی تو ایک عورت ہو پھر کیسے دوسری عورت کے ساتھ ایسا کر سکتی ہوں... تمہیں میرے جڑے ہاتھوں کا واسطہ مت کرو بخش دو مجھے پلیز...

وہ روتے اسکے سامنے بس التجائیں کیے جا رہی تھی شاہد وہ اس پر رحم کھا لے گئی اسے بخش دے گئی اسکی زندگی کو جہنم بنانے سے رک جائے گئی

مگر ہونا تو وہی تھا جو قسمت کو منظور ہونا تھا

ٹھیک ہے اب تم اتنا بول رہی ہو تو میں کچھ سوچ سکتی ہوں

اسے دلچسپ نظروں سے دیکھتے اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالے وہ چلتی صوفے پر بیٹھی تھی

میری ایک شرط ہے"...

حیام نے بھیگی پلکیں اٹھائے اس انسانیت سے عاری سفاک اور ظالم عورت کو دیکھا تھا جو نا جانے اب کون سے امتحان میں اسے ڈالنے والی تھی

تم جو چاہتی ہو وہ میں کبھی نہیں کروں گئ"..

شانزے کی شرط پر حیام بپھری شیرنی بنی دھاڑی تھی

تم کروگئی"..

حیام کے منع کرنے پر اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا

اگر نہیں کروگئی تو وہ ہو گا جو میں نے تمہیں بتایا ہے پھر اسکے بعد تو یہ سب ویسے ہی ہو جائے گا

اب یہ تم پر ہے عزت بچاؤ گئی یا"...

اسکا قہقہہ پورے کمرے میں گونجنے لگا تھا

حیام بے بسی سے اسے دیکھ کے رہ گئی تھی

میری نظر ہر پل تم پر ہے اور جب مجھے لگے گا تم نے میری شرط پوری کر دی میں بھی اپنا وعدہ پورا کر دوں گئی

کل تک کا وقت ہے تمہارے پاس... موبائل اسے تھماتے اسکی رگ رگ میں اذیت انڈیلے جیسے وہ آئی تھی ویسے ہی چلی بھی گئی تھی مگر اپنے پیچھے بربادی چھوڑ کے گئی تھی

حیام اپنی قسمت پر ماتم کرتے وہی ہال کے وسط میں گرتی چلی گئی تھی

اپنے کہے کے مطابق آج وہ ڈیڑھ گھنٹے میں ہی واپس لوٹ آیا تھا مگر قسمت نے جو نیا سرپرائز اسکے لئے تیار کر کے رکھا تھا وہ اسکی زندگی بدلنے کیلئے کافی تھا

گاڑی پارک کرتے وہ اندر داخل ہوا تھا مگر سنسان پڑی حویلی کو دیکھتے وہ ٹھٹکا تھا اندھیرے میں ڈوبی وہ عالیشان عمارت کسی ڈرؤانی جگہ کا منظر پیش کر رہی تھی اسنے ملازموں کو آواز دی تھی مگر ندارد کوئی جواب نا ملنے پر اسنے کسی خدشے کے تحت گن نکالی تھی

حیرت ہے ابھی تک مما لوگ شاپنگ کر کے واپس نہیں آئے... یاد آنے پر اسنے خود کو ہی مخاطب کیا تھا

حیام...." وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگا تھا

وہ ہانپتا اپنے کمرے میں آیا تھا جو حویلی کی طرح ہی اندھیرے میں ڈوبا تھا اسنے چاروں اور نظر دوڑائی تھی مگر وہ کہیں نہیں تھی

تب ہی اسکے کانوں میں سسکیوں کی آواز پڑی تھی اریان نے قدم بڑھائے تھے جہاں وہ دنیا جہاں کی چالوں اور نفرتوں سے ہاری سر گھٹنوں میں رکھے بیٹھی تھی

حیام... یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہو

کیا ہوا ہے.. اور تم رو کیوں رہی ہو..؟

اسکے چہرے کے تاثرات پل میں سخت ہوئے تھے

سپاٹ چہرا اور خالی نظروں سے وہ بس اسے دیکھے جارہی تھی

اسکا یوں دیکھنا اریان ملک کا کلیجہ کٹ کے رہ گیا تھا

کسی نے کچھ کہا ہے... کوئی آیا تھا کیا..؟

گوڈ ڈیم اٹ... آنسر می!

ضبط کے باوجود وہ دھاڑا تھا

اٹھو یہاں سے... اسکے پاس کھڑے اریان نے اسکا بازو تھامنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی حیام نے اسکا ہاتھ بے دردی سے جھٹک دیا تھا

اسکی آنکھوں میں خون اترا تھا... ایک سیکنڈ کے اندر مجھے اپنے اس رویے کا مطلب سمجھاو ورنہ تمہاری اس خاموشی کا نتیجہ بہت بُرا ہو گا"..

حیام کی مسلسل لاتعلقی اور خاموشی اسکی جان پر بن رہی تھی بے چینی تھی جو حد سے سوا ہوئی تھی اگلے ہی لمحے ڈریسنگ پر پڑی تمام پرفیومز کی شیشیاں زمین بوس کی تھی

ان کی آواز کے ساتھ ہی حیام کی خاموشی بھی ٹوٹی تھی

مجھے تم سے طاق چاہئیے

اریان نے بے یقینی سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا تھا جو کل تک اسکی پناہوں میں آنے کو ترستی تھی آج اسکے سامنے کھڑی نڈر ہو کے طلاق کا دعویٰ کر رہی تھی

دماغ ٹھیک ہے تمہارا... کیا بول رہی ہو تم"..

اسکے کندھوں کو جھنجھوڑتے اریان نے اسے ہوش میں لانے کی سعی کی تھی

دماغ تو میرا اب ٹھکانے پر آیا ہے اریان ملک ... میں نے کہا اپنے پورے ہوش و حواس میں کہا ہے مجھے حیام ظہیر درانی کو تم جیسے دھوکے باز انسان سے طلاق چاہئیے

اریان کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی یہ صرف وہی شخص جانتا کیسے وہ اپنے غصے پر قابو کیے کھڑا تھا

حیام ہم بیٹھ کے بات کرتے ہیں جو بھی مسئلہ ہے تم مجھے بتاؤ میں ہوں تمہارے ساتھ ... میں محبت کرتا" ...

کونسی محبت اریان ملک

تمہاری اس محبت نے ہی تو مجھے برباد کر دیا مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا... اریان کی بات کاٹتے اسکا گریبان پکڑے وہ ہزیانی انداز میں چیخ رہی تھی

میری عزت کی دھجیاں اڑادی تمہاری اس محبت نے... اور تم کہتے ہو تم میرے ساتھ ہو...

وہ روئے جارہی تھی اور سامنے کھڑا شخص حیرت سے بس اسکے لگائے الزام سن رہا تھا

حیام تم ٹھیک نہیں ہو ابھی ہم بعد میں بات کریں گئیں چلو تم یہاں بیٹھو... اسنے بامشکل اپنا لہجہ نرم کہا تھا

ہاتھ مت لگانا مجھے... چیختے اسکے سینے پر ہاتھ دھرے حیام دور ہٹی تھی

تم ایک دھوکے باز انسان ہو میری ہی مت ماری گئی تھی جو ایک بار دھوکہ کھانے کے بعد پھر سے تم ہر اعتبار کرلیا... پہلے تمہارا بدلہ پھر دھوکے سے شادی کی اور پھر اب یہ محبت کا کھیل رچا رہے ہو"...

بس بہت ہوا اسکے آگے ایک لفظ نہیں ورنہ"..

وہ شدید طیش کے عالم میں اسکا تک پہنچتا بارعب آواز میں بولا تھا

اسکی غراہٹ پر حیام لمحہ بھر اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی

کیوں ایک لفظ نہیں... تمہیں سننا پڑے گا تم تو بہت بہادر ہو نا تو اب کیوں سچائی سے بھاگ رہے ہو... کہاں گئے وہ تمہاری بڑی بڑی باتیں وہ محبت کے دعوے"...

تمسخرانہ انداز میں کہتی وہ اریان ملک کے روبرو آئی تھی

میں نہیں بھاگ رہا حیام...

اریان ملک یہی تمہارے سامنے موجود ہے بولو ایسا کونسا سچ ہے جو میں نہیں جانتا جس سے میں بھاگ رہا ہوں!..

دونوں ہاتھوں کو پشت پر باندھتے وہ ابھی بھی اطمینان کا مظاہرہ کر رہا تھا

یہی سچ ہے حیام درانی پہلے سرور کی اور پھر اریان ملک کی رکھیل ر!...

کمرے کی فضامیں زوردار تھپڑ کی آواز گونجی تھی اور حیام کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے

اسنے زندگی میں پہلی بار کسی عورت ذات پر ہاتھ اٹھایا تھا

اگر اب تمہاری زبان سے ایک لفظ بھی ادا ہوا تو میں تمہاری زبان کاٹ کے پھینک دوں گا

شدتِ ضبط کی انتہا ہوئی تھی

کس نے کہا تم سے یہ سب... جواب دو مجھے

اسکی بھاری مردانہ آواز ایک بار پھر کمرے میں گونجی تھی

وہ جو اسکے بھاری ہاتھ کا تھپڑ نا سہتے زمین بوس ہوئی تھی اریان کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ خوف سے خود میں ہی سمٹنے لگی تھی

میں تم سے پوچھ رہا ہوں.. ڈیم اٹ جواب دو... یکے بعد دیگرے گن کی ساری گولیاں اریان نے زمین میں اتار دی تھی

کمرے میں حیام کی چیخیں سنائی دے رہی تھی

مم.. مجھے.. طل.. طلاق.. چاہئیے

وہ ابھی بھی اسکا ضبط آزمانے پر تلی تھی

اریان تو اسکی دیدہ دلیری پر غش کھا کے رہ گیا تھا

طلاق تو تمہیں کسی صورت نہیں ملے گئ مگر تم مجھے اپنے کہے ہر لفظ کا مطلب سمجھاؤ گئ وہ بھی ابھی...
اسکا خون کھول رہا تھا مگر خود پر قابو کیے اریان شدت سے بولا تھا

اسکی لہو چھلکاتی نظریں خود پر جمے دیکھ حیام کا چلتا سانس رکا تھا

پر نہیں تم کیا جواب دو گئ"...

اصل سچ کیا ہے وہ تو صرف اریان ملک ہی جانتا ہے!...

سپاٹ چہرا لیے وہ پتھریلے لہجے میں بولا تھا

اسکے الفاظ اسکا وہ لہجہ حیام کو اپنی جگہ سن کر گئے تھے... ایسا کیا تھا جو وہ نہیں جانتی تھی!...

حلق خشک ہونے لگا تھا بولنے کی سکت نہیں رہی تھی

ہاں میں نے...،اریان ملک نے تم سے بدلہ لیا تھا تمہیں قید بھی کیا تھا مگر اسکی سزا بھی بھگتی تھی

اور وہ سزا پتہ ہے کیا تھی...؟

گن کی نوک حیام کے چہرے کے نیچے ٹکائے سپاٹ چہرا لیے پوچھا تھا

مجھے تم جیسی سفاک بے حس اور ظالم لڑکی سے محبت ہو گئی

کانٹوں سے لیس اریان کا خاردار لہجہ اسے اندر تک زخم دے گیا تھا... آنسوؤں سے بھری ڈگمگاتی نظریں اٹھائے حیام نے سامنے بیٹھے اس شخص کو دیکھا تھا

اور رہی بات اس دھوکے کی جس کے تم مجھے اول دن سے طعنے دیتی آرہی ہو.... سفاکی سے کہتے اریان اسکے سامنے سے ہی اٹھ گیا تھا

دھوکہ میں نے نہیں قسمت نے کیا تھا تمہارے ساتھ حیام ظہیر درانی"...

اپنانام تک اس سے چھینتے وہ سفاکی سے کہتا طنزیہ ہنسا تھا

اسکا رواں رواں کانپ رہا تھا...،

اج وہ اریان ملک کا وہ روپ دیکھ رہی تھی جس سے ملائکہ اسے ہمیشہ بچنے کی تلقین کیا کرتی تھی

صوفے پر بیٹھے اسنے نظر سامنے زمین پر بیٹھی اس لڑکی پر جمائی تھی جس نے آج اسکے دل کے ان گنت ٹکرے کر ڈالے تھے اور اتنی بے رحمی سے توڑا تھا کہ اب وہ شاید اگر خود بھی چاہتا تو کسی سے محبت تو کیا اسکی امید بھی نا لگاتا"...

میں آیا تھا تمہارے نکاح والے دن... مگر تمہارا ہمسفر نہیں... فقیر بن کے بھیک مانگنے آیا تھا اپنی محبت کی مگر تم شاید میری قسمت میں نہیں تھی...، معلوم ہے اس دن تمہارے باپ نے مجھ سے کیا کہا تھا...؟

تلخ لہجے میں بولتے نظر اس وجود پر اٹھائی تھی جو دم سادھے اسے سن رہی تھی

تمہارے باپ نے سب جانتے ہوئے بھی میرے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے اور کہا میں یہاں سے چلا جاؤں"...

کیونکہ انکی بیٹی مجھ جیسے دھوکے باز اور گھٹیا شخص کے نکاح میں نہیں آنا چاہتی"..

وہ ہنسا تھا اور کتنی ہی دیر اپنی تذلیل پر ہنستا رہا تھا یہاں تک کے آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی

اور تب مجھے یقین ہو گیا کہ اریان ملک خوشیاں تم جیسے انسان کیلئے نہیں بنی ہیں اپنی قسمت پر ماتم مناتے میں وہی زمین پر ہی بیٹھ گیا تھا جب تمہارا وہ کزن گھر سے باہر نکلا... اوہ سوری یار میں غلط بول گیا..., معذرت کرتے پھر سے بولنا شروع کیا تھا ساتھ ہی بے تاثر نگاہ اس سسکتے وجود پر ڈالی تھی...

تمہارا کزن نہیں... تمہارا ہمسفر کہوں... یا شریکِ حیات... جس سے تمہارا نکاح ہونے والا تھا!...

ارے مجھ سے تو تمہارا نکاح ہونے ہی نہیں والا تھا تمہارا نکاح تو اس تمہارے کزن اشعر درانی سے ہونے والا تھا جو عین وقت پر مکر گیا اور نکاح چھوڑ کے بھاگ گیا"...

یکدم وہ چیخا تھا جتنے ضبط سے وہ بول رہا تھا آنکھیں اتنی ہی سرخ انگارہ ہوتی جا رہی تھی، دماغ کی رگیں واضح ہونے لگی تھی"...

وہ بت بنی اس سامنے بیٹھے شخص سے اپنے وجود کی توہین کی ایک اور کہانی سن رہی تھی اریان کے الفاظ پگھلے ہوئے سیسے کے مانند اسکے کانوں میں پڑ رہے تھے"..

یہ تھا وہ دھوکہ.. جس کی بنیاد پر ہمارا رشتہ بنا تھا... پتھریلے لہجے میں کہتے اریان نے اپنی گن پٹی سہلائی تھی کہ اچانک نظر صوفے پر پڑی تھی...

اور رہی بات محبت کی... تو اسکا یقین اب میں تم جیسی لڑکی کو نہیں دلانا چاہتا"...

حیام نے کھٹ سے نظریں اٹھائے اسکی طرف دیکھا تھا

ں بہت آزما چکی تم مجھے اور میری محبت کو... اب تم اس اریان ملک سے ملو گئی جس کے نام سے ہی دنیا خوف کھاتی ہے اب میری محبت نہیں قہر برسے گا تم پر"...

اریان"..

حلق میں آنسوؤں کا پھندا لگا تھا

نام مت لینا اپنی زبان سے میرا... مر گیا اریان ملک آج سے تمہارے لیے" ...

اسکی قہر آلودہ آواز اور شعلے برساتی نگاہیں حیام کو اپنا آپ جھلستا محسوس ہو رہا تھا

مر گئی میری محبت تمہارے لیے... جب تم نے مجھے اس قابل ہی نہیں سمجھا... جب میرا ساتھ میری محبت تمہیں اپنا نہیں بنا سکی اتنے عرصے میں تم مجھے سمجھ نہیں سکی مجھ سے طلاق کا دعویٰ کر لیا تم نے تو اب کیا بچ گیا"....

مم..میری بات....پلیز...

حیام نے اٹکتے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھے تھے

اگر اب تم نے مجھے چھونے کی کوشش کی تو میں یہ ہاتھ تمہارے جسم سے الگ کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا"...

اسکے ہاتھ کسی بے جان شے کی طرح دور جھٹکے تھے

اریان ملک کی قید سے آزادی تمہیں کسی صورت نہیں ملے گئ البتہ میری نفرت سہنے کیلئے ضرور تیار رہنا"...

اپنی بات ختم کرتے حیام کو کسی بے جان شے کی طرح بیڈ پر پٹختے کمرے سے باہر نکل گیا تھا"...

وہ جا چکا تھا اور حیام بیڈ پر اوندھے منہ پڑے ایک بار پھر اپنی آنے والی زندگی کو جہنم ہوتے دیکھ رہی تھی..ء

بیڈ سے اٹھتی حیام کے منہ سے سسکی نکلی تھی... نظر اپنے پاؤں پر ڈالی تھی جو کرچیاں چھبنے کے وجہ سے خون سے سرخ ہوئے تھے"...

خون سے رستے پاؤں، سرخ متورم انکھیں، بگڑا حولیہ ڈوپٹے سے بے نیاز وجود لیے وہ زندہ لاش وجود کو گھسیٹتے کمرے سے باہر نکلی تھیحیام نے طائرانہ نظر اس کمرے پر ڈالی تھی اور پھر صوفے پر آرکی تھی جہاں اب وہ موبائل نہیں تھا جس میں وہ ویڈیو تھی.... سب کچھ تو اجڑ گیا تھا اب کیا بچاتی... جب دل ہی مر گیا تو اُس وجود کا ہونا نا ہونا برابر تھا"...

سیڑھیوں سے ہوتی وہ نیچے آئی تھی جہاں جہاں وہ قدم رکھ رہی تھی وہ جگہ سرخ ہوتی اسکے پاؤں کی چھاپ چھوڑتے جا رہا تھا...

ملازمہ اسکے سامنے آئی تھی مگر وہ تو ہوش میں ہی نہیں تھی

طوبیٰ.. کا خیال... اسکے الفاظ ادا ہونے سے انکاری تھی... طوبیٰ کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے اسنے قدم حویلی کے باہر نکالے تھے...

یہ جانے بغیر اسکا یہ قدم اسکی آنے والی زندگی پر کیا اثرات مرتب کرنے والا تھا

مجھے وہ ہر حال میں چاہئیے

دنیا کے جس کونے میں بھی ہو مجھے وہ چاہئیے... مطلب چاہئیے

وہ دھاڑا تھا"...

حکم صادر کرتے موبائل ڈیش بورڈ پر پٹخ دیا تھا

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے پانچ بجے کے قریب حویلی سے نکلے وہ اب سات بجے واپس آئی تھی سمیرا بیگم سمیت زارا کی خوشی کی بھی انتہا نہیں تھی... ہاتھوں میں کئی شاپنگ بیگز تھامے وہ حویلی کی دہلیز پار کرتے اندر آئی تھی جہاں سناٹا چھایا تھا ملازم بھی سامنے موجود نہیں تھے... صابرہ، زرینہ ارے کہاں ہیں آپ سب؟ سمیرا بیگم انہیں آوازیں دیتی مزید قدم آگے بڑھاتی سفید فرش پر جگہ جگہ خون سے سنے پاؤں کے نشانات نے انہیں وہی منجمند کر دیا تھا...

زا.. زارا بیٹے انکی آواز نکلنے سے قاصر تھی"

مما پریشان نہیں ہوں کسی ملازم کو چوٹ لگ گئی ہو گی۔۔ آپ یہاں بیٹھیں میں صابرہ کو بلا کے لاتی ہوں... سمیرا بیگم کی پریشان صورت دیکھتے انہیں صوفے پر بیٹھا کر کچن کی طرف جاتی جب اسے سامنے سے آتی صابرہ نظر آئی تھی

جو انکے جیسے ہی پریشان سی شکل لیے کھڑی تھی

کیا ہوا یہاں اور یہ نشان کیسے ہیں؟ سب ٹھیک ہے نا طوبیٰ کیسی ہے؟ اور ملازم...

مما پلیز ریلیکس... ہائپر نہیں ہوں آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گئ آپ جائیں مما کیلیئے پانی لے کر آئیں زارا انکو سنبھالتی صابرہ کی طرف مڑی تھی

جج.. جی میں لے کے آتی ہوں.. "وہ بھاگتے کچن کی طرف گئ تھی اور وہاں سے پانی کا گلاس لاتے سمیرا بیگم کے ہونٹوں سے لگایا تھا"...

اب بتائیں کیا ہوا تھا؟ گلاس ٹیبل پر رکھتے زارا نے سوال کیا تھا جس پر صابرہ نے انہیں ساری بات بتا دی تھی...

شانزے وہ یہاں کیوں آئی تھی اور بھابھی سے اسکا کیا لینا دینا... زارا کو بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی سمیرا بیگم کا حال اس سے زیادہ بُرا ہو رہا تھا"...

اچھا بھابھی کہاں ہیں؟

جی چھوٹے صاحب آئے تھے اسکے بعد انکے کمرے سے کافی اونچی آوازیں آنے لگی جیسے لڑائی ہو رہی ہو اور پھر کچھ دیر بعد چھوٹے صاحب غصے میں حویلی سے باہر چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد ہی چھوٹی بی بی جی اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی انکی حالت بہت بُری تھی مسلسل روئے جا رہی تھی مجھے طوبیٰ جی کا خیال رکھنے کا کہتے وہ خود ننگے پاؤں ہی باہر چلی گئی"...

یا اللہ میرے مالک رحم کر یہ کیسی نئی آزمائش ہم پر آئی ہے

مجھے بتاؤ حیام بھابھی کس کے ساتھ گئی تھی ڈرائیور... نہیں بی بی جی وہ ایسے ہی گئی تھی کیونکہ جب وہ نکلی تب یہاں کوئی بھی ڈرائیور نہیں تھا

صابرہ کے بتانے سمیرا بیگم سمیت زارا نے بھی دل تھاما تھا

یا اللہ بھابھی کو اپنے امان میں رکھیئے گا... بھائی کو پتہ ہے اور طوبیٰ کہاں ہے؟

جی صاحب تب سے واپس نہیں آئے اور طوبیٰ جی اپنے کمرے میں ہیں میں نے انکی طبیعت کے باعث انہیں کچھ نہیں بتایا...

زارا بیٹے اریان کو کال کریں مجھے بات کرنی ہے ابھی کال کریں اور اپنے بابا کو بھی گھر بلائیں... اوکے اوکے آپ پریشان نہیں ہوں میں ابھی کال کرتی ہوں

شام کے گہرے سائے ہو رہے تھے اور وہ تب سے ہی بے مقصد گاڑی گھما رہی تھی رات ہونے کو تھی اور اسنے پولیس اسٹیشن بھی جانے کی زحمت نہیں کی تھی مگر اجمل خان کو وقفے وقفے سے کال ضرور کی تھی مگر ندارد کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا سر کو ہاتھوں سے دباتے خالی نظر سڑک پر جمائی تھی موبائل بجا تھا شانزے نے اِدھر اُدھر دیکھا تھا مگر موبائل کہیں نہیں تھا اسکی نظر سیٹ کے نیچے بلنک ہوتی روشنی پر پڑی تھی شانزے موبائل اٹھانے کو جھکی تھی مگر سڑک پر کھڑے بائیک سوار پر نظر پڑتے ہی گاڑی کا توازن بگڑا تھا... یہ کون بدبخت سڑک کے درمیان میں ڈیرا ڈالے کھڑا ہے... کوفت سے کہتے اسنے ہارن پر رکھا تھا... مگر مقابل تو جیسے پتھر کا ہو گیا تھا اسکے کان پر جوں تک نہیں رینگی تھی"...

تیری تو... جب وہ بائیک سوار کافی دیر تک ٹس سے مس نہیں ہوا تو شانزے کار سے نکلتے اسکے سر پر جا پہنچی تھی...

ہاں ایڈریس سینڈ کیا ہے،..

شانزے کو اپنی طرف آتے دیکھ اسنے فون رکھا تھا وہ کچھ بولتی اسنے گن نکالتے ہیلمٹ اتارا تھا'..

شانزے جو تن فن کرتی اسکے سر پر پہنچی تھی پہلے گن کو دیکھا تھا اور پھر اس ہیلمٹ کے پیچھے چہرے کو دیکھتی اسکا پارا ہائی ہوا تھا"...

جیسے آئی ہو ویسے ہی جا کے واپس بیٹھ جاؤ محترمہ... ابھی تمہاری پیشی ہونی ہے"...

بالعس کو جھٹکتی وہ بہت تیز لہجے میں بولی تھی!...

شانزے اس پر لپکتی گولی کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی"...

خبر دار!..

اگر ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو اسکی ساری گولیاں تمہارے سر میں ڈال میں دوں گا... گن لوڈ کرتے نفرت بھری نگاہ اس بے ہودہ لڑکی پر ڈالتے کہا تھا،...

شانزے کی چلتی زبان جو بریک لگا تھا گولی اسکی بازو کو چھو کے گزری تھی... اریان کے تیور دیکھتے وہ واپس سے گاڑی کی طرف بھاگی تھی...،

اسکی تیز تراری دیکھتے ملائکہ نے ٹائر کو نشانا بنایا تھا

اسکی ساری چالاکی پل میں ہوا ہوئی تھی مزید کوئی حربہ آزماتی ملائکہ اسکی طرف آتی شیشے پر گن رکھ گئی تھی جس سے اب وہ باہر نکلنے سے بھی قاصر تھی"...

تم نے زندگی کی بہت بڑی غلطی سرانجام دی ہے شانزے اکبر خان.. کہاں تک بھاگو گئی جہاں بھی جاؤ گئی اریان ملک کو اپنی بربادی کے روپ میں سامنے پاؤ گئی... لمحہ لگاتے وہ اسکی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتا غضبناک تیور لیے بولا تھا"...

اپنے کیے کی سزا تو تمہیں بھگتنی پڑے گئی... میری بیوی کو تکلیف دینے کی سزا,اسے رلانے کی سزا,سچ سے بڑی وجہ اسکی عزت خراب کرنے کی کوشش کی سزا"...

اور تمہیں اس سب کی سزا تمہیں اپنی جان دے کر بھگتنی پڑے گئی"..

ضبط سے اپنا فیصلہ سناتے اسنے گن سامنے کی تھی

ہو وو تمہاری بیوی... وہ حقارت سے بولی تھی

ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اریان ملک... وہ تو ٹریلر تھا پکچر تو ابھی باقی ہے"..

تم دیکھتے جاؤ میں کرتی کیا ہوں تمہارے ساتھ... تم نے مجھ سے میرا باپ چھینا میں تم سے تمہاری بیوی چھین لوں گئی"...

میری رکھی شرط تو بتائی ہو گئی اسنے تمہیں...

وہ طنزاً بولی تھی

اریان کو طلاق والی بات یاد آئی تھی... ایک لفظ اور نہیں... ورنہ... اسنے انگلی اٹھائے وارن کرنے والے انداز میں کہا تھا

یہ ورنہ اسوقت کیلئے بچا کے رکھو اریان ملک جب تمہاری بیوی کسی کو منہ دکھانے"...

کار میں شانزے کی دلخراش چیخ گونجی تھی اسکے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئی تھی"...

اریان ملک نے دوسرا موقع دینا نہیں سیکھا شاید تمہیں اجمل خان نے یہ بات بتائی نہیں.... اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اریان نے اسکی بازو کو نشانا بنایا تھا"...

یو بلڈی... شانزے کچھ بولتی اریان کا موبائل بجا تھا... ملائکہ اور اسنے بیک وقت موبائل چیک کیا تھا اریان کا چہرا غصے اور ضبط کی زیادتی سے سرخ ہوا تھا

بہت افسوس ہو رہا تھا نا تمہیں تمہاری باپ کی گرفتاری کا چلو یہ افسوس بھی تمہارا ختم کر دیتا ہوں...

شانزے نے خوف سے پھٹی آنکھوں سے اس پاگل جنونی شخص کو دیکھا تھا جو اب نا جانے اسکے ساتھ کیا کرنے والا تھا...

کک.. کیا کرنے والے ہو تم؟... تم.. تم جانتے نہیں ہو مجھے.. میں برباد کر دوں گئ تمہیں... اریان کا لہجہ اور اسکا ملائکہ کو اشارہ کرنا شانزے کے اوسان خطا ہوئے تھے"...

یہ.. یہ یو ایس بی دیکھ رہے ہو.. میرے ایک کلک کی مار ہے تمہاری بیوی کی عزت... وہ پاگلوں جیسے کہتی ہزیانی انداز میں چیخی تھی"...

وہ ذرا سا مسکرایا تھا اور گاڑی سے اتر گیا تھا..،

جاؤ اپنے باپ کے پاس اور اسنے گاڑی کو شوٹ کیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی کو آگ کے شعلوں نے اپنی لپیٹ میں لیا تھا"...

اس سنسان سڑک پر شانزے کی دل دہلا دینے والی چیخیں گونج رہی تھی

ملائکہ پٹرول کا خالی کین ایک سائیڈ پر پھینکتی اریان کی طرف آئی تھی..

تمہیں کیا لگتا ہے؟

اکبر خان پر حملہ کس نے کرایا ہو گا... جلتی گاڑی کو دیکھتے اسنے پر سوچ انداز میں کہا تھا"..

اجمل خان نے..

انتہائی اطمینان سے جواب دیا تھا

تم جانتے تھے؟

ہاں...

گن رکھتے بازو فولڈ کرنے کے ساتھ پر سکون سا جواب دیا تھا"..

تم کیا جانتے تھے؟

وہ ایک بار پھر بے یقینی سے بولی تھی اریان کا پر سکون لہجہ اسے حیرت میں مبتلا کر گیا تھا"..

یہی کہ اجمل خان نے اکبر خان کو مروایا ہے تاکہ وہ اسکے راز نا اگل دے.. شانزے کے ساتھ بھی یہی ہونے والا تھا مگر اسکی قسمت... اسنے اریان ملک کی زندگی کو بے رنگ کرنے کی کوشش کی تھی.. اور ...

اور کیا..؟

اسے تجسس ہوا تھا!

اور یہ کے اجمل خان پاکستان آیا تھا"...

بہت سلیقے اور اطمینان سے اسنے ملائکہ کے سر پر دھماکہ کیا تھا

واااااٹ۔۔۔۔وہ چیخ پڑی تھی"...

تم کہہ رہے ہو وہ اجمل خان مطلب اجمل پاشا پاکستان آیا تھا... کب اور کیسے..؟

اور ہمیں خبر کیوں نہیں ہوئی...؟

اور اگر تم جانتے تھے تو کچھ کیا کیوں نہیں اسے جانے کیوں دیا...

بے یقینی لیے وہ بس سوال پر سوال کیے جا رہی تھی"..

مقابل بس اسکے سوالوں کو سنتے پر سکون سا سگریٹ سلگانے موبائل میں مصروف تھا...

مجھے اس فساد کو جڑ سے ختم کرنا تھا ملائکہ... شاید تم سب کو میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی مجھے اجمل خان کو اسکی ریاست سمیت ختم کرنا ہے"...

وہ کسی معمولی سی بات جیسے اس سے بات کر رہا تھا اور ملائکہ بس اس سچائی پر دنگ کھڑی رہ گئی تھی"...

تو وہ سب کیا تھا... وہ اجازت... وہ پلانز.... وہ الجھی تھی..

وہ سب ڈرامہ تھا کیونکہ کرنل کو مجھ پر شک ہو گیا تھا آخر جاسوس جو لگا رکھے میرے پیچھے... طنزاً کہتے ملائکہ کی ترچھی نظر سے دیکھا تھا"

میں بس آرڈر فالو کر رہی تھیوہ اپنی صفائی میں بس اتنا ہی بول پائی تھی_"...

میں اکبر خان اور شانزے کے بارے میں سب پہلے سے ہی جانتا تھا... پر یہ لڑکی کوئی ایسی حرکت کرنے والی تھی مجھے شبہ تک نہیں تھا"...

اریان کے لہجے میں یکدم افسوس ابھرا تھا..

میں یہ بھی جانتا تھا وہ اکبر خان کو ہماری کسٹڈی میں آنے کے بعد مروا دے گا... مگر میں نے کچھ نہیں کیا کیونکہ میں ایسا ہی چاہتا تھا اور وہی ہوا"...

اسنے ایسا کر کے خود اپنے پیروں پر کھلاڑی ماری ہے اسکی طاقت آدھی رہ گئی ہے اور یہی تو میرا پلان تھا پہلے اسے کمزور کرنا اور پھر حملہ کرنا... اور تمہیں کیا لگتا ہے میں صرف کرنل کی اجازت تک رکا ہوا تھا اسنے گنگ کھڑی ملائکہ کی طرف دیکھا تھا جو کچھ بھی بولنے کے لائق نہیں رہی تھی... مجھے سوائے ایک طاقت کے دنیا کی کوئی طاقت اپنے منصوبے میں کامیاب ہونے سے نہیں روک سکتی ملائکہ.... اور اسنے تو اریان ملک کی زندگی کو اس سے دور کرنے کی کوشش کی تھی میں چاہتا تو اسی دن اسی لمحے اسکے ٹکرے کر دیتا مگر کیا فایدہ اسکی ریاست ویسے ہی قائم رہتی اور کل کوئی نیا اجمل پاشا پیدا ہو جاتا.... مگر اب وقت آگیا ہے اجمل پاشا کو اسکی ریاست سمیت نست و نابود کرنے کا، اپنے کیے کے حساب چکائے گا اب وہ"....

وہ بھول گئی تھی.... فراموش کر گئی تھی اسے لگا تھا وہ محبت کرنے کے بعد بدل گیا ہے وہ غلط تھی.... وہ بدلا نہیں تھا... وہ گیم چینجر تھا وہ کیسے بھول گئی تھی؟

وہ اریان ملک تھا.... بازی پلٹ کے رکھ دینے والا!...

ملائکہ اپنی کم عقلی پر افسوس کرتی خود کو کوستا تھا.

اب تم کیا کرنے والے ہو اریان...؟

اخر وہ بولی پڑی تھی وہ کب کیا کرنے والا تھا اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ جاننا مشکل میں ناممکن تھا اریان کے تیور اسے کسی طوفان کا خدشہ دے رہے تھے!...

وہ کوئی اور سوال کرتی اریان کا موبائل بجا تھا..

وہ بہت غور سے دیکھ رہی تھی اریان کے تاثرات پل پل میں بدل رہے تھے ملائکہ کچھ پوچھتی اریان اسے اپنے پیچھے آنے کا کہتا خود کار لے کر نکل گیا تھا"...

غیر مرئی نقطے کو تکتے وہ بس چلے جا رہی تھی پچھلے تین گھنٹے سے وہ اپنے بے جان ہوتے وجود کو گھسیٹتے تنہا اس سڑک پر چل رہی تھی پیروں میں چبھے کانچ اندر ہی دھنس گئے تھے وہ تنہا چل رہی تھی اس سفر زندگی میں... منزل کیا تھی.. کہاں تھی؟ کچھ معلوم نہیں تھا... کچھ ذہن نشین تھا تو فقط یہ کہ وہ قاتل بن گئی تھی اپنی خوشیوں کی قاتل اس شخص کی خوشیوں کی قاتل جو اس سے بے پناہ محبت کے دعوے کیا کرتا تھا... آج وہ خود اپنے تمام خواب سپردِ خاک کر آئی تھی حقیقت تھی حیام ظہیر درانی عزت کی خاطر اپنی محبت کا سودا کر آئی تھی.... اس شخص کو تنہا چھوڑ آئی تھی جس کے ساتھ اسنے تا عمر رہنے کی قسمیں کھائی تھی.... آنسو پھسلتے گال پر لڑکھاتا گارڈ نے اسکی حالت دیکھتے فوراً نظر جھکالی تھی"...

درانی صاحب جو کافی دیر سے بے چین ہوئے ٹہل رہے تھے اندر جانے کی نیت سے مڑے تھے جب انکی نظر دہلیز پر اجڑی حالت میں کھڑی حیام پر گئی تھی"...

حیام یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے؟

درانی صاحب نے اسکے بغیر ڈوپٹے کے سر کو دیکھا تھا جو کبھی سر سے دوپٹہ اترنے نہیں دیتی تھی آج ہر شے سے بیگانہ ہوئی تھی

دو قدموں میں ہی فاصلہ طے کرتے وہ حیام تک پہنچے تھے... کچھ تو بتائیں بیٹا... میرا دل بیٹھا جا رہا ہے"...

وہ بس خالی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی انکے ہلتے لب اسے نظر آرہے تھے مگر وہ بول کیا رہے تھے اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا...

وہ مزید کچھ بولتے درانی صاحب کی نظر حیام کے پیروں پر گئی تھی جو دیکھنے کے قابل بھی نہیں رہے تھے درانی صاحب کا دل جیسے مٹھی میں آیا تھا...

پاوں پر جگہ جگہ خون جما ہوا تھا زخم اور کانٹے چبھنے کی وجہ سے وہ سوجھ چکے تھے

آپ کے جوتے کہاں ہیں؟

اور آپ آئی کس کے ساتھ ہیں اور پاؤں دیکھیں کیا حال ہو گیا یہاں بیٹھیں مجھے پاؤں دیکھائیں اپنے... اسے صوفے پر بیٹھاتے درانی صاحب نے اسکے پاؤں کو چھوا تھا"...

مم.. مت چھوئیں... دور رہیں... مم.. مجھ سے !..

فوراً سے پہلے پاؤں سمیٹتی سر گھٹنوں میں گرا گئی تھی"...

درانی صاحب تو اسکے رویے پر ششدر رہ گئے تھے.. بیٹا میں ہوں آپ کا بابا... کیوں ایسا کر رہی ہیں... کوئی بات ہوئی ہے.. کسی نے کچھ کہا ہے کیا..؟

انکے لہجے میں نمی اتری تھی اپنی بیٹی کی ایسی حالت انکی برداشت سے باہر ہو رہی تھی"..

بابا..؟

سوالیہ لہجے میں کہتے اسنے سامنے بیٹھے اڈھیر عمر شخص کو دیکھا تھا

حیام کے لہجے میں ایسا کچھ تھا درانی صاحب کا دل کٹ کے رہ گیا تھا..

آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا!...

سر ہنوز گھٹنوں پر رکھے وہ عجیب لہجے میں بولی تھی..

کیسا جھوٹ بیٹا... آپ کیا بات کر رہی ہیں"

حیام کے بدلے رویے اور ٹھنڈے لہجے پر وہ مشتعل ہوئے تھے"..

وہ جھوٹ بابا... جسکی سزا آج تک میں اس شخص کو دیتی آئی ہوں... وہ دھوکہ جس کے طعنے میں اس شخص کو دیتی رہی"...

وہ بہت دھیمے لہجے میں بول رہی تھی!...

حیام!...

میری بات سنیں بیٹا.. آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے بیٹا... ایسا کچھ نہیں تھا..،

کون سی غلط فہمی بابا...

ارے جب وہ نکاح عین ٹائم پر چھوڑ کے بھاگ گیا تھا تب کیوں نہیں بتایا مجھے...؟

یکدم وہ پھٹ پڑی تھی

کیوں مجھے دھوکے میں رکھا..؟

کیوں مجھ سے کہا کہ یہ نکاح آپ کے اور اریان ملک کی رضامندی سے ہوا ہے"...

کیوں مجھ سے حقیقت چھپائی بابا ..

آخر اسکی آواز رند گئی تھی..

کون سی حقیقت حیام..؟

یہی کہ اریان ملک سیکنڈ آپشن تھا

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی تھی

یہی حقیقت کہ آپکی بیٹی آپ پر بوجھ بن گئی تھی اسکو سر پر سے اتارنے کیلئے آپ نے اس شخص سے میرا نکاح پڑھوا دیا جس کو میرے نکاح سے قبل از آپ نے دھتکارا تھا"...

جس کو میرے نکاح سے قبل از آپ نے زندہ درگور کر دیا تھا اور جب آپ کا بھتیجا مجھ جیسی لڑکی سے نکاح کرنے پر رضامند نہیں ہوا تو آپ نے اس شخص کے منتے ترلے کر کے مجھے اسکے حوالے کر دیا...

انکو چپ لگ گئی تھی وہ اپنا ہر قصور ماننے کو تیار تھے مگر وہ لہجہ... وہ کاٹ دار لہجہ... وہ بے یقین نظریں انکا دل چیر گئی تھی"..

آپ مجھ پر بوجھ نہیں ہیں حیام وہ دھیمے سے بولتے صوفے پر ڈھے گئے تھے میں مجبور تھا بیٹا مگر یہ بات آپ نہیں سمجھ سکتی یہ صرف ایک باپ ہی سمجھ سکتا اسکے دل پر کیا گزرتی ہے جب اسکی بیٹی نکاح کے سرخ جوڑے میں بیٹھی ہو اور کوئی آکر کہے میں آپ کی بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا..."تب ایک باپ پر کیا گزرتی ہے یہ صرف وہی جانتا ہے بیٹا... اریان سے آپ کا نکاح کرانا پری پلین نہیں تھا یہ آپ کی قسمت تھی جو اریان سے ہی جڑی تھی ہاں میں نے اسے دھتکارا تھا کیونکہ وہ میری بیٹی کیلئے تکلیف کا باعث بنتا تھا مگر وہ دل کا بُرا نہیں تھا... وہ سیکنڈ آپشن نہیں تھا اسکو سیکنڈ آپشن آپ کی بے جا ضد نے بنایا تھا میری نظر میں اریان ملک ہمیشہ آپ کیلئے فرسٹ آپشن رہا تھا آپ کی وجہ سے میں نے اس دن اسے صاف لفظوں میں منع کر دیا تھا مگر انسانوں سے بہتر اس ذات کے فیصلے ہوتے ہیں اور اریان ملک کا آپ کی زندگی میں آنا بھی اسی ذات کا فیصلہ تھا جسے میں نے تہے دل سے قبول کیا... ہاں میری ایک غلطی تھی مجھے آپ سے یہ بات نہیں چھپانی چاہئیے تھی میں قصوروار ہوں یہاں"...

میرا کیا قصور تھا بابا...

نم آنکھیں ٹوٹا لہجہ وہ بے بسی سے بولی تھی

میں نے صرف اتنا چاہا تھا کہ کوئی مجھ سے اتنی محبت کرے کہ میری زندگی کی ساری محرومیوں کو سمیٹ لے مگر اس محبت نے مجھے ایسا روندا اتنا ذلیل کیا بابا کہ میں پتھر کی بن گئی... ہر احساس سے خالی میں صحیح غلط کی پہچان بھول گئی بابا...،

وہ شخص محبت کہتا رہا مجھے نفرت سنائی دیتا تھا!...

وہ مجھے سمیٹتا تھا اور میں خود کو بکھرا محسوس کرتی تھی!...

وہ مجھے سمجھتا تھا میری سنتا تھا اور میں بس اسے دھتکارتی رہی!...

وہ مجھ سے محبت کرتا رہا بابا اور میں اسکی محبت کو دکھاوا سمجھتی رہی... دھوکہ سمجھتی رہی"...

سب برباد ہو گیا بابا... آپ کی بیٹی برباد ہو گئی... میں برباد ہو گئی بابا..

اب وہ میری نہیں سنے گا وہ مجھ سے محبت بھی نہیں کرے گا اب وہ بھی مجھے دھتکارے گا جیسے میں اسے دھتکارتی آئی تھی...

سسکتے اپنے ان دیکھے زخموں سے چور وجود کو اپنی ہی باہوں میں چھپانے کی کوششیں کر رہی تھی!...

حیام کی کہی باتیں انہیں پریشان کر گئی تھی

ایسا کچھ نہیں ہو گا حیام... آپ کیوں ایسا بول رہی ہیں اریان آپ سے محبت کرتا ہے"..

نہیں کرتا وہ محبت... میں نے مار دی اسکی محبت... میری نفرت نے مار دی اسکی محبت!...

وہ ہزیانی انداز میں چیختی رو دی تھی

درانی صاحب کو حیام کے اتنے شدید رد عمل کی توقع نہیں تھی وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے آخر ماجرا کیا تھا

آپ مجھے بتائیں ہوا کیا ہے بیٹا...؟

آپ کچھ بتا بھی نہیں رہی اور اریان کہاں ہے؟

اسکے بالوں کو نوچتے ہاتھوں کو انہوں نے اپنی گرفت میں لیا تھا

حیام نے بھیگی پلکیں اٹھائے انہیں دیکھا تھا وہ جتنا روتی اسکے لئے کم تھا جو وہ کھو کے آئی تھی اسکا پچھتاوا آنسو بہانے سے بھی کم نہیں ہونے والا تھا!...

دروازہ ٹھاہ کی آواز سے کھلا تھا وہ جو خود کو بولنے کے لائق بنا رہی تھی یکدم اتنی تیز آواز پر اپنی جگہ سے اچھلی تھی"...

مگر جان تب نکلی تھی جب اسنے سامنے کھڑے سپاٹ چہرا اور پتھریلے تاثرات لیے اریان ملک کو دیکھا تھا"....

کس کی اجازت سے تم یہاں ائی؟

وہ بغیر درانی صاحب کا لحاظ کیے انہیں سلام کیے بغیر حیام کے سر پر پہنچا تھا

میں نے پوچھا کسی کی اجازت سے تم نے حویلی سے باہر قدم نکالا...؟

وہ جو پہلے ہی خوف کے سائے میں تھی اریان کی اتنی اونچی دہشت زدہ آواز پر اندر تک کانپ گئی تھی

اریان یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا...بیوی ہے۔۔۔

خبر دار...وہ شدت سے دھاڑا تھا

یہ میرا اور میری بیوی کا مسئلہ ہے خبر دار اگر کسی نے درمیان میں کچھ بولنے کی حماقت کی تو"...

درانی صاحب جو اپنی بیٹی کے سامنے دیوار بنے کھڑے تھے اریان نے کڑے تیوروں سے وارن کیا تھا

حیام سمیت درانی صاحب بھی اریان کے رویے پر حیرت اور تعجب کی انتہا پر تھے...

ااار..یا..ن درانی صاحب مزید کچھ بولتے حیام نے بھیگی آواز میں اسکا نام پکارا تھا...

نام مت لو میرا!...

اسکی بارعب آواز پھر سے کمرے میں گونجی تھی

آہستہ بات کرو اریان.... درانی صاحب ضبط سے کہتے اسکے سامنے آئے تھے

رات کا وقت ہے کوئی سنے گا تو کیا سوچے گا...

لوگوں کی پرواہ نا مجھے پہلے کبھی تھی نا اب ہے... یہ میری بیوی ہے... میری ملکیت... اریان ملک کی ہے یہ... میں جیسے چاہوں گا اس سے بات کروں گا اور کوئی بھی اگر بیچ میں آیا تو اپنی جان سے جائے گا"....

اسنے ہاتھ میں پکڑی گن سامنے کی تھی..

حیام کا رنگ فق ہوا تھا.... آ آ..پ..پپ...پلیز...می..میری...با..ت۔۔۔۔

انکھوں میں خون اترا تھا درانی صاحب کے سامنے سے ہٹتے قدم اسکی طرف بڑھائے تھے"...

کس سے پوچھ کر تم نے یہاں آنے کا فیصلہ کیا؟

بے رحمی سے اسکا بازو تھامے اریان اسکے منہ پر دھاڑا تھا...

مم... میری... غلطی.. ہے آپ بابا.. ک.. کو... کک.. کچھ... مت بولیں"...

بازو میں اٹھتا شدید درد اور آنکھوں سے بہتے آنسوؤں میں وہ بے ربط الفاظ بولی تھی

اریان ملک نے دوسرا موقع دینا نہیں سیکھا شاید بھول گئی ہو تم"...

حیام کی بات پر اسکی پکڑ میں مزید مضبوطی در آئی تھی

اسکی نظروں میں جھلکتی بے پناہ نفرت اور جارہانہ سلوک نے حیام کے اندر تک توڑ پھوڑ مچادی تھی

مجھے درد ہو رہا ہے اریان پلیز میرا بازو چھوڑیں"...

اپنے بازو پر ٹکے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی وہ کراہ اٹھی تھی"...

نام مت لو میرا اپنی زبان سے... ڈیم اٹ... پاس پڑے گلدان کو پوری قوت سے ٹھوکر مارتے وہ چلا اٹھا تھا۔۔۔

تمہارے منہ سے اپنا نام سنتا ہوں تو مجھے خود سے نفرت ہونے لگتی ہے اس قدر تم نے مجھے خود سے اور تم سے جڑے جذبات سے بیزار کر دیا ہے"...

اپنی سرخ خون چھلکاتی نظریں اس لڑکی کی آنکھوں میں گاڑھی تھی...

وہ بس ہکا بکا اسے دیکھتی رہ گئی تھی

اتنی نفرت؟

وہ دو لفظ بھی بامشکل بول پائی تھی

وہ استہزائیہ ہنسا تھا... یہ اریان ملک کی نفرت ہے جتنی شدت سے کبھی تم سے محبت کی تھی آج اتنی شدت سے ہی نفرت کر رہا ہوں"...

یہ میری اریان ملک کی نفرت ہے جسے اب تم نے تاعمر اس حویلی میں رہ کے برداشت کرنی ہے"....

اسکی بات پر حیام کی روح فنا ہوئی تھی

ن... نہیں.. می.. میں.. آپپ... کے ساتھ... کک.. کہیں نہیں... جاؤں... گئی...

دیکھتا ہوں کیسے نہیں جاتی تم..."

اسکی بازو سے پکڑے اریان بے رحمی سے اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے لے جانے لگا تھا"...

چھوڑیں مجھے... نہیں جانا چاہتی میں آپ کے ساتھ"...

حیام نے اپنے ناخن اسکے ہاتھ میں گاڑھے تھے"...

وہ تو جیسے بہرا ہو گیا تھا... بس اسکی بازو پکڑے اپنے ساتھ گھسیٹ رہا تھا

بابا... بابا مجھے نہیں جانا

بابا میری بات سنیں مجھے مت جانے دیں میں نہیں کر سکتی اتنی نفرت برداشت"...

میں مر جاؤں گئی بابا... مجھے روک لیں... مجھے نہیں جانا"...

وہ روتے چیختے ان سے مدد کی بھیک مانگ رہی تھی

وہ کوئی سخت الفاظ نہیں بولنا چاہتے تھے اسلئے چپ کھڑے تھے مگر اب انکی برداشت کی حد سوا ہوئی تھی"...

اریان چھوڑ دو حیام کو... وہ نہیں جانا چاہتی تمہارے ساتھ وہ بولتے تیزی سے انکی طرف بڑھے تھے جو راہداری عبور کرنے والے تھے"...

فضا میں حیام کی چیخوں کے ساتھ گولی کی آواز گونجی تھی

میں نے کہا میرے معاملے سے دور رہیں... گولی سامنے دیوار پر چلاتے وہ غرایا تھا

وہ جو باہر رکے اریان اور حیام کا انتظار کر رہی تھی گولی کی آواز پر اپنی گن نکالے اندر کی طرف بھاگی تھی مگر وہاں کی ماحول دیکھتے اسے سیکنڈ لگا تھا تمام صورتحال سمجھنے میں"...

حیام اور درانی صاحب اپنی جگہ گنگ کھڑے تھے وہ شدت پسند تھا مگر اس حد تک ملائکہ کو آج اسکی نفرت سے احساس ہوا تھا"...

اب اگر جس نے ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نکالا اگلی گولی اسکے آر پار ہو گئی"...

درانی صاحب اپنی بیٹی کی خیر و عافیت چاہتے تھے اس لئے چپ چاپ قدم اندر کر طرف بڑھا گئے تھے اگر وہ ایک منٹ سے زیادہ وہاں رکتے تو ضبط کی انتہا سے اپنے ساتھ ہی کچھ کر بیٹھتے"...

نہیں... مت جائیں... بابا... رک جائیں!..

اریان نے اسے بازو سے پکڑے گاڑی میں دھکا دیا تھا"...

اگر آئندہ تم نے میری اجازت کے بغیر ایک قدم بھی حویلی سے باہر نکالا تو اپنے پیروں پر دوبارہ کھڑے ہونے لائق نہیں رہو گی.... اسے وارن کرتے ٹھاہ کی آواز سے گاڑی کا دروازہ بند کیا تھا"...

اسکی نظریں بار بار اریان ملک کے چہرے کا طواف کر رہی تھی وہ جاننا چاہتی تھی اب وہ کیا کرنے والا ہے مگر بے سود... وہ اریان ملک جیسے فیس ریڈ کرنے میں ایکسپرٹ نہیں تھی... وہ پوچھنا تو چاہتی تھی مگر جانتی تھی وہ غصے میں ہے اور جب اریان ملک غصے میں ہوتا ہے تو کوئی جواب نہیں دیتا... اسنے ترچھی نظر کیے پچھلی نشست پر نظر دوڑائی تھی جہاں حیام ساری سیٹ پر پاؤں رکھے سر گھٹنوں میں گرائے ساری دنیا سے لاتعلق بنی بیٹھی تھی... ملائکہ مزید کچھ سوچتی کار کو یکدم بریک لگی تھی اسنے

سوالیہ نظروں سے اریان کی طرف دیکھا تھا... اریان گاڑی میں رکھا فرسٹ باکس اٹھائے نیچے اترا تھا "...

ایک تو انکو سکون نہیں تھا... کوفت سے کہتے اریان نے نظر اس جگمگاتی سکرین پر سے ہٹائی تھی جو پچھلے دو گھنٹے سے مسلسل بج رہا تھا... اس سم کو ختم کر دو اور دوسری سم انسرٹ کرو جس کا نمبر صرف ٹیم ممبرز کے پاس ہے"...

ملائکہ موبائل کیچ کرتی سر اثبات میں ہلا گئی تھی موبائل کی سکرین پر دیکھا تھا جہاں کرنل کی لاتعداد کالز شو ہو رہی تھی اسکے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا اریان کا موبائل لیے وہ گاڑی سے نیچے اتری تھی"...

بیک ڈور کھولے اریان نے نظر بھر کے اس سسکتے وجود کو دیکھا تھا جو شاید اپنی ہی باہوں میں سر رکھے خود کو تسلیاں دینے کی سعی کر رہا تھا نہر اسکے چہرے سے ہٹاتے پاؤں پر گئی تھی جو انتہائی بُری حالت میں تھی اسکی تکلیف کا سوچتے اریان نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی... باکس سے کاٹن نکالے انتہائی نرمی سے اسکے زخم کو چھوا تھا... اسکا لمس پاتے ہی حیام نے فوراً سے پاؤں پیچھے کھسکائے تھے اریان اسکی حرکت اگنور کرتا واپس سے پاؤں کو تھاما تھا مگر اب کی بار پکڑ میں سختی تھی "...

دور رہیں مجھ سے !...

سر گھٹنوں سے اٹھائے سرد لہجے میں کہا تھا

دور ہی جا رہا ہوں تم سے "...

لہجے میں جسم کو چٹخا دینے والی ٹھنڈ تھی...

اریسن ہنوز کام میں مصروف تھا جبکہ حیام بس اسے دیکھتی رہ گئی تھی

کک.. کہاں.. جا.. رہے ہیں آپ؟

میں آپ سے بات کر رہی ہوں ار'..

اسکا نام لیتے حیام کے ہونٹ جیسے سِل گئے تھے آنسو چہرا بھیگو رہے تھے...

وہ ایسے بی ہیو کر رہا تھا جیسے اسنے کچھ سنا ہی نہیں... پٹ کرتے تمام چیزیں واپس سے باکس میں رکھتے وہ وہاں سے اٹھا تھا...

مت کریں میرے ساتھ ایسے... آپ کی بے رخی مجھے تکلیف دے رہی ہے.. مم.. میں سب کچھ سہہ لوں گئی آپ کی نفرت بھی.. حویلی میں ہی رہوں گئی کہیں نہیں جاؤں گئی... آپ کے ہر بات مانوں گئی... پر پلیز مجھ سے بات کریں میری طرف دیکھیں!...

مجھے دیکھیں اریان... میری طرف دیکھیں... مت کریں ایسا!...

ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھامے اپنے سامنے کیا تھا...

وہ بس خاموش بیٹھا بغیر کوئی تاثر دیئے اسے سن رہا تھا"...

رات کا اندھیرا ہر سو پھیلا تھا کار میں ہلکی سی روشنی تھی وہ اریان کا چہرا نہیں دیکھ پا رہی تھی مگر اپنے ہاتھوں پر اترتی نمی حیام کو واضح محسوس ہوئی تھی"...

وہ رو رہا تھا... بنا آواز کے... بغیر کوئی شکوہ کیے وہ اپنی تکلیف کم کر رہا تھا"...

اریان آپ رو رہے ہیں بھیگی آواز میں استفار کیا تھا... دونوں گھٹنوں کو سیٹ پر ٹکائے حیام اسکے قریب گئی تھی"...

اریان کچھ تو بولیں پلیز... ہاتھوں میں اسکے چہرے کو تھامے وہ منتیں پر اتر آئی تھی"...

وہ بولنا چاہتا تھا مگر اس میں ہمت نہیں تھی وہ جانتا تھا وہ جب بھی بولے گا تلخ ہی بولے گا اور اریان ملک اب زید اسے تکلیف دینے کا روادار نہیں تھا... نفرت کا دعویٰ کر رہا تھا مگر تکلیف دینے سے ڈر رہا تھا،

اچانک اسے اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا تھا بے چینی کم ہونے لگی تھی تکلیف کی شدت میں قدرے کمی آئی تھی

اج پہلی بار اس لڑکی نے پہل کی تھی!...

اریان کے خاموش رہنے پر اسکی تکلیف میں بھی اضافہ ہو رہا تھا کچھ انچ کا فاصلہ بھی ختم کرتے حیام نے اسے خود میں سمویا تھا حیام کا دل دھڑکا تھا جیسے کسی مرتے کو دو گھونٹ پانی کے پلا دیئے ہوں کئی پل خاموشی کے نذر ہوئے تھے کئی لمحے سکون کی تلاش میں بھٹکتے وہ دو وجود منزل پر پہنچے تھے...،

نس نس میں سکون اترتے دیکھ اریان اس فسوں خیز لمحے میں قید ہوا تھا مگر حیام کی قربت اسے کمزور کر رہی تھی وہ اپنے مشن سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا انتہائی نرمی سے اسے خود سے دور کرتے بغیر کچھ کہے اریان گاڑی سے نیچے اتر گیا تھا"...

وہ پھر سے بے سکون ہونے لگی تھی اریان کی جنونیت تھی یا شدت پسندی... حیام ہمشیہ ہی خود کو اسکے سحر میں جکڑے پاتی تھی!...

تمہارا موبائل!...

ملائکہ بڑی ہوشیاری سے اپنا کام سرانجام دیتی اسکے پاس آئی تھی"...

حیام کو لے کے حویلی جاؤ اور ایک بار ڈاکٹر سے پاؤں کا چیک اپ کرا لینا... وہ بہت دھیمے لہجے میں بول رہا تھا"...

اور تم...؟

میں ابھی دبئی کے لئے نکل رہا ہوں حمزہ کو میسج کر دیا ہے وہ میرا پاسپورٹ اور باقی کے ڈاکومنٹس لے کر ائیر پورٹ پہنچ جائے گا"...

تم بس حیام کا خیال رکھنا... میں اپنی امانت کے طور پر اسے سونپ کے جا رہا ہوں ملائکہ صدیقی!...

وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر آنسوؤں نے اسکے صبر اور بہادری کی توہین کی تھی...،

وہ بس سر اثبات میں ہلا گئی تھی اسکے سامنے کچھ بولنا یا اسے کچھ سمجھانا فضول تھا وہ اریان ملک کی ضد سے اچھی طرح واقف تھی وہ ایک بار جو ٹھان لیتا تھا پھر اسے پورا کر کے ہی دم لیتا تھا...؛

وہ کب سے گاڑی میں بیٹھے اریان کا انتظار کر رہی تھی مگر اریان اور ملائکہ کو الگ الگ سمت جاتے دیکھ حیام گاڑی سے باہر نکلی تھی...

اریان کہاں جارہے ہیں؟

وہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں آرہے؟

مگر ملائکہ کو یونہی بت بنے دیکھ حیام خود اسکے پیچھے لپکی تھی'...

اریان!..

اسکی پکار کانوں میں پڑتے ہی وہ وجود پتھر کا ہوا تھا قدم آگے بڑھنے سے انکاری تھے...

مت جائیں اریان... میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر"...

وہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں جارہا ہے؟.... کیوں جارہا ہے؟... مگر اریان کی دور جانے والے بات نے اسکا دل دہلادیا تھاوہ کسی بھی قیمت پر اریان کو خود سے دور جاتا نہیں دیکھنا چاہتی تھی"...

حیام اریان ملک آپ کے بغیر کچھ نہیں ہے.... اسکے سینے پر ہاتھ باندھے سر کمر پر رکھے وہ سسک اٹھی تھی"...

اریان نے ہاتھ اسکے ہاتھوں پر رکھے تھے... تب اس بات کا خیال نہیں آیا جب میرے سامنے کھڑے مجھ سے طلاق کا دعویٰ کیا تھا... اسکی باہوں کے جال کو کھولتے وہ دور ہٹا تھا...

ملائکہ لے جاؤ اسے!...

پلٹے بغیر کہا تھا

حیام اسکی بات پر پتھر کی ہوئی تھی خالی ذہن اور سپاٹ چہرا لیے ملائکہ کے ساتھ چلتے جارہی تھی!...

وہ نہیں جانتا تھاوہ ایک سنگین غلطی سرزد کیے جا رہا تھا جس کا خمیازہ اسے بہت کچھ ادا کر کے بھگتنا تھا...

آج شدت سے اسے اپنی بے سی کھل رہی تھی حیام نے اسے تب تک دیکھا تھا جب تک اریان اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا تھا"....

ملائکہ نے گاڑی سٹارٹ کی تھی مگر اس سے پہلے اس کو میسج کرنا نہیں بھولی تھی"...

حیام اسے خود سے دور جاتا دیکھ رہی تھی جس کی ایک سانس بھی اس شخص کی جھلک کی محتاج ہو گئی تھی... اریان اسے اپنی نظروں سے دور جاتا دیکھائی دے رہا تھا کہیں بہت دور... اتنا دور کہ اب وہ اسے کبھی نہیں دیکھ پائے گئی...

نہی.. نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا"...

اپنی سوچ پر ملامت کرتے حیام نے ہڑبڑاتے آنکھیں کھولی تھیں

حیام کیا ہوا؟

گاڑی کی سپیڈ سلو کرتے ملائکہ نے اسکے طرف دیکھا تھا

اریان کب آئیں گئیں؟...وہ کل تک واپس آجائیں گئیں نا..؟

مجھے بتاؤ ملائکہ... میرا دل بہت گھبرا رہا ہے وہ کب آئیں گئیں.؟

وہ چیخ اٹھی تھی

ملائکہ کو اس پر ترس آیا تھا وہ چاہ کر بھی اسے جھوٹا دلاسہ نہیں دینا چاہتی تھی مگر سچ بتانے کی ہمت بھی اس میں نہیں تھی

ملائکہ اسے کوئی تسلی دیتی نظر سامنے سے آتے دو آدمیوں پر گئی تھی جو تیزی سے انکی طرف ہی آرہی تھی سڑک پر اندھیرا تھا مگر گاڑی کی ہیڈ لائٹس نے انکے ہاتھ میں پکڑی گنز کو واضح کیا تھا...

جلدی سے نیچے جھک جاؤ حیام !..

اسکی آواز جیسے بلند ہوئی تھی فضا میں بلاسٹ کی آواز گونجی تھی اور وہ دونوں گاڑی سمیت دور جا گری تھی...،

گاڑی الٹ گئی تھی ملائکہ نے اپنے سر پر ہاتھ لگایا تھا جہاں سے خون بہہ رہا تھا... حیام... اسکا خیال آتے ہی ملائکہ نے خود کو سنبھالتے پچھلی سیٹ کی طرف دیکھا تھا جہاں وہ اوندھے منہ بے ہوش پڑی تھی ملائکہ جیسے تیسے گاڑی سے نکلتی اس تک پہنچتی... گولی کی آواز گونجی تھی ملائکہ بروقت سامنے سے ہٹی تھی جسکے باعث گولی اسکی بازو کو چیرتی نکل گئی تھی"...

_ وہاں اندھا دھند گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی تھی ملائکہ نے گاڑی کی اوٹ میں بیٹھتے موبائل نکالا تھا وہ نمبر ڈائل کرتی اس سے پہلے ہی کسی بھاری چیز سے اسکے سر میں وار کیا

گیا تھا خون فوارے کی طرح اسکے سر سے بہہ رہا تھا ملائکہ بند ہوتی آنکھوں سے حیام کے بے جان ہوتے وجود کو دیکھ رہی تھی جسے وہ لوگ گاڑی سے باہر نکال رہے تھے...،_

میں اپنی امانت تمہیں سونپ کے جا رہا ہوں ملائکہ صدیقی ... اریان کے آخری الفاظ ہتھوڑے کی طرح اسکے ذہن پر برس رہے تھے:...

حیام... نقاہت زدہ آواز میں اسے پکارتے ملائکہ نے گن اٹھائی تھی مگر شوٹ کرنے سے پہلے ہی اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا اور وہ وہی سڑک پر پڑے اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی تھی"...

بھائی!...

وہ جو اپنی ہی کسی سوچ میں گم بیٹھا تھا آواز کے تعاقب میں دیکھا تھا جہاں حمزہ اور فیصل ہاتھوں میں بیگز پکڑے کھڑے تھے...

میں نے تمہیں اکیلا آنے کو کہا تھا حمزہ... دونوں پر کڑی نگاہ ڈالتے سخت لہجے میں کہا تھا"...

بھائی آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟... یہ جنگ ہم چاروں کی تھی تو آج آپ اکیلے کیوں جا رہے ہیں۔۔۔

حمزہ کچھ بولتا فیصل نے بیگ زمین پر پٹختے سامنے آتے کہا تھا'...

یہی وجہ تھی... وہ اریان ملک تھا ہر ایک کو اپنی بات سے قائل کرنے کا ہنر رکھتا تھا مگر فیصل شاہ ڈھیٹ اور وہ واحد بندہ تھا جو اریان ملک کی جھوٹی تسلی سے کبھی قائل نہیں ہوتا تھا"...

وہ مر سکتا تھا اریان ملک کے لئے مگر اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا!...

اریان نے حمزہ کی طرف افسوس سے دیکھا تھا مطلب صاف تھا ایک کام دیا تھا اور وہ بھی وہ صحیح سے نہیں کر سکا تھا"...

بھائی ایسے نہیں دیکھیں میں نے اسے نہیں بتایا یہ میرا پیچھا کرتے کرتے یہاں پہنچا ہے... حمزہ نے خود کو ڈیفینڈ کرنا چاہا تھا"...

میری ٹکٹ دو اور تم دونوں ابھی اسی وقت حویلی واپس جا رہے ہو آ گئی سمجھ... باری باری ان دونوں کو دیکھتے کہا تھا

بلکل حمزہ کو سمجھ آ گئی ہے بھائی۔۔۔ چلیں اب دیر ہو رہی ہے،۔۔۔ بیگز اٹھائے وہ آگے بڑھا تھا حمزہ سمیت اریان نے بھی اسے ترچھی نظر سے دیکھا تھا"...

شاید تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی ہے فیصل... میں نے کہا ہے دونوں!...

فیصل ٹھیک کہہ رہا ہے بھائی ہمیں بھی آپ کے ساتھ آنا ہے... آخر حمزہ نے بھی حکم عدلی کی تھی...

شکر ہے کچھ بولے تو سہی تم... مجھے تو لگا تھا باپ بننے کی خوشی میں تم بولنا ہی بھول گئے ہو!...

فیصل کے طنز پر جہاں حمزہ نے اسے گھوری سے نوازا تھا وہی اریان نے ان دونوں کو بے یقینی سے دیکھا تھا...،

ٹھیک کہہ رہا ہے یہ کمینا... بھائی آپ چاچو بننے والے ہیں... اریان کی نظروں کا مفہوم سمجھتے حمزہ نے اسکی بات کی تصدیق کی تھی'...

ماشاءاللہ بہت مبارک ہو تمہیں!..

اریان اسکے بغل گیر ہوتا مسکرایا تھا

اب اسی خوشی میں ہمیں بھی ساتھ لیں جائیں بھائی... فیصل نے اسے مسکراتے دیکھ پھر سے ضد کی تھی

تم خوامخواہ صد کر رہے ہو فیصل... یہ کوئی اتنا اہم مشن نہیں ہے جو ہم سب جائیں میں تم تینوں کو یہاں اسلئے چھوڑ کے جا رہا ہوں کہ اگر میرے پیچھے کوئی پرابلم ہوتی ہے تو تم تینوں سنھبال لو"...

بھائی آپ سب جانتے ہوئے بھی کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک مشن نہیں ہے...وہ خفگی سے بولا تھا

نو مور آرگومینٹس فیصل!...

ٹکٹ دو حمزہ"...

سب کا خیال رکھنا... مما چاچو دادو زارا اور میری گڑیا اور تم تینوں بھی... اریان نے ٹکٹ لیتے اسے گلے سے لگایا تھا."...

اور بھابھی؟

انکا خیال کون رکھے گا... فیصل کا لہجہ تیز ہوا تھا

فیصل کی بات پر اریان کے ذہن میں حیام کے آخری الفاظ گونجے تھے

"میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر"

اس سے پہلے اسکی یاد پہرے ڈالتی اریان نے سر جھٹکا تھا

وہ اپنا خیال رکھ لے گئ تم بس میری گڑیا کا خیال رکھنا... اریان نے اسے حیام نے موضوع سے ہٹانا چاہا تھا

اپنے بھائی سے ناراض نہیں ہو.. کہتے اریان نے اسے کس کے گلے لگایا تھا...

میں آپ سے ناراض کیسے ہو سکتا ہوں... آپ جائیں ہم ہیں یہاں سب سنبھال لیں گئیں... وہ جبراً مسکرایا تھا

اسکی بات پر جہاں حمزہ چونکا تھا وہی اریان نے بھی اس بندے کو حیرت سے دیکھا تھا مگر وہ جانتا تھا فیصل شاہ اتنی آسانی سے کبھی باز نہیں آ سکتا...

ان سے ایک بار پھر ملتے اریان ائیر پورٹ سے اندر داخل ہوا تھا

اب کیا کرنا ہے؟

بھائی تو گئے.. حمزہ نے بات کا آغاز کیا تھا

کیا کرنا ہے چلو.... عام سے لہجے میں کہتے وہ بیگز اٹھائے آگے بڑھا تھا

بھائی کو وہاں اکیلا چھوڑ کر ہم حویلی چلیں جائیں،... حمزہ حیرت اور افسوس سے بولا تھا

میں نے کب کہا...!ہم حویلی جارہے ہیں... فیصل نے اسکے سر پر دھماکہ کیا تھا البتہ اگر تم جانا چاہتے ہو تو جاسکتے ہو مگر فیصل شاہ تو وہی کرے گا جو اسے ٹھیک لگے گا."...

اوئے ہیرو...! یہ کوئی ایکشن مووی نہیں چل رہی جانتے ہو نا بھائی کی بات نا ماننے کا کیا انجام ہو گا...

حمزہ چلتا ہوا اسکے راستے میں حائل ہوا تھا

جانتا ہوں میرے بھائی..! اسلئے تو کہہ رہا ہوں تم جانا چاہتے ہو چلے جاؤ... باقی ٹکٹس میں نے پہلے ہی خرید لیے تھے.

اور زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا..؟

غصہ کریں گئیں یا...

یا سگریٹ سے ہاتھ جلا دیں گئیں... حمزہ نے جیسے اسے کچھ یاد کرانا چاہا تھا

گولی بھی مار دیں تب بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا... وہ ٹھوس لہجے میں بولتا آگے بڑھ گیا تھا.

ویسے بھی اب ہم حویلی واپس نہیں جاسکتے... وہ رکا تھا اور بغیر پلٹے کہے واپس چل پڑا تھا

حمزہ کو اسکی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی مگر وہ فیصل شاہ کے خرافاتی دماغ سے اچھی طرح واقف تھا"...

فیصل مجھے سچ سچ بتاؤ کیا بول کے آئے ہو تم حویلی..؟

میرے بھائی...!فیصل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا"...

میں نے تمہارے جانے کے وہاں بولا کہ ہم تینوں مطلب تم میں اور بھائی کسی ضروری میٹنگ کیلئے ہفتہ بھر باہر جارہے ہیں تاکہ انہیں شک نا ہو وہ ایسے بول رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے کے آیا ہو"...

حمزہ کا دل چاہا تھا وہ سر کسی دیوار میں دے مارے مگر اپنا نہیں اس ڈھیٹ بندے کا... جو اپنے ساتھ اسے بھی حلال کرنے کے چکروں میں تھا"...

رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے آج آدھا دن گزر چکا تھا اسے دبئی آئے ہوئے موبائل اسکے پاس تھا مگر اسنے کسی کو اطلاع کرنے کی زحمت نہیں کی تھی اگر کرلیتا تو اس قیامت کی خبر ہو جاتی جو اسکے بعد حیام پر گزری تھی وہاں سے ISI یا پولیس کی مدد لینے کی بھی اسنے ضرورت محسوس نہیں کی تھی کیونکہ وہ اکیلا ہی اجمل خان کو اسکی ریاست سمیت نست و نابود کرنے کی طاقت رکھتا تھا کچھ انفارمیشن پہلے سے ہی اسکے پاس تھی اور کچھ انفارمیشن اسنے وہاں آکر اپنے بل بوتے پر حاصل کی تھی اریان کا پہلا ٹارگٹ وہ جگہ تھی جہاں اجمل پاشا اپنے تمام غلیظ کام سرانجام دیتا تھا دوسری جگہ وہ گوڈاون تھا جہاں پر وہ ڈرگ ڈیلنگ کیا کرتا تھا وہاں کی ساری معلومات وہ پہلے سے جمع کر چکا تھا اب بس کام کو انجام دینا تھا...

_بنا کوئی آواز کیے وہ پچھلے گیٹ سے گوڈاون میں داخل ہوا تھا ہاتھ میں گن تھامے وہ چاروں اور نظریں دوڑاتا آگے بڑھ رہا تھا اسکی قسمت اچھی تھی یا اجمل خان کی بدقسمتی تھی آج وہاں بہت بڑی

ڈرگ ڈیلنگ ہونے والی تھی جتنی اسے انفارمیشن ملی تھی اسکے مطابق وہاں پچیس سے زیادہ گارڈز بیک وقت طعینات تھے ہائی پروفیشنل ٹرینڈ کیے وہ کوئی معمولی فائیٹرز نہیں تھے.... گارڈز بھی چن چن کے رکھے ہیں اس گھٹیا انسان نے... خیر جیسے کام ہیں اتنی

پروٹیکشن تو بنتی ہے... اسے گالیوں سے نوازتے اریان نے طائرانہ نظر اس ہال پر ڈالی تھی جہاں وسط میں دو کرسیاں رکھے وہ اہم شخصیات بیٹھی تھیں_"...

نو دس یہاں دس گارڈز اور باہر کل پندرہ بیس، گارڈز کی تعداد گنتے اریان نے کچھ تصویریں کھینچی تھیں'...

بیگ زمین پر رکھے اسنے اپنا کام شروع کیا تھا اور تقریباً دس منٹ میں وہ سب سیٹ کرتے وہ پلر کی آر میں آیا تھا جہاں سے وہ ڈرگ ڈیلر عین اسکے سامنے تھا"...

اریان کوئی سٹیپ لیتا اس ڈیلر کی آواز کانوں میں پڑی تھی"...

اجمل پاشا کہاں ہے؟ ---وہ خود کیوں نہیں آیا؟..

وہ عربی میں بولا تھا...

سیم مجھے بھی یہی افسوس ہے وہ یہاں کیوں نہیں ہے؟

افسوس سے کہتے اریان نے اسکی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں... اریان ان سب کے ری ایکشن سے لطف اٹھاتا چلتا انکے سامنے آیا تھا"...

تت.. تم یہاں کیسے ؟

اجمل پاشا سمیت ان سب نے بھی اس تباہی کے بارے میں سن رکھا تھا جسے انکے جیسے لوگ اریان ملک دی تباہی کے نام سے جانتے تھے... وہ جس کے پیچھے پڑتا تھا اسکی تباہی پتھر پر لکیر جیسے ہوتی تھی

کیوں مجھے دیکھ کے خوشی نہیں ہوئی تمہیں جعفر طیاری ؟

اطمینان قابلِ دید تھا!...

جعفر کے چھکے چھوٹے تھے وہ طاقتور تھا اسے خبر تھی مگر اسکے لئے یہ حیران کن تھا اریان ملک اسکے سامنے نہتا بغیر اپنی ٹیم کے پچاس گارڈز کے درمیان جو اس پر گن تانے کھڑے تھے... پر سکون سا کھڑا تھا"...

تم نے یہاں آ کے بہت بڑی غلطی کی ہے اریان ملک... تم یہاں سے بچ کے نہیں جاسکو گئے اگر بچ گئے تو اجمل پاشا تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا"...

رئیلی.... وہ استہزائیہ ہنسا تھا!...

ابھی تم سوچو جعفر میں تمہارے سمیت ان سب کے ساتھ کیا کرنے والا ہوں... اجمل پاشا بعد کا مسئلہ ہے...

یہ کون ہے...؟

وہ شاید نیا تھا اسلئے اپنے سامنے کھڑی موت کا نام پوچھ رہا تھا...

تم سب کی موت!...

وہ عربی جانتا تھا اسلئے جواب جعفر کو دیکھتے دیا تھا"...

دیکھ کیا رہے ہو بھون ڈالو سالے کو.... جعفر انہیں حکم دیتے خود پیچھے ہٹا تھا

کاونٹ ڈاؤن سٹارٹ کر دو جعفر... تیزی سے کہتے بٹن پریس کیا تھا مگر اس سے پہلے وہ سموگ بوبم پھینکنا نہیں بھولا تھا"...

جہاں دو منٹ پہلے فائرنگ کی آواز گونج رہی تھی اب وہاں سب کھانستے بے حال ہو رہے تھے.!...

پکڑو اسے وہ یہاں سے بچ کے نا جانے پائے... اس دھوئیں سے بھرے ہال میں جعفر کی آواز گونجی تھی

وہ اریان ملک تھا ہر کام پلیننگ کے ساتھ کرنے والا...پیٹ پر بندھی بیلٹ کے ذریعے وہ ہال کی چھت پر پہنچا تھا

چار... تین... دو... ایک...

کاونٹ داؤن سٹارٹ کیا تھا اور پھر ہاتھ جھاڑتے بائیک پر سوار ہوتے وہاں سے نکل گیا تھا اور کچھ سیکنڈز بعد ہی وہاں خطرناک بلاسٹ کی آواز گونجی تھی جس نے اس پورے گوڈاون کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیا تھا

وہ سب جس اریان ملک کو اندر ڈھونڈ رہے تھے وہ انہیں انہی کی جگہ پر تباہ کن تباہی بخش آیا تھا

پھر سے نہیں... اسنے پوری قوت سے اس جلے راکھ کے ڈھیر کو کک ماری تھی

کہاں ڈھونڈوں میں؟

یا اللہ مدد کر... اسنے آسمان کی طرف منہ کیا تھا

اسکی دعا قبول ہوئی تھی موبائل وائیبریٹ ہوا تھا اسنے چیک کیا جہاں کوئی لوکیشن شو ہو رہی تھی"...

یا اللہ تیرا شکر ہے... اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے وہ اپنی سپورٹ بائیک سٹارٹ کیے زن سے بھگا لے گیا تھا

لڑکیوں کی سمگلنگ... ڈرگ ڈیلنگ... آٹومک ویپنز...

سامنگ موجود دیوار پر اس چارٹ پر ان تین جگہوں کو مارک کیا تھا دبئی میں سات شہر تھے اور ان میں سے تین الگ الگ شہروں میں خفیہ جگہوں پر کام سر انجام دیئے جاتے تھے مگر وہ تمام جگہیں ہتھیاروں سے لیس گارڈز کے سپرد تھیں

جہاں پر آج تک دبئی کی پولیس رسائی حاصل نہیں کر سکی تھی وہاں اس اکیلے نوجوان وطن کے محافظ نے جیت حاصل کی تھی لڑکیوں کی تزکری اور ڈرگ ڈیلنگ پر ریڈ مار کر سے کراس لگایا گیا تھا کیونکہ وہ ان دونوں جگہوں کو انکے محافظوں سمیت مٹی میں ملا آیا تھا اب صرف ایک سیڑھی تھی جسے طے کرنے کے بعد وہ اجمل خان تک پہنچنے والا تھا اریان نے ٹائم دیکھا تھا جہاں رات کے بارہ بج رہے تھے اگر وہ ابھی وہاں کے لئے نکلتا تو صبح ہونے تک پہنچ سکتا تھا اریان نے سوچتے اس تیسری جگہ کو بھی مارک کیا تھا جہاں آٹومک ویپنز لکھا تھا مطلوبہ سامان بیگ میں رکھتے وہ کمرہ لاک کرتے باہر نکلا تھا اریان کو اپنا شک سچ ہوتا نظر آرہا تھا اس پر کوئی نظر رکھے ہوئے تھا اریان نے نظر لابی میں ڈالی تھی اور پھر نارمل بی ہیو کرتے وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا اجمل پاشا کو ہرانے کے لئے ضروری تھا پہلے اسکی طاقت آدھی کی جاتی جو وہ پہلے ہی کر چکا تھا سرور ملک اکبر خان اور شانزے اکبر یہ وہ تین لوگ تھے جو پاکستان میں رہ کر اسکی غیر قانونی کاموں میں مدد کیا کرتے تھے ان تینوں کو راستے سے ہٹانے کے بعد اجمل پاشا کی طاقت وہ تین لوگ تھے جو دبئی میں رہ کر الگ الگ شہروں میں راکٹ چلاتے تھے یہاں اسکی سپورٹ تھی جن میں سے وہ دو کو ختم کر چکا تھا پہلا صادق ارمغانی جو لڑکیوں کی تزکری کرتا تھا دوسرا جعفر طیاری جو ڈرگ ڈیلنگ کے لئے دوسرے ممالک کے لوگوں سے ہاتھ ملاتا تھا... تمہارا حال بھی ان تینوں جیسا ہی ہو گا اس تیسرے شخص کو خیالوں میں مخاطب کرتے بائیک کی سپیڈ بڑھا دی تھی"...

اریان کے وہاں سے جاتے ہی وہ سامنے آیا تھا موبائل نکالے میسج سینڈ کرتے قدم کمرے کی جانب بڑھائے تھے

یہاں تو اجمل خان کا سارا کچا چٹھا موجود ہے... اسنے طنزیہ کہتے ہر ایک چیز کی تصویر بنائی تھی مگر کسی بھی شے کو چھونے کی یا اپنی جگہ سے ہٹانے کی کوشش نہیں کی تھی

وہ بائیک پر تھا جب بزر بجا تھا اریان نے بائیک روکے موبائل نکالا تھا جہاں سکرین پر کمرے کا منظر نظر آرہا تھا

اوہ تو یہاں تک پہنچ گئے تم... وہ داد دینے والے انداز میں بولا تھا

خیر تم سے میں بعد میں نمٹو گا ابھی کر لو جتنی محنت کرنی ہے

سکرین پر نظر آتے اسنے شخص کو مخاطب کیا تھا اور موبائل واپس رکھے پھر سے اپنی منزل کی طرف رواں ہو گیا تھا

تقریباً دو گھنٹے بعد اس جگہ پہنچا تھا جہاں پر آٹو مک ویپنز کی خرید و فروخت اور انکی سپلائی کی جاتی تھی __

_

رات کے تین بجنے کو تھے ___ آریان بائیک وہی سائیڈ پر کھڑی کر تا ریوالور لوڈ کرتے جنگلوں کے اندر چلا گیا تھا

وہ اس وقت (قلعتہ ضایتہ) نام کی جگہ پر موجود تھا جو دبئی سے تقریباً ایک ڈیڑھ گنٹھے کی دوری پر واقعہ تھی

وہ جگہ دبئی کی ڈروَانی جگھوں میں سے بھی ایک مانی جاتی تھی___

اسنے نظر دوڑائی تھی وہ جگہ گھنے جنگل اور پہاڑوں سے ڈھکی ہوئی تھی___

گن مظبوطی سے پکڑے وہ اس جنگل میں داخل ہوا تھارات کا پھیلا کالا اندھیرا اس جگہ کو مزید خوفناک بنا رہا تھا___ پر اس شخص کو کیا فرق پڑنا تھا___ جس سے موت خود ڈرتی تھی

اس نے چاروں اور نظر دوڑائی تھی___ وہاں کچھ نہیں تھا

شائد اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے___ اریاں نے تاسف سے اپنے خبری کے بارے میں سوچا تھا مگر 134.5 کلومیٹر کی مسافت طے کر کے آیا تھا

یوں خالی ہاتھ نہیں لوٹنا چاہتا تھا___ وہ مزید کچھ سوچتا___ اسکے کانوں میں آہٹ پری تھی___ کوئی اسکی طرف بڑھ رہا تھا

وہ فوراً سے ایک بڑے درخت کی اوٹ میں چھپا تھا_ _ _

اریان کے کانوں میں اس کی آواز گونجی تھی_ _ _

میں کب کا پہنچ جاتا وہاں مگر بوس نے اس لڑکی کی زمہ داری عائد کر دی

اریان مشتعل ہوا تھا.. یہ کس لڑکی کی بات کر رہا ہے؟ جبکہ میں الغجیرۃ میں اس اڈے کا نام ونشان تک مٹا کے آیا ہوں___

اسنے خود کو خود ہی مخاطب کیا تھا___ اسکے لئے حیران کن بات تھی___ کیونکہ جہاں تک اسکا خیال تھا اجمل ابھی کم از کم اتنی جلدی وہ کام دوبارہ شروع نہیں کر سکتا تھا

اسکی مزید گفتگو سننے کے لیے وہ ایک قدم مزید آگے آیا تھا

نہیں وہ لڑکی سمندری راستے سے لائی گئی ہے بوس کی مت نہیں ماری گئی ابھی کہ وہ اسے ہوائی جہاز کے ذریعے یہاں لائے گئے___

نہیں___ میرا ابھی وہاں چکر نہیں لگا تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ مقابل نے دوسری طرف کے شخص سے سوال کیا تھا

بات کرتے کرتے وہ رکا تھا___ ارد گرد نظر دوڑاتے اسنے اس مخصوص جگہ سے پاؤں مارتے پتے ہٹانے شروع کیے تھے

ہاں ہاں سن رہا ہوں___ میں ابھی وہاں فارٹ آیا ہوں بوس نے سختی سے آرڈر دیئے ہیں___ وہ آیا ہے کیا نام تھا اسکا___ ہاں وہی___ شائد مقابل کو اسکا نام معلوم نہیں تھا وہ ایجنٹ اسنے الغجیرۃ اور دونوں جگہوں کو ہمارے بندوں سمیت اڑا دیا بوس نے مجھے وہاں سے سپیشلی یہاں بھیجا ہے کیونکہ انکے مطابق اب اسکا ٹارگٹ یہی جگہ ہو گئی

اور خدا کی قسم اگر اب اس جگہ کو یا ہمارے بندوں کو کچھ ہوا تو اس ایجنٹ سے پہلے بوس ہماری گردن مڑوڑ دے گئیں_ _ _

اسکی آواز میں اجمل کا خوف واضح تھا_ _ _

ہاں ___ بات کرتے وہ نیچے جھکا تھا جہاں سے اسنے سوکھے پتے ہٹانے تھے وہاں پر اب ایک ہینڈل نظر آرہا تھا جسے اُٹھائے وہ زمین کے اندر ایک خفیہ تہہ خانے میں داخل ہوا تھا

اسے پہلے سے خبر تھی اجمل خان کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ اسکے بنے بنائے کاموں میں ٹانگ اڑانے والا اور کوئی نہیں وہ سیکرٹ ایجنٹ اریاں ملک ہی ہے

مگر اسے خوشی تھی کہ اجمل خان اسکے خوف میں ہے اسکے بارے میں ہی سوچ رہا ہے ___ ایک بات تھی جس پر ابھی بھی اسکا ذہن الجھن کا شکار تھا_ _ _

وہ لڑکی کون ہے جسے بحری جہاز کے ذیعے یہاں لایا گیا تھا_ _ _

اریان اس مسئلے کو بعد کے لئے چھوڑے اس جگہ پر آیا تھا جہاں سے ابھی وہ شخص اس تہہ خانے میں گیا تھا

اسکے دماغ میں بیک وقت کئی خیال گھومے تھے مگر پھر اس ڈھکن نما دروازے کو اوپر اٹھایا تھا موبایل کی ٹارچ آن کیئے اریان نے اندھیرے سے ڈوبی جگہ پر قدم رکھا تھا

وہاں ایک لمبی راہداری تھی جس کو ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب روشن کر رہا تھا

موبائل کی ٹارچ آف کرتے آریان چھپتے چھپاتے اس راہداری کو عبور کر گیا تھا_ _ _

اسنے نظر گھمائی تھی مگر سامنے کوئی موجود نہیں تھا وہاں بہت سے لکڑی کے کارٹن موجود تھے جس کی اوٹ میں ہوتا___ آریان نے وہاں کے منظر کو غور دیکھا تھا

وہاں کچھ تو عجیب تھا اسکے سامنے تین کمرے تھے جن میں سے ایک کے علاوہ دو میں لائٹس آف تھی اسکے دماغ میں کُچھ کلک ہوا تھا

اسنے ہاتھ بیگ کی طرف بڑھایا تھا___ اس میں سے دو سموک بو بم نکالے ان کمروں میں پھینکا تھا جہاں لائیٹس آف تھی

اسکا شک غلط نہیں تھا وہ کالے بھاری بھرکم سانڈ نما گارڈز کھانستے ہوئے باہر آئے تھے

وہ کوئی عام سموک بوم نہیں تھے ان میں ایک خاص قسم کی گیس موجود تھی جو سانس کی نالی میں جاتے ہی وہاں آگ لگانے اور ختم نا ہونے والی خارش کا باعث بنتی تھی

اگر اجمل خان چالاک تھا تو سامنے بھی اریان ملک تھا... دشمن سے چار قدم آگے کی سوچ رکھنے والا...

اریان واقف تھا وہاں اسکے لئے ٹریپ بچھایا گیا مگر دشمن کو ختم کرنے کیلیئے سامنے آنا ضروری تھا اور یہ تو اریان ملک کے اصولوں کے خلاف تھا اسنے پیٹھ پیچھے وار کرنا نہیں سیکھا تھا

اریان کے علاوہ وہاں سب کی ہی آنکھیں سرخ اور پانی سے بھر گئی تھی جیسے الرجی ہوئی ہو...

مجھے ڈھونڈ رہے ہو جلال انصاری؟

وہ کب سے اسے اس دھوئیں میں ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا انکی کوشش آسان کرتے وہ خود چلتا سامنے آ کھڑا ہوا تھا

اسکے سامنے آتے ہی گارڈز نے اس پر گنز تانی تھی مگر اگلے ہی لمحے جلال انصاری کے اشارے پر پیچھے ہٹے تھے

مجھے یقین تھا تم یہاں ضرور آؤ گئے !...

آواز میں جھلکتا خوف وہ بامشکل دبائے بولا تھا

اور دیکھو میں تمہارے یقین پر پورا اترا... اریان ملک تمہارے سامنے ہے !.

وہ بے خوف، نڈر ہوئے کہتے چیئر پر جا بیٹھا تھا

جلال انصاری کو وہ بیو قوف معلوم ہو رہا تھا جو سو کے قریب ہتھیاروں سے لیس دشمنوں کے بیچ نہتا بے خوف بیٹھا تھا

یہی سوچ رہے ہو نا کہ کتنا بیو قوف آدمی ہے جو یہاں یوں بغیر کسی ہتھیار کے دشمن کے بیچ نہتا بیٹھا ہے

اپنے سینے پر انگلی رکھے اریان نے اسکے دل کا راز کھولا تھا

اسکا پر سکون لہجہ جلال انصاری کے پسینے چھڑا گیا تھا

تم جانتے ہو اریان ملک اگر تم ہمیں اور اس جگہ کو تباہ و برباد کر بھی دو تب بھی اجمل پاشا تک نہیں پہنچ پاؤ گئے...؛

اریان کو انکی سوچ پر ہنسی آئی تھی

وہ چاہتے تو اسے پل میں ختم کر سکتے تھے وہ ایک تھا اور وہ سو کے برابر!...

مگر وہ صرف انکا خوف تھا جو انکے آڑے آرہا تھا اریان ملک کی دہشت تھی جو انہیں کوئی بھی قدم اٹھانے سے روک رہی تھی ... وہ واقف تھے اریان ملک کوئی بھی کام بغیر سولڈ پلاننگ کے نہیں کرتا۔۔۔

جانتے ہو جعفر طیاری نے بھی یہی کہا تھا!...

وہ تھا پر زور دیتے ہنسا تھا

آہا بلکل نہیں... یہ غلطی کرنے کا تو سوچنا بھی نہیں...

یہ رموٹ دیکھ رہے ہو میں یہ ایک بٹن پریس کروں گا اور یہ تہہ خانہ راکھ کا ڈھیر بن جائے گا

وہ جو گولی چلانے کی حماقت کرنے والا تھا اریان کی دی گئی انفارمیشن پر اسکے چھکے چھوٹے تھے

تو آخر تم چاہتے کیا ہو؟

وہ طیش میں آیا تھا

ناوہ انہیں مار رہا تھا نا ہی انکو کوئی موقع دے رہا تھا جلال انصاری کو اسکے پیچھے کوئی اور ہی وجہ لگ رہی تھی

بہت سمجھدار ہو تم!....

اپنی چیل جیسی نظر اس چھوٹی سی جگہ پر ڈوراتے اسنے تعریف کی تھی

مجھے اجمل پاشا کے کیسل کا بلو پرنٹ چاہئیے!...

وہ بلو پرنٹ تمہیں کبھی نہیں ملے گا اریان ملک... درشتگی سے کہتے جلال نے اشارہ دیا تھا

مجھے نہ سننے کی عادت نہیں ہے اور سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اپنی گن اٹھائے وہ چیئر سے اٹھا تھا اور پیچھے کھڑے شخص کے سینے میں گولی اتاری تھی

یہ وہی تھا جو باہر کال پر بات کر رہا تھا جسے اریان کی نظر کب سے ڈھونڈ رہی تھی

اسکے گولی چلاتے ہی دو نقاب پوش اندھا دھند فائرنگ کرتے اس تہہ خانے میں داخل ہوئے تھے

جلال انصاری نے بھی گارڈز کو اشارہ دیا تھا مگر انکے حملہ کرنے سے پہلے ہی وہاں کی لائٹس آف ہوئی تھی

اریان سمیت وہ نقاب پوش بھی اچانک لائٹس آف ہونے پر چونکے مگر انہیں موقع مل گیا وہ تینوں باہر راہداری کی طرف بھاگے تھے بھاگتے اسنے اپنی جیکٹ میں لگے بومز کو ایک ایک کر کے اس راستے کی زینت بنایا تھا اور جیسے وہ تینوں وہاں سے باہر نکلے تھے اریان نے بٹن پریس کیا تھا

اور اسکے کہے کے مطابق وہ جگہ پل میں راکھ کا ڈھیر ہو گئی تھی

اریان نے اس اندھیرے میں جگمگاتی روشنی کو دیکھا تھا جو آگ کی بدولت اس کالی رات کو بھی صبح کا سماں بنا رہی تھی

وہ نقاب پوش جیسے آئے تھے ویسے ہی جا چکے تھے اریان نے انہیں روکنے یا کچھ بولنے کی زحمت نہیں کی تھی وہ بھی اپنی بائیک سٹارٹ کرتے اپنی آخری منزل کی طرف رواں ہوا تھا جب اچانک اسکا خیال حیام کے گرد بھٹکنے لگا تھا

ناجانے کیا بات تھی اسکی یاد شدت سے آئی تھی وہ کچھ دیر پہلے ہی ہوٹل واپس آیا تھا اور تب سے ہی بس اسکا عکس ہی ذہن کے پردوں پر جھلملا تا رہا تھا

کیوں اتنا یاد آتی ہو؟

خیالوں میں اس سے مخاطب ہوتے پاس پڑے بیگ کو پوری قوت سے صوفے پر اچھال گیا تھا بازو میں درد کی شدید لہر اٹھی تھی اریان نے شرٹ اتارے دیکھا تھا جہاں گولی کا نشان تھا سگریٹ ہونٹوں میں دبائے فرسٹ ایڈ باکس نکالے زخم کو صاف کر کے وہاں پٹی کی تھی اور بیڈ پر چت لیٹ گیا تھا

میرے دل و دماغ پر، سوچوں پر میری روح پر قبضہ کر کے مجھ سے دور جانے کا مطالبہ کرتی ہو... بے بسی سے سوچتے اسکے ہونٹوں پر طنز ابھرا تھا

نظریں ہنوز چھت پر لٹکے فانوس پر ٹکی تھی بے چینی تھی جو بڑھتی جا رہی تھی ذہن الجھنوں کا شکار ہونے لگا تھا دس سیکنڈز گزرے تھے وہ یکدم اٹھ بیٹھا تھا دھڑکن معمول سے تیز چل رہی تھی مزید کچھ بھی سوچے بغیر وہ واشروم میں بند ہوا تھا تہجد کا خوقت گزر چکا تھا مؤذن نے فجر کی اذان دی تھی باوضو ہوتے دو سنتیں اور دو فرض ادا کر کے اسنے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تھے

"یا اللہ میری بیوی کو اپنے امان میں رکھنا"

بے ساختہ اسکے لبوں سے جملہ پھسلا تھا وہ حیران تھا مگر مطمئن بھی تھا اسکی بے چینی قدرے کم ہوئی تھی

صبح کی روشنی ہر سو پھیل رہی تھی... یقین کرتا ہوں اجمل خان تمہیں میرا اب کا تحفہ بہت پسند آیا ہو گا .... کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھتے وہ پر سکون سا بولا تھا

اس سے بے خبر کہ اسکا وہ سکون کچھ لمحوں میں ہی غارت ہونے والا تھا۔۔۔

آج میرا بہت بڑا امتحان ہے یا اللہ. میں نہیں جانتا میں یہاں سے زندہ لوٹ پاؤں گا یا نہیں... حویلی والوں سے اپنی بیوی سے مل سکوں یا نہیں... آزردگی سے کہا تھا

جتنا وقت میں اسکے ساتھ رہا.. اسکے حصول کیلئے تڑپتا رہا اللہ جی اور انصاف تو دیکھیں آج بھی تڑپ ہی رہا ہوں... نظریں اس نیلے آسمان میں اٹھائے شاید وہ سارے شکوہ کرنے والا تھا مگر میں تیری رضا میں راضی ہوں میرے مالک؛ وہ میرے ساتھ تو خوش نہیں رہی میری دعا ہے میرے بعد خوش رہے.... اسنے زور سے آنکھیں موندی تھی سرد آہ بھرتے سوچیں بھٹک کر کل کے واقعے پر گئی تھی اریان نے

موبائل اٹھایا تھا اور تب ہی ڈور نوک ہوا تھا اسکے تصور کا الٹ ہوا تھا سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے اسکے دماغ میں کئی سوچیں ایک ساتھ آئی تھیں

اسکی سوچ کے مطابق جسے اس دروازے کے پار ہونا چاہئیے تھا وہ وہاں نہیں تھا

تو تم سب یہاں کیا کر رہے ہو؟

تم لوگ بھی مر گئے ہوتے انکے ساتھ ہی...؛

غصے کی زیادتی سے اسنے سامنے پڑی شیشے کی ٹیبل کو ٹھوکر مارتے چور چور کر دیا تھا اسنے ہمارا ہر اڈا نیست و نابود کر دیا ہمارے تمام رک گئے صرف اس کل کے آئے لڑکے کی وجہ سے... اجمل پاشا کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا

مجھے وہ ملک چاہئیے سنا تم نے... ہر حال میں مجھے وہ چاہئے اسکی سزا میں خود طے کروں گا اور ایسی عبرتناک سزا کو اسکا نصیب بناؤ گا کی وہ پچھتائے گا، کوسے گا اس وقت کو جب اسنے یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا

بوس وہ خود آپکے پاس آئے گا... وہ چلتا اس عالیشان کمرے میں داخل ہوا تھا

مطلب وہ یہاں پہنچ چکی ہے

اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی

مجھے وہ لڑکی اس کیسل میں چاہئے اصغر خان ...

اگلے دو گھنٹے میں وہ لڑکی آپ کے سامنے ہو گئی بوس... اصغر اسکا بہت خاص اور وفادار آدمی تھا انتہائی مودبانہ طریقے سے جواب دیتے وہ الٹے پاؤں نکل گیا تھا

تم سب بھی دفعہ ہو جاؤ کیسل کو چاروں اور سے کور کرو کوئی بھی باہر کا بندہ اندر نا آنے پائے اور اس ملک کے ویلکم کی تیاری کرو

اسکے حکم پر وہاں سے سو کی تعداد سے گارڈز باہر نکلے تھے اور فی الوقت دس گارڈز ابھی وہی اس کمرے میں موجود اسکی پہرے داری کر رہے تھے

جہان اتنے دن انتظار کیا وہاں کچھ گھنٹے اور سہی !...

سوچتے وہ مسکرایا تھا

تمہاری بربادی کا وقت شروع ہوا اریان ملک اب پاشا کھیل پلٹے گا اور تم منہ کی کھاؤ گئے... تم دیکھتے جاؤ میں کیا کرتا ہوں اپنے شیطانی دماغ میں منصوبہ بناتے وہ مکروہ ہنسی ہنسا تھا اسے بس انتظار تھا تو اس لڑکی کا جواب اس کھیل کو مزید دلچسپ بنانے والی تھی

وہاں سب کی نظریں نیچے تھی سوائے اس ایک کے . اسکا بس نہیں چل رہا تھا اپنی ریوالور کی ساری گولیاں اس گھٹیا، کمینے درندہ صفت انسان کے سینے میں اتار دے!...

اور جب مجھے ہوش آیا تو میں اس ہوسپٹل کے کمرے میں تھی وہاں سے نکلنے سے پہلے میں نے وقاص کو میسج کیا تھا اور جب حملہ ہوا تب بھی میں نے وقاص کو کال کی تھی مگر تب ہی کسی نے پیچھے سے میرے سر پر زور سے کچھ مارا اور میں وہی بے ہوش ہو گئی اور پھر مجھے نہیں پتہ کیا ہوا... اسی رات میں نے اور وقاص نے پورا لاہور چھان مارا تھا مگر ہمیں حیام کہیں نہیں ملی . میں نے تم سے رابطہ کرنے کی بہت کوششیں مگر تمہارا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا،

اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا وہ بس حیران نظروں سے ملائکہ کو دیکھے جا رہا تھا

مجھے معاف کر دو اریان میں تمہاری امانت کا خیال نہیں رکھ سکی مجھ سے تمہاری حیام کھو گئی'...

اریان کے چہرے پر کرب کے سائے لہراتے دیکھا اسکی آنکھیں نم ہوئی تھی

تم جانتی ہو وہ کہاں ہے...؟

سپاٹ چہرا پتھریلی لہجہ.... اسے رہ رہ کر وہ فون کال والی لڑکی یاد آرہی تھی

میں پچھلے دو دن سے اجمل پاشا کے کیسل میں ہوں اسکے گارڈز کے روپ میں...مجھے پہلا شک اس پر ہی تھا اسلئے پہلی فرصت میں میں یہاں آگئی مگر...

وہ رکی تھی

مگر کیا..؟

اریان کو اپنی آواز کسی گہرے کنوئیں سے آتی سنائی دی تھی

مگر وہ وہاں نہیں ہے میں نے اس کیسل کا کونہ کونہ چھان مارا مگر حیام مجھے نہیں ملی!...

اسکا دماغ گھوما تھا... اگر وہ وہاں نہیں ہے تو کہاں ہے؟ اور وہ لڑکی کون ہے جسے سمندری راستے سے یہاں لایا گیا:...

جس نے بھی یہ حرکت کی ہے اسے زندہ زمین میں گاڑ دوں گا ٹکرے ٹکرے کر دوں گا اسکے ... شدت سے کہتے اریان نے زور دار مکا ڈریسنگ کے شیشے پر مارا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ خون سے لت پت ہوئی تھی

ملائکہ اسکے اتنے شدید رد عمل پر اپنی جگہ سے اچھلی تھی

اریان سنبھالو خود کو... وہ مل جائے گئی لاہور میں ہر جگہ ہمارے لوگ اسے ڈھونڈ رہے ہیں جیسے ہی کوئی خبر ملے گئی وہ ہمیں اطلاع کریں گئیں...؛

پتہ نہیں وہ کس حال میں ہو گئی ملائکہ ... میرا دل پھٹ جائے گا میرا ذہن ماؤف ہو رہا اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گا... بالوں کو نوچتے وہ دیوانہ وار بولتے جا رہا تھا

اسے اپنی بے چینی کا راز سمجھ میں آیا تھا... یا اللہ اسے محفوظ رکھنا... آسمان میں دیکھتے اسنے نم آنکھوں سے التجا کی تھی

ملائکہ کو اس پر ترس آیا تھا

تمہیں کیسے معلوم ہوا... میں یہاں ہوں؟

ملائکہ کا سانس اٹکا تھا... وہ جب تم نے مجھے اپنا موبائل دیا تھا سم چینج کرنے کیلیئے.... وہ رکی تھی اور تھوک نگلا تھا

مم.. میں نے اس وقت اس میں چپ انسرٹ کر دی تھی... دو قدم مزید دو ہٹتے اسنے اپنی بات مکمل کی تھی

مطلب جس نے تمہیں جاسوس بنایا اب تم اسی کی جاسوسی کر و گئی... وہ طنزیہ بولا تھا

ایسا کچھ نہیں ہے اریان مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی بس اسلئے !...

اسکے لہجے میں جھلکتی فکر دیکھتے اریان نے سر جھٹکا تھا

کچھ نہیں کو سکتا تم تینوں کا !...

وہ بڑبڑایا تھا

تینوں سے یاد آیا حمزہ اور فیصل کی کوئی خبر ہے ؟

میں دو دن سے ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی ہوں... وہ جھٹ سے بولی تھی

وہ وہاں ہو گئیں تو کوئی خبر ملے گئ نا"...

وہ تیکھے لہجے میں بولتا ہاتھ کی پٹی کرنے لگا تھا

Don't say that ...

وہ دونوں یہی موجود ہیں... ہاتھ ہوا میں اٹھاتی وہ تقریباً چیختے ہوئے بولی تھی

بلکل وہ دونوں یہی ہیں میری منع کرنے کے باوجود بھی... پہلے یہاں آئے پھر میرے کمرے تک اور پھر میرا پیچھا کرتے کرتے جلال انصاری کے اسے تک بھی پہنچ گئے

اور جیسے ہی وہاں کام ختم ہوا وہاں سے رفو چکر ہو گئے ... ایک بار میری سامنے آجائیں پھر پوچھوں گا دونوں کو...

اریان بول رہا تھا جبکہ ملائکہ ابھی تک وہی اٹکی تھی... جلال انصاری کے اڈے کی بات سنتے اسکا رنگ فق ہوا تھا

کہاں جا رہے ہو...؟

اسے باہر جاتے دیکھ ملائکہ نے فوراً سے سوال کیا تھا

مجھے حیام کا معلوم کرنا ہے اور اس لڑکی کا بھی...

کونسی لڑکی...؟

وہ متعجب ہوئی تھی

اسکے پوچھنے پر اریان نے اسے کل کی ساری روداد سناڈالی تھی

یہ تو حیرانی کی بات ہے... ملائکہ تعجب سے بولی تھی

ہاں تعجب تو ہے اور ہاں اگر آئندہ کسی جگہ کی لائٹس آف کرنی ہو تو اپنا کام صحیح سے انجام دینا...

وہ جو شکر ادا کر رہی تھی اریان کو اسکے وہاں آنے کا معلوم نہیں ہے ایک دم چونکی تھی

وہ ہیلمٹ لگاتا بائیک پر سوار ہوا تھا اور ملائکہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی... کیا تھا جو بندہ... تین سال سے اسکے ساتھ کام کر رہی تھی اور ابھی تک اس سے واقف نہیں ہو سکی تھی

وہ ابھی انہی سوچوں میں تھی جب موبائل کی بیپ سنائی دی تھی ملائکہ نے موبائل نکالے میسج کھولا تھا

اا..ر..یان۔۔۔ اسکی زبان لڑکھڑا رہی تھی

اریان جو بغور اسکے تاثرات نوٹ کر رہا تھا اسکے منہ سے یوں اپنا نام سنتے اسے کسی طوفان کا خدشہ ہوا تھا

کیا ہوا؟

اس کی اڑی رنگت دیکھتے اریان اس کے قریب ایا تھا۔۔۔

اریان۔۔۔۔وہ لڑکی۔۔۔۔

ملائکہ کی آواز رندگئی تھی۔۔

کیاہوا۔۔؟

اسکی اڑی رنگت دیکھتے اریان ہیلمٹ اتارتا فوراًاسکے قریب ایا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں کیاوہ لڑکی۔۔۔کیاہوااسے؟

وہ خود پر ضبط کرتے بہت مشکل سے بولا تھا۔۔۔۔

دل ودماغ بس ایک ہی جملے کی پکار تھی کہ وہ لڑکی اس کی بیوی نہ ہو۔۔۔۔

مگر ہوناوہی تھاجو قسمت کو منظور تھا۔۔۔

جیسٹ ٹیل می۔۔۔ڈیم اٹ۔۔۔

ملائکہ کہ کندھوں کو جھنجھوڑتے وہ شدت سے چیخا تھا۔۔۔

اریان وہ۔۔وہ لڑ۔۔لڑکی اور کوہی نہیں ہماری حیام ہی ہے۔۔۔

آنسوئوں سے ڈبڈباتی آنکھیں وہ دھیمی آواز میں بولتی دیوار کا سہارا لے گئی تھی۔۔

نہیں۔۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ملائکہ نہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔۔۔

حیام اس کے پاس۔۔۔ایسے کیسے۔۔؟

اسکے دماغ میں اس آدمی کے الفاظ گردش کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ سمندری راستے سے یہاں لائی گئی ہے۔۔

اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔ سرخ دہشت زدہ آنکھیں۔۔اس نے ملائکہ کے ہاتھ سے موبائل چھینا تھا
۔۔۔

میں اس کتے کو چیر پھاڑ دوں گا۔۔۔اگر میری بیوی کو ایک بھی خروچ آئی تو اس کی ریاست سمیت میں اس پوری دنیا کو جلا کر بھسم کر ڈالو گا۔۔ میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔تجھے اجمل خان۔۔۔تو نے اریان ملک کی عزت پر وار کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ تیری بوٹی بوٹی نا کر دی تو میرا نام بھی اریان ملک نہیں۔۔۔

میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا اجمل خان وہ اپنی پوری قوت سے حلق کے بل دھاڑا تھا

موبائل اسکی طرف پھیکتے ہیلمٹ لگاتے وہ بائیک ہوا میں اڑا لے گیا تھا

اگر اسنے کہا تھا تو وہ کر بھی سکتا تھا۔۔۔

آسکی آنکھوں میں پنپتی شدت اور بے لگام جنون ملائکہ کو کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا

ملائکہ نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ جانتی تھی اب اس طوفان کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے اپنا موبائل زمین سے اٹھاتے اسنے فوراً اسے وہ میسیج اور ایڈریس فارورڈ کیا تھا۔۔

میسیج فارورڈ کرتے وہ بائیک پر سوار ہوئی تھی مگر فوراً سے پہلے بلوٹوتھ لگائے نمبر ڈائیل کیا تھا۔۔

ہیلو وقاص۔۔۔!

وقاص میری بات غور سے سنو۔۔ اریان کو معلوم ہو چکا ہے کہ حیام اجمل خان کے پاس ہے اور دو گھنٹے میں وہ وہاں کیسل پہنچنے والی ہے۔۔۔

وہ ابھی کچھ دیر پہلے یہاں سے نکلا ہے مگر اسے وہاں پہنچنے میں دو گھنٹے سے بھی کم لگیں گے۔۔

وہ بہت غصے میں ہے وقاص۔۔۔میں حیام یا اسکی جان پر کوئی رسک نہیں لے سکتی۔۔۔اور اجمل خان پوری تیاری کر کے بیٹھا ہے۔۔۔

اسلیے میرے پاس ایک پلان ہے۔۔۔اب میری بات کان کھول کے سننا۔۔

مجھے یقین ہے وقاص تم پر۔۔۔

میں اریان اور حیام دونوں کی زمہ داری تم پر چھوڑ رہی ہوں ۔۔۔انکا خیال رکھنا۔۔۔جب تک میں وہاں نہیں آجاتی

اپنا پلان اسے سمجھاتے وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔

آدھے گھنٹے کی مسافت کرتے وہ اس وقت اس عالیشان بلڈنگ کے سامنے کھڑی تھی۔۔

جواب اس کی آخری امید تھی۔۔۔

وہ عمارت میں داخل ہوتی گارڈ نے اسکا راستہ روکا تھا

جی کیا کام ہے آپ کو... کس سے ملنا ہے..؟

گارڈ اسکے راستے میں حائل ہوتا فوراً سے بولا تھا

اسنے گن نکالی تھی

میڈم یہ کوئی ایسی ویسی جگہ نہیں ہے یہاں داخل مم...نوع ہے

گن دیکھتے اسکی زبان لڑکھڑائی تھی پسینے چھوٹے تھے

مم.. میڈم آپ مجھے ایسے گن سے نہیں ڈرا سکتی

وہ لہجے کو مضبوط بناتے بولا تھا

ملائکہ نے سر تا پاوں سامنے کھڑے اس بیوقوف گارڈ کا جائزہ لیا تھا

منہ بند رکھو ورنہ جو میں نہیں کرنا چاہتی وہی کر دوں گئ

گن لوڈ کرتے وہ بگڑے موڈ سے بولی تھی

جیکٹ کی اندرونی پاکٹ سے گن نکالے اپنا کارڈ نکالا تھا

اور وہ بیوقوف گارڈ مزید کوئی بات کرتا اپنا کارڈ ملائکہ نے اسکی نظروں کے سامنے کیا تھا

ایک حیران اور پریشان نظر اس کارڈ پر ڈالتے وہ فوراً سا سیدھا ہوتا سیلوٹ کر گیا تھا

گستاخی معاف میڈم جی....مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ کون ہیں...

راستہ چھوڑتے مؤدبانہ انداز میں کہا تھا!...

اسکے پاس زیادہ وقت نہیں تھا... سر کو خم دیتے وہ وہاں سے اندر داخل ہوئی تھی جہاں ہر طرف گارڈز ہی گارڈز تھے

اب کی بار اسے کسی نے اسکا راستہ روکنے کی کوشش نہیں کی تھی

اگر وہ گیٹ با آسانی پار کر آئی تھی تو مطلب تھا وہ ان میں سے ہی ایک تھی

بلیک جینز شرٹ میں ملبوس، بلیک ہی جیکٹ پہنے .., پیروں میں لونگ شوز مقید کیے ... گھنگھرالے بالوں کی پونی ٹیل بنائے وہ شانِ بے نیازی سے اپنی منزل کی طرف گامزن تھی

وہاں موجود تمام لوگ پہلی بار اس بیوٹی کو دیکھے رہے تھے یکے بعد دیگرے وہ سب اسے سیلوٹ کرتے راہ دے رہے تھے

اخر وہ اپنء منزل پر پہنچی تھی لمبی سانس کھینچتے خود کو کمپوز کرتے اسنے ڈور نوک کیا تھا

یوٹرن لو فوراً"....

مگر کیوں...؟ وہ حیران ہوا تھا

میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو حمزہ...

وہ ایکدم بھڑک اٹھا تھا

اور تم جانتے ہو میں ایسا کچھ نہیں کروں گا

کیونکہ ابھی ہمیں ایئرپورٹ جانا ہے

فار گوڈ ایک حمزہ.... جس کے لئے جا رہے ہیں وہ پہلی بار دبئ نہیں آ رہے... میسج کر کے انہیں بتا دو کہ ہم نہیں آسکتے

وہ پچھلی بار سے بھی زیادہ تیز اور روڈ لہجے میں بولا تھا

اچھا بتاؤ کہاں جانا ہے...؟

حمزہ نے ہار مانی تھی

The Red Island...!

وہ چونکا تھا مگر اگلے ہی لمحے ساری صورتحال سمجھتے اسنے The Red Island کی طرف رخ موڑا تھا

اسی سلسلے میں مجھے آپ کی مدد درکار ہے

اپنی بات ختم کرتے وہ ادب سے بولی تھی

دیکھیں محترمہ!...

ہاتھ میں پکڑا اسکا کارڈ ٹیبل پر رکھتے وہ گویا ہوا تھا

ہماری ٹیم آپ کی ہیلپ ضرور کرتی.... مگر آپ کو نہیں لگتا آپ کے سینئر نے اصول توڑے ہیں؟

کبھی کبھی اپنے وطن کو بچانے کے لئے اصول توڑنے پڑتے ہیں

ضبط سے کہتی وہ متوازن لہجے میں بولی تھی

وطن کو یا بیوی کو..؟

وہ نارمل انداز میں بولا تھا

اپ بھول رہے ہیں... کہ انکی بیوی ابھی تک کیسل پہنچی ہی نہیں ہے

وہ حاضر جوابی سے کام لیتے غصے سے پھنکاری تھی

اور جہاں تک میرا خیال ہے مسٹر.... ملائکہ نے اسکی نیم پلیٹ پر غور کیا تھا

محمد کیف یوسف... اسنے شانِ بے نیازی سے سامنے کھڑی اس تیکھی مرچی کو اپنا نام بتایا تھا

Whatever...!

اسکے لہجے میں بیزاریت در آئی تھی

میرا ہی دماغ خراب تھا جو میں تم سے مدد کی امید لگا بیٹھی

تھی وہ ڈائریکٹ آپ سے تم پر آئی تھی

کیف نے جتنا اسکے بارے میں سن رکھا تھا سب ویسا ہی تھا

اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لئے وہ چہرا جھکا گیا تھا

میں آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں محترمہ...
مگر اس سے پہلے
ہم اکیلے ہی کافی ہیں اجمل کو اسکی ریاست سمیت تباہ کرنے کے کیلئے...
وہ اسکی بات کاٹتے چیئر سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی
مگر ایک بات اچھے سے ذہن نشین کر لیں
جاتے جاتے وہ پلٹی تھی
کسی کی قربانیوں کو رائیگاں کرنے سے پہلے سچ جان لینا بہتر ہوتا ہے اور اگر سامنے اریان ملک جیسا آفیسر ہو تو تب تو آنکھیں بڑی اور کان کھول کے رکھنے چاہئیں کیونکہ اسے دوست سے زیادہ دشمن مشہور ہیں
میں اریان ملک کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں
مس ملائکہ وقاص رضا!....
ملائکہ آنکھوں میں حیرت لیے پلٹی تھی
فیصل شاہ، حمزہ میر، ملائکہ صدیقی اور اریان ملک آہ کے سینئیر آفیسر کو سب یہاں جانتے ہیں اور یقین مانیں بہت اچھی طرح سے واقف ہیں
آپ کو کیا لگتا ہے ہمیں معلوم نہیں اریان ملک یہاں ہے اور اس اکیلے نے انکی تین جگھوں کو انکے لوگوں سمیت مٹی میں ملا دیا ہے

کیا فایدہ اتنی انفارمیشن کا جب ملٹری ہماری مدد ہی نہیں کر سکتی

ایسا آپ کو لگتا ھے میری پوری ٹیم آپ کی مدد کرنا چاہتی ہے مگر اوپر سے آرڈر آئیں ہیں کہ جب تک اجمل خان کے خلاف کوئی پختہ ثبوت نہیں مل جاتے ہم ایسا نہیں کر سکتے

وقاص جس نے اپنی ڈیوٹی اس مشن کے لئے خطرے میں ڈالی ہے آپ حمزہ، فیصل اور سب سے بڑھ کا اریان ملک!...

ہم اس وطن کے لئے جان بھی دے سکتے ہیں ہماری جوب تو اسکے آگے کوئی معنی ہی نہیں رکھتیں...

اور رہی بات اس مشن کی تو ابھی تو ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ ہم یہاں سے زندہ بھی لوٹ پائیں گئیں یا نہیں مگر میری ایک بات لکھ کے رکھ سکتے ہیں اگر چاہیں تو.... ہم اس مشن کو اجمل خان کو زندہ چھوڑ کر تو نہیں جائیں گئیں پھر بچ گئے تو دیکھیں گئیں کیا سزا ملتی ہے!...

اللہ حافظ... اپنی بات ختم کرتے وہ وہاں سے نکلی تھی

جبکہ محمد کیف یوسف بس اسکی بہادری اور دیدہ دلیری پر ہی حیران رہ گیا تھا

وہ اپنے ہاتھوں کو اسے سیلوٹ کرنے سے روک نہیں سکا تھا

قدموں کی چاپ اسکے کانوں میں پڑی تھی سو یا ذہن ہلکا ہلکا بیدار ہو رہا تھا مگر آنکھیں کھولنے سے وہ عاری تھی دو دن لگاتار نشے آور دوائیوں کے زیرِ اثر رہنے کی وجہ سے سر بھاری ہو رہا تھا آنکھوں کے پپوٹے سوجھ گئے تھے سوجن کی زیادتی سے وہ آنکھیں بامشکل کھول پا رہی تھی مگر قدموں کی آواز

مزید قریب تر ہوتی جارہی تھی اسکا ننھا دل خوف کے زیرِ اثر کی کانپ رہا تھا اسنے آنکھیں کھولنے کی کوشش میں ہاتھ آنکھوں تک لانے کی کوشش کی تھی مگر بے سود اسے اپنے بندھے محسوس ہوئے تھے

کیا ہوا بلبل... آنکھیں کھل نہیں رہی کیا؟

وہ کمینگی سے کہتا ہنسا تھا

اپنے اتنے قریب سے کسی انجان آواز کو سنتے حیام نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھی جس کا نتیجہ اسے اپنی میں آنکھوں میں شدید جلن کا احساس ہوا تھا کھڑکی سے آتی تیز سورج کی روشنی نے اسکی آنکھوں سے جیسے بینائی چھین لی تھی

وہ کچھ پل اپنی جگہ ساکت رہ گیا تھا.... وہ اسے مہورے کی طور استعمال کرنے والا تھا مگر اس لڑکی کے چہرے پر رچی معصومیت دیکھ اجمل خان ٹھٹکا تھا

اب سمجھ میں آیا!...

وہ رازدانہ انداز میں بولا تھا

وہ کیا بوس...؟

پاس کھڑا اصغر فوراً سے جواب دہ ہوا تھا

وہ کمینا سرور اپنے ہاتھ کیوں گنوا بیٹھا!...

وہ کیوں بوس..؟

اب کی بار وہ اشتیاق سے بولا تھا

اس اپسرا کو چھونے کی وجہ سے...

اس پر غلط نگاہ ڈالنے کی کوشش میں !...

یہ دلربا واقعی بہت حسین ہے اصغر... اپنی نظریں حیام کے چہرے پر گاڑھے وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولا تھا... اس ملک نے سرور کو بہت کم سزا دی ہے... دھیمی آواز میں کہتے اجمل نے اسکے چہرے پر جھولتی لٹ کو انگلی سے پرے کیا تھا

وہ جو ہاتھ پاؤں مارتے خود کو آزاد کرانے کی کوششیں کر رہی تھی انجمن کے چھونے پر تیزی سے پیچھے کھسکی تھی

چہرا پیچھے کرتے حیام نے اسے سرخ ہوتی آنکھوں میں ڈھیروں نفرت سموئے گھورا تھا

اگر میں تمہارے ملک کی جگہ ہوتا تو تمہیں چھونے کی سزا میں اس سرور کے ٹکرے ٹکرے کر دیتا... اسکے کھسکنے پر بدمزہ ہوتے اجمل تیزی سے بولا تھا

اسکا بس نہیں چل رہا تھا اس گھٹیا شخص کا منہ نوچ لے، زبان کاٹ دے جو خود کو اس کے ہیرے جیسے شوہر سے کمپیئر کر رہا تھا

مگر وہ تو بولنے سے بھی قاصر تھی منہ پر لگا وہ چھوٹا سا ٹیپ کا ٹکڑا اسکی آواز حلق میں ہی دبا گیا تھا

کیا بوس... آپ کون سا اس ملک سے کم ہیں اگر اب بھی چاہیں تو.... اپنی بات اُدھوری چھوڑتے وہ خباثت سے ہنسا تھا

بہت سمجھدار ہو گئے ہو تم میرے شیر!...

اسکا کندھا تھپتھپاتے اجمل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

اگر ایسا ہے تو... پھر تو اس ملک کو مرنا پڑے گا اور اجمل خان کو جو چیز پسند آجاتی ہے اس کو پانے کیلئے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا ہے

ان حقارت بھری نظروں میں پل میں خوف ابھرا تھا... اجمل خان کے ارادے جان کر اسکا پور پور لرز اٹھا تھا

غصہ آرہا ہے... خود کو گھورتے پا کر اجمل نے اسکے منہ پر سے ٹیپ ہٹایا تھا

ہاہاہا... بس یہی خوف میں آج ان بے خوف آنکھوں میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں جس کی بدولت آج تم یہاں ہو...

تمہاری وجہ سے آج میرا اس ملک کی آنکھوں میں خوف دیکھنے کا خواب سچ ہو گا.... آج تمہارے ذریعے میں اس سیکریٹ ایجنٹ سے اپنے تمام حساب برابر کروں گا اس کو اسی دردناک موت ماروں گا ... ندوں میں رہے گا نامُردوں میں !...

تم جیسا گھٹیا انسان اور کر ہی کیا سکتا ہے... وہ خونخوار شیرنی بنی اس پر دھاڑی تھی

تمہارے اس سرور نے بھی تو یہی کیا تھا عورت کا سہارا لے کر اسے ہرانے نکلا تھا اور نتیجہ کیا تھا یہ تو تم بھی جانتے ہو... آنکھوں میں نفرت لیے حیام اترائی تھی

صحیح کہا تم نے اس سرور نے ٹکرے ٹکرے کر دینے چاہیے تھے مگر خیر جو تب نہیں ہو سکا وہ اب...

آہ...وہ کراہ اٹھی تھی

حیام کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے

اسے گدی سے پکڑے اجمل نے اپنے عین سامنے کیا تھا.... مت بھولو لڑکی تم اس وقت اجمل پاشا کی ریاست میں اسکی غلام بن کر آئی ہو اور جب کوئی غلام میرے سامنے بولنے کی جرأت کرتا ہے تو اجمل پاشا اسکی زبان تالو سے ہی کھینچ لیتا"...

اسکے جبڑے کو مضبوطی سے پکڑے وہ طیش میں آیا تھا

سچ ایسے ہی چھبتا ہے گھٹیا انسان ... جیسے ابھی تمہیں چھبا ... تم حقیقت کو نہیں بدل سکتے تم دیکھنا وہ آئے گا اور مجھے تمہاری نظروں کے سامنے سے لے کے جائے گا

ہاہاہا.... کیسل میں اسکی شیطانی ہنسی گونجنے لگی تھی

دیکھ رہے ہو اصغر خان... یہ چھٹانک بھر کی لڑکی مجھے اس کل کے آئے آفیسر کا ڈر وا دے رہی ہے

اسکی گرفت سے اپنا چہرا آزاد کراتے حیام نفرت سے رخ موڑ گئی تھی

تم جیت نادان ہو بلبل ... وہ ملک یہاں آئے گا تو سہی مگر واپس اسکی لاش جائے گئ اور اسکے بعد تم میری !...

حوص بھری نظر اسکے وجود پر ڈالتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا

تم مر و گئے گھٹیا انسان... تمہارے سارے خواب، خواب ہی رہ جائیں گئیں... زندہ نہیں چھوڑے گا وہ تمہیں... کچھ نہیں آئے گا تمہارے ہاتھ... اسکی بھرائی آواز اس ہال نما کمرے میں گونج رہی تھی

تم.. تم مر و گئے... آواز رند گئی...

یا اللہ... اپنے رب کو شدت سے یاد کرتے وہ دیوار کا سہارا لیتی خود میں ہی سمٹ گئی تھی

یا اللہ... اسنے ایک بار پھر پکارا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

میرا اب انکے علاوہ کوئی نہیں ہے اللہ جی... وہی میرا کُل سرمایہ ہیں انہیں اپنے امان میں رکھیئے گا صحیح سلامت رکھیئے گا... دعا کرتے اسکے دماغ میں اریان کے کہے الفاظ گھومے تھے

تم دعا کرو گئی میرے لیے..؟

وہ الفاظ دوہراتے حیام شدت سے چلائی تھی

یااللہ میں کررہی ہوں دعا انکے لئے... میری دعا سن لیں انہیں صحیح سلامت میرے پاس لے آئیں... مجھ میں اور آزمائشیں سہنے کی برداشت نہیں ہے میں مر جاؤں گی انکی جدائی میں اور اگر مرنا سکی تو پاگل ضرور ہو جاؤں گی... بچالیں میری زندگی ۔۔۔ میں ایک بار خود اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی جہنم بنا چکی ہوں اب اور نہیں... مجھے بس ایک موقع دیں میں سب سہی کر دوں گی انہیں میرے پاس لے آئیں اللہ جی... میری عزت بچالیں مجھے صرف میرے شوہر کی امانت رہنے دیں...، وہ روتی بلکتی دعائیں مانگتی گھٹنوں میں سر گرا گئی تھی

آنکھوں میں پھیلی سرخی مزید گہری ہوئی تھی بائیک کی سپیڈ تیز کرتے اسکا سارا دھیان اس لڑکی کی طرف تھا تب سے وہ بس حیام کی خیر و عافیت کی دعائیں ہی مانگ رہا تھا اریان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اڑ کر اسکے پاس پہنچ جاتا"...،

وہ اسکی ریاست تھی جس کا نام ونشان مٹانے کیلیے وہ اس وقت الجزیرہ الحمراء کے راستے پر گامزن تھا جو دبئ سے دو گھنٹے کی مسافت پر تھا

وقت تھوڑا تھا اور وہ جلد سے جلد سے وہاں پہنچنا چاہتا تھا اریان کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا یہ سوچ کے ہی اسکی بیوی اسکے سب سے بڑے دشمن کی قید میں تھی... دل میں ہول اٹھ رہے تھے ناجانے کتنے بُرے خیال اسکے دماغ میں گردش کر رہے تھے

یااللہ اسکی حفاظت فرمانا اگر آج اسے کچھ ہو گیا تو میں ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں ہوں گا۔۔ خدا سے التجائیں کرتا وہ سپیڈ مزید تیز کر گیا تھا

سر بھاری ہو رہا تھا شاید ان دواؤں کا اثر تھا وہ پھر سے غنودگی میں جا رہے تھی اس سے پہلے وہ آنکھیں بند کرتی اس ہال نما کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور اجمل پاشا شاہانہ چال چلتے اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا

حیام نے اسے نظر اٹھا کے دیکھنے کی زحمت تک نہیں کی تھی

اسکو دلچسپی سے دیکھتے اجمل نے اپنے پیچھے کھڑے ملازمہ کو اشارہ دیا اور وہ اسکا مطلب سمجھتی حیام کی طرف آئی تھی اور اسکے ہاتھوں اور پیروں میں بندھی رسیاں کھولنے لگی تھی

وہ حیرت زدہ ہوئی تھی حیام نے پہلے سامنے بیٹھی ملازمہ اور پھر اس گھٹیا شخص کی طرف دیکھا تھا جس کی غلیظ نظریں اسے اپنے وجود میں گڑھتی محسوس ہو رہی تھی

اسنے نظریں پھیری تھی

اریان پلیز آجائیں!...

دل نے شدت سے اسے پکارا تھا

وہ چاہے جتنا مرضی خود کو مضبوط دیکھا لیتی... تھی تو ایک عورت ہی... آخر کب تک وہ اکیلی اس درندہ صفت انسان سے اپنی عزت بچا سکتی تھی اس سے کر سکتی تھی"...

منہ پھیر لینے سے حقیقت نہیں بدل جائے گئی لڑکی...نا جانے کب وہ ملک آئے گا اور تب تک تم بھوکی رہو یہ بات مجھے بلکل گوارہ نہیں....

ملازمہ کی رکھی کھانے کی ٹرے کی طرف اشارہ کرتے وہ کمینگی سے بولا تھا

اب میں اتنا بھی گھٹیا انسان نہیں ہوں جتنا اس ملک نے مجھے تمہاری نظروں میں بنا دیا ہے... کچھ انسانیت تو مجھ میں بھی باقی ہے... اپنی بات پر وہ خود ہی قہقہ لگا کے ہنسا تھا

تم صرف گھٹیا نہیں بے ہودہ اور بے غیرت بھی ہو... پاس پڑی ٹرے کو دور دھکیلتے حیام تلخی سے بولی تھی

دفعہ ہو جاؤ اپنی منحوس شکل لے کر یہاں سے... میں تھوکتی بھی نہیں ہوں تم جیسے کی انسانیت پر...

پاس پڑی رسیاں اسکے منہ پر مارے وہ چیخ پڑی تھی

مجھ پر تھوکے گئی تو تیری اتنی مجال تو اجمل خان پر تھوکے گئی... غیض و غضب کے عالم میں کہتے اسنے حیام کے بال دبوچے تھے

میں اگر چاہوں تو تیرا ابھی اسی وقت وہ حال کر سکتا ہوں کہ تیرا وہ ملک جس کے سہارے تو اتنا اڑ رہی ہے اسکو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہے گئ

سر میں اٹھتے درد سے وہ محال ہو رہی تھی مگر اجمل خان کا جملہ اسکی روح تک کو کانپنے پر مجبور کر گیا تھا اسے دھکا دیتے حیام نے اپنا آپ آزاد کرایا تھا... کندھے سے سر کی چادر کو درست کرتے اسنے ٹرے میں پڑا گلاس اٹھاتے اجمل خان کے منھ ہر دے مارا تھا

وہ جو آنکھوں میں حوص لیے اسکی طرف بڑھ رہا تھا گلاس منہ پر لگنے کی وجہ سے درد سے بلبلا اٹھا تھا

تیری تو... اجمل اس پدی سی لڑکی کی جرات پر حیران ہوتا اسکی سمت بھاگا تھا

وہ کوئی قدم اٹھاتا اسکا خاص آدمی بنا اجازت ہانپتا ہوا اس کمرے میں داخل ہوا تھا

بوس..وہ...وہاں..وہ...وہ لمبے لمبے سانس لیتا بولنے کی کوشش کر رہا تھا

وہ سے آگے بھی کچھ بول دے بے غیرت...

حیام کا غصہ اس پر نکالتے اجمل چیخ پڑا تھا

اریان ملک یہاں پہنچ گیا...بے رحمی سے ہمارے بندوں کو مار رہا ہے

جیسے تیسے تنفس بحال کرتے اسنے ایک ہی سانس میں ساری بات بول ڈالی تھی

وہ یہاں کیسے ؟

اسے کس نے خبر دی..؟

اریان کی آمد کا سنتے اسکے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی

میں نے منع کیا تھا ابھی اس ملک کو خبر نہیں دینی پھر کس نے کی یہ جر ائت۔۔۔کون ہے یہاں اب کی بار اسنے ہاتھ میں پکڑا اگلاس پوری قوت سے زمین پر پٹخا تھا۔۔۔

قسم لے لیں بوس...!مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتہ۔۔۔

اصغر اسکے جلالی روپ سے خوف کھاتے اپنی صفائی میں فر فر بول رہا تھا

وہ جو اپنی عزت اس درندے سے بچانے کے لئے خود کو

واشروم میں بند کر گئی تھی۔۔۔

اریان کی آمد کا سنتے ہی اسکی رکی سانسیں چلنے لگی تھی۔۔۔امید کی ایک نئی کرن نظر آرہی تھی

حیام انکی باتیں سنتی فوراً سے زمین سے اٹھی تھی

تو میر امنہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ خبیث انسان جاؤ اسے میرے پاس لے کر آؤ۔۔۔

اصغر سر ہلاتا جاچکا تھا اجمل وہاں سے جانے سے پہلے اس بند دروازے کی طرف آیا تھا

یہ مت سوچنا بلبل۔۔۔ کہ تمہارا وہ ایجنٹ یہاں آگیا تو تم یہاں سے نکل پاؤ گئی۔۔۔ یہاں ایک بار جو آجاتا ہے پھر وہ واپس نہیں جاسکتا

خیر... تم یہاں رہو میں تمہارے شوہر سے نمٹ کے آتا ہوں

خود پر اور اپنے آنسوؤں پر شدت سے ضبط کرتی وہ وہی دروازے کے ساتھ ہی ٹیک لگا گئی تھی۔۔۔

پندرہ منٹ گزر چکے تھے حیام نے تھوڑا سا دروازہ کھولے باہر کا منظر دیکھا تھا جہاں اسکے علاوہ کوئی نہیں تھا مجھے جلد سے جلد اریان کے پاس پہنچنا ہو گا اپنے آنسو پونچھتے حیام نے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے

اپنی چادر کو مٹھیوں کو بینچے اس نے ہلکا سا دروازہ کھولا تھا جب ذرا سی آہٹ اسکے کانوں میں پڑی تھی ۔۔۔ حیام کا دل ڈر کے مارے تیز تیز دھڑک رہا تھا اسنے ڈرتے ڈرتے نظر گھما کے اپنے پیچھے آہٹ کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔۔

بائیک کو سٹینڈ پر بھی کھڑا کرنے کی زحمت نہیں کی تھی اسنے۔۔۔ اسے وہی زمین پر پھینکتے اپنی گن نکالے وہ آگے آیا تھا۔۔۔ مین گیٹ پر بھاری تعداد میں گارڈز پہرا دے رہے تھے

گیٹ کھولو... گن سامنے کھڑے گارڈ کی گردن پر رکھتے ضبط سے بولا تھا

او ہیرو کون ہو تم... ؟ اور یہاں کیا کام ہے اسے پیچھے رکھ کر بات کرو۔۔۔ مجھے بھی چ...

فضا میں گولی کی آواز گونجی تھی

مجھے بات دوہرانے کی عادت نہیں ہے... سامنے کھڑا گارڈ زمین پر گرا تھا گولی اسکی گردن سے آر پار ہوئی تھی...

خبردار.... کسی نے بھی ایک قدم آگے بڑھایا۔۔اسکی دہشت زدہ بھاری آواز نے اسکی طرف بڑھتے تمام گارڈز کو اپنی جگہ سن کر دیا تھا

اگر اپنی جان پیاری ہے تو ایک قدم بھی آگے مت بڑھانا۔۔ان سب کو وارننگ دیتے!...

اریان نے اس زنجیروں سے بندھے

بڑے سے تالے پر ایک نہیں تین بار شوٹ کیا تھا۔۔

اگر یہ اندر چلا گیا تو بوس ہماری گردن اڑا دیں گئیں ان میں سے ایک گارڈ نے بات کرتے دوسرے کو اشارہ

دیا تھا۔۔۔وہ ہمیں اڑائیں اسکو اڑا دیتے ہیں دوسرے نے اپنی

طرف سے شاندار تجاویز پیش کی تھی مگر اس بات سے انجان

کے انکی موت سامنے بلکہ انکے سر پر کھڑی تھی۔۔۔

وہاں موجود بیس گارڈز جو کہ اب انیس رہ گئے تھے ایک جگہ پر اکٹھے کھڑے اس پر نشانہ باندھ رہے تھے وہ فائر کرتے اس کیسل کی بلندی سے دھڑا دھڑ گولیوں کی برسات ہوئی تھی۔۔۔کوئی زندہ رہ کے بھی نا رہ جائے مقابل نے ایک کے ساتھ ایک فری بم انکے سر پر پھینکا تھا۔۔۔

وہ جو بے خوف اس گیٹ کی زنجیریں کھول رہا تھا ان سب کی حالت پر ایک نظر ڈالتے کیسل کا میں گیٹ چاک کیے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ تو جیسے آج کفن باندھ کے آیا تھا۔۔۔واقف تھا وہاں ہر قدم پر گارڈز موجود ہیں مگر پھر بھی بے خوف ،نڈر سینہ چوڑا کیے آگے بڑھتا جارہا تھا اسکے سر پر آج الگ ہی جنون سوار تھا اپنی پرواہ کیے بنا وہ بس اس وجود کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کی سانسوں سے اسکی سانسیں چلتی تھی

مین گیٹ کلئیر۔۔۔۔ کیسل کی بلندی پر کھڑے شخص نے اپنی ذمہ داری کو پوری بہادری سے سرانجام دیتے خبر آگے پہنچائی تھی۔۔۔۔

وہ اسوقت کیسل کے وسط میں کھڑا تھا اور اسکے ارگرد لاتعداد گارڈز بندوقیں سنبھالے گھیرا بنائے کھڑے تھے وہ یہاں ان کو مارنے میں وقت برباد نہیں کرنا چاہتا تھا مگر مجبوری تھی وہ اسے آگے جانے نہیں دیتے.... گن زمین پر پھینکے اسنے گارڈ کو اشارہ دیا تھا بدلے میں وہ بھی گن پھینکتے اریان کی طرف آیا تھا کڑک کی آواز آئی تھی اور اس گارڈ کی گردن ایک طرف لڑھک گئی تھی۔۔۔۔اس کے بے جان وجود کو ایک طرف پھینکتے اریان نے اپنی سرخ انگارہ ہوتی نظروں سے وہاں باقی گارڈز کی طرف دیکھا تھا

باقی کے گارڈز کی حالت پتلی ہوئی تھی کسی کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس بھوکے شیر کے سامنے جانے کی اور جب وہ اس طوفان کا مقابلہ نہیں کر سکے تو اس پر گن تان گئے تھے۔۔۔

وہ گولی چلاتے اصغر کی خوف میں ڈوبی ہانپتی آواز ان سب کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

آنے دو اسے۔۔۔ بوس کا حکم ہے!...

وہ انکے آنے کا انتظار نہیں کر رہا تھا بلکہ انکو فیصلے

کا وقت دیتے خود ہی اس کیسل کی راہداری پر چل رہا تھا۔۔۔

» » » » » » » »

اس طرف... اصغر اسے راستہ دیکھاتے تیز تیز قدم بڑھا رہا تھا مگر وقفے وقفے سے پیچھے دیکھنا نہیں بھولا تھا۔۔۔ وہ چل کم اور بھاگ زیادہ رہا تھا ایسے جیسے اریان ملک ابھی اسے گردن سے دبوچ لے گا!...

اریان کو اسکا خوف سکون دے رہا تھا

مگر اسکے اندر بھڑکتی آگ پل میں سب جلا کے بھسم کر ڈالنا چاہتی تھی

حیام نے خوفزدہ نظریں کمرے میں گھمائی تھی جب اسکی نظر کھڑکی سے داخل ہوتے نقاب پوش پر ٹھہری تھی۔۔۔ اسکے پاس بندوق دیکھتے حیام نے اپنے بچاؤ کے لیے فوراً

سے نظریں اپنے ارگرد دوڑائی تھی اسکی نظر فروٹ باسکٹ میں پڑی چھڑی پر گئی تھی۔۔۔

بھابھی ڈریں نہیں... میں ہوں وقاص۔۔۔

اپنا نقاب تھوڑا سا کھسکاتے وقاص نے باقاعدہ اپنی شکل دیکھائی تھی

وو... وقاص... آپ.... یہاں

حیام اسکا نام پکارے ہاتھ میں پکڑا چاقو زمین پر پھینکتے اسکے پاس آئی تھی

آپ...یہاں...اا...اریا...ن...بب...ھی...وہ...انہیں...کک...چھ....

کر...

حیام دروازے کے سمت اشارتے کرتی ہچکیوں کے درمیان روتی بامشکل آدھی بات ہی بول پائی تھی

وقاص کو اسے یوں شدت سے روتے دیکھ ترس آیا تھا

اسکی آنکھوں میں خوف لہرا رہا تھا

بھابھی ڈریں نہیں...اریان بلکل ٹھیک ہے اور ہم ہیں

اسکے ساتھ .... ملائکہ بھی یہی ہے۔۔۔ آپ روئیں نہیں پلیز۔۔۔ ہم نا اسے کچھ ہونے دیں گئیں نا آپ کو"...

وہ کب سے بہادری کا مظاہرہ کر رہی تھی مگر اب اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔۔

آنکھیں بے ساختہ چھلکی تھی۔۔۔ آنسو متواتر بہتے چہرے کو بھیگو رہے تھے

ملائکہ اور وقاص وہاں موجود تھے اسے سوچتے ہی کچھ دھاڑس ملی تھی کہ اریان اکیلا نہیں تھا۔۔۔

وہ معصوم جانتی نہیں تھی کہ وہ اکیلا پوری فوج کے برابر تھا۔۔۔ اگر واقف ہوتی تو یوں اسکے لئے ہلکان نا ہوتی۔۔۔

آپ فکر نہیں کریں.... ہمت سے کام لیں اور اسے اپنے پاس رکھیں۔۔۔ میں ابھی آپ کو یہاں سے نہیں لے کے جا سکتا۔۔۔ مگر آپ اس کمرے سے باہر مت نکلیے گا... یہی رہیے گا اریان آپ کو لے کے جائے گا۔۔۔

اور اسکا استعمال کرنا تو آتا ہو گا آپ کو۔۔۔ آخر اریان ملک کی بیوی ہیں آپ۔۔۔ اسکی آواز میں فخر ہی فخر تھا

میں اب چلتا ہوں ورنہ کسی کو شک ہو جائے گا۔۔۔ خیال رکھیئے گا اپنا۔۔۔ وقاص اسے ہدایات دیتے کھڑکی سے باہر کود گیا تھا۔۔۔

مم... مجھے یہ چلانی نہیں آتی۔۔۔

مگر کیا فایدہ وہ تو جا چکا تھا... حیام نے بھیگی نظروں سے ہاتھوں کی طرف دیکھتے کھڑکی کی جانب دیکھا تھا

کالے سلکی بال ماتھے پر بکھرے تھے نیلی آنکھوں میں انگارے

جل رہے تھے۔۔۔ مونچھوں تلے عنابی لب ایک دوسرے میں پیوست

کیے چوڑے سینے کے ساتھ اریان ملک شاہانہ چال چلتے اس محل نما کمرے میں پہنچا تھا۔۔۔ جس کی راہ اسے اصغر خان نے دیکھائی تھی۔۔۔

وہ اسے وہاں چھوڑے خود غائب ہو گیا تھا۔۔۔

Welcome To The Red Island

اس جگہ کا مشہور نام لیتے اجمل خان اسکی چوڑی پشت پر نظریں جمائے عین اریان کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا

بھاری بھر کم مردانہ آواز پر اریان پلٹا تھا

میں امید کرتا ہوں... تمہارا یہاں تک سفر بہت اچھا رہا ہو گا... جلتا سلگار منہ میں دبائے پاشا کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری تھی

اریان خاموش نظروں سے اسکا ایک سائیڈ سے سوجھا ہوا سرخ پڑتا گال دیکھ کر ٹھٹکا تھا

تو میرے بیوی... تم نے اسے بھی نہیں بخشا۔۔۔

بائے داوے ویلڈن۔۔۔ دل ہی دل میں اسے مخاطب کرتے وہ مسکرایا تھا..۔

اسے اطمینان ہوا تھا اسکی بیوی اپنی حفاظت کر سکتی تھی

امید تو میں کرتا ہوں اجمل پاشا۔۔۔ کہ تمہاری میٹنگ اچھی رہی ہو گئی۔۔ نفرت اور طنز سے بھرپور لہجے میں کہتے نظر اسکے زخم

پر ٹھہرائی تھی جو اب نیلا پڑ رہا تھا

تم...،

وہ بچہ نہیں تھا اسکے طنز کا مطلب باخوبی سمجھ گیا تھا۔۔۔

ہاں میں کیا...؟

اسے طیش دلا کے اریان ملک صوفے پر بیٹھتے ٹانگیں سامنے پڑی ٹیبل پر رکھ گیا تھا۔۔۔

اسکے اتنے اطمینان پر تو اجمل پاشا غش کھا کے رہ گیا تھا

وہ جو اریان ملک کی آنکھوں میں خوف دیکھنا چاہتا تھا اسے اپنا خواب چکنا چور ہوتا نظر آرہا تھا

تم نے بہت غلط حرکت کی ہے اجمل پاشا۔۔۔پہلے میرا ارادہ

صرف تمہیں تمہاری ریاست سمیت ختم کرنے کا تھا مگر اب جو تم نے کیا ہے اسکی سزا تمہیں الگ سے بھگتنی پڑے گئی۔۔۔

میری بیوی کو وہاں سے یہاں لانے کا گناہ نہیں کرنا چاہئیے تھا تمہیں۔۔۔

شاہد تم سرور کا حال بھول گئے تھے یا اپنی بھتیجی کا... یہ دونوں وہ تھے جو میرے بیوی کی تکلیف کا باعث بنے تھے

اور انکا انجام کیا ہوا۔۔۔ یہ مجھے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے

وہ پرسکون سے لہجے میں آنکھیں بند کیے منہ سے لفظ نہیں آگ اگل رہا تھا

وہ اریان ملک تھا جوش سے نہیں ہوش سے کام لیتا تھا یہاں بھی وہ یہی کر رہا تھا

بھولا تو میں کچھ نہیں ہوں ملک۔۔۔

پر تمہیں آج بہت کچھ یاد کرواں گا... وہ رازدانہ لہجے میں

کہتا ہنسا تھا

یوں سمجھ لو... تمہاری زندگی کے کچھ ایسے سچ ہیں جو صرف اجمل پاشا کی ذات کے سوا کوئی نہیں جانتا!...

اسکا ٹھوس لہجہ اریان کو اسکی طرف نگاہ ڈالنے پر مجبور کر گیا تھا

یہ ریاست نہیں ہے میری اریان ملک... یہ جنگل ہے میرا

اجمل پاشا کا جنگل۔۔۔ جس میں کوئی ایک بار آجائے تو اس جگہ سے واپس صرف اسکی روح ہی جا سکتی ہے آج تم اپنا بھی آخری دن سمجھ لو... کیونکہ میں تو یہ

مان چکا ہوں اسلئے سوچا آج تمہیں تمہارے اس آخری دن پر کچھ نئے پرانے رشتوں کی سچائی سے بھی آگاہ کر دیا جائے

اریان کچھ کہے بغیر سپاٹ چہرا لیے اسے دیکھے جا

رہا تھا۔۔۔اجمل پاشا کا پراسرا لہجہ اسکو کافی مشتعل کر گیا تھا

حیام سے ملے تم...؟

بائیک سے اترتے وہ سیدھا وقاص کی طرف آئی تھی

کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہے..؟کوئی چوٹ تو نہیں آئی اسے...؟

بلکل ٹھیک ہیں وہ فکر نہیں کرو تم۔۔۔بس کچھ ڈری سہمی سی تھی باقی جو تم نے کہا تھا وہ میں نے کر دیا ۔۔۔اور اریان کو بھی باحفاظت کیسل کے اندر پہنچا دیا

ہاں وہ تو نظر آرہا ہے ملائکہ نے نظر کیسل کے چاروں اور ڈورائی تھی جہاں تمام گارڈز خوں سے لت پت پڑے تھے

وہ دونوں اس وقت کیسل کے پچھلی سائیڈ پر

تھے۔۔۔

اور حیام اسکو کہاں رکھا ہے؟ اور تم کیسے ملے اس سے میرا مطلب ہے کسی نے دیکھا تو نہیں تمہیں...؟

سب ٹھیک ہے یار... ہم یہاں ٹائم کیوں ویسٹ کر رہے

ہیں چلو اندر۔۔۔ حیام بھابھی کو فرسٹ فلور پر تیسرے کمرے میں رکھا ہے اجمل نے اور میں کھڑکی کے ذریعے کمرے میں گیا تھا

کھڑکی سے... ملائکہ نے سوچتے سر تاسف سے ہلایا تھا

کچھ عادتیں کبھی نہیں بدلتی میری جان...! وقاص اسکی سوچ پڑھتے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے بولا تھا

اسکی پیروی کرتے وقاص اپنی اچھائیاں بھی گنوا رہا تھا

وہ چلتی جا رہی تھی مگر دھیان تو کہیں اور ہی اٹکا تھا اور اپنی بے دھیانی میں ملائکہ سامنے سے آتے گارڈ سے ٹکرا گئی تھی

اے ے کون ہو تم دونوں..؟

گارڈ نے ان دونوں پر گن تانی تھی

ملائکہ نے کھوئے حواس پل میں ٹھکانے پر آئے تھے وہ کوئی جوابی کاروائی کرتی اس سے پہلے ہی وقاص نے اسکی گارڈ کی گردن مڑوڑے اسکا کام تمام کیا تھا

کیا ہو گیا تمہیں... دھیان کہاں ہے تمہارا؟

گارڈ کے بے جان وجود کو فرش پر لیٹاتے وقاص اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

تم سے بات کر رہا ہوں... کن سوچوں میں ہو؟

اگر ابھی وی گولی چلا دیتا تو... آخر ہوا کیا ہے... کس پریشانی میں ہو..؟

وہ تب سب صرف خالی نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی اور کوئی بھی جواب دیئے بغیر ملائکہ نے پاس ہی کمرے کی طرف قدم بڑھائے تھے

اس کمرے میں ان دونوں کے سوا اور کوئی نہیں تھا... وقاص نے خشمگیں نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے مجھے نہج۔ پتہ کیوں"...

تم جانتے ہو وقاص... اسے بولنے کا موقع دیئے بغیر وہ پھر سے بولی تھی

میں اریان کو وہاں اکیلا کبھی نہیں جانے دیتی... میں جانتی ہوں اجمل پاشا اسکے خلاف چالیں چلنے میں مصروف ہے پر وقاص ایسا کچھ ہے جو صرف وہی جانتا ہے جو وہ اریان ملک کو اسکی جان کے عوض بتانا چاہتا ہے:...

مین اریان کو وہاں کبھی نہیں جانے دیتی مگر میں یہ بھی جانتی ہوں وہ سچ بول رہا ہے میں نے اصغر خان کے پاس وہ فوٹوز دیکھے ہیں

کون سے فوٹوز...؟

وہ جو جب سے اسکی اسنے جا رہا تھا ایکدم چونکا تھا

اور اگر تم پہلے سے ہی جانتی تھی تو مجھے کیوں نہیں بتایا... ہم اریان کو وہاں جانے ہی نہیں دیتے

یہی تو میں نہیں چاہتی تھی ...

میں چاہتی ہوں اریان کو وہ سچائی معلوم ہو جائے میں جانتی ہوں وقاص وہ اکیلا ان سب ہر بھاری ہے مگر پھر بھی"....

اپنا سر تھامے وہ گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھی تھی

اگر اریان کو ذراسی بھی کھروچ آئی تو میں یہاں کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گئی...وہ..وہ شخص ہے جس نے مجھے نئ زندگی دی ہے اگر وہ نا ہوتا تو میں وہی اسی قید میں گھٹ گھٹ کے مر جاتی اور میرے باپ کو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا

خدا کے بعد اریان ملک وہ شخص ہے جس کے لئے ملائکہ صدیقی جان لینے اور جان دینے سے کبھی نہیں ہچکچائے گئی... ٹھوس لہجے میں بولتی وہ اپنے آنسو پونچھ گئی تھی

کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہوں میری جان!...

اسکے ہاتھ تھامتے وقاص اسکے قدموں میں ہی بیٹھ گیا تھا

میں واقف ہوں تمہیں یہی ڈر ہے کہ کہیں وہ کچھ ایسا نا جان جائے گا جے بعد وی بُرے طرح ہرٹ ہو جائے

مگر ایسا کچھ نہیں ہو گا اتنا نیگیٹو مت سوچو ملائکہ ... اریان ایک مضبوط اعصاب کا مالک ہے وہ سب سنبھال لے گا اور ہم بھی تو ہیں نا اسکے ساتھ !...

چلو اٹھو اب... ہمارے مشن کے اختتام کا وقت آگیا اور سب ویسے ہی ہو گا جیسے پلان کیا تھا

ہمارے بغیر ہی !...

لگتا ہے ہمیں بھول گئے ہو...؟

تم دونوں... وقاص کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا

وہاں بمب پھٹ رہے اور یہاں سن دونوں کا رومینس ہی نہیں ختم ہو رہا... وقاص کا سوال نظر انداز کرتے فیصل اسکے ملائکہ کے قدموں میں بیٹھنے پر چوٹ کر گیا تھا

بکواس بند کرو... آتے ساتھ ہی اپنی فضول پٹر پٹر شروع کر دی تم نے...

ملائکہ اپنی ٹون میں واپس آتی چیخی تھی

کیا یار... کبھی تو سیریس ہو جایا کرو... حمزہ نے اسکے سر میں چت رسید کی تھی

اتنی عزت پر فیصل شاہ نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی تھی

اگر لڑنے سے فرصت مل گئی ہو تو کوئی مجھے بھی بتا دے... تم دونوں یہاں اچانک کیسے آ گئے...؟

مصیبت کبھی بتا کے نہیں آتی..، انسپکٹر وقاص رضا ...

وہ دانت پیستے بولی تھی نظر فیصل شاہ پر ٹکی تھی

مصیبت نہیں... فیصل شاہ دی آفت کھوبےبی!...

منحوس!...

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے وقاص کی طرف آئی تھی

حمزہ سمیت وقاص کا بھی دل چاہا تھا سر پیٹ لیں ان دونوں کی بزدلی پر... جنہیں دشمن کے علاقے میں کھڑے ایک دوسرے سے ہی لڑنے سے فرصت نہیں تھی

خیر یہ دونوں یہاں ہیں مجھے اریان نے بتایا تھا تب ہی میں نے یہاں کا ایڈریس سینڈ کر دیا اس بدتمیز کو... ملائکہ طعنہ مارنے سے باز نہیں آئی تھی

تاکہ یہ دونوں بھی اس نیک کام میں برابر کے شریک رہیں

اب بتاؤ پلان کیا ہے...؟

ان دونوں کے درمیان پھر سے جنگ چھڑتی حمزہ نے جھٹ سے سوال کیا تھا

دھیان سے سنو!...

وقاص سن دونوں کے قریب ہوتا اپنا اور ملائکہ کا بنایا پلان انکے گوش گزار کر گیا تھا

تمہارے مطابق اس کیسل میں کل آٹھ فلور ہیں !...

حمزہ نے کچھ سوچتے کہا تھا

بلکل... ملائکہ جو باہر کا چکر لگا کے آئی تھی کیسل کا بلوپرنٹ انکے سامنے رکھا تھا

یہ ہے وہ فلور جہاں اسوقت اریان اور اجمل پاشا سمیت اسکے خاص آدمی اصغر خان کے علاوہ سو کے لگ بھگ اندر باہر گارڈز موجود ہیں

سامنے ٹیبل پر رکھے نقشے پر مارک کرتے ملائکہ نے ان سب کو آگاہ کیا تھا
یہ آٹھواں فلور ہے... حمزہ نے مارک کی جگہ پر انگلی رکھی تھی

ہم سب الگ الگ ہو کر جاتے ہیں اور شروع پہلے فلور سے.... ،

دوسرے فلور سے!...

وقاص نے اسکی بات کاٹی تھی

پر دیکھا جائے تو ہمیں پہلے فلور سے آگے آنا چاہیے

وہاں کی سیکیورٹی بہت ٹائٹ ہے فیصل... اگر ہم وہاں گئے تو اجمل خان کو پتہ لگنے میں ذرا دیر نہیں لگے گئ کی اریان ملک کے سوا ہم بھی یہاں ہیں

میں پوچھ سکتا ہوں وہاں ایسا کیا ہے جو اس اجمل نے وہاں کی سیکیورٹی اتنی ہائی رکھی ہے... نقشے کو دیکھتے فیصل عام سے لہجے میں بولا تھا

وہاں حیام بھابھی ہیں اسلئے!...

ملائکہ کے جھکے سر کو دیکھتے وقاص نے سرگوشی کی تھی

وااات... کمرے میں فیصل کی حیرت زدہ آواز گونجی تھی

مگر یہ کیسے ممکن ہے وقاص!...

ملائکہ کو دیکھتے حمزہ نے اسے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھا تھا

انکے پوچھنے پر وقاص نے ساری بات تفصیل سے بتاڈالی تھی

بھائی کو معلوم ہے؟

فیصل کی شدتِ ضبط شدہ آواز گونجی تھی

نظر ہنوز ٹیبل پر رکھی گن پر جمی تھی

ہاں حیام بلکل ٹھیک ہے وقاص ابھی کچھ دیر پہلے مل کے آیا ہے اس سے...

فیصل کے کڑے تیور دیکھتے ملائکہ جھٹ سے بولی تھی

اگر بھائی یا بھابھی میں سے کسی کو کچھ ہوا تو یاد رکھنا... فیصل شاہ یہاں تو کسی کو زندہ نہیں بخشے گا مگر تمہیں بھی کبھی معاف نہیں کروں گا ملائکہ صدیقی"...

تم ملائکہ سے ایسے بات نہیں کر سکتے فیصل... اسنے اپنی پوری کوشش کی تھی... وقاص کو اسکا بی ہیویر اپنی بیوی کے ساتھ قطعی پسند نہیں آیا تھا

یہ وقت بحث کرنے کا نہیں ہے خاموش ہو جاؤ تم دونوں... حمزہ نے وقاص کو پیچھے دھکیلا تھا

فیصل ٹھیک کہہ رہا ہے حمزہ... مجھے خود کو بھی بہت افسوس ہے میں حیام کا خیال نہیں رکھ سکی مگر اب ایسا کچھ نہیں ہو گا ملائکہ صدیقی سے جو غلطی ہوئی اب وہ اسے سدھارے گئ

گڈ... جع ہو گیا سو ہو گیا... اسے بھوک جاؤ اور آگے کی سوچو... اسلئے اب تم سب میری بات سنو

حمزہ نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ان سب کو اس بحث سے نکالا تھا

اس فلور کو چھوڑ کر پہلے فلور پر مارک کیا تھا

یہ سیکنڈ اور تھرڈ فلور... یہاں تم جاؤ گئے فیصل... حمزہ نے اسکی طرف اشارہ کیا تھا

یہ فورتھ اور فتھ ون یہاں وقاص تم جاؤ گئے اور یہاں میں جاؤں گا... حمزہ نے سکس اور سیونتھ فلور پر مارک کیا تھا

مین گیٹ الریڈی کلئیر ہے تو میں لاسٹ اور سیکنڈ لاسٹ کی ڈیوٹی سنھبالو گئ

بلکل اور اسکے بعد ہم سب آٹھویں فلور پر اکٹھے ہوں گئیں سب کے پاس اپنے بلوٹوتھ اون ہونے چاہئیں باقی کسی کا کوئی سوال ہے تو پوچھ سکتا ہے... حمزہ نے باری باری تینوں کی طرف دیکھا تھا

میرا سوال ہے... اسنے ہاتھ کھڑا کیا تھا

ہاں بولو فیصل !...

حمزہ سمیت وقاص اور ملائکہ بھی ہمہ تن گوش ہوئے تھے

کیا ہم گن کا استعمال کر سکتے ہیں...؟

نہیں... ایسے میں سیکیورٹی الرٹ ہو جائے گئ کوشش کرنا گن سے زیادہ ہاتھوں کا استعمال کرو

حمزہ کے کہنے کی دیر تھی اور وہ سر ہلاتا اپنی طے کی گئ منزل کی طرف بڑھ گیا تھا

سب خیال رکھنا اپنا... ملائکہ ان تینوں کو اللہ کے حوالے کرتی کمرے سے باہر نکل گئ تھی

وقاص اور حمزہ بھی اپنی اپنی پوزیشن سنبھالنے نکل چکے تھے

جو بولنا چاہتے ہو صاف صاف بولو... میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے مجھے میری بیوی سے بھی ملنا ہے

اجمل پاشا کے لئے اسکا اطمینان قابلِ دید تھا

ویسے تمہاری عادت بلکل تمہاری باپ جیسی ہے وہ بھی میرے کاموں میں ٹانگ اڑاتا تھا

اچانک اپنے باپ کے ذکر پر اریان نے اسے سلگتی نظروں سے دیکھا تھا

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو... ارے تمہارا باپ کسی زمانے میں میرا بہت اچھا دوست تھا... مگر کہتے ہیں نا سب سے گہرے دوست ہی آپ کے دشمن ہوتے ہیں... تین سال میرے ساتھ کام کرنے کے بعد اسکے اندر کی نیک روح جاگ اٹھی تھی... مجھے پولیس کی دھمکی دینے لگا کہ میرے سارے راز پولیس کو بتادے گا... سالہ جس نے چلنا سکھایا اسی کو دھمکی دے رہا تھا

اسکے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی وہ جانتا تھا اسکا باپ غلط کاموں میں ملوث تھا شراب پیتا تھا مگر ایسے گھٹیا کاموں میں شامل تھا اریان کے لئے سو والٹ کے جھٹکے کے برابر تھی یہ خبر...،

میں نے بہت سمجھانا چاہا مگر وہ ٹھہرا گاؤں کا بگڑا نواب مجھ سے ٹکر لینے نکلا تھا...وہ جو بڑے تحمل سے کہانی سنا رہا تھا آخری بات پر مٹھیاں بھینچی تھی

مروادیا سالے کو... وہ جو تمہاری حویلی میں آگ لگی تھی وہ کوئی حادثاتی آگ نہیں تھی

وہ سرور کی لگائی....،

منہ بند کر اپنے کمینے انسان...؛

ٹیبل کو پوری قوت سے سر مارتے اریان نے اسکا گریبان پکڑا تھا

گارڈ اسکی طرف بڑھتے اجمل نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہی روکا تھا

بھولو مت اریان ملک... تم اس وقت اجمل پاشا کے کیسل میں کھڑے ہو... دوبارہ یہ حماقت کرنے سے پہلے انجام سوچ لینا کیونکہ یہ صرف ٹریلر تھا پکچر ابھی باقی ہے اپنے گریبان سے اسکے ہاتھ جھٹکتے اجمل اپنی چیئر پر جا بیٹھا تھا

اریان خود پر ضبط کے کڑے پہرے بیٹھتا پیچھے ہوا تھا کیونکہ وہ باقی کا سچ بھی سننا چاہتا تھا

خود رو کر گیا مگر وہ ثبوت وہ اس انسپکٹر کے حوالے کر گیا جس کی خبر مجھے تب ہوئی جب رات کے آخری پہر میرے گھر اور اڈے پر پولیس کی ریڈ پڑی تھی

جیسے تیسے میں اور سرور وہاں سے بچتے بچاتے ایک بہری جہاز میں چھپ گئے اور وہاں سے یہاں آ گئے مگر تیرے باپ کے لئے میرے دل میں نفرت مزید بڑھ گئی تھی اتنی کہ میں اس کے پورے خاندان کو خاک کر دینا چاہتا تھا

اریان نے غصے سے مٹھیاں بھینچے پشت پر باندھی تھی آنکھوں کی ساکت پتلیوں کے گرد سرخ ڈورے ابھرنے لگے تھے

صرف اس شخص کی وجہ سے ہمیں پاکستان چھوڑ کر یہاں کی خاک چھاننی پڑی مگر میں نے اسی دن طے کر کیا تھا اس انور ملک سے ایسا انتقام لوں گا کہ اسکی آنے والی سات نسلیں بھی اجمل خان کا نام یاد رکھیں گئیں پاکستان ہم جا نہیں سکتے تھے اور یہاں کے لوگوں میں ہنستا گزارا مشکل تھا پھر سرور نے یہ جگہ تلاش کی... یہ

The Red Island...!!

اجمل پاشا کی جاگیر...

اس ہال کو اپنے دونوں ہاتھوں کے احاطے میں لیتے وہ فخر سے بولا تھا

چھوٹے موٹے دھندے چلائے.. میرے اور سرور جیسے لوگ شامل ہوتے رہے... پھر ایک دن نام بن گیا...

کس کا..؟

اجمل پاشا کا!...

اجمل پاشا کے کیسل کا"...

اپنی ذہانت اور ہوشیاری سے میں نے یہاں بھی اپنا وہی مقام بنالیا جو پاکستان میں کبھی ہوا کرتا تھا اور آخر پھر وہ وقت بھی آگیا... اسکی شیطانی ہنسی اور بھاری مکروہ آواز کمرے کی فضا میں گونجنے لگی تھی

پھر وہ وقت آگیا جس کا انتظار میں نے سات سال سے کیا تھا... مگر یہاں میرا دل لگ گیا تھا میں واپس پاکستان نہیں جانا چاہتا تھا اسلئے سرور کو میں نے وہاں بدلہ لینے کے لئے بھیجا... جو میری زندگی کی دوسری بڑی بھول تھی

پہلی بھول تمہارے باپ پر بھروسہ کرنے کے تھی اور دوسری بھول سرور کو واپس پاکستان بھیج کر میں نے بھگتی تھے

جاننا چاہو گئے اریان ملک وہ بھول کیا تھی...؟

کوئی بھی جواب دیئے بغیر اریان نے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے سے اسے دیکھنے سے اکتفا کیا تھا

اریان ملک کی سرخ انگارہ ہوتی نظریں اجمل کو خوفزدہ کر گئ تھی مگر پھر اپنے ارگرد گارڈز کی موجودگی نے اسے دلاسہ دیا تھا

میں نے ستور کو پاکستان تمہیں اور تمہاری ماں کو قتل کرنے کے ارادے سے بھیجا تھا مگر وہ ٹھہرا دل پھینک عاشق.... اسکا تمہاری ماں پر دل آ گیا

بکواس بند کر کتے... تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری ماں کا ذکر کرنے کی...وہ حلق کے بل دھاڑا تھا وہ اپنے آپے سے باہر ہوتا اجمل خان پر لپکا تھا

مگر اس سے پہلے ہی اجمل خان کے گارڈز نے اسے دبوچا تھا

ارے پوری بات تو سن لو ...

اجمل کمینگی سے ہنستے اپنی جگہ سے اٹھتا اسکے قریب آیا تھا

وہ پاس آیا تھا اریان ملک کے کیونکہ وہ اسکے گارڈز کے قبضے میں تھا

اصغر ذراوہ تصویریں لے کے آنااور تم سب اسکو چھوڑنے کی

ضرورت نہیں ہے... اجمل پاشا گارڈز کو تنبیہ کرتا اسکے روبرو آیا تھا

اریان کو گارڈز کے حوالے کرتا وہ خود کو بہادر سمجھ رہا

تھا پر وہ رسک نہیں لینا چاہتا تھا کیونکہ اب جو سچائی وہ

اسے بتانے جارہا تھا۔۔۔ اسکے بعد اریان ملک سب سے پہلے اسکی

ہی گردن دبوچتا۔۔۔ اور اجمل پاشا اپنے بچاؤ کیلئے کسی بھی حد تک جا

سکتا تھا اس بات سے بے خبر وہ شخص جو اسوقت تقریباً سو گارڈز

کی قید میں تھا۔۔۔اگر وہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی جھٹکے میں خود سے دور پھینک سکتا تھا

کہاں مر گیا یہ اصغر...؟

جاؤ دیکھ کر آؤ تم۔۔۔اجمل غصے میں کہتا اپنے گارڈ کو حکم دے گیا تھا جو حکم سنتے ہی سر ہلائے وہاں سے غائب ہوا تھا

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا سیڑھیاں عبور کرتے پلر کی اوٹ میں ہوتا آگے بڑھ رہا تھا

وقاص نے ایک نظر وہاں ڈورائی تھی جہاں راہداری میں لائن میں گارڈز کھڑے پہرا دے رہے تھے تبھی اسکے دماغ میں ترکیب آئی تھی ہاتھ جیکٹ کی اندرونی جیب کی طرف گیا تھا۔۔۔وقاص اپنی گن سنبھالتا پلر کی اوٹ سے نکلتا انکی طرف بڑھا تھا۔۔۔

تم سب یہاں کیا کر رہے ہو...؟

وہ اپنی آواز بھاری بنائے تعجب سے پوچھ رہا تھا

کیوں تم اندھے ہو... دیکھ نہیں رہے پہرا دے رہے ہیں شاید وہ گارڈ کچھ زیادہ ہی تپا ہوا تھا اسلئے وقاص کو کاٹ کھانے کو ڈورا تھا

نہیں میرے بھائی میں اندھا نہیں ہوں مگر شاید تم سب

پہرہ دیتے دیتے بہرے ضرور ہو گئے ہو... وقاص ان سب پر خاص کر سامنے کھڑے اس بدتمیز گارڈ پر نظر ڈورائے عام سے لہجے میں بولا تھا

کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی بوس نے تمام گارڈز کو اس کونے والے تہہ خانے میں بلایا ہے۔۔۔ بول رہے تھے

ضروری میٹنگ کریں گیں۔۔۔

مجھے بوس کی ڈانٹ نہیں کھانی اسلئے میں تو جارہا ہوں تم لوگوں نے آنا ہو تو آجانا... وقاص ان سب کو الو بناتے وہاں سے فرار ہوا تھا

ارے نہیں نہیں... مجھے بوس کی ڈانٹ نہیں کھانی میں آرہا ہوں ۔۔۔ یکے بعد دیگرے تمام گارڈز اسکے پیچھے ہو لیے تھے ... اوکے میں دوسروں کو بھی بلا کے لاتا ہوں وقاص اپنا پلان کامیاب ہوتے دیکھ دوسرے طے کردہ فلور کی طرف گیا تھا ۔۔۔ اور وہاں بھی سب کو جھوٹ بولے اس پہلے والے فلور پر لایا تھا

چونکہ وہ تہہ خانہ اس کیسل کا اور فتھ فلور کا سب سے بڑا تہہ خانہ تھا اسلئے کسی کو کوئی شک نہیں

ہوا تھا ۔۔۔ اور ناہی کسی تیسرے فلور تک یہ بات پہنچی تھی

وہ سب اسوقت اس تہہ خانے میں موجود تھے جو اجمل خان باز اوقات لوگوں کو قید کرنے کے لئے استعمال میں لاتا تھا ۔۔۔

بوس کہاں ہیں..؟

وہاں موجود چالیس گارڈز میں سے ایک نے سوال کیا تھا

اسکو تمہارے پاس بھیجنے کے لیے ہی جا رہا ہوں۔۔۔باہر کی طرف جاتے وقاص کی ٹون یکدم بدلی تھی مگر اس سے پہلے ایک بات بولوں گا۔۔۔کسی کا خوف اسقدر اپنے سر پر سوار نہیں کرنا چاہئیے کہ سامنے والا اسکا نام استعمال کر کے تمہیں بیوقوف بنا جائے۔۔۔وہاں زہریلے سموگ بوم پھینک کر وقاص نے اس تہہ خانے

کا بڑا سا لوہے کا دروازہ بند کیا تھا

ڈن۔۔۔وقاص نے بلوٹوتھ پر ہاتھ رکھے پیغام آگے بھیجا تھا

میرا کام بھی مکمل ہو گیا حمزہ کی بیک وقت آواز اس ڈیوائس میں گونجی تھی

وہ چھپتا چھپاتا آگے بڑھ رہا تھا وہاں سے ٹرن لیتے ہی

حمزہ سیدھا گارڈ سے جا ٹکرایا تھا۔۔۔ مگر اسکے کسی بھی

بے تکے سوال سے پہلے اسکی گردن مڑورے حمزہ نے اسکے ساتھ

اپنا ڈریس بدلا تھا

حمزہ آگے بڑھتا اسکی نظر وہاں موجود کچن پر گئی تھی

جہاں اسوقت گارڈز کیلئے چائے بن رہی تھی وہ وہاں سے پلٹتا

اسکی نظر کارنر میں رکھی پلاسٹک کی بوتل پر گئی تھی

اسکے ذہن میں ترکیب آئی تھی۔۔۔ ملازم جو چائے کی ٹرے

لیے باہر نکلا تھا۔۔۔ حمزہ کو وہاں دیکھ کر چونکا تھا

حمزہ اسکی نظروں کو خود پر محسوس کرتے نا محسوس طریقے

سے وہ بوتل اٹھائے اس ملازم کی طرف آیا تھا

یہ ٹرے مجھے دو... یار کوئی اتنی بھی دیر لگاتا

چائے بنانے میں ۔۔۔ ملازم کی نظریں خود پر ٹکی دیکھ حمزہ نے شکوہ کرتے اسکے ہاتھ سے وہ بڑی سی ٹرے چھپٹی تھی

اب جاؤ تم میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ میں دے دوں گا

یہ چائے سب کو۔۔۔اسے ڈپٹے وہ ٹرے لے کر حمزہ وہاں موجود

ٹیبل کی طرف آیا تھا۔۔۔ان تمام پیالوں میں زہر ڈالے حمزہ نے

ان سب کو سرف کر دی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے حمزہ کی نظروں کے سامنے وہ تمام گارڈز جنہوں نے چائے پی تھی زمین بوس ہو گئے تھے

دوسرے فلور پر بھی میں نے یہی کیا... بلوٹوتھ پر ہاتھ رکھے وہ جو آٹھویں فلور کی طرف آرہا تھا وقاص کو اپنے عظیم کارنامے کی داستان بہت فخر سے سنائی تھی

ویلڈن یار! ...

مگر وہ زہر کونسا تھا...؟

وقاص مزید کچھ بولتا ملائکہ کی آواز ابھری تھی

وہ چوہے مارنے اور پتہ نہیں کیا کیا لکھا تھا

خیر اسے چھوڑو مجھے بتاؤ وہاں کا کام ختم ہوا!...

بلکل۔۔۔میں پچھلے آدھے گھنٹے سے تم سب کا یہاں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

کوئی شک نہیں تھا وہ کمال کی فائٹر تھی اور وہ کام اسکے دائیں ہاتھ کا کھیل تھا اصغر خان کچھ دیر پہلے اس ہال سے باہر نکلا ہے میں یہاں اسکاویٹ کر رہی ہوں۔۔۔تم دونوں جلدی یہاں پہنچو اور اس آفت... میرا مطلب ہے فیصل کا بھی پتہ کرو۔۔۔

اور پھر کیا ہوا...؟

گارڈ نے بہت دکھ بھرے لہجے میں سوال کیا تھا

پھر کیا ہونا تھا۔۔۔ تایا جی نے مجھے لندن بھیج دیا

سٹڈیز کے لئے۔۔۔ اور آج میں اپنی پڑھائی کمپلیٹ کر کے واپس

آ گیا۔۔۔ اپنے پیارے تایا کے پاس۔۔۔

اپنی دکھ بھری کہانی جو پچھلے آدھے گھنٹے سے چل رہی تھی

فیصل شاہ نے اسکا اختتام کرتے جھوٹ موٹ کے آنسو تک پونچھ

لیے تھے اور ابھی میں تایا کے پاس جا رہا ہوں یہ بتانے کے انکے بیٹے جیسے بیٹے پر تم لوگوں نے بندوقیں تانی تھی

فیصل صوفے سے اٹھا تھا جب وہاں موجود تمام گارڈز اسکے پیروں میں گرے تھے

نہیں چھوٹے صاحب بلکل نہیں ایسا مت کیجئیے گا اگر آپ نے کچھ بھی بولا تو بوس ہماری جان لے لیں گئیں

چھوٹے صاحب امپریسو!...

فیصل مزید کچھ کہتا موبائل پر آتی کال نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔ کال یس کرتے اسنے بلو ٹوتھ لگائے تھے

چھوٹے صاحب آپ کچھ لیں گئیں۔۔۔ میرا مطلب ہے چائے یا کافی...؟

چھوٹے صاحب...، سن وہ تینوں رہے تھے مگر بولی صرف ملائکہ تھی

پتہ نہیں اب اس بندے نے کونسا ڈرامہ رچایا ہے وہ دانت پیس کر بولی تھی۔۔۔ سامنے کھڑے حمزہ اور

وقاص ہنسی چھپانے کے لیے چہرا پھیر گئے تھے

فیصل اسکی ہر بات سن رہا تھا۔۔۔ جلدی آو یار اس چھوٹے صاحب کے کھیل کا دی اینڈ کرو ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں

فیصل بھی دھیرے سے اوکے بولتا ٹیبل کی طرف آیا تھا مگر وہ کچھ بولتا اس سے پہلے ہی اسکی بھیانک چیخ نکلی تھی

جہاں گارڈز چونکے تھے وہی وہ تینوں بھی اپنی جگہ فوراً الرٹ ہوئے تھے

وہ اپنی جگہ سے اچھلتے دو قدم پیچھے ہوا تھا

یہ پوٹریٹ کس کا ہے بھائی۔۔۔؟

فیصل نے سب کچھ اگنور کیے چہرا موڑے حیرانگی سے سوال کیا تھا

وہاں موجود تمام گارڈز نے تعجب سے اپنے سامنے کھڑے اس بندے کو دیکھا تھا جو اپنے تایا کی تصویر کی طرف

اشارہ کرتے ان سے پوچھ رہا تھا

یہ آپ کے تایا ہیں اجمل پاشا... چھوٹے صاحب۔۔۔ ان میں سے ایک گارڈ نے بہت ادب سے اسکو دن میں تارے میں دیکھائے تھے

استغفرُللہ...

وہ لفظ بے ساختہ تھا

یہ میرا تایا نہیں ہو سکتا میرا تایا فیصل شاہ کی طرح ہی حسین و جمیل ہو گا وہ ایسے بول رہا تھا جیسے اسکا تایا آرڈر پر تیار کیا جا رہا ہو

اجمل پاشا کی شکل دیکھے جہاں فیصل حیران پریشان سا

کھڑا تھا دوسری طرف وہ تینوں ہی اسکے ہینڈسم تایا کے ذکرِ استغفرُاللہ پر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے

کیسل میں کوئی کونہ ایسا نہیں تھا جہاں اجمل پاشا کی کوئی

تصویر ٹنگی نا ہوتی ۔۔۔ وہ تینوں تو اسے دیکھ چکے تھے ایک وہی بیچارا تھا جو اب اس افسوس ناک حقیقت سے آشنا ہوا تھا

چلو تم سب آرام کرو ۔۔۔ ایویں سارا موڈ خراب کر دیا میرا ... فیصل ایک آخری ترچھی نظر اس پورٹریٹ پر ڈالتا وہاں زہریلے سموگ بوم پھینکے باہر نکل گیا تھا

اور وہ گارڈز چھوٹے صاحب چھوٹے صاحب ہی کرتے رہ گئے تھے۔۔۔ پیٹ سے زیادہ انکی عقل موٹی تھی جو وہ فیصل شاہ کے جھانسے میں اتنی آسانی سے آ گئے تھے

اب کیا کرنا ہے...؟

فیصل کے وہاں پہنچتے ہی حمزہ نے سوال کیا تھا

کچھ بھی کرنے سے پہلے ہمیں اس کمرے کا جائزہ لینا ہو گا۔۔ جس کے لئے ہم میں سے کسی ایک کو اندر جانا ہو گا

اندر جائیں گئیں کیسے؟

وقاص نے ان تینوں کی طرف دیکھا تھا

مل گیا آئیڈیا....بیک وقت ان تینوں نے فیصل کی طرف دیکھا

تھا جو سامنے سے آتے اصغر خان کو دیکھ رہا تھا سب نے اسکی

نظروں کے تعاقب میں نظریں پھیری تھی

یہ بیسٹ ہے مگر اسکی جگہ جائے گا کون ؟

اس بات کو چھوڑو ابھی اس بندے کو پکڑو اندر چلا گیا تو

سارا پلان یہی برباد ہو جائے گا

وہ بولتے بولتے کسی طوفان کی طرح اس تک پہنچا تھا اور اسے کچھ بھی بولنے یا سوچنے کا موقع دیئے بغیر فیصل نے اسکی گردن مڑوڑ دی تھی

وہ بولتا بعد میں تھا اور اپنی سوچ کو عمل میں پہلے لاتا تھا کیونکہ وہ فیصل شاہ تھا

یہ فائل پکڑو۔۔۔ اصغر کو وہی ٹھکانے لگاتے اسکے ہاتھ سے فائل لے کر اسنے وقاص کے ہاتھ میں دی تھی

تقریباً پانچ سے چھ منٹوں میں پاس پڑے گارڈ کے کپڑے پہنتے فیصل وہ فائل لے کر اس کمرے میں داخل ہو گیا تھا

یہ تو گیا !...

وہ تینوں ہی فیصل کی تیز تتاری ہر ہکا بکا کھڑے رہ گئے تھے

حمزہ کی بات پر ملائکہ نے اسکی طرف دیکھا تھا

بس دعا کرو اب وہاں کوئی سین کریئیٹ نا کر دے یہ بندہ...،

ملائکہ اسکی حرکتوں کو سوچتی تاسف سے بولی تھی

دعا کیا کرنی ہے تم لوگ ریڈی رہو...

کسی بھی وقت اندر سے بلاوا آ سکتا ہے

اور حیام بھابھی...؟

حمزہ نے ان دونوں کی طرف دیکھا تھا

وہاں سے تم بے فکر رہو۔۔۔

ملائکہ اسے یقین دلاتی کمرے کی طرف آئی تھی

کہاں مر گئے تھے تم...؟

فائل لانے کو بولا تھا بنانے کو نہیں...

سوری بوس... فیصل چہرا جھکائے معذرت کرتے پیچھے ہوا تھا

جہاں وہ بولا تھا وہی ان گارڈز کے گھیرے میں کھڑے اریان ملک نے نظر اس گارڈ کی طرف مبذول کی تھی

معذرت کرتے فیصل شاہ اجمل پاشا کے پیچھے باقی کے گارڈز

کے درمیان جا کھڑا ہوا تھا۔۔ خود پر اٹھتی اریان ملک کی مسلسل نظر پر فیصل نے اسے آنکھ ماری تھی

اریان جو اسے غصے سے گھورے جا رہا تھا اسکی حرکت پر تاسف سے سر ہلا کے رہ گیا تھا

میرے پاس وہ ویڈیو بھی موجود تھی تمہارے لیے سنبھال کے رکھی تھی میں نے مگر افسوس وہ ضائع ہوگئی۔۔۔فائل میں رکھی تصویروں کو دیکھتے اجمل افسوس کا دکھاوا کرتا بولا تھا

اگر میں ابھی چاہوں نا اجمل پاشا تو اسی وقت تیرے

ٹکڑے ٹکرے کر ڈالوں۔۔۔۔میں یہ کام تب بھی کر سکتا تھا جب تو نے میری بیوی پر حملہ کروایا تھا مگر میں تیری طرح بزدل نہیں ہوں جو پیٹھ پیچھے وار کرتا...میں چاہتا تو تجھے پاکستان میں بیٹھے بیٹھے ختم کروا سکتا تھا مگر یہ میری شان کے خلاف تھا اریان ملک اپنے مشن خود سر انجام دیتا ہے

اور اسکا کیا... جس نے تمہاری ماں کو!...

اجمل نے اپنی بات اُدھوری چھوڑی تھی

میں نے سرور کو تمہیں اور تمہاری ماں کو مارنے بھیجا تھا

مگر وہ تو تمہاری ماں پر فدا ہی ہو گیا اس سے نکاح کرنا چاہتا

تھا سرور مگر تمہاری ماں نے منع کر دیا اور یہ بات سرور سے برداشت نہیں ہوئی تو اسی ہوسپٹل کے کمرے میں تمہاری ماں کے ساتھ زیادتی کر کے اسکا قتل کر دیا۔۔۔

ایک ہی بار میں اپنی بات ختم کرتے وہ پل کو رکتے پھر سے

بولا تھا۔۔۔۔

جیسے بھی ہوا میرا بدلہ تو پو۔۔۔

حرام زادے۔۔۔ گارڈز جو اسکے قریب کھڑے تھے

اریان کی ڈھار سے یکدم اپنی جگہ سے دور ہٹے تھے

اجمل کی اپنی طرف پھینکی فائل کو اسنے دیکھنے کی زحمت

نہیں کی تھی۔۔۔ ہر شے کو روندتے وہ بپھرا شیر اسکی گردن پر جا پہنچا تھا

میری ماں کو قتل کرائے گا تو... میری ماں کو اریان نے اسے زمین پر پٹختے اس پر گھونسوں کی بارش کر دی تھی

قصور میرے باپ کا تھا تو انکو مجھ سے کیوں چھین لیا

مجھے یتیم بنا دیا تو نے۔۔۔

وہ پاگلوں کے جیسے بولتے اسے پیٹے جا رہا تھا

اسکا بس نہیں چل رہا تھا اس شخص کو چیر پھاڑ کے رکھ دے

مجھے بچاؤ مر دوں... اجمل خان نے کراہتی آواز میں گارڈز کو حکم دیا تھا۔۔۔ وہ جو اریان ملک کے خوف سے سامنے نہیں آرہے تھے ہمت کرتے آگے بڑھے تھے

خبر دار اگر کوئی آگے بڑھا۔۔۔ وہ کوئی پیش رفت کرتے ۔۔۔ فیصل سینہ تانے اریان کے سامنے دیوار بنا تھا

اسکے بولنے کے ساتھ ہی کمرے میں ملائکہ حمزہ اور وقاص داخل ہوئے تھے

وہ محل نما کمرہ اس وقت کسی میدانِ جنگ کا سماں لگ رہا تھا۔۔۔ ان پانچوں کی ٹیم اور اجمل سمیت اسکے گارڈز ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا تھے

چھ گارڈز ایک ساتھ اس پر لپکے تھے۔۔۔ اریان جو مسلسل

کسی جنون کی کیفیت میں اجمل کو مارتے اسکی شکل کا

کباڑہ کر رہا تھا۔۔۔اچانک اپنے ہاتھ کسی کی گرفت میں دیکھتے

اسکا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔ سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے اریان نے انکی طرف دیکھا تھا

اجمل کے وجود کو وہی زمین پر پٹختے اریان ان پر جھپٹا تھا اجمل اپنی جان بچاتے اپنے آدھ موئے جسم کے ساتھ وہاں سے بھاگا تھا

اریان اجمل پاشا بھاگ رہا ہے۔۔۔

اسے کمرے سے بھاگتے دیکھ ملائکہ کی آواز گونجی تھی

اریان نے اس گارڈ کی دونوں بازوؤں کو پکڑے شدت سے پیچھے کی طرف موڑا تھا اور کمرے میں دلخراش چیخ گونجی تھی

اس چیخ کے ساتھ ہی ملائکہ کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی

اریان نے پہلے اپنے پیچھے اور پھر دروازے کی طرف دیکھا تھا

جہاں سے اجمل خان باہر کی طرف بھاگ رہا تھا

نظر گھماتے ہی اریان وہاں سے اسکے پیچھے بھاگا تھا

اریان سنبھال کے.... اریان کے باہر جاتے قدم وقاص

کی تیز آواز پر رکے تھے

کے قدم رکے تھے اسکے نام کی نکلی گولی وقاص

نے خود پر کھالی تھی وقاص... اریان سب کچھ چھوڑتا اسکی طرف بھاگا تھاوو...وقاص۔۔۔ملائکہ کی خوفزدہ چیخ پر سب چوکنا

ہوئے تھے۔۔۔اریان کے پہنچنے سے پہلے ہی ملائکہ نے وقاص

کو تھاما تیری تو ....

وقاص کو زمین پر گرے دیکھ فیصل نے دونوں ہاتھوں میں

تھامی گنز سے وہاں موجود اِکا دُکا گارڈز کو بھی ڈھیر کر دیا تھامی....میں ٹھیک ہوں وقاص اپنی ٹانگ کو تھامے ملائکہ کو دیکھتے

اٹک اٹک کے بولا تھا۔۔۔

اریان تم جاؤ... حیام کو تمہاری ضرورت ہے اجمل ضرور

فرسٹ فلور پر گیا ہو گا جہاں اسنے حیام کو قید رکھا ہے

یہاں وقت ضائع مت کرو جلدی جاؤ۔۔۔

اسکے ایکدم چیخنے پر اریان جیسے ہوش میں آیا تھا...

حیام... اسکی سماعتوں میں اسکا نام ٹکرایا تھا

اریان کے ہوش اڑے تھے وہ گرتے پڑتے کمرے سے باہر نکلا تھا

اس سے کچھ حد تک بلیڈنگ کم ہو جائے گئی۔۔۔ حمزہ نے بیلٹ

وقاص کی ٹانگ پر باندھتے ملائکہ کو دیکھا تھا۔۔۔

ملائکہ کی نظر ابھی تک اس دروازے پر ہی ٹکی تھی جہاں

سے اریان گیا تھا۔۔۔

حمزہ تم وقاص کو ہوسپٹل بھیجنے کا انتظام کرو میں اریان

کی مدد کرنے کے لئے جا رہی ہوں

ملائکہ بولتی ہوئی گن سنبھالتے وہاں سے غائب

ہوئی تھی

اپنے شوہر سے زیادہ اریان ملک کی فکر تھی

یہ بات ان سب کے دماغ میں آئی تھی

حمزہ تم وقاص کو لے کر جاؤ میں بھائی کے پاس جا رہا

فیصل کچھ سوچتے ہوئے اسکا جواب سنے بغیر بھاگا تھا

وہ محل نما کمرہ جہاں کچھ دیر پہلے اجمل خان کے قہقہے گونج

رہے تھے اب وہاں ہر جگہ خون اور ڈھیروں لاشیں پڑی تھی

مختصر یہ کہ اب اجمل پاشا اپنی عبرتناک بربادی کے بہت نزدیک

پہنچ چکا تھا۔۔۔

فیصل کی نظر ہر راستے میں ملائکہ کو ڈھونڈ رہی تھی

جو اس سے کچھ دیر پہلے ہی وہاں سے نکلی تھی

تقریباً پندرہ منٹ اپنی پوری رفتار سے بھاگنے کے بعد

اریان فرسٹ فلور پر پہنچا تھا

وہاں عجیب سی خاموشی تھی۔۔۔ ہر راستہ صاف تھا کسی

گارڈ کا نام و نشان تک نہیں تھا.... اریان کو وہ خاموشی بھی

کسی چال کا حصہ تصور ہوئی تھی۔۔۔

اسکے پاس گن موجود نہیں تھی مگر وہ کسی ہتھیار بغیر بھی

لڑ سکتا تھا۔۔۔ اریان نے وہاں موجود ہر شے پر نظر دوڑائی تھی

حیام کس کمرے میں ہو گئی۔۔۔

وہ اپنا ہر قدم پھونک پھونک کر رکھ رہا تھا۔۔۔ اسکا دھیان

مسلسل حیام کی طرف گردش کر رہا تھا۔۔۔ ابھی بھی وہ اسے ہی

سوچ رہا تھا جب اریان کو اپنے پیچھے سے فائر کی آواز سنائی

دی تھی

اریان نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ جہاں گارڈ ہاتھ میں

راڈ پکڑے اس پر وار کرنے والا تھا مگر وہ راڈ اسکے ہاتھوں سے

چھوٹتے زمین پر گرا تھا اور اسکے بعد وہ خود بھی زمین پر پڑا

تھا گولی اسکے دماغ میں ماری گئی تھی اپنے پیروں میں گرے گارڈ کے بعد اریان نے نظریں سامنے کی طرف اٹھائی تھی

ملائکہ تم یہاں۔۔۔وہ حیران ہی تو ہوا تھا اسکے بر عکس

وہ اتنی جلدی آٹھویں سے پہلے فلور پر کیسے پہنچ سکتی تھی

یہ سب باتیں بعد میں کریں گئیں اریان جلدی جاؤ

حیام خطرے میں ہے تمہاری دائیں طرف تیسرے نمبر پر جو

کمرہ ہے وہاں ہو گئی۔۔۔۔ جلدی جاؤ۔۔۔ ملائکہ نے اسے دھکا

دیا تھا۔۔۔

فائر کی اواز پر وہاں چھپے تمام گارڈز سامنے آئے تھے

ملائکہ ہوا کی تیزی سے اریان کے سامنے دیوار بنی تھی

میں یہاں سب سنھبال لوں گئی۔۔۔ میرا یقین کرو اریان کی طرف دیکھتے ملائکہ نے آخری جملہ تھا اور ساتھ ہی ان پر فائرنگ

سٹارٹ کی تھی اریان اسے اللہ کی امان میں دیتے تیسرے کمرے کی طرف بھاگا تھا اکیلے نہیں سنھبال سکتی تم... وہ فوراً پلٹی تھی۔۔۔ اپنے ساتھ ہی پلر میں اڑ میں دونوں

ہاتھوں میں گنز تھامے فیصل شاہ کو کھڑے دیکھ وہ چونکی تھی

بلکل ویسے ہی جیسے اریان ملک اسے دیکھ کے چونکا تھا ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ تمہیں کیا لگا تھا تم کسی کو بتاو

گئی نہیں تو ہمیں معلوم بھی نہیں ہو گا۔۔۔ وہاں ایک خفیہ راستہ ہے۔۔۔ تمہاری تاک میں نکلا تھا تم کہیں نہیں تھی مگر وہاں گیلری میں موجود اس بڈھے کی بڑے سے پورٹریٹ کو دیوار سے

سر کے دیکھا تھا تو عجیب لگا۔۔۔ ہٹایا تو معلوم ہوا وہاں

خفیہ راستہ ہے جو یہاں کھلتا ہے

ملائکہ بغیر کچھ بولے سامنے آتے ایک ایک گارڈ کو نشانہ بناتے

خود بھی اگلے پلر کی آڑ میں ہوتی جارہی تھی

کیوں چھپائی یہ بات۔۔۔

فیصل اسکی خاموشی کا نوٹس لیتے پھر سے بولا تھا

وہ عموماً اتنے سوال نہیں کرتا تھا ملائکہ کو وہ عجیب لگ رہا تھا

میں نے چھپایا نہیں بس بھول گئی تھی۔۔۔ اور یہاں ایک نہیں ہر فلور پر خفیہ راستے ہیں ملائکہ بات ختم کرتے اگلے پلر کی آڑ

میں آئی تھی

اور تم تو ناراض تھے نا مجھ سے۔۔؟ پھر اتنے سوال کیوں۔۔۔

ملائکہ کو پوچھتے عجیب سا لگ رہا تھا۔۔۔

یہ بھی سچ تھا اتنے عرصے میں پہلی بار ان کے درمیان ناراضگی

جیسا لفظ آیا تھا

زندگی کیا بھروسہ۔۔۔اب ہے اور اگلے پل نا ہو پھر..؟

ایسے میں ناراضگی گئی بھاڑ میں۔۔۔تو تم بھی کیا یاد رکھو

گئی جاؤ کنیا... معاف کیا فیصل شاہ نے تمہیں۔۔۔

فیصل اسکے سامنے والے پلر کی آڑ میں آیا تھا

ملائکہ کو اسکا شرارتی لہجہ سمجھ میں آیا تھا مگر چہرے پر

پھیلی اداسی کسی اور ہی بات کا سائن دے رہی تھی

یار یہ تو ختم ہی نہیں ہو رہے ...

کیا...؟ وہ متعجب ہوئی تھی۔۔۔

کیڑوں کی طرح بڑھتے ہی جارہے ہیں۔۔۔اب تک وہ دس سے پندرہ

گارڈز کو مار چکے تھے مگر انکی بھاری تعداد میں کوئی کمی نا دیکھ

کر فیصل اکتایا تھا۔۔۔

صبر رکھو... ہر چیز کی حد ہوتی ہے انکی بھی ہو گئ

کبھی نا کبھی تو انکا بھی دی اینڈ آہی جائے گا

وہ اطمینان کا مظاہرہ کرتی آگے بڑھ گئ تھی ملائکہ نے سامنے دیکھا تھا جہاں ہال میں پڑے صوفے کے

پیچھے چھ سات گارڈز ایک ساتھ بیٹھے ان پر وار پر وار کیے جا رہے

تھے اسکا دماغ گھوما تھا۔۔۔ ملائکہ کی نظر چھت پر لٹکے

اس بڑے سے شاندار جھومر پر گئی تھی۔۔۔ انکا نشانہ باندھنے کے بجائے ملائکہ نے اس جھومر کا نشانہ لیا تھا۔۔۔ ایسا لگا تھا شیشوں کا ڈھیر کسی نے اونچائی سے کھڑے ہو کر زمین پر پٹخا ہو۔۔۔ چھناک کی آواز سے وہ جھومر انکے سروں

پر گرتا گارڈز کو خون سے سرخ کر گیا تھا وہ کیسے بھی کر کے اریان اور حیام کے پاس پہنچنا چاہتی تھی

مگر فیصل کو اکیلا چھوڑنا بھی خطرے سے خالی نہیں تھا

ویلڈن... فیصل نے اس اعلیٰ ترکیب پر اسکی داد دی تھی

گڈ جاب.... مس ملائکہ صدیقی۔۔۔

وہ پریشان سی کوئی راستہ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ جانی پہچانی

آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ ساتھ ہی فائرنگ کی آواز میں بھی تیزی آئی تھی

آپ یہاں...؟

ملائکہ کو حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا تھا

اسکے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اسکی مدد کرنے آئے گا

تم جانتی ہو انہیں...؟

فیصل اسکے تاثرات دیکھتا ملائکہ کی سمت آیا تھا

میرا نام محمد کیف یوسف ہے۔۔۔باقی آپ میرا یونیفارم

دیکھ کر سمجھ گئے ہوں گئیں۔۔۔

ملائکہ سے نظریں ہٹائے کیف نے پہلے اسے سہولت سے جواب دیا تھا میں نے سوچا جب آپ سب اپنی ڈیوٹی خطرے میں ڈال سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے وہ کام جس سے ہمارا اپنا ملک اجمل پاشا جیسے کرمنلز سے پاک ہو سکتا ہے....

کیف نے وہاں موجود سب پر باری باری نظر ٹکاتے کہا تھا وقاص تم یہاں تمہیں تو ڈاکٹر کے پاس ہونا چاہئیے ابھی

ملائکہ اسکا شکریہ ادا کرتی جب اسکی نظر وقاص اور حمزہ

پر پڑی تھی جو انہیں وہاں لے کر آئے تھے...

تم بھول رہی ہو ملائکہ ۔۔۔ میں ایک پولیس انسپکٹر ہوں مجھے پہلی بار گولی نہیں لگی میں اور حمزہ تب ہی آنے والے تھے تم دونوں کی مدد کرنے ۔۔۔ مگر تب ہی انکی ٹیم کیسل میں داخل ہوئی ۔۔۔ کیف اپنی پوری ٹیم کے ساتھ آیا تھا جس کی وجہ سے ملائکہ اور وہ تینوں کیف کے ساتھ باآسانی ایک سائیڈ پر کھڑے بات کر رہے تھے وقاص اسے سمجھا رہا تھا جبکہ کیف یوسف کی نظر نے سر تا پاؤں اسکا جائزہ لیا تھا ۔۔۔

ونس اگین آپکا بہت شکریہ مسٹر کیف ۔۔۔۔ مگر اب آپ یہاں آ

گئے ہیں اور یہ تینوں بھی آپ کے ساتھ ہیں ۔۔۔۔ آپ سب یہاں

سنھبالیں ۔۔۔۔ بعد میں ملاقات ہوگئی ۔۔۔

یہ کہاں گئی ۔۔۔؟

بھائی اور بھابھی کے پاس ۔۔۔ حمزہ گن لوڈ کرتے مصروف

انداز میں جواب دیتے فوج میں داخل ہوا تھا

اریان ملک اور انکی وائف...؟

اسنے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا

ہاں۔۔۔

وہ سب اپنی پوزیشن سنبھال چکے تھے... کیف کی ٹیم سمیت وہ تینوں دشمن پر ٹوٹ پڑے تھے

سر سے لے کر پیروں تک خود کو چادر سے ڈھانپتے وہ

اس کمرے کے کونے میں ڈبکی بیٹھی تھی دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ تیز چل رہی تھی دماغ میں الگ بُرے بُرے خیال جنم لے رہے تھے

حیام کو رہ رہ کر اریان کے کہے وہ دل چیرتے جملے یاد آ رہے تھے

لاکھ کوششیں کرتی وہ بُرے خیالوں کو ذہن سے جھٹکتی بس اسکی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی سوچوں کا رخ اور زبان پر آتی ہر دعا کا رخ صرف اور صرف وہ شخص تھا۔۔۔ جس کی وہ کبھی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ جس سے وہ نفرت کے دعوے کرتی تھی حتیٰ کہ طلاق کا دعویٰ بھی کر چکی تھی ۔۔۔ یا اللہ... حیام نے کھڑکی سے واضح ہوتے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تھی میں اپنا کہا ہر وہ لفظ واپس لیتی ہوں جس سے کبھی اسے ذرا سی بھی تکلیف پہنچی تھی ۔۔۔ میں اسکے ہر اس دکھ کا مداوا کرنے کو تیار ہوں جس سے وہ میری وجہ سے گزرا۔۔۔ میں اس سے معافی مانگو گئی پر پلیز آپ اسے میرے پاس لے آئیں۔۔۔ میری دعا سن لیں اللہ جی۔۔۔

انسان کتنا بیوقوف ہوتا ہے نا۔۔۔ جب وہ ذات ہر چھوٹے سے لے کر بڑے معجزے تک اسکے سامنے کر دیتا ہے۔۔۔ اسے یقین دلاتا ہے اپنی رحمت کا، اپنی محبت کا، اپنے بندے سے کہتا ہے میں نے جو فیصلہ

تیرے لیے لیا ہے وہ بہتر نہیں بہترین ہے۔۔۔، اس میں خوش ہو جاؤ.... مگر ہم ٹھہرے گناہوں کے پتلے، ہر اس بہترین چیز کی نافرمانی کرتے ہیں جو بن مانگے، بن تڑپے ہمارے نصیب میں لکھ دی جاتی ہے اور اس بہتر کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں اس لاحاصل کی لالچ میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں جو ہمارے لیے

زوال بھی بن سکتا، اور زوال بنے گا بھی کیوں نہیں...؟

وہ ذات جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتی ہے کیا اس سے زیادہ ہماری خواہشات ہیں؟ کیا اس سے زیادہ بہتر ہم اپنے اچھے بُرے کو سمجھ سکتے ہیں ...

نہیں...؟ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔۔۔ یہ سب ہمارا فتور ہوتا ہے ذہنی فتور۔۔۔ پھر وہ کسی بھی شکل میں ہو سکتا... غصہ، نفرت، محبت یا پھر انتقام۔۔۔ جسے ہم اپنی بدقسمتی سمجھ رہے ہوتے ہیں دراصل وہ ہماری زندگی میں آنے والی بہتری ہوتی ہے۔۔۔ جس کی ابتدا چاہے بُری یادوں سے ہو مگر انجام ہمیشہ خوبصورت ہوتا ہے۔۔۔ کیونکہ ہم راضی ہو چکے ہوتے ہیں اپنے اللہ کی رضا میں۔۔۔ اور پھر کیسے

ممکن ہے وہ اپنے اس بندے کا دل توڑ دے جو ہر قدم اسکا فرمابردار رہا ہو اسکی رضا میں راضی رہا ہو صبر کیا ہو۔۔۔

مگر حیام نے نافرمانی کی تھی، اسنے صبر کرنے کے بجائے انتقام

لینا چاہا تھا۔۔۔ اللہ کی دی نعمت کو اسنے لاکھ بار ٹھکرایا تھا، ناقدری کی تھی۔۔۔ وہ معافی مانگ رہی تھی مگر منہ سے نکلے الفاظ کبھی واپس نہیں آتے۔۔۔ وہ شاہد بھول گئی تھی وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن اپنے رب کے حضور فریادیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ اچانک اسے شور سنائی دیا تھا فائرنگ کی

آوازیں اسکے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔ اسکا دل بیٹھا جا رہا تھا آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔۔۔ حیام وہی سجدے میں سر رکھے گڑگڑانے لگی تھی۔۔۔ یکدم وہ سجدے سے اٹھی تھی اور نظر دروازے کے سمت جار کی تھی حیام نے نظر بھر کے دیکھا تھا۔۔۔

ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا

آنکھوں کے گرد نیلے نشان واضح تھے چہرا سوجھا ہوا تھا ہاتھ کو سہلاتے آنکھوں میں ہوس لیے اجمل پاشا اسکی طرف بڑھ رہا تھا

حیام اپنی جگہ پر بت بنی رہ گئی تھی

ہوش تب آیا جب اجمل پاشا نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا

چھ... چھوڑو مجھے.... ہاتھ چھوڑو میرا... ذہن میں اٹھتے برے

خیال اور خوف سے کانپتی وہ اٹک اٹک کر بولی تھی

ایسے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔ تمہیں کیا لگا تھا تم دروازہ

لاک کر دو گئی تو میں تم تک پہنچ نہیں سکو گا۔۔۔ یہ میرا محل

ہے میری ریاست۔۔۔اجمل پاشا کا کیسل جسکا کوئی بھی دروازہ کھولنا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اجمل کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑواتی وہ طنزیہ ہنسی تھی۔۔۔بہت جلد تم اپنی اس ریاست اور اس کیسل کو اپنی آنکھوں کے سامنے مٹی میں ملا دیکھو گئے۔۔۔

حیام کی ہنسی نے جلتی پر تیل ڈالا تھا اجمل نے اسکی کلائی

آزاد کرتے بالوں کو مٹھی میں لیا تھا

اتنی سخت گرفت پر حیام کے سر میں درد کی ٹیس اٹھی تھی

وہ بس کراہ کے رہ گئی تھی

تو مجھے دھمکی دے رہی ہے تیری اتنی جرات تو اجمل پاشا

کے سامنے زبان چلائے گئی اسکے بالوں کو جکڑے اجمل پاشا کے اسکے منہ پر چیخا تھا

دھمکی نہیں ہے سچائی ہے اپنی شکل دیکھو اجمل پاشا۔۔

حیام اس سے بھی زیادہ تیز آواز میں چیخی تھی

مجھے تو لگتا ہے تمہاری اس کیسل کی تباہی تم نہیں دیکھ

پاؤ گئے۔۔۔ کیونکہ اس سے پہلے اریان تمہیں خود مٹی میں

ملادے گا۔۔۔ ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ سجائے وہ عام سے لہجے میں بولتی اسے طیش دلا رہی تھی

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اس میں اتنی ہمت کیسے آئی کہ

وہ اس جیسے درندے کا مقابلہ بھی کرنے کو تیار کھڑی تھی شاید

وہ اریان ملک کی بیوی تھی۔۔۔ ایک بہادر آفیسر کی بیوی، یہی

خیال تھا جس نے حیام کو اس گھٹیا شخص کے سامنے جھکنے یا خوف محسوس نہیں ہونے دیا تھا

ہاہاہاہا۔۔۔ کیا کہا تمہارا وہ ایجنٹ مجھے مارے گا۔۔۔ اجمل پاشا

کو۔۔۔ اب تک وہ خود ہی اوپر پہنچ چکا ہو گا۔۔۔ میرے ہزاروں کی تعداد میں گارڈز کا مقابلہ کرنا تمہارے اس ایجنٹ کے بس کی بات نہیں ہے بلبل۔۔۔ بھول جاؤ کہ اب تم یہاں سے نکل پاؤ گئی۔۔۔ بھول جاؤ کہ کوئی اریان ملک تمہیں بچانے آئے گا۔۔۔

سمجھی تم۔۔۔ اسکو بالوں سے پکڑے اجمل نے بیڈ پر دھکا دیا تھا

اپنا لوکر کھول کر وہاں سے پاسپورٹ اور ڈاکومنٹس کے ساتھ

کچھ پیسے نکال کر اجمل خان ایک دیوار کے سامنے آیا تھا

کب کے ضبط کیے آنسو بہہ نکلے تھے چادر کندھوں پر جھول

رہی تھی وہ سپاٹ چہرا لیے خالی نظروں سے سامنے کھڑے اس

شخص کو دیکھے جارہی تھی جس کے الفاظ کی دھمک اسکے

ذہن میں ڈھول کی طرح گونج رہی تھی ۔۔۔ اا...ایسا نہیں ...ہو...ہو سکتا ۔۔۔تت... تم... جھو...ٹ...ب...بول

نن... نہیں... نہیں... وہ نہیں... اسکے الفاظ ادا ہونے سے عاری

تھے وہ آئے گا ابھی... تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔

سنا تم نے اسے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ دھیمی آواز سے اچانک

وہ ہزیانی انداز میں چیخی تھی۔۔۔۔پاس پڑی فروٹ باسکٹ سمیت ٹیبل پر پڑی ہر شے اسنے ٹھوکر مار کر زمین پر گرادی تھی

یہ ناممکن ہے میری بلبل۔۔۔۔اجمل کمینگی سے کہتا اسکا

ہاتھ تھامے اپنے ساتھ گھسیٹتے لے جارہا تھا

چھوڑو مجھے نہیں جاؤں گئ میں تمہارے ساتھ۔۔۔چھوڑو میرا

ہاتھ۔۔۔اس دیوار گیر راستے پر نظر پڑتے حیام سسکتی روتی

ہوئی پوری قوت سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کررہی تھی مگر وہ ٹھہری کمزور سی لڑکی اس ہٹے کٹھے انسان کی گرفت سے خود کو آزاد کروانا ناممکن تھا۔۔۔

سیدھی طرح چل ورنہ اسکی گولی تیرے بھیجے میں ڈال

دوں گا۔۔۔۔حیام کی مسلسل مزاحمت سے تنگ آکر اجمل پاشا

اسکے سر پر گن رکھے غصے سے پھنکارا تھا

چلاؤ گولی۔۔۔۔مار دو مجھے مگر میں تمہارے ساتھ نہیں

جاؤں گئی۔۔۔اسکے ہاتھ پر ناخن چھبوئے حیام نے خود کو

چھڑوانے کی آخری کوشش بھی کرلی تھی

اجمل خان اریان کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اسے لے کر وہاں

سے نکلنا چاہتا تھا مگر حیام کی مسلسل مزاحمتوں اور چیخوں

سے تنگ آکر اجمل نے اسکے سر پر گن رکھ دی تھی شاہد وہ ڈر

جائے اور اسکے ساتھ آنے پر راضی ہو جائے مگر اب اسکو اپنا

یہ پلان بھی فیل ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔

بہت شوق ہے تجھے مرنے کا۔۔ تو یہی سہی اجمل پاشا نے

بہت لوگوں کی آخری خواہشیں پوری کی ہیں ایک تیری بھی

سہی۔۔۔ حیام کی کلائی چھوڑتے اجمل نے اسکے سر پر گن

رکھی تھی۔۔۔ میں تجھے مارنا پسند کروں گا مگر اس اریان ملک کے لئے چھوڑ کے نہیں جاؤں گا

موت سامنے دیکھ کر حیام نے آنکھیں بند کی تھی

اجمل پاشا ٹریگر دباتا مقابل نے اتنی قوت سے دروازہ کھولا

تھا کہ اسکی دھمک سے کمرے کی دیواریں تک ہل گئی تھیں

حیام سمیت اجمل خان نے بھی دروازے کی طرف دیکھا تھا

اسکی بھیگی پلکیں اس جانب اٹھی تھی اور پھر پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔ نمکین پانی سے آنکھیں لبالب بھر گئی تھی۔۔۔

سامنے کا منظر دھندلا رہا تھا۔۔۔ حیام نے ہاتھ کی پشت سے

گیلی آنکھوں کو رگڑا تھا۔۔ اور وہ بنا پلکیں جھپکائیں اسے

دیکھے جارہی تھی۔۔۔ آس پاس ہوش نہیں رہا تھا۔۔۔پلکیں جھپکنے سے انکاری تھی شاہد ڈر تھا وہ پلکیں جھپکے گئی

اور وہ غائب ہو جائے گا۔۔۔ حیام یک ٹک اسے دیکھے جارہی

تھی۔۔۔ اسکا تین دن کا انتظار آخر ختم ہوا تھا

حیام کی آتی چیخوں کو سنتے اریان اس کمرے میں داخل ہوا تھا مگر سامنے کا منظر دیکھ اسکا خون کھول اٹھا تھا

نظر اجمل سے ہٹتے ہی اس دشمنِ جان پر جا ٹھہری تھی

اور وہ ایک بار پھر مبہوت سارہ گیا تھا۔۔۔ صرف چند قدم کا

فاصلہ تھا مگر اسے وہ بھی میلوں کا لگ رہا تھا۔۔۔ اسکو آنکھوں میں بھرتے وہ چار دن کی پیاس بجھا رہا تھا

صرف اسکو دیکھ لینے سے ہی اریان کو اپنے اندر تک سکون اترتا

محسوس ہو رہا تھا

مگر حیام کی بے چینی بے قراری اسے دیکھ کے مزید بڑھی تھی

اسے چھو کے محسوس کرنے کی تمنا میں حیام نے قدم اریان

کی سمت اٹھایا تھا ابھی اسنے ایک قدم ہی اٹھایا تھا حیام اگلا قدم اٹھاتی اسے اپنی بازو پر مضبوط گرفت کا احساس ہوا تھا

اتنی بھی کیا جلدی ہے بلبل۔۔۔ اجمل اسکی بازو تھامے پیچھے کی طرف دھکیلے سخت لہجے میں بولا تھا

ہاتھ۔۔ چھوڑو۔۔ میرا۔۔۔

اریان کو دیکھتے اسکی ساری بہادری ہوا ہوئی تھی

ہاتھ چھوڑ میری بیوی کا کتے۔۔۔

اریان اسکی جرأت دیکھتا غرایا تھا

اگر نا چھوڑو تو...

وہ دوبدو بولتا بے غیرتی کا پورا ثبوت دے رہا تھا

تو اسکی ساری گولیاں میں تیرے دماغ میں اتار دوں گا

اور مجھے یقین ہے تو ایک ہی غلطی دوبارہ نہیں دوہرائے گا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔

تم بیوقوف ہو یا میرے سامنے بن رہے ہو ملک...

اجمل نے ہنستے ہوئے اپنا گن والا ہاتھ سامنے لاتے گن حیام کے

سر پر رکھی تھی چلاؤ گولی ایجنٹ مگر یہ بات یاد رکھنا کہ تمہاری جان جو اس لڑکی میں بستی ہے وہ اِس وقت اجمل پاشا کی قید میں ہے

اریان کا چلتا سانس رکا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا

میں مروں گا مگر اسکو لے کر مروں گا۔۔۔

کچھ سزا تو تم بھی بھگتو نا۔۔۔ تمہیں بھی معلوم ہو جب اپنے

چھوڑ کے جاتے ہیں تو کیسا لگتا ہے۔۔۔ کیسی تکلیف ہوتی ہے

جیسے میں نے تمہارے باپ کی وجہ سے اپنے خاندان والوں سے

اپنے وطن سے دور رہ کے سہی تھی۔۔۔ محسوس کرنا چاہو گئے اریان ملک کیسی تکلیف ہوتی ہے۔۔۔

اجمل نے ٹریگر پر ہلکا سا دباؤ ڈالا تھا۔۔۔

نہ.. نہیں.. نہیں... تم ایسا کچھ نہیں کرو گئے اجمل

تم جو کہو گئے میں ماننے کو تیار ہوں۔۔۔ تم.. تم جانا

چاہو جا سکتے ہو۔۔۔ اسے چھوڑ دو میرے باپ کی غلطی کی سزا

اسے مت دو۔۔۔ چھوڑ دو اسے چھوڑ دو۔۔۔

اریان ایک ہی سانس میں بولتا گن نیچے گرا گیا تھا

آج اسکی آنکھوں میں ہی میں لہجے میں ہی خوف جھلک رہا تھا

اسے کھونے کا خوف۔۔ وہی خوف جو تین مہینے پہلے اسکی

آنکھوں میں نظر آتا تھا۔۔۔ آج اریان کو وہ وقت دوبارہ یاد آرہا تھا

ار..یان... حیام اسے تڑپتا دیکھ خود تڑپ اٹھی تھی

پلیز۔۔۔ وہ شخص جو اپنے خدا کے سوا کبھی کسی کے

سامنے جھکا نہیں تھا۔۔۔ آج اس لڑکی کی محبت میں اپنے سب

سے بڑے دشمن کی منتیں کر رہا تھا اور عنقریب ممکن تھا

وہ اسکے سامنے جھک بھی جاتا۔۔۔

اجمل خان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا وہ جس خوف کو اریان ملک کی نظروں میں دیکھنے کا برسوں سے خواہشمند تھا وہ خواہش اسکی آج اس طرح سے ایسے پوری ہو گئی اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔ جیت کا جشن تھا یا خوشی کی انتہا اجمل پاشا جھوم اٹھا تھا۔۔۔

تم نے مجھے بہت نقصان پہنچایا ہے ملک مگر میں تمہاری عرضی قبول کرنے کو تیار ہوں اگر تم میرے پیروں میں گر کر معافی۔۔۔ اپنی بات اُدھوری چھوڑتے اجمل کا قہقہہ پورے کمرے میں سنائی دیا تھا

اسکی شرط سنے اریان نے سختی سے مٹھیاں بھینچی تھی

پھر ایک نظر اجمل کے بعد حیام پر ڈالی تھی جو روتے ہوئے سر

نا میں ہلاتی اسے بات ماننے سے انکار کروانا چاہتی تھی اسنے سرد آہ بھری تھی چہرے پا ہاتھ پھیرتے اریان جھکنے لگا تھا جب اسکے کانوں میں حیام کی پکار آئی تھی مگر وہ کہاں سن رہا تھا۔۔۔وہ بہرہ بن گیا تھا اپنی محبت کو بچانے کیلئے اریان ملک کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھا

نہیں.. نہیں آپ اسکے سامنے نہیں جھکیں گئیں پلیز اریان

ایسا مت کریں۔۔۔ اگر آج آپ اس گھٹیا شخص کے سامنے جھک گئے تو میں کبھی سر اٹھا کے نہیں جی سکوں گئی۔۔۔

حیام اپنا ہاتھ چھڑاتی مسلسل اریان کو نفی کر رہی تھی

اریان پلیز میری بات مان لیں۔۔۔ یہ اسکی چال ہے آپ کو جھکانا

چاہتا ہے یہ گھٹیا شخص کبھی اپنے وعدے کا پابند نہیں ہو سکتا

اریان نہیں مانیں اسکی ب۔۔۔ حیام کی الفاظ اٹکے تھے اجمل نے اسکے بال جکڑے تھے

میری خواہش میں روکاوٹ بنے گئی تو۔۔۔ اجمل اپنی گرفت

مضبوط کرتے اسکے منہ پر دھاڑا تھا

آہ۔۔۔ چھوڑو میرے بال گھٹیا انسان۔۔۔ حیام کا دماغ گھوما تھا

وہ اب مزید اریان کو اپنی وجہ سے تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی اور اب جو ہونے جارہا تھا اگر ہو جاتا تو وہ کبھی خود کو معاف نا کرپاتی۔۔۔ یہ سب سوچتے اسکے ذہن میں جھماکہ ہوا تھا

ویسے تمہاری بیوی بہت سمجھدار ہے ایجنٹ میرے ارادے باخوبی سمجھ گئی ہے۔۔۔ اجمل نے اریان کو بڑھتے دیکھ فوراً سے کہا تھا مگر اب بہت دیر چکی ہے۔۔۔ میرے خیال سے اس کھیل کو یہی ختم کر دینا چاہئیے۔۔۔

اسے تکلیف پہنچانے سے پہلے اپنا انجام سوچ لینا اجمل

اریان نے غصے سے کہتے گن اٹھائی تھی

اسکی فکر تم نہیں کرو ملک۔۔۔۔اجمل نے جواب دیتے ٹریگر

پر انگلی رکھی تھی

کمرے کی فضامیں حیام کی چیخ کے ساتھ فائر کی

آواز گونجی تھی۔۔۔

اریان جو آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔گولی کی آواز پر اپنی جگہ منجمد

ہو گیا تھا۔۔۔سب پل میں رک گیا تھا۔۔۔اسکی ڈھرکنیں تھم گئی تھی اجمل خان حیام وہ سب اپنی جگہ جیسے جم گئے تھے

اسکی جھکی نظر جھکی ہی رہ گئی تھی اسکی ہمت جواب دے گئی تھی۔۔۔۔اسے اپنی سانسوں کا تسلسل ٹوٹتا محسوس ہو رہا تھا اریان اسے اس حالت میں دیکھنے سے پہلے مرنا پسند کرتا۔۔۔آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ ذہن ماؤف ہوا تھا۔۔۔وہ کوئی پیش رفت کرتا... ان جمی نظروں کو اٹھاتا۔۔۔اسکے پیروں میں گن گری تھی اریان خالی آنسوؤں سے بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جب اسکے قدموں میں انسانی وجود ڈھیر ہوا تھا وہ پل میں ساکت ہوا تھا۔۔۔وہ پتھر کا ہو گیا تھا اسکی تمام حسیں پل میں ڈوری تھی۔۔۔وہ سمجھنے سے عاری تھا کوئی معجزہ ہوا تھا یا کوئی جادو۔۔۔۔اریان نے حیران کن نظر اس وجود پر ڈالتے نظر سامنے کی طرف اٹھائی تھی اور پھر اسے نیچے گرائی تھی

اریان کئی بار نظروں کا زاویہ بدلا تھا مگر وہ تب بھی بے یقینی

کی آخری حد پر تھا۔۔۔اسنے آخری بار نظر سامنے سے ہٹائے پھر

اپنے پیروں میں گرے اجمل کے وجود پر گاڑھی تھی

اجمل سے نظر ہٹائے اریان نے سامنے کھڑی لڑکی کو بے یقینی

سے دیکھا تھا

تب ہی حیام کے ہاتھ سے گن گری تھی۔۔۔۔ آنسو ٹپ ٹپ کر کے

بہنے لگے تھے وقاص کی دی گن حیام نے اپنی چادر تلے چھپا کے رکھی تھی اجمل خان گولی چلاتا اس سے
پہلے ہی حیام نے گولی چلائی تھی

اریان کے الفاظ نکلنے سے عاری تھے مگر اسکی نظروں میں جھلکتا اپنی بیوی کیلیئے فخر حیام سے چھپا نہیں رہا
تھا

اریان نے اسکی طرف قدم بڑھانا چاہا تھا وہ قدم اٹھاتا

اسے اپنے پاؤں پر کچھ محسوس ہوا تھا۔۔۔اریان نے نظر

گرائے اجمل کے وجود کو دیکھا تھا جو لمبی لمبی سانسیں

لیتا اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔گولی اسکے پیٹ کے دائیں

طرف لگی تھی۔۔۔

می..میں..تم...دونوں کو..زندہ..نہ..نہیں

ایک ہاتھ پیٹ پر رکھتے ایک ہاتھ سے اریان کے پاؤں کو مضبوطی سے جکڑے اجمل خان ٹوٹے پھوٹے چند لفظ کہتا گہرے سانس لینے لگا تھا

اسکے لفظوں کا مطلب سمجھتے اریان کا خون کھول اٹھا تھا

ہاتھ میں پکڑی گن کو زمین پر پھینکتے اریان اس پر جھکتا اسکے منہ پر جا بجا تھپڑوں کی بوچھاڑ کر گیا تھا۔۔۔

پہلے میرے بابا پھر مما اور اب تو مجھ سے میری بیوی کو

چھینے گا۔۔۔زمین پر پڑا چاقو اٹھاتے اریان نے اسکے چہرے پر

بے رحمی سے کٹ لگائے تھے میری بیوی پر ہاتھ اٹھا کے بہت بڑی غلطی کی تو نے اجمل اسکی سزا تجھے بھگتنی پڑے گئی۔۔۔کہتے ساتھ ہی اریان نے اسکے زمین پر پڑے ہاتھوں پر وار کیا تھا۔۔۔

کمرے میں اجمل خان کی دلخراش

چیخیں گونج رہی تھی ایک ایک کر کے اریان نے اسکی تمام انگلیوں کو نوچ ڈالا تھا

وہاں سے ہٹتے چاقو اسکی بازو میں گھپویا تھا اجمل کی چیخیں

بڑھتی جا رہی تھی اسے تکلیف میں دیکھ اسے سکون محسوس ہو رہا تھا چاقو کو بازو میں ہی پیوست کرتے اریان نے دوبارہ اسکے منہ پر مکے مارنے شروع کر دیئے تھے۔۔۔

میری بیوی کو... چھینے گا مجھ سے... اسے... اسے تکلیف دے

گا تو۔۔۔ اسکے سر پر جنون سوار تھا بے ربط جملے بولتے اجمل

کے ادھ موئے وجود پر اپنی بھڑاس نکالتا کوئی پاگل معلوم ہو رہا تھا

حیام کانوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کیے ایک کونے میں خوفزدہ

سی کھڑی تھی اریان ملک کی جنونیت دیکھ اسکا پور پور لرز اٹھا تھا۔۔۔ اب تک وہ صرف سنتی آئی تھی آج اسنے اریان ملک کا ظالم روپ دیکھ بھی لیا تھا

وہ اریان کو روکنا چاہتی تھی مگر حیام کو اب اس سے بھی

وحشت ہو رہی تھی... خوف محسوس ہو رہا تھا

اریان چھوڑو اسے مر جائے گا وہ... ملائکہ کمرے میں داخل ہوتی

تیزی سے اریان کی طرف لپکی تھی

اریان لیو ہم !...

ملائکہ اسے ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ کندھے سے جھنجھوڑتے

چیخی تھی

اسکی چیخ سے وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔ خالی نظروں سے

اجمل کے وجود کو دیکھتے جو ہولے ہولے سانسیں لے رہا تھا اریان

اس پر حقارت بھری نظر ڈالتے فرش پر ڈھے گیا تھا

ملائکہ کی آواز پر اسنے جھٹ سے آنکھیں کھولی

مگر اپنے سامنے اجمل پاشا کے چہرے کا کچومر بنے دیکھ

سسکی نکلی تھی۔۔۔۔

حیام نے نظروں کا زاویہ بدلے اریان کی طرف دیکھا تھا

جو ابھی بھی سرخ انگارہ ہوتی نظروں سے اجمل کے بے سدھ

پڑے وجود کو دیکھ رہا تھا

اریان سنھبالو خود کو... تم جانتے ہو ہمیں اجمل پاشا کو

زندہ پکڑنا ہے تا کہ وہ ہر اس جرم کا اعتراف کرے جو اسنے کیا

اس جیسے گھٹیا انسان کا مر جانا ہی بہتر ہے۔۔۔ اگر تم نا آتی

تو آج یہ کام بھی میں اپنے ہاتھوں سے سر انجام دے چکا ہوتا یہی تو نہیں کرنا اریان تم سمجھ کیوں نہیں رہے

خیر... ملائکہ جانتی تھی وہ نہیں سمجھے گا مگر اسکا دھیان

ضرور ہٹا سکتی تھی۔۔۔ حیام کی طرف دیکھو اریان اسے تمہاری

ضرورت ہے اسے سنبھالو۔۔۔وہ بہت ڈر گئی ہے اس سب سے

اسکی نظر حیام پر جا ٹکی تھی جو ایک کونے میں کھڑی

چہرا ہاتھوں میں چھپائے رونے میں مصروف تھی شاہد وہ

اجمل کی حالت دیکھ کے گھبرا گئی تھی

میں آتی ہوں... ملائکہ اسے اٹھتے دیکھ کمرے سے باہر

نکلی تھی۔۔۔

بھائی کیسے ہیں اور بھابھی؟

اور وہ بڈھا ولن کہاں گیا مر گیا کیا؟ بھائی نے مار

سانس تو لے لو... مجھے یہ بتاؤ باقی سب کہاں ہیں۔۔۔

میرے سوالوں کے جواب دیئے بغیر تم الٹا مجھ سے سوال کر رہی

ہو۔۔۔۔

فیصل کی کسی بات کو کسی خاطر میں نالاتے سینے پر

ہاتھ باندھے ملائکہ نے اسے گھورا تھا

چڑیل کہیں کی... وہ چڑ گیا تھا

اچھا ادھر آؤ ایک بات بتاتا ہوں۔۔۔ رازدانہ انداز میں کہا گیا

ملائکہ مشتعل ہوئی تھی اسکے سوالوں کے جواب دینے کی بجائے

اب ناجانے فیصل شاہ اسے کونسی کہانی سنانے والا تھا

مجبوراً ملائکہ کو بھی کان پاس لانا پڑا تھا

یار مجھے لگتا ہے یہ لوگ انسان نہیں ہیں

یہ سب زومبیز ہیں انہیں جتنا مارو پھر سے زندہ ہو کے آ

جاتے ہیں۔۔۔ فیصل انکی تعداد پر چوٹ کرتا بولا تھا

پتہ ہے فیصل میرا دل ابھی کیا چاہ رہا ہے۔۔۔ ملائکہ اسکی بات سنتے سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔ وہ فٹ سے بولا تھا جیسے ملائکہ اسے اس مسئلے

کا حل بتانے لگی ہو۔۔۔

جتنے رازدانہ طریقے سے تم نے مجھے یہ بات بتائی ہے نا

میرا دل چاہ رہا ہے اتنے ہی رازدانہ طریقے سے تمہارے بھیجے میں تین چار گولیاں ایک ساتھ ڈال کر یہی کہیں پھینک جاؤں

ملائکہ دانت پیستے اسکے کان میں غرائی تھی

اپنے اس گوبر بھرے دماغ کو کم چلایا کرو سمجھے

ملائکہ اسکی اچھی خاصی عزت افزائی کرتی موبائل میں بزی ہوئی تھی

فیصل شاہ اتنی بے عزتی پر یہاں رکنا نہیں چاہتا مگر ایک

سوال کے جواب دے دو پھر چلا جاؤں گا۔۔۔۔

ڈھیٹائی کا مظاہرہ کرتے اسکے خرافاتی دماغ میں ایک اور

سوال ابھرا تھا

ملائکہ لمبی سانس کھینچتے خود کو پر سکون کیے اسکی

جانب مڑی تھی

پوچھو...؟

اجمل پاشا مر گیا...؟

ہاں... میرا مطلب

ارے نہیں شٹ... ڈیم یار

فیصل نے دیوار پر مکا جڑا تھا

ملائکہ نے حیرت سے سامنے کھڑے اس عجیب و غریب مخلوق

کو دیکھا تھا۔۔۔وہ مرا نہیں تھا اگر مر بھی گیا تو وہ کیوں اتنا

افسوس کر رہا تھا

کیا ہوا..؟ ایسے کیوں بی ہیو کر رہے ہو جیسے کوئی بہت بڑا نقصان ہو گیا

نقصان میرا نہیں۔۔۔اس بڈھے کا ہوا ہے میں نے اسے گولڈن

پرل کے بارے میں بتانا تھا۔۔۔وہ اتنا کالا ہے سو چا زیادہ نا

سہی تھوڑا سا ہی۔۔۔پر اب کیا فائدہ اب تو بہت دیر ہو چکی ہے

ملائکہ نے کچھ بھی کہے بغیر گن اسکے سر پر رکھی تھی

یہ کیا کر رہی ہو...؟

تمہیں اسکے پیچھے جہنم میں بھیج رہی ہوں وہاں جا کے

اپنا یہ ارمان پورا کر لو

میں جہنم نہیں جنت میں جاؤں گا اسلئے پلین کینسل۔۔۔

فیصل اسکے خطرناک تیور دیکھتا تیزی سے بولتا وہاں سے نو

دو گیارہ ہوا تھا

اپنے ہاتھوں پر گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے

حیام نے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔ اریان جو اسے ہی دیکھنے میں محو تھا حیام کی نظریں خود پر پا کر اسے اپنی مضبوط بازوؤں کے حصار میں قید کیا تھا

اسکے رونے میں شدت در آئی تھی۔۔۔

مم..مجھے..ڈر..لگ ...

ششش... سب ٹھیک ہے رونا بند کرو

اسکی خوف میں ڈوبی آواز سنتے اریان نے مزید مضبوطی

سے اسکے کانپتے وجود کو خود میں بھینچا تھا

مسلسل اسکے بالوں کو سہلاتے اریان اسے اپنی موجودگی کا

احساس دلا رہا تھا۔۔۔ جس سے حیام کے رونے میں کمی آئی تھی

اریان ملک تم پر یا تمہاری عزت ہر کبھی حرف نہیں آنے

دے گا۔۔۔ اسے خاموش پا کر اریان نے سرگوشی نما آواز

میں کہا تھا مگر آج میں ڈر گیا تھا ایک پل کو لگا میں نے تمہیں کھو دیا اور باخدا اگر ایسا ہو جاتا تو اریان ملک خود کو ختم

کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاتا

"اَلفِراقُ اَشَّدُ مِنَ المِوتِ"

اسنے آنکھیں میچی تھی

اسکا جملہ سنتے حیام کو بے ساختہ لائبریری والا واقع یاد آیا

تھا۔۔۔حیام نے سختی سے اسکی شرٹ کو دبوچا تھا

اریان اسکے خوف کو محسوس کرتے لمبی سانس کھینچی تھی

یہ جملہ بارہا دفعہ میرے زہن میں آیا تھا حیام... سانس ہوا کے

سپرد کرتے اریان نے آنکھیں کھولی تھی

حیام کو اسکی تکلیف شدت سے محسوس ہوئی تھی

وہ بھی تو اسے ایسی ہی تکلیف میں مبتلا کرنے والی تھی

ساری زندگی کیلیۓ بغیر کسی جرم کے۔۔۔ وہ اپنے کیے پر شرمندہ

تھی معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔۔

اریان ...

حیام کی پکار کانوں میں پڑتے ہی اسنے دوبارہ سے بند کی آنکھیں پھر سے کھولی تھی

حیام اس سے آگے کچھ بولتی کمرے میں اریان کی چیخ

گونجی تھی۔۔۔۔

حیام ...

اسکا نام پکارتے اریان پلٹا تھا حیام اس اچانک ہوئی افتاد سے

سنبھلتی کمرے میں یکے بعد دیگرے تین فائر ہوئے تھے

ملائکہ انہیں کچھ وقت اکیلے رہنے دینا چاہتی تھی مگر

مگر وہاں رک کر وہ اب پچھتا رہی تھی فیصل کے بے تکے سوالوں نے اسکے سر میں درد کر دیا تھا۔۔۔۔

فیصل کو بھی جیسے اس زچ کرنے کا موقع مل گیا تھا

ہاتھوں میں سر تھامے ملائکہ پر نظر ڈالے وہ کوئی نیا سوال کرتا

کمرے سے گولی چلنے کی آواز پر وہ دونوں چوکنا ہوئے تھے

کمرے میں اندر آتے ہی وہ دونوں سٹپٹائے ہوئے تھے

پیروں تلے زمین کھسکی تھی۔۔۔۔فیصل نے ٹریگر پر

ہاتھ رکھا تھا اور ایک ایک کر کے تمام گولیاں فرش پر پڑے

طنزیہ ہنسی ہنستے اجمل خان کے وجود میں گاڑ دی تھی

اریان کا خون سے لت پت وجود زمین بوس ہوتا حیام

نے فرش سے اٹھتی اسکے قریب پہنچی تھی

ملائکہ اسکی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھتے تیزی سے قریب آئی

تھی۔۔۔اریان آنکھیں کھولو۔۔۔

کک.. کیا ہوا..؟

حیام نے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا

اریان کے ناک کے قریب سے انگلی ہٹاتے ملائکہ نے پتھریلی

نظر سے حیام کو دیکھا تھا

اریان اب...

اسکی آواز حلق میں ہی دب کے رہ گئی تھی

نہ.. نہیں اس سے آگے ایک لفظ مت کہنا۔۔۔ اسنے روتی نظروں سے ملائکہ کو دیکھتے وارن کیا تھا

اسے ہوش نہیں گنوانا تھا اسے مقصد پورا کرنا تھا جس کے

لیے وہ کسی بھی حد تک جاسکتی تھی اپنے آنسو پونچھتے ملائکہ ایک نظر ڈالتے کمرے سے باہر بھاگی تھی

اا.. اریا..ن... اسکا سر گود میں رکھتے حیام نے اسکے چہرے کو

چھوا تھا

اریان آنکھیں کھولیں... می.. میری طرف دیکھیں

آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا.. آپ... آنکھیں کھولیں... میری طرف.. اریان پلیز..

آ.. آپ نے.. وعدہ.. کیا تھا..

روتے روتے اسکی ہچکی بندھی تھی

اٹھیں خدا کا واسطہ ہے.... یکدم وہ چیخی تھی۔۔۔

آپ کو سمجھ نہیں آرہا میں کیا بول رہی ہوں... آپ ناراض

ہیں نا میں نے طلاق والی بات کی تھی میں سوری کرتی ہوں اریان دیکھیں میں کان پکڑ رہی ہوں آپ دیکھیں پلیز۔۔۔اسنے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگایا تھا

نی.. نہیں آپ نہیں سن رہے آپ کیوں نہیں سن رہے...

آپ تو حیام کی ہر بات سنتے ہیں نا

آنسو بہتے اریان کے چہرے پر گرتے اسے بھیگو رہے تھے

دیکھیں نا اریان میں رو رہی ہوں آپ تو مجھے رونے نہیں دیتے

پھر کیوں رلا رہے ہیں اٹھ جائیں نا

ملائکہ اریان کی حالت دیکھتی باہر کو بھاگی تھی جبکہ فیصل

کے قدم وہی جم گئے تھے وہ دروازے میں کھڑا خالی ذہن سے

اریان کے خون میں لت پت وجود کو دیکھے جا رہا تھا

حیام کی چیخ پکار پر اسکا سکتہ ٹوٹا تھا فیصل دو ہی قدموں میں فاصلہ طے کرتے اریان تک پہنچا تھا

میں آپ کے بغیر کچھ نہیں ہوں اریان نا کریں میرے ساتھ ایسا

ایک بار میری طرف دیکھیں... میرا نام پکاریں... مجھے بلائیں پلیز۔۔۔ اپنے سرد پڑتے ہاتھوں سے اریان کے چہرے کو تھامے

حیام دیوانہ وار منتیں کیے جا رہی تھی...

فیصل... بھیگی پلکیں اریان کے چہرے سے ہٹاتے حیام نے اسکی

طرف دیکھا تھا۔۔۔

یہ.. یہ میری بات نہیں سن رہے تم تو بھائی ہو نا انکے

تم سے بات کریں گئیں تم بولو نا انہیں پلیز میری مدد کریں

میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھ سے ناراض ہیں یہ اسلئے نہیں سن رہے تم بولو گئے تو اٹھ جائیں گئیں تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔ حیام اسکے آگے ہاتھ جوڑتی بولے جا رہی تھی

بھابھی آپ سنھبالیں خود کو۔۔۔ بھائی اب ہمارے بیچ نہیں

بکواس بند کرو... میں نے تم سے مدد مانگی ہے اور تم...

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ حیام اسے دھکا دیتے ہزیانی انداز

میں چیخی تھی۔۔۔

اریان دیکھیں یہ کیا بول رہا ہے۔۔۔ یہ جھوٹ بول رہا کہتا ہے

نی.. نہیں آپ آنکھیں کھولیں اور انہیں بتائیں۔۔۔ یہ سب غلط

اٹھیں نا... کب سے بول رہی ہوں آپ کوئی جواب ہی نہیں دے

رہے... حیام اسکے کندھوں کو جھنجھوڑتے غصے سے روتے

ہوئے چیخ رہی تھی۔۔۔

اسکی باتوں سے فیصل تڑپ اٹھا تھا ضبط کے باوجود آنسوؤں

ٹپ ٹپ کرتے بہنے لگے تھے

"اَلفِرَاقُ اَشَدُّ مِنَ المِوتِ "

حیام نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی

آپ ہی تو کہتے ہیں "جدائی موت سے سخت ہے"

پھر کیوں تڑپا رہے ہیں۔۔۔ اپنا سر اسکے ماتھے سے ٹکاتے

حیام دھیرے دھیرے سرگوشیاں کر رہی تھی

اب آپ میر اضبط آزما رہے ہیں اریان۔۔۔ آپ برے نا بنیں

آپ تو بہت اچھے ہیں پھر حیام کو رلا کیوں رہے ہیں

حیام غصے سے بولتی اسکے سینے پر مکا برسا رہی تھی

حیام کے ہاتھوں کی رفتار اچانک دھیمی پڑی تھی... ڈھرکن

ساکت ہوئی تھی مگر سانسوں کا تسلسل نہیں ٹوٹا تھا... دل کی ڈھڑکن آہستہ سے چل رہی تھی۔۔۔
گرم سانسوں کی ہلکی ہلکی تپش چہرے پر محسوس ہوئی تھی

حیام نے چونک کے اسے دیکھا تھا جو ہلکی ہلکی آنکھیں کھولنے

کی کوشش کرتا اسے دیکھنے کی سعی کر رہا تھا

ار... یان ..

اسکے نام کو توڑتے وہ بھرائے لہجے میں بولی تھی

حیام کی آواز پر فیصل کی جھکی نظریں اٹھی تھی

اریان کے وجود میں صاف لرزش محسوس کرتے فیصل

فوراً سے قریب آیا تھا

بب.... بھائی.. آپ ٹھیک ہیں

ایمبولینس کو بلاؤ جلدی فیصل گرتے پڑتے وہاں سے اٹھتا

باہر کو بھاگا تھا

وہ.. وہ ایمبولینس آتی ہو گئی آپ کو کچھ نہیں ہو گا

حیام اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتی روتے تڑپتے

اسے دلاسے دے رہی تھی

اریان کو مسکراتا دیکھ حیام کے آنسو تھمے تھے

مگر اگلے ہی لمحے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑتے دیکھ حیام

کا دل رکا تھا۔۔۔اس میں مزید کچھ کہنے کی سکت نہیں تھی

آخر روتے بلکتے ہوش وہواس سے بیگانہ ہوتی اریان کے روبرو

فرش پر جا گری تھی

کیسی بے بسی کا عالم تھا ہر سو اندھیرا اور خاموشی پھیلی تھی وحشت زدہ خاموشی... جو کسی پر بھی خوف طاری کر سکتی تھی آنکھیں اس ایک نقطے پر سجائے جیسے وہ پلٹنا بھول گئے تھے... سوچیں تھی جو ایک ہی دائرے کے گرد چکر

کاٹ رہی تھی زبان خاموش تھی دل البتہ اسکے حق میں بول رہے تھے نظریں تھی جو اسکے سوا کسی اور کی طرف مڑ نہیں رہی تھی...ڈر تھا یا صبر کی توہین...ایک آنسو نہیں ٹپکا تھا

شاہد یقین تھا اس کامل ذات پر، بھروسہ تھا کہ وہ بچ جائے گا

وہ چاروں آئی سی یو کے باہر بیٹھے اندر موجود شخص کی حالت سے واقف تھے مگر پھر بھی کہیں انکا دل کہتا تھا وہ ٹھیک ہے... وہ ٹھیک ہو سکتا ہے... اسے ٹھیک ہونا پڑے گا... خدا کے بعد یقین تھا تو اس انسان پر جس کی راہ وہ تک رہے تھے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی تھی بیک وقت ان چاروں کی نظروں کا زاویہ مشترکہ ہوا تھا۔۔ نظریں اٹھی تھی وہ بھاگتے ہوئے ڈاکٹر کے پاس پہنچے تھے

کیسا ہے وہ ڈاکٹر...؟

بول کیوں نہیں رہے...بتاؤ کیسا ہے میرا بھائی

ڈاکٹر کو خاموش کھڑے دیکھ وہ چیخا تھا

سر انکی کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے خون بہت بہہ گیا ہے

تین گولیاں لگی ہیں انہیں جس میں سے ایک انکے دل کو چھو کے

گزری ہے... جس کنڈیشن میں وہ ہیں انکا بچنا ناممکن تھا مگر انکی سانسیں ابھی بھی چل رہی ہیں یہ حیران کن ہے۔۔۔

بھائی ٹھیک تو ہو جائیں گئیں نا۔۔۔

حمزہ نے بہت امید سے پوچھا تھا

چانسز بہت کم ہیں سر... ہمیں انکی ہارٹ سرجری کرنی ہو گئی

جو بہت مشکل ہے مگر ہم یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ اس آپریشن کے بعد وہ۔۔۔

آپریشن سٹارٹ کریں ڈاکٹر۔۔۔بھائی کو کچھ نہیں ہو گا مجھے

پورا یقین ہے اپنے اللہ پر۔۔۔ آپ جائیں ٹائم ویسٹ نہیں کریں

وہ دھیمی آواز میں بولتا آخر رو دیا تھا

سنبھالو خود کو فیصل ...

ڈاکٹر جا چکا تھا وقاص نے اسے سینے سے لگایا تھا

میں ہمت جٹا رہا ہوں وقاص مگر مجھ سے نہیں ہو رہا میرا

دل بند ہونے کو ہے میں بھائی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اگر

انہیں کچھ ہو گیا تو میں بھی۔۔۔

چپ ہو جاؤ فیصل ...

حمزہ اسکی بات کاٹتا درشتگی سے بولا تھا۔۔۔ ادھر دیکھو میری

طرف۔۔۔ اسکے سامنے بیٹھتے حمزہ نے اسے پکارا تھا

فیصل نے ذرا سی نظریں اٹھائی تھی اور کچھ بھی بولے بغیر اسکے گلے لگا بلک بلک کر رو دیا تھا

میں نہیں رہ سکتا بھائی کے بغیر انکو کہو حمزہ وہ ٹھیک ہو

جائیں۔۔۔ میں انکی جدائی برداشت نہیں کر سکوں گا۔۔۔

وہ جوان مرد بچے جیسے رو رہا تھا جیسے کسی نے اسکا فیورٹ

کھلونا چھین لیا ہو

اسکے اتنی شدت سے رونے پر حمزہ سمیت ان دونوں کا

بھی صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا

یہاں بیٹھو۔۔۔اور میری بات سنو... جو لوگ اللہ پر کامل یقین

رکھتے ہیں وہ پھر انکے لئے سمندروں میں بھی راستے بنادیتا

تم سمجھ رہے ہونا میری بات۔۔۔ حمزہ اسکے قدموں میں

بیٹھا چہرے کو تھامے بول رہا تھا حمزہ اسے ایسے سمجھا رہا تھا جیسے کسی روٹھے بچے کو اسکا کھلونا کھو جانے پر تسلی دے رہا ہو۔۔۔ حمزہ میر کی تو ان دونوں میں ہی جان بستی تھی

وہ کیسے اپنے بھائی کو روتا دیکھتا جس کی وجہ سے اسنے دوبارہ مسکرانا سیکھا تھا۔۔۔ تم بھائی کیلئے دعا کرو مجھے یقین ہے اللہ ہماری دعا ضرور سنے گا۔۔۔ میں کال کر کے آتا ہوں

کس کو کال کرنے جا رہے ہو...؟

وقاص نے فوراً سے سوال کیا تھا

حویلی ...

وہ ایک لفظی جواب دیتے وہاں سے نکلتا اسکی نظر گم سم

بیٹھی ملائکہ پر پڑی تھی۔۔۔ وقاص کو اشارہ کرتے حمزہ وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا

وقاص نے اسکی حالت پر غور کیا تھا۔۔۔ آنکھیں سوجھی ہوئی

،بال بکھرے تھے وہ دو دن پرانے کپڑوں میں ملبوس ٹرانس

کی کیفیت میں بیٹھی تھی

ملائکہ۔۔۔

وقاص نے اسکی طرف مڑتے محبت سے پکارا تھا

یار کچھ تو بولو... ایسے خاموش مت رہو ملائکہ مجھے تمہاری

فکر ہو رہی ہے۔۔۔اسکی خاموشی پر وقاص کا دل مٹھی میں آیا تھا

اسنے خالی نظریں اٹھائے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا تھا

میری جان... کچھ تو بولو ایسے چپ مت رہو

وقاص کو خدشہ صرف اسکے صدمے میں جانے کا تھا

سب میری وجہ سے ہوا ...

می.. میں وجہ ہوں

نظریں اپنے ہاتھوں پر مرکوز کیے وہ ٹرانس میں بولی جا رہی تھی

کچھ بھی تمہاری وجہ سے نہیں ہوا میری جان۔۔۔ یہ سب

قسمت کا کھیل ہے۔۔۔ اریان کی جگہ کوئی بھی ہو سکتا تھا میں، تم حمزہ یا فیصل.... یہ آزمائش ہے میری جان... وقاص نے اسے نرمی سے اپنے ساتھ لگایا تھا تم تو بہت بہادر ہو میری جان اور مجھے یقین ہے آج بھی میری بیوی بہادری کا ہی مظاہرہ کرے گئ

سن رہی ہو نا۔۔۔وقاص نے اپنے کندھے پر نمی محسوس کرتے

اپنے سامنے کیا تھا

ملائکہ تم ایسے کروگئ تو بھابھی کو کون سنبھالے گا

رونا بند کرو میرے جان پلیز۔۔۔

حیام کا نام سنتے اسکا ماؤف ہو تا ذہن پھر سے جاگا تھا

وقاص کے گھیرے سے نکلتے وہ بھاگی تھی

اسکی حالت کے زیرِ اثر وقاص نے اسکے پیچھے جانا ہی

مناسب سمجھا ملائکہ تم ایسے کروگئی تو بھابھی کو کون سنبھالے گا... رونا بند کرو میرے جان پلیز۔۔۔

اسکی حالت کے زیرِ اثر وقاص نے اسکے پیچھے جانا ہی

مناسب سمجھا تھا

ہینڈل گھمائے وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی مگر سامنے خالی بیڈ دیکھ کر ملائکہ کے پیروں تلے زمین نکلی تھی

حویلی میں عجیب سی خاموشی چھائی ہے جب سے میرے پوتے گئے ہیں مجھے کوئی رونق ہی نظر نہیں آتی رنگ بے رنگ ہو گئیں ہیں خوشیاں جیسے مانند پر گئی ہیں....

ٹھیک کہہ رہی ہیں اماں جی... پتہ نہیں یہ کونسی بزنس میٹنگ ہے جس کو چار دن گزر گئے ہیں ختم نہیں ہو رہی... آسیہ بیگم سمیت وہ بھی غمگین ہوئی تھی

کوئی خبر ملی...؟

عون صاحب کو لاونج میں داخل ہوتا دیکھ انہوں نے سوال کیا تھا

نہیں... تھکے ہوئے لہجے میں کہتے وہ صوفے پر بیٹھ گئے تھے

میرا دل بیٹھا جا رہا ہے اماں جی مجھے نہیں پتہ میرے بیٹوں سے بات کرائیں میری... آسیہ بیگم سے بات کرتے انہوں نے آخری بات عون صاحب کو دیکھتے کہی تھی... لہجے میں گزارش تھی

حمزہ اور فیصل نے بھی صرف دو دن بات کی اب انکا بھی نمبر نہیں لگ رہا اور اریان صاحب وہ تو جیسے یہ بھی بھول گئے ہیں پیچھے کوئی حویلی والے بھی ہیں وہ تاسف سے بولے تھے

مجھے لگتا کوئی بات ہوئی ہے اریان اتنا لاپرواہ نہیں ہے عون

سمیرا بیگم کو اپنے شوہر کی بات بری لگی تھی

خاک لاپرواہ نہیں ہے بچی کو وہ اسکے والد صاحب کے گھر چھوڑ آیا ہے میری تو ان سے بات تک کرنے کی ہمت نہیں ہوئی ...

سمیرا بیگم خاموش ہوئی تھی کیونکہ اس بار غلطی انکے صاحبزادے کی ہی تھی

جو انکے مطابق انکی بیوی کو لڑائی کر کے اپنے ابو کے گھر چھوڑ آیا تھا جو کہ بطور فیصل کے انہیں معلوم ہوا تھا

اور دوسری طرف درانی صاحب کے مطابق انکی بیٹی حویلی میں تھی انکی طبیعت اس رات کے بعد شدید بگڑی تھی جس کے بعد وہ بستر سے ہی لگ گئے تھے اپنی بیٹی کی خیریت معلوم کرنے کا وقت ہی نہیں ملا ...

آپ سب کیوں پریشان ہو رہے ہیں... وہ آجائیں گئیں واپس اور کال بھی کر لیں گئیں زارا انکی باتیں سنتی انہیں دلاسہ دیتی وہاں داخل ہوئی تھی

اللہ کرے بیٹا... سمیرا بیگم نے ہولے سے کہا تھا

زارا...

جی ڈیڈ...

طوبیٰ کیسی ہے...؟

بابا بہت مشکل سے اسے سولا کے آرہی ہوں تین دن سے اسکی ایک ہی رٹ تھی فیصل کو بلاؤ... کھانا بھی نہیں کھا رہی تھی آج بے بی کی باتیں کر کے فیصل کی دھمکی دی تو کچھ کھایا اسنے... زارا اداسی سے بولی تھی

میری پھول سی بچی مرجھا کے رہ گئی ہے... سمیرا بیگم کے کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔

پلیز روئیں تو نہیں مما... آپ ایسے کریں گئیں تو گڑیا کو کون سنبھالے گا...

ایک منٹ خاموش ہو جائیں... عون صاحب کے ساتھ موبائل کی رنگ ٹون بھی بجی تھی

کس کی کال ہے بابا..؟؟

معلوم نہیں بیٹا ان نون نمبر ہے...

ہیلو... کال اٹینڈ کرتے موبائل کان سے لگایا تھا

اسلام علیکم بابا... میں ہوں حمزہ

حمزہ بیٹے تم... وہ یکدم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے

وہاں موجود سب افراد کے چہرے کھل اٹھے تھے

بابا کال سپیکر پر کریں... زارا فوراً سے انکے قریب پہنچی تھی

عون صاحب نے بھی مسکراتے ہوئے حکم بجالایا تھا

بابا ...

حمزہ بیٹا کہاں ہیں آپ سب... اتنی لاپرواہ کیسے ہو گئے آپ تینوں ...

واپس آئیں کان کھینچوں گئی آپ تینوں کے...

بابا مما... اسکی آواز میں نمی اتری تھی

سمیرا بیگم جو بولے جارہی تھی اسکی آواز سنے یکدم بریک لگا تھا

حمزہ کیا ہوا اتنے پریشان کیوں ہو؟

زارا... حمزہ کو اسکی آواز سنے ایسا لگ رہا تھا جیسے صدیاں ہو گئیں اور وہ اس نعمت سے محروم رہا

ہاں حمزہ بولو کیا ہوا... کیوں اتنے پریشان ہو تم...؟

زارا بھائی ٹھیک نہیں ہیں

کیا کہہ رہے ہیں آپ بیٹا کیا ہوا میرے بچے کو... حمزہ بتائیں کیا ہوا اریان کو...

مما پلیز ہمت کریں اور میری بات غور سے سنیں...

آپ سب آج ہی دبئی کی ٹکٹ کرائیں اور یہاں پہنچیں... بابا سن رہے ہیں نا آپ... حمزہ نے کوئی بھی جواب ناپا کر پھر سے سوال کیا تھا

ہا..ہاں میں سن رہا ہوں بیٹا مگر اریان کو کیا ہوا

بابا بھائی کو دل میں گولی لگی ہے ڈاکٹرز کے مطابق انکے پاس وقت کم ہے

موبائل پر گرفت سخت ہوئی تھی یہ بات کس طرح اور کیسے زبان تک آئی تھی حمزہ میر اور اسکا خدا ہی جانتے تھے

ٹھاہ کی آواز آئی تھی... سکتہ ٹوٹا تھا... وہاں موجود سب نے رخ موڑا تھا جہاں طوبیٰ کا بے جان ہوتا وجود زمین بوس ہوا تھا

طوبیٰ....زارا کی چیخ ابھری تھی

اور سب وہاں بھاگے تھے

ہیلو مما بابا کیا ہوا طوبیٰ کو.. کوئی جواب کیوں نہیں دے رہا

میرا بچہ اریان... حمزہ میرا بچہ کہاں ہے اسے کچھ نہیں ہوا مجھے بتاؤ حمزہ یہ مذاق ہے نا... سمیرا بیگم کی روتی بلکتی سوال کیے جارہی تھی جن کے اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھے

مما میری زارا سے بات کرائیں....

ہاں حمزہ بولو... زارا موبائل لیتے لاؤڈ اسپیکر آف کرتے سائیڈ پر گئی تھی

میری غیر موجودگی میں سب کی زمہ داری تم پر ہے زارا مما بابا دادی طوبیٰ کو تم نے سنھبالنا... میں نے بات کرلی ہے ٹکٹس کنفرم ہوگئی ہیں رات کی فلائیٹ ہے

حمزہ...

ہمم...

بھائی ٹھیک ہو جائیں گئیں نا...؟

وہ جس سوال سے بچ رہا تھا وہی ہوا تھا... اللہ پہ یقین رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا

بھائی بھی...؟ وہ شاہد مطمئن نہیں ہوئی تھی

کال کٹ گئی تھی زارا نے موبائل کی طرف دیکھا تھا اور لمبی سانس کھینچتے آنسو صاف کرتے ان سب کے بیچ آئی تھی

میں نے ڈاکٹر کو کال کی ہے ...

ہمم زارا سر ہلا کے رہ گئی تھی

دادی مما پلیز نہیں روئیں.... مجھے میرا بچہ لا دو زارا میں مر جاؤ گئی میرے اریان کے بغیر وہ... اسے کچھ ہو گیا تو میں کہا جاؤں گئی سمیرا بیگم کی التجائیں انکی آہ پکار سے حویلی کے در و دیوار تک تڑپ اٹھے تھے

حوصلہ کرو بہو... آسیہ بیگم نے انہیں گلے سے لگایا تھا

کیسے حوصلہ کروں اماں جی مجھ سے میرا سب لے لیں مجھے میرا اریان دے دیں... عون پلیز مجھے میرے اریان کے پاس لے جائیں اسے اپنی ماں کی یاد آ رہی ہو گئی ناوہ مجھے یاد کر رہا ہو گا میں رو رہی ہوں وہ بھی بے چین ہو گا عون صاحب سن رہے ہیں آپ مجھے لے جائیں وہاں میرا بیٹا تکلیف میں ہے اسے درد ہو رہا ہو گا وہ پتہ نہیں کیسے وہ تکلیفیں سہہ رہا ہو گا عون.. مم.. میرا بیٹا

زارا اور عون صاحب نے انکے بے ہوش ہوتے وجود کو سنبھالا تھا

سر... ہمیں یہاں سائن چاہئیے آپ کے

فیصل نے آنسو پونچھتے نظر اٹھا کے اپنے سامنے کھڑے ڈاکٹر

اور پھر اسکے ہاتھ میں تھامی فائل میں رکھے پیپر کو دیکھا تھا

سائن...؟

وہ سمجھا نہیں تھا سر ہمیں یہاں سائن چاہئیے اسکے مطابق ڈیورنگ آپریشن اگر پیشنٹ کو کچھ ہوتا ہے تو

بات کے اختتام سے پہلے ہی فیصل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے

چپ کرا یا تھا

سر سائن۔۔۔ڈاکٹر نے خاموش کھڑے دیکھ پھر سے پکارا تھا

ہو.. ہاں.. دماغ میں چلتے خیالوں کو جھٹکتے فیصل نے اپنے

ارگرد دیکھا تھا جہاں کوئی نہیں تھا خود پر ضبط پاتے مجبوراً فیصل نے ہی سائن کیا تھا۔۔۔ آنسو ٹوٹ کر پیپر پر گرا تھا

ڈاکٹر جا چکا تھا اور فیصل شاہ وہی اجڑی حالت لیے بینچ پر

ڈھے گیا تھا۔۔۔

وق.. وقاص.. حیام... اسنے حیرت سے مڑتے اس سے سوال کیا تھا حیام کو اپنے وارڈ میں نا پا کر ملائکہ کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے

یہی ہو گئیں تم.. تم ریلیکس کرو میں دیکھتا ہوں

وقاص اسے تسلی دیتے سامنے سے آتی نرس کی طرف بھاگا تھا

Excuse me sister ...

یہاں ہماری پیشنٹ تھی اس کمرے میں۔۔۔اب نہیں ہیں

یہ آپ کیا کہہ رہیں سر ابھی تو وہ یہی تھی اپنے کمرے میں

میں انکی میڈیسن لینے گئی تھی۔۔۔نرس حواس باختہ سی

کمرہ چیک کرتی انہیں میڈیسن دیکھاتے یقین دلا رہی تھی

یہی تھی تو کہاں گئی۔۔۔غائب ہو گئی اچانک۔۔۔میری بات

کان کھول کے سن لو تم لڑکی اگر حیام کو کچھ ہوا نا تو تمہارے

اس ہو سپٹل کو میں قبرستان بنادوں گئی

ملائکہ آگ بگولہ ہوتی اسکے سر پر آن پہنچی تھی

میم.. می.. میں ڈھو.. نڈتی

شٹ اپ۔۔۔ جسٹ شٹ اپ

ایک لڑکی نہیں سنھبالی گئی تم لوگوں سے اور یہاں کھڑی میں

میں کرر ہی ہو

ملائکہ۔۔۔ یار کالم ڈاؤن۔۔۔ اتنا غصہ ٹھیک نہیں ہے ہم ڈھونڈتے ہیں

نا بھابھی کو چلو میرے ساتھ۔۔۔

وقاص نے اسے وہاں سے لے جانا ہی بہتر جانا تھا کیونکہ

جتنے وہ غصے میں تھی بقول اسکے نرس کا حشر ہی کر دیتی

آپ بھی پلیز دیکھیں انہیں اور جیسے ہی کچھ پتہ چلے ہمیں انفارم کرے۔۔۔

سر میں سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرواتی ہوں

نرس سر ہلاتے وہاں سے غائب ہوئی تھی

آنکھوں میں انوکھی تڑپ تھی صدیوں کا انتظار تھا سوجھی

آنکھیں ایک ہی نقطے پر جیسے جم گئی تھی جسم حرکت کر رہا تھا مگر

ذہن اس ایک آخری مسکراہٹ میں اٹک کے رہ گیا تھا ڈوپٹے سے بے نیاز

وجود، لمبے الجھے بال شانوں پر پھیلے تھے بے ڈھنگی

چال چلتے وہ کوئی اور ہی تھی وہ لڑکی حیام اریان ملک کہیں سے نہیں لگ رہی تھی

اریان ملک کی بیوی نہیں تھی جس کے آنے کے بعد وہ بدلی بدلی

سی لگتی تھی چہرے پر جس کے سکون کی لہریں رقص کیا کرتی تھیں

جس کے رونے پر وہ تکلیف سے تڑپ اٹھتا تھا... جس کی پریشان

صورت دیکھ وہ بھی بے قرار سا نظر آتا تھا جس کو روتا دیکھ وہ خود بھی اذیت میں مبتلا ہو جاتا تھا... سب درست تھا زندگی نے اسے شوہر سے نہیں ہیرے سے نوازا تھا وہ اسکے لئے عام شخص محض چند روز میں سب سے عزیز ہو گیا تھا مگر وقت نے پاسا پلٹا تھا۔۔۔ ہمیشہ سب ایک جیسا نہیں رہتا... "اسکے لئے بھی نہیں رہا تھا۔۔۔ وہ دو ہاتھ جو ہمہ وقت اسکے آنسو پونچھنے کیلئے تیار تھے وہ نیلی آنکھیں جن میں اسے ہمیشہ اپنے لیے بے پناہ محبت اور بے قراری ہی نظر آتی تھی۔۔۔ وہ میٹھا محبت سے لبریز لہجہ جو اسکی سماعتوں سے ٹکراتا تھا تو روح تک سرشار ہو جاتی تھی

اسکا لمس جسے وہ پاتے ہی سکون کی وادیوں میں کھو جایا کرتی تھی۔۔۔ سب کچھ ہی تو تھا اسکے پاس... ابھی کل کی ہی تو بات تھی مگر آج وہ دید کی پیاسی نظریں، وہ خالی دامن، اجڑی حالت،

وہ عشق کی پوجارن سب ہار آئی تھی۔۔۔ اپنا عشق ہار آئی تھی وہ، زندگی بچی تھی، سانسیں چل رہی تھی

وہ مٹی کی مورت پتھریلی نگاہیں ہر ایک پر ڈالتی ٹرانس میں چلتی جا رہی تھی۔۔۔

تم سمجھتی کیوں نہیں ہوں تمہاری یہ بے رخی مجھے مار رہی ہے ... حیام ... اگر میں مر گیا... میں کبھی نہیں ڈرا مگر آج ڈر رہا ہوں تمہیں کھونے سے ... تمہاری نفرت مجھے جیتے جی مار رہی ہے ... حیام مت کرو میرے ساتھ ... اریان ملک کی محبت ہو ... تمہاری نفرت ... یہ بے رخی ... تم بہت ظالم ہو۔۔۔

بس کرو ... چپ ہو جاؤ.. خدا کا واسطہ ... میرا دماغ پھٹ جائے گا آنسو لڑیوں کی صورت میں بہتے چہرا گیلا کر رہے تھے۔۔۔ وہ الفاظ نہیں ہتھوڑا تھے جو اسکے ذہن پر پوری قوت سے لگ رہے تھے وہ روتی سسکتی ہوسپٹل کے وسط میں اپنی بربادی پر ماتم کناں ہوئی تھی آتے جاتے وہ لوگ کوئی بے حسی سے دیکھ رہا تھا تو کسی کی نظروں میں افسوس جھلک رہا تھا مگر وہ کہاں دیکھ رہی تھی وہ اندھیروں میں ڈوبی لڑکی صرف رو رہی تھی جیسے اگر ابھی بھی ضبط رکھتی تو دل بند ہو جاتا، درد کی شدت سے پھٹ جاتا ۔۔۔ آنکھیں سرخ انگارہ

ہوئی تھی

تم پچھتاؤ گئی...

اسکے سماعتوں میں وہ کرب زدہ آواز ابھری تھی اور حیام وہی

فرش پر بیٹھتی ڈھارے مارتی رو دی تھی

حیام ...

وہ اسے ہر وارڈ میں ڈھونڈ کے آچکی تھی ہو سپٹل کا آخری فلور

تھا جہاں وہ اور وقاص بھاگتے بھاگتے پہنچے تھے۔۔۔

حیام کی رونے کی آواز انہیں وہاں کھینچ لائی تھی

ملائکہ ہوا کی تیزی سے اس تک پہنچتی اپنے سینے سے لگا گئی تھی اس کو اتنی شدت سے روتا دیکھ ملائکہ کی آنکھیں چھلکی تھی

وہ اسے کیا دلاسہ دیتی وہ خود اس دکھ سے دوچار ہوئی تھی

می.. میں پچھتا رہی ہوں اسے بولو کہ حیام پچھتا رہی ہے

وہ مر جائے گئی اسے بتا کے آؤ۔۔۔اس سے منت کرو ایک بار ا

جائے۔۔۔میں کبھی اسے تنگ نہیں کروں گئی میں کبھی اس سے تلخ کلامی نہیں کروں گئی اسے بولو نا ایک بار سن لے ایک بار صرف ایک موقع دے میں سب ٹھیک کر دوں گئی۔۔۔

حیام...

ملائکہ نے لمبی سانس کھینچتے خود کو کمپوز کرتے

اسکا چہرا اتھاما تھا۔۔۔۔

ملائکہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے حیام کے جڑے ہاتھوں کو پکڑے اسکی آہ و پکار اسکا رونا تڑپنا دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے بے ساختہ اریان ملک یاد آیا تھا وہ بھی تو ایسے ہی تڑپتا تھا اسکے لئے مگر وہ اتنی بے حس بن گئی تھی اسکے رونے تڑپنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

حیام کا بے جان ہوتا وجود اپنی باہوں میں جھولتا دیکھ وہ ہوش کی دنیا میں آئی تھی۔۔۔

نرس سٹیچر لے کے آئیں۔۔۔ حیام کو بے ہوش ہوتا دیکھ

وقاص کی بارعب آواز اس فلور پر گونجی تھی

سٹاف وہاں پہنچتا اس سے پہلے ہی ملائکہ نے ہاتھ میں پکڑی حیام کی چادر کو اسکے شانوں پر اچھے سے پھیلایا تھا

میم آپ باہر ہی رکیں۔۔۔ نرس ان دونوں کو باہر ہی روکتی

خود حیام کے روم میں گئی تھی

ملائکہ سر ہلاتی وہی رکی تھی

فکر نہیں کرو... سب ٹھیک ہو جائے گا... اللہ پر بھروسہ رکھو

وقاص کا کندھے پر رکھا ہاتھ اسنے اپنے ہاتھ میں لیا تھا

میں ٹھیک ہوں وہ پھیکا سا مسکرائی تھی۔۔۔ میں حمزہ کو

کال کر کے آتی ہوں۔۔۔ وہ توقف کے بعد بولی تھی

ملائکہ وہاں سے ہٹتی جب اسکی نظر سامنے سے آتے ڈاکٹر پر

پڑی تھی جو حیام کے روم میں جا رہا تھا

ایک منٹ کہاں جا رہے ہیں آپ...؟

وقاص کو اسکے سوال پر تعجب ہوا تھا

جی میں ڈاکٹر ہوں اندر پیشنٹ کا معائنہ کرنے...

یہی سٹاپ لگاؤ... مسٹر ڈاکٹر۔۔۔ ملائکہ اپنے سامنے کھڑے اس

اکیس بائیس سال کے خوش شکل ڈاکٹر کو دیکھتے کڑے تیوروں میں بولی تھی

باہر آؤ تم! ...

روم میں کھڑی نرس اسکی آواز پر فوراً سے باہر آئی تھی

وقاص سمیت ڈاکٹر اور نرس بھی اس خونخوار شیرنی کی

تیوروں پر خوفزدہ ہوئے تھے

وقاص نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر کچھ بھی پوچھنے کا ارادہ ترک کیے چپ چاپ پیچھے کو کھسک گیا تھا

یہاں فی میلز ڈاکٹر نہیں ہیں...؟

وہی کڑک غصیلہ لہجہ تھا

ج..جی ہیں..

بیچاری نرس جو پہلے والی عزت پر اس سے چھپتی پھر رہی تھی دوبارہ اپنی شامت آتے دیکھ رونی صورت بنا گئی تھی

جب ہیں تو تم سے کس نے کہا کہ اس روم میں میل ڈاکٹر جائے گا

میم...

میری بات کان کھول کے سنو لڑکی ...

جب تک یہ یہاں زیرِ علاج ہیں انکے روم میں کوئی میل ڈاکٹر تو

کیا کوئی میل ورکر بھی نہیں جانا چاہئیے اور اگر ایسا ہوا تو سوچ

لینا میں تمہارا کیا حشر کروں گئی اور اب جاؤ کسی فی میل ڈاکٹر کو بلا لے کے لاؤ۔۔۔

ملائکہ اسے سخت لہجے میں تنبیہہ کرتی اس ڈاکٹر کے سامنے آئی تھی

میرے خیال سے مجھے میری بات دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے

ملائکہ نے اسے سر تا پاؤں دیکھتے دانت پیسے تھے

اف ایٹیٹوڈ!...

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ڈاکٹر شہیر وہاں سے پاؤں پٹختا نکل گیا تھا

وقاص نے حیرت سے اپنی بیوی کو دیکھا تھا جو اریان ملک کی

غیر موجودگی میں حیام کیلئے اتنی ہی پوزیسیو ہو رہی تھی جتنا اریان ملک ہوتا تھا

ڈاکٹر حیام کا چیک اپ کرتے باہر آئی تھی جہاں ملائکہ بے صبری

سے اسکی منتظر تھی۔۔۔

ڈاکٹر اب کسی ہے وہ..؟

She is not well mam ...!

انکو کیئر کی سخت ضرورت ہے وہ جس ٹرانس سے گزر رہی ہیں

وہ انکے مائنڈ پر افیکٹ کر رہا ہے جو انکی طبیعت کیلئے اچھی بات نہیں ہے ایک تو وہ پہلے سے ہی اتنی ویک ہیں اور اب انکی جو مینٹل ہیلتھ ہے ایسی کنڈیشن میں انکو برین ہیمرج بھی ہو سکتا اینڈ آئی تھنک...

ملائکہ نے ڈاکٹر کی سوالیہ نظروں کا مفہوم سمجھتے سر اثبات میں ہلایا تھا

پھر تو آپ کو اور بھی احتیاط کرنی چاہئیے اگر اب انہیں

اٹیک ہوا تو بچنے کے چانسز 10 پرسنٹ بھی بامشکل ہوں گئیں

ابھی کیلیئے میں نے انہیں سکون کا انجیکشن دے دیا

انہیں ریسٹ کرنے دیں اور ٹینشن سے دور رکھیں۔۔۔

ملائکہ نے پریشان نظروں سے وقاص کی طرف دیکھا تھا جو

خود اضطرابی کیفیت میں کھڑے اسے تک رہا تھا۔۔۔ ایک طرف اریان تھا اور دوسری طرف حیام ... ملائکہ کی جان سولی پر ٹنگی تھی وہ بس اب ایک ہی دعا کر رہی تھی جلد از جلد وہ سب یہاں پہنچ جائیں اور اسکی پریشانی بٹ جائے

تم جاؤ اریان کو دیکھ کر آؤ۔۔۔ میں یہاں ہوں

وقاص اسکا کندھا تھپتھپاتے تھکے ہوئے لہجے میں بولا تھا

بات ہوئی...؟

ہاں...

بس ایک لفظی جواب آیا تھا

پریشان ہوئے ہوں گئیں...

وہ ہنوز آنکھیں موندے بولا تھا

قیامت ٹوٹی ہے وہاں فیصل...

وہ سرد لہجے میں بولا تھا

کب تک پہنچ جائیں گئیں وہ...؟

حمزہ کی بات اگنور کرتے اسنے نظریں چھت پر ٹکائی تھی

تین سے چار گھنٹے....

کیسے سنھبالیں گئیں انہیں...؟

اسنے سوال کرتے کرب سے آنکھیں میچی تھی

اللہ ہے نا... اسنے آزمائش میں ڈالا ہے وہی صبر دے گا

حمزہ کے لہجے میں یقین بول رہا تھا

مایوسی کفر ہے... ہر حال میں اس ذات پر یقین رکھنا چاہیئے

وہ مصیبت میں ڈالتا ہے تا کہ ہم اسکی طرف رجوع کریں اس سے مانگے اس کے آگے گڑ گڑائیں نا کہ مایوس ہو کر بیٹھ جائیں

اور مجھے پورا یقین ہے بھائی پہلے جیسے صحت یاب ہو جائیں گئیں

بھائی ٹھیک ہو جائیں گئیں۔۔۔

آئی سی یو روم کے ٹاپ پر لگے ریڈ بلب کی روشنی کو دیکھتے

وہ بڑبڑایا تھا۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہو۔۔؟

اسے اچانک سے اٹھتے دیکھ حمزہ نے سوال کیا تھا

اپنے بھائی کو مانگنے...

حمزہ نے نظریں پھیرے اسکی چوڑی پشت کی طرف دیکھا تھا

بھابھی کیسی ہیں...؟

ملائکہ کو آتے دیکھ اسنے پہلا سوال اسی کے متعلق پوچھا تھا

جیسا اریان ہے...

پتھریلی نظر اس روم کے دروازے پر ٹکاتے عام سے لہجے میں کہا تھا

کتنی عجیب بات ہے نا....

چوٹ ایک کے دل پر لگی اور چپ دو وجود ہو گئے

اسکے لہجے میں نمی اتری تھی

دلوں کے معاملے عجیب ہی ہوتے ہیں، سمجھ سے باہر،

کہنے کو دل ہمارے جسم کا سب سے نازک حصہ ہوتا ہے

پر دیکھا جائے تو سب سے زیادہ تکلیف بھی یہی سہتا

اسنے لمبی سانس کھینچتے اسے ہوا کے سپرد کیا تھا

کتنا وقت لگے گا...؟

حمزہ نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا جو

اس آپریشن تھیٹر پر جمی تھی

ہارٹ سرجری ہے...پانچ سے چھ گھنٹے کہیں نہیں گئے

فیصل کہاں ہے..؟

اللہ سے ہم کلام ہونے گیا ہے...

مجھے بہت فکر ہو رہی ہے اسکی...وہ بہت جذباتی ہے

کوئی شک نہیں مگر صابر بھی ہے

وہ ذرا سا مسکرایا تھا

بے شک...

وہ بولتے سر جھکا گئی تھی

درانی انکل کو بھی کال کی...؟

کچھ پل کی چھائی خاموشی ٹوٹی تھی

ہاں... رو رہے تھے... اللہ کے واسطے دے رہے تھے

انکی بیٹی اور اسکے شوہر کو کچھ نہیں ہونا چاہئیے ورنہ...

میری برداشت ختم ہوئی تھی میں نے کال کٹ کر دی

آرزدگی سے کہا تھا

افففف یہ باپ کی محبت...

اسکے لہجے اور آنکھوں میں بیک وقت حسرت ابھری تھی

ہائی پروفیشنل ڈاکٹرز کی ایک ٹیم موجود تھی اس روم میں

ڈاکٹرز کی آجا لگی تھی آپریشن جاری تھا اندر موجود شخص

کی سانسوں میں ان سب کی سانسیں اٹکی تھی دم سادھے ٹکٹکی باندھے انکی نظریں اس دروازے پر ٹکی تھی

جہاں سے نرسیں آجا رہی تھی

اور کتنا ٹائم لگے گا ڈاکٹر...؟

آخر اتنے دیر ضبط کے بعد حمزہ نے سوال کیا تھا

دیکھیں سر یہ میجر آپریشن ہے... ٹائم لگے گا

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں کہتا جا چکا تھا

تین گھنٹے گزر گئے ہیں بھائی...

وہ بچوں جیسے بولا تھا

ملائکہ اسکے بچوں جیسے شکایت کرنے پر مسکرائی تھی

اللہ پر بھروسہ رکھو میرے بھائی...

حمزہ نے اسکا کندھا تھپتھپایا تھا

فیصل...

ہوووو...

مما بابا اور باقی سب پہنچنے والے ہوں گئیں... تم ایئرپورٹ

چلے جاؤ ...

پر ابھی تو ٹائم ہے...؟

اسنے کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالتے کہا تھا

ائیر پورٹ دور ہے یہاں سے اب نکلو گئے تو پہنچنے میں

ٹائم لگ جائے گا... اور وقاص کو بھی ساتھ لیتے جانا

ملائکہ وقاص کہاں ہے...؟

میں نے اسے انفارم کر دیا وہ باہر ویٹ کر رہا ہے

خیال رکھنا اپنا ...

وہ پھیکا سا مسکرائی تھی

جواباً وہ سر ہلاتا انکی نظروں سے اوجھل ہوا تھا

میں حیام کے پاس جارہی ہوں... کوئی بھی بات ہو مجھے

کال کر کے فوراً انفارم کرنا

اوکے... تم بھی

مزید ایک گھنٹہ گزر گیا تھا اسکی نظر تب سے حیام کے چہرے

پر جمی تھی وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی نظر آرہی تھی

اسکی محبت یکطرفہ نہیں تھی... ملائکہ زیرِلب بڑبڑائی

تھی جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ حیام تمہارا اریان تمہیں اس حال میں نہیں دیکھ پائے گا.... اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتی وہ سرگوشیاں کررہی تھی.. حرکت کرتے ہاتھ رکے تھے ملائکہ نے حیام کا چہرا دیکھا تھا

جو پسینے سے پوری طرح بھیگ چکا تھا ہونٹ ہل رہے تھے شاہد وہ کسی بُرے خواب کے زیرِ اثر تھی

حیام... اسکے جسم میں لرزش ہوتے دیکھ ملائکہ بوکھلاہٹ کا

شکار ہوتے اسے پکار رہی تھی

کمرے میں اسکی دلخراش چیخ گونجی تھی خواب کا اثر

ٹوٹا تھا حیام لمبے لمبے سانس لیتی چہرے پر خوف کے آثار

نمایاں تھے

حیام تم ٹھیک ہو... اسکی کمر سہلاتے ملائکہ نے ماتھے پر

ابھرے پسینے کے ننھے ننھے قطرے صاف کیے تھے

می.. میں انہیں.. بلا رہی تھی... وو.. وہ سن رہے.. تھے

تت.. تمہیں پتہ وہ.. مسکرا رہے تھے

ملائکہ کو اس لڑکی پر ترس آیا تھا

وہ کہاں گئے ابھی تو میرے پاس تھے

اسکی طرف دیکھتے حیام نے اپنی سرخ سوجھی ہوئی سوالیہ

نظریں اس پر گاڑھی تھی

وہ یہی ہے تم آرام کرو ابھی آجائے گا

نہیں مجھے ابھی لے کے جاؤ ورنہ میں خود چلی جاتی ہوں

ہاتھ پہ لگی ڈرپ بے دردی سے کھینچتے وہ شاہد اس خواب کے

اثر سے نکلی نہیں تھی

ملائکہ کو وہ گہرے صدمے کا شکار ہوتی نظر آرہی تھی

نظر چہرے سے ہٹتے ہاتھ پر گئی تھی جہاں سے ڈرپ کھینچنے کی وجہ سے خون بہنے لگا تھا

کاٹن ہاتھ پر رکھتے ملائکہ نے اسے جوتے پہنائے تھے

اور اپنے ساتھ لیے اریان کے وارڈ کی طرف بڑھ گئی تھی

وہ شاہد اسے خواب اور حقیقت میں چھپی سچائی سے

روشناش کرانا چاہتی تھی جانتی تھی یہ صدمہ وہ سہہ نہیں

پائے گئی مگر اسے کسی دھوکے میں بھی نہیں رکھنا چاہتی تھی

ہم کہاں جارہے ہیں.. اور اریان کہاں ہیں؟

اسی کے پاس جارہے ہیں

وہ مختصر سا جواب دیتی خاموش
خاموش ہوئی تھی
وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا نظر آرہا تھا مگر اسکی سوچوں
کا تسلسل یکدم ٹوٹا تھا ملائکہ کو حیام کے ساتھ دیکھتے حمزہ
فوراً سے قریب آیا تھا
ملائکہ... وہ اسکے نام سے آگے کچھ بولتا ملائکہ نے اشارے سے

سے چپ کرایا تھا

یہاں ہے اریان...

ملائکہ اسے دروازے پر بنے چھوٹے سے شیشے کی طرف اشارہ کرتی پیچھے ہٹی تھی

اسنے پاؤں اٹھائے شیشے سے اندر جھانکا تھا اور وہی پل تھا

خواب اور حقیقت کے درمیان کا پردہ گرا تھا... خواب ہمیشہ سچ جیسے لگتے ہیں مگر ہوتے نہیں ہیں اور حقیقت جو پتھر پر لکیر جیسی اٹل ہوتی ہے مگر ہم مانتے نہیں ہیں

آج بھی وہی ہوا تھا سچ کا لبادہ اوڑھے وہ محض خواب، خواب ہی رہ گیا تھا اور حقیقت اس سے الٹ کر دی گئی تھی

سامنے بستر پر لاتعداد مشینوں میں جکڑے اس وجود پر نظر پڑی تھی اور وہی رک گئی تھی... سب رواں تھا مگر اسکی سانسیں، سوچیں، خیال و خواب سب رک گیا تھا

چہرا بھیگ رہا تھا جسم کپکپانے لگا تھا ٹانگوں میں اب مزید کھڑے ہونے کی سکت نہیں بچی تھی اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی دو مہربان پر شفقت ہاتھوں نے اسکے گرتے وجود کو اپنی کمزور گرفت میں تھاما تھا

بابا ...

اسے جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا

جی بابا کی جان...

درانی صاحب اسے نظروں میں بھرے ماتھا اور ہاتھوں پر

بوسہ دیتے غمگین ہوئے تھے

بابا... اریان.. وہ وہاں

اس کمرے کی طرف اشارے کرتے حیام انکے باہوں میں سمٹی

ایک بار پھر شدت سے رو دی تھی

وقاص اور فیصل کے ہمراہ ان سب کو وہاں قدم رکھے سیکنڈز

ہی گزرے تھے ۔۔۔ وہ جو سارے راستے صبر کرتے آئے تھے حیام کی شدت پر ان سب کی آنکھیں

چھلک اٹھی تھی

حیام بچے... سمیرا بیگم کی اسے تڑپتے دیکھ فوراً سے اسکے

پاس پہنچی تھی... سنھبالیں خود کو میری جان کچھ نہیں ہوگا اریان کو

درانی صاحب کے حصار سے نکلتی حیام نے اس ہستی کو دیکھا

تھا جس کے اسکی زندگی میں آنے کے بعد اسنے حیام کو ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی

ممّا... شدت سے پکارتی ان سے لپٹی تھی

جیسے وہ اسکی سگی ماں تھی

ممّا.. وہ ناراض ہو گئے ہیں.. مجھ سے.. بات نہیں کرتے وہ ممّا آپ بولیں نا انہیں مجھے معاف کر دیں..

آپ انہیں بولیں گئ نا تو وہ ضرور سنے گئیں وہ کہتے ہیں وہ آپ کے فرمابردار بیٹے ہیں وہ آپ کی بات کبھی نہیں ٹالے گئیں... انکا چہرا اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ منتیں کر رہی تھی

اپنی بیٹی کی حالت پر درانی صاحب کی آنکھوں سے

آنسو لڑیوں کے صورت میں بہنے لگے تھے

فیصل نے انہیں سہارا دیتے بینچ پر بیٹھایا تھا

سب سے پہلے آپ رونا بند کریں... سمیرا بیگم اسکے آنسو

پونچھتی اسے فرش سے اٹھائے بینچ پر لائی تھی

رونا مایوسی کی علامت ہے حیام... مجھے بھی دکھ ہے میں ماں ہوں اسکی مگر میں رو نہیں رہی اسکے لئے دعا کر رہی ہوں کیونکہ مجھے میرے رب پر پورا بھروسہ ہے آپ نے دعا کی اپنے اریان کیلئے... سمیرا بیگم نے اسکی طرف دیکھا تھا جو یک ٹک انہیں ہی دیکھے جا رہی تھی ۔۔ اس ذات سے مانگیں بچے، وہ کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا... رونا ہے تو انکے سامنے روئیں انکے آگے گڑ گڑائیں... ان آنسوؤں کو سجدوں میں بہائیں... اللہ پر یقین رکھیں... کیونکہ وہی ہے, وہی دے سکتا

کوئی اسکا ثانی نہیں ہے، وہی دے گا ...! جائیں اللہ کے سامنے فریاد کریں ...! سمیرا بیگم اسکے آنسو خشک کرتی ذرا سا مسکرائی تھی

اسکا دماغ کہیں اور ہی جا اٹکا تھا وہ تکلیف میں تھی اسکا خود پر آنسوؤں پر کوئی کنٹرول نہیں تھا وہ شخص جس کی ذرا سی تکلیف پر وہ خود بھی اذیت میں مبتلا ہو جاتی تھی آج اسکو اس حال میں دیکھتے بھلا کیسے ضبط کر جاتی مگر اسے کرنا تھا آنسوؤں پر اس شدید درد پر جو اسکے دل میں اٹھتا تھا اس تڑپ پر جو اسکی ایک جھلک کے لئے تڑپا رہی تھی

اسنے جبراً مسکرانا چاہا تھا مگر وہ بھی نا کر سکی تھی

اپنی چادر سنبھالتے وہ قدم اٹھاتی گئی تھی

اسکا فرض تھا... اسکے پاس امانت تھی اریان ملک کی بیوی

وہ کیسے اسے اکیلا چھوڑ سکتی تھی۔۔۔ ملائکہ اسے جاتے دیکھ فوراً سے اسکے پیچھے لپکی تھی

وقاص درانی صاحب کو تسلی دیتے انکے پاس ہی بیٹھا تھا

طوبیٰ کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے فیصل کا اسکی حالت کو دیکھتے اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا ۔۔۔ زارا سمیرا بیگم کے پاس بیٹھی پریشان نظروں سے حمزہ کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے سے ہی پریشانی واضح تھی عون صاحب بھی دل مضبوط کرتے اپنے بیٹے کے لئے دعا گو تھے

یہ سب آخر ہوا کیسے حمزہ ...

عون صاحب کے ذہن میں گردش کرتا سوال زبان پر آیا تھا

میرا بھی یہی سوال ہے ...

فیصل نے پریشان نظر حمزہ کی طرف اٹھائی تھی

حمزہ جو جواب کیلیئے اسکی طرف دیکھ رہا تھا اسے

اپنی طرف دیکھتا پا کر تاسف سے سر ہلا کے رہ گیا تھا

مطلب اب یہاں بھی اسے ہی جھوٹ بولنا تھا

سمیرا بیگم عون صاحب طوبیٰ، زارا اور درانی صاحب کی

نظر بھی خود پر پا کر حمزہ نے گلا کھنگالا تھا

وقاص رضا خاموش سا بیٹھا انکے نئے بہانے کا انتظار

کر رہا تھا

وہ ایکچولی مما.. اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہاں سے بتانا شروع کرے

اسلام علیکم اویری ون !...

جہاں کیف یوسف اتنے سارے لوگوں کو دیکھ حیران تھا

وہی حمزہ بھی اسکی غلط اینٹری پر جز بز ہوا تھا

کیف کے ہمراہ دو لوگ اور آئے تھے جنہوں نے حمزہ فیصل اور وقاص کو دیکھتے سلیوٹ کیا تھا

اس آرمی کی وردی میں ملبوس ینگ مین کو دیکھتے جہاں سب کی نظروں میں الگ الگ سوال ابھرے تھے وہاں ان کا انہیں یوں سلیوٹ کرنا حمزہ کا دل چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے

لگتا ہے میں نے غلط وقت پر اینٹری دی ہے... کیف ان سب کی نظروں میں جھلکتے سوال دیکھتا افسوس سے بولا تھا

یقیناً وہ اسکے گھر والے تھے جو سچائی نہیں جانتے تھے اور اب میری وجہ سے اففف... کیف نے ماتھا مسلا تھا

وہاں سب کی حیران پریشان نظریں حمزہ اور فیصل پر ٹکی تھی... سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا

اچانک نسوانی آواز نے وہاں کی خاموشی توڑی تھی

سر ہمیں بتائیں اریان ملک پر گولی کس نے چلائی؟

اجمل پاشا اور اسکے کیسل کو کس نے تباہ کیا؟

کیا اریان ملک اور انکی ٹیم کو اس مشن کی اجازت دی گئی تھی؟

ملٹری نے بھی انکا ساتھ دیا ہے آپ کیا کہنا چاہئیں گئیں اس بارے میں...؟

ان کو یہاں کس نے بلایا...؟

حمزہ دبے دبے غصے میں بولتا آگے آیا تھا

یہ پریس والے کبھی باز نہیں آئیں گئیں

سوری حمزہ مجھے لگتا یہ میرا پیچھا کرتے کرتے یہاں پہنچے ہیں کیف نے حمزہ کی طرف دیکھتے شرمندگی سے کیا تھا

فیصل وقاص ان سب کو یہاں سے باہر بھیجو...

حمزہ بولتا سیکیورٹی کو کال کرنے کیلئے سائیڈ پر ہوا تھا

ان میں سے کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

حویلی کے تمام افراد دم سادھے ان کے سوال سن رہے تھے

سر ہم ایسے نہیں جائیں گئیں ہمیں جواب چاہیئے

سر کیا یہ سچ ہے اریان ملک کی وائف کو اجمل پاشا نے اگواہ کروایا تھا؟ ان میں سے ایک رپورٹر فیصل کے سامنے آیا تھا

سر جواب دیں اریان ملک مشہور بزنس مین وہ ایک سیکریٹ ایجنٹ ہیں کیا یہ بات سچ ہے...؟

اس سوال نے انکی شناخت کھول کے رکھ دی تھی

ان میں سے کوئی بات سچ نہیں ہے آپ لوگ جاسکتے ہیں

یہاں سے...

حمزہ دانت پیستے غصے کو کنٹرول کرنے کی ہر کوشش کر رہا تھا

سر کیا یہ بات سچ نہیں ہے کہ آپ چاروں ایک ٹیم سے ہی منسلک ہیں اور اجمل پاشا کے کیسل سمیت اسکے تمام خفیہ جگہوں کو ختم کرنے والا اریان ملک ہے؟

رپورٹر اپنا مائیک آگے لاتے پھر سے بولا تھا

سر ہمیں جواب چاہئیے

حمزہ فیصل وقاص سمیت کیف کا بھی دماغ گھوم اٹھا تھا

اتنی انفارمیشن انہیں کیسے ملی سب یہی سوچ رہے تھے

شور بڑھتا جا رہا تھا اندر آپریشن چل رہا تھا حمزہ کو فکر تھی تو صرف اپنے بھائی کی وہ کچھ بولتا اچانک فضا میں خاموشی چھا گئی تھی

کس کس کو جواب چاہئیے بولو...؟

ملائکہ اپنی گن لوڈ کرتے اس ہجوم کے سامنے آئی تھی

اسکے ہاتھ میں گن دیکھتے وہاں موجود تمام رپورٹرز کے چھکے

چھوٹے تھے

نظر نہیں آرہا آپ سب کو یہ ہوسپٹل ہے آپ کے فضول سوال

انسانوں کی زندگیوں سے بڑھ کر ہیں کیا۔۔Bloody non_ sense people's

دفعہ ہو جائیں یہاں سے اور جس کو کوئی جواب چاہیئے وہ رک

سکتا.. اسنے گن سامنے کی تھی

تمام رپورٹرز بوتل کے جن کی طرح وہاں سے غائب ہوئے تھے

آج سے پہلے اسے اتنے غصے میں کسی نے نہیں دیکھا تھا

اپنے کسی بھی رویے کی وضاحت دیئے بغیر وہ مڑی تھی

اب سچائی چھپانے کا کوئی فایدہ نہیں ہے حمزہ...

ایک جملہ بولتے وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی چلی گئی تھی

اور کیف یوسف ایک بار پھر اس لڑکی کی ہمت اور بہادری پر

داد دیئے بنا نہیں رہ سکا تھا جس کراوڈ کو وہ چار مرد ہینڈل نہیں کر پائے تھے اسے اس اکیلی لڑکی نے دم

دبا کے بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا

میں کوشش کروں گا ایسی کوئی نیوز بھی ٹی وی چینلز پر

پبلش نا کی جائے جس سے تم لوگوں کی آئی ڈینٹٹی ریویل ہو

خیال رکھنا اپنا اور ہاں وہ تمہاری ٹیم میٹ ٹھیک کہہ کے گئی ہے

دوبارہ آؤں گا... کیف یوسف مسکراتے وہاں سے جاچکا تھا

حمزہ اسے جاتے دیکھ واپس مڑا تھا جہاں وہ تمام لوگ

حیرت میں مبتلا کھڑے تھے اسنے نے بیٹھتے ان سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

اللہ جی... !دو نفل ادا کرتے اسنے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تھے

آنسو ٹوٹ کے ہتھیلی پر گرا تھا

میں جانتی ہوں یہ آزمائش ہے اور آپ آزمائش میں بھی اپنے

پیاروں بندوں کو ڈالتے ہیں میں مایوس نہیں ہوں اللہ جی مگر میرا دل دکھ رہا ہے، غم کی شدت سے

پھٹ رہا، بے شک آپ صبر دینے والے ہیں بے شک آپ کے ہر کام میں کوئی مصلحت ہوتی ہے میں

آپ کی ہر رضا میں راضی ہوں مگر میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی اللہ جی... سب کو صبر آجائے گا مگر

مجھے صبر نہیں آئے گا میں نے ہمیشہ اسکا دل دکھایا لفظوں سے، لہجے سے اپنے رویے سے... وہ مجھ سے

محبت کرتا رہا

اللہ جی اور میں نفرت کرنے میں مصروف تھی وہ معافی مانگتا رہا اور میں بے حس بنی رہی میرے

آنکھوں پر دل پہ انتقام کی پٹی بندھی تھی میں اندھی ہوگئی تھی

اس انتقام میں ... مجھے معاف کر دیں ... آپ واقف ہیں میرے دل کے حال سے میں کیسے صبر کروں میں کیسے ان آنسوؤں پر بندھ باندھوں اسے لوٹا دیں اللہ جی ... می .. مجھ سے نہیں .. ہو گیا یہ ... میں اتنی بڑی قربانی نہیں دے سکتی ... میرا دل بند ہوتا جب میں اسکی دوری کا تصور کرتی ہوں آپ تو سب جانتے ہیں نا پھر کیوں ہے آزمائش اسے ختم کر دیں اسے ٹھیک کر دیں میری ہمت جواب دے رہی ہے

میں نے اسکی قدر نہیں کی مگر مجھے ایک موقع چاہیئے آپ تو

رحم فرمانے والے ہیں مجھ پر رحم فرمائیں میری فریاد سن لیں

میرے ان اٹھے ہاتھوں کی خاطر میری دعا سن لیں وہ روتے روتے سجدے میں جھکی تھی ایک آخری بار سن لیں پلیز اسے تاعمر میرا بنا کے لوٹا دیں اسے تکلیف میں دیکھ کر میں پل پل بکھر رہی ہوں میری تڑپ کم کر دیں پلیز اللہ جی ... اسے بولیں میرا نام لے مجھ سے بات کرے مجھے دیکھے ... میں اسے محسوس کرنا چاہتی ہوں میں اسکی آواز سننے کو ترس گئی ہوں ....

ہلکے ہلکے ہاتھ جائے نماز پر مارتی وہ بلک بلک کر رو دی تھی

پاس کھڑی ملائکہ کو اسکی محبت پر رشک آیا تھا

دل میں آمین بولتے اسنے حیام کا کندھا تھپکا تھا

سچے دل سے مانگی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

ملائکہ اسکے آنسو اٹھاتی ذرا سا مسکراتے بولی تھی

حیام نے بھیگی پلکیں اٹھائے اسے دیکھتے کندھے پر سر رکھا تھا۔۔ تمہیں معلوم ہے ملائکہ مجھے اس دن سے اس سے محبت ہے جب اسنے مجھ سے کہا کہ اسکے لئے میری جدائی موت ہے مگر پھر سب بدل گیا ...وہ گھٹی گھٹی آواز میں رو رہی تھی ہمارا رشتہ جزبات خیالات سب بدل گئے مگر میرا دل نہیں بدلا میں جھوٹ بولتی رہی اریان سے سب سے بڑھ کر خود سے کہ میں اس سے نفرت کرتی ہوں ...

تو تمہیں کبھی اریان سے نفرت نہیں ہوئی...؟

اسکی آواز میں حیرت تھی

اسکی پاکیزہ اور سچی محبت نے مجھے کبھی اس سے نفرت

محسوس ہونے ہی نہیں دی... جب بھی کوشش کرتی تھی محبت اسکے آڑے آتی تھی... میں اس سے نفرت کرتی ہوں یہ صرف میں خود کو تسلی دینے کیلئے دن میں ہزار دفعہ دوہراتی تھی مگر عمل نہیں کر پائی میں اس جملے پر...

آنسوؤں میں شدت در آئی تھی

میں جب بھی اسے تکلیف دیتی تھی تو خود بھی اس تکلیف سے

گزرتی تھی تم کہتی ہو سچے دل سے مانگی دعا قبول ہوتی ہے مگر گنہگاروں کی دعا قبول نہیں ہوتی ملائکہ...

میں اریان ملک کی گنہگار ہوں... ایک بار نہیں بارہا دفعہ

اسکا دل توڑا ہے میں نے

اور دل توڑنے کی معافی تو میرا خدا بھی نہیں دیتا

خود کو گنہگار مت ٹھہراؤ حیام...

وہ ذات معاف کر دیتی ہے جب غلطی کا احساس ہو جائے

جب معافی مانگ لی جائے ...

کیسے مانگوں معافی... وہ تو سنتا ہی نہیں ہے

سر دوبارہ سے سجدے میں رکھتی وہ تقدیر سے ہاری

لڑکی پھر سے رو دی تھی۔۔۔ صرف وہ آنسو ہی تھے جن پر اسکا

زور تھا جن کو بہا کر وہ دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی

لاکھ بار اجازت مانگنے پر بھی بھائی کو اجازت نہیں ملی

اسلئے انہوں نے یہ قدم اٹھایا.... ملائکہ کو بھابھی کی زمہ داری سونپ کر وہ خود یہاں آ گئے ہم بھائی کو

اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے ہم بھی یہاں آ گئے

ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہاں کیا ہو چکا نا بھائی

کو نا ہمیں... اور جب معلوم ہوا تو جیسے قیامت ٹوٹی تھی بھائی پہلی فرصت میں اجمل پاشا کے کیسل گئے تھے وہاں بھی اللہ کے شکر سے ہمیں کامیابی ہی نصیب ہوئی مگر عین وقت پر اسنے پاس پڑی گن اٹھائی

اور...

وہ رکا تھا اور سرد آہ بھری تھی عون صاحب نے اسکے

کندھے پر ہاتھ دھرے دلاسہ دیا تھا

صبر رکھو میرے بچے سب ٹھیک ہو جائے گا

غمگین مت ہو اللہ پر یقین رکھو ...

انکے لہجے میں نمی اتری تھی

اتنے بڑے سچ پر وہ سب ہی ہکا بکا حمزہ کو دیکھ رہے تھے

مگر نا موقع تھا نا دستور۔۔۔ اسلئے کسی نے مزید اس بات کو بڑھانے کی کوشش نہیں کی تھی

میں مایوس نہیں ہوں مما... مگر دل دکھ رہا پر صبر کر رہا

ہوں اور مجھے یقین ہے میرا اللہ ہمارے صبر کا بدلہ ہمیں ضرور

دے گا

سب کے لبوں سے بیک وقت آمین نکلا تھا

آپ نے کچھ کھایا...؟

حمزہ نے طوبیٰ کی طرف دیکھا تھا جو فیصل کی بازو سے چپکے اداس رونی صورت بنائے سفید فرش کو گھور رہی تھی

مجھے نہیں کھانا... مجھے بھائی چاہئیے

وہ بچوں جیسے ضد کرتی چہرا چھپا گئی تھی۔

اِدھر دیکھو... فیصل نے اپنی چادر میں چھپے اسکا چہرا

اپنے سامنے کیا تھا... پتہ ہے نا... طبعیت خراب ہو جاتی ہے اگر کھانا لیٹ کھاؤ تو

فیصل نے اسے مزید خود میں چھپتے دیکھ تاسف سے کہا تھا

فیصل ٹھیک کہہ رہا ہے گڑیا....

زارا نے پاس بیٹھی طوبیٰ کو سمجھانا چاہا تھا جو

ضد کی انتہا کرتی منہ کان بند کر کے بیٹھی تھی

صبح کا اجلا ہر سو پھیل رہا تھا ہلکی ہلکی روشنی ان کانچ کے

شیشوں سے اندر آتی ہر شے کو مزید واضح اور روشن کر رہی تھی تھکے چہرے اداس جن پر رقص کرتی چھبک رہی تھی پھر اچانک آواز آئی تھی... مؤذن نے فجر کی اذان دینا شروع کی تھی کسی کے حلق سے ایک نوالہ تک نیچے نہیں اترا تھا زبان پر بیک وقت اس پاک ذات کی حمد و ثناء کی تسبیح اور اندر موجود شخص کی صحت و تندرستی کے کلمات جاری تھے

اسکا صبر اب جواب دے رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا

چھ گھنٹے تقریباً ختم ہونے کو آئے تھے اضطرابی کیفیت میں اٹھتا وہ اس کوریڈور میں ٹہل رہا تھا

جب ڈاکٹر روم سے باہر آیا تھا

می.. میرا بھائی... بھائی اب کیسے ہیں

ڈاکٹر کو سامنے دیکھ اسکی زبان لڑکھڑائی تھی

وہ سب جو چہرا جھکائے بیٹھے تھے فیصل کی آواز پر

ڈاکٹر کی جانب لپکے تھے

بھائی کیسے ہیں؟

میرا بیٹا ٹھیک ہے نا... آپ کچھ بولتے کیوں نہیں ہیں

عون صاحب انہیں خاموش کھڑے دیکھ ضبط سے بولے تھے

آپریشن کامیاب رہا ہے ہم نے گولی انکے سینے سے تو نکال لی ہے

یااللہ تیرا شکر ہے.... سمیرا بیگم نے شکر کا کلمہ بھرا تھا

مگر...

مگر کیا...؟

ان سب کے چلتے سانس پھر سے رکے تھے

وہ ابھی خطرے سے باہر نہیں ہیں... ہمیں لگا تھا اس آپریشن کے

بعد انکو ہوش اجائے گا مگر ایسا نہیں ہوا... اس حساب سے دیکھا جائے تو انکی جان کو ابھی بھی خطرہ ہے

اگر انہیں اگلے چوبیس گھنٹے میں ہوش آجاتا ہے تو ٹھیک ورنہ...

ورنہ کیا ڈاکٹر بھائی ٹھیک تو ہو جائیں گئیں نا۔۔۔

ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں سر 50 پرسنٹ چانسز ہیں

کہ انکو ہوش آجائے پر اگلے 24 گھنٹوں کے اندر اگر ایسا نہیں ہوتا تو کچھ بھی ہو سکتا وہ قومہ میں جاسکتے

ہیں

ایسا مت کہیں ڈاکٹر کچھ کریں بھائی کو بچالیں... کچھ تو کر

سکتے ہوں گے اپ آخر ڈاکٹر ہیں میں جتنے پیسے کہیں گئیں دینے کو تیار ہوں بس میرے بھائی کو بچالیں

۔۔۔

سر ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں بات پیسوں کی نہیں ہے

آپ دعا کریں باقی ہم سے جو بن سکا ہم کریں گئیں میں نے اریان ملک کی رپورٹس باہر کے مشہور ڈاکٹر

کو بھیجی ہیں ہم اپنی طرف سے جان لگا دیں گئیں انکو بچانے کیلئے آپ فکر نہیں کریں خود کو سنبھالیں

اور دعا کریں ان کو تسلی دیتے وہ جا چکے تھے اور ملک خاندان پھر سے اپنے رب کے حضور التجائیں اور

فریادیں کرنے میں مصروف ہوا تھا

فیصل میرے بچے... سمیرا بیگم نڈھال سی حالت میں صوفے پر گرے فیصل کی طرف آئی تھی

سب ٹھیک ہو جائے گا بچے... اللہ ہے نا....

سمیرا بیگم اسکے بال سنوارتی پیار سے پچکارتے بولی تھی

کام ہوا...؟

وقاص کو کوریڈور میں اینٹر ہوتے دیکھ اسنے سوال کیا تھا

ہاں... یہاں ہوسپٹل سے تقریباً آدھے گھنٹے کی دوری پر ہے

چار کمرے بک کرائیں ہیں

وقاص نے ساری ڈیٹلیز بتائی تھی

ڈاکٹر نے کیا کہا...؟

اسکے پوچھنے پر حمزہ نے اسے ساری بات تفصیل سے سمجھائی تھی

کچھ نہیں ہو گا اسے اللہ پر بھروسہ رکھو

وقاص نے اسکا کندھا تھپتھپایا تھا...

بھابھی کو بتایا اور ملائکہ کہاں ہے؟

بتانے والا تھا تم سے بات کرتے بھول گیا... وہ ملائکہ کے ساتھ

پر ئیر روم میں ہیں

کوئی بات نہیں تم انکل آنٹی اور باقی سب کو ہوٹل لے جاؤ

یہاں میں اور ملائکہ ہیں میں ابھی اسکے پاس ہی جا رہا ہوں

تمہارے بہت احسانات ہیں ہم پر وقاص ... تم نے ہماری بہت مدد کی ہے بہت شکریہ میرے بھائی

یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں حمزہ ... میری اپنی کوئی فیملی نہیں ہے ملائکہ کے ذریعے مجھے یہ سب رشتے ملے ہیں میں قدر کرتا ہوں شکریہ کر کے تم مجھے پرایا کر رہے ہو

وقاص اسکے بغل گیر ہوا تھا

خیال رکھنا سب کا ... میں ملائکہ سے مل کے آتا ہوں

وقاص سے ملتے حمزہ اس حصے کی طرف آیا تھا جہاں

وہ سب مرجھائے چہرے لیے بیٹھے تھے

چلیں میں آپ سب کو ہوٹل چھوڑ آتا ہوں کچھ دیر ریسٹ کریں

میں اریان کو چھوڑ کے کہیں نہیں جاؤں گی حمزہ

سمیرا بیگم خفگی سے بولی تھی

میں بھی نہیں جاؤں گی مجھے بھائی سے ملنا ہے

حمزہ ٹھیک کہہ رہا ہے چھوٹی مما... ایسے تو آپ بیمار ہو
جائیں گئیں اور آپ کو پتہ ہے نا بھائی کتنا ناراض ہوں گئیں
اسلئے آپ سب جائیں حمزہ کے ساتھ کچھ دیر ریسٹ کریں کھانا
کھائیں پھر لے آئے گا حمزہ آپ کو... مگر بیٹا اریان...
میں وقاص اور ملائکہ یہی ہیں آپ بلکل بھی فکر نہیں کریں
آپ کے اریان کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ فیصل انکے ہاتھ عقیدت سے
چومتا اٹھ کھڑا ہوا تھا
ان سے بات کرنے کے بعد فیصل نے اس ضدی گرین آنکھوں والی
لڑکی پر نظر ڈالی تھی جو آنکھوں میں خفگی بھرے اسے ہی دیکھ رہی تھی
چلو اٹھو حمزہ کے ساتھ جاؤ اور خبر دار اگر تم نے کسی کو بھی
تنگ کیا۔۔۔ چپ چاپ کھانا کھا لینا ضد کی تو اچھا نہیں ہو گا
فیصل برہم ہوا تھا
طوبیٰ آنسو پی کے رہ گئی تھی بات ماننے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا ورنہ وہ فیصل شاہ کے
جلالی روپ سے بھی اچھی طرح واقف تھی
منہ بسورتے وہ زارا کے ساتھ چلی تو گئی تھی مگر فیصل شاہ

کا جو بچا کچا چین تھا وہ بھی لے کے گئی تھی

اسکی ساری رات عبادت میں مشغول گزری تھی ۔۔۔ ہاتھ میں پکڑی تسبیح کے دانوں کو آگے پیچھے کرتے اسکی ساری سوچیں اس وجود کے محور قص کر رہی تھی ۔۔۔ گڑگڑا کر، منتیں مان کر، رو کر، دعائیں مانگ کر، معافیاں مانگے جیسے وہ اپنے رب کو راضی کر سکتی تھی اسنے کرنے کی کوشش کی تھی دل پر کڑے پہرے بیٹھا لیے تھے آنسوؤں پر ضبط کی ہتھکریاں لگائی تھی وہ مایوس ہو کر اب مزید اپنے اللہ کو خود سے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی نظر دروازے پر ٹکائے وہ کسی اچھی خبر کی تاک میں بیٹھی تھی

قدموں کی چاپ سنائی دی تھی کچھ پل کی موندی آنکھیں کھولے حیام نے اندر آتی ملائکہ کی طرف دیکھا تھا جو کچھ دیر پہلے ہی اسکے پاس سے اٹھ کے گئی تھی

حیام نے بغور اسکے چہرے پر پھیلے تاثرات جانچنے کی کوشش کی تھی وہ اریان ملک کی بیوی ضرور تھی مگر اس جیسا ہنر نہیں رکھتی تھی

کیا ہوا...؟

چادر سیٹ کرتے اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

آپریشن کامیاب رہا مگر ڈاکٹرز کے مطابق وہ ابھی خطرے سے

باہر نہیں ہے اگر اسے چوبیس گھنٹوں میں ہوش نا آیا

اس سے آگے بولنے کی طاقت اس میں نہیں تھی۔۔۔

ملائکہ نے جائے نماز پر بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا تھا جو جائے نماز پر بنے ڈیزائین پر انگلی سے لائنیں کھینچ رہی تھی

اسنے حیام کے چہرے پر غور کیا تھا جو حد سے زیادہ سرخ ہو رہا تھا شاہد وہ اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اسکا دل ڈوب کے ابھرا تھا حیام کی تکلیف اسے شدت سے محسوس ہو رہ تھی ملائکہ آہستگی سے چلتی اسکے قریب جا بیٹھی تھی

حیام تم ٹھیک ہو...؟

ہو و ٹھیک ہوں ...

چہرا ہنوز جھکائے وہ دبی دبی سی آواز میں بولی تھی

مجھے اپنی دعاؤں پر پورا بھروسہ ہے ملائکہ ... اریان کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ وہ ملائکہ سے زیادہ خود کو یقین دلا رہی تھی

تمہارا صبر اور یہ یقین تمہیں معجزہ دیکھائے گا حیام

اریان بہت جلد ٹھیک۔۔۔

معجزے نہیں ہوتے....

ملائکہ کی بات کاٹتے وہ ٹھوس لہجے میں بولی تھی

کیا کچھ نہیں تھا اسکے لہجے میں دکھ، اذیت، شدت

ملائکہ کو اسکی کالی آنکھوں میں گہرا راز چھپا نظر آیا تھا

تم یقین نہیں کرتی معجزوں پر....؟

کرتی ہوں... اسکی آواز اتنی دھیمی تھی کہ ملائکہ بامشکل سن پائی تھی

وہ ذات جو ہر شے پر قادر ہے جس کے ایک کن سے یہ دنیا بن گئی

جس کی مرضی کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا وہ ذات معجزے بھی کر سکتی ہے مگر حیام کی زندگی میں ایسا نہیں ہوتا اس کیلئے معجزے نہیں ہوتے

تم ایسا کیوں سوچتی ہو حیام ...

ملائکہ متعجب ہوئی تھی وہ پانچ وقت کی نمازیں لڑکی، ہر حال میں اللہ پر یقین رکھنے والی اسکے معجزوں پر یقین نہیں رکھتی تھی ضرور کوئی بڑی وجہ تھی

حیام کی پلکیں گری تھی زبان پر جیسے تالا لگ گیا تھا

اگر تم نہیں بتانا چاہتی تو اٹس او کے !...

ایک چھ سال کی بچی جس پر ابھی نماز فرض بھی نہیں... اسنے نماز سیکھی تھی ہر لفظ نماز کا ازبر یاد کرتے وہ ہر روز نماز ادا کرتی تھی پھر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اٹھائے وہ جملہ دوہراتی تھی جو اٹھتے بیٹھتے جیسے اسکے دماغ کے ساتھ چپک کے رہ گیا تھا اللہ جی میری مما کو ٹھیک کر دیں ...

اپنے ہاتھوں کو دیکھتے کمالِ ضبط سے جملہ کہا تھا

پھر کسی نے آس دلائی معجزے ہوتے ہیں اس لفظ کا مطلب بھی

معلوم نہیں ہو گا چھ سال کے بچے کو بس اتنا پتا تھا میجک ہو گا اور وہ ٹھیک ہو جائیں گئیں

پر میجک نہیں ہوا اور اللہ نے اس چھ سال کی فیری کی مما کو

اپنے پاس بلا لیا

آنسوؤں سے چہرا بھیگنے لگا تھا وہ ہچکیاں لیتے رو دی تھی

ملائکہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

حیام... وہ چھ سال کی فیری کون تھی ؟

یک ٹک اسے دیکھتے وہ ایک ہی سانس میں بولی تھی

تمہارے سامنے بیٹھی ہے---

اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے زخمی لہجے میں کہا تھا

مگر تمہاری مما تو... ؟

جھوٹ تھا... وہ میری پیدائش کے وقت نہیں۔۔۔

انکو بلڈ کینسر تھا

ڈاکٹرز نے لاعلاج کر دیا تھا بابا نے ہر ممکن کوشش کر کے دیکھ لی تھی مگر کچھ حاصل نہیں ہوا۔۔۔ جب انکی دیتھ ہوئی بابا مجھے وہاں سے لے جانا چاہتے تھے اس گھر سے دور جہاں میری مما کی یادیں تھیں اسکے بعد ہمارا بھیانک ایکسیڈینٹ ہوا جس میں میرے سر پر کافی چوٹیں آئی اور میں پاسٹ سارا بھول گئی اپنی مما کو بھول گئی بابا میری طرف سے مطمئن رہنے لگے تھے کیونکہ اب میں ہر وقت مما کے بارے میں بات نہیں کرتی تھی نا انکی تصویروں کو دیکھ کر گھنٹوں اکیلے بیٹھ کر

ان سے باتیں نہیں کرتی تھی مگر ایسا صرف انکے لئے تھا میری شورٹ ٹرم میمیری لوس ہوئی تھی کچھ عرصے کے بعد مجھے سب یاد آگیا تھا یہ بات بابا بھی جانتے تھے مگر میں انکے سامنے پرٹینڈ کرنے لگی اور انکے جھوٹ کو سچ کہتی رہی کہ میری مما میری پیدائش کے وقت ہی مجھے چھوڑ کے چلی گئی تھی میں نے اس راز کو اپنے دل میں قبر بنا کے دفن تو کر دیا مگر

معجزوں پر سے میرا یقین اٹھ گیا۔۔۔ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی

میں دوبارہ ایسے موڑ پر کبھی نہیں آئی جہاں مجھے معجزے کا

انتظار کرنا پڑے۔۔۔ میں مایوس نہیں ہوں اسکی رحمت کی سے اور نا ہی اس بات سے انکاری ہوں مگر میرے لیے معجزے نہیں ہوتے اور میں خود کو جھوٹے دلاسے بھی نہیں دیتی

کیا خبر تب کا ٹوٹا یقین آج جڑ جائے

وہ چپ ہی رہی تھی۔۔۔شاہد اسکے پاس ملائکہ کی بات کا

جواب نہیں تھا یا شاہد وہ خود نہیں بولنا چاہتی تھی

تمہارے لیے...

فیصل نے بند آنکھیں کھولی تھیں پہلے وقاص اور پھر اسکے بڑھائے چائے کے کپ کو دیکھا تھا

کچھ دیر کیلیئے ہوٹل چلے جاتے... کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہو

پچھلے پانچ دن کے جاگے ہوئے ہو۔۔۔

چائے کا کپ اسے تھماتے وقاص نے اسکی تھکن آلودہ چہرے کو دیکھتے مشورہ دیا تھا

وہ سن رہا تھا مگر نظر ہنوز کپ سے اٹھتی بھاپ پر ٹکی تھی

میں ٹھیک ہوں یار۔۔۔بھائی ٹھیک ہو جائیں آرام بھی کر لوں گا

ورنہ ایسے تو بستر بھی کانٹوں جیسے چبھتا ہے

بس بھائی ٹھیک ہو جائیں... مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے

چائے کے گھونٹ بھرتے اسنے نظر شیشے کے پار دوڑائی تھی

وقاص نے اسکی آنکھوں میں نمی اترتے دیکھی تھا

بھابھی نے کچھ کھایا؟

آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے فیصل نے اسکی طرف دیکھا تھا

میں گیا تھا ناشتہ لے کر۔۔۔ ملائکہ نے بہت کوشش کی مگر انہوں نے کچھ بھی کھانے سے انکار کر دیا

آہ بھائی آہ... اسنے کرب سے آنکھیں میچتے لمبی سانس لی تھی

وقاص کی بات سنتے وہ سپاٹ چہرا لیے اس روم کے سامنے آیا تھا جہاں اندر اریان ملک کا بے سدھ وجود مشینوں میں جکڑا تھا

بولو خاموش کیوں ہو حیام... جواب دو

ملائکہ نے اس خاموشی کی مورت کو پھر سے پکارا تھا

میری دعا قبول ہو جائے ملائکہ میرا اریان بلکل ٹھیک ہو جائے

میں اپنی ساری زندگی سجدے میں گزادوں۔۔۔ یقین تو میرا پہلے ہی پختہ ہے مگر میرا شوہر میرے اللہ پر میرا یقین مزید گہرا کر دے گا

تم پاگل ہو حیام۔۔۔ تم اللہ کے فیصلہ کو ابھی تک نہیں سمجھی اگر سمجھ گئی ہوتی تو آج معجزوں پر بھی یقین کرتی پاگل لڑکی... حیام کے نا سمجھی سے دیکھنے پر ملائکہ ہلکا سا مسکرائی تھی تم نے اریان کو شادی سے

منع کر دیا تھا انفیکٹ تم شادی تک کر رہی تھی مگر پھر معجزہ ہوا تمہاری اور اریان کی محبت ادھوری نہیں رہی اور تم دونوں نکاح جیسے پاک بندھن میں بندھ گئے

یہ معجزہ ہی تھا حیام جو تمہاری محبت کی سچائی کو دیکھتے

اللہ پاک نے کیا تھا۔۔۔ اگر تب یہ معجزہ نا ہوتا تو آج تم اور اریان ایک نا ہوتے۔۔۔ بس ہمیں صحیح وقت کا انتظار کرنا ہوتا جو ہم انسان نہیں کرتے ہم چاہتے ہیں ہمیں جو پسند آگیا وہ ہمیں مل جائے جیسے بھی ہو چاہے زمین آسمان ایک ہو جائے چاہے وہ فیصلہ ہمارے لیے بہتر ہے نہیں ہے بس ہم انسانوں کو وہ شے چاہئے اور پتہ ہے ہم اشرف المخلوقات کی سب سے بڑی غلطی کیا ہوتی ہے جو ہمیشہ ہمارے زوال کی وجہ بنتی ہے وہ ہے جلد بازی۔۔۔ اگر ہم صبر سے کام لیں سوچیں سمجھیں اللہ کے کیے فیصلوں پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہو گا اس سے بہتر ہمارے لیے کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا رہی بات آنٹی کی تو مجھے بہت افسوس ہے مگر انکی اتنی ہی زندگی تھی حیام پر ایسے نہیں کرتے ایسے۔۔۔ وہ مزید کچھ بولتی ملائکہ کی نظر حیام کے چہرے پر جیسے ٹھہر گئی تھی۔۔۔ چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا اسکی دبی دبی سسکیاں اس کمرے میں سنائی دے رہی تھی

حیام۔۔۔

ملائکہ نے اسے گلے سے لگائے بھرائی آواز میں اسکا نام پکارا تھا

میں جانتی ہوں۔۔۔ میں بہت بُری ہوں پہلے مما پھر اریان میں

نے سب کا ہی دل دکھایا ہے اپنے اللہ کو بھی ناراض کیا ہے اسلئے میرے ساتھ ایسا ہو رہا میں اسی قابل ہوں ملائکہ

مجھے سزا ملنی چاہئیے تھی جو مجھے مل رہی ہے

میری جان۔۔۔

رونا بند کرو حیام میرا ایسا ہر گز مطلب نہیں تھا

تم بُری نہیں ہو۔۔ کوئی بُرا نہیں ہوتا بس حالات ہمیں ویسا بنا دیتے ہیں جیسے ہم ہوتے ہی نہیں ہیں

اب پلیز رونا بند کرو کیونکہ اگر تمہارے شوہر کو معلوم ہو گیا کہ میں نے اسکی

بیوی کو رلایا ہے تو وہ میری جان لے لے گا

اسکی بات پر حیام کے بہتے آنسو تھمے تھے

ملائکہ مجھے اریان سے ملنا ہے...

ڈاکٹر نے ملنے سے منع کیا تھا اسکی بے چینی حد سے سوا ہوتی

حیام نے دھیمی آواز میں فریاد کی تھی

ضرور... آؤ میرے ساتھ۔۔۔

حیام اپنی جگہ سے اٹھی تھی مگر حیران بھی تھی

ڈاکٹر نے تو منع کیا ہے...وہ جزبز سی ہوئی تھی

بندہ تمہارا ہے اور مرضی ڈاکٹر کی۔۔۔

ملائکہ صدیقی نہیں مانتی ایسے رواجوں کو... وہ فل ایکٹنگ کرتی حیام کا موڈ بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی

حیام کے چہرے پر آسودہ سی مسکراہٹ پھیلی تھی

وہ دونوں پرئیر روم سے نکلتی اس حصے میں آئی تھی جہاں

اریان ملک کا وارڈ تھا جو پرئیر روم سے بامشکل سات آٹھ منٹ کی مسافت پر تھا

آپ یہاں اور ملائکہ تم بھی....

فیصل جو وہی صوفے پر بیٹھا حمزہ سے کال پر بات کر رہا تھا ان دونوں کو وہاں دیکھتے فوراً سے قریب آیا تھا

کیوں ہمارا یہاں آنا منع ہے...

آنکھیں گول کیے اسکو گھورتے ملائکہ نے سینے پر ہاتھ باندھے تھے

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔ فیصل اسکے یوں اچانک گرم مزاج پر حیران پریشان سا کھڑا تھا

تو پھر چپ رہو...

جاؤ لڑکی تم مل آؤ۔۔۔

اسکو اپنی پرانی ٹون میں لوٹتے دیکھ جہاں حیام حیران تھی

وہی فیصل اسکے جملے پر جیسے ہوش میں آیا تھا

ملائکہ تم جانتی ہو ناڈاکٹر نے منع کیا۔۔۔

وہ دانت پیسے غصہ پیتے بولا تھا

پوچھ کر آئی ہوں....

وہ صاف جھوٹ بولتے چہرا موڑ گئی تھی

اور تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو؟

جاؤ بھی اب... ملائکہ نے اسے گھورتے اشارہ دیا تھا

وہ جو ابھی تک حیرت کی زد میں تھی ملائکہ کے جھنجھوڑنے پر جیسے ہوش میں آئی تھی اور ایک پل بھی ضائع کیے بنا روم میں چلی گئی تھی۔۔۔

ایسے مت گھورو مجھے... بہت منحوس لگ رہے ہو

تیکھے لہجے میں بولتی وہی دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے چپک گئی تھی

بہت بڑی جھوٹی ہو۔۔۔

ملائکہ صدیقی اریان ملک کیلئے سر بھی قلم کروا سکتی ہے

یہ تو محض جھوٹ ہے

ایک ادا سے کہتی وہ سینے پر ہاتھ باندھے پر سکون سی
کھڑی تھی

اور یہ سب کرنے سے کیا ہو گا؟

اسی کے انداز میں پوچھا تھا

یہ سب کرنے سے اریان کے ہوش میں آنے کے چانسز زبڑھ
جائیں گئیں

ہوش میں آؤ ملائکہ یہاں کوئی مووی کا سین پلے نہیں ہو رہا

فیصل کا دل چاہا تھا اسکا سر پھاڑ دے جو پہلے رول توڑ کے کھڑی تھی اور اب اپنی باتوں سے اسے مزید آگ لگا رہی تھی

پر محبت تو ہے نا یہاں... اور میرا یقین کہتا ہے حیام کی انتہائی

محبت اسکی تڑپ شدت ہی ہے جو اب اریان کو واپس لا سکتی ھے

محبت ہے مگر ضروری نہیں ہے ایسا ہو۔۔۔

اوکے تو آزما کے دیکھ لیتے ہیں

وہ دوبدو جواب دیتی سر دیوار کے ساتھ ٹکاتے آنکھیں
موند گئی تھی

تم جیسی پاگل مخلوق کا کچھ نہیں ہو سکتا

اس سے بحث کرنا جیسے دیوار کے ساتھ سر ٹکرانے کے جیسا تھا

فیصل آنے والے وقت کا سوچتا اضطرابی کیفیت میں صوفے پر جا بیٹھا تھا

سامنے کا منظر دیکھتے ہی اسنے تکلیف سے آنکھیں میچی تھی

ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہوئے تھے دل کے مقام

پر ہاتھ رکھتے اسنے صبر کے کڑوے گھونٹ بھرے تھے آنسوؤں کو

پلکوں سے پیچھے قید کرتی وہ بیڈ کی طرف آئی تھی حیام نے سر تا پیر اسکو دیکھا تھا اسکے چہرے کے ہر

ایک نقوش

کو اپنی نظروں سے چھوا تھا اسکے چہرے پر نظریں ٹکائے اسکی

آنکھوں کے سامنے وہ خوبصورت سی مسکراہٹ کا عکس ابھرا تھا

جو آخری بار اسنے اریان کے چہرے پر دیکھی تھی ساتھ پڑے سٹول پر بیٹھتے حیام نے ہاتھ بڑھائے

اسکے ماتھے پر

بکھرے بالوں کو ہٹایا تھا پھر انگلیوں بالوں میں رینگنے لگی تھی۔ نظر دل کے مقام پر گئی تھی جہاں پر

پٹیاں بندھی تھی دل میں درد کی لہر دوڑ گئی تھی

اریان... آخر پندرہ منٹ بعد اسکے لبوں سے لفظ نکلے تھے

جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پلیز... میں آپ کو بہت مس کر رہی

ہوں... میں دعا کر رہی ہوں آپ کیلئے۔۔۔ روز دعا کرتی ہوں ہر پل.. سر کندھے پر رکھے حیام اسکے کان میں سر گوشیاں کر رہی تھی مجھے پتہ ہے آپ مجھ سے ناراض ہیں اس لئے تنگ کر رہے ہیں بس ایک بار آپ اٹھ جائیں میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں اریان میں آپ کی ساری ناراضگی دور کر دوں گئ اپنی ہر غلطی کی معافی مانگوں گئ اٹھ جائیں نا آنکھیں کھولیں اور دیکھیں مجھے... میں کیسے پل پل تڑپ رہی ہوں نا سکون ملتا ہے نا چین آتا ہے اتنی سزا کافی ہے پلیز اب تو واپس آ جائیں اور کتنا انتظار کروں میں میری برداشت ختم ہو رہی ہے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مجھے ایسا لگ رہا جیسے میری سانسیں ماند پڑ رہی میں اندر ہی اندر ختم ہو رہی ہوں آنسو لڑیوں کی صورت میں بہتے اسکے چہرے سے ہوتے اریان کے کندھے کو بھیگو رہے تھے آپ کو ترس نہیں آتا مجھ پر ....

سر اٹھائے وہ شکوہ کناں ہوئی تھی

میرے لئے نا سہی مما بابا کیلئے اٹھ جائیں اپنی گڑیا کیلئے اٹھ جائیں اریان... اللہ کا واسطہ اٹھ جائیں۔۔۔ اسکی آواز رند گئی تھی آنسوؤں نے شدت پکڑی تھی آپ کی جدائی مجھے بے موت مار رہی ہے۔۔۔ سن رہے ہیں آپ اسکے کان میں کہتے اسکی سسکیاں ابھرنے لگی تھی ہاتھ میں ذرا سی جنبش ہوئی تھی ....

مجھے آپ کے ساتھ جینا ہے اریان مجھے میری

وش بک کی ہر وش کو پورا کرنا ہے آپ نے وعدہ کیا تھا آج آپ اپنے وعدے سے مکر رہے ہیں۔ آپ کو وعدہ خلافی نہیں پسند پھر آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں پلیز آنکھیں کھولیں۔۔۔۔ پلیز میری بات کا جواب دیں میری طرف دیکھیں میں مر جاؤں گی اریان۔۔۔ مر جائے گی آپ کی حیام نہیں کریں میرے ساتھ ایسا۔۔۔ اسکے ماتھے کے ساتھ اپنا سر ٹکائے وہ ایک ہی سانس میں بولتی جا رہی تھی آنسو آنکھوں سے گرتے اریان کے چہرے پر پھسل رہے تھے پلکوں میں لرزش ہوئی تھی مگر وہ اب کی بار بھی دیکھنے سے قاصر رہی تھی۔۔۔

میں جا رہی ہوں مجھے نماز ادا کرنی ہے مگر ایک بات کان کھول کے سن لیں۔۔۔۔ گالوں پر پھسلتے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتی وہ پیچھے ہوئی تھی اگر آپ نے مجھے معاف نہیں کیا تو حیام بھی یہاں نہیں رہے گی!....

انتہائی شدت سے کہتے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ابھرتی سسکیوں کو دبائے وہ دروازے کی طرف بھاگی تھی

وہ کیا کہہ گئی تھی اسکی روح فنا نہیں ہوئی وہ لفظ بولنے سے پہلے وہ امانت تھی وہ اریان کی تھی صرف اریان ملک کی۔۔۔ اسکی ملکیت تھی پھر ایسے کیسے وہ خود کے فیصلے کر سکتی تھی ماتھے پر شکنیں ابھری تھی مدہم چلتی ڈھرکنوں میں انتشار برپا ہوا تھا۔۔۔ جسم کپکپا رہا تھا

مزید کچھ وقت گزرا تھا دل کے ساتھ اٹیچ ہوئی مشینری نے

بیپ دینا شروع کر دیا تھا

وہ باہر بیٹھی حیام کا انتظار کر رہی تھی جسے اندر گئے آدھے

گھنٹے سے بھی زیادہ ہوا تھا ملائکہ کی نظر بار بار راہداری کی طرف جا رہی تھی جہاں سے کسی بھی وقت ڈاکٹر اسکا معائنہ کرنے آسکتا تھا ناخن چباتی وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی چہرے پر سکون تھا مگر آنکھوں میں جھلکتی پریشانی واضح تھی۔۔۔ ملائکہ نے اپنی دائیں طرف دیکھا تھا جہاں فیصل اور وقاص بیٹھے اسے کن اکھیوں سے دیکھ کم اور گھور زیادہ رہے تھے

انکا کوئی بھی نوٹس لیے بغیر ملائکہ نے نظریں پھیرتی اٹھی تھی حیام کو بلانے کے ارادے سے وہ آگے بڑھتی جب حیام خود دروازہ کھولے روتی ہوئی باہر نکلی تھی اور کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے چلی گئی تھی

وہ دونوں کوئی سوال کرتے ملائکہ بھی اسکے پیچھے گئی تھی

حیام وہاں سے بھاگتی ہوئی پرئیر روم کی طرف آئی تھی

سانس پھولی ہوئی تھی آنسو تھے جو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

حیام کیا ہوا۔۔۔؟

ملائکہ لمبے لمبے سانس لیتی بولی تھی

کچھ نہیں ہوا مجھے نماز ادا کرنی ھے

مزید کچھ کہے بغیر اسنے نماز شروع کر دی تھی

وہ نماز شروع کر چکی تھی ملائکہ بھی پریشان سی باہر

آئی تھی جہاں وقاص کھڑا تھا پریشان نہیں ہو وہ اریان کی وجہ سے اپ سیٹ ہیں

چہرے پر آتی لٹوں کو ہٹاتے وقاص نے اسے دلاسہ دیا تھا

انہوں نے کچھ کھایا تھا اور تم نے؟

اریان نے بھی تو تین دن سے کچھ نہیں کھایا میں کیسے کھالوں

حیام کا کہا جواب دوہراتی ملائکہ نے ماتھا مسلا تھا

اور مجھے بھوک نہیں تھی صرف چائے پی تھی... چہرے پر آتی لٹوں کو جوڑے میں مقید کرتی وہ بیزار

سے لہجے میں بولی تھی

ایسے تو تم اپنی طبیعت خراب کر لوگی۔۔۔

وہ فکر مندی سے بولا تھا

اسکی اتنی فکر پر وہ مسکرائے بنا نہیں رہ سکی تھی

ملائکہ کوئی جواب دیتی جب اسکی نظر وہاں سے بھاگتے

دو تین نرس اور ڈاکٹرز پر پڑی تھی

وہاں تو اریان کا روم ہے... ملائکہ کسی خدشے کے تحت

بولتی فوراً انکے پیچھے بھاگی تھی

وقاص نے بھی اسکی پیروی کی تھی

فیصل کیا ہوا؟ سب ٹھیک ھے نا اریان ٹھیک ہے اور یہ ڈاکٹرز

یہاں اتنی افراتفری کیوں مچی ہوئی ہے... وقاص نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے تھے

می.. مجھے نہیں پتہ یار کچھ دیر پہلے تک سب ٹھیک تھا

ابھی اچانک بھائی کے روم سے مشین کی بیپ سنائی دینے لگی

بھائی کے جسم میں لرزش ہو رہی تھی میں انکے قریب گیا

سانس لینے میں بھی انکو تکلیف ہو رہی تھی

ابھی ڈاکٹر کو بلایا۔۔۔ یا اللہ رحم کر... میرے مالک میرے بھائی کو بچا لیں فیصل انہیں ساری سچویشن

بتاتا بالوں کو مٹھی میں جکڑے بولتا جا رہا تھا

تم سنھبالو خود کو کچھ نہیں ہو گا اریان کو۔۔۔

ملائکہ اسکا خیال رکھو میں حمزہ کو کال کر کے آتا ہوں

پلیز خود کو سنھبالو فیصل حوصلہ رکھو... ملائکہ اسکی طرف آتی پیٹ سہلاتے بولی تھی جو لمبے لمبے سانس

لے رہا تھا

کیا آپ میں سے کوئی پیشنٹ سے ملنے گیا تھا؟

ڈاکٹر نے باہر آتے عجلت میں سوال کیا تھا

فیصل نے اپنی جگہ سے اٹھتے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

جی انکی وائف گئی تھیں۔۔۔

اسنے سچ بولا تھا... میں معذرت خواہ ہوں میں نے رول۔۔۔۔

گریٹ تھینکس ٹو ہر میم۔۔۔۔

مبارک ہو آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے وہ اب خطرے سے باہر

ہیں ...

ملائکہ کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا

وہ ایک لمحے کی بھی تاخیر کیے بغیر سجدے میں گرا تھا

یااللہ تیرا شکر ہے اور وہ شدت سے رو دیا تھا مگر اب کی بار

آنسو خوشی کے تھے اس جوان مرد کو یوں فرش پر سجدے میں گرے روتے تڑپتے دیکھ سب کی

آنکھیں اشکبار ہوئی تھی

کیا ہوا ملائکہ ...

وقاص جو ابھی وہاں حمزہ عون صاحب سمیرا بیگم اور

ظہیر صاحب کے ساتھ داخل ہوا تھا۔۔۔ فیصل کو روتا اور

اسے بت بنا کھڑا دیکھ شدت سے بولا تھا

فار گوڈ سیک۔۔۔جواب دو یار

حمزہ اسکے کندھے جھنجھوڑتا چلا اٹھا تھا

اریان کو ہوش آ گیا۔۔۔۔

اسکا چہرا آنسوؤں سے تر ہوا تھا

وہاں موجود سب کی حالت فیصل اور ملائکہ جیسی ہوئی تھی

مگر زبان پر شکر کا کلمہ جاری تھا آخر انکا صبر انکی دعائیں

رد نہیں ہوئی تھی اللہ نے انکی سن لی تھی ملک خاندان کی جان میں جیسے جان آئی تھی

لاکھ لاکھ شکر ہے یا اللہ... آپ نے ہماری سن لی ...

حمزہ عون صاحب کے گلے ملتے خوشی سے چہک اٹھا تھا

فیصل میرے بھائی...بھائی ٹھیک ہو گئے

گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتے حمزہ نے اسے کس کے گلے لگایا تھا

مبارک ہو بھائی صاحب ہمارا بیٹا اب خطرے سے باہر ہے

عون صاحب ظہیر درانی کے گلے لگتے بولے تھے

یہ سب ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے بھائی صاحب

میں شکرانے کے نفل ادا کر لوں...میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں

عون صاحب بھی انکے ہمراہ ہوئے تھے

میں زارا اور طوبیٰ کو لے کر آتا ہوں

حمزہ وقاص کے گلے لگتے فوراً سے باہر کی طرف بھاگا تھا

میں حیام کو بتا کے آتی ہوں وہ تو بہت خوش ہو جائے گئ

ارے آپ نے حیام کو ابھی تک نہیں بتایا... سمیرا بیگم نے فیصل کے بال سہلاتی ملائکہ کی طرف دیکھا تھا

سوری آنٹی...

میں بس جا رہی ہوں ملائکہ کان پکڑتی مسکراتی ہوئی وہاں سے بھاگی تھی

چار فرض پڑھ کر وہ تب سے ہی سجدے میں سر رکھے دعائیں کر رہی تھی اس آزمائش کو ختم کر دیں میرے مالک... میرے اریان کو ٹھیک کر دیں...

حیام کی نظروں میں بے یقینی دیکھتے وہ ایک ہی سانس میں بولتی جا رہی تھی

تت... تم سچ کہہ رہی ہو... اریان کو ہوش آگیا

ملائکہ.. ملائکہ تم جانتی نہیں ہوں تم نے مجھے کتنی بڑی خبر سنائی ہے

بلکل سچ کہہ رہی ہوں اریان کی معصوم بیوی

ملائکہ اسکے گال کھینچتی آنکھ دبائے شرارت سے بولی تھی

ایسے مت دیکھو... اریان کو کہتے سنا تھا

اسکے کان میں کہتے ملائکہ کے چہرے پر دلفریب سی مسکراہٹ آئی تھی

چلو تم باہر سب تمہارا ویٹ کر رہے ہیں

حیام کے بازو سے پکڑتے ملائکہ عجلت میں بولی تھی ملائکہ اسے کھینچ کے ساتھ لے جاتی۔۔۔ حیام نے

اپنی بازو پر

رکھا اسکا ہاتھ ہٹایا تھا

میں ابھی نہیں آسکتی تمہارے ساتھ.... وہ دراصل..

یہ تم کیا کہہ رہی ہو حیام... ملائکہ حیرت اور تعجب کی شدت
سے چیخ ہی اٹھی تھی

اسلئے تم جاؤ اب ...

حیام اس کی چیخوں اور شرارتوں سے جان چھڑواتی اپنے
کام میں جٹ گئی تھی

ہم بھائی سے کب مل سکتے ہیں؟

ڈاکٹر کو اریان کے روم سے باہر آتے دیکھ فیصل فوراً سے انکے

قریب گیا تھا

تھوڑا سا انتظار کریں انکو روم میں شفٹ کر رہے ہیں

پھر آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں

اففف اور کتنا انتظار ...

ڈاکٹر کے جاتے ہی طوبیٰ منہ بناتے بولی تھی

وہاں موجود تمام لوگ اسکی بات پر مسکرا دیئے تھے۔

ملائکہ بیٹا آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں ادھر آئیں

ظہیر صاحب نے اسے دور کھڑے دیکھ پیار سے اپنے پاس بلایا تھا ملائکہ مسکراتی ہوئی انکے پاس آ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ یہ میری دوسری بیٹی ہیں درانی صاحب اسکے سر پر ہاتھ رکھتے شفقت بھرے لہجے میں بولے تھے

توبہ کریں انکل بھابھی اتنی معصوم اور یہ چالاک، جھوٹی،

چڑیل کہیں کی انکی بہن نہیں بن سکتی۔۔۔ زمین آسمان کا فرق ہے

Exactly....!

میں بھی یہی بولنے والا تھا۔۔۔

وقاص نے بولتے فیصل کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے قہقہہ لگایا تھا

ماتھے پر ڈھیروں بل پڑے تھے

تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گئی۔۔۔اور تم

وقاص کو مخاطب کرنے بعد وہ آگ بگولہ ہوتی فیصل کو گھورا تھا.. مینڈک کہیں کے۔۔ہو گئی شروع دو

دن بعد تمہاری ٹرٹر

آگئی واپس تمہارے منہ میں تمہاری زبان۔۔۔سڑے ہوئے ٹماٹر

ازل کے بدتمیز انسان..

وہ بھی آخر ملائکہ صدیقی تھی فیصل شاہ کی ٹکر۔۔۔کسی کا لحاظ کیے بنا اپنی کی گئی تعریف کا نہایت کھلے

دل سے شکریہ ادا کر چکی تھی۔۔۔

بس بھی کرو تم دونوں ...

زارا اور حمزہ نے انکو پھر سے لڑتے دیکھ سر تھاما تھا

بہت بُری بات ہے فیصل۔۔آپ کو ایسا نہیں بولنا چاہیے ملائکہ کو چاچو یہ چھپکلی۔۔۔میرا مطلب ہے یہ

لڑکی پہلے خود بول

لیتی ہے پھر معصوم بن جاتی ہے

مگر جہاں تک میرا خیال ہے فیصل میاں پہلے آپ نے میری بیٹی

کو تنگ کیا تھا

وہاں موجود سب ہی درانی صاحب کی بات سے متفق ہوئے تھے

رہنے دیں انکل یہ ہے بد تمیز... اسے کیا کہنا

احسان کرنے والے انداز میں کہتے ملائکہ نے رولا ختم کیا تھا

ملائکہ بیٹا۔۔ حیام نہیں آئی آپ تو انہیں بلانے گئی تھی نا

میں کب سے دیکھ رہی تھی مگر کافی دیر ہو گئی وہ کیوں نہیں آئی

سمیرا بیگم کے سوال پر سب نے تشویش سے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا جس کے مسکراتے لب سکڑے تھے اور نظریں جھکی تھی

بولو ملائکہ بھابھی کہاں ہیں؟ چپ کیوں ہو تم۔

حمزہ نے اسے بت بنے دیکھ اسکے چہرے کے سامنے ہاتھ لہرایا تھا

وہ ایکچولی حیام...

ملائکہ نے ان سب کی نظریں خود پر پا کر ایک ہی سانس میں ساری بات بتادی تھی

واااٹ... زارا کی چیخ پر سب کا سکتہ ٹوٹا تھا

بیٹا یہ کیا پاگل پن ہے آپ کو انہیں منع کرنا چاہئیے تھا

سمیرا بیگم سمیت وہاں سب ہی اسکی حرکت پر پریشان کھڑے تھے

انہوں نے تو کل سے کچھ کھایا ہی نہیں تھا

وقاص افسوس سے بولا تھا

میں نے منع کیا تھا آنٹی پر اسنے میری بات نہیں سنی

وہ ایسے بولی تھی جیسے ساری غلطی اسکی ہو

آپ پریشان نہیں ہو بیٹا... آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے بس

دعا ہے اللہ میری بیٹی کو ہمت دیں کہ وہ اپنی منزل تک پہنچ سکے درانی صاحب کی بات پر وہاں موجود

سب کی بات پر بیک

وقت آمین کہا تھا

انکو روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے آپ اب ان سے مل سکتے

ہیں۔۔۔ڈاکٹر اپنی بات کہتا وہاں سے دوسرے وارڈ کی طرف گیا تھا

سب کے چہرے جو حیام کی فیصلے سے مرجھا گئے تھے اچانک کھل اٹھے تھے ایک ایک کر کے وہ سب

اریان کے روم میں داخل ہوئے تھے وہ بھی ان سب کے ساتھ اندر جاتی اس جملے نے اسکے قدم روکے

تھے

آنٹی بلکل صحیح کہہ کے گئی ہیں یہ واقعی میں پاگل پن ہے

جانی پہچانی آواز پر ملائکہ نے بڑھتے قدم فوراً سے پیچھے لیتے رخ موڑا تھا ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ وردی میں ملبوس اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ اسکے سامنے پاکٹ میں ہاتھ ڈالے مغرور انداز میں کھڑا تھا

اسے پاگل پن نہیں محبت کی انتہا کہتے ہیں مسٹر کیف یوسف

وہ دوبدو جواب دیتی سینے پر ہاتھ باندھتی اسکے سامنے ہوئی تھی اور اس بات کا اندازہ انہیں ہی ہو سکتا جس کسی نے محبت کی ہو اور سچی محبت کی ہو

تو آپ کو کیا لگتا مجھے کسی سے محبت نہیں ہو سکتی یا میرے دل میں سینے کی جگہ پتھر فٹ ہے

بہت دلچسپی سے پوچھا گیا تھا..

جو بھی ہو وہ آپ کا ذاتی مسئلہ ہے

ملائکہ منظر سے ہٹتی اسکے قدم پھر سے رکے تھے

جی بلکل۔۔ مجھے بھی محبت ہوئی تھی یا یوں کہہ لیں ابھی بھی ہے مگر وہ لڑکی شاید میری قسمت میں نہیں تھی یا کسی نے میری قسمت کا لکھا چرا لیا۔۔

ملائکہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا جو حد سے زیادہ سرخ ہو رہی تھی۔۔ منہ سے نوالہ چھینا جا سکتا ہے مسٹر کیف مگر کسی کی قسمت کا لکھا کوئی نہیں چھین سکتا سوائے اس ذات کے۔۔۔ جو آپ کا ہے وہ آپ کو مل کے رہتا ہے اس پر کوئی قبضہ نہیں کر سکتا نا کوئی

چھین سکتا۔۔ اور جو آپ کو ملا نہیں تو سمجھ جائیں وہ آپ کا کبھی تھا ہی نہیں۔۔ دوسروں پر الزام دینے سے بہتر مووا ون کرنا ہے

ملائکہ تم یہاں ہو۔۔ چلو اندر اریان سے نہیں ملنا

وقاص باہر آتے اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا جب اسکی نظر پیچھے کھڑے کیف پر پڑی تھی

کیف کو آج پھر اس شخص کو دیکھتے کئی سوچوں نے آن گھیرا تھا

نہیں میرا ارادہ بدل گیا میں حیام کے پاس جا رہی ابھی

بعد میں ملوں گئی اریان سے۔۔ آفٹر آل اریان کی وائف میرے لیے

فرسٹ میں فار موسٹ ڈیوٹی ہے۔۔ یونو ناوہ مجھ پر کتنا یقین کرتا نظریں وقاص پر تھی مگر سنا وہ کسی اور کو رہی تھی

وہ آنا فانا وہاں سے غائب ہوئی تھی

تم مل لو اریان سے پھر اسکے آرام کرنے کا وقت ہو جائے گا

چہرے پر جبراً مسکراہٹ سجائے وقاص روم میں داخل ہوا تھا

ناجانے ایسی کیا بات تھی اس شخص کو دیکھتے ہی وقاص کو

اپنا موڈ کافی حد تک خراب معلوم ہوتا تھا

میرا بیٹا میری جان ... سمیرا بیگم تب سے اسکے ہاتھ ماتھا چومے جا رہی تھی۔۔ انکی اتنی محبت پر اریان کے چہرے سے مسکراہٹ الگ نہیں ہو رہی تھی

کہیں درد تو نہیں ہو رہا آپ کو۔۔ زخموں کو ہلکے سے چھوتے وہ اداسی سے بولی تھی

میں بلکل ٹھیک ہوں مما۔۔ اداس نہیں ہو ورنہ آپ کا اریان بھی اداس ہو جائے گا انکے ہاتھوں کو چومتے وہ محبت سے بولا تھا

میں نے آپ کو بہت مس کیا بھائی..

وہ کیوٹ سا منہ بناتی شکوہ کرتی اور بھی کیوٹ لگ رہی تھی

میں نے بھی اپنی گڑیا کو بہت مس کیا۔۔

ڈاکٹر نے اسے اٹھنے سے منع کیا تھا وہ لیٹے لیٹے ہی سب سے باتیں کر رہا تھا

وہ سب اسکے بیڈ کے سامنے صوفے پر بیٹھے اسے ہی دیکھے جا رہے تھے اریان بھی ان سب کو جی بھر کے دیکھتا خوش ہو رہا تھا۔۔ نظر درانی صاحب پر گئی تھی جو اسے ہی دیکھ رہے تھے شرم تھی یا غلطی کا احساس نظر فوراً سے جھکی تھی

اللہ پاک تمہیں لمبی زندگی دیں بیٹا اللہ کا لاکھ شکر ہے

تم ٹھیک ہو۔۔ درانی صاحب اسکی نظروں میں جھلکتی شرمندگی دیکھ اسکے پاس آئے تھے

مجھے معاف کر دیں۔۔ میں اس دن غصے میں بہت ہرٹ کر گیا

آپ کو۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں اپنے کیے پر۔۔ انکا ہاتھ تھامے

وہ معذرت کر رہا تھا

کوئی بات نہیں بچے۔۔ غلطیاں سب سے ہوتی ہیں سب سے بڑی

بات اس غلطی کا احساس ہونا ہے

درانی صاحب کے مسکرانے پر وہ بھی مسکرا اٹھا تھا

سب ٹھیک تھا مگر پھر بھی کچھ کمی تھی اسکی بے چینی ختم ہونے کے بجائے بڑھتی جا رہی تھی

تب ہی روم کا دروازہ کھلا تھا۔۔ مگر سامنے کھڑی ہستی کو

دیکھتے اسکی پیاسی نظریں یوں ہی پیاسی رہ گئی تھی

وقاص اور اسکے ہمراہ کیف کو آتے دیکھ وہ اداس ہوا تھا

وہی دروازے میں رکے کیف نے اسے سیلوٹ کیا تھا

اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھی اریان نے نظر گھما کر اپنے

گھر والوں کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے

فکر نہیں کریں بھائی یہاں سب کو معلوم ہو گیا کہ ہم کون ہیں

حمزہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے دھماکہ کیا تھا

جب سب کو معلوم ہے تو ایسے کان میں بتانے کی کیا تک بنتی ہے

فیصل اسے چت رسید کرتے خاصی اونچی آواز میں بولا تھا

حمزہ اسکی حرکت پر اسے گھور کے رہ گیا تھا

اریان نے پاس کھڑے سمیرا بیگم اور عون صاحب کی طرف دیکھا تھا جو خفا خفا سے اسے ہی دیکھ رہے تھے

اس بارے میں واپس جا کے بات کریں گئیں

سمیرا بیگم کی آواز پر اریان کا رکا سانس چلا تھا بس وہ ناراض نہیں تھی اس سے اور اسے کوئی فکر نہیں تھی۔۔۔

اب کیسی طبعیت ہے آپ کی۔۔ جیسے مجھے خبر ملی کہ آپ ہوش میں آ گئے ہیں میں سب سے پہلے آپ کو دیکھنے چلا آیا

اللہ کا شکر ہے میں اب بلکل ٹھیک ہوں اور یہ میرے لیے قابلِ احترام ہے کہ آپ اپنے اتنے بزی اوقات میں بھی مجھ سے ملنے آئے

آپ سے کون نہیں ملنا چاہتا آپ نے جو بہادری کی مثال قائم کی

ہے وہ شاہد ہی کوئی کر پاتا۔۔ آپ نے اپنی جان پر کھیل کر اس مشن کو پورا کیا ہے یہ ہمارے لیے ملٹری کیلئے قابلِ فخر ہے

آپ کی جتنی تعریف کی جائے کم ھے

یہ میرے کام کا حصہ تھا میرا مشن تھا کیف

جسے میں نے ہر حال میں پورا کرنا تھا اور اللہ کا شکر ہے اسنے مجھے میرے مشن میں جانب کامیابی عطا فرمائی

ہمارے ملک کو آپ جیسے اور آپ کی ٹیم کے جیسے ہی بہادر اور

قابلِ اعتماد فائیٹرز کی ہی ضرورت ہے آپ کی موجودگی اس ڈیپارٹمنٹ میں ہمارے لیے باعثِ شرف ہے۔۔۔

اب میں چلتا ہوں یہ آپ کی فیملی کا ٹائم ہے۔۔ خوش رہیں اور

خوب ترقی کریں۔۔۔ کیف اسے سیلوٹ کرتا وہاں سے نکل گیا تھا

اریان نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا تھا اسنے سامنے کھڑی

سمیرا بیگم اور باقی سب کو دیکھا تھا جن کی نظروں میں اس وقت اسکے لئے فخر ہی فخر تھا

میری ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے بھائی ابھی کچھ دن یہی رہیں گئیں تو اسلئے آپ سب کل ہی واپس جا رہے ہیں اور ابھی واپس ہوٹل جا رہے ہیں

وہ جو ڈاکٹر کے پاس گیا تھا اندر آتے اپنا حتمی فیصلہ سنایا تھا

مما.. حمزہ نے سمیرا بیگم کی طرف دیکھا تھا

حمزہ ٹھیک کہہ رہا ہے اریان کے آرام کرنے کا بھی وقت ہو

گیا۔۔ عشاء ہونے والی ہے ہم سب صبح آئیں گئیں بیٹا۔۔۔

سمیرا بیگم اسکا ماتھا چومتی دعا دیتی باہر نکلی تھی

فیصل تم بھی چلے جاؤ۔۔ کافی دن سے تم یہی ہو

یہاں میں اور ملائکہ ہیں تم آرام سے جاؤ کوئی بھی بات ہو گئی

میں تمہیں انفارم کر دوں گا

وقاص ٹھیک کہہ رہا ہے فیصل۔۔ تم بھی حمزہ اور باقی سب کے

ساتھ جاؤ۔۔ اریان نے اسے حکم دیا تھا جسے وہ ٹال نہیں سکتا تھا

ایک ایک کر کے وہ سب اریان سے مل کر جا چکے تھے

اسنے ذرا سی آنکھیں موندی تھی جب کمرے میں آہٹ ہوئی تھی

اریان نے فٹ سے آنکھیں کھولی تھی مگر سامنے برس کو کھڑے دیکھ اسکے منہ کے زاویے بنے تھے

۔۔۔بے شک وہ اسکے صبر کا امتحان لے رہی تھی

سر یہ میڈیسن کھالیں۔۔

کس چیز کی میڈیسن ہے؟

سر اس میڈیسن میں نیند ہے آپ کو سکون ملے گا

ہوو سکون...

منہ ہی منہ بڑبڑاتے اریان نے ٹیبلٹ منہ میں

رکھی تھی اور بغیر پانی پیئے چہرے پر کمفرٹر اوڑھے آنکھیں

بند کرلی تھی

میں جارہاہوں مگر کوئی بھی پرابلم ہو مجھے کال

ضرور کرنا۔۔

فیصل اب تم میرا دماغ خراب کر رہے ہو۔۔

وہ تقریباً چوتھی بار وہی جملہ ریپیٹ کر رہا تھا

اوکے اوکے جارہاہوں۔۔

فیصل مسکراتا ہوا وہاں سے حمزہ کی طرف گیا تھا جو اسکا ہی

انتظار کر رہا تھا

فیصل کی اتنی فکر دیکھ وہ مسکرایا تھا پھر اریان پر ایک نظر ڈالی تھی اسے سوتا پا کر وقاص پرئیر روم کی

طرف گیا تھا

تہتر ہوئے ہیں ابھی تک...

ملائکہ اسے وہاں دیکھ اسکی نظروں کا مطلب سمجھتے

باہر صوفے پر آبیٹھی تھی

کیا ہوا پریشان ہو؟

وقاص نے اسکے قریب بیٹھتے سوال کیا تھا

ہاں حیام کی فکر ہو رہی ہے اریان کو پتہ چلا یہ سب تو وہ

میرا اگلا دبا دے گا... اور تو اور اسنے کچھ کھایا بھی نہیں۔۔۔

ملائکہ کی پریشانی بڑھتی جارہی تھی پر ئیر روم کے باہر ہی صوفے پر بیٹھے سامنے نظر حیام پر رکھے وہ بولے جارہی تھی

میں تمہیں بتانا بھول گیا یار...

وقاص سر پر ہاتھ مارتا جلدی سے بولا تھا

کیا بتانا بھول گئے؟

اریان کو دیکھنے گیا تھا اسنے تمہیں بلایا تھا مگر وہ فیصل کے بچے نے اتنا دماغ خراب کر رکھا تھا بلکل بھول گیا

لاپرواہی کی بھی حد ہوتی ہے وقاص

تم بیٹھو یہی میں مل کے آتی ہوں اریان سے...

وہ اپنی صفائی میں کچھ بولتا ملائکہ وہاں سے غائب ہوئی تھی

لمبی سانس لیتے خود کو کمپوز کرتے اسنے دروازہ کھولا تھا

اور اندر گئی تھی جہاں اریان سامنے آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا

تھا... وہ سو رہا ہے یا جاگ رہا وہ ابھی اسی کشمکش میں تھی

جب اریان نے کمرے میں کسی کی موجودگی محسوس کرتے

آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

بہت جلدی آگئی۔۔۔!

صاف طنز کیا تھا

اسکا موڈ خطرناک حد تک خراب تھا۔۔۔

ملائکہ کو اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا

اریان.. وہ میں آرہی

میری بیوی کہاں ہے؟

عام سے لہجے میں سوال کیا تھا

ب.. بیوی!..

ہاں بیوی"...

تم حیران تو ایسے ہو رہی ہو...

جیسے اپنی بیوی کا نہیں کسی اور کی بیوی کا پوچھا ہو

نظریں ہنوز چھت پر ٹکی تھی مگر لہجہ برف کی مانند ٹھنڈا تھا

نہی.. نہیں وہ پہلے کبھی تمہارے منہ سے ایسے الفاظ نہیں

وو.. وہ نماز پڑھ رہی ہے

اریان کی گھوری پر اسکی زبان پھسلی تھی

اس وقت کونسی نماز ہوتی ہے بتاؤ گئ"..

ملائکہ نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا جہاں

گھڑی پر بارہ بجنے میں پندرہ منٹ باقی رہتے تھے

ملائکہ اسوقت کو کوس رہی تھی جب اسکی زبان سے نماز

والی بات نکلی تھی۔۔۔

وہ عش.. عشاء کی!...

تیسری بار مجھ سے کسی بھی قسم کی معافی کی توقع مت

رکھنا ملائکہ صدیقی"...

شک نہیں یقیناً وہ جان گیا تھا... اس سے جھوٹ کہا جارہا تھا

ملائکہ نے تھوک نگلا تھا۔۔۔

اریان وہ...

صرف سچ "...

دماغ میں تیار کردہ نئے بہانے کو گولی مارتے ملائکہ نے کلمہ

پڑھا تھا اور دو قدم پیچھے ہٹاتے ایک ہی سانس میں بول گئی تھی

کتنے..؟

اسے لگا تھا وہ شاہد کچھ غلط سن گیا ہے

سس.. سو نوافل "

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ملائکہ۔۔۔ سو نوافل کیسے پڑھے گئی وہ

اچانک اسکی حیرت زدہ رعب دار اونچی آواز کمرے کی فضا میں گونجی تھی

اسنے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر زخموں کی وجہ سے

وہ ایسا نہیں کر پایا تھا۔۔۔ غصے کی شدت سے اسکی دماغ کی

رگیں پھول گئی تھی

میں نے منع کیا تھا اریان مگر اسنے کہا وہ منت مان چکی ہے

اور میرے کچھ بھی بولنے سے پہلے اسنے نیت باندھ لی...

اریان میری بات....

جاؤ یہاں سے...

تم پلیز غصہ نہیں کرو...

I said out...!

اسکی دھاڑ کمرے میں گونجی تھی

ملائکہ چپ چاپ سر ہلاتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی

شکر ہے بچ گئی... روم سے باہر نکلتے ہی اسنے اللہ کا شکر ادا کیا تھا

حیام کو دیکھتے ملائکہ واپس سے صوفے کی طرف آئی تھی

جہاں وقاص آنکھیں بند کیے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے سو

چکا تھا

اپنی اوڑھی چادر وقاص کے گرد اوڑھتے ملائکہ اسکے قریب

ہی بیٹھ گئی تھی

افففف کب ختم ہو گئی تمہاری نماز یار... جلدی ختم کرو ورنہ تمہارا شوہر تمہارے انتظار میں مجھے ہی یہاں سے سیدھا اوپر ٹپکا دے گا... سامنے نماز ادا کرتی نظر حیام پر جمائے وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی

تم کب آئی۔؟

آنکھیں ملتے وقاص نے اسکی طرف دیکھا تھا

ابھی پانچ منٹ ہوئے...

اریان نے کیا کہا...یقیناً غصے میں ہو گا

نہیں کہاں یار اسے تو غصہ نہیں آیا بس کہہ رہا تھا اگر اٹھنے

کے قابل ہوتا تو ابھی تک جہنم رسید کر چکا ہوتا ہم سب کو۔۔۔

اپنی بھڑاس نکالتے ملائکہ نے دانت کچکچائے تے

اسکی بات پر وقاص کی ادھ کھلی آنکھیں پوری کھلی تھی

کیا واقعی..؟

کیوں پریشان ہو میری جان؟

اسکی طرف سے کوئی جواب نا پا کر وقاص نے نرمی سے پوچھا تھا

میں حیام کیلئے پریشان ہوں وقاص... اریان یقیناً طلاق والی

بات بھولا نہیں ہے میں پریشان ہوں حیام اسکا غصہ کیسے سہے گئی ہماری اور بات ہے ہم پر وہ غصہ کرتا

ہماری غلطی ہوتی ہے اور وہ الگ بات ہے ہم تینوں کو کوئی فرق بھی نہیں پڑتا کیونکہ ہم جانتے ہیں وہ

دل سے کچھ نہیں بولتا بس وقتی غصہ ہوتا ہے مگر حیام بہت معصوم ہے وقاص.. وہ اریان کی سختی

برداشت نہیں کر پائے گئی اور تب تو ہر گز نہیں جب وہ اس سے بے انتہا محبت کرنے لگی ہے محبت انسان کو بہت کمزور بنا دیتی ہے.. محبوب کی ذرا سی بے رخی بھی دل کو لگ جاتی ہے

وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی تھی

سو فیصد درست کہا.. آخر تین سال اسی فیز سے ہی تو

گزرا ہوں۔۔۔

صرف بات کر رہا ہوں ایسے مت دیکھو مائے لیڈی..

اسکا سر اپنے کندھے پر رکھتے وقاص نے اس پر چادر اوڑھی تھی

کچھ نہیں ہو گا فکر نہیں کرو... وہ اریان کی بیوی ہے اریان اس

سے محبت کرتا اور رہی بات ناراضگی کی تو.. ملائکہ یہ جو محبت ہوتی ہے نا یہ انسان کو بہت حساس بنا دیتی ہے اور پھر ہم جتنے بھی ناراض ہو جائیں بے رخی برت لیں، دھتکار دیں، نفرت کا دعویٰ کر لیں اپنے محبوب کو وہ تکلیف کبھی نہیں دے پاتے جس سے خود گزرے ہوتے ہیں ایسا کرنے کیلئے دل پر پتھر رکھنا پڑتا، ظرف بلند کرنا پڑتا... "نفرت کرنا محبت کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے.." یہ بات میری ہمیشہ یاد رکھنا نے اسکی طرف دیکھا تھا اریان بھابھی سے کتنی محبت کرتا یہ ہم سب ہی بہتر جانتے ہیں تو اسلئے تم بے فکر ہو جاؤ اگر وہ رلائے گا تو آنسو بھی وہی چنے گا.. آخر محبت ہے اسکی۔۔۔

وقاص نے اسکی طرف دیکھا تھا جو پر سکون سی بیٹھی اسکی باتیں سن رہی تھی۔۔ آج کافی دنوں بعد اسکے

چہرے پر وہ

سکون دوبارہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

ملائکہ اگر بُرا نا مانو تو ایک بات بولوں.؟

بولو...

تم کیف کے سامنے مت آیا کرو.. میرا مطلب ہے جب وہ یہاں

آئے تو۔۔۔

ملائکہ نے اسکی طرف گردن موڑے سوالیہ نظروں سے دیکھا

تھا

بولتے ہوئے بہت آکوڑ لگ رہا مگر اسکی نظروں میں ایسا کچھ ہے.. میرے کہنے کا مطلب.. میں نے اسکی نظروں میں تمہارے لیے پسندیدگی دیکھی ہے... "اور مجھے بلکل نہیں پسند میری بیوی کو کوئی آنکھ بھر کے دیکھے بھی"..

اوکے نو پرابلم".....

اسکے اتنے عام سے ری ایکشن پر وقاص کو جیسے دھچکا

لگا تھا...

تم جانتی ہو وہ تمہیں پسند کرتا ہے ؟

ہاں'..

انتہائی اطمینان سے جواب آیا تھا

کب سے ؟

پانچ سال سے...

مگر میں نہیں جانتی تھی وہ ابھی تک... خیر اریان نے مجھے

دبئ بھیجا تھا ایک کلائنٹ سے میٹنگ کے سلسلے میں.. تب میں

اس سے ملی تھی اسنے مجھے شادی کیلیئے پروپوز کیا تھا میں نے صاف انکار کر دیا کیونکہ مجھے میرا کرئیر بنانا

تھا

مگر مجھے تب معلوم نہیں تھا وہ آرمی میں ہے

اگر ہوتا تو تم اسے ہاں کر دیتی...

وقاص نے اسکی بات کاٹتے تعیش سے پوچھا تھا

پوری بات تو سن لو.. ملائکہ نے اپنے سامنے بیٹھے اس عاشق

کو تاسف سے دیکھتے گھورا تھا

مجھے معلوم نہیں تھا وہ آرمی میں ہے اگر ہوتا تو اس دن میں

کبھی بھی وہاں مدد مانگنے نہیں جاتی۔۔۔ مگر جب مجھے معلوم ہوا تو میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا میں نے ساری بات اسے بتادی جس پر اسنے ری ایکٹ کیا اور مدد کرنے سے منع کر دیا

مگر پھر خود ہی آ گیا

وہ جتنے عام سے لہجے میں بتا رہی تھی وقاص کا موڈ اس قدر

بگڑتا جارہا تھا

اگر میں تم پر یقین نا کروں تو؟

سنجیدگی سے سوال کیا تھا

ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ مجھے تم پر خود سے بھی زیادہ

یقین ہے تو ظاہر سی بات ہے تمہیں بھی ہو گا

جواب ہنوز لاپرواہی سے دیا تھا

بالفرض ایسا ہو جاتا تو.؟

چار مکے کھاتے اور کر لیتے یقین...

سمپل۔۔۔ سر ہنوز اسکے کندھے پر رکھے ملائکہ نے فل اطمینان سے اسے نیا طریقہ بتایا تھا

میں کرتا ہوں یقین... بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا

وقاص اسکے نئے طریقے سنتا فوراً سے بولا تھا

یہی بہتر ہے... نیند میں ڈوبی آواز میں کہتے وہ تھوڑی دیر بعد
مکمل نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی

آج وہ یقین کی گہری حدود تک جا پہنچی تھی وہ حد جہاں سے لوٹنا اب ناممکن تھا اور وہ واپسی چاہی بھی کب تھی اسنے ۔۔ سالوں پہلا ٹوٹا وہ یقین آج جڑ گیا تھا جسے آج اسنے سمجھا تھا آج اپنی آنکھوں سے اسنے معجزے ہوتے دیکھے تھے آج کس بنا پر وہ انکار کرتی .. آنکھوں سے آنسو رواں تھے سب ٹھیک ہو چکا تھا اللہ پر ہر حال میں یقین نے اسے آج معجزے کر کے دیکھائے تھے اس خدا کا جتنا شکر ادا کرتی وہ کم تھا اپنی منت کو پورا کر چکی تھی مگر وہاں سے اٹھنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا پر اس معجزے کو وہ ایک بار اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی تھی اسے محسوس کرنا چاہتی تھی وہ اسکا ہمسفر تھا شریکِ حیات مگر کہنے کو وہ اسکے لئے ایک راہ ثابت ہوا تھا ایسا مضبوط راستہ جس پر چل کر وہ اپنے اللہ کے
مزید قریب ہو گئی تھی اللہ نے اسکی سنی تھی آزمائشیں ختم ہوئی تھی مگر ابھی ایک آزمائش تھی جو اسکی منتظر تھی جس سے وہ اچھی طرح واقف تھی جائے نماز فولڈ کرتے اسنے دروازے کی سمت قدم بڑھایا تھا سر چکرانے لگا تھا بروقت دروازے کو تھامے وہ وہی بیٹھی تھی پانی کے دو گھونٹ حلق سے اتارتے دروازے کا سہارا لیتے حیام اپنی جگہ سے اٹھی تھی اسکی نظر سامنے صوفے پر بیٹھے سوئے ملائکہ اور وقاص

پر پڑی تھی۔۔ دونوں ایک ساتھ بہت حسین لگ رہے تھے اللہ انہیں نظر بد سے دور رکھے آمین دل ہی دل میں انکو دعائیں دیتی سر پر ٹکی چادر درست کرتے حیام اس روم کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی

نوب گھمائے وہ دھیرے قدم اٹھاتی روم میں داخل ہوئی تھی

بے قرار نظر سامنے بیڈ پر لیٹے وجود پر گئی تھی اور وہی ساکت

ہوئی تھی دل نے قریب سے دیکھنے کی تمنا کی تھی جس پر وہ

ایمان لاتی دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی بیڈ کے قریب آئی تھی حیام نے نوٹ کیا تھا وہ سوتے ہوئے بھی بے چین لگ رہا تھا

ماتھے پر ان گنت شکنیں موجود تھی۔۔۔ اسنے کمرے میں نظر دوڑائی تھی جب اپنے پیچھے دیوار پر ٹنگی وال کلاک پر نظر گئی تھی بڑی سوئی گیارہ اور بارہ کے وسط میں تھی جبکہ چھوٹی سوئی ایک کے ہند سے پر رکی تھی بڑھی ہوئی شیو، آنکھوں کے گرد ہلکے چہرا ابھی مرجھا گیا تھا

مگر پھر بھی اسکی کشش تھی حیام کی نظریں ہٹنے سے انکاری تھی بے ساختہ ہاتھ بالوں میں جاتا رینگنے لگا تھا دل نے بیٹ مس کی تھی ایسی حالت میں بھی اریان اسکے دل کی دھڑکن کو بڑھا گیا تھا دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے حیام خود ہی اپنے پاگل پن پر مسکرا دی تھی انگلیوں سے اسکے بالوں کو ماتھے سے ہٹاتے پوروں کی مدد سے آنکھوں کو چھوا تھا پھر ناک کو چھوتے گالوں سے اپنی نرم انگلیاں مس کی تھی... اگر وہ جاگ رہا ہوتا تو نظر ملانے کی بھی ہمت نا ہوتی جتنا وہ اسکے نیند میں ہونے کا فائدہ اٹھا چکی تھی انگلیوں

پر چھبن ہوئی تھی جب حیام نے خیالوں سے نکلتے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تھا جس کی انگلیاں اریان کی مونچھوں پر تھی نظر وہاں سے ہٹتے آنکھوں پر گئی تھی جہاں وہ نیلی آنکھیں جن میں کچھ دیر پہلے اداسی تھی اب اپنی پورے آب و تاب کے ساتھ چمک

رہی تھی

اسکو جاگتا پاکر حیام کے اوسان خطا ہوئے تھے ہاتھوں میں

لرزش ہوئی تھی وہ کچھ بولتی نظر اریان کی نظروں کے تعاقب سے ہوتی اپنے ہاتھ پر گئی تھی جس کی انگلیاں اسکے ہونٹوں کو چھو رہی تھی

اسنے فوراً سے ہاتھ واپس کھینچا تھا اریان کے چہرے پر پھیلے

سرد تاثرات اور اسکی وحشت زدہ خاموشی حیام کو خوفزدہ کر رہی تھی

تو آخر فرصت مل ہی گئی تمہیں"..

ذرا سا سر اٹھائے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولتے اسنے

نظریں حیام کے وجود پر گاڑھی تھی

ہاں وہ میں نم !..

ویسے کیا دیکھنے آئی ہو.. مر گیا یا زندہ ہے اور اگر

زندہ ہے تو کس حال میں ہے ؟

اریان کے طنز کو اگنور کرتے حیام نے بولنا چاہا تھا مگر اسکے
اگلے جملے پر وہ تڑپ ہی اٹھی تھی
جس کا ثبوت اسکی وہ بھوری آنکھیں تھیں جن میں تڑپ
صاف واضح تھی

اریان ..

نا چاہتے ہوئے بھی آنسو گال پر پھسلے تھے

کیا اریان.... ہاں بولو کیا؟

یہی تو چاہتی تھی تم ہمیشہ سے .. اور اس رات بھی تو یہی کیا تھا تم نے میرے ساتھ "...

ویسے سہی ہی کیا تھا تم نے... کسی نے صحیح کہا ہے جب عورت کو حد سے زیادہ محبت دے دو تو وہ ظالم بن جاتی ہے جانتی جو ہوتی ہے اب مجھ سے محبت کرتا۔ بھلا کہاں جائے گا مجھے چھوڑ کے اسلئے جتنا مرضی ذلیل کر لو۔ اسکا کیا ہے دھتکار لو، نفرت بھی کر لو اور جب ان سب سے دل نا بھرے تو طلاق مانگ لو...

ویسے یاد تو ہو گا تمہیں اپنا مطالبہ...

نظر اپنے ہاتھ سے ہٹائے اریان نے اسکے چہرے پر مرکوز کی تھی

جو آنسوؤں سے تر تھا

می.. مجھ سے غلطی.. ہو گئی.. پی.. پلیز اریان

م.. معاف کر__

وہ روتے ہکلانے لگی تھی

غلطی

...

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اریان بول اٹھا تھا

وہ غلطی تھی رئیلی حیام"...

اریان کی بے یقین نظریں خود پر ٹکے دیکھ اسنے سر جھکایا تھا

مبارک ہو پھر تو...

بقول تمہارے، تمہاری اس ایک غلطی نے میرا دل چکنا چور

کر دیا۔۔ اتنا دکھ کبھی تمہاری نفرت اور تلخ کلامی نے نہیں دیا تھا جتنا تمہاری اس ایک غلطی نے دیا

ہے

مم.. میں معافی مانگتی ہوں آپ سے.. پلیز معاف کر

دیں مجھے۔۔۔

اریان کے لہجے سے جھلکتی اذیت نے اسے مزید اذیت میں جھونکا تھا

کتنا کنسرن ہے نا تمہاری معافی میں۔۔ دیکھو میں بہت اچھا

فیل کر رہا ہوں

ہنسنے کی ایکٹنگ کرتے وہ تفاخر سے کہتے رخ موڑ گیا تھا

اریان.. اریان اِدھر دیکھیں پلیز۔۔ منہ نا موڑیں مجھ سے

میں جانتی ہوں میں نے غلطی کی ہے آپ.. آپ مجھے سزا دے دیں ڈانٹ لیں غصہ کر لیں مگر منہ مت موڑیں۔۔

اریان کی دائیں سائیڈ بیٹھتے

ہاتھ اسکے جبڑے پر رکھے حیام نے اسکا چہرا اپنی طرف کیا تھا

سپاٹ چہرا لیے وہ ناجانے کتنی دیر اسکی روتی آنکھوں

میں اپنا عکس جھلملاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

سزا... خاموشی ٹوٹی تھی

سزا تمہاری یہی ہے کہ میں تمہارا مطالبہ پورا کر دوں

اسکو لگا تھا اسکے سر پر ہوسپٹل کی چھت آن گری ہے

آنکھوں میں آنسوؤں کی جگہ حیرت در آئی تھی

اریان ہوش میں تو ہیں آپ.. یہ کیا بول رہے ہیں آپ.. آپ۔ ایسا

کچھ نہیں کریں گئیں

کیوں نہیں کروں گا؟

تم بھی تو یہی چاہتی تھی آج جب وہی الفاظ میں نے بول دیئے

تو اتنی تکلیف کیوں حیام...

میں مر جاؤں گئی اریان.. مجھے خود سے دور کرنے کی بات

نا کریں۔۔ میں ڈر گئی تھی وہ ویڈیو تھی اسکے پاس

ورنہ میں ایسا کبھی نا بولتی'...

کسی بھی رشتے میں سب سے امپورٹنٹ بھروسہ ہوتا ہے حیام

جو تمہیں مجھ پر تھا ہی نہیں۔۔ اگر ہوتا تو تمہیں معلوم ہوتا

اریان ملک مر سکتا تھا مگر اپنی بیوی کی عزت پر آنچ نہیں آنے دیتا۔۔ مگر جہاں بھروسہ نہیں وہاں

رشتہ نہیں...

رشتہ ہے، محبت کا رشتہ ہے اریان اور رہی بات بھروسے کی

تو میں آپ پر بھروسہ کرتی ہوں

وہی محبت جس کا تم نے خود اپنے ہاتھوں سے گلا

گھونٹ دیا"...

تنفر سے کہتے اریان نے چہرا موڑا تھا

آنسوؤں نے شدت پکڑی تھی... اریان کے اذیت بھرے لہجے نے

اسے کچوکے لگائے تھے وہ دم سادھے بس اپنے قریب بیٹھے اس

شخص کو دیکھے جارہی تھی جو اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہا تھا کچھ بھی کہے بغیر حیام نے خاموشی سے

سر اسکے کندھے پر رکھا تھا۔۔۔

اریان نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی

وہ بھی ہنوز چہرا پھیرے آنکھیں موندے بیٹھنے کی حالت میں

لیٹا ہوا تھا

کئی لمحے خاموشی کے نذر ہوئے تھے

حیام نے رخ بدلا تھا چہرا اریان کی طرف موڑتے ہاتھ اسکے دل

کے مقام پر رکھا تھا

میں بہت بُری ہوں، میں نے آپ کو بہت تکلیفیں دی ہیں کبھی

اپنے لہجے سے کبھی عمل سے، نفرت بھی کی یہاں تک کہ طلاق کا بھی مطالبہ کر لیا،۔۔۔ مگر ان سب

کے باوجود میری محبت، میرا آپ پر یقین سب سچ ہے اریان۔۔۔

میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں، آپ کے پاؤں پکڑنے

تک بھی تیار ہوں میں اپنی محبت سے آپ کے دل پر لگائے تمام زخم بھر دوں گئی اریان۔۔۔بس مجھے ایک موقع دے دیں

مجھ سے منہ نا پھیریں، مجھ سے دور جانے کی بات نا کریں

میں نے یہ تین دن جس اذیت میں کاٹے ہیں

یہ صرف میں اور میرا خدا جانتے ہیں میں نے آپ کو بہت مشکلوں سے بہت دعائیں کر کے اللہ سے مانگا ہے پلیز مجھ سے دور جانے کی بات مت کریں۔۔۔میں یہ سزا برداشت نہیں کر پاؤں گئی میں مر جاؤں گئی، آپ کی حیام مر جائے گئی مجھ میں آپ جتنا حوصلہ نہیں ہے میں آپ جیسی بہادر نہیں ہوں میں یہ سب ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کر پاؤں گئ

پلیز میری طرف دیکھیں، ایک بار دیکھ لیں۔۔پلیز اریان

اسکے چہرے کو اپنی طرف موڑنے کی وہ ہر کوشش کر چکی تھی مگر شاہد وہ اسکی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا

آپ کی خاموشی سے ڈر لگتا مجھے پلیز کچھ بولیں

کچھ تو بولیں چاہے بے رخی برت لیں پر چپ مت رہیں پلیز

ایک بار بول دیں

آنسو ٹپ ٹپ کرتے اریان کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے

اچانک اسے اپنے ماتھے پر نمی محسوس ہوئی تھی حیام نے سر

اٹھا کے دیکھا تھا۔۔۔ اریان کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا

آنسو لکیر کی صورت میں بہتے حیام کے ماتھے اور شرٹ پر گر رہے تھے

آپ.. اریان ,

اسے روتا دیکھ حیام کے دل میں درد اٹھنے لگا تھا۔۔۔

گھٹنے بیڈ پر رکھے اوپر ہوتے اریان کے چہرے کو اپنے دونوں

ہاتھوں میں تھاما تھا آپ پلیز مت روئیں.. اریان آپ کے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں پلیز چپ ہو

جائیں آپ کیوں رو رہے ہیں غلطی میری ہے آپ مجھ پر غصہ کریں پر ایسے روئیں نہیں وہ نظریں

جھکائے بس روئے جا رہا تھا حیام اسکے آنسو صاف

کرتی سینے سے لگا گئی تھی

اس لمحے خاموشی ٹوٹی تھی حیام کو اپنی کمر پر سخت گرفت

محسوس ہوئی تھی اور اسکے بعد وہ شخص رویا تھا اسکی دی ہر تکلیف، دکھ، اسکا کہا ہر تلخ لفظ لہجہ، نفرت ان

سب کو آج اریان ملک نے آنسوؤں سے باہر آنے دیا تھا جس کو وہ برسوں سے برداشت کرتا آرہا تھا

آج اسکا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا

آج وہ اپنے ہی ستم گر کی باہوں میں سمٹا رو پڑا تھا اور اتنی

شدت سے رویا تھا حیام کا دل مٹھی میں آیا تھا چپ چاپ اسے

رونے دینا ہی اس کو مناسب لگا تھا

حیام کو اپنا کندھا بھیگا محسوس ہوا تھا مگر خاموشی کا لبادہ

اوڑھے اسکے بال سہلاتی وہ اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھے اسکے چپ ہونے کے انتظار میں تھی کافی دیر

بعد اسکے آنسو تھمے تھے مگر گرفت میں سختی

برقرار تھی اسنے بھی دور ہونے کی کوشش نہیں کی تھی

ناراضگی تھی مگر ایک دوسرے کے وجود سے ملتے سکون میں وہ ناراضگی کہیں دور جا سوئی تھی

اریان"....

ہمم...

تقریباً دس سیکنڈز بعد ایک لفظی جواب دیا تھا

خود سے دور نہیں کریں اریان...

وہ واقف تھی اریان کبھی اس سے دور نہیں جا سکتا تھا پر اگر اسنے بات کی تو وہ کر بھی سکتا تھا اور حیام کو

اس جملے میں اپنی جان اٹکی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے اپنے پاس رکھ لیں۔۔۔غصے کریں، ڈانٹ لیں چاہیں تو

مار بھی لیں مگر دور نہیں۔۔۔وہ پھر سے رو دی تھی مجھ میں اب اور آزمائشیں سہنے کے سکت نہیں رہی اریان میں آپ کی ہر بات مانوں گئی کبھی آپ کے سامنے اف تک نہیں کروں گئی، آپ نفرت بھی کریں گئیں تو چپ چاپ سہہ لوں گئی مگر آپ کی دوری نہیں سہہ پاؤں گئی اور اگر آپ کا فیصلہ نا بدلے تو خود اپنے ہاتھوں سے مجھے موت بخش دیجئے گا

کیونکہ آپ کے بعد حیام صرف مٹی کا ڈھیر ہے

وہ مزید کچھ بولتی۔۔۔حیام کو اپنی کمر پر گرفت مضبوط ہوتے محسوس ہوئی تھی اتنی مضبوط کہ اسے لگا اسکے کمر کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گئیں

منہ سے سی کی آواز نکلی تھی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا تھا

ابھی تو بڑے بڑے دعوے کر رہی تھی ذرا سی تکلیف تو سہی نہیں گئی میری نفرت خاک سہہ پاؤ گئی ۔۔۔

تنفر سے کہتے اسکی کمر پر گرفت نرم کی تھی

اریان کی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بغیر حیام نے منہ پر جیسے تالا لگایا تھا۔۔۔ نظر بھٹک کر وال کلاک کی طرف گئی تھی جہاں تین کا ہندسہ واضح تھا آپ ریسٹ کریں صبح ملتے ہیں حیام نے اسکے بالوں میں لب رکھے خود کو آزاد کروانا چاہ تھا مگر حصار ٹوٹنے کے بجائے مزید تنگ ہوا تھا

ششش.. سو جاؤ یہی...

اسکی لگاتار مزاحمت سے تنگ آتے اریان نے دھیرے سے مگر سخت

لہجے میں کہا تھا

آپ بے آرام ہوں گیئں اریان مجھے جانے دیں

اب کی بار وہ صرف بولی تھی

اریان کی طرف سے کوئی بھی جواب نا پا کر حیام کو

ناراضگی مزید بڑھ جانے کا خدشہ لاحق ہوا تھا مگر وہ

چہرا دیکھنے سے بھی تو قاصر تھی کیونکہ اریان کی گرفت اتنی سخت تھی کہ وہ زرا سا ہل بھی نہیں پا رہی تھی

اریان کی مانتے چپ چاپ سر اسکے سینے پر رکھے حیام نے

آنکھیں بند کی تھی۔۔۔ سکون تھا یا محرم کی محبت،۔۔۔ کچھ ہی پلوں میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی

چڑیوں کی چہچہاہٹ سے اسکی آنکھ کھلی تھی ہلکی ہلکی آنکھیں کھولے اسنے نظر گھمائی تھی شیشے کی کھڑکی کے باہر ملجگہ اندھیرا تھا صبح کا اجالا ابھی ہر سو پھیل رہا تھا۔۔۔

وہاں سے نظر ہٹاتے اپنے بائیں طرف دیکھا تھا جہاں وقاص

سر اسکے کندھے پر رکھے سو رہا تھا۔۔۔ ذہن میں جھماکہ ہوا تھا

کل رات ایک ایک منظر نظروں کے سامنے لہرانے لگا تھا۔۔۔ میں سو کیسے گئی... یا اللہ اور حیام...

خود کو کوستے نظر سامنے پر ئیر روم کے بند دروازے پر گئی تھی

وقاص کے سر کو آہستگی سے صوفے کی پشت سے ٹکاتے ملائکہ

اس سمت بھاگی تھی مگر دروازہ کھولتے ہی خالی کمرے نے اسکا

منہ چڑایا تھا وہاں سے قدم اریان کے روم کی طرف اٹھے تھے پریشانی تھی تو صرف حیام کی۔۔۔ سوچیں جھٹکتی اسنے دروازہ کھولا تھا مگر سامنے کا منظر دیکھتے اسے خوشگوار سی حیرت نے آن گھیرا تھا۔۔۔ حیام اسکی دائیں سائیڈ کروٹ پر لیٹے سر اریان کے سینے پر رکھے گہری نیند میں ڈوبی تھی اریان اسے اپنے مکمل گھیرے میں لیتا اسکے قریب ہی پر سکون سا سو رہا تھا

افففف دونوں ایک ساتھ کتنے مکمل لگ رہے ہیں.. اللہ جی بہت پیارے لگ رہے ہیں ہمیشہ ان دونوں کو ایسے ہی ایک ساتھ خوش رکھیئے گا انہیں دعائیں دیتی اسکے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا فوراً سے پینٹ کی پاکٹ سے موبائل نکالے اسنے ان دونوں کی تصویر کھینچی تھی دروازہ بند کرتے ملائکہ روم سے باہر آئی

تھی تصویر کو دیکھتے ماشاءاللہ کہا تھا تصویر کو فارورڈ کرتے اس نے میسج ٹائپ کیا تھا۔۔۔ میسج بھیجتے ٹائم دیکھا تھا جہاں ابھی چھ بجنے میں بھی کافی ٹائم تھا واپس سے اپنی جگہ پر بیٹھتے وقاص کو دیکھا تھا کیوٹ... کمنٹ پاس کرتے اسکے گال کو ہلکا سا چھوا تھا پہلے جیسے سر کندھے پر رکھے آنکھیں بند کرلی تھی

کیا ہوا مسکرا کیوں رہی ہو۔؟

حمزہ نے اسے موبائل پکڑے مسکراتے دیکھ پوچھا تھا

جواباً زارا نے سکرین اسکی طرف کی تھی جہاں ایک خوبصورت اور مکمل کپل تصویر کی صورت میں قید تھے

ماشاءاللہ.. کہتے لب مسکرائے تھے

اور ملائکہ نے میسج بھی کیا کہ ہم سب وہاں لیٹ آئیں

ٹھیک کہا ہے جتنا ہوسکے انہیں وقت دینا چاہئیے تاکہ وہ بات کریں اور جو رہی سہی رنجشیں ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں

حمزہ،...

جی...

نظر فروٹ کی پلیٹس پر سے ہٹاتے اسنے زارا کی طرف دیکھا

تھا جو کسی گہری سوچ میں ڈوبی لگ رہی تھی

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ میرا مطلب ہے بھائی معاف کر دیں گئیں

بھابھی کو.....

بلکل کر دیں گئیں بھائی ان سے بہت پیار کرتے ہیں زارا۔۔وہ

زیادہ دیر ان سے ناراض نہیں رہ سکتے

اور اگر نہیں ہوتا ایسا کچھ تو ہم ہیں یہاں مما ہیں انہیں سمجھائے گئیں اور مجھے یقین ہے وہ سمجھ بھی

جائیں گئیں۔

اسلئے تم اس بات کی فکر چھوڑو اور یہ فروٹس کھاؤ

سارے ختم کرنے ہیں.. میں اور فیصل پوری کوشش کریں گئیں

ان دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے تم صرف خود پر ہمارے

بے بی پر دھیان دو اور اگر دل کرے تو تھوڑا سا میری بھی فکر لو

کیوں تمہیں کیا ہوا؟

زارا نے آنکھیں سکیڑتے سوال کیا تھا

ابھی تو کچھ نہیں ہوا۔ مگر عنقریب تمہاری محبت میں پاگل

ضرور ہو جاؤں گا

توبہ استغفار پڑھو حمزہ... پاگل ہوں تمہارے دشمن

زارا کی بات پر اسکے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی تھی

مجھے پھر کبھی گھور لینا ابھی جاؤ اور ملائکہ کا میسج

مما بابا اور خاص کر اس بوتل کے جن تک پہنچا کے آؤ۔۔ اسکا

کوئی پتہ نہیں کب وہاں پہنچ جائے

اسکی نظروں میں جھلکتی محبت دیکھ زارا خائف ہوتی

چہرا جھکا گئی تھی

تنگ نہیں کرو اور جاؤ...

اس جنگلی بلی کو بھیگی بلی بنتے دیکھ حمزہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا جسے بروقت چہرے پر ہاتھ رکھتے کنٹرول کیا تھا

جا رہا ہوں اور میرے آنے تک یہ فروٹس ختم ہونے چاہئیں

بدتمیز چوزہ!...

وہ مسکراتا کمرے سے باہر چلا گیا اور زارا نے اسے لقب سے نوازتے ہے گود میں رکھی پلیٹ کو دیکھا تھا

دروازہ بند ہونے کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی

اور اسکے ساتھ ہی نیند بھی ٹوٹی اریان نے آنکھیں کھولی تھی درد کا احساس ہوا تھا نظر دائیں جانب اپنے

پہلو میں سوئی اس معصومیت کی مورت پر جا ٹھہری تھی جس کے چہرے پر صرف معصومیت کے سوا

اور کچھ نہیں تھا نظریں ہٹنے سے انکاری تھی کئی پل وہ ارگرد سے بیگانہ اسے دیکھتا رہا تھا جیسے اسے پہلی بار دیکھ رہا ہو دل میں جاگے درد نے اسکی توجہ مبذول کرائی تھی نظر وہاں سے ہٹتے حیام کے ہاتھ پر گئی تھی جو عین اسکے دل کے مقام سے ہوتے دوسرے بازو سے لپٹا تھا محبت تھی یا چھوڑ جانے کا خوف... حیام اسے خود میں قید کیے سکون سے سو رہی تھی کاش...! آج حالات ایسے نا ہوتے کہ مجھے خود کو تم سے دور رکھنا پڑتا مگر تمہاری اس ایک غلطی نے میرا تم پر سے یقین ختم کر دیا ہے میں چاہ کر بھی وہ سب نہیں بھولا پا رہا۔۔۔ میں بھول کر بھی نہیں بھول سکتا..! کہ تم مجھے چھوڑ کے چلی گئی تھی سب جانتے ہوئے بھی تم نے مجھے پھر سے اس بھری دنیا میں تنہا کر دیا تھا گزرا کل سوچتے اسنے کرب سے آنکھیں میچی تھی ۔۔۔۔ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں مگر میں تمہیں کبھی معاف نہیں کر سکتا ... تمہاری ہر خطا معاف مگر مجھ سے دور جانے کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گئی۔۔۔ اسکے بالوں کو چھوتے وہ خود سے ہی باتیں کیے جا رہا تھا

آہ... سرد آہ بھرتے سر واپس سے تکیے پر رکھا تھا

زخم میں درد ابھی بھی ویسا ہی تھا اسنے حیام کا ہاتھ

ہٹانے کی کوشش نہیں کی تھی

کاش گولی میرے دل کی جگہ دماغ میں لگ جاتی کوئی تو

فائدہ ہوتا... سب بھول...

باقی کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے

اریان نے اسکی طرف دیکھا تھا جو ذرا سی اوپر اٹھتے ہاتھ اسکے ہونٹوں پر رکھے نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی

مت کریں معاف.. نہیں چاہئیے مجھے آپ کی معافی---
میں آپ کی ناراضگی برداشت کرلوں گئی مگر ایسی باتیں

نا کریں خود کو اور تکلیف مت دیں آپ وہ سب بھول نہیں سکتے تو اس کو یاد بھی نا کریں بس میری ایک بات کا یقین کرلیں میں تب بھی آپ کو چھوڑ کے نہیں گئی تھی میں بس حویلی سے گئی تھی کیونکہ مجھ میں آپ کی نفرت کو فیس کرنے کی ہمت نہیں تھی آئندہ زندگی میں بھی کبھی آپ کو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتی!...

تو وہ سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی اریان نے سوچتے اپنے

چہرے پر سے اسکے ہاتھ ہٹائے تھے مگر سچ تھا حیام کا کہا ہر لفظ اپنے سچے ہونے کی دلیل دے رہا تھا اریان اسکی معصومیت اور محبت میں خود کو کھوتا محسوس کر رہا تھا مگر نظر وہاں سے ہٹی تھی اور اسکے پاؤں پر جا رکی تھی جو سفید سے سرخ ہو چکے تھے انہیں ایک نظر دیکھ کر ہی سوزش کا اندازہ ہو رہا تھا وہ کافی حد تک سوجھ چکے تھے

ماتھے پر بل پڑے تھے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی

کل جب سب مجھ سے ملنے آئے تب تم کہاں تھی ؟

لہجے کی سختی تھی یا اسکی سرخ آنکھوں میں دکھتا جنون ..." حیام کا ننھا سا دل خوف کے مارے لرزا تھا

می.. میں.. وہ..

اپنے پاؤں کی حالت دیکھی ہے تم نے... کس حد تک سوجھ

چکے ہیں۔۔۔

اسکی میں میں سے جھنجھلاتے اریان نے بازو تھامے خود ہی

پوچھ لیا تھا

اریان کی فکر پر خوش ہوتی یا سخت پکڑ پر آنسو بہاتی

حیام خود کو رونے سے باز رکھتے چہرا جھکا گئی تھی

وہ ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر کر گیا تھا۔۔۔ اپنے لہجے اور

گرفت کی سختی دیکھتی اریان نے بازو پر سے ہاتھ ہٹائے کمر

پر ہلکا سا دباؤ ڈالا تھا اسے مکمل طور پر اپنی باہوں کے حصار میں لیتے آنکھیں بند کی تھی

وہ بھی سوں سوں کرتی اسکی پناہوں میں سمٹ گئی تھی

_" مجھے آپ کو پانے کیلئے تا عمر بھی سجدے میں گزارنی پڑتی

تو گزار دیتی_ "یہ تو صرف سو نوافل تھے وہ بھی شکرانے کے

اللہ جی نے میری دعا سن لی تھی اسلئے شکر ادا کیا تھا اسکی معصوم سی وضاحت اور انتہائی محبت پر اریان کا

دل

زوروں سے دھڑکا تھا

وہ کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

اریان اور حیام نے بیک وقت دروازے کی طرف دیکھا تھا

سوری مجھے لگا تم دونوں جاگ چکے ہو گئے میرا مطلب ہے

میں صبح سے تین بار آئی... افف یہ کیا بول دیا۔۔۔ میں بعد میں

آؤں گئی۔۔۔ ملائکہ نے وہاں سے بھاگنے کی تھی

دماغ خراب ہو گیا اس لڑکی کا... اریان نے تاسف سے کہتے

آنکھیں بند کی تھی

آپ کو پتہ جب آپ میرے پاس نہیں تھے تو ملائکہ نے میرا بہت

خیال رکھا تھا ایک لمحے کیلئے اسنے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا...

وہ بہت اچھی ہے

ذرا سی آنکھیں کھولے اریان نے اسکی طرف دیکھا تھا جو

کھوئے کھوئے سے انداز میں دروازے کی طرف دیکھتی بول رہی تھی

وہ تمہارا خیال رکھنا اپنا فرض سمجھتی ہے

اور ایسا کیوں ہے ؟

کیونکہ تم اریان ملک کی بیوی ہو"...

وہ نہیں جانتا تھا مگر اسکے لب مسکرائے تھے

حیام تو اس مسکراہٹ میں کھو گئی تھی بنا پلکیں جھپکے

وہ والہانہ انداز میں اسکو دیکھے جا رہی تھی

خود پر نظروں کی تپش محسوس کرتے اریان نے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو..؟

بے تاثر لہجے میں پوچھا تھا

آپ کی سمائل بہت پیاری ہے"..

جسے تقریباً تم چھین چکی تھی....

اسکا کاٹ دار لہجہ حیام کو چبھا تھا مگر وہ غلطی پر تھی

اسلئے خاموشی سے سہہ گئی تھی

می..میں باہر... مما اور باقی سب کو دیکھ کے آتی ہوں

بیڈ سے اترتے اسنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے

جب اریان کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی

ملائکہ کو اندر بھیجو"...

پلٹے سر ہلائے وہ باہر نکل گئی تھی۔۔ حیام نہیں چاہتی تھی وہ اسے روتا دیکھے!..

مگر اسکے چاہنے سے کیا ہوتا تھا وہ شخص اس کی روح کا

ساتھی تھا بھلا اس سے کوئی بعید رہ سکتا تھا اسے ہر پل کی

خبر تھی کون سی بات نے اسے اداس کیا اور کس لفظ نے اسے رلایا تھا وہ حیام کے ہر ایک لمحے سے

واقف تھا

کیا ہوا "..

وہ دونوں سو رہے ہیں"...

ملائکہ نے چائے کا سپ لیتے نارمل انداز میں کہا تھا

اچھا...

وقاص نے جواب دیتے حمزہ کو میسج سینڈ کیا تھا

بائے داوے... تمہیں ایک بات بتاؤں"...

خالی کپ ڈسٹ بین میں پھینکتے وقاص نے اسکی طرف شرارتی

نظروں سے دیکھا تھا

ہمم بتاؤ!....

یاد ہے وہ دن جب حیام بھابھی اپنے وارڈ میں نہیں تھی اس دن

تمہاری ایک ڈاکٹر سے بحث ہوئی تھی یاد ہے تمہیں وہ ڈاکٹر

اسے یاد دہانی کراتے وقاص کے ہونٹ مسکرائے تھے

ہاں یاد ہے۔۔۔ تم کیوں صبح صبح ہی اسکا ذکر کر رہے

بلکل وہ ڈاکٹر یہاں کے مالک کا بیٹا ہے

مطلب یہ کہ ڈاکٹر شہیر ڈاکٹر احمد کا بیٹا ہے اور ڈاکٹر احمد وہ جنہوں نے اریان کا آپریشن کیا تھا

اوہ تو اسلئے وہ مجھے اتنے غصے سے گھور رہا تھا

وہی میں سوچوں ایک معمولی سا ڈاکٹر سب جانتے ہوئے بھی

گھور رہا تھا... ملائکہ یاد کرتی مسکرائی تھی

بلکل اب اس میں تمہاری بھی کوئی غلطی نہیں ہے ہر دوسرے

بندے سے تو تم پنگا لے لیتی ہو یہ بھی جاننے کی کوشش نہیں کرتی سامنے کون ہے!...

وقاص نے اسے عقل دلانی چاہی تھی

سب جانتے بوجھتے جب میں ایک وردی والے کی بینڈ بجا

کے رکھ سکتی ہوں تو پھر وہ ڈاکٹر کچھ بھی نہیں ہے

تم نے میری زندگی میں طوفان برپا کیا تھا مائے لیڈی

"بینڈ بجانا" یہ لفظ اس سب پر سوٹ نہیں کرتا جو تم میرے

ساتھ کرتی آئی ہو

وہ منہ بناتے اسکے ستم یاد کرتا دکھ سے بولا تھا

تم اسی قابل تھے... ملال کے بجائے ملائکہ نے دانت نکالے تھے

آفٹر آل دِس... میرا رویہ اس ڈاکٹر کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا پر

وہ غلطی پر تھا میں نے پہلے دن ہی انفارم کیا تھا مگر شاہد

اس پر ڈاکٹر ہونے کا جوش چڑھا تھا اسنے بات نہیں مانی تو مجھے سخت لہجے میں بات کرنی پڑی اور میری

نظر میں غلطی غلطی ہے۔۔۔ پھر ملائکہ صدیقی یہ نہیں دیکھتی کہ سامنے کون اور کس لیول کا بندہ ہے

وہ بس عقل ٹھکانے لگاتی ہے

وقاص نے مسکراتے اس شیرنی کو دیکھا تھا جو اسے

اریان ملک کا ہی دوسرا روپ لگتی تھی

ملائکہ اریان تمہیں بلا رہے ہیں"..

وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن تھے جب حیام اسے اریان کا

میسج دیتی پریئر روم کی طرف گئی تھی

انہیں کیا ہوا؟

میں آ کے پوچھتی ہوں ابھی اریان کی بات سن لوں

اور تم حمزہ کو میسج کر دو...

ملائکہ تیزی سے جواب دیتی کمرے کی طرف گئی تھی کیونکہ

اب دوبارہ لیٹ ہو کر اریان کی ڈانٹ نہیں سننا چاہتی تھی

تم نے بلایا"...

ملائکہ ڈور نوک کرنے کے بعد اندر داخل ہوتی ادب سے

سامنے جا کھڑی ہوئی تھی

ہاں...

حیام کے پاؤں کا چیک اپ کراؤ... کافی زیادہ سولنگ ہو گئی ہے

میڈیسن یا جو اونٹیمنٹ وہ پرِسکرائیب کریں اسکا استعمال کرو

اوکے....

مگر اس سے پہلے اسے بولو ناشتہ کرے اور اگر کسی بھی

طرح کی ضد کرے یا ذرا سی بھی چوں چراں کرے تو میرے

پاس بھیج دینا

نظریں چھت پر ٹکائے سنجیدہ لہجے میں ایک اور حکم

سنایا تھا

اوکے"...

اور سب سے اہم بات... تمہارا بہت شکریہ.. تم نے میری

غیر موجودگی میں میری بیوی کا اتنا خیال رکھا

یہ میرا فرض تھا اریان..." یہ شکریہ بول کر تم مجھے شرمندہ

کر رہے ہو حیام صرف تمہاری بیوی نہیں ہے میں اسے بہنوں کی طرح مانتی ہوں... اریان اسکے یوں

بولنے پر مسکرایا تھا واقع وہ لڑکی ہیرا تھی چاہے پھر دوست کے روپ میں یا بہن کے روپ میں ہوتی...

کھرے دل کی صف نیت رکھنے والی لڑکی تھی...

مما، چاچو اور باقی سب کہاں ہیں ابھی تک آئے کیوں نہیں

اب کی بار نظر ملائکہ پر ہی رکھی تھی۔۔۔

معلوم نہیں... وقاص نے بھی میسج کیا تھا حمزہ نے کہا وہ

آرہے ہیں.. بٹ آئی ڈونٹ نو... ابھی تک بازو ہوا میں جھلاتی

وہ جھوٹ بولنے کی پوری کوشش کر رہی تھی

اوکے میں حیام کو دیکھ لوں... اور وہ روم سے بوتل کے جن کی طرح غائب ہوئی تھی

یہ لڑکی اور اسکا دماغ۔۔۔ اریان بس سوچتارہ گیا تھا

وہ جانتا تھا یقیناً اب بھی اسکی ہی کی ہوئی کوئی پلاننگ چل رہی تھی!...

تو اریان ملک کی معصوم بیوی یہاں منہ چھپا کے بیٹھی ہے

ملائکہ پریئر روم میں داخل ہوتی شریر لہجے میں بولی تھی

کیاہوا صلح نہیں ہوئی۔؟

اسے اداس دیکھ پھر سے سوال کیا تھا

نہیں...، وہ تو سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتے...

بات بھی کرتے ہیں تو منہ بنا کے سڑے ہوئے کریلے جیسا

بولتے بولتے چپ لگی تھی۔۔۔

کیونکہ اسکی وضاحت پر ملائکہ کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا تھا

ہمم ہنس لو!...

اچھا نہیں ہنس رہی بس تم رونا نہیں اریان کی معصوم بیوی!...

اسکی رونی صورت بنے دیکھ ملائکہ نے فوراً سے کان پکڑے تھے

ابھی خاموشی سے یہاں بیٹھ جاؤ۔۔۔

مجھے کچھ کام ہے آتی ہوں...

کیا کام ہے...؟

وہ روم سے باہر نکلتی حیام نے سوال کیا تھا

تمہارے شوہر نے حکم جاری کیا ہے تمہارے پاؤں کا چیک اپ کراؤں اور اسی کیلئے میں ڈاکٹر کو لینے جا رہی ہوں اسلئے تم ابھی یہی چپ چاپ بیٹھی رہو...

اسکا کوئی جواب سنے بغیر ہی ملائکہ نے باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے تھے

ہمم...وہ بس اتنا ہی بولی تھی

تقریباً پندرہ منٹ بعد ملائکہ ڈاکٹر کے ساتھ واپس آئی تھی

یہ اونٹیمنٹ لگائیں آپ انکے پاؤں انشاء اللہ سولنگ ختم ہو جائے گئی۔۔۔ڈاکٹر پاؤں کا معائنہ کرتی ملائکہ سے بات کر کے جا چکی تھی

اور وہ ویسی ہی منہ بنائے بیٹھی تھی

کیا ہوا ابھی تک منہ کیوں بنا ہوا تمہارا؟

میرا منہ ہی ایسا ہے... خفگی سے کہتے حیام نے نظریں اٹھائے

ملائکہ کے ہاتھوں میں پکڑی ٹرے کو دیکھا تھا

یہ اتنا سب کس کیلئے لائی ہو؟

تمہارے لیے اور کس کیلئے لانا"...

کندھے اچکاتی ملائکہ نے اس لڑکی کو دیکھا تھا جو حیرت سے

آنکھیں پھاڑے اسے ہی دیکھ رہی تھی

یار کیا ہے ایسے نہیں دیکھو۔۔ اتنا زیادہ بھی نہیں ہے

صرف ایک مگ کوفی کا، ایک جوس کا گلاس، یہ ٹوسٹ ایک دو

اور ہاں پانچ ٹوسٹ ہیں صرف، یہ فریش کیک کے دو چھوٹے

چھوٹے سے پیس ہیں اور یہ سوپ ہے جو آنٹی بنا کے لائی ہیں

اریان کیلئے میں تھوڑا سا تمہارے لیے لے آئی !..

بس یہی سب کچھ ہے اور تم"...

"بس صرف یہی کچھ نہیں ہے ملائکہ یہ بہت کچھ ہے"

اسکی بات کاٹتے وہ تعجب سے بولی تھی

مجھے بھوک نہیں ہے یہ سب تم کھالو یا کسی کو دے دو

ویسے بھی میں مما بابا سے ملنے جا رہی۔۔۔

کہاں ہیں وہ۔۔۔؟

تمہارے شوہر کے پاس۔۔۔

اچھا۔۔۔

ایک منٹ تم یہ ٹرے لے کر کہاں جا رہی ہو؟

اسے روم کی طرف جاتے دیکھ حیام نے اسکا ہاتھ پکڑے روکا تھا

اریان کے روم میں اور کہاں۔۔۔

تحمل سے جواب دیتی وہ آگے بڑھی تھی

ویسے بھی یہ تمہارے شوہر کا دوسرا حکم تھا جس میں اسنے

صاف لفظوں میں کہا تھا اگر تم ناشتہ نا کرو یا ذرا سی بھی

چوں چراں کرو تو تمہیں اسکے پاس بھیج دوں۔۔۔

اریان کے کہے لفظ استعمال کرتے ملائکہ کو الگ ہی خوشی ہو رہی تھی

جا تو تم خود رہی ہو اب یہ ناشتہ بھی وہی کرادے گا

سب کے سامنے اپنے ہاتھوں سے۔۔۔

آخری جملہ اسکے کان میں رازدانہ انداز میں کہتے وہ معنی خیز ہنسی، ہنسی تھی...

نہیں.. نہیں تم یہ ٹرے یہی چھوڑ کے جاؤ گئی

حیام نے اسکی بات سنتے زبردستی ٹرے چھیننی چاہی تھی

میں تو چھوڑ جاؤں گئی پر پھر وہ کسی اور سے منگوا لے گا

یو نو نا... وہ جو بولتا ہے وہ کرتا ہے

اسکا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی چھوٹے بچے کو کھانا

نا کھانے کی ضد پر سزا سے ڈراتی منانے کی کوشش کر رہی ہو

خفگی بھری نظروں سے اسے دیکھتے حیام ٹرے لیتی واپس

پرئیر روم میں چلی گئی تھی

مشن کھانا کھلاؤ ڈن... خوشی سے اچھلتے ملائکہ خود کو

شاباشی دیتے اسکے پیچھے گئی تھی

کیسا ہے میرا بچہ...؟

میں تو بلکل ٹھیک ہوں پر میں بچہ نہیں رہا اب مما کیا ہو گیا

اریان انکے ہاتھوں کا بوسہ لیتے مسکرایا تھا

ماں باپ کیلئے اولاد ہمیشہ بچہ جیسے ہی رہتی ہے چاہے پھر وہ اپنی جوانی میں ہی کیوں نا پہنچ جائیں۔۔۔

بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں تمہارے چاچو۔۔۔

اوکے میری پیاری مما۔۔۔ جیسا آپ کہیں

ذرا سا سر کو خم دیتے وہ انہیں مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا

بھائی آپ واپس کب آئیں گئیں ؟

لہجے میں اداسی عیاں تھی

اریان نے نظر سمیرا بیگم سے ہٹاتے سامنے صوفے پر بیٹھی

طوبیٰ کی سمت پھیری تھی

جو اداس آنکھیں اور اداس چہرے سمیت اسے ہی تک رہی تھی

اداس نہیں ہو گڑیا... میں جلدی آجاؤں گا

پھر ہم مل کے بے بی کا نام سوچیں گئیں

بے بی کا نام"...

اسکا مرجھایا چہرا کھل اٹھا تھا

بلکل!...

اریان بیٹا حیام نہیں نظر آرہی..؟

اریان مزید کچھ بولتا درانی صاحب کے سوال نے اسے انکی

طرف متوجہ کیا تھا

بابا وہ ملائکہ کے ساتھ ہے ناشتہ کر رہی ہو گئی

ابھی آجائے گئی

میں دیکھ کے آتا ہوں... اریان کے اشارے پر وقاص

وہاں سے اٹھتا باہر نکل گیا تھا

ہاں جلدی بلا کے لاؤ مجھے بھابھی سے بہت ضروری

سوال پوچھنا ہے... ایپل کا بائیٹ لیتے وہ بہت اشتیاق سے بولا تھا

زارا اور طوبیٰ نے بیک وقت اسکی طرف کن اکھیوں سے دیکھا تھا ضرور اپنے جیسا کوئی بے تکا سوال

پوچھنا ہو گا

بے تکا"..

What you mean by bey tukka..."

وہ جو بڑی شان سے بیٹھا اسوقت سے کچھ نا کچھ کھا ہی رہا

تھا ایکدم حیرت سے چیختا اٹھ کھڑا ہوا تھا

بے تکا مطلب فضول، خراب، گلا سڑا اور الٹا بلکل تمہارے

جیسا!.....

اسے تفصیلاً سمجھاتے زارا نے بہت ادب سے جواب دیا تھا

تم چڑیل، بھوتنی، خون پینے والی آتمہ...

وہ کب پیچھے رہتا تھا آخر فیصل شاہ جو ٹھہرا۔۔!

آتمہ خون نہیں پیتی فیصل... وہ تو ویمپ پیتے ہیں

طوبیٰ نے اسکے علم میں اضافہ کرنا چاہا تھا

ہاں تو یہ کسی ویمپ سے کم ہے کالی کھنڈر عمارت میں

بھٹکتی روح نا ہو تو.....

ارے بس بھی کرو تم دونوں...

فیصل زارا یہ کیا بچپنا ہے اریان کی طبیعت نہیں ٹھیک اور آپ دونوں نے ہوسپٹل کو بھی میدانِ جنگ بنا دیا۔۔۔ عون صاحب سمیت سمیرا بیگم کی آواز بھی کمرے میں گونجی تھی

ارے چھوٹی مما یہ تو ہمارا ڈائیلاگ ہے قسم سے۔۔۔

فیصل خوشی سے چہکتے سب کچھ بھولتے انکی آخری لائن پر ہی اٹک گیا تھا

سمیرا بیگم نے اریان کی طرف دیکھا تھا جو پہلے سے ہی انہیں

دیکھ رہا تھا۔۔۔ دونوں نے بیک وقت سر تھامے تھے

مجال تھی جو کوئی موقع وہ بندہ ہاتھ سے جانے دیتا۔۔۔

اور کوئی حکم رہ گیا تو وہ بھی بتادو... ابھی پورا کر

لیتی ہوں۔۔۔

انتہائی غصے سے پوچھا گیا تھا

نہیں اریان کی معصوم بیوی اور کوئی حکم تو نہیں ہے مگر

ایک بات بتاؤ یہ کس خوشی میں تم نے تمام چیزیں ہالف ہالف

کھائی ہیں... کوئی جواب نا پا کر ٹرے سے نظر ہٹاتے ملائکہ نے حیام کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی گھور

رہی تھی

اچھا سوری نا اب اگین نہیں بولوں گئی۔۔۔ اب سے پکا

صرف حیام بولوں گئی... سچی!...

آنکھیں پٹپٹاتے ملائکہ نے معصومیت کی بھرپور ایکٹنگ کرتے

اسے یقین دلایا تھا

بھابھی آپ کو اندر سب بلا رہے ہیں...

ملائکہ کو دیکھتے وقاص نے احترام سے کہا تھا

وہ دونوں ہی وقاص کی آواز کے سمت مڑی تھی

وہ تو پہلے سے ہی اسی موقع کے انتظار میں تھی۔۔۔

وقاص کے کہنے کی دیر تھی حیام چادر دست کرتی اریان کے روم کی طرف بھاگی تھی

کچھ کھایا انہوں نے...؟

ہاں کھا تو لیا مگر انتہائی کوششوں کے بعد۔۔۔

تم جانتے ہو وقاص ضد میں یہ اریان ملک کی کاپی ہے

اففف بہت تنگ کیا مجھے... جوڑے کو سیٹ کرتی ملائکہ نے تھکن زدہ لہجے میں کہا تھا

وقاص نے پہلی بار اسے اتنا زیادہ تھکا ہوا دیکھا تھا

اور اگلے ہی پل اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیا تھا

تھوڑی دیر کیلئے ہوٹل چلی جاؤ اور ریسٹ کر لو

اسکی کمر سہلاتے فکر مندی سے کہا تھا

نہیں میں یہی رکوں گئی اور یہ تھکن بھی اتر جائے گئی تھوڑی دیر تک۔۔۔ تم فکر نہیں کرو ...

اس سے الگ ہوتے ملائکہ نے اسکا گال تھپکا تھا

یہ لو اور یہ او نٹیمینٹ لے آؤ! ...

تب تک میں آنٹی انکل اور باقی سب سے مل لوں۔

اسے وہ کاغذ کا ٹکڑا اتھماتے ملائکہ وہاں سے روم کی طرف آئی تھی

جواب اسکی سوچ کے عین مطابق تھا۔۔ کچھ کہے بغیر ہی

وقاص وہاں سے ڈسپنسری کی طرف بڑھ گیا تھا

اسلام علیکم !...

کمرے میں داخل ہوتے حیام نے سب کو ایک نظر دیکھتے سلام

کیا تھا۔۔ جس کا جواب سب نے ہی مسکراتے چہروں کے ساتھ

دیا تھا

کیسی ہیں آپ..؟

سمیرا بیگم اسے گلے سے لگاتی انتہائی پیار سے پوچھ رہی تھی

ٹھیک ہوں"...

مسکرانے کی کوشش کرتے اسنے آہستگی سے جواب دیا تھا خود پر ٹکی اریان کی مسلسل نظریں اسے

کنفیوز کر رہی تھی

ماشاءاللہ اچھی بات ہے جائیں اپنے بابا سے ملیں وہ آپ کو

مس کر رہے ہیں۔۔۔

سمیرا بیگم کی بات پر حیام مسکراتے پہلے درانی صاحب کو ملتے

پھر عون صاحب .جی طرف گئی تھی زارا اور طوبیٰ سے وہ پہلے

ہی مل چکی تھی اسلئے درانی صاحب کے پاس ہی بیٹھی ان سے

باتیں کرنے لگ گئی تھی گفتگو ان سے کرتے نظریں بار بار اریان کی طرف اٹھ رہی تھی جو اسے اگنور

کرنے میں مصروف تھا

اریان کے رویے پر اسکا دل دکھا تھا مگر صبر کے گھونٹ

بھر کے رہ گئی تھی

بھابھی میرا ایک سوال تھا؟

بُرا نا مانیں تو جواب دیں گئیں... بہت ادب سے استفار کیا

گیا تھا

جی پوچھیں"...

حیام ہمہ تن گوش ہوئی تھی

آپ نے بھائی پر ایسے کونسے جنتر منتر پھونکے ہیں۔۔؟

آپ کے علاوہ انہیں کوئی نظر ہی نہیں آتا...

تین بار یہ دروازہ کھلا اور تینوں بار آپ نہیں آئی اور بھائی

مایوس چہرا جھکائے پھر سے انتظار کرنے لگ جاتے تھے اور اب

دیکھیں چہرا کیسے کھل اٹھا ہے آپ کو دیکھتے ہی!...

وہ جو ابھی تک جنتر منتر کی کہانی میں ہی اٹکی تھی

فیصل کی اتنی سیدھی سیدھی باتوں پر خفت سے سرخ ہوتی

چہرا جھکا گئی تھی

وہی دوسری طرف اریان اسکی باتوں پر بس اسے دیکھ کے رہ

گیا تھا۔۔۔ تو وہ کب سے اسکی ہر ایک حرکت پر نظر رکھے بیٹھا تھا یہی بات اسکی سمجھ سے باہر تھی فیصل

شاہ بیٹھا تھا مگر خاموش... یہ اریان کیلیئے نیا تھا پر اب اسکی خاموشی کا بھی راز کھل گیا تھا

اور یہی بات میں آپ کیلیئے بھی بولوں گا...

ٹھیک ہے مانا ہمارے بھائی بہت پیارے ہیں پر اسکا یہ مطلب تو

نہیں آپ ان پر قبضہ ہی کر لیں

آج شاید وہ بولنے کے تمام ریکارڈز توڑنے والا تھا

وہاں موجود سب ہی فیصل کے سوالوں پر مسکرائے تھے

سوائے اریان ملک کے"...

جسے تم قبضہ بول رہے ہو اسے محبت کہتے ہیں مسٹر

الٹی کھوپڑی والے"...

واؤؤؤ نیا نام"...

بہت شکریہ نئے نام کیلئے چھپکلی....

شکریہ شکریہ میں حساب برابر کر گیا تھا

زارا کے بعد اب اسکی ملائکہ کے ساتھ لڑائی شروع ہو چکی تھی

اریان کی سوچ کے مطابق شاید نہیں واقع اسے بولنے کی بددعا

ملی ہوئی تھی۔۔۔حیام کے منہ پر تو جیسے تالا لگ گیا تھا مگر

اریان کی نظریں نہیں ٹھہری تھی جو ہر ایک سیکنڈ بعد اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔۔

وہ سب ہی اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے جب وہاں حمزہ کی

آمد ہوئی تھی

یار اتنا ٹائم کون لگاتا ٹکٹس ہی تو کنفرم کروانی تھی

اسکے آتے ساتھ ہی فیصل نے اس پر بھی سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی

ہاں وہ تھوڑی دیر ہو گئی...وہ پریشان لگ رہا تھا

اریان اور ملائکہ نے نوٹ کیا تھا

کب کی فلائیٹ ہے ؟

ایک گھنٹے بعد کی !...

اوکے پھر ٹائم کم ہے تم ان سب کو لے کے نکلو ائیر پورٹ کیلئے

تم سب کا کیا مطلب فیصل .. تم بھی ساتھ چل رہے ہو

اسکی لاپروائی تھی یا کیا.. حمزہ نے اسے بتانا چاہا تھا

فیصل نے اریان کی طرف گردن موڑے شکوہ کناں نظروں سے

اسے دیکھا تھا

مجھ سے زیادہ طوبیٰ کو تمہاری ضرورت ہے اور ویسے بھی

دو دن بعد تو میں آ ہی جاؤں گا تب تک ملائکہ اور وقاص میرے

پاس ہیں۔۔۔ اسکی اداس شکل بنے دیکھ اریان نے اسے پیار سے

سمجھانا چاہا تھا وہ ٹھیک تھا طوبیٰ اسکی زمہ داری تھی

اسکی بات سمجھتے فیصل جبراً مسکرایا تھا

اریان نے اسے کس کے گلے لگایا تھا

سب باری باری اس سے اور حیام سے ملتے ملائکہ اور وقاص کی

طرف آئے تھے۔۔۔ سمیرا بیگم جاتی اریان کی طرف پلٹی تھی

ہم انسان خطاؤں کے پتلے ہیں ایک غلطی کو پکڑ کے بیٹھنے والے

سے معاف کر دینے والا بہتر ہوتا ہے اور اُس سے میرا اللہ بھی خوش ہوتا ہے مجھے یقین ہے آپ میری

بات سمجھ گئیں۔۔۔

انکی بات سنتے اریان نے ساتھ کھڑی حیام کو دیکھا تھا

جو یک ٹک اسے ہی دیکھے جا رہی تھی اریان کے دیکھنے پر

نظریں جھکا گئی تھی

اللہ پاک آپ دونوں کی جوڑتی کو ہمیشہ سلامت رکھیں میرے

بچے اپنا اور اریان کا خیال رکھئیے گا۔ حیام کو بھی ہدایات دیتی... سمیرا بیگم اسکا ماتھا چوم کے باہر نکل گئی تھی

مم.. میں مما بابا کو باہر۔۔۔۔

رکو!...

وہ جو اریان کی نظروں سے خائف ہوتی باہر بھاگنے کو تھی

یکدم آواز پر قدم اپنی جگہ جم گئے تھے

یہاں آؤ"...

نیا حکم جاری کیا تھا

اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا حیام کے قدم پلٹنے سے عاری تھی

آرہی ہو یا میں خود آجاؤں... ،

جی..جی...وہ خود آجاتا۔۔حیام سیکنڈ سے پہلے اسکے پاس
آکھڑی ہوئی تھی

Sorry for disturbance...!

دروازہ نوک کیے معذرت کرتے وہ روم میں داخل ہوئی تھی وہ میں یہ دینے آئی تھی.... ملائکہ نے ہاتھ میں پکڑی ٹیوب اریان کے ہاتھ میں تھمائی تھی یہ حیام کے پاؤں پر لگانی ہے اس سے سولنگ کم ہو جائے گئی۔۔۔اپنی بات مکمل کرتے ملائکہ وہاں سے نکلتی چلی گئ تھی
یہاں بیٹھو... کیا سارا دن یہاں کھڑے رہ کے گزارنے کا

ارادہ ہے۔۔۔

یہاں بیٹھو حیام!...

اسے صوفے کی طرف جاتے دیکھ اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ

کرتے نرم لہجے میں کہا تھا...

پاؤں پاس لاؤ...

تکیے سے ٹیک لگا کے بیٹھتے اریان نے اونٹیمنٹ اٹھائی تھی

نہیں میں خود لگالوں گئی۔۔۔

حیام اسکے ہاتھ میں پکڑی ٹیوب لے کے اٹھتی اریان نے اسکا

ہاتھ تھامے وہی بیٹھایا تھا

کیا مسئلہ ہے کیوں اتنا وئیر ڈبی ہیو کر رہی ہو..؟

اب کی بار لہجے میں سختی اتری تھی

بھیگی پلکیں اٹھائے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا تھا

اسکی نظروں میں جھلکتا خوف اریان کو بے خود کر رہا تھا

مگر ابھی اسکے خوف کی وجہ جاننی بہت ضروری تھی خیالوں

کو جھٹکتے اسکے پاؤں پر ٹیوب لگائی تھی

مجھے اچھا نہیں لگ رہا... آپ میرے پاؤں کو ہاتھ۔۔ مم.. میں

خود کر لوں گئی...

خاموشی سے بیٹھی رہو.. جتنا تم اپنا خیال رکھتی ہو نا

میں دیکھ چکا ہوں اگر میں نا کہتا تو ابھی تک تم نے کسی کو

بتایا تک نا ہوتا... انتہائی لاپرواہ لڑکی ہو تم۔۔۔ایک ہی سانس میں وہ بولے جارہا تھا حیام نے اسے آج پہلی بار اتنا بولتا دیکھا تھا ورنہ وہ تو مختصر جواب دے کے بات ختم کرنے والا انسان تھا۔۔۔اریان کے ہاتھ پاؤں پر سے ہٹاتے ہی حیام نے پھر سے اٹھنا چاہا تھا

کیوں بھاگ رہی ہو مجھ سے..؟

اسے حصار میں لیتے رخ اپنے عین سامنے کیے نارمل انداز میں سوال کیا تھا

مجھے ڈر لگ رہا ہے؟

کس سے.؟

وہ حیران ہی تو ہوا تھا۔۔

آ آ.. آپ سے"..

نظریں ہنوز جھکائے وہ رو دینے کو تھی

حیرت میں قدرے اضافہ ہوا تھا...

اریان نے مزید کچھ بولنے کے بجائے اسکے کانپتے وجود کو اپنے سینے میں چھپایا تھا

آپ نے مجھے ان نظروں سے دیکھا؟

آواز میں نمی تھی یقیناً وہ پھر سے رو رہی تھی

کیسی نظروں سے؟

وہ جیسے کسی کو شک سے دیکھتے ہیں۔۔ پر آپ قسم لے لیں

میں نے مما کو نہیں بتایا ہماری لڑائی کے بارے میں۔۔

وہ سوں سوں کرتے باتیں کرتی بہت کیوٹ لگ رہی تھی

اریان کے ہونٹوں پر طلسم زدہ مسکراہٹ ابھری تھی

تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے حیام۔ میں تم پر کبھی شک

نہیں کر سکتا

ہاں غصہ کرتے ہیں بس..

خفگی سے کہا تھا

کیونکہ میں ناراض ہوں اور جو ناراض ہوتا ہے

اسے غصہ کرنے کا رائیٹ ہوتا ہے

پر پہلے تو آپ غصہ نہیں کرتے تھے۔

اسکے یاد دلانے پر حیام منہ بسورے پھر سے بولی تھی

پہلے کبھی تم مجھے چھوڑ کے بھی تو نہیں گئی تھی

لہجہ خود بخود برف ہوا تھا

تم بھی تو غصہ کرتی تھی مجھ پر.. بھول گئی کیا؟

بات دوبارہ جاری رکھی گئی تھی

پر میں نے آپ کو تھپڑ تو نہیں مارا تھا کبھی...

بالوں میں حرکت کرتے ہاتھ رکے تھے بے دھیانی میں وہ شاید

کچھ زیادہ بول گئی تھی

میں نے کبھی عورت ذات پر ہاتھ نہیں اٹھایا مگر اس رات

تمہارے لفظوں نے میرا دماغ گھوما کے رکھ دیا تھا اور غصے میں

مجھ سے غلطی ہو گئی

مگر---

اریان نے اسے اپنے روبرو کیا تھا

حیام کو اپنے اس رات کے وہ واہیات الفاظ یاد آئے تھے

جو شانزے اسکے دماغ میں ڈال کے گئی تھی... اریان کے خاموش

ہونے پر اسنے سر اٹھایا تھا

مگر کیا..؟

تم اپنا بدلہ لے سکتی ہو.. اسکا تمہیں پورا حق ہے

کیا کہنا چاہتے ہیں آپ؟

یہی کے تم مجھے تھپڑ مار لو اور اپنا بدلہ...

میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا اریان.. یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں

لو بدلہ حیام"...

اسکی حیرت اور دکھ بھرے لہجے کو اگنور کیے اریان نے

اپنا گال اسکے سامنے کیا تھا

بغیر کوئی تاثر دیئے وہ بس اسے دیکھتی رہ گئی تھی

حیام نے بغور اسکا چہرا دیکھا تھا جو آنکھیں بند کیے پر سکون

سا اسکے سامنے اپنی بیوی سے تھپڑ کھانے کو تیار بیٹھا تھا

تاسف سے سر ہلاتی حیام نے اسکے بڑھائے گال پر اپنے

لب رکھے تھے..

وہ آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا اچانک اپنے گال پر نرم گلزار سا

لمس محسوس کرتے اریان نے آنکھیں کھولی تھی جو کل تک اسکی قربت میں نظریں ملا کے بات تک نہیں کر پاتی تھی آج اتنی کونفیڈینس سے اسکے قریب آگئی تھی اریان کو حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا تھا...

اس حرکت پر وہ کوئی ردِ عمل دیتا یا منہ سے کچھ بولتا

نرس بغیر نوک کیے روم میں داخل ہوئی تھی

حیام نے پیچھے مڑ کے نرس کی طرف دیکھا تھا اور

پھر چادر درست کرتے اریان کے پاس سے اٹھی تھی

میم تھوڑی دیر باہر ویٹ کریں مجھے سر کی بینڈیجز چینج کرنی ہے

روم میں آنے تک چہرے کے تاثرات نارمل تھے مگر وہاں حیام کی

موجودگی سے اسکے چہرے پر ناگواری ابھری تھی

جسے حیام سمیت اریان نے بھی بہت غور سے نوٹ کیا تھا

حیام طائرانہ نظر اس نرس پر ڈالتی روم سے باہر نکل

چلی گئی تھی

کیا سوچ رہی ہو؟

موبائل پر سے نظریں ہٹاتے حیام کو دیکھا تھا

وہ نرس بہت عجیب ہے"..

کھویا، کھویا انداز اور نظریں کسی مرئی نقطے پر ٹکی تھی

مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ جب وہ روم میں آئی وہ نارمل تھی اچانک

مجھے دیکھتے ہی اسکی شکل پر بارہ بج گئے

ہاں کیونکہ وہ اریان کو پسند کرتی ہے اسلئے"..

حیام کو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا

اور تم یہ بات اتنے مزے سے مجھے بتا رہی ہو

ہاں کیونکہ میرے لیے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے پچھلے تین سال

سے میں یہی دیکھ رہی ہوں وہ کہی بھی جاتا لڑکیاں ایسے ہی اسکے آگے پیچھے منڈلاتی رہتی ہیں

ریلیکس حیام اریان صرف تمہارا ہے وہ بہت لوئیل ہے تمہارے

ساتھ اور مزے کی بات صرف یہ نہیں یہاں کی تمام نرسز کو

تمہارے شوہر پر کرش ہے

یہ سب تمہیں کیسے پتہ؟

معصومیت اور اداسی اسکے لہجے میں واضح تھی

چہرے پڑھ سکتی ہوں.. اب اتنا ہنر تو میرے پاس بھی

ہے۔۔۔ کندھا جھاڑتے ملائکہ اترائی تھی

پر تم اریان پر بھروسہ رکھو.. وہ کل بھی تمہارا تھا اور

آج بھی تمہارا ہے۔۔۔

اور وہ ہمیشہ میرے ہی رہیں گئیں۔۔۔ مجھے میرے شوہر پر

بھروسہ ہے مگر ان چڑیلوں پر نہیں... اپنی بات ختم کرتے ہی وہ دندناتے بغیر اجازت کے اریان کے

روم میں داخل ہوئی تھی

افففف یہ جیلیسی!...

قہقہ لگاتے وہ پھر سے موبائل میں مصروف ہوئی تھی

تن فن کرتی پاؤں پٹختے وہ صوفے پر جا بیٹھی تھی

اریان نے اسکا چہرا دیکھا تھا جہاں غصہ اور جیلیسی بیک وقت

عیاں ہو رہے تھے۔۔۔

سر یہ میڈیسن کھالیں ..

نرس میڈیسن آگے بڑھائے دانت پیستے بولی تھی

آپ خود کھلا دیں وہ دراصل میرے بازو میں بہت درد ہے

اریان کو جیسے اسے زچ کرنے کا موقع مل گیا تھا

حیام نے کن اکھیوں سے اریاج کی طرف دیکھا تھا جو سپاٹ

چہرا لیے خود کو سنجیدہ ثابت کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا... نرس کے تو جیسے وارے نیارے ہوئے

تھے فوراً سے ٹیبلٹ نکالتے اریان کے منہ میں رکھی تھی پھر اپنے ہاتھوں سے پانی پلاتی مسکراتی ہوئی

روم سے باہر نکل گئی تھی

حیام کا دل چاہ رہا تھا اپنے شوہر سمیت اس نرس کا بھی

گلا دبا دے

حیام سوپ پلا دو؟

اسی کو بول دیں جس کے ہاتھوں سے دوائی کھائی ہے

وہ جو ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہی تھی یکدم پھٹ پڑی

تھی---

اریان کچھ بولتا وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی پیر پٹختی

باہر چلی گئی تھی

تو محترمہ جیلیس بھی ہوتی ہیں

مسکراتے اریان نے اپنا موبائل اٹھایا تھا

ہاں... حیام کو اندر بھیجو ابھی۔۔

کال کٹ کرتے موبائل واپس ٹیبل پر رکھا تھا

اب کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو؟

کچھ نہیں ہوا...

وہ مزید کچھ بولتی اریان کی کال سکرین پر شو ہوئی تھی

ملائکہ نے موبائل کان سے ہٹاتے حیام کی طرف دیکھا تھا جو

پورے زور وشور سے رونے کا مشغلہ فرما رہی تھی

جاؤ اریان بلا رہا ہے تمہیں؟ بہت غصے میں ہے

حیام نے روتی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا تھا اور پھر

غضبناک تیور لیے روم میں گئی تھی

آواز کہیں حلق میں ہی دب کے رہ گئی تھی

سامنے اریان کے چہرے پر پھیلے سخت تاثرات دیکھتے حیام

چپ چاپ سوپ اٹھائے اسکی طرف آئی تھی

وہ بس اپنی ہنسی چھپائے اسکی ایک ایک حرکت نوٹ

کر رہا تھا

ناراض ہو۔؟

نظریں جھکائے خاموشی سے سوپ ختم کرتے حیام باؤل وہی ٹیبل پر رکھے مڑی تھی

کہاں جا رہی ہو؟

اریان نے اسکی بازو کو پکڑے سوال کیا تھا

صوفے پر!..

نہیں تم یہاں سو گئی،...

مگر میں یہاں کیسے؟

آخر اسنے آدھے گھنٹے بعد جھکی پلکیں اٹھائی تھیں

جیسے کل سوئی تھی ویسے ہی!...

اسکے ان بے تکے بہانوں پر اریان نے بھنویں اچکائی تھی

پر آپ تو ناراض ہیں مجھ سے...

ہاں ہوں مگر مجھے تمہارے بغیر نیند نہیں آتی

اسنے مسئلہ بیان کیا تھا

ہمم !...

میں یہی ہوں کچھ...

تم میری نرمی کا ناجائز فایدہ اٹھا رہی ہو میری جان... اسکی تھامی بازو کو کھینچتے اریان نے اسے اپنے سینے پر گرایا تھا

کچھ بھی کہے بغیر حیام دور ہونے کی کوشش کرتی اریان مزید

اسے خود میں بھینچ گیا تھا

جانتی ہو نا میری بات نا ماننے پر سزا مل سکتی ہے... پھر سرگوشی کی تھی

آپ بہت بُرے ہیں اریان کے کندھے پر سر رکھے وہ بچوں کی

طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

اسے روتا دیکھ اریان کی جان پر بنی تھی

میری جان میں تنگ کر رہا تھا... یار.. رونا بند کرو حیام پلیز

اسے شدت سے روتے دیکھ وہ اپنے کیے مذاق پر پچھتا رہا تھا

چپ ہو جاؤ میری جان پلیز... میں سوری بول رہا ہوں نا

اسکا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اریان اسے چپ کرانے کی

کوششوں میں مصروف تھا جبکہ وہ چپ ہونے کے بجائے مزید روئے جا رہی تھی

آپ.. آپ مجھ سے.. ناراض.. ہیں تو مجھ پر.. غصہ کریں مگر

ایسے کسی اور.. اسکو اپنے قریب.. آنے کک.. کیوں

وہ تنگ کرنے کے چکر میں اسے بُری طرح ہرٹ کر چکا تھا

اسے مسلسل روتے دیکھ اریان اسکا چہرا مزید قریب کرتے

ہونٹوں پر جھکا تھا... اسکی سانسوں کی خوشبو خود میں اتارتے وہ مدہوش ہونے لگا تھا اس اچانک افتاد پر

حیام کی سانسیں سینے میں ہی اٹکی تھی

وہ کوئی مزاحمت کرتی اریان اس سے پہلے خود ہی دور ہوتا

تکیے پر سر رکھتے حیام کا سر اپنے سینے پر رکھ گیا تھا اب روئی تو اس سے بُری سزا بھی مل سکتی ھے اسے

اپنے مضبوط حصار میں لیتے سخت لہجے میں کہا تھا

اپنی اکھڑی سانسوں کو بحال کرتی حیام دھمکی سنے اسکی باہوں میں ہی سمٹی تھی

اریان"..

کافی دیر بعد کی چھائی خاموشی بکھری تھی

جی"...

وہ مزید کیا پوچھتی اس محبت بھرے ایک لفظ نے ہی اسکے

سارے خدشات مٹا ڈالے تھے

کچھ بولنا ہے ؟ کمر سہلاتے محبت بھرے لہجے میں پوچھا تھا

میں اپنی ذات سے بھی زیادہ آپ کو چاہنے لگی ہوں"..

کمرے کی فضا میں سرگوشی ہوئی تھی

اور میری ذات تمہارے بغیر ادھوری ہے میری معصوم بیوی

المختصر اریان ملک کی سانسوں کو رواں رکھنے کیلئے اسکی بیوی کی دھڑکنیں ضروری ہیں"..

شاید اسکے دل میں ابھی بھی کہی نا کہیں وہ ڈر موجود تھا

حیام نے اسکے لہجے کو بھانپتے اریان کی طرف دیکھا تھا

کیا ہوا..؟

کچھ نہیں...، بہت دیر سوچنے کے بعد جواب دیا تھا

دونوں بیک وقت مسکرائے تھے

ہم گھر کب جائیں گیں ؟

کافی دیر اسے دیکھنے کے بعد پھر سے کوئی سوال کیا تھا

کب جائیں ؟

کل ہی'...

اریان کے لب مسکرائے تھے جواب سوچ کے مطابق آیا تھا

وہ انسسیکیور ہو رہی تھی

اور کوئی حکم..؟

رئیلی... ہم کل واپس جا رہے ہیں..

وہ بچوں جیسے خوش ہو رہی تھی

بلکل... اسکی چھوٹی سی ناک دباتے وہ مسکرایا تھا

کیونکہ اس ایک مسکراہٹ سے اسکی زندگی مسکرانے لگتی تھی۔۔۔

پانچ سے چھ گھنٹے کا سفر طے کرتے وہ پاکستان واپس

پہنچے تھے اور وہاں سے حویلی ان دونوں کی طرف سے سرپرائز تھا وہ بتائے بغیر حویلی جا رہے تھے مگر ملائکہ کب اپنی کارستانیوں سے باز آئی تھی

حویلی پہنچ کر حیام اور اریان خود سرپرائز ہو گئے تھے تمام

فیملی اس حویلی میں جمع تھی حویلی کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔ ملک خاندان کی خوشیاں لوٹ آئی تھی زندگی جیسے اب زندگی لگنے لگی تھی ہر کوئی خوش تھا اور خوشی کی سب سے بڑی وجہ اریان کا حیام کو معاف کرنے کا فیصلہ تھا۔۔۔ کبھی کبھی انتقام لینے سے بہتر معاف کر کے آگے بڑھنا ہوتا ہے

... کیونکہ انتقام ایک سے لیا جاتا ہے اور اسکی زد میں کئی بے گناہ لوگ بھی اپنی خوشیوں اور کتنے ہی خوابوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں... غلطی گھر کا ایک فرد کرتا

ہے اور اسکی سزا تمام افراد کو بھگتنی پڑتی ہے اریان ملک اور حیام درانی کی کہانی بھی تو ایسی ہی صورتحال سے شروع ہوئی تھی نا مگر پھر کب تک... آخر وہ وقت بھی آ گیا جب اریان کو احساس ہوا تھا مگر تب وقت وہ پہلے جیسا وقت نہیں رہا تھا پھر کیا ہوا اریان ملک کی ایک ضد اور بے جا انا نے اسکے ساتھ حیام کی زندگی اسکی خوشیاں بھی داؤ پر لگا دی۔۔ حمزہ اور زارا سے ہی سیکھ لو غلطی دونوں کی تھی.. ایک چاہتا تھا مگر کھو دینے کا ڈر تھا اور دوسرا اپنا سب کچھ گنوا کر بھی اسے حاصل کرنے کو تیار تھا مگر کیا ہوا؟ جب حمزہ کو احساس ہوا تب تک وہ دل پتھر کا ہو چکا تھا پھر اس پتھر دل کو پگھلانے وہ اس ذات کے سامنے جھکا، اس لڑکی کے سامنے جھکا مگر ہوا وہی جو بہتر تھا زارا نے اسے معاف کر دیا۔۔ اور حمزہ کی محبت نے زارا کو اور زارا کی محبت نے حمزہ کو اللہ کے مزید قریب کر دیا۔۔ رہی بات فیصل اور طوبیٰ کی تو... ان دونوں کو دیکھ کر دل سے ایک ہی صدا آتی ہے۔۔۔ واقع جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں ان دونوں کی لائف کی شروعات بھلے اچھی ہوئی تھی مگر پوبلمز انکے رشتے میں بھی آئے تھے تو اسکا کیا مطلب ان دونوں نے ایک دوسرے سے منہ پھیر لیا تھا۔۔۔ ایسا نہیں ہوتا ملائکہ... یہ زندگی ہے اگر بُری چل رہی ہے تو اچھا وقت بھی آئے گا شروعات اچھی نا ہونے سے یہ کہاں لکھا ہے کہ اختتام ہمیشہ بُرا ہی ہوتا ہے۔۔۔

کبھی کبھی اختتام بدل جاتے ہیں ایک خوبصورت خواب کی صورت میں..، جو ہم ہمیشہ سے بند آنکھوں سے دیکھتے آتے ہیں

وہ کھلی آنکھوں سے سچ ہوتا دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔

وہ ہر شے پر قادر ہے، ہر شے پر اسکی حکمرانی ہے، کائنات کا ذرہ ذرہ اسکے حکم کا پابند ہے۔۔۔ سب ہوتا اسی زندگی میں ہوتا بس ہم سمجھتے نہیں ہیں اور اس سب کو سمجھنے اور بدلنے کے لیے ہمیں صرف اپنا دل بدلنا ہے اسکی رضا میں راضی ہونا ہے، جتنا ملا ہے اس میں صبر کرنا ہے آگے اور بہتری کی امید کرنی ہے ،نا کے اپنے دل پر پتھر رکھ لیں اور منہ موڑ لیں... دلوں پر پتھر رکھنے سے دل بند نہیں ہو جاتے، دلوں سے وہ لوگ، وہ غم نکل نہیں جاتے تو پھر کیوں ہم دوسرا موقع

نہیں دیتے۔۔ یقین کرو انتقام لینے کے بعد اور انتقام لینے سے پہلے کی آگ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔۔۔ فرق اتنا ہے تب ہم انتقام لینے کی آگ میں جلتے رہتے ہیں اور جب وہ پورا ہو جاتا ہے تو اسے سوچ سوچ کے اندر ہی اندر کڑھتے رہتے ہیں

آزاد کر دو خود کو ان پرانی یادوں سے نکل آؤ اس چھوٹے

سے بند اندھیرے کمرے سے، دل پر لگی مہریں ہٹاؤ آنکھیں کھولو اور دیکھو یہ زندگی نعمت ہے بہت خوبصورت ہے تو کیوں اسے یوں بے جا نفرتوں کی بھینٹ چڑھانا، اللہ پر یقین رکھو اور سب بھول جاؤ اپنے ساتھ ہوئی ہر وہ چھوٹی سی زیادتی بھی جو تمہارا دل دکھاتی ہو سب بھول جاؤ تم مگر وہ نہیں بھولے گا

۔وہ کسی طور نہیں بھولے گا بے شک وہ بہتر انصاف کرنے والا ہے تمہارے ساتھ بھی انصاف ہو گا تم بہت بہادر ہو ملائکہ اور یہ بات میں آج تک یونہی نہیں بولتا آیا۔۔ تم واقعی بہادر ہو۔۔ اور اب بہادری یہی ہے کہ اپنے تمام معاملات اللہ کے سپرد کرتے ایک پرسکون زندگی گزارو۔۔۔ میری ایک اہم میٹنگ ہے شام میں ملاقات ہو گئی۔۔۔

وقاص اسکا ماتھا چومتا وہاں سے جا چکا تھا

اور ملائکہ وہی بیٹھی بس ان آتی جاتی لہروں کو تکتی

رہ گئی تھی۔۔۔ موبائل بجا تھا اور سوچوں کا تسلسل بھی

ٹوٹا تھا۔۔۔ ہاں میں پہنچ رہی ہوں.. فون بند کرتے وہ بائیک کی طرف آئی تھی آج دو دن گزر گئے تھے سب اپنے معمول پر تھا سب کی زندگیاں واپس اپنے راہوں پر چل پڑی تھی مگر رکی تھی تو صرف ملائکہ وقاص رضا کی.. جو بھول کر بھی اپنے ماضی کو نہیں بھلا رہی تھی وہ ننھی بچی اس بند اندھیرے کمرے میں آج بھی کہیں اسکے ذہن میں بسی تھی وہ خوفناک یادیں کنڈلی مار کے اسکے اندر ہی بیٹھ گئی تھی لاکھ کوششوں کے باوجود اپنے باپ کے دیئے گئے زخموں کو نہیں بھر پائی تھی۔۔۔ نظریں سڑک پر تھے مگر ذہن میں ابھی بھی وقاص کی باتیں ہی گردش کر رہی تھی۔۔۔

اس کمرے میں سوائے ایک ٹیبل اور چند چیئرز کے کچھ نہیں تھا ایک بلب تھا جو اس کمرے کے وسط میں لٹکا کبھی جل تو کبھی بجھ رہا تھا کمرے کی بوسیدہ حالت ان دیواروں سے اکھڑے پینٹ اور جگہ جگہ

لگے جالوں سے ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔ آج تک کی تمام خفیہ جگہوں میں وہ جگہ سب سے منفرد اور گندی جگہ ثابت ہوئی تھی

کیا بھائی اب آپ تو ایسے نہیں دیکھیں... خود ہی تو کہا تھا آپ نے کوئی بہت خفیہ جگہ ڈھونڈنی ہے۔۔۔ اریان کی نظروں کا مطلب سمجھتے وہ بے چارگی سے بولا تھا

مسٹر فیصل شاہ...! وہ اپنی جگہ سے تھوڑا آگے کی طرف کھسکا تھا۔۔۔ اگر تمہاری نظر میں یہ ایسی خستہ حالت اور کوڑے کے ڈھیر جیسی جگہ خفیہ جگہ ہے تو معذرت کے ساتھ آئندہ یہ ذمہ داری حمزہ دیکھ لے گا۔۔۔

جی میں دیکھ لوں گا بھائی آپ فکر ہی نہیں کرنا

حمزہ موقعے پر چوکا مارتے بتیسی نکالتے بولا تھا

چپ رہو تم.. اسے مکا جڑتا فیصل پھر سے اریان کی طرف مڑا تھا

اگر یہ کام بھی یہ دیکھے گا تو میں کیا کروں گا بھائی؟

تم بس تشریف لے آنا"...

سہولت سے جواب دیا گیا تھا

What the hell is this place..?

دروازہ کھولے جسے کھولنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی تھی

ٹوٹا ہوا دروزہ جو بس نام کیلئے لٹکا ہوا تھا ملائکہ کو اس جگہ کو دیکھتے حیرت کا دورا پڑا تھا۔۔۔

فیصل تمہیں خفیہ جگہ کو ڈھونڈنے کا کہا تھا تم تو سیدھا اپنے

اڈے پر ہی لے آئے

ملائکہ جو نون سٹاپ بولے جا رہی تھی حمزہ کا اڈے والی

بات پر قہقہہ چھوٹا تھا

فیصل تو انہیں وہاں بلا کر پچھتا رہا تھا... ملائکہ کی گھورتی

نظریں اور حمزہ کے اتنے اونچے قہقہوں پر وہ کچھ ارشاد

فرماتا کمرے میں کھانسی کی آواز گونجی تھی جو بیک وقت ان

سب کو اپنی طرف متوجہ کر گئی تھی

اسلام علیکم سر!...

اریان کے ساتھ ان سب کی بھی آواز اس سلام میں شامل ہوئی تھی

وعلیکم اسلام!...

حمزہ کی چھوڑی چیئر پر بیٹھتے انہوں نے روکھے لہجے میں

جواب دیا تھا۔۔۔

سر آپ کوئی بات شروع کریں میں کچھ کہنا چاہتا ہوں

اسنے اجازت طلب نظروں سے دیکھا تھا

کہو!...

میں.. ہم سب ہی جانتے ہیں یہاں کیا بات ہونے والی ہے اور

کس موضوع پر ہونے والی ہے مگر اس سے پہلے کچھ بہت ضروری باتیں ہیں جو میں بولنا چاہتا ہوں۔۔

وہاں جانے کا فیصلہ صرف میرا تھا میری ٹیم کی وہاں موجودگی میرے اس فیصلے کی وجہ کے باعث تھی

دوسری بات.. میری اجمل خان سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی

مگر وہ آنے والی جنریشن کیلئے بہت بڑی تباہی ثابت ہونے والا تھا اسکے وہ تمام کالے دھندے اسکا

پاکستان کے بڑے بزنس مین سے ملحق ہونا یہاں کیلئے بھی اتنا ہی تباہ کن تھا جتنا وہاں دبئی کے لئے ہوتا

اسلئے مجھے جو اپنے وطن کیلئے بہتر لگا وہ میں نے کیا.., اینڈ سوری ٹو سے آئندہ بھی میں اپنے وطن کے

لئے ایسے ہی لڑتا رہوں گا چاہے پھر میرے پاس یہ سارے اختیارات رہے یا نہ رہیں اریان ملک ان

سب کے بغیر بھی دشمنوں کیلئے تباہی ثابت ہو گا

آخری بات سر جو بھی غلطی ہے میری ہے اسکی سزا جو بھی

ہو گئی مجھے ملنے چاہئے صرف مجھے میری ٹیم

اگر اریان کو سزا دی گئی تو مجھے بھی دی جائے

اریان کی بات کاٹتے وہ ٹھوس لہجے میں بولی تھی !...

میرا اور حمزہ کا بھی یہی فیصلہ ہے،...

ہم ایک ٹیم ہیں اور سزا بھی سب کو ہی ملے گی صرف اکیلے

اریان کو نہیں !..

اریان ان سب کو دیکھ کے رہ گیا تھا وہ تینوں ہی اسوقت

اسے عقل سے پیدل لگ رہے تھے جو اسکے پیچھے اپنی نوکری

تک گنوانے کو تیار تھے

انشاءاللہ ...!

ان سب کو باری باری دیکھتے وہ ایک لفظ بولتے اپنی جگہ سے

اٹھ کھڑے ہوئے تھے

ان تینوں سمیت اریان بھی آج حیران بیٹھا تھا انہیں اس

لفظ کا مطلب قطعی سمجھ میں نہیں آیا تھا

یہ فیصلہ مشکل تھا مگر تم سب کی پہچان ابھی بھی سیف ہے مگر پہلے جیسے نہیں ... اسلئے ..،۔ وہ پل بھر

کیلئے رکے تھے

اگلے مشن کی کال تم سب کو آجائے گئی اور انشاللہ آنے والے

وقت میں بھی تم سب اپنے وطن کے محافظوں میں سے ایک رہو

گئے

وہ مسکراتے جا چکے تھے اور وہ چاروں ہی ہکا بکا بس ایک دوسرے کی شکل دیکھ کے رہ گئے تھے...

بھائی میرے کان خراب تو نہیں ہو گئے... یہ میں کیا سن رہا ہوں؟

نہیں بھائی کان ٹھیک ہیں اور قسمت بھی...

مبارک ہو بھائی اس لمحے ہم سب کو اصلی جیت ملی ہے

فیصل کو جواب دیتے وہ اریان کے بغل گیر ہوا تھا

میں ایک بات بتانا بھول گیا تھا

اگلی بار میٹنگ کیلئے کوئی ڈھنگ کی جگہ کا انتخاب کرنا

اپنی رائے دیتے وہ انہی قدموں پر پلٹ گئے تھے

اب کی بار حمزہ سمیت اریان کا بھی قہقہ کمرے کی فضا میں تحلیل ہوا تھا

خوشی ان سب کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی اریان دل ہی دل میں نا جانے کتنی بار اللہ کا شکر ادا کر چکا تھا نظر لڑتے ہوئے

فیصل اور حمزہ سے ہٹتے ملائکہ پر گئی تھی جو گم سم کھڑی تھی

کہاں جا رہی ہو؟

وقاص سے ملنے!..

اوکے میں نے وقاص کو کال کر دی تھی اور تم بھی شام

تک حویلی پہنچ جانا مما کو ضروری بات کرنی ھے

اوکے"..

کہتے وہ نکلتی گئی تھی

کیا بنا...؟

ملائکہ اسوقت وقاص کے ہمراہ سڑک پر چلتے بہت پریشان

لگ رہی تھی

جس کا ڈر تھا وہی ہوا اور کیا ہونا تھا

اسکے لہجے میں بلا کا دکھ تھا جسے محسوس کرتے ملائکہ بھی

دکھی ہوئی تھی سینئر انسپکٹر وقاص رضا اب سے سینئر انسپکٹر نہیں رہا تکلیف ہی تکلیف تھی لہجے میں...

ملائکہ نے بے ساختہ اسکا ہاتھ تھاما تھا

اس سے زیادہ تکلف اسے ہو رہی تھی جس کی وجہ سے آج

وقاص اپنے خواب کو پورا نہیں کر پایا تھا

کیونکہ اب وہ ڈی۔ ایس۔ پی وقاص رضا بن گیا

اسکیے لہجے میں جھلکتی خوشی معمول سے زیادہ اونچی آواز

ملائکہ کے بڑھتے قدم رکے تھے وقاص کا تھاما ہاتھ چھوڑتے

اسنے خالی نظروں سے وقاص کی طرف دیکھا تھا اور اگلے ہی

لمحے اس سنسان سڑک پر وقاص کی چیخ گونجی تھی ملائکہ نے جا بجا اس پر گھونسوں کی برسات کر دی

تھی بد تمیز، دو ٹکے کے وردی والے تمہاری اتنی ہمت تم میرے ساتھ

اتنا گھٹیا مذاق کر وگئے میں اتنی زیادہ پریشان ہو گئی تھی اور

تمہارے مذاق نہیں ختم ہو رہے تھے زبان کے ساتھ ہاتھوں کا

استعمال بھی وہ باخوبی کر رہی تھی

آہ جنگلی بلی... رحم کرو یار مجھ معصوم پر... میری توبہ آج کے بعد مزاق نہیں کروں گا۔۔۔ معاف

کر دو

اسکے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے وقاص نے معصوم سی شکل بنائی تھی

وقاص نے نظر بھر کے اس لڑکی کو دیکھا تھا جو منہ پھلائے

اس سے دو قدم کی دوری بناتے چل رہی تھی اج اسکو اپنی زندگی مکمل لگ رہی تھی جس کو چاہا تھا وہ اسکے ساتھ تھی اسکی شریک حیات کے روپ میں اور اپنا خواب جس کی جستجو میں نا جانے کتنے جتن کیے تھے آج پورا ہوا تھا

وہ جتنا اپنے رب کا شکرادا کرتا کم تھا"...

ملائکہ کے وہاں سے نکلتے ہی وہ تینوں بھی وہاں سے حویلی کیلیئے روانہ ہو گئے تھے...

اسلام علیکم... کیسے ہیں آپ سب.؟

اریان نے لاونج میں داخل ہوتے وہاں موجود سب کو سلام کیا تھا

جہاں درانی صاحب بھی موجود تھے اللہ کا شکر ہے برخودار ہم تو ٹھیک ہیں تم بتاؤ کیسے مزاج ہیں

میں الحمدللہ اب بہتر ہوں بابا!..

ماشاء اللہ اچھی بات ہے... آؤ بیٹھو

چاچو میں فریش ہو کے آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں

اچھا بھائی وہ بات تو بتاتے جائیں جس کیلیئے آپ نے س کو یہاں بلایا... وہ چلا جاتا زارا نے فوراً سے کیا تھا

ملائکہ اور وقاص آجائیں پھر بات کرتے ہیں... وہ ذرا سا مسکرایا تھا

یار کیا تنگ کر رہی ہو بھائی کو... جانے دو نا انہیں اپنے روم میں بھابھی کی یاد آ رہی ہو گئی... فیصل بیچ میں گودتا آنکھ دباتے بولا تھا عون صاحب سمیت آسیہ بیگم اور درانی صاحب بھی اسکے جملے پر ہنسے تھے

فیصل تم بچ جاؤ تو اچھا تھا....

ارے بھائی میں تو آپ کی مدد کر رہا تھا اور آپ مجھے ہی دھمکیاں دے رہے.... بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا

اوہ بوتل کے جن یہ بھلائی بعد میں دیکھانا ابھی اپنے روم میں جاؤ تمہاری بیگم کا موڈ خطرناک حد تک بگڑا ہوا ہے جیسے تمہیں کچا چبانے کی حد تک ...

او تیری میں نے تو اس سے پرومس کیا تھا

زارا کے جملے پر اسکی ساری بدمعاشی ہوا ہوئی تھی ہوا کی طرح بھاگتے وہ سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے میں گیا تھا

اسے کہتے ہیں انگوٹھا چھاپ زن مرید... حمزہ نے ہانک لگائی تھی

اریان سر اثبات میں ہلاتے ہنسا تھا

اچھا اچھا بس بہت ہوا جاؤ آپ دونوں بھی فریش ہو کے آؤ ملائکہ اور وقاص آتے ہی ہوں گئیں میں کھانا لگاتی ہوں وہاں پھر سے کوئی باتوں کی جنگ چھڑتی سمیرا بیگم نے انہیں اپنے اپنے کمرے میں بھیجا تھا...

ہاں یہ ٹھیک ہے..وہ کچھ دیر پہلے ہی لمبی نیند سو کے اٹھی تھی گیلے بالوں کو ڈرائیر کی مدد سے خشک کرتے وہ آئینے کے سامنے اپنا جائزہ لے رہی تھی جس میں وہ اتنی مگن تھی کہ کمرے کے کھلتے اور بند ہوتے دروازے کی آواز بھی اسکے کانوں میں نہیں پڑی تھی

کمرے میں قدم رکھتے پہلی نظر اس دشمنِ جان پر گئی تھی اور پھر وہی ٹک گئی تھی سرخ رنگ کے لانگ فراک میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی اریان نے بغور آئینے میں ہی اسکا عکس دیکھتے جائزہ لیا تھا سرخ اور سفید پاؤں میں سرخ رنگ کے ہی کھسے پہنے تھے چہرا میک اپ سے پاک تھا مگر پھر بھی اسکی چمک میں کمی نہیں آئی تھی آنکھوں میں بھر بھر کے کاجل لگایا تھا ہونٹوں پر ذرا سا لپ فلوس لگائے وہ اپنے لمبے اور گھنے بالوں کو خشک کرنے کی سعی میں تھی جب اسکی نظر شیشے میں نظر آتے عکس پر گئی تھی فوراً سے پہلے اپنا ڈوپٹہ اٹھائے خود پر اوڑھتے وہ اریان کی جانب مڑی تھی

آپ کب آئے؟

جب میری معصوم بیوی اپنے لمبے بالوں میں الجھی تھی اریان اسکے چہرے پر پھیلی خوشی دیکھتے مسکرایا تھا

مطلب آپ کافی دیر سے آگئے تھے

بلکل میری جان بس تمکیں ہی فرصت نہیں تھی ورنہ تم بھی دیکھتی میری ہر نظر صرف تم پر اور تمہارے اس خوبصورت سراپے پر ہی تھی

اسکا محبت سے بوجھل لہجہ آنکھوں میں جلتے محبت کے دیے حیام نے رخ موڑا تھا

اسکی کمر اپنے سینے سے لگاتے اریان نے پورا اسے خود میں قید کیا تھا... اور کتنا بھاگو گئی مجھ سے میری معصوم بیوی...؟

جانتی ہو نا دو دن سے یہی کر رہی ہو تم... اسکے جملے پر حیام نے اپنی بھاری ہوتی پلکوں کے جھالڑ اٹھائے اسے دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھنے میں محو تھا...

مجھے میرا حق چاہیئے...

وہ ایک جملے میں ہی اسکے ہوش ٹھکانے لگا گیا تھا حیام کی سانسیں منتشر ہوئی تھی

اسکے لمس کی تپش اپنے کندھے اور گردن پر محسوس کرتے حیام کی جسم کپکپانے لگا تھا ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی

I need you badly...!

I am tired...hold me and

اسکی سرگوشیوں سمیت جسارتوں میں بھی اضافی ہونے لگا تھا اپنے پیٹ پر اریان کے رینگتے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اسنے گہری سانس لی تھی اسکی اکھڑی سانسیں آنکھوں میں خوف اریان کو مزید بے خود کر گیا تھا

اسکا سرخ پڑتا چہرا اپنے طرف کیے ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتے دوسرا ہاتھ اسکے بالوں میں پھنسایا تھا اسکے ہونٹوں پر جھکتا اپنی پیاس بجھانے میں مصروف ہوا تھا اپنی دو دن کی تڑپ کا حساب برابر کرتے وہ اپنی اتنی سی شدت سے ہی حیام کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا آنکھیں زور سے میچتے حیام نے اسکی شرٹ کو مضبوطی سے دبوچا تھا اسکی حالت کے باعث اریان نے ذرا سی دوری بنائی تھی اور صرف لبوں کو آزادی بخشی تھی وہاں سے لب ہٹاتے اسکی گردن پر رکھے تھے حیام کی سانسیں تیز ہوئی تھی لمبے لمبے سانس لیتی وہ بے حال ہو رہی تھی... ریلیکس میری جان اسکی کمر سہلاتے اریان نے اسے مزید خود میں بھینچا تھا

آ آ.. پ.. بہت.. بُر... بُرے ہیں... اکھڑی سانسوں میں وہ بامشکل اپنا جملہ پوری کر پائی تھی

یہ دو دن مجھے تڑپانے کی سزا کی تھی میری جان مگر یہ مت سمجھنا تمہیں آزادی مل گئی ہے وہ معنی خیز سا ہنسا تھا حیام کی جان لبوں کو آئی تھی

آپ.. آپ جائیں فریش ہو جائیں سب ویٹ کر رہے

یہ بہانے بنانا چھوڑ دو میری معصوم بیوی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے وہ برہم ہوا تھا

میں بہانے نہیں بنا رہی اگر آپ کو نہیں آنا تو ٹھیک ہے میں اکیلی ہی چلی جاؤ گئی

خبردار اگر تم نے ایک قدم بھی میرے بغیر اس کمرے سے باہر نکالا تو۔۔۔ میں فریش ہو کے آتا ہوں پھر ساتھ جائیں گئیں اریان بولتا واشروم میں بند ہوا تھا اور حیام آئینے کے سامنے کھڑی اپنا لال ٹماٹر ہوتا چہرا دیکھ کر اریان کی بے باکیاں یاد آئی تھیں

وہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی حویلی پہنچے تھے اور وہاں انکا پر تپاک استقبال کیا گیا تھا حویلی کے تمام بڑے اس وقت لاونج میں موجود تھے ملائکہ نے ارگرد نظر دوڑائی تھی

حیام اریان حمزہ اور باقی سب کہاں ہیں؟

ہم سب یہاں ہیں... سمیرا بیگم کوئی جواب دیتی فیصل کی آواز گونجی سب انکی طرف متوجہ ہوئے تھے طوبیٰ کا ہاتھ نرمی سے تھامے وہ بہت احتیاط سے اسے لے کے آرہا تھا کچھ ہی دوری پر حمزہ اور زارا بھی آرہے تھے وہ سب لاونج میں اکٹھے ہوئے تھے

کیسی ہو زارا؟

ناراض ہوں...,منہ بسورے جواب دیا تھا

یار جانتی تو ہو بزی ہوتی ہوں اسلئے نہیں آسکی مگر اب پکا آتی رہوں گئی وہ مسکرائی تھی زارا نے اسکے کانوں کو لگاتے ہاتھ تھامے تھے اور گلے سے لگایا تھا اور میں... طوبیٰ کی خفگی بھری آواز انکے کانوں میں پڑی تھی

آؤ تم بھی آجاؤ گڑیا... ملائکہ اسکا گال کھینچتی گلے لگ گئی تھی

اریان اور حیام نہیں آئے ابھی تک؟

آتے ہوں گئیں مما آپ سب چلیں ڈائننگ ہال میں وہ بھی آجائیں گئیں...

زارا ان سب کو لیتی ڈائننگ ہال میں آئی تھی جہاں ٹیبل پر کھانے کی ان گنت ڈششز رکھی گئی تھی وہ سب بیٹھے ان دونوں کا انتظار کر رہے تھے جب ملائکہ کے کانوں میں ایک خوبصورت ہنسی کی آواز آئی تھی ملائکہ زارا کو جواب دیئے بنا چیئر پر بیٹھی ہی پیچھے مڑی تھی اسکے ایسے ہوں مڑنے پر سب نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا تھا جہاں سے وہ دونوں ایک دوسرے میں ہی مگن باتیں کرتے مسکراتے چلے آرہے تھے

ماشاءاللہ... بیک وقت سب کے منہ سے بے اختیار ایک ہی لفظ ادا ہوا تھا

کتنے مکمل اور حسین لگ رہے ہیں دونوں اللہ پاک ہمیشہ ایسے ہی ہنستا بستا رکھیں دونوں کو... آمین ملائکہ کے ساتھ سب نے آمین کہا تھا

بھابھی بہت پیاری لگ رہی ہیں زارا نے چہک کر کہا تھا جو ریڈ کلر کی پیروں تک فراک میں شہزادی لگ رہی تھی اور اسکا شہزادہ پاس ہی کھڑا بلیک کلر کی جینز اور شرٹ میں انتہائی جاذب اور پرکشش لگ رہا تھا

حیام مسکراتی اریان کی ساتھ والی چیئر پر ہی بیٹھ گئی تھی

کھانا بہت خوشگواری ماحول میں کھایا گیا تھا مگر فیصل کو چپ نہیں آئی تھی

یار وقاص تمہارے منہ پر کیا ہوا ایسے لگتا کسی نے مکے مارے ہوں... فیصل عام سے لہجے میں بولتا ملائکہ کو کن اکھیوں سے دیکھ رہا تھا

اسے اچھو کا لگا تھا

ارے بیٹا پانی پیو... سمیرا بیگم نے گلاس ملائکہ کی طرف بڑھایا تھا

گلاس ہونٹوں سے لگائے ملائکہ نے تنبیہی نظر فیصل پر ڈالی تھی جو دانت نکال رہا تھا

میں نے پوچھا وقاص سے اور کھانسی تمہیں لگ گئی حد ہے

کچھ نہیں یہ بس معمولی سی چوٹ ہے آن ڈیوٹی لگ گئی تھی وقاص ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے ملائکہ کو دیکھتے بولا تھا

بس بہت ہوا فیصل چپ کر کے کھانا کھاؤ کیوں تنگ کر رہے ہو اسے۔۔ وہ مزید کچھ بولتا اریان نے اسے ٹوکا تھا

مجبوراً فیصل کو بھی چپ ہونا پڑا تھا

اریان کا سارا دھیان حیام پر تھا جس کی نظر مسلسل اداس بیٹھی ملائکہ ہر ٹکی تھی...

تم شرٹ ٹراوزر میں پیاری لگتی ہو!...

جینز شرٹ میں نہیں لگتی پیاری کیا.؟

ملائکہ نے آنکھیں سکیڑی تھی

نہیں.. میرا وہ مطلب نہیں تھا ان میں بھی پیاری لگتی ہو

مگر ایسے ڈریسز میں بہت پیاری لگتی ہو

تم واقع بہت معصوم ہو...، اریان کی معصوم بیوی

ملائکہ نے اسکا چہرا دیکھا تھا جو چاند کی روشنی میں دمک رہا تھا

واقع معصوم ہے!...

دل میں ایک بار پھر سے کہا تھا

کیوں پریشان ہو ملائکہ...؟

میں جانتی ہوں وقاص تمہیں اس بارے میں سب بتا چکا ہے

مگر میں کوئ بات نہیں کرنا چاہتی حیام

اور کتنا بھاگو گئ..؟

آج نہیں تو کل بات کرنی ہے ملائکہ کیوں نہیں بھول جاتی تم

میں نہیں بھول پا رہی حیام... تم سب کیلئے یہ لفظ کہنا بہت
آسان ہے مگر میرے لیے یہ کرنا پہاڑ توڑنے کے برابر ہے
تم سب سمجھتے کیوں نہیں ہو مجھے، سمجھا و نہیں..
پلیز مجھے صرف سمجھو میں بکھر گئی ہوں اور اب خود کو
سمیٹنا بہت مشکل ہے.. مجھے اس اذیت میں رہنا نہیں پسند مگر میں کیا کروں یہ اذیت ہی میرا مقدر ہے
حیام!...
سر ہاتھوں میں تھامے ملائکہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی
میں تھک گئی ہوں مگر ذہن نہیں تھکتا.. وہ بار بار وہی
باتیں وہی یادیں دوہراتا جو مجھے تکلیف دیتی ہیں
وہ رو رہی تھی اپنی بے بسی کی آخری حد پر کھڑے وہ بہادر
لڑکی ذرا ذرا بکھرے تڑپ اٹھی تھی
اوکے میں کچھ نہیں بول رہی پلیز رونا بند کرو
تم بہت بہادر ہو اور تمہیں ایسے روتا دیکھ میں بھی رو دوں گئی
میں بہادر ہوں..." ہتھیلی کی پشت کو گھورتے وہ بڑبڑائی تھی
میں بہادر ہوں مگر میں انسان بھی ہوں... یہ کیوں بھول جاتے

ہیں سب.. کیوں بھول جاتے ہیں؟ میں بھی دل رکھتی ہوں"..

آنسو زارو قطار بہنے لگے تھے حیام بس خاموشی سے اسے سن

رہی تھی

تم بہادر ہو... یہ کہنے سے میں اپنا دل نہیں بدل سکتی

دماغ میں چلتی سوچوں کا رخ نہیں بدل سکتی.. سمجھتا کیوں نہیں ہے کوئی...! آسان نہیں ہے یار وہ سب بھولنا، وہ اذیت وہ سزا بھولنا جو آپ کو بغیر کسی جرم کے دی گئی ہو۔۔۔

جانتی ہو میں نے اپنی زندگی کے اٹھارہ سال ایک کمرے میں

بند گزارے ہیں اٹھارہ سال کوئی چھوٹا عرصہ نہیں ہے ایک ایک لمحہ میں نے کیسے گزارا یہ صرف میں یا اللہ جانتے ہیں حیام۔۔۔ میری سوتیلی ماں کا دل کرتا تھا تو وہ مجھے کھانا دے دیتی تھیں نہیں تو کون ملائکہ صدیقی؟ میرے بابا کو تو کبھی فرق ہی نہیں پڑا تھا انکے لئے میری ماں تو بس کھلونا تھی جس سے کھیل کر انہوں نے زمانے کی در در ٹھوکرے کھانے کے لئے چھوڑ دیا اور جب میں پیدا ہوئی تو مجھے اکیلا چھوڑ کر وہ خود پر سکون نیند سو گئی مجھے ان ظالم اور سفاک لوگوں کے حوالے کر دیا جن کیلئے کبھی میری ماں کھلونا ہوتی تھی آج وہ اسکی بیٹی کے ساتھ کھلونے جیسا سلوک کرتے تھے۔۔ کھانا سامنے رکھ کر اٹھا لیتے تھے لوگوں کی اترن لا کر میرے منہ پر مارتے تھے جب اس سے بھی دل نا بھرتا تو ساری رات اس

اندھیرے سے ڈوبے کمرے میں بند کر کے سو جاتے تھے میں وہاں سے بھاگنے کی ترکیب سوچا کرتی تھی اور ایک دن میں بھاگ نکلی تھی مگر بابا نے مجھے دیکھ لیا تھا انکی بہت عزت تھی

اگر میں کسی کو کچھ بول دیتی تو انکی عزت تو مٹی میں مل جاتی تو انہوں نے مجھے جگہ جگہ تلاشنا شروع کر دیا

ہر جگہ اندھیرا تھا بارش اتنی تیزی سے برس رہی تھی جیسے

اپنے ساتھ سب بہا کے لے جانا چاہتی ہو اور اسی رات

بے سہارا، لاوارثوں کی طرح میں ان راستوں پر بھٹک رہی تھی

جن سے واقف تک نہیں تھی کچھ پتہ نہیں تھا اب قسمت کہاں لے جائے گئی مگر ایک عزم تھا اس گھر میں کبھی نا جانے کا عزم... تب ہی میرے چہرے پر

تیز روشنی پڑی... میرے عین سامنے ایک جیپ اکھڑی ہوئی تھی جس میں وہ تین سوار لڑکے حیرت سے مجھے دیکھ رہے تھے مجھے لگا میں پکڑی گئی ہوں پاس ہی کھائی نظر آئی تھی میں اس میں کودتی اریان نے میرا ہاتھ تھاما تھا اور مجھے اس جہنم سے کھینچ کر اپنی دنیا میں لے گیا تھا میں اریان کی فکر کرتی ہوں اسکے لئے جان تک دینے کو تیار رہتی ہوں یہ سب باتیں مجھے معلوم ہے سب نوٹ کرتے ہیں مگر جو سچ ہے وہ سچ ہے حیام... ملائکہ صدیقی کیلئے اللہ کے بعد اگر کوئی ہے جس پر وہ آنکھیں بند کر کے یقین کر سکتی ہے تو وہ اریان ملک ہے جس نے اپنی پرواہ کیے بغیر میری لڑائی لڑی تھی مجھے نا

صرف اس جہنم سے نکالا بلکہ ایک بہتر زندگی دی تھی خیر...،میں نہیں جانتی وقاص نے تم سے کیا کیا بات کی ہے

مگر!...

ملائکہ ایک بات بولوں!...

حیام نے اسکی بات کاٹی تھی

ہمم کہو؟

مجھے بھی بلکل ایسا ہی لگتا تھا جب اریان نے مجھ سے بدلہ لیا تھا

ملائکہ نے یکدم نظروں کا زاویہ بدلا تھا اور اسے دیکھا تھا

جو چاند کو دیکھتے پھیکا سا مسکرائی تھی

مجھے بھی سب بولتے تھے بھول جاؤ اریان نے جو

کیا اسے بھول جاؤ مووا ون کرو خوش رہو مگر میری حالت

تمہارے برعکس ہی تھی میں بھی سب سے لڑتی تھی پوچھتی

تھی مجھے میرا قصور بتاؤ۔۔۔تب اریان سمیت سب کے ہونٹ جیسے سِل جاتے تھے ضروری نہیں ہے ملائکہ کہ ہمیں زندگی نے کوئی ٹھوکر ماری ہے تو اسکے پیچھے کوئی سولڈ ریزن بھی ہو... ہم کوئی خوشی ملنے پر یہ سوال کیوں نہیں کرتے یہ خوشی ہمیں ہی کیوں دی گئی پھر اس آزمائش میں ہم کیوں یہ بھول

جاتے ہیں کہ یہ بھی اس ذات کی ہی دی ہوئی ہے جس نے ہمیں قبل از خوشیوں سے نوازا تھا وہ سب بھولنا آسان نہیں تھا میرے لیے مگر میں نے پھر سمجھوتا کرلیا... خود سے جڑے لوگوں کو خوش دیکھنے کیلیے میں نے اریان کو معاف کر دیا اسے معاف کر دیا... تمہیں کیا لگتا ہے مجھے وہ سب یاد نہیں آتا.. نہیں ملائکہ میں بات نہیں کرتی اسکا مطلب یہ نہیں.. میری یاداشت سے وہ اذیت ناک یادیں مٹ گئی ہیں مگر فایدہ میں کیوں کروں یاد؟ مجھے کیا مل جائے گا یاد کر کے.. صرف دکھ، اذیت اور کیا..؟ اس سے بہتر یہ نہیں ہے کہ میں ماضی کو ماضی ہی رہنے دوں اور اپنے حال میں خوش رہوں اریان کا وہ انتقام صرف انتقام نہیں تھا ملائکہ.. اس انتقام کی شکل میں مجھے اللہ نے اریان ملک جیسے انسان سے نوازا ہے اگر مجھے غم ملے تھے تو مجھے میرے صبر کا صلہ بھی دیا گیا تھا۔۔ جس کا میں جتنا شکر ادا کروں کم ہے تمہیں بھی تمہارے صبر کا انعام دیا گیا ہے ملائکہ !...

وقاص بھائی کی صورت میں تمہیں ایک ایسے انسان سے نوازا گیا ہے جنہیں تمہارے آج سے تمہاری خوشی سے مطلب ہے اور میں نے دیکھا ہے سنا ہے ملائکہ وہ کیسے تمہاری اداسی کی وجہ سے پریشان تھے انکو اریان سے بات کرتے میں نے سنا تھا مجھے وقاص بھائی نے کچھ نہیں بتایا تم سے بات تو اریان کرنے والے تھے مگر میں نے ان سے کہا کہ میں تم سے بات کروں گئی

کیونکہ تمہیں صرف وہی انسان سمجھا سکتا تھا جس نے

تمہارے جیساوقت دیکھا ہو جو تمہارے ہی جیسے حالات

سے گزرا ہو جس نے اذیت جھیلی ہو... وقاص بھائی بہت اچھے ہیں ملائکہ میں بھولنے کا نہیں کہوں گئ مگر اتنا ضرور کہوں گئ ماضی کو ماضی رہنے دو اور اپنے حال میں خوش رہو اسی میں بہتری ہے وہ مزید کچھ بولتی ملائکہ اسکے گلے لگی تھی اور اتنی شدت سے روئی تھی کہ پیچھے کھڑے وقاص کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی

ارے وقاص بھائی آپ یہاں؟

حیام نے عکس دیکھتے پیچھے کی طرف رخ پھیرا تھا

ملائکہ اسکا نام سنتی فوراً سے سیدھی ہوئی تھی اور اپنے

آنسوؤں پر بندھ باندھے تھے

ہاں وہ میں اپنی بیوی کی تلاش میں آیا تھا اور دوسرا آنٹی

بھی بلا رہی تھیں

آپ چلیں ہم آرہے ہیں

حیام مسکراتی ملائکہ کی جانب پلٹی تھی

چلیں!...

زمین پر سے اٹھتے حیام نے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تھا

ہاتھ تھامتے وہ زرا سا مسکرائی تھی حیام کی باتیں اسکے دل

میں اتری تھی آج تک صرف اسے سمجھانے والے ملے تھے مگر وہ

پہلی تھی جس نے اسے سمجھا بھی اور سمجھایا بھی تھا

ملائکہ کو اپنا دل کو بوجھ کم ہوتا محسوس ہوا تھا

ہم نے آپ کو باہر ٹہلنے کیلئے بھیجا تھا مگر آپ دونوں تو لگتا

ٹہلتے ٹہلتے چاند پر ہی پہنچ گئی تھی

انکے لاونج میں آتے ہی فیصل نے فقرہ اچھالا تھا

ہاں چاند پر ہی گئے تھے اور مزے کی بات بتاؤں تمہارے

سارے ساتھی تمہارا پوچھ بھی رہے تھے کہو تو وہی پہنچا

دوں تمہیں... ان کے پاس ہی!..

وہ بھی کب باز آتی تھی...

حیام بس ان دونوں کی شکلیں دیکھ کے رہ گئی تھی

جو بچوں جیسے لڑ رہے تھے

شکر کرو ابھی صرف زبان سے لڑ رہے ہیں بات اگر ہاتھوں

تک پہنچ جائے تو یہ حویلی، حویلی کم اور میدان جنگ زیادہ
لگنے لگتی ہے
وہ جو بہت محویت سے انہیں لڑتے دیکھ رہی تھی اریان کی
آواز پر پلٹی تھی جو اسکے چہرے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا
کم از کم آپ جیسا غصہ تو نہیں کرتے نا!..
تو محبت بھی تو کرتا ہوں... اپنی بات مکمل کرے آنکھ ونک کی تھی
آپ جیسا بے شرم میں نے زندگی میں نہیں دیکھا اریان...
نظر گھر والوں پر ڈالتے اسنے دانت کچکچائے تھے
دیکھو گئی بھی نہیں میری جان.. کیونکہ اریان ملک جیسا
دوسرا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا اور جو ہے وہ صرف اپنی بیوی کا ہے
باتیں کوئی آپ سے بنانا سیکھے!...
تمہارے اُن بے تکے بہانوں سے بہت بہتر ہیں میری معصوم بیوی
جو تم میرے پاس آنے پر بناتی ہو"...
ہنسی چھپاتے رازدانہ انداز میں کہا تھا
حیام نے دوبارہ اسکی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی

مزید کوئی پنگا نا لینے میں ہی اسنے عافیت جانی تھی

ایک تو معلوم نہیں یہ صابرہ کہاں رہ جاتی ہے کب سے چائے

لانے کو بولا ہے ابھی تک نہیں لے کے آئی...،

پریشان نہیں ہوں مما میں دیکھ کے آتی ہوں

اریان کی مسلسل خود پر ٹکی نظروں سے جان چھڑوانے کا اور

کوئی بہتر حل اسے نظر نہیں آیا تھا

بولتے ہی اسنے کچن کی طرف ڈور لگائی تھی

اسکی چلنے کی سپیڈ بتا رہی تھی وہ بات کر کے پچھتا رہی

ہے اریان نے بامشکل اپنا امڈ تا قہقہ ضبط کیا تھا

مما مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے میں آتا ہوں

موبائل میں دیکھتے وہ لاونج سے باہر نکل گیا تھا

ارے چھوٹی بی بی جی... آپ یہاں؟

جی آپ نے چائے اتنی لیٹ کر دی اسلئے مجھے ہی آنا پڑا

وہ ذرا سا مسکراتی چولہے پر رکھی چائے کی طرف آئی تھی

میں معذرت خواہ ہوں بی بی جی وہ دراصل زرمینہ نہیں آرہی

ناتو مجھے اکیلے اتنے کام دیکھنے میں مشکل ہو رہی تھی چائے

بھی اسلئے لیٹ ہو گئی

تو آپ مجھ سے کہہ دیتی... میں آپ کی مدد کرنے آجاتی

اسے افسوس ہوا تھا

چھوٹی بیگم میں آپ سب کیلئے ہوں گئی اس حویلی کیلئے میں

انکی بہوہوں اور انکے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے میں مجھے کوئی

مسئلہ نہیں ہے مگر مما مجھے کچن میں آنے ہی نہیں دیتی ...

آج موقع ملا ہے اسلئے چپ چاپ بیٹھ جائیں میں دیکھ لیتی ہوں

سارے کام۔۔ آپ بھی تو تھک گئی ہوں گی

ارے نہیں آپ اس حویلی کی چھوٹی بیگم ہیں آپ سے کیسے...

صابرہ اپنی چھوٹی بیگم کے اتنے خلوص اور محبت پر

خوش سے دوہری ہو رہی تھی کہاں حویلی کی بہوئیں ہوتی ہیں

گھمنڈی، نکچڑی اور کہاں انکی چھوٹی بیگم تھی جو ان سے

حویلی کے فرد کے جیسا ہی سلوک رکھتی تھی سوچتے سوچتے اسکی نظر کچن کی اینٹرنس پر گئی تھی جہاں

اریان ملک کھڑا اپنی بیوی کی باتیں بہت دلچسپی سے سن رہا تھا وہ کچھ بولتی اریان نے اسے اشارہ کیا تھا بی

بی جی.. وہ بسکٹ مجھے کم لگ رہے ہیں میں سٹور سے ایک اور پیک لے کے آتی ہوں۔۔ وہ بولتے کچن سے نکلی تھی جب اریان داخل ہوا تھا

اچھا..! بغیر مڑے ہی حیام جواب دیتی اپنے کام میں مصروف ہوئی تھی

جینز کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اپنی شاہانہ چال چلتے اریان اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا
وہی مخصوص خوشبو ناک کی نتھنوں سے ٹکرائی تھی
وہ پلٹی تھی اسکا اندیشہ سچ تھا مگر یکدم پلٹنے کی وجہ سے حیام سیدھا اسکے کشادہ سینے سے ٹکرائی تھی
آ.. آپ یہاں... کیوں میرا کچن میں آنا منع ہے؟
اس نے بھنوئیں اچکائی تھی
ہاں.. میرا مطلب ہے نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے میں بس پوچھ رہی تھی
ابھی باہر تو بلکل ٹھیک بات کر رہی تھی اب کیوں تمہاری زبان لڑکھڑا رہی ہے!...

اریان نے بامشکل اپنی ہنسی روکی تھی

ایسا کچھ نہیں ہے...

رخ پھیرے اس بار بنا اٹکے جواب دیا تھا

تو کیسا ہے؟

اریان کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آنے لگا تھا

اففف.. آپ کیوں مجھے تنگ کر رہے ہیں آپ کو

کچھ چاہیئے تو بتائیں ورنہ جائیں یہاں سے!..

وہ سخت جھنجھلائی تھی

ہاں مجھے میری بیوی چاہیئے!...

اسکی مسکراہٹ میں حیام کو اپنا دل کھنچتا محسوس

ہو رہا تھا وہ دوبارہ سے رخ موڑتی اریان نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا تھا

مم.. مما.. آجائے...پپ..پلیز.. چھو..ڑیں.. می..مجھے

تم بیوی ہو میری..مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

اسکی گرم سانسوں سے حیام کو اپنا چہرا جھلستا محسوس ہو

رہا تھا.... اریان تنگ نہیں کریں ورنہ میں بابا کے ساتھ چلی جاؤ

گئی

وہ صرف تنگ کر رہا تھا مگر حیام کی کہی بات نے اریان کے

چہرے پر پھیلے تاثرات کو پل میں سخت کیا تھا

جا کے دیکھاؤ!...

وہ مزید کچھ نہیں بولا تھا کیونکہ اسکی آنکھوں میں جھلکتی

وارننگ ہی حیام کیلئے کافی تھی

نہیں کر رہا تنگ.. خوش ہو جاؤ

کہتے وہ کچن سے نکل گیا تھا

حیام نے سکھ کا سانس لیا تھا مگر اریان کے لہجے میں جھلکتی

صاف ناراضگی اسے بے چین کر گئی تھی

کچھ ہی دیر بعد وہ صابرہ کے ساتھ چائے کی ٹرے اور دیگر

لوازمات سے بھری ٹرے لیے لاؤنج میں داخل ہوئی تھی جہاں

چار صوفوں کے وسط میں بڑی سی ٹیبل رکھی تھی سامنے

کے صوفے پر درانی صاحب اور عون صاحب کے ساتھ آسیہ

بیگم بیٹھی تھی جبکہ اسکے دائیں سائیڈ کے صوفے پر حمزہ،

زارا اور طوبیٰ بیٹھی تھی

بائیں سائیڈ والے صوفے پر وقاص کے ساتھ فیصل بیٹھا کسی

بہت ضروری میٹنگ میں مشغول نظر آرہا تھا جس پر ساتھ ہی

صوفے پر سمیرا بیگم کے ساتھ بیٹھی ملائکہ سننے کی کوششوں میں مصروف تھی یہیں ٹیبل پر رکھ دیں

آپ اور میرے پاس آ کے بیٹھیں صابرہ سرو کر دے گئی سب کو چائے... حیام انکی بات سنتے چائے کی

ٹرے رکھتے انکے اور ملائکہ کے ساتھ آ بیٹھی تھی

مگر نظریں بھٹک بھٹک کر اریان ملک کو ڈھونڈ رہی تھیں

جو وہاں موجود نہیں تھا

بھٹکتی نظریں پھر نہیں بھٹکی تھی سامنے سے اریان پر

نظر رک گئی تھی جہاں چہرے پر قبل از خوبصورت سی

مسکراہٹ تھی اب وہاں سرد مہری چھائی تھی

افففف میں نے کیوں کی جانے کی بات !..

ہاتھ سر پر مارے حیام نے خود کو کوسا تھا

مجھے آپ سب سے ضروری بات کرنی تھی !..

وہاں سب اپنی ہی گفتگو میں مگن تھے اریان کی بارعب آواز پر

یکدم وہاں سکتہ طاری ہوا تھا

جی بولیں ہم سن رہے ہیں

سمیرا بیگم کے جواب پر سب اریان ملک کی طرف دیکھتے ہمہ تن گوش ہوئے تھے

میرا خیال تھا اب ملائکہ کی رخصتی کر دی جائے

وقاص نے مجھ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی ملائکہ اسکی طرف مت دیکھو!...

اریان کی رخصتی والی بات پر ملائکہ نے فوراً وقاص کی جانب نگاہ پھیری تھی وہ تو خود لاتعلق تھا اسے کیا جواب دیتا مگر بروقت اریان کے اگلے جملے نے جہاں وقاص کی جان بچائی تھی وہی ملائکہ سب کے سامنے شرمندہ ہوتی چہرا جھکا گئی تھی

تم میری ذمہ داری ہو ملائکہ ... اس پل سے جب تم مجھے ملی تھی الحمدللہ میں نے آج تک اپنی زمہ داری پوری طرح نبھائی ہے اور آگے بھی تم مجھے ایسا ہی پاؤ گئی تمہارے نکاح کو کافی وقت ہو گیا اور میرے خیال سے اب رخصتی ہو جانی چاہئیے

کیوں چاچو...؟

اسنے عون صاحب کی طرف دیکھا تھا

اریان صحیح کہہ رہا ہے اگر وہ آج بات نا کرتا تو میں خود

بات کرنے والا تھا۔۔۔وقاص سمیت ملائکہ نے بھی

انکی طرف دیکھا تھا

گڈ...اب تم بتاؤ ملائکہ تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں

اس فیصلے سے...جو بات ہو ایزی ہو کے بولو میرے لیے

تمہاری مرضی سب سے زیادہ امپورٹنٹ ہے میں شیور ہوں ملائکہ وقاص کو کوئی پرابلم نہیں ہے

میرے اس فیصلے سے...وقاص کی طرف دیکھتے وہ مان سے بولا تھا

مجھے تمہارے فیصلے سے کوئی پرابلم نہیں ہے اریان

اسکی آواز اتنی دھیمی تھی حیام بھی بامشکل سن پائی تھی

ملائکہ کو کوئی مسئلہ نہیں ہے...

حیام کی بات پر وہاں سب کے چہرے پر خوشی آئی تھی

ہاں تو وقاص تمہیں کچھ بولنا ہے تو بول لو

شادی کے بعد موقع نہیں ملے گا

فیصل کے جملے پر وقاص نے اسکی طرف کن اکھیوں سے

دیکھا تھا

نہیں میں تو بس یونہی پوچھ رہا تھا بھائی

شادی کے بعد بھلا مرد کہاں کچھ بول سکتا صرف بیوی کی

ہی سننی پڑتی ہے

اریان کی ترچھی نظر خود پر محسوس کرتے فیصل نے

اپنے حق میں بولنا چاہا تھا

جبکہ اریان کی نظر حیام پر گئی تھی جو اسے ہی دیکھ

رہی تھی

ایسی بات بھی نہیں ہے اب فیصل.. صرف بیویاں ہی

شوہروں پر حکم نہیں چلاتی کچھ شوہر بھی یہ کام باخوبی

سرانجام دیتے ہیں۔۔۔

جہاں اریان نے اسے حیرت کی نگاہ سے دیکھا تھا وہی

لاونج میں بیٹھے تمام نفوس نے حیام کو بے یقینی سے دیکھا تھا وہاں موجود ہر ایک کی نظر خود پر ٹکے دیکھ

حیام کی

چلتی زبان رکی تھی آج سے پہلے اسنے کبھی کسی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ صرف سنتی تھی مگر آج پہلی بار ہوا تھا تمام گھر والوں کی موجودگی میں اسنے کوئی بات کی تھی

ماشاء اللہ بھابھی...!مبارک ہو اب آپ لگی ہیں نا

فیصل کی بھابھی...واہ دل خوش کر دیا آپ کے جو..اب..ن...

اریان کی سرد نگاہ نے اسے لڑکھڑانے پر مجبور کر دیا تھا

افففف ہو آپ سب بھی کن باتوں میں پڑ گئے ہیں اور فیصل

کبھی تو آپ مذاق نا کیا کریں

چھوٹی مما میں تو بس بھائی اور بھابھی کا موڈ ٹھیک

کرنے کی کوشش کر رہا ہوں

ان کے موڈ کو کیا ہوا؟

سمیرا بیگم سمیت سب نے حیام اور اریان کی طرف دیکھا تھا

مجھے اب تمہاری آواز نا آئے فیصل اور یہ فضول کے تکے لگانا

بند کرو اور ملائکہ تم مجھے بتاؤ کہاں سے رخصت ہونا چاہتی ہو

میرا مطلب ہے یہاں سے یا بابا کی طرف سے!...

وہ جانتا تھا درانی صاحب ملائکہ کو بیٹی جیسی محبت

کرتے ہیں اور ویسی محبت سمیرا بیگم اور عون صاحب بھی اس سے کرتے تھے

یہ بات تو تم نے بلکل ٹھیک کی ہے بیٹا.... بتائیں بیٹے آپ کی

کیا مرضی ہے.؟

عون صاحب کے سوال پر ملائکہ نے سامنے بیٹھے درانی صاحب

اور پھر سمیرا بیگم کی طرف دیکھا تھا

بتائیں بیٹا آخری مرضی آپ کی ہی ہو گئ

مم.. مجھے نہیں پتہ آنٹی.. آپ سب خود ہی دیسائیڈ کر لیں

میں چاہتی ہوں آپ حیام کی طرف سے رخصت ہوں

سمیرا بیگم کے فیصلے پر اسکا چہرا کھل اٹھا تھا

جس سے صاف ظاہر تھا وہ درانی صاحب کی ہی طرف سے

رخصت ہونا چاہتی ہے

تو بس ٹھیک ہے طے رہا بابا ہم اپنی امانت لینے آئیں گئیں آپ

سے... کیونکہ وقاص کی شادی کی ساری تیاریاں ہماری

طرف سے ہوں گئیں

اریان کے نئے فیصلے پر سب ہی مسکرا اٹھے تھے وہاں سب ہی

ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے ملک حویلی میں ایک بار
پھر خوشیوں کا سماں تھا
بہت شکریہ اریان تم نہیں جانتے تم نے میری کتنی بڑی مشکل
آسان کر دی ہے جب سے تم نے بات کی تھی میں صرف یہی سوچ
رہا تھا کہ میری طرف سے کوئی نہیں ہو گا کیونکہ میرا اس دنیا
میں تو کوئی ہے۔۔۔
ہم ہیں تمہارے اس دنیا میں.. اکیلے نہیں ہو تم
اور شکریہ کا لفظ دوبارہ تمہاری زبان پر نا آئے باقی تم بھی
تیاریاں شروع کر دو... اریان کے مسکرانے پر وہ بھی مسکرا اٹھا تھا اسے تو ایک فیملی مل گئی تھی سارے
رشتے جن کیلئے وہ بس ترستا تھا آج یوں اچانک بیٹھے بیٹھائے اسے مل گئے تھے وقاص کے چہرے سے
مسکراہٹ الگ نہیں ہو رہی تھی اسنے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھتے خوش ہو رہی تھی۔۔۔
وقاص نے دل میں ڈھیروں دفعہ اپنے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔ کافی دیر گپ شپ کرنے کے بعد سب
اپنے اپنے کمروں کی طرف جا چکے تھے۔۔۔
حیام بیٹا آپ ابھی تک کچن میں ہیں ..
جی مما میں بس جا رہی تھی۔۔۔

حیام بیٹے کوئی مسئلہ ہے۔۔ سمیرا بیگم اسکی اتری رنگت
دیکھتے کچھ پریشان ہوئی تھیں

ارے نہیں کچھ بھی نہیں مما...! ایسا تو کچھ نہیں ہے میں پانی
لینے آئی تھی جا رہی ہوں روم میں۔۔۔

وہ کوئی اور سوال کرتی حیام نے وہاں سے ڈور لگائی تھی

یا اللہ مجھے میرے شوہر کے غصے سے اپنی پناہ میں رکھنا
آمین...؛ دعائیں پڑھ کر خود پر دم کرتے دھیرے سے دروازہ
کھولا تھا مگر وہ سامنے کہیں نہیں تھا وہ چوروں کی طرح کمرے میں داخل ہوئی تھی نظر بیڈ سے ہوتے
صوفے پر گئی تھی ماتھے پر شکنیں سجائے وہ ناراض شہزادہ بازو آنکھوں پر رکھے لیٹا تھا وہ بیڈ کی طرف
جانا چاہتی تھی مگر قدم تھے جو وہی جم گئے تھے اسے یوں ناراض کر کے رات ساری بے چینی سے
گزارنے سے بہتر حیام کو معافی مانگنا لگا تھا اسے ڈر تھا تو صرف اریان کے غصے کا مگر پھر خود کو تسلیاں
دیتے حیام وہی صوفے کے قریب کارپٹ پر بیٹھی تھی

اریان آپ سو گئے؟

جواب دیں نا آپ سو گئے کیا؟

پانچ منٹ کے وقفے کے بعد پھر سے سوا کیا تھا

ہاں میں سو گیا ہوں.. مل گیا جواب..

اب جاؤ تم بھی سو جاؤ۔۔۔

جیسا بے تکا سوال کیا گیا تھا ویسا ہی جواب دیا تھا

عجیب ہے مطلب ایک سوتے ہوئے انسان سے پوچھا جا رہا

ہے سو گئے یا نہیں۔۔۔ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے کشن چہرے پر

رکھا تھا

تو بیڈ پر سوئیں نا.... یہاں کیوں سو رہے ہیں؟

میرا کمرہ ہے میری مرضی!...

میں آپکی بیوی ہوں اسلئے تھوڑی سی مرضی تو میری بھی

چلے گئ۔۔۔

نہیں تھوڑی سی کیوں... منہ پر رکھا کشن زمین پر پٹخا تھا

اسکے یوں اچانک اتنے غصے سے اٹھنے پر حیام پیچھے کھسکی تھی

تھوڑی سی مرضی کیوں تم پوری مرضی کروا اپنی

جب دل چاہے مجھے چھوڑ کے چلی جاؤ اور جب دل چاہے

واپس آجانا۔۔۔ او کے۔۔

اریان میں مذاق کر رہی تھی... میں کونسا آپ کو سچ میں

چھوڑ کے جا رہی تھی

وہ جو نظریں کارپٹ پر گاڑھے بیٹھا تھا ایک دم سے حیام کی

طرف دیکھا تھا وہ پہلے سے ہی ڈری ہوئی تھی اریان کے یوں

دیکھنے پر مزید خوفزدہ ہوتی پیچھے ہوئی تھی اسکی بازو کو سختی سے تھامے اپنی جانب کھینچا تھا جس پر حیام کٹی

شاخ کی طرح اسکی طرف کھینچی چلی گئی تھی

مجھے اس مذاق سے بھی سخت نفرت ہے جس میں تم مجھ

سے دور جانے کی بات کرو... آگئی سمجھ۔۔۔

اسکی اتنی سی قربت پر ہی حیام کی بولتی بند ہوئی تھی سانسوں میں الگ انتشار برپا ہوا تھا۔۔۔ خوف سے

آنکھیں میچتے سر خود بخود اثبات میں ہلا تھا

ہمم جاؤ اب سو جاؤ۔۔۔ بازو پر پکڑ نرم کرتے وہ واپس سے

صوفے پر لیٹ گیا تھا

اسکو لگا تھا اب ناراضگی ختم ہو جائے گئی مگر اریان کا موڈ

یونہی بنے اور اسکو صوفے پر ہی سوتا دیکھ حیام نے اسے

گھورا تھا

ایک تو بندہ اتنا پوزیسو دیا ہے اللہ جی آپ نے اور اوپر سے

انکی ناراضگی۔۔۔میں کہاں جاؤں ؟

اپنا سر تھامے وہ بس سوچے جا رہی تھی

تم ابھی اپنی جگہ پر جا کے سو جاؤ یہی بہتر ہے

حیام کا چلتا سانس رکا تھا... نظریں اسکی جانب کی تھی

جو اسے ہی یک ٹک دیکھے جا رہا تھا

آپ ابھی بھی ناراض ہیں ؟

معصومیت سے پوچھا گیا تھا

ہاں !...

ایک لفظی جواب دیتے اریان نے اپنی گہری نظری اس معصوم

چہرے پر جیسے جمالی تھی

مان جائیں نا؟

منالو...مان جاؤں گا

مشکل آسان کی گئی تھی

سوری !....

اریان کی بوجھل نظروں کی تاب نالاتے دھیرے سے کہا تھا

مجھے منانے کے لئے میرے طریقے سے مناؤ!...

گھورتے پھر سے کہا تھا

وو..وہ..می..میں..مجھے نہیں آتا...آپ کے طریقے سے منانا

تو ٹھیک ہے جا کے سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو

وہ ہنوز ناراضگی دیکھاتا آنکھیں بند کیے لیٹ گیا تھا

آپ بھی وہیں سو جائیں پلیز مجھے ڈر لگتا ہے اکیلے نیند نہیں آئے گئ"...

اریان نے آنکھیں کھولے اسکی طرف دیکھا تھا جس کا چہرا

بتا رہا تھا وہ کبھی بھی رو دے گئ

اور اگر میرے وہاں ہوتے بھی تمہیں ڈر لگا تو؟

حیام نے گردن اٹھائے اسکی طرف دیکھا تھا جو دلچسپ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

تت..تب..کی..کیوں..ڈر لگے..گا؟

مجھ سے!...

حیام اسکی بات کا مفہوم سمجھتے پھر سے گردن جھکا گئ تھی

آپ یہی سوئیں...رہیں ناراض میں جا رہی ہوں!...

اسکی بات کا جواب دیئے بغیر حیام خفگی سے کہتے اپنی

سائیڈ پر جا کے لیٹ گئی تھی

تقریباً آدھا گھنٹہ گزرنے کو تھا نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی تھی وہ ابھی مکمل نیند میں نہیں اتری تھی

خود پر نظروں کی تپش محسوس کرتے حیام نے ذرا سی آنکھیں کھولی تھی جہاں اریان ملک اسکے روبرو

لیٹے دیکھنے میں محو تھا

شاید تم میری شام والی بات بھول گئی ہو... اسے پھر سے آنکھیں بند کرتے دیکھ اریان نے سرگوشی کی

تھی

حیام نے بند ہوئی آنکھیں زور سے میچی تھی

اریان کے ہونٹوں پر تبسم پھیلا تھا!...

آپ تو ناراض تھے اب جائیں ناراض رہیں۔۔

اسنے جان چھڑوانی چاہی تھی

وہ ناراضگی صبح پر چھوڑ دو میری معصوم بیوی ابھی مجھے میرا وعدہ پورا کرنے دو!...

مجھے نیند آرہی ہے...

کوئی بات نہیں ابھی اڑ بھی جائے گئی

مزید قریب ہوتے اریان نے اسکی کان کی لو کو چوما تھی

ار..یان ...

تیز ہوتی سانسوں میں الفاظ بھی ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہو رہے تھے

وہ مزید کچھ بولتی اریان نے پورے استحقاق سے اسکے ہونٹوں

کو اپنی قید میں لیا تھا اس ذرا سی شدت سے ہی اریان اسکے ہوش ٹھکانے لگا گیا تھا اس ذرا سی شدت سے

ہی اریان اسکے ہوش ٹھکانے لگا گیا تھا

تم سے کیا اپنا ہر وعدہ پورا کیا ہے میں نے میری جان تو اب

یہ گریز کس بات کا ہے؟

اسکے ہونٹوں کو آزادی بخشتے اریان نے پھر سے سرگوشی کی تھی مگر اس بار جواب کا انتظار نہیں کیا تھا

لب اسکی گردن پر رکھتے وہاں بھی اپنی محبت کی مہر ثبت کی تھی وہ اس سوال پر گھبراتی یا بڑھتی

جسارتوں پر کچھ کہتی حیام نے اسکو کندھے سے تھامے دور کرنے کی کوشش کی تھی

تمہاری اس حرکت پر تمہیں بہت بُری سزا مل سکتی ہے

میری معصوم بیوی... چہرا اسکی گردن میں چھپائے وہ سخت

لہجے میں بولا تھا،!..

اریان کی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی"...

مم.. مجھے... نیند آ..رہی..ہے...پپ.. پلیز.. اریا..ن...

کچھ دیر بعد پھر سے الجھی سانسوں میں سرگوشی کی گئی تھی

اریان نے گردن سے منہ ہٹاتے اسکی طرف دیکھا تھا جو رونے کی تیاریوں میں تھی.... خبردار جو تم روئی... اسکے چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے ہٹاتے وہ برہم ہوا تھا

کوئی مسئلہ ہے؟

وہ گریز کی وجہ جاننا چاہتا تھا

حیام نے موندی آنکھیں کھولے اسکی طرف دیکھا تھا جو اسکے چہرے کے اتنے قریب تھا کہ حیام اسکی آنکھوں میں عکس صاف صاف دیکھ پا رہی تھی ...

می.. مجھے ڈر لل.. لگ رہا...

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میری معصوم بیوی.. شوہر ہوں تمہارا... محرم ہوں ... اسکی گردن پر انگوٹھا پھیرتے اریان نے ماتھے پر اپنا پر حدت لمس چھوڑا تھا حیام اسکی باہوں میں ہی سمٹتی جا رہی تھی اریان اسکو خود میں ہی چھپتے دیکھ دلفریب سا مسکرایا تھا... میری جان آج بچاؤ نا ممکن ہے!...

حیام نے اسکی طرف دیکھا تھا جذبات سے بوجھل لہجہ اور آنکھوں میں جلتے محبت کے دیے حیام کی رہی سہی جان بھی نکلی تھی... میں تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں اتنی محبت کرنا چاہتا ہوں کہ تمہارا پور پور میری محبت کی شدت میں بھیگ جائے تم میری محبت کے خوبصورت رنگوں میں رنگ جاؤ تمہاری ہر سانس میں اپنا نام سننا چاہتا ہوں تمہارا ہر خیال اپنے تابع کرنا چاہتا ہوں.... اسکی سرگوشیاں کمرے کی خاموش

فضا میں پھیل رہی تھی حیام دم سادھے تیز تر ہوتی دھڑکنوں میں محبت کے پیام سن رہی تھی اچانک سانسیں الجھی تھی اریان نے اس پر قابض ہوتے رہی سہی جان بھی ہوا کی تھی حیام کوئی مزاحمت کرتی اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی انگلیوں میں پیوست کرتا اریان ہونٹوں پر جھکا تھا ...رات دھیرے دھیرے سِرک رہی تھی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اریان کی شدتوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا تھا اپنا آپ اسکے سپرد کرتے حیام نے آنکھیں بند کرلی تھی اسکے ہر عمل میں نرمی تھی اریان نے اس کو محبت اور نرمی سے چنا تھا حیام کو اپنا آپ اسکی قربت میں ایک الگ ہی سکون اور اہمیت بخش گیا تھا!....

تین دن بعد کی ڈیٹ رکھی گئی تھی اور اسلئے تین دن بعد کی رکھی تھی تاکہ آپ سب کی تیاریاں مکمل ہو جائیں مگر یہاں تین دن کے تین مہینے بھی رکھ دیئے جاتے پھر بھی آپ عورتوں کی تیاریاں ختم نہیں ہونی تھیں۔۔۔

افففف ہو عون صاحب آپ مجھے کب سے بول رہے ہیں کمرے سے باہر جا کے دیکھیں آپ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں کہاں ہیں ؟۔۔۔وہ سب تیار ہوئے ہیں یا نہیں۔۔۔

ارے اماں جی آپ...؟

عون صاحب جو باہر کی طرف جا رہے تھے آسیہ بیگم کو اپنے

کمرے میں آتے دیکھ خوشی سے بولے تھے

کیا دولہن خود کو رخصت ہو کے آئی گئی؟

نا دولہے کا پتہ ہے نا باراتیوں کا...؟ میں پوچھتی ہوں

بارات لے کر جانی بھی ہے یا نہیں

اماں آپ یہاں بیٹھیں میں بس آپ کے پوتے پوتیوں کو ہی دیکھنے

جا رہا تھا

عون صاحب کی مزید کلاس لگتی وہ باہر کی طرف بھاگے

تھے

فیصل ہیلپ کریں نا یہ بند نہیں ہو رہا...

طوبیٰ ہاتھ میں جھمکے پکڑے اسکے پاس آئی تھی

صرف ایک منٹ یار میں بال سیٹ کر لوں

آپ بہت بُرے ہیں میں کر لوں گئی خود... کوئی فکر ہی

نہیں ہے آپ کو میری۔۔۔ بڑبڑاتی اپنے تمام چیزیں سمیٹتی طوبیٰ کمرے سے تن فن کرتی نکل گئی تھی

ایک تو یہ لڑکی غصہ ہر وقت ناک پر رہتا ہے اسکے..

یار طوبیٰ میری بات سنو۔۔۔ فیصل اسکے پیچھے جاتا سامنے

سے آتے وقاص سے بُری طرح ٹکرایا تھا۔۔۔

لگتا شادی کی خوشی میں آنکھیں تم نے سر پر رکھ لی ہیں

اپنا سر سہلاتے وہ برہم ہوا تھا

یار یہ طنز بعد میں کرنا ابھی یہ کف لنکس لگا دو میرے بھائی

اور یہ ٹائی بھی سیٹ کر دو

ادھر دو کف لنکس اور ٹائی۔۔۔ فیصل اسکے ہاتھ سے چیزیں لیتا کمرے میں ڈریسنگ کے سامنے آ کھڑا ہوا یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ طوبیٰ کے پیچھے جا رہا تھا

افففف... اب مجھے غصہ آ رہا ہے

کیا ہو گیا میری جنگلی بلی اب کس پر غصہ کر رہی ہو؟

چینجنگ روم سے باہر آتے حمزہ نے اسکی طرف دیکھا تھا جو لہنگے کا بھاری بھر کم ڈوپٹہ سنبھالنے میں ہلکان ہو رہی تھی

اب جا کہاں رہی ہو؟

آتی ہوں تم تیار ہو جاؤ۔۔۔ کہتے ساتھ ہی زارا ڈوپٹے کی پنز اٹھاتی کمرے سے باہر نکلی تھی

اب آپ مجھے ہی دیکھتے رہیں گئیں یا تیار بھی ہوں گئیں

حیام نے شیشے میں نظر آتے اریان کو مخاطب کیا تھا

جو کافی ٹائم سے اسکے پیچھے کھڑے اسے ہی نہارے جا رہا تھا

اگر کوئی مجھے ساری زندگی کیلئے یہی کام سونپ دے نا

تو میری معصوم بیوی تمہارا یہ شوہر تا عمر بت بنے تمہیں یونہی

اپنی نظروں میں بھرے دیکھ سکتا ہے اپنی تھوڑی اسکے کندھے پر رکھے اریان نے اسے اپنی خواہش بتائی تھی

اریان!...

جی جانِ اریان!...

ریڈی ہو جائیں نا پلیز... لیٹ ہو جائیں گئیں

معصومیت سے کہا تھا

مجھے صرف ایک بات کا جواب دے دو... یہ اتنے بہانے کہاں سے لاتی ہو۔۔ مطلب جب بھی قریب آؤ کوئی نیا بہانہ تیار ہوتا

منہ کے زاویے بگاڑتے وہ خفگی سے بولا تھا

نہیں میں تو بہانے نہیں بناتی۔۔

ہنوز اپنے کام میں مصروف سی بولی تھی

تو پھر ایسا کیوں ہے کوئی تو ریزن ہو گا؟

کیونکہ آپ مجھے تنگ کرتے ہیں جیسے اُس رات...

اچانک چپ لگی تھی حیام نے اسکی طرف دیکھا تھا جو گہری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

جیسے اس رات کیا؟

مسکراہٹ ضبط کرتے سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا

کچھ نہیں.. جائیں ریڈی ہو جائیں

مجھے تو ابھی سننا ہے وہ جیسے باضد ہوا تھا

حیام نے نظریں چرائی تھی وہ کچھ بولتی دروازہ نوک ہوا تھا اور اریان کو مجبوراً اس سے دور ہٹنا پڑا تھا

آجائیں!...

میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا وہ مجھے بھابھی کی ہیلپ چاہئے تھی۔

نو گڑیا بلکل بھی نہیں.. بتائیں کیا ہیلپ چاہئیے

اریان کوئی جواب دیتا حیام اسکی طرف آئی تھی
بھابھی پلیز یہ ڈوپٹہ پن اپ کر دیں میں کیسے اتنا ہیوی

ڈوپٹہ سنبھالو گئی پہلے تو ملائکہ تھی اب وہ بھی نہیں ہے

زارا کی ارضی بھی سنتے حیام نے اریان کی طرف دیکھا تھا

جو منہ بنائے باری باری ان تینوں کو ہی دیکھ رہا تھا

اوکے میں چینج کر کے آتا ہوں..

منہ بنائے وہ چینجگ روم میں بند ہوا تھا جبکہ حیام ہنسی کنٹرول کرتی زارا اور طوبیٰ کی طرف آئی تھی

زارا آپی آپ پر یہ لہنگا بہت پیارا لگ رہا ہے

میری گڑیا بھی بہت پیاری لگ رہی ہے... زارا اسکے گال

کھینچتی مسکرائی تھی

بٹ بھابھی ہم دونوں سے بھی زیادہ پیاری لگ رہی ہیں

طوبیٰ کو آنکھ مارتے زارا نے حیام کی طرف دیکھا تھا جو اسکا

ڈوپٹہ پن اپ کرنے میں مصروف ذرا سا مسکرائی تھی

بھابھی بھائی کہاں ہیں؟

فیصل کی آواز پر ان تینوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا

یہاں ہوں میں فیصل.... ٹائی سیٹ کرتے وہ چینجنگ روم

سے باہر آیا تھا

بھائی وہ وقاص کی ٹائی سیٹ کر دیں اور میری بھی

وہ بچوں جیسے بولتا ہاتھ میں ٹائی اٹھائے کھڑا تھا

اب تو بڑے ہو جاؤ فیصل.. کب تک مجھ سے ٹائی سیٹ

کراتے رہو گئے

جب آپ ہیں تو میں کیوں سیکھوں بھائی...

شانے اچکاتے وہ ڈھٹائی سے مسکرایا تھا

یار یہ بحث پھر کبھی کیلئے رکھ لو ابھی میری مدد کرو

میں لیٹ نہیں ہونا چاہتا یہ نا ہو کہ وہ مجھ سے شادی سے ہی

انکار کر دے اور اور۔۔۔

اور کچھ نہیں ہو گا کیوں اتنا پریشان ہو رہے ہو لاو ٹائی مجھے دو.. ہاتھ میں پکڑی ٹائی لیتے اریان نے اسے تسلی دی تھی

یار وقاص ویسے آپس کی بات ہے ملائکہ بھی نہیں ہے یہاں

تو آج بتا ہی دو آخر اتنا کیوں ڈرتے ہو اس سے...

فیصل جو کرنے آئے ہو وہ کرو ہم لیٹ ہو گئے ہیں الریڈی

ویسے وقاص بھائی فیصل کا کیا سوال غلط نہیں ہے

اسکا جواب تو میں بھی سنا چاہتی ہوں...

اسنے اپنی بیوی کی طرف دیکھا تھا جو زارا اور طوبیٰ

میں گھری اپنی تیاری مکمل کر رہی تھی

بھابھی ایکچولی ملائکہ غصے کی بہت تیز ہے ناموقع دیکھتی

ہے نا محل اور ایک دو مکے ایک ساتھ جڑ دیتی ہے اسکے اتنے بے چارگی سے بولنے پر جہاں حیام نے حیرت سے دیکھا تھا وہی زارا طوبیٰ سمیت اریان اور فیصل کا بھی قہقہہ کمرے کی فضا میں گونجا تھا

تو بھائی کس نے کہا تھا اس جنگلی بلی سے محبت کرنے کو..

ملائکہ کے بارے میں ایسے بات مت کرو فیصل

ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گئی!...

حیام کی ناراضگی پر وہاں سب نے بیک وقت اوہو کا نعرہ لگایا تھا"...

نو مور آرگومینٹس فیصل... حیام صحیح کہہ رہی ہے

ہاں وہ غصے کی تیز ہے مگر کافی سمجھدار اور نرم دل لڑکی ہے

کمرے میں ایک بار پھر اوہو کا نعرہ لگا تھا

آپ تو یہی بولیں گئیں اب بھائی آخر بھابھی نے جو کہہ دیا

آپ سب یہاں ہیں... درانی انکل کی اتنی کالز آچکی ہیں

وہ پوچھ رہے ہیں ہم کب تک پہنچے گئیں اور بھائی آپ کا

موبائل کیوں اوف ہے وہ کب سے آپ کو کالز کر رہے ہیں

بھائی سانس تو لے لو... کوئی آفت آگئی ہے کیا؟

آفت آئی نہیں ہے میرے بھائی آنے والی ہے درانی انکل کی

صاحبزادی کا پیغام ملا ہے کہ اگر آدھے گھنٹے کے اندر ہم

سب وہاں ہال میں موجود نا ہوئے تو بارات واپس لے جانا اور

اپنے سو کالڈ دولہے کو بھی"...

اسلئے میں کہتا ہوں بُرا نہیں سوچنا چاہئیے دیکھو اب بُرا

ہو گیا۔۔۔وقاص کا کندھا تھپتھپاتے وہ افسوس سے بولا تھا

منہ بند کرو فیصل... میں جا رہا ہوں جس کو آنا ہو

آ جانا۔۔۔مجھے آج کے دن بھی مار نہیں کھانی"...

یہ پہلا دولہا ہو گا جو باراتیوں کے ہوتے بھی خود ہی

اکیلا دولہن لینے جا رہا!...

حد ہو گئی یار۔۔۔فیصل نے باقاعدہ اپنا سر تھاما تھا

حمزہ جاؤ اسے دیکھو کہیں سچ میں ہی نا چلا جائے!...

اور تم سب اسکی بے تکی باتوں پر ہنسنا بند کرو اور جلدی

نیچے پہنچو۔۔زارا اور طوبیٰ کے بعد ایک گہری نگاہ حیام پر

ڈالتے وہ فیصل کو لیے باہر نکلا تھا.

اریان دیر ہو گئی ہے درانی صاحب کی کالز پر کالز آ رہی۔۔۔

کہاں ہیں سب ؟ عون صاحب اسکے کمرے کی طرف آتے مگر

اریان کو وہی دیکھ سوالوں کی بوچھاڑ کر گئے تھے !...

بابا سب ریڈی ہیں آپ مما اور دادو کو لے کر باہر آئیں

میں باقی سب کو لا رہا ہوں... تقریباً آدھے گھنٹے کے اندر وہ سب ہال میں موجود تھے انکا استقبال بہت شاندار طریقے سے کیا گیا تھا۔۔ہال میں پہنچتے ہی وقاص کی نظر سٹیج پر گئی تھی جہاں رواج کے مطابق اسکی بیوی کو ہونا چاہیئے تھا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔۔۔

منہ نہیں بناؤ... تمہاری دولہن یہی ہے چھوڑ کے نہیں گئی تمہیں

فیصل اسکے تاثرات نوٹ کرتا بولا تھا

یہ بھی اجکل ٹرینڈ ہے بھائی..، دولہن صاحبہ تب تک سٹیج

پر نہیں آتی جب تک دولہا وہاں پیش نا ہو جائے!..

اب یہ کونسی رسم ہے میرے بھائی؟

وقاص ذرا بیزار سا ہوا تھا

رسم نہیں ٹرینڈ ہے... اگر دولہن دولہے سے پہلے آ کے بیٹھ

جائے تو یہ اسکی شان میں گستاخی ہوتی ہے

کبھی تو اپنے منہ پر تالا لگا لیا کرو فیصل۔۔۔

وقاص بھائی آپ اسکی فضول باتوں پر دھیان نہیں دیں اور

جا کے سٹیج پر بیٹھیں.. ہم ملائکہ کو لے کر آتے ہیں

میں بھی چلتا ہوں... فیصل انکے ساتھ ہوا تھا

خبردار فیصل یہی رہو تم۔۔ یہی پیارے لگ رہے ہو

صحیح کہہ رہی ہے زارا یہی رہو تم بلکہ ایسا کرو حمزہ کی

جا کے ہیلپ کرواو میں بابا کے پاس جا رہا !...

اس چڑیل کو تو میں بعد میں دیکھ لوں گا بڑی آئی حکم

چلانے والی۔۔۔ بھوتنی کہیں کی ...

دانت پیستے وہ حمزہ کے پاس اسکا دماغ کھانے چل دیا تھا

کچھ دیر بعد ہی ملائکہ سرخ ڈوپٹے میں اریان حمزہ اور

فیصل کے ہمراہ چلتے سٹیج تک آئی تھی جہاں وقاص رضا

نک سک سا تیار ہوئے بیٹھا تھا ملائکہ کو دیکھتے ہی آگے آتا

اپنا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تھا جسے ملائکہ تھامتی اس خوبصورت سے سٹیج پر اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی

بہت پیاری لگ رہی ہو ؟

دل سے تعریف کی گئی تھی

ماشاءاللہ کہو کیا نظر لگانے کا ارادہ ہے !...

اسکی طرف کن اکھیوں سے دیکھتے تنبیہ کیا تھا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ".."

اب اتنی بھی پیاری نہیں لگ رہی کہ دو بار ماشاءاللہ کہو تم !..

ناک سکیڑے پھر سے تبصرہ کیا تھا

میں لاکھ بار بھی ماشاءاللہ کہوں تو وہ بھی کم ہے مائے لیڈی

تم اتنی پیاری لگ رہی ہو"...

مطلب میں آج سے پہلے کبھی پیاری نہیں لگی تمہیں کیونکہ پہلے کبھی تم نے مجھے دیکھ کر ماشاءاللہ نہیں کہا"..

ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے تیکھے لہجے میں کہا تھا

یار ملائکہ لڑائی کرنی ہے تو سیدھی سیدھی طرح بول دو

ایسے زچ تو نا کرو۔۔۔وہ جو کب سے اسکا لہجہ اگنور کر رہا تھا آخر ہار مانتے بول پڑا تھا

واؤؤتو مطلب اب میں لڑائی کر رہی ہوں؟

اسکی آواز اونچی ہوئی تھی

دھیرے بولو یار... سب تمہیں دیکھ رہے ہیں

اسکے بولنے پر ملائکہ نے نظر سامنے ہال میں پھیری تھی جہاں

سب اسے ہی دیکھ رہے تھے جبکہ حیام اسے چپ رہنے کے اشارے

تک کر رہی تھی

کیوں ناراض ہو؟

منہ مت لگو میرے ورنہ میں تمہاری شکل کا حولیہ بگاڑنے

میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گئی

اتنے لوگوں کے سامنے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے مائے لیڈی ہاں بعد میں شاید۔۔۔!

اپنی بات اُدھوری چھوڑتے وہ مسکرایا تھا

اوکے گھورو نہیں مذاق کر رہا ہوں

سوری نا موڈ ٹھیک کرو تھوڑا سا ہی تو لیٹ ہوئے!...

تھوڑا سا لیٹ.. تین گھنٹے سے میں یہ دو کلو کا ڈریس پہنے

بیٹھی تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔ رئیلی۔۔۔ پوری کی پوری

اسکی طرف گھومتے ملائکہ پہلے سے بھی زیادہ اونچی آواز میں

بولی تھی,...

ملائکہ !...

وہ منمنایا تھا

منہ بند کرو ورنہ۔۔ ملائکہ اسے مکا مارتی اس سے پہلے ہی

کسی نے اسکا ہاتھ تھاما تھا

کیا ہو گیا ملائکہ سب تمہیں ہی دیکھ رہے ہیں۔۔ کچھ تو خیال کرو وقاص بھائی کی کوئی غلطی نہیں ہے ہم سب ہی لیٹ ہو گئے تھے"...

بہت شکریہ بھابھی آپ نے میری عزت کا کچرا ہونے سے

بچالیا ورنہ کل کے اخبار میں آتا ڈی ایس پی کی دولہن نے

اسے شادی کے دن ہی سب کے سامنے مکے جڑ دیئے!...

اسکی بات پر ملائکہ نے وقاص کی طرف دیکھا تھا جو خفگی

سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

اب غصہ نہیں کرنا اور اونچی آواز میں تو بلکل بھی مت بولنا

میں بابا کے بات سن کے آتی ہوں

سوری!..

کس لئے ؟

تمہاری غلطی نہیں تھی اور میں غصہ کر گئی

وہ واقع میں شرمندہ ہوئی تھی

اٹس او کے مائے لیڈی !...

وہ مسکرایا تھا

ملائکہ نے بے ساختہ گردن موڑے اسکی طرف دیکھا تھا جو

پر سکون سا بیٹھا مسکرا رہا تھا

ہاں جانتا ہوں میں بہت اچھا یوں مگر سب کے سامنے ایسے

گھورو نہیں ورنہ... وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گیا تھا

زیادہ مت بولو...

منہ بسورے ملائکہ نے رخ پھیرا تھا

شام کے سائے ڈھلنے کو تھے وہ سب پانچ بجے کے قریب ہال

پہنچے تھے اور اب شان ہونے کو تھی آسیہ بیگم کے کہنے پر

رخصتی کا شور اٹھا تھا ملائکہ وقاص کے ساتھ سٹیج سے نیچے آتی اداس سی کھڑی ہوئی تھی جیسے بھی تھے مگر آج وہ اپنے بابا کو بہت مس کر رہی تھی نا چاہتے ہوئے بھی اسکے آنسو بہہ نکلے تھے جنہیں درانی صاحب نے بہت پیار سے چنتے اسے گلے سے لگایا تھا ملائکہ کے رونے میں شدت در آئی تھی حیام اسکا

کندھا سہلاتے خود بھی رو پڑی تھی درانی صاحب اسکے لئے باپ جیسے نہیں باپ کی طرح ہی ثابت ہوئے تھے انکی محبت نے ملائکہ کو کبھی باپ کی کمی محسوس ہونے نہیں دے تھی اور آج بھی وہی ہوا تھا درانی صاحب کی بے لوث محبت اسکی دل میں رکھی اپنے اصل بابا کی محبت کے سامنے ماند پڑ گئی تھی سمیرا بیگم تو ازل سے جیسے اسکے لئے ٹھنڈی چھاؤں جیسی تھیں جن کی سائے میں وہ خود کو محفوظ اور مکمل پاتی تھی سمیرا بیگم اور عون صاحب سے ڈھیروں دعائیں لیتی ملائکہ آسیہ بیگم کی طرف آئی تھی جنہوں نے کبھی اس میں اور زارا میں فرق نہیں کیا تھا جیسے انکے لئے زارا۔ طوبیٰ اور حیام تھی ویسی ہی ملائکہ بھی تھی ہر اچھا بُرا سمجھانا اسے اپنا فرض سمجھتی تھیں انکے گلے لگتی ملائکہ روتی ہوئی حیام کی جانب بڑھی تھی بہت روتی ہو تم اریان کی معصوم بیوی... اسکے آنسو صاف کرتے ملائکہ نے اسے گلے سے لگایا تھا... ہمیشہ خوش رہو وقاص بھائی کے ساتھ... آمین کہتے نظر ساتھ کھڑے اریان پر گئی تھی جو اسے دیکھتے مسکرا رہا تھا۔۔ ہر بار کی طرح آج بھی الفاظ ختم ہو گئے میرے اریان۔۔ اج بھی کہتی ہوں اگر تم نا ہوتے تو ملائکہ آج یہ ملائکہ نا ہوتی۔۔۔ بھیگی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے ملائکہ نے اسکا ہاتھ عقیدت سے اپنے ماتھے سے مس کیا تھا

شکر ادا اس ذات کا کرو ملائکہ لوگ تو صرف ذریعہ بنتے ہیں

اصل کارساز تو وہ مہربان ہے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف کرتے اریان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا ۔۔۔روتی آنکھوں سے مسکراتی وہ سر اثبات میں ہلا گئی تھی

یکے بعد دیگرے سب سے ملتے ملائکہ فیصل کی طرف آتی اس سے پہلے فیصل خود ہی اسکی طرف آیا تھا ۔۔۔۔یہ تمہارے لیے!..

فیصل نے ایک باکس اسکی طرف بڑھایا تھا

میں چاہتا ہوں تم اسے ابھی کھول کے دیکھو۔۔۔!

فیصل کی بات پر ملائکہ نے ترچھی نظر سے اسے دیکھتے پھر باکس کو دیکھا تھا اور کچھ بھی بولے بغیر اسے کھولنے لگی

تھی۔۔۔

مگر اس باکس میں رکھا وہ بیش قیمتی گفٹ دیکھتے وہاں موجود سب کے چہروں پر ہنسی امڈ آئی تھی

ملائکہ نے بیلن ہاتھ میں پکڑے فیصل کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا

یہ اس وقت کیلئے ہے جب وقاص تمہیں تنگ کرے یا غصہ کرے

تو بس اس سے اسکی پھینٹی لگا دینا۔۔۔

ایک پولیس انسپکٹر کے خلاف ایسی واردات کرنے پر جانتے ہو نا کیا سزا مل سکتی ہے۔۔۔ وقاص نے اس انوکھی مخلوق کو دیکھتے کہا تھا

یہ کبھی نہیں سدھر سکتا...

اور جو سدھر جائے وہ فیصل شاہ ہی نہیں !...

حمزہ کا جملہ اریان نے پورا کرتے ملائکہ کے ساتھ سے وہ بیلن لیا تھا چلو رخصتی کا وقت ہو گیا!...

اریان کے کہنے پر ملائکہ سب سے ملتی وقاص کے ساتھ کار میں

جا بیٹھی تھی بیس پچیس منٹ کی مسافت طے کرتے ملائکہ کو لیے اپنے فلیٹ پر پہنچا تھا جہاں اسکے لئے ہنا سرپرائز تیار تھا وہ اندر داخل ہوتے سب نے ایک آواز کہا تھا۔۔بس وقاص بھائی اب ملائکہ کو ہم اس سے آگے روم تک لے جائیں گئیں۔۔۔زارا ملائکہ کا لہنگا اٹھائے حیام کے ساتھ کمرے میں چلی گئ تھی جبکہ وہ بیچاری شکل بنائے کبھی اریان تو کبھی حمزہ اور فیصل کو دیکھتا رہ گیا تھا

پہلے ہمارا نیگ دیں پھر آپ کمرے میں جاسکتے ہیں وقاص

کمرے میں آتا زارا اور حیام اسکے سامنے دیوار بنے کھڑی ہوئی تھی

کیسا نیگ..؟ ابھی دودھ پلائی کی رسم پر تو میں نے اتنے پیسے دیئے تھے تو یہ بھی رسم ہی ہے بھائی اب آپ تب کمرے میں جاسکتے ہیں جب آپ ہمیں ہمارا نیگ دیں گئیں۔۔۔

حیام کے کہنے پر وقاص نے پاکٹ سے والے نکالتے اس میں جتنے بھی پیسے رکھے تھے انکے حوالے کر دیئے تھے۔

اب میں جاؤں !..

جی جی بلکل جائیں زارا مسکراتی حیام کے ساتھ دروازے

سے ہٹی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں آیا جہاں اسکی پہلی نظر اپنے آپ میں ہی الجھی اپنی دولہن پر پڑی تھی.. میں ہیلپ کر دیتا ہوں... اسکے ہاتھ جھمکوں پر سے ہٹاتے وقاص نے اسکی مدد کرنا چاہی تھی مگر ملائکہ کے تیور دیکھتے خاموش ہوا تھا

کیا ہوا ابھی بھی ناراض ہو؟

ہاں... ملائکہ لہنگا سنبھالتی نخرے دیکھاتے آئینے کے سامنے آئی تھی

دوٹوک جواب پر وقاص مسکراتا اسکے پیچھے آکھڑا ہوا تھا

تو منانے کی اجازت دے دو... اسکے دونوں ہاتھ تھامتے اپنے سینے پر رکھتے وہ محبت پاش لہجے میں بولا تھا

مجھے بہت نیند آرہی ہے صبح سوچ گئیں اس بارے میں!...

اپنی سائیڈ پر بیٹھتے نروٹھے پن سے کہا تھا

یہ تو تمہارے معصوم شوہر کے ساتھ ناانصافی ہوئی نا میری جان"....

وقاص مجھے سونے دو ورنہ... ورنہ کچھ نہیں ہو گا میری جان کیونکہ آج تمہارے پاس گن نہیں ہے اور تمہارے یہ ہاتھ میرے قبضے میں رہیں گئیں... اسکے دونوں ہاتھوں کو تھامے وقاص اسکے اوپر آیا تھا

...وقاص!...

آج تم میری قید میں رہو گئی مائے لیڈی آج تمہیں خود پر وقاص رضا کی تمام شدتوں کو سہنا ہو باہر حال میں جیسا کہ پہلے میں نے کہا تھا... اسکی معنی خیز سرگوشیاں ملائکہ کی جان پر بن رہی تھیں سانسیں الگ تیز ہوئی تھیں

وو.. وقاص.. پپ.. پلیز... باقی کے الفاظ حلق میں ہی کہیں دب گئے تھے وقاص اسکے سرخ لپسٹک سے سجے ہونٹوں پر جھکتا پوری شدت سے اپنا حق وصول رہا تھا ملائکہ کی سانسیں سینے میں ہی اٹکی تھی وقاص کو خود سے دور کرنے کیلئے ملائکہ نے اسکی شرٹ کو دبوچا تھا مگر وقاص کی شاید ساری حدیں آج پار کرنے کا ارادہ تھا کافی دیر اسکے ہونٹوں سے خود کی پیاس بجھانے کے بعد وقاص نے اسکے لبوں کو آزادی بخشی تھی جہاں سے خون کا ننھا قطرہ ابھرا تھا اسکے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے وقاص نے ملائکہ کی طرف دیکھا تھا جو لمبے لمبے سانس لیتی رخ موڑ گئی تھی... میری اتنی سی شدت پر تمہارا یہ حال ہے مائے لیڈی آگے کیا کرو گئی.... ملائکہ کا دل چاہا تھا اسکا بے باک انسان کا منہ توڑ دے مگر ہائے رے

قسمت اپنے شوہر کو مارتی بلکل اچھی نہیں لگتی یہ سوچ آتے ہی ملائکہ نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے خود سے دور ہٹانا چاہا تھا۔۔۔ آج دوری ناممکن ہے میری جان... اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے وقاص نے اسکی گردن میں منہ چھپایا تھا ملائکہ کے سانسیں رکی تھی وقاص کی بڑھتی جسارتوں پر اسکی ڈھرکنیں تیز ترین ہوتی جارہی تھیں آج وہ یقیناً اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا ملائکہ اپنی مزاحمتیں ترک ہوتے دیکھ اپنا آپ اسکے سپرد کرتی گلے میں باہیں ڈال گئی تھی۔۔۔ اور آج ان دونوں کی محبت بھی اپنی منزل تک پہنچی تھی وقاص نے اسے اپنی محبت کی بارش میں پور پور بھیگو دیا تھا اور ملائکہ آپ اپنا اس جیسے انسان کے ساتھ تصور کرتی اپنے اللہ کا شکر ادا کیا تھا...

کیا کر رہی ہو..؟

آپ کہاں تھے.؟

سوال پر سوال... وہ مسکرایا تھا

میں مما کے پاس تھا ان سے کچھ ضروری بات کرنی تھی

وہ سب کچھ دیر پہلے ہی وقاص کے فلیٹ سے حویلی واپس

آئے تھے اور اریان کمرے میں جانے سے پہلے سمیرا بیگم کی

طرف گیا تھا

اچھا۔۔۔

آپ کے ہاتھ میں کیا ہے ؟.

یہ ... اریان نے ہاتھ میں پکڑا باکس آگے کیا تھا

یہ تمہارے لیے ہے... مختصر یہ تمہاری منہ دکھائی کا گفٹ

تھا جو کسی وجوہات کی بنا پر میں تمہیں پہلے نہیں دے سکا

میرے لیے..؟

سوالیہ انداز میں پوچھتے وہ مسکراتے اسکے سامنے آئی تھی

اور اریان کے بڑھائے ہاتھ سے وہ باکس لیا تھا

کیسا ہے؟

یہ--- یہ بہت پیارا ہے اریان.. اسکے الفاظ اسکا ساتھ نہیں دے

رہے تھے مگر آنکھوں کی واضح چمک بتا رہی تھی وہ بینگلز اسکے دل کو چھو گئی تھیں

میں چاہتا تو تمہیں اس سے بھی زیادہ قیمتی چیز لا کے

دے سکتا تھا حیام مگر میری نظروں میں میری مما کی یہ آخری

نشانی ہی میرے لیے دنیا کا سب سے قیمتی خزانہ ہے

آئی نو... یہ تھوڑا اولڈ فیشن بھی ہے

رشتوں میں محبت اور خلوص دیکھا جاتا ہے اریان... یہ

اولڈ نیو تو سب وقتی ہے کچھ ازلی ہے تو وہ آپ کے ہمسفر کی

محبت اسکی وفا، اسکی پرواہ۔۔۔اپ کی محبت میرے لیے اُن

ہیروں جواہرات سے بڑھ کر ہے آپ کا مقام میرے دل میں اس جگہ ہے جہاں اب کوئی نیا احساس
نہیں جاگ سکتا ایک آپ کی محبت ہی میرے لیے کافی ہے رہی بات انکی تو یہ میرے لیے مما کی محبت

ہیں اریان انکو میں ہمیشہ سنبھال کے رکھوں گئی مجھے یہ بہت پسند آئے ہیں دونوں ہاتھوں میں وہ بینگلز پہنتے وہ آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی کافی دیر جواب نا پا کر حیام نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں اریان ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے محویت سے اسے دیکھ رہا تھا

کیا ہوا... ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟

میں بہت خوش نصیب ہوں میں نے جس کو چاہا تھا جسکی

مجھے تمنا تھی وہی میرا نصیب بھی بنی!....

اسکی کمر کے گرد دونوں بازو حائل کرتے اریان نے مکمل اسے اپنے

گھیرے میں لیا تھا

خبر دار... اگر تم نے کوئی نیا بہانہ بنایا تو۔۔۔ حیام کچھ بولتی

اس سے پہلے ہی کڑے تیوروں میں اسے وارن کیا تھا

اریان مجھے چینج کرنا ہے ...

ابھی تو میں نے تمہیں دیکھا بھی نہیں اور تم چینج کرنے کی

بات کر رہی۔۔۔ اسکی کمر سینے سے لگائے اریان نے کندھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے

تمام فنکشن آپ مجھے ... ہی دیکھتے رہے .. تھے

اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سنھبالتے حیام نے اسے آئینہ دیکھانا چاہا تھا

تو اسکا مطلب میری معصوم بیوی کی نظر بھی اپنے شوہر پر

ہی ٹکی تھی... وہ معنی خیز سا ہنسا تھا

نن.. نہیں ایسا.. تت.. تو کچھ نہیں ..

اپنی چوری پکڑے جانے پر حیام خجل سی ہوئی تھی

پر مجھے سچ بولنے کی عادت ہے اسلئے سچ ہی بولوں گا

میں نے ان تین گھنٹوں میں ایک پل کیلیئے بھی تم سے نظر نہیں

ہٹائی تھی۔۔۔!

حیام نے بے ساختہ نظریں اٹھائے اریان کی طرف دیکھا تھا

جس کی بوجھل نظریں اسے کوئی اور ہی پیغام دے رہی تھیں دل زوروں سے ڈھر کا تھا

ایسے مت دیکھو میری جان... وہ صرف تین گھنٹے تھے اریان ملک ساری زندگی بھی اپنی بیوی کو یونہی دیکھ سکتا ہے

اور اگر میں ساری زندگی آپ کے پاس نا رہی تو؟

پیٹ پر رکھے ہاتھوں کی گرفت میں نرمی پیدا ہوئی تھی

تاثرات یکدم بدلے تھے حیام نے اسکا چہرا دیکھا تھا جہاں قبل از

پیاری سی مسکراہٹ تھی اب وہاں سنجیدگی در آئی تھی آنکھوں

میں کرب اور خوف کے سائے لہرانے لگے تھے

تم دور جانا چاہتی ہو مجھ سے؟

نہی.. نہیں!....

اسکے پتھریلے لہجے پر حیام کی زبان لڑکھڑاتی تھی

کچھ پل خاموشی کے نظر ہوئے تھے اریان اسے یونہی خود میں

قید کیے کندھے پر سر ٹکائے کھڑا تھا اچانک حیام کو اپنے کندھے پر نمی محسوس ہوئی تھی دل کو کچھ ہوا تھا فوراً سے اریان کے گھیرے سے نکلتے حیام نے اسکا چہرا اپنے سامنے کیا تھا

اسکی آنکھوں میں نمی دیکھتے حیام کو تکلیف ہوئی تھی ویسی

تکلیف جو کبھی اریان اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر محسوس کرتا تھا آج اس تکلیف سے وہ بھی گزری تھی

اریان میں نے بس بات کی.. اوکے میں سوری بولتی ہوں

پلیز روئیں نہیں۔۔۔ پلیز اریان ادھر دیکھیں اسکا جھکا چہرا اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ تڑپ اٹھی تھی

میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا۔۔۔ لہجے میں نمی اتری تھی

نم آنکھوں سے اریان نے اسکی طرف دیکھا تھا جس کی شکل بتا

رہی تھی اگر اسنے رونا بند نا کیا تو وہ بھی رو دے گئ

پر پھر بھی تم مجھے ہرٹ کر چکی ہو... اسکے ہاتھ ہٹاتے

وہ بیڈ پر جا بیٹھا تھا

می.. میں آئندہ.. نہیں کرو گئ.. پپ.. پلیز اریان

تم بار بار مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہو جس سے مجھے

تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ سر ہاتھوں میں تھامے وہ بچوں جیسے شکوہ

کر رہا تھا

نم آنکھیں، معصومیت بھرا لہجہ ،وہ خفگی سے کہتا حیام کو

بہت کیوٹ لگ رہا تھا

اسکے قدموں میں بیٹھتے حیام نے باری باری اسکی سرخ ہوتی

آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے لاسٹ ٹائم سوری ... اب کوئی غلطی کی تو آپ سزا دے دینا ذرا سا

پیچھے ہوتے کانوں کو پکڑے معافی مانگی تھی

لاسٹ ٹائم... حیام کے کہے الفاظ دوہراتے اریان نے اسے خود

میں بھینچا تھا

تم میرا عشق ہو حیام... اگر تم میری نا ہوتی تو بھی تم ہی

میرا عشق رہتی مگر تب لاحاصل عشق کہلاتی....! میں اللہ کے فیصلوں سے انکار نہیں کر سکتا مگر ایک

بات میری یاد رکھنا اریان ملک کے ہونے کے لئے تمہارا ہونا ضروری ہے تم اریان ملک کی زندگی کی وہ

داستان ہو جس کا آغاز بھلے انتقام سے ہوا ہو مگر اختتام بے انتہا عشق پر ہوا ہے وہ انتہا... جس کی کوئی حد

نہیں ہے جہاں عشق کی ساری حدیں ختم ہوتی ہیں وہاں سے اریان ملک کے عشق کی حد شروع ہوتی ہے المختصر تم میرا انتقامِ عشق ہو میری معصوم بیوی!...

کمرے کی فضا میں سرگوشیاں بڑھنے لگی تھی حیام کی سانسوں کی رفتار معمول سے زیادہ تیز چل رہی تھی اریان کے ہونٹ اسکے کان کو چھو رہے تھے

سزا کون بھگتے گا میری جان!...

اسکو دور ہونے کی کوشش کرتے دیکھ اریان نے اسکا چہرا سامنے کیا تھا۔۔۔

حیام نے ٹیڑھی نظروں سے اس سڑیل انسان کو دیکھا تھا جو کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا وہ کوئی جسارت کرتا کمرے میں اریان کے ہنسنے کی آوازیں گونجنے لگی تھی

پہلے پکڑ کے دیکھائیں پھر سزا بھی دے دیجیئے گا

اسکے پیٹ میں گدگدی کرتے حیام خود کو آزاد کراتی بیڈ کی دوسری سائیڈ پر بھاگی تھی

اب تو ڈبل سزا کیلیئے تیار رہنا میری معصوم بیوی

اریان نے کہتے اسکے پیچھے ڈور لگائی تھی اور کمرے میں زندگی

سے بھرپور کھکھلاہٹیں رقص کرنے لگی تھی چاروں اور صرف محبت ہی محبت تھی خوشیاں تھیں
ان دونوں کے صبر اور اللہ پر توکل نے انہیں ایک دوسرے
کے ساتھ سے تو نوازا ہی تھا اور محبت کو بھی ان پر مہربان

کر دیا تھا اریان ملک کی ثابت قدمی اور بے پناہ محبت نے جہاں
حیام کو اسکا نصیب بنایا تھا وہی حیام کے دل میں اسکے لئے
گنجائش ڈال دی تھی اریان کی محبت اسے صابر بنا گئی تھی
انتقام بے معنی تھا وہ جانتی تھی اس لئے تمام رنجشوں کو بھلائے اسنے سب قبول کر لیا تھا اریان کو اسکی محبت کو۔۔ آج وہ خوش تھی کیونکہ وہ جانتی تھی معاف کر دینے سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہو جاتا نا وقار میں کوئی کمی آتی ہے یہ وہ عمل ہے جس سے اللہ خوش ہوتا ہے جس پر عمل کرتے آج وہ بھی ایک حسین زندگی بسر کر رہی تھی

» » » » » » » » ختم شد » » » » » » » »